انڈکس

اردو گورنمنٹ گزٹ پنجاب بابت سال سنہ ۱۹۲۰ ع

[یہہ انڈکس منتخب مضامین کا ہے]

چوتھا حصہ

ترجمہ ایکٹ ہائے کونسل معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر منظور کردہ جناب ممدوح

	نمبر و تاریخ
ٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۹ ع نسبت اس امر کے کہ رولٹ لوگوں کے رکھنے کی معافی کردی جائے	گزٹ نمبر ۳ مورخہ ۱۶ جنوری (مجریہ ۲۳ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ ع۔
دہ ایکٹ نمبر ۳۴ سنہ ۱۹۱۹ع بغرض یکجا اور ترمیم کرنے قانون متعلق کفالت ذمہات سرکاری	گزٹ نمبر ۴ مورخہ ۲۳ جنوری (مجریہ ۳۰ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ ع۔
ڈیننس نمبر ۱ سنہ ۱۹۲۰ ع نسبت ممانعت بعض کاروباروں کے بغرض تکمیل شرائط معاہدہ صلح قرار یافتہ مقام وار سیلز بتاریخ ۲۸ جون سنہ ۱۹۲۰ ع	گزٹ نمبر ۷ مورخہ ۱۳ فروری (مجریہ ۲۱ فروری) سنہ ۱۹۲۰ ع۔
ودہ ایکٹ نمبر ۲ مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع بمراد اس امر کے کہ کچھی میمن قوم کو شرح محمدی کے تابع قرار دیا جائے	گزٹ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۲ مارچ (مجریہ ۱۹ مارچ) سنہ ۱۹۲۰ ع۔
کٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۲۰ ع بغرض ترمیم مزید ایکٹ دخانی جہازات سنہ ۱۸۸۴ ع	گزٹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۹ مارچ (مجریہ ۲ مارچ) سنہ ۱۹۲۰ ع۔
یکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۲۰ ع برائے ترمیم مزید ایکٹ افواج ہند سنہ ۱۹۱۱ ع	گزٹ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۶ مارچ (مجریہ ۱۲ اپریل) سنہ ۱۹۲۰ ع۔

مضمون	نمبر و تاریخ
بل نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۲۰ع برائے ترمیم مزید ایکٹ متعلق جزامیان سنہ ۱۸۹۸ع	گزٹ نمبر ۱۵ مورخہ ۹ - اپریل (مجریہ ۱۶ - اپریل) سنہ ۱۹۲۰ع -
ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض انضباط قواعد متعلق مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ع	گزٹ نمبر ۱۹ - مورخہ ۷ مئی (مجریہ ۱۴ مئی) سنہ ۱۹۲۰ع -
آرڈیننس نمبر ۲ سنہ ۱۹۲۰ع نسبت اس امر کے کہ رویل نوٹوں کے متعلق قیود عائد کی جائیں	گزٹ نمبر ۲۶ - مورخہ ۲۵ جون (مجریہ ۲ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع -
آرڈیننس نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۰ع متعلق بعض سکہ جات طلائی ...	گزٹ نمبر ۲۷ - مورخہ ۲ جولائی (مجریہ ۹ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع -
ایکٹ جرائم و تحقیقات متعلقہ انتخابات ہند سنہ ۱۹۲۰ع	گزٹ نمبر ۳۰ - مورخہ ۲۳ جولائی (مجریہ ۳۰ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع -
آرڈیننس نمبر ۴ سنہ ۱۹۲۰ع دربارہ معاہدہ صلح قرار یافتہ بمقام سینٹ جرمن ان لے	
ایکٹ نمبر ۲۲ سنہ ۱۹۲۰ع برائے ترمیم مزید ایکٹ متعلق جزامیان سنہ ۱۸۹۸ع	
ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۲۰ع برائے تادیب افسران پولیس جو چند ملٹری پولیس یا رائفل بٹالینوں میں بھرتی کئے جائیں	
ایکٹ نمبر ۲۴ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض ترمیم مزید مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ع	
ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض ترمیم مزید ایکٹ دستاویزات قابل خرید و فروخت سنہ ۱۸۸۱ع	
ایکٹ نمبر ۲۶ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض ترمیم مزید ایکٹ میعاد سماعت ہند سنہ ۱۹۰۸ع و مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ع	گزٹ نمبر ۵۱ - مورخہ ۱۷ دسمبر (مجریہ ۲۴ دسمبر) سنہ ۱۹۲۰ع -
ایکٹ نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۲۰ع برائے ترمیم مزید ایکٹ موٹر کاری سنہ ۱۹۱۴ع	
ایکٹ نمبر ۳۰ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض ممانعت نسبت رکھنے اور ولے رومل نوٹوں کے	
ایکٹ نمبر ۳۱ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض ترمیم بعض قوانین و بغرض تنسیخ بعض دیگر قوانین	
ایکٹ نمبر ۳۲ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض ترمیم ایکٹ کیش سرٹیفکیٹ کا اضافہ سنہ ۱۹۱۷ع	
ایکٹ نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض دینے اختیار نسبت لینے ناپ اور فوٹو مجرموں کے اور دیگر اشخاص کے	

نمبر و تاریخ

ایکٹ نمبر ۳۴ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض حصول اختیار نسبت اس امر کے کہ اون لوگون سے جو برٹش انڈیا مین داخل ہون پروانہ راہداری طلب کیا جائے ... ...

ایکٹ نمبر ۳۶ سنہ ۱۹۲۰ع ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ سکھوات ہند سنہ ۱۹۰۶ع ... ...

ایکٹ نمبر ۳۷ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض ترمیم مزید ایکٹ اخراج ہند سنہ ۱۹۱۱ع ... ...

ایکٹ نمبر ۳۹ سنہ ۱۹۲۰ع نسبت اس امر کے کہ انتخابات کے متعلق جو ناجائز کارروائیاں عمل مین آئین اون کے لئے سزا کا انتظام کیا جائے ... ...

ایکٹ نمبر ۴۱ سنہ ۱۹۲۰ع نسبت اس امر کے کہ اون جہازون پر جن کی رجسٹری برٹش انڈیا مین ہوئی ہو وائرلس تار برقی قائم کرنیکا انتظام کیا جاوے ... ...

ایکٹ نمبر ۴۴ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض ترمیم مزید ایکٹ انکم ٹیکس ہند سنہ ۱۹۱۹ع ... ...

ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۹۲۰ع برائے ترمیم مزید ایکٹ پیپر کرنسی ہند سنہ ۱۹۱۰ع ... ...

ایکٹ نمبر ۴۶ سنہ ۱۹۲۰ع نسبت اس امر کے کہ کچھی میمن لوگ جانشینی اور وراثت کے معاملات مین شرح محمدی کے پابند ہو سکین ... ...

ایکٹ نمبر ۴۷ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض قایم کرنے ایک امپریل بنک ہند کے اور واسطے دیگر اغراض کے ... ...

ایکٹ نمبر ۴۸ سنہ ۱۹۲۰ع بغرض انڈین ٹیریٹوریل فوج بنانے اور اوسمین غیر یوروپین برٹش رعایا بھرتی کرنے ... ...

گزٹ نمبر ۵۱ مورخہ ۱۷ دسمبر (ضمیمہ ۲۴ دسمبر) سنہ ۱۹۲۰ع -

انڈکس

اردو گورنمنٹ گزٹ پنجاب بابت سال سنہ ۱۹۲۰ء

[یہ انڈکس مطالب مضامین کا ہے]

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

	نمبر و تاریخ گزٹ
کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب منعقدہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء	گزٹ نمبر ۱۲-مورخہ ۱۹ مارچ (مشتہرہ ۲۶ مارچ) سنہ ۱۹۲۰ء و گزٹ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۶ مارچ (مشتہرہ ۲-اپریل) سنہ ۱۹۲۰ء و گزٹ نمبر ۱۴-مورخہ ۲-اپریل (مشتہرہ ۹-اپریل) سنہ ۱۹۲۰ء و گزٹ نمبر ۱۵ مورخہ ۹-اپریل (مشتہرہ ۱۶-اپریل) سنہ ۱۹۲۰ء و گزٹ نمبر ۱۶-مورخہ ۱۶-اپریل (مشتہرہ ۲۳-اپریل) سنہ ۱۹۲۰ء گزٹ نمبر ۱۷-مورخہ ۲۳-اپریل (مشتہرہ ۳۰-اپریل) سنہ ۱۹۲۰ء-
کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب منعقدہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء	گزٹ نمبر ۱۸-مورخہ ۳۰-اپریل (مشتہرہ ۷ مئی) سنہ ۱۹۲۰ء گزٹ نمبر ۱۹-مورخہ ۷ مئی (مشتہرہ ۱۴ مئی) سنہ ۱۹۲۰ء و گزٹ نمبر ۲۰-مورخہ ۱۴ مئی (مشتہرہ ۲۱ مئی) سنہ ۲۹۲۰ء-

۲۲۳۹ ڈی جی پی-

	نمبر و تاریخ گزٹ
کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب منعقدہ ۱۶-اپریل سنہ ۱۹۲۰ع	گزٹ نمبر ۲۱-مورخہ ۲۱ مئی (مجریہ ۲۸ مئی) سنہ ۱۹۲۰ع و گزٹ نمبر ۲۲-مورخہ ۲۸ مئی (مجریہ ۴ جون) سنہ ۱۹۲۰ع-
ایکٹ نمبر ۲-مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع موسومہ (اختیار متعلق اغراض) رواج پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع	گزٹ نمبر ۲۶-مورخہ ۲۵ جون (مجریہ ۲ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع و گزٹ نمبر ۲۷-مورخہ ۲ جولائی (مجریہ ۹ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع و گزٹ نمبر ۲۸-مورخہ ۹ جولائی (مجریہ ۱۶ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع-
ایکٹ نمبر ۳-مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع-بغرض ترمیم ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع	
ایکٹ نمبر ۴-مصدرہ سنہ ۱۹۱۹ع بمراد ترمیم و یکجائی قانون دربارہ میعاد نالشات متعلقہ انتقالات جدی جائداد وغیرہ] ...	

۲۲۳۹-س اے ایس-۵۰۰-۳۰-۸-۱۹۲۰-اے ایس پی ایس لاہور-

انڈکس

اردو گورنمنٹ گزٹ پنجاب بابت سال سنہ ۱۹۲۰ع

[یہ انڈکس مطالب مضامین کا ہے]

ضمیمہ حصہ دوم

ریویو

	نمبر و تاریخ
ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کے انتظام و حسابات کی رپورٹ ہائے بابت سال سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۱ - مورخہ ۲ جنوری (مجریہ ۹ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ع۔
صیغہ تعمیرات سرکاری پنجاب شعبہ عمارات و سڑکہا کی رپورٹ انتظام واقعی بابت سال سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۹ - مورخہ ۹ جنوری (مجریہ ۱۶ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ -
رپورٹ ڈائرکٹر صیغہ تعلیم پنجاب بابت سال مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو ...	ایضاً ایضاً۔
احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ بورڈ ہائے و کمیٹیاں (کمیٹیاں) نمبری ۲۳۱۸ مورخہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ع ...	گزٹ نمبر ۳ - مورخہ ۱۶ جنوری (مجریہ ۲۳ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ع۔
انتظام و نسق جنگلات پنجاب کی رپورٹ ترقی بابت سال مختتمہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۵ - مورخہ ۳۰ جنوری (مجریہ ۶ فروری) سنہ ۱۹۲۰ع۔
محکمہ کاغذات زمین کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع کا ریویو ...	گزٹ نمبر ۱۲ - مورخہ ۱۹ مارچ (مجریہ ۲۶ مارچ) سنہ ۱۹۲۰ع۔
نو آبادی ہائے پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۱۳ - مورخہ ۲ اپریل (مجریہ ۹ اپریل) سنہ ۱۹۲۰ع۔

	نمبر و تاریخ
نظم و نسق معائنہ دخان پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۱۹ - مورخہ ۷ مئی (ضمیمہ ۱۴ مئی) سنہ ۱۹۲۰ع-
حسابات پنجاب کی رپورٹ پڑتال و تقسیم بابت سال سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۲۰ - مورخہ ۱۴ مئی (ضمیمہ ۲۱ مئی) سنہ ۱۹۲۰ع-
کیمیکل اگزیمنر گورنمنٹ پنجاب کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۲۱ - مورخہ ۲۸ مئی (ضمیمہ ۴ جون) سنہ ۱۹۲۰ع-
پاگل خانہ پنجاب کے نقشہ جات اعداد و شمار بابت سال سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۲۳ - مورخہ ۴ جون (ضمیمہ ۱۱ جون) سنہ ۱۹۲۰ع-
رپورٹ بابت نظم و نسق جیلخانہ جات پنجاب بدوران سال سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۲۷ - مورخہ ۲ جولائی (ضمیمہ ۹ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع-
محکمہ رجسٹری پنجاب کے انتظام کی سہ سالہ رپورٹ بابت سالہائے سنہ ۱۹۱۷ع لغایت سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۲۸ - مورخہ ۹ جولائی (ضمیمہ ۱۶ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع-
محالات زیر کورٹ آف وارڈس پنجاب کے انتظام کی رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۲۹ - مورخہ ۱۶ جولائی (ضمیمہ ۲۳ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع-
رپورٹ نظم و نسق حفظان صحت پنجاب بابت سال سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو	گزٹ نمبر ۳۰ - مورخہ ۲۳ جولائی (ضمیمہ ۳۰ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع-
حیوانی شفاخانہ جات پنجاب کی کارگذاری کی سہ سالہ رپورٹ بابت سالہائے سنہ ۱۹۱۷ع و سنہ ۱۹۱۸ع و سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو ...	گزٹ نمبر ۳۹ - مورخہ ۲۴ ستمبر (ضمیمہ یکم اکتوبر) سنہ ۱۹۲۰ع-

	نمبر و تاریخ
نظم و نسق آبکاری پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء کا ریویو	گزٹ نمبر ۴۳-مورخہ ۲۲ اکتوبر (ضمیمہ ۲۹-اکتوبر) سنہ ۱۹۲۰ء ۔
محکمہ اسٹامپ پنجاب کے انتظام کی رپورٹ بابت عرصہ سہ سالہ مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء کا ریویو	ایضاً ایضاً۔
اقوام جرائم پیشہ کے انتظام بدوران سنہ ۱۹۱۹ء کے متعلق صاحب ڈپٹی کمشنر اقوام مذکور کی رپورٹ کا ریویو	ایضاً ایضاً۔
پنجاب وٹرنری کالج صوبہ سول وٹرنری و گورنمنٹ کیٹل فارم واقع حصار کی رپورٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء کا ریویو	ایضاً ایضاً۔
نظم و نسق پولیس کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۹ء کا ریویو ...	گزٹ نمبر ۴۴-مورخہ ۲۹-اکتوبر (ضمیمہ ۵ نومبر) سنہ ۱۹۲۰ء۔

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

مقام لاهور - جنوري مهينے کي ۱۶ تاريخ سنه ۱۹۲۰ع - يوم جمعه

چوتها حصه

ترجمهٔ ايکٹ مصدره کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جسکي نسبت معتشم اليه کي منظوري حاصل هوئي

گورنمنٹ هند

صيغهٔ ليجسليٹو

ايکٹ مندرجهٔ ذيل مصدره جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاريخ ۶ دسمبر سنه ۱۹۱۹ع کو جناب معتشم اليه کي پيشگاه سے منظور کيا گيا - اور اس تحرير کي رو سے اطلاع عام کے ليئے مشتهر کيا جاتا هي

نمبر ۷ سنه ۱۹۱۹ ع

Ordinance No. VII of 1919.

آرڈننس نمبر ۷ سنه ١٩١٩

[کہارپور - رياست ميسور - مورخه ۹ دسمبر سنه ١٩١٩]

آرڈننس نسبت اس امر کے که روبل نوٹون کے رکھنے کي ممانعت کرديجاے

چونکه ايک ضرورت شديد پيدا هوگئي هی جسکي وجهه سے ضروري معلوم هوتا هی که روبل نوٹون کے رکھنے کي ممانعت کرديجائے

لهذا حسب اختيار زير دفعه ۷۲ ايکٹ گورمنٹ آف انڈيا سنه ١٩١٥ (۵ و ٦ جلوس جارج پنجم باب ٦١) نواب گورنر جنرل بهادر آرڈننس ذيل صادر اور جاري فرماتے هين :—

مختصر نام

دفعه ١ — جائز هی که اس آرڈننس کا نام آرڈننس روبل نوٹ سنه ١٩١٩ رکھا جائے

تعريف

دفعه ۲ — اس آرڈننس مين " روبل نوٹ " سے کوئي نوٹ مراد هی جو کسي ايسے کرنسی نوٹ کي نوعيت رکھتا هو يا منشا هو که رکھے جسکو کسي طرح کي گورمنٹ نے يا اوسکي طرف سے کسي نے اون علاقون مين جو بتاريخ چهارم ماه اگست سنه ١٩١۴ سلطنت روس مين شامل تھے جاري کيا هو يا جسکو اسطرح پر جاري کرنيکا منشا هو اور جسکي قيمت روبلون مين قابل ادا هو

روبل نوٹون کے رکھنے کي ممانعت

دفعه ۳ — اس آرڈننس کے آغاز سے چهه هفتے گذر جانے کے بعد کوئي شخص اپنے پاس روبل نوٹ رکھنے نه پائيگا

روبل نوٹ کسي کرنسي آفس يا خزانه مين جمع کردئے جاسکتے هين يا ملک کے باهر بهيجدئے جاسکتے هين

دفعه ۴ —(١) جس شخص کے پاس روبل نوٹ هو وه مذکوره بالا چهه هفتے کي مدت کے اندر اوسکو مذکوره ذيل طريقون مين سے کسي طريقه سے عليحده کرسکتا هی ليکن کسي اور طريقه سے نهين :—

(الف) شخص مذکور اوس نوٹ کو کسي گورمنٹ کرنسي آفس يا خزانه مين جمع کرديسکتا هی - يا

(ب) وه اوسکو هندوستان کے باهر کسي مقام مين بهيجديسکتا هی

(۲) جب کوئي شخص ضمن (١) مذکوره بالا کے فقره (الف) کے مطابق کسي روبل نوٹ کو کسي گورمنٹ کرنسي آفس يا خزانه مين جمع کرديگا تو وه اوسکے لئے کسي معاوضه کا مستحق نهوگا اور نه وه اوسکو وهان سے برآمد کرنے کا مستحق هوگا سواے مطابق شرائط اوس لائيسنس کے جسکو کسي ايسے سرکاري افسر نے جاري کيا هو جسکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل نے اس بات کا اختيار ديديا هو

(۲-2)

دفعه ۵ — کوئي شخص جو

سزائين

(الف) به خلاف ورزي احکام آرڈننس هذا اپنے پاس رو بل نوٹ رکھتا هی یا اوسکو علیحده کرتا هی - یا

(ب) اوس لائیسنس کي شرائط کي تعمیل نهين کرتا هی جو نوٹ کو گورمنٹ کرنسي آفس یا خزانه سے برآمد کرنے کے لئے زیر دفعه ۴ (۲) جاري کیا گیا هو

اوسکو قید کي سزا دیجائیگي جسکي میعاد تین سال تک هوسکتي هی یا جرمانه کي سزا یا دونون سزائين دیجائینگي - اور وه رو بل نوٹ جسکے متعلق کسي جرم زیر دفعه هذا کا ارتکاب هوا هو ضبط هوجائیگا اور وه اسطرح علیحده کیا جائیگا جسطرح که نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل هدایت فرمائين گے -

چمسفورڈ

وائسرائے و گورنر جنرل

ایچ - ایم - اسمتهه

قایم مقام سکریٹري گورمنٹ هند

SGPI 23-218 LD-8-1-20-510.

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

مقام لاهور - جنوري مهينے كي ۳۰ تاريخ سنه ۱۹۲۰ع - يوم جمعه

چوتها حصه

مسوده ايكٹ جو جناب محتشم اليه كي كونسل واضع
آئين و قوانين مين درپيش يا مطابق
قاعده ۲۳ - مشتهر كيا گيا

گورمنٹ هند

صيغهٔ ليجسليٹو

مسوده مندرجهٔ ذيل جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند كي كونسل واضع آئين و قوانين
مين بتاريخ ۲۵ اكتوبر سنه ۱۹۱۹ ع كو درپيش هوا

نمبر ۳۴ سنه ۱۹۱۹ ع

بل
بغرض یکجا اور ترمیم کرنے قانون متعلق کفالت ناسجات سرکاري کے

چونکه قرین مصلحت هی که قانون متعلق کفالت نامجات سرکاري کی یکجائي اور ترمیم کیجاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

دفعه ۱ — (۱) جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ کفالت نامجات هند سنه ۱۹ ع رکھا جاے - اور

مختصر نام اور آغاز

(۲) سنه ۱۹ ع کے ماه اپریل کي پهلي تاریخ کو وه نافذالعمل هوگا

دفعه ۲ — ایکٹ هذا مین —

تعریفات

(الف) الفاظ "کفالت نامهٔ سرکاري" مین پرامیسري نوٹ اور اسٹاک سرٹیفیکٹ اور بیرر بانڈ اور دوسرے هر قسم کے کفالت‌نامجات داخل هین جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل یا کسي لوکل گورمنٹ کي طرف سے کسي ایسے قرضه کي بابت جاري هون جو خواه قبل یا بعد اجرا اس ایکٹ کے لیا گیا هو - مگر ان الفاظ مین کرنسي نوٹ داخل نهین هی - اور

(ب) الفاظ "مقرره" سے اون قواعد کے رو سے مقرر کیا هوا مراد هی جو زیر ایکٹ هذا وضع کیے جائین

دفعه ۳ — کوئي نوٹس بابت کسي امانت کے کسی کفالت‌نامهٔ سرکاري کي نسبت گورمنٹ مین لائق قبول نهوگا الا جبکه اس ایکٹ مین یا زیر ایکٹ هذا اسکے خلاف حکم هو بشرطیکه وصي یا منتظم کي، بحیثیت وصي یا منتظم کے، لکھي هوئي عبارت ظهري سے کسی امانت زیر وصیت‌نامه کا نوٹس دیا جانا نه سمجھا جائیگا اور نه لازمي هوگا که سرکار کسي وصیت‌نامه کي شرایط کي باز پرس کرے، لیکن وه مجاز هوگي که وصي یا منتظم کو رس کفالت کا پورا قابض تسلیم کرے

نوٹس بابت امانت لائق قبول نهین هی الا جبکه اسکے خلاف حکم هو

دفعه ۴ — (۱) بلا لحاظ کسي مضمون کے جو معاهده کے ایکٹ مجریهٔ هند مصدرهٔ سنه ۱۸۷۲ع کي دفعه ۴۵ مین مندرج هو جب کسي کفالت‌نامهٔ سرکاري کے روپیه دو یا دو سے زیاده شخصون کو بالاشتراک یافتني هون اور اون دو مین سے یا اون دو سے زیاده شخصون مین سے کوئي مرجاے - تو اوس کاغذ کفالت کے روپیه اوس شخص یا اون شخصون کو دیئے جائینگے جو باقي رهے یا رهین

زر کفالت‌نامجات سرکاري کے یا بندگان مشترک مین سے جو زنده رهین اونکا حق

(۲) کوئي مضمون جو اس ایکٹ مین مندرج هی کسي ایسے دعوي کا مخل نهوگا جو شخص متوفي کا قائم مقام اوس پس مانده شخص یا اون پس مانده شخصون پر در خصوص اوس کفالت‌نامه کے رکھتا هو جسکا روپیه اوس شخص یا اون شخصون کو اور شخص متوفي کو بالاشتراک یافتني هو

(۳) یه دفعه تعلق پذیر هوگي عام اس سے که وفات اوس شخص کي جسکو زر کفالت نامهٔ مذکور بالاشتراک یافتني هو خواه قبل یا بعد نفاذ اس ایکٹ کے وقوع مین آئي هو یا آے

دفعه ۵ — بلا لحاظ کسي مضمون کے جو دستاویزات قابل بیع و شرا کے ایکٹ مصدرهٔ سنه ۱۸۸۱ع (ایکٹ ۲۶ سنه ۱۸۸۱ ع) کی دفعه ۱۵ مین مندرج هو کوئي عبارت ظهري جو کفالت نامه سرکاري پر لکھي هو جایز نه سمجھي جائیگي الا جبکه خود کفالت نامه کي پشت پر قابض کے دستخط ثبت هون

عبارت ظهري خود کفالت‌نامه کي پشت پر لکھي جائیگي

دفعه ۶ — (۱) کسي ایسے دفتر سرکاري کي صورت مین جسکي نسبت جناب نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً بذریعهٔ اشتهار مشتهرهٔ گزٹ آف انڈیا یه تجویز فرمائین که یه ضمن اوس سے متعلق هوگي - کفالت نامهٔ سرکاري پر یا اوسکي پشت پر عهدے کے نام سے بهم لکھا جاسکتا هی که اوسکا روپیه اوس شخص کو یا اوسکے حکم کے بموجب کسي اور کو دیا جائیگا جو اوس عهدے پر اوس وقت قابض هو

سرکاري عهدجات کے عهده‌داران موجودالوقت کفالت نامجات سرکاري کے قابض هوسکتے هین

(2-۲)

(۲) جب حسب مذکورۂ بالا کوئي کفالت نامه سرکاري بنايا جاے يا اوسپر عبارت ظهري لکهي جاے تو يه تصور کيا جائيگا که وه اوس عهدے کے موجودالوقت قابض کے پاس سے اوسي عهدے کے موجودالوقت قابض قائم مقام کے پاس اوس تاريخ کو اور اوس تاريخ سے بدون کسي عبارت ظهري يا عبارت ظهري مزيد کے منتقل هوا که جس تاريخ کو شخص قائم مقام مذکور نے اوس عهدے کا چارج ليا

(۳) جب اوس عهدے کا قابض موجودالوقت کسي ايسے کفالت نامۂ سرکاري پر جو حسب مذکورۂ بالا بنايا گيا هو يا جسپر حسب مذکورۂ بالا عبارت ظهري لکهي گئي هو کسي تيسرے شخص کا نام عبارت ظهري مين لکهے تو اوسکو لازم هوگا که اوس عبارت کے نيچے اپنا اور اپنے عهدے کا نام مندرج کرے

(۴) کسي کفالت نامه سرکاري پر کي کوي ايسي تحرير جو کسي سرکاري عهدے کے قابض کے نام مين بالفعل موجود رهے يا قبل اسکے موجود رهي هو اور جسمين يا جسکي پشت پر يه لکها رهے يا لکها رها هو که اوس کفالت کے روپے اوس شخص کو يا اوس شخص کے حکم کے بموجب کسي اور کو جو اوس وقت اوس عهدے پر قابض رهے اوس عهدے کے نام سے دي جائين وه عبارت صرف اس وجه سے که کفالت نامه مذکور اوس طور پر بنايا گيا يا اوسپر ويسي عبارت ظهري لکهي گئي باطل نه سمجهي جائيگي اور نه هوگي

(۵) يه دفعه جيسي که اوس عهدے سے متعلق هوگي جسپر ايک هي شخص قابض هي ويسي هي اوس عهدے سے متعلق هوگي جسپر دو يا دو سے زياده اشخاص بالاشتراک قابض هين

دفعه ۷ — باوجود کسي مضمون کے جو دستاويزات قابل بيع و شرا کے ايکٹ مصدره سنه ۱۸۸۱ مين مندرج هو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل مجاز هين که کسي قرضه کي بابت هندوستان مين کسي واليئے رياست کے نام سرکاري کفالتين ايسي فارم مين اور ايسي شرايط کيساتهه جاري کرين جو اونکي بيع و شرا اور تسلسل اور ديگر امور کي نسبت مقرر کرديجاين

کفالتونکا واليان رياستهاے هند کے نام جاري کرنا

دفعه ۸ — بلا لحاظ کسي مضمون کے جو دستاويزات قابل بيع و شرا کے ايکٹ مصدره سنه ۱۸۸۱ مين مندرج هو کوي شخص محض اس وجه سے که اوسنے کسي کفالت نامه سرکاري پر عبارت ظهري لکهه دي اسبات کا مستوجب نه سمجها جائيگا که کوي تعداد زر بابت اصل يا سود جو اوسکي رو سے واجب الادا هو اوس سے ادا کرائي جاے

کفالت نامه سرکاري پر عبارت ظهري لکهنے والا اوسکے روپے کا ذمه دار نهوگا

دفعه ۹ — (۱) جائز هي که دستخط اوس شخص کے جو گورمنٹ کي طرف سے کفالت نامجات سرکاري پر دستخط کرنے کا مجاز هو کفالت نامجات مذکور پر بذريعه چهاپه سربي يا کنده کاري يا چهاپه سنگي کے چهاپے يا کنده کيئے جائين يا کل کي کسي ترکيب سے جسکي جناب نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل هدايت کرين منقوش کيئے جائين

کفالت نامجات سرکاري پر دستخط کا منقوش هونا

(۲) ايسے دستخط جو حسب هدايۂ صدر بذريعه چهاپه سربي يا کنده کاري يا چهاپه سنگي کے چهاپے يا کنده کيئے گئے يا اور طرحپر منقوش کيئے گئے هون اوسي قدر صحيح اور جائز هونگے که گويا وه شخص مذکور کے دست خاص سے لکهے گئے تهے

مثني يا تجديدي يا تبدل شده يا يکجا يا تقسيم کرده کفالت نامجات کا جاري کيا جانا

دفعه ۱۰ — (۱) جب کسي کفالت نامه کے کليۃً يا جزواً کهو جانے يا تلف هونے کا اظهار کيا جاے ۔ اور کوي شخص يه دعوي کرے که وه ايسا شخص هي که اگر کفالت نامه مذکور کهوئجاتا يا تلف نهوتا تو اوسکا روپيه اوسکو ملتا ۔ تو وه شخص مجاز اسبات کا هوگا که مقرره افسر کے پاس درخواست کرے اور کهو جانے يا تلف هونے اور حقيت دعوي کا ايسا ثبوت پهنچاکر جس سے افسر مذکور کي تشفي هو اوس سے ايک حکم اس مضمون کا حاصل کرے —

مثني کفالت نامجات کا جاري کيا جانا

(الف) که اوس کفالت نامه کي بابت جسکے کهو جانے يا تلف هونے کا

(3-۳)

اظہار کیا گیا ھی کفالت نامه مثنی کے جاري کیلئے جانے تک سود کے روپیے ادسے ملین - اور

(ب) ایک کفالت نامه مثنی جاری کیا جاے جسکے روپیے درخواست کرنے والے کو ملین

(۲) ضمن (۱) کے بموجب کوي حکم صادر نہین ھوگا جبتک که اوس کھو جانے یا تلف ھونے کا مقررہ اشتہار جاري نہو - اور جبتک که مقررہ مدت گذر نه جاے

(۳) ایک فہرست اون کفالت نامجات کي جنکي نسبت کوي حکم ضمن (۱) کي رو سے صادر ہوا ھو طریقه مقررہ پر شایع کیجائیگی

تجدیدي کفالت نامجات کا جاري کیا جانا

دفعه ۱۱ — (۱) برعایت احکام دفعه ۱۳ کے ھر شخص جو گورمنٹ پرامیسري نوٹ کے مستحق ھونے کا دعویدار ھو مجاز اس بات کا ھوگا که افسر مقررہ کے پاس درخواست دیکر اور اپنے دعوي کي حقیت سے اوسکي تشفي کرکے اور پرامیسري نوٹ کي حسب طریقه مقررہ رسید لکھکر اوسکے حواله کرے اور فیس مقررہ اگر کچھه ھو داخل کرکے افسر مذکور سے ایک ایسا تجدیدي پرامیسري نوٹ حاصل کرسکتا ھی جو اوسکو قابل ادا ھوگا

مگر شرط یه ھی که اگر درخواست کسي ایسے گورمنٹ پرامیسري نوٹ کي تجدید کیلئے دیجائے جو افسر مذکورہ بالا کے علم مین کسي هندو خاندان اجمال تابع قانون متاکشرہ کے کسي متوفي ممبر کے نام سے ھی تو تجدیدي پرامیسري نوٹ سایل کے نام سے جاري نہین کیا جائیگا تاوقتیکه وہ ایک سرٹیفکٹ بعد تحقیقات حسب طریقه مقررہ کے دستخطي کسي ایسے افسر کا جو تحقیقات مذکور کیلئے مقرر کیا جاے بدین مضمون داخل نه کرے که متوفي ایک غیر مشترک هندو خاندان تابع قانون متاکشرہ کا ایک ممبر تھا اور یه که پرامیسري نوٹ خاندان مذکور کي جایداد اجمال کا ایک حصه تھا نیز یه که سایل خاندان مذکور کا منتظم یا تنہا پس ماندہ مرد ممبر ھی

نیز شرط یه ھی که ایسي حالت مین کسي تجدیدي گورمنٹ پرامیسري نوٹ کے جاري کئے جانے سے کسي ایسے حق پر کوئي اثر نہوگا جو پرامیسري نوٹ مذکور کے متعلق کسي شخص کو بذریعه شخص متوفي کے برخلاف سایل کے حاصل ھو

(۲) افسر مقررہ مجاز ھی که بٔرر بانڈ کے قابض کي درخواست پر اور جب بٔرر بانڈ حواله کردیا جائے اور مقررہ فیس اگر کچھه ھو داخل کردیجائے تو ایک تجدیدي بٔرر بانڈ سائل کے نام سے جاري کرے

تجدید بصورت نزاع حقیت

دفعه ۱۲ — (۱) اگر کسي ایسے گورمنٹ پرامیسري نوٹ کے متعلق نزاع حقیت ھو جسکے بارہ مین تجدید کي درخواست دیگئي ھو تو افسر مقررہ مجاز ھی که —

(الف) اوس نوٹ کي تجدید سے انکار کردے تاوقتیکه فریقین کسي عدالت مجاز سماعت سے حقیت کے متعلق کوئي فیصله حاصل نه کرلین - یا

(ب) ایسي تحقیقات کے بعد جسکا ذکر آگے چلکر ایکٹ ھذا مین ھی اور اوسکے نتیجه پر غور کرنے کے بعد حکم تحریري کے ذریعه سے اعلان کردے که اوسکي راے مین کون سا فریق اوس نوٹ کا مستحق ھی - اور اس اعلان کي تاریخ سے تین مہینے کے بعد افسر مذکور مجاز ھی که اوس نوٹ کي تجدید اوس فریق کے نام سے مطابق دفعه ۱۱ کے کردے الا جبکه اوس عرصه کے اندر اوسکے پاس کوئي نوٹس اس بات کا آجائے که کسي شخص نے کسي عدالت مجاز سماعت مین اوس نوٹ پر اپنا حق قائم کرنے کي غرض سے مقدمه دایر کیا ھی

(۲) اوس تحقیقات کي غرض سے جسکا حواله ضمن (۱) مین ھی افسر مقررہ مجاز ھوگا که اوس پوري شہادت کو یا اوسکے کسي جزو کو جسکو فریقین پیش کرین خود قلمبند کرے یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے استدعا کرے که وہ اوسکو قلمبند کرے یا کرادے - جب اسطرح کي استدعا

(۴-4)

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے کیجاے تو مجسٹریٹ مذکور مجاز هوگا که وه خود شهادت کو قلمبند کرے یا اپنے ماتحت کسي مجسٹریٹ درجه اول کو هدایت کرے که وه شهادت کو قلمبند کرے اور اوسکي ایک نقل مجسٹریٹ افسر مقرره کے پاس بهیجدیگا

تشریح — اغراض ضمن هذا کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے وه ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مراد هی جو اوس مقام مین اختیار رکهتا هو جهان کفالت نامه کا سود قابل ادا هو - اور اگر سود کسي پریسیڈنسي ٹاؤن مین یا بمقام رنگون قابل ادا هی تو چیف پریسیڈنسي مجسٹریٹ مراد هی - یا هندوستان کي کسي ریاست مین کسي جگهه پر وهان کا پولیٹکل اجنٹ مراد هی

(۳) افسر مقرره یا کسي مجسٹریٹ کو جو زیر دفعه هذا کارروائي کرے اختیار هی که اگر وه مناسب سمجهے تو حلفي شهادت لیسکتا هی

تبدیل شده کفالت نامجات وغیره کا جاري کیا جانا

دفعه ۱۳ — (۱) افسر مقرره مجاز هوگا که اوس شخص کي درخواست پر جو ایک یا چند کفالت نامجات سرکاري کے مستحق هونے کا دعویدار هو دعوي کي حقیت سے تشفي حاصل کرکے اور کفالت نامه یا کفالت نامجات کي حوالگي پر جنکي رسید حسب ضابطه لیگئي هو اور مقرره فیس کي ادائي پر اگر کچهه هو ایک یا چند کفالت نامجات مذکور کو تبدیل کردے یا یکجا کردے یا حصون مین تقسیم کردے

(۲) کفالت نامجات کي تبدیلي یا یکجائي یا تقسیم ، جسکا حواله ضمن (۱) مین هی ، اوسي یا مختلف اقسام کے یا اوسي یا مختلف قرضون کے کفالت یا کفالت نامجات مین هو سکتي هی

(۳) اس قسم کي کسي تبدیلي یا یکجائي یا تقسیم سے کسي دوسرے شخص کے ان حقوق پر کوئي اثر نهین پڑیگا جو اوسکو اس طرح کي تبدیل یا یکجا یا تقسیم شده کفالت یا کفالت نامجات پر برخلاف اوس شخص کے حاصل هون جسکي درخواست پر تبدیلي یا یکجائي یا تقسیم متذکره بالا عمل مین آئي هو

بري الذمگي

بئرر بانڈ وغیره سے بري الذمگي

دفعه ۱۴ — کسي بئرر بانڈ کے یا دیگر ایسے سرکاري کفالت نامه کے قابض کو جو حامل کو قابل ادا هو رقم مصرحه بانڈ یا کفالت نامه اوس تاریخ پر یا اوسکے بعد جب وه واجب الادا هو منجانب گورمنت ادا کردئے جانے پر یا زیر ضمن (۲) دفعه ۱۱ کسي بئرر بانڈ کي تجدید پر یا زیر دفعه ۱۲ کسي گورمنٹ پرامیسري نوٹ کي تجدید پر یا زیر دفعه ۱۳ کسي بئرر بانڈ کي تبدیلي یا یکجائي یا تقسیم پر گورمنٹ اوسي طرح سے اور اوسي حد تک ذمه داري سے بري هو جائیگي که گویا بئرر بانڈ یا پرامیسري نوٹ یا دیگر کفالت نامه مثل اوس پرامیسري نوٹ کے تها جو حامل کو قابل ادا تها

مگر شرط یه هی که بصورت گورمنٹ پرامیسري نوٹ کے جسکي تجدید زیر دفعه ۱۲ کیگئي هو اس دفعه کے کسي مضمون سے یه نهین سمجها جائیگا که وه گورمنٹ کے خلاف کسي ایسے دعوي کو روکتا هی جو اوس کفالت نامه کي نسبت کیا جاے جسکي تجدید اوس شخص نے کرائي هو جسکو کوي نوٹس متعلق کارروائي زیر دفعه مذکور نه ملا هو یا جو بذریعه اوس شخص کے دعویدار هو جسکو کوي ایسا نوٹس نه ملا هو

بري الذمگي بصورت مثني اور تجدیدي کفالت نامجات کے

دفعه ۱۵ — سواے اوس صورت کے جسکا ذکر دفعه ۱۴ مین هی جب کوي مثني کفالت نامه دفعه ۱۰ کي رو سے یا کوي تجدیدي کفالت نامه دفعه ۱۱ یا دفعه ۱۲ کي رو سے جاري کیا جاے یا تبدیل یا یکجا یا تقسیم کئے هوئے ایک یا چند کفالت نامجات دفعه ۱۳ کي رو سے جاري کئے جائین تو گورمنٹ اوس ایک یا چند کفالت نامجات کے متعلق جسکے عوض ایک یا چند مثني یا تجدیدي یا تبدیل یا یکجا یا تقسیم کئے هوے کفالت نامجات جاري کئے گئے هون تمام ذمه داریون سے بري هو جائیگي

(الف) مثني کفالت نامه کي صورت مین بعد گذرنے چهه سال کے اوس تاریخ سے که جس تاریخ کو وه فهرست زیر دفعه ۱۰ ضمن (۳)

(5-۵)

شايع هوي هو جسمين اوس كفالت نامه كا ذكر پهلي بار كيا گيا هو - يا اوس تاريخ سے كه جس تاريخ كو اصل كفالت نامه كا زر سود آخري دفعه ادا كيا گيا هو - يعني جونسي تاريخ پچهلي هو

(ب) تجديدي يا تبديل يا يكجا يا تقسيم كئے هوے كفالت نامه كي صورت مين بعد گذرنے چهه سال كے اوس تاريخ سے كه جس تاريخ كو كفالت نامه مذكور جاري كيا گيا هو

بعض صورتون مين سرسري كارروائي

كارروائي بعد وفات قابض ايسے كفالت نامجات كے جنكي مجموعي ماليت پانچ هزار روپيه سے زياده نهو

دفعه ۱۶ — (۱) بعد وفات اوس شخص كے جو ايک يا چند ايسے سركاري كفالت نامجات كا مستحق هو (سواے اوس كفالت نامه كے جو حامل كو واجب الادا هو) جنكي اسمي يا اصلي ماليت مجموعي طور پر پانچ هزار روپيه سے زياده نهو اگر اندر تين ماه كے ثبوت وصيت نامه يا شخص مذكور كے جائداد كي انتظامي چٹهي يا سرٹيفكٹ زير ايكٹ سرٹيفكٹ جانشيني (نمبر ۷ سنه ۱۸۸۹ع) افسر مقرره كے سامنے پيش نه كيا جاے تو افسر مذكور مجاز هوگا كه بعد تحقيقات حسب طريقه مقرره زير ضمنهاے (۲) و (۳) دفعه ۱۲ كے اس بات كي تشخيص كرے كه كفالت نامه يا كفالت نامجات كا يا متوفي كي جائداد كے انتظام كرنے كا مستحق كون شخص هي - اور مجاز هوگا كه

(الف) در صورت كسي ايسے كفالت نامه كے جسكا تعلق ايسے قرضه سے هو جو قابل ادا هوگيا هو اس بات كا حكم دے كه وه رقم جو بذريعه كفالت نامه مذكور كے واجب الادا هو شخص مذكور كو ادا كرديجاے - اور

(ب) در صورت كسي ايسے كفالت نامه كے جسكا تعلق ايسے قرضه سے هو جو قابل ادا نهوا هو اس بات كا حكم دے كه درصورت پراميسري نوٹ كے پراميسري نوٹ مذكور كي تجديد شخص مذكور كے نام سے كيجاے اور درصورت اسٹاک كے شخص مذكور كا نام بجاے نام متوفي كے داخل رجسٹر كيا جاے

تشريح — اگر ايكٹ سرٹيفكٹ جانشيني (نمبر ۷ سنه ۱۸۸۹ع) كي رو سے اون كفالت نامجات مين سے جنكا كه شخص متوفي مستحق تها صرف چند كے باره مين كوي سرٹيفكٹ ملا هو تو ضمن هذا كے احكام اوس صورت مين عايد هونگے جبكه باقي كفالت نامجات كي مايت پانچ هزار روپيه سے زياده نهو

(۲) ضمن (۱) كے مطابق كسي پراميسري نوٹ كي ادائي يا تجديد كے بعد گورمنٹ كل ذمه داريون سے به تعلق ادا يا تجديد شده نوٹ كے بري هو جائيگي - اور نامون كي كوي تبديلي جو ضمن (۱) كے فقره (ب) كے مطابق هوي هو وه گورمنٹ كے خلاف كسي دعوي كي اغراض كيلئے اسطرح سمجها جائيگا كه اوس سے ايک جائز انتقال اوس اسٹاک كا هوا هي جسكے باره مين وه تبديلي كي گئي تهي

(۳) كوي قرض خواه يا متوفي كي جايداد كے خلاف دعويدار اپنے قرض يا دعوي كو اوس روپيه سے وصول كرسكتا هي جو كسي شخص كو ضمن (۱) كي رو سے ادا كيا گيا هو اور جو اوسكے پاس اوسي طريقه سے اور اوسي حد تک بغير خرچ كئے هوے موجود هو گويا كه شخص مذكور نے متوفي كي جائداد كي انتظامي چٹهي حاصل كي هي - اور دفعه هذا كے كسي مضمون سے متوفي كے كسي وصي يا منتظم يا ديگر قائمقام كے كسي دعوي پر بخلاف شخص مذكور كے كوي اثر نهوگا سواے اوس دعوي كے جو اون رقومات كي وصولي كے لئے كيا جاے جنكو اوسنے متوفي كي جايداد كے انتظام كے زمانه مين قانوناً ادا كيا هو

ادائي اون كفالت نامجات كي صورت مين جنكے قابض نابالغ يا فاترالعقل هون

دفعه ۱۷ — اگر كوئي سركاري كفالت نامه كسي نابالغ يا كسي ايسے شخص كے نام سے يا اوسكے قبضه مين هو جو مخبوط الحواس هو اور اپنے كاروبار كا انتظام كرنے كے لائق نهو تو اوسكا زر سود جو چڑهه گيا هو يا وه زر اصل جو قرض كي تكميل يا صفائي كے وقت اوسكے متعلق قابل ادا هو اوس طريقه سے ادا كيا جائيگا جو مقرر كرديا جائے - اور جب اسطرح كوئي

(٦ - 6)

ادائی هوجائے گی تو گورمنٹ باوجود کسی حکم مندرجہ کسی قانون کے جو اسکے خلاف هو کل ذمہداریون سے بہ تعلق اوسکے بری هوجائیگی

کفالت

کفالت

دفعہ ۱۸ — باوجود کسی مضمون دفعات ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ کے افسر مقررہ مجاز ہوگا کہ کسی صورت مین جو دفعات مذکور مین سے کسی کی رو سے پیدا ہو -

(۱) ایک مثنی یا تجدیدی کفالت نامہ جاری کرے یا ایک یا چند کفالت نامون کو تبدیل یا یکجا یا تقسیم کردے اگر سایل اون جملہ اشخاص کے دعوی کے مقابلہ مین مقررہ کفالت داخل کردے جو اصلی کفالت نامہ کی رو سے یا ایسے تجدیدی یا تبدیل یا یکجا یا تقسیم کئے ہوئے کفالت نامون کی رو سے 'جیسی کہ صورت ہو' دعویدار هون - یا

(۲) ایک مثنی یا تجدیدی کفالت نامہ جاری کرنے سے یا ایک یا چند کفالت نامون کو تبدیل یا یکجا یا تقسیم کرنے سے انکار کردے - تاوقتیکہ اسطرح کی کفالت داخل نہ کردیجائے

رجسٹرون اور کتابون اور دستاویزات کا ملاحظہ

ملاحظہ دستاویزات

دفعہ ۱۹ — کوئی شخص اس بات کا مستحق نہوگا کہ کسی ایسی کتاب یا رجسٹر یا دیگر دستاویز کا جو منجانب گورمنٹ بہ تعلق سرکاری کفالت نامجات کے یا کسی سرکاری کفالت نامہ کے رکھا یا قائم کیا گیا هو ملاحظہ کرے یا اوس اطلاع کو حاصل کرے جو اوس کتاب یا رجسٹر یا دستاویز سے لیگئی هو الا اون حالات مین اور ایسے طریقہ سے اور ایسی شرائط کی پابندی کے ساتھہ جو مقرر کردیجائین

سزا -

سزا

دفعہ ۲۰ — اگر کوئی شخص اپنے لئے یا کسی دوسرے شخص کیلئے کسی سرکاری کفالت نامہ کے زر سود یا زر اصل کو حاصل کرنے کی غرض سے یا ایک مثنی کفالت نامہ جاری کرانے کی غرض سے یا ایک یا چند سرکاری کفالت نامجات کی تجدید یا تبدیلی یا یکجائی یا تقسیم کی غرض سے کسی ایسے افسر کے سامنے جو اس ایکٹ کی رو سے کارروائی کر رہا هو ایسا بیان کرے جو جھوٹ هو اور جسکو وہ شخص جانتا هو کہ جھوٹ هی یا جسکے سچ ہونے کا اوسکو یقین نہو تو اوسکو قید کی سزا ملیگی جسکی میعاد چھہ مہینہ تک هوسکتی یا اوسپر جرمانہ هوگا یا اوسکو دونون سزائین دیجائینگی

قواعد

قواعد وضع کرنے کا اختیار

دفعہ ۲۱ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر بہ اجلاس کونسل مجاز هین کہ بعد اشاعت کے ایکٹ هذا کی اغراض پوری کرنے کیلئے قواعد وضع فرمائین

(۲) خصوصاً اور بغیر کم کرنے عمومیت اختیارات مذکورہ بالا کے قواعد مذکور کل امور ذیل کے یا اون مین سے کسی امر کے متعلق هونگے - یعنی :—

(الف) کس طریقہ پر سرکاری کفالت نامجات کے زر سود کی ادائی واجب هوگی اور اوسکی رسید لی جائیگی

(ب) کن حالتون مین سرکاری کفالت نامجات کی تجدید ضروری هی قبل اسکے کہ اونکے آیندہ زر سود کا دعوی کیا جائے

(ج) کس شکل مین اور کن شرائط کی پابندی کے ساتھہ سرکاری کفالت نامجات والیان ریاستہاے هند کے نام جاری کئے جاسکتے هین

(د) مثنی کفالت نامجات کے جاری کئے جانے اور سرکاری کفالت نامجات کی تجدید اور تبدیل اور یکجائی اور تقسیم کیلئے کیا فیس داخل کرنا هوگا

(ہ) جو لوگ مثنی کفالت نامجات کیلئے درخواست کرین اونکو کسطرحکا ثبوت پیش کرنا هوگا

(و) اشتہار متذکرہ دفعہ ۱۰ کس نمونہ اور طریقہ پر شایع کیا جائیگا اور دفعہ

(7-۷)

مذکور کے مطابق کتنی مدت کے بعد زرسود ادا کیا جاسکیگا یا مثنی کفالت نامه جاري کیا جاسکیگا - اور فہرست متذکرہ ضمن (۳) دفعه مذکور کسطریقه پر شایع کیجائیگي

(ز) کون افسر اون سب اختیارات کو یا اون مین سے کسي اختیار کو جنکا ذکر دفعات ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۸ مین کیا گیا هی عمل مین لائیگا - اور اون فرائض کو یا اون مین سے کسي کو جنکا ذکر دفعات مذکور مین کیا گیا هی انجام دیگا

(ح) جو کفالت نامجات صفائي یا تجدید یا تبدیل یا یکجائي یا تقسیم کے لئے حواله کئے جائین اونکي رسید کس نمونه پر دیجائیگي

(ط) اون سرکاري کفالت نامجات کے متعلق جو نابالغون کے نام سے یا اونکے قبضه مین هون یا جو ایسے اشخاص کے نام سے یا اونکے قبضه مین هون جو مخبوط الحواس هون اور اپنے کاروبار کا انتظام کرنے کے لائق نهون روپیه کي ادائي کس شخص کو اور کس طریقه سے کیجائیگي

(ي) فریق سوم کے مخالفانه دعوي کے مقابله مین اون اشخاص سے کسطرح کي کفالت لیجائیگي جو سرکاري کفالت نامجات کے زرسود یا زراصل کو وصول کر رہے هون یا جنهون نے مثنی یا تجدید یا تبدیل یا یکجا یا تقسیم کئے هوئے کفالت نامجات حاصل کئے هون

(ک) کوئي دستاویز متعلق سرکاري کفالت نامجات کے یا کوئي عبارت ظهري کسي سرکاري پرامیسري نوٹ کے اوپر کس طریقه سے کسي ایسے شخص کے کہنے سے منجانب اوسکے لکھي جائیگي جو کسي وجهه سے لکھنے سے معذور هو

(ل) درصورت گورمنٹ اسٹاک کے ٹرسٹون کو اور اون مختار نامون کو تسلیم کرنا جو اون لوگون کو دئے گئے هون جو اسٹاک پر مثل ٹرسٹي کے قابض هون خواه وه کسي خاص ٹرسٹ سے تعلق رکھتے هون یا بغیر خصوصیت کے

(م) گورمنٹ اسٹاک پر اون لوگون کے قبضه کے متعلق جو غیر سرکاري محکمه مین ملازم هون - اور کس طریقه سے اور کن شرائط کي پابندي کے ساتهه اسٹاک مقبوضه منتقل کیا جاسکتا هی

(ن) اون دستاویزات کي تصدیق کس طرح سے هوگي جنکو گورمنٹ اسٹاک سے تعلق هوگا

(س) عموماً تمام ایسے امور کي بابت جو مثنی اور تجدید اور تبدیل اور یکجا اور تقسیم کئے هوئے کفالت نامجات کے عطا هونے سے علاقه رکھتے هون - اور

(ع) کن حالات مین اور کس طریقه سے اور کن شرائط کي پابندي کے ساتهه کتابون اور رجسٹرون اور دیگر دستاویزات کے معاینه کي اجازت دیجاسکتي هی یا جو اطلاع اون سے حاصل کیجائے وه دفعه ۱۹ کي رو سے دیجاسکتي هی

(۳) کسي ایسے قواعد کے جو فقرات (ل) و (م) کي رو سے وضع کئے گئے هون کسي مضمون سے یه نهین سمجها جائیگا که مابین ٹرسٹیون کے یا مابین ٹرسٹیون اور ٹرسٹ سے منتفع هونے والون کے ٹرسٹیون کو ایسي کارروائي کرنے کا اختیار هوگا جو ٹرسٹ پر عاید هونے والے قانون کے قواعد اور اوس دستاویز کي شرائط کے مطابق نهو جسکے ذریعه سے ٹرسٹ قائم کیا گیا هو - اور نه گورمنٹ پر اور نه کسي ایسے شخص پر جو کسي گورمنٹ اسٹاک کا قابض هو یا جسنے کسي گورمنٹ اسٹاک مین کوئي حصه حاصل کیا هو صرف کسي اندراج کیوجهه سے جو کسي ایسے رجسٹر مین هو جسکو به تعلق

(۸ - 8)

کسي گورمنٹ اسٹاک کے یا کسي اسٹاک کے قابض کےگورمنٹ رکھتي هو یا جو منجانب گورمنٹ رکھا جاتا هو یا کسي دستاریز متعلق گورمنٹ اسٹاک کے کسي مضمون کیوجهه سے کوئي اثر اوس نوٹس کیوجهه سے پڑسکتا هی جو کسي ٹرسٹ کے متعلق یا کسي اسٹاک کے قابض کي امانتداري کے متعلق یا فرائض امانتداري به تعلق قبضه گورمنٹ اسٹاک کے متعلق دیا جائے

(۴) اس دفعه کي رو سے جو قواعد وضع کئے جائینگے وه گزٹ آف انڈیا مین شایع کئے جائینگے - اور اوسکے وه بعد اسطرح موثر هونگے که گویا ایکٹ هذا کي رو سے وضع کئے گئے تھے

تنسیخ

تنسیخ

دفعه ۲۲ — جس تاریخ کو یه ایکٹ نافذالعمل هوگا اوس تاریخ کو اور اوس تاریخ سے ایکٹ کفالت نامجات هند سنه ۱۸۸٦ ع (نمبر ۱۳ سنه ۱۸۸٦) اور ایکٹ تنسیخ و ترمیم سنه ۱۹۱۴ (نمبر ۱۰ سنه ۱۹۱۴) کے ضمیمه جات اول و دوم کا اوسقدر حصه جسکو ایکٹ کفالت نامجات هند سنه ۱۸۸٦ (نمبر ۱۳ سنه۱۸۸٦) سے تعلق هی منسوخ هوجائیگا

بیان اغراض و مقاصد

موجوده قانون متعلق کفالت نامجات سرکاري (ایکٹ ۱۳ سنه ۱۸۸٦) مین مختلف نقائص اور مشکوک باتون کي موجودگی نے ایک عرصه سے اس بات کی ضرورت جتلائي هی که ایکٹ مذکور پر نظر ثاني کیجاے اور اوسکو از سرنو مرتب کیا جاے تاکه قانون متعلق ایسے کفالت نامجات کے اور وه کارروایي اور ضوابط جو قانون مذکور پر مبنی هون بدرجه اولی موجوده حالات کي ضروریات کے مطابق هو جائین - خاص خاص تبدیلیان جو اس بل کے ذریعه سے کي گئي هین اونکو ذیل مین مختصراً بیان کیا جاتا هی :—

(الف) موجوده دستورالعمل اور کارروایي کے متعلق بعض ایسي باتون کو قانوناً جائز بنا دینا جنکو قائم رکھنا مناسب هی لیکن جنکي قانوني بنا في الحال مشکوک هی

(ب) اون مشکلات اور تاخیرات کو دور کرنا جنکے واقع هونے کا احتمال پرامیسري نوٹون پر متنازعه فیه یا مشکوک حقوق کی صورت مین متعلق دریافت اس امر کے هو که گورمنٹ کا جائز قرض خواه به تعلق اون نوٹون کےکون شخص هی

(ج) بعض امور کے متعلق موجوده کارروایي کی سختي کو رفع کرنا - مثلاً ایسے ٹرسٹ اور کفالت نامجات کے متعلق نوٹس پانا جو عہدهدارون کے قبضه مین هو - اور

(د) در صورت مختصر جایدادون کے جنکا قابض انتقال کرچکا هو یا نابالغ هو خاص قسم کي آسانیون کا بهم پهونچانا

۲ — بل کي وه دفعات جنکے ذریعه سے مذکوره بالا تبدیلیان عمل مین آئي هین حسب ذیل هین :—

بل کي دفعه ۳ موجوده ایکٹ کي دفعه ۴ کے مطابق هی جسکي سختي کي وجه سے عملي کارروایي مین سخت دقت واقع هوئي هی - اس دفعه کي شرط موجوده طرز عمل متعلق اوصیا اور ... دفعه ۲۱ (۲) کے فقرات (ل) و (م) کے ذریعه سے

(۹-۹)

در صورت سرکاري قرضه کے جو استاک کي صورت مين هو عوام‌الناس کو مختلف قسم کي ايسي سہولتين درباره اون کفالت نامجات کے جو بطور ترسٹ کے يا ملازمين (غير سرکاري) کے نام سے قائم هون بہم پہونچائي جاسکتين هين جنکا بہم پہونچانا موجوده قانون کي رو سے ممکن نہين هي

بل کي دفعات ۴ و ۵ و ۶ موجوده ايکٹ کي دفعات ۵ و ۶ و ۷ کا اعاده کرتي هين

بل کي دفعه ۷ نئي هي اور وه اسلئے قائم کيگئي هي که واليان رياستہاے هند کے نام خاص قسم کے نوٹ جاري کرنے کے موجوده طرز عمل کو جائز قرار ديدے

بل کي دفعات ۸ و ۹ و ۱۰ موجوده ايکٹ کي دفعات ۹ و ۱۰ و ۱۲ کا اعاده کرتي هين

بل کي دفعه ۱۱ موجوده ايکٹ کي دفعه ۱۱ کے مطابق هي - ليکن اوس مين ايک شرط بهي شامل هي جو اوس طرز عمل کو جائز قرار ديتي هي جسکے مطابق في‌الحال به تعلق اون کفالت نامجات کے کارروائي هوتي هي جو کسي هندو خاندان اجمال کي ملک هون - اور دفعه مذکور کي ضمن (۲) بئرر بانڈ کي تجديد کا انتظام کرتي هي

بل کي دفعه ۱۲ اون صورتون مين جنمين مخالفانه دعوي کيا جاے ايک مخصوص ضابطه کارروايي داخل کرتي هي - اور ايسے اسباب مہيا کرتي هي جنکي رو سے مقدمات کا فيصله جلد تر هو جايا کريگا جو که موجوده قانون کي رو سے ممکن نہين هي

بل کي دفعه ۱۳ سرکاري کفالت نامجات کي تبديل يا يکجاي يا تقسيم کا انتظام کرتي هي جسکے لئے في‌الحال کوي خاص انتظام موجود نہين هي

بل کي دفعه ۱۴ اس بات کا انتظام کرتي هي که در صورت بئرر بانڈ کے اور بعض حالتون مين در صورت ديگر کفالت نامجات کے اداي يا تجديد يا تبديل يا يکجاي يا تقسيم کے بعد گورمنٹ ذمه‌واري سے بري هو جائيگي - اور دفعه مذکور کي شرط ايسے فريق سوم کے حقوق کي حفاظت کرتي هي جنپر بعض صورتون مين کارروايي زير دفعه ۱۲ کے نتيجه کي وجه سے مخالفانه اثر پڑتا هو

بل کي دفعه ۱۵ موجوده ايکٹ کي دفعه ۱۳ کے مطابق هي - ليکن تبديل يا يکجا يا تقسيم کئے هوے کفالت نامجات کے متعلق جو امور هين وه بهي اوس مين شامل هين

بل کي دفعه ۱۶ سرکاري سيونگز بينک ايکٹ سنه ۱۸۷۳ (نمبر ۵ سنه ۱۸۷۳) کي دفعات ۴ لغايت ۷ کے اصول پر ايک ضابطه کارروايي داخل کرتي هي جسکے ذريعه سے اون دعوون کا فيصله جلد تر هو جائيگا جو ايسي مختصر جائدادون کے باره مين کيا جاے جو اشخاص متوفي کے نام سے هون

بل کي دفعه ۱۷ کي رو سے گورمنٹ يه اختيار حاصل کرتي هي که ايسے کفالت نامجات کي نسبت جنکے قابض نابالغ يا فاترالعقل لوگ هون ايک ضابطه کارروايي مقرر کرے جو عمل مين لايا جائيگا اور جسکے ذريعه سے وه رسمي ضوابط موقوف هو جائينگے جنپر موجوده قانون کي رو سے نسبت اون معاملات کے عملدر آمد هونا ضروري هي جنکو ايسے کفالت نامجات سے تعلق هو

بل کي دفعه ۱۸ کفالت لينے کا انتظام کرتي هي اور دفعه مذکور اون صورتون پر بهي جاري هوگي جن صورتون مين دعويدار کي حقيت مين شک کرنے کي وجه موجود هو اگرچه کوي مخالف دعويدار في‌الحقيقت کهڑا نهوا هو

بل کي دفعه ۱۹ اون کتابون اور رجسٹرون وغيرهم کي رازدارانه خصوصيت کو جو سرکاري قرضه کے آفسون مين رکهے جاتے هين ايک قانوني حيثيت ديتي هي - انگليند مين يه دستور هي که

(۱۰ - 10)

عوام‌الناس کو ارنکے معاینه کی اجازت نہین دیجاتي هی اگرچه مستند سالثون کي درخواست پر امور دریافت طلب کو ارن مین تلاش کیا جاتا هی اور سالثون کو ارسکے نتیجه سے مطلع کردیا جاتا هی - عموماً هندوستان مین بهي یهي دستور هی اگرچه في الحال وه کسي خاص قانون پر مبني نہین هی

بل کي دفعه ۲۰ ایسے جهوٹے بیانات کي علت مین سزا دینے کا خاص انتظام کرتي هی جو روپیه کي وصولي یا کفالت نامجات کي تجدید وغیره کي غرض سے ارن کارروائیون کے درمیان مین کئے جائین جنکو کفالت نامجات سے تعلق هو

منجمله اختیارات متعلق وضع قواعد کے جنکو بل کي دفعه ۲۱ (۲) مین بالتفصیل بیان کیا گیا هی فقرات (الف) (ب) (د) (ه) (و) (ز) (ح) اور فقرات (ط) و (س) کے نصف آخري حصے ارن اختیارات وضع قواعد کے مطابق هین اور عموماً ارن اختیارات کا اعاده کرتے هین جو موجوده ایکٹ کي دفعه ۱۴ کے ذریعه سے دئے گئے هین - منجمله باقي فقرات کے فقرات (ج) (ط) اور (ع) بل کي دفعات ۷ و ۱۷ و ۱۹ سے بالترتیب منتج هوتے هین - فقره (ي) بل کي دفعه ۱۸ سے منتج هوتا هی - فقرات (ل) و (م) کا تذکره اوپر بل کي دفعه ۳ کے ساتهه کیا جا چکا هی - فقرات (ک) و (ن) نئے هین اور ارس کارروائي کي سهولت کي غرض سے قائم کئے گئے هین جو به تعلق امور متذکره فقرات مذکور کرني چاهیئے

بل کي دفعه ۲۱ کي ضمن (۳) انگلش قانون سے لیگئي هی اور وه ارن حدود کو مقرر کرتي هی جنکے اندر ٹرسٹون کے تسلیم کرنے کا اثر هو سکتا هی اور ساتهه هي ساتهه ٹرسٹ سے منتفع هونے والون کے حقوق کي نگهداشت بهي کرتي هی

شمله
۲۵ اکتوبر سنه ۱۹۱۹ع　　}　　ایچ - ایف - هوارڈ

ایچ - ایم - اسمتهه
قایم مقام سکریٹري گورمنٹ هند

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

مقام لاهور - فروري مهينے کي ۲۰ تاريخ سنه ۱۹۲۰ع - يوم جمعه

چوتها حصه

ترجمه ايکٹ مصدره کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جسکي
نسبت معتشم اليه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صيغهٔ ليجسليٹو

ايکٹ مندرجهٔ ذيل جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاريخ ۷ جنوري
سنه ۱۹۲۰ ع کو جناب معتشم اليه کي پيشگاه سے منظور کيا گيا

نمبر ۱ سنه ۱۹۲۰ ع

Ordinance No. I of 1920.

آرڈننس نمبر ۱ سنه ۱۹۲۰ ع

[کلکته - مورخه ۷ جنوري سنه ۱۹۲۰]

آرڈننس نسبت ممانعت بعض کاربارون کے بغرض تکمیل شرائط معاهده صلح قرار یافته مقام وار سیلیز بتاریخ ۲۸ جون سنه ۱۹۱۹

چونکه ایک ضرورت شدید پیدا هوگئي هی جسکي وجهه سے مناسب معلوم هوتا هی که ایک وقت مناسب کے اندر معاهده صلح قرار یافته مقام وار سیلیز بتاریخ ۲۸ جون سنه ۱۹۱۹ کي شرائط کي تکمیل کرانے کي غرض سے بعض کاربارون کي اوس تاریخ سے ممانعت کردیجائے جس تاریخ کو معاهده مذکور نافذالعمل هو

لهذا حسب اختیار زیر دفعه ۷۲ ایکٹ گورمنٹ آف انڈیا سنه ۱۹۱۵ (۵ و ۶ جلوس جارج پنجم باب ۶۱) نواب گورنر جنرل بهادر آرڈننس ذیل صادر اور جاري فرماتے هین :—

دفعه ۱ — (۱) جائز هی که اِس آرڈننس کا نام آرڈننس معاهده صلح سنه ۱۹۲۰ رکها جائے

مختصر نام - دائرہ نفاذ اور آغاز

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین هوگا جسمین برٹش بلوچستان اور سنتال پرگنے اور ضلع انگول اور ریاستهاے شان اور پرگنه اسپٹي بهي شامل هین - نیز یهه آرڈننس اشخاص ذیل سے بهي تعلق پذیر هوگا — یعني

(الف) هندوستان مین کسي ریاست کے اندر اعلیحضرت ملک معظم کي کل برطانوي اور هندوستاني رعایا سے : اور

(ب) هندوستان مین کسي ریاست کے اندر اعلیحضرت ملک معظم کے کل ملازمین سے خواه وه برطانوي رعایا هون یا نهین - اور

(۳) اِسکا نفاذ اوس تاریخ سے هوگا جس تاریخ کو معاهده مذکور نافذالعمل هوگا

دفعه ۲ — تاوقتیکه مضمون یا سیاق عبارت سے اسکے خلاف نه پایا جائے اِس آرڈننس مین -

تعریفات

(الف) " امین " سے وه افسر مراد هی جسکو دشمنون کي جائداد امانتاً سپرد کیجائے اور جو دشمنون کے ساتهه تجارت کے ایکٹ سنه ۱۹۱۵ (نمبر ۱۴ سنه ۱۹۱۵) کي رو سے مقرر هوا هو

(ب) " قرضهٔ دشمن " سے اوس قسم کا کوئي مالي معاهده مراد هی جسکا ذکر معاهده صلح کي دفعه ۲۹۶ کے پہلے حصه مین کیا گیا هی اور جسکو ضمیمه مین بیان کردیا گیا هی اور اوسمین وه رقم بهي شامل هی جو معاهده صلح کي رو سے اوسیطرح سمجهي جائیگي یا جسکے ساتهه اوسیطرح کا برتاؤ کیا جائیگا جسطرح که قرضهٔ دشمن کے ساتهه هونا چاهیئے

(۲-2)

(ج) " نیشنل " سے به تعلق کسي ریاست کے ماسواے کسی ریاست واقع هندوستان کے اوسی ریاست کي رعایا مراد هی - اور اوسمین کوئي کمپني یا ایسا کار پوریشن بهي شامل هی جو مطابق قانون ریاست مذکور کے اوس ریاست مین قائم کیا گیا هو - اور بصورت کسي ممالک محروسه کے وهان کے باشندے مراد هین - اور "برٹش نیشنل بمقام هندوستان" مین وه لوگ شامل هین جو برٹش نیشنل هون اور هندوستان مین رهتے هون یا کاروبار کرتے هون - اور هندوستان مین کسي ریاست کي کوئي رعایا - اور

(د) " معاهده " سے وه معاهده صلح مراد هی جو ملک جرمني کے ساتهه منجانب اعلی حضرت ملک معظم بمقام وار سیلیز بتاریخ ۲۸ جون سنه ۱۹۱۹ قرار پایا هی اور جسپر دستخط کیا گیا هی مع اون تمام دستاریزات کے جو معاهده نامه مذکور کے ساتهه منسلک هین

دفعه ۳ — (۱) کسي شخص کو لازم نه هوگا که وه کوئي قرضهٔ دشمن ادا یا وصول کرے اور نه کسي شخص کو جسکو اِس قسم کے کسي قرضه سے به حیثیت قرضدار یا قرض دهنده کے تعلق هو کسي ایسے دوسرے شخص سے کوئي خط و کتابت رکهني لازم هي جسکو قرضه مذکور سے به حیثیت قرضدهنده یا قرضدار کے تعلق هو

قرضه دشمن کي ادائي یا وصولي کي ممانعت

(۲) کوئي شخص جو احکام دفعه هذا کي خلاف ورزي کریگا اوسکو قید کي سزا دیجائیگي جسکي میعاد تین سال تک هوسکتي هی یا جرمانه کي سزا یا دونون سزائین دیجائینگي

دفعه ۴ — کسي قرضهٔ دشمن کی وصولي کیلئے کوئي مقدمه یا دیگر قانوني کارروائي کسي عدالت مین نهین هوسکتي

قرضهٔ دشمن کي وصولي کیلئے قانوني کارروائي کي ممانعت

دفعه ۵ — کل جائداد اور حقوق اور تعلقات جو بتاریخ نفاذ معاهده صلح جرمن نیشنل کے هون (ایسي جائداد اور حقوق اور تعلقات نهین جو کسي ایسے عام لائسنس کي رو سے حاصل هوئے هون جسکو اعلي حضرت ملک معظم نے یا معتمد الیه کي طرف سے کسي نے جاري کیا هو) اور وه رقم جو بعد وضع اخراجات اونکے فروخت کرنے سے یا لکوئیڈیشن سے یا کسي دیگر طریقه سے حاصل هو وه بذریعه ایکٹ هذا امور ذیل کي ذمه‌دار کیجاتي هی

دشمن کي جائداد پر ذمه داري کا عائد کیا جانا

(الف) اولاً ادائي اون رقومات کي جو برٹش نیشنل بمقام هندوستان کے دعوون کی نسبت باقي هون به تعلق اونکی جائداد اور حقوق اور تعلقات کے جنمین جرمن علاقون کی ایسي کمپنیان اور جماعتین بهي داخل هین جنمین اونکا تعلق هی - اور وه قرضے جو جرمن نیشنل کے ذمه اونکے باقي هین - اور ادائي کسي معاوضه کي جسکو بعد ازین وه ٹریبیونل دلائے جو مطابق یا به اتباع شرائط معاهده صلح کے قائم کیا جائے یا وه ثالث دلائے جسکو کسي ایسے ٹریبیونل نے مقرر کیا هو - اور ادائی اون دعوون کي جو ایسے افعال سے پیدا هون جو ابتدائی تاریخ ۳۱ جولائي سے اور ۴ اگست سنه ۱۹۱۴ کے قبل جرمن گورملنٹ سے یا جرمن افسرون سے سرزد هوئے هون

(ب) ثانیاً ادائي اون رقومات کي جو برٹش نیشنل بمقام هندوستان کے دعوون کي نسبت باقي هون به تعلق اونکي اون جائداد اور حقوق اور تعلقات کے جو آسٹریا هنگري اور بلغاریه اور ٹرکي کے علاقون مین هون اوس حد تک که جس حد تک وه دعوے کسی اور طریقه سے بے باق نهو گئے هون

(3 - ۳)

(ج) ثالثاً ادائي ان رقومات کي جو کسي برٹش نیشنل کے ذمہ کي نسبت باقي هون اور جو اوس قسم کے هون جنکا تذکرہ فقرات (الف) و (ب) مین کیا گیا هی

مگر شرط یه هی که کوئي خاص جائداد یا حقوق یا تعلقات جنپر اس قسم کي ذمه واري عاید کیجائے وہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے اوس ذمه واري سے کسي وقت بري کردئے جاسکتے هین

دشمن کي جائداد کے لین دین کي ممانعت

دفعه ٦ — (۱) کوئي شخص بغیر رضامندي اوس امین کے جو اوس صوبه کیلئے مقرر کیا گیا هو جہان شخص مذکور رهتا هو یا کاروبار کرتا هو کسي ایسي جائداد یا حق یا تعلق کو جو دفعه ٥ کیوجه سے کسي بات کا ذمه‌وار هوگیا هو منتقل یا علیحده نہین کرسکتا یا اونکي نسبت کوئي دوسري طرح کا معامله نہین کرسکتا

(۲) کوئي شخص جو احکام دفعه هذا کي خلاف ورزي کریگا اوسکو قید کي سزا دیجائیگي جسکي میعاد تین سال تک هوسکتي هی یا جرمانه کي سزا یا دونون سزائین دیجائینگي

اختیار سماعت جرائم زیر ایکٹ هذا

دفعه ۷ — تاوقتیکه لوکل گورمنٹ ایک حکم تحریري کے ذریعه سے کارروائي شروع کرنیکے متعلق اپني رضامندي ظاهر نه کردے کوئي عدالت کسي ایسے جرم کي سماعت نہین کرسکتي جو زیر ایکٹ هذا قابل سزا هو

ضمیمه

[دیکھو دفعه ۲ (ب)]

مدات مفصله ذیل ان مالي معاهدون کي اقسام هین جنکا ذکر معاهده صلح کي دفعه ۲۹٦ کے پہلے حصه مین کیا گیا هی :—

(۱) وہ قرضه جو جنگ کے قبل قابل ادا تھے اور جو اتحادي سلطنتون مین سے کسي ایک کے ایسے نیشنل کو جو سلطنت مذکور کے علاقه مین رهتا تھا کسي مخالف سلطنت کے ایسے نیشنل کو ادا کرنے تھے جو سلطنت مذکور کے علاقه مین رهتا تھا

(۲) وہ قرضه جو در اثناے جنگ کسي ایک اتحادي سلطنت کے ایسے نیشنل کو قابل ادا هوگئے تھے جو سلطنت مذکور کے علاقه مین رهتا هو اور جو قرضے ان لین دین یا معاهدون کیوجهه سے عائد هوئے هون جو کسي مخالف سلطنت کے ایسے نیشنل کے ساتھه کئے گئے هون جو سلطنت مذکور کے علاقه مین رهتا هو اور جنکي پوري یا جزوي تعمیل بوجهه اعلان جنگ رک گئي تھي

(۳) وہ سود جو قبل اور در اثناے جنگ چڑهه گیا هو اور کسي اتحادي سلطنتون مین سے ایک کے کسي نیشنل کو نسبت ایسي کفالتون کے قابل ادا هوگیا هو جنکو ایک مخالف سلطنت نے جاري کیا هو - بشرطیکه ایسي کفالتون پر سود کي ادائي سلطنت مذکور کے نیشنل کو یا غیر جانبدارون کو در اثناے جنگ معطل نه کردیگئي هو

(۴) اصل رقومات جو قبل اور در اثناے جنگ اتحادي سلطنتون مین سے ایک کے کسي نیشنل کو نسبت ایسي کفالتون کے قابل ادا هوگئي هون جنکو مخالف سلطنتون مین سے کسي ایک نے جاري کیا هو - بشرطیکه ایسي اصل رقومات کي ادائي سلطنت مذکور کے نیشنل کو یا غیر جانبدارون کو در اثناے جنگ معطل نه کردي گئي هو

چمسفورڈ
وائسراے و گورنر جنرل

ایچ - ایم - اسمتهه
قایم مقام سکریٹري گورمنٹ هند

ACT No. I OF 1920

ایکٹ نمبر ا سنہ ۱۹۲۰

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۱ فروري سنہ ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ دخاني جہازات سنہ ۱۸۸۴

چونکہ قرین مصلحت هے کہ ایکٹ دخاني جہازات سنہ ۱۸۸۴ (ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۴) مین مزید ترمیم کیجاے - لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعہ ۱ — جایز هے کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم کنندہ دخاني جہازات سنہ ۱۹۲۰ رکھا جاے -

منسوخي دفعہ ۶ ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۴

دفعہ ۲ — ایکٹ دخاني جہازات سنہ ۱۸۸۴ کي دفعہ ۶ منسوخ کیجاتي هی

ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۴ مین جدید دفعہ ۱۴ کا ادخال

دفعہ ۳ — ایکٹ دخاني جہازات سنہ ۱۸۸۴ کي دفعہ ۱۳ کے بعد ذیل کي دفعہ اضافہ کیجایگي :—

خلاف حکم مسافر لیجانیکي سزا

"دفعہ ۱۴ — اگر کوي دخاني جہاز کسي سفر پر دفعہ ۴ کي خلاف ورزي مین مسافر لیجایگا یا لیجانیکا قصد کریگا - یا اگر اوسمین یا اوسکے کسي حصہ مین اتنے مسافر چڑھاے گئے هون جنکي تعداد سروے کي سرتیفکٹ مین درج شدہ تعداد سے زیادہ هو جو سرویر نے اپني راے کے مطابق مقرر کردي هو کہ جہاز مذکور یا اوسکا کوي حصہ فلان سفر کے لئے فلان تعداد مسافرون کي لیجانیکے قابل هی تو مالک اور کپتان دونون پر جرمانہ کیا جایگا جسکي مقدار ایك هزار روپیہ تک هوسکتي هی اور ایك مزید جرمانہ بھي ' جسکي مقدار بیس روپیہ تك هوسکتي هی '، هر ایک ایسے مسافر کي بابت کیا جایگا جو تعداد مقررہ سے زیادہ هو - یا اگر کسي مسافر کا کرایہ جہاز بیس روپیہ سے زیادہ هو تو کل اون مسافرونکے کرایہ کي رقم سے ' جو تعداد مقررہ سے زیادہ هون ' دوگني رقم تك جرمانہ کیا جایگا - رقم مذکور کا حساب اوس زیادہ ترین کرایہ کي شرح پر کیا جایگا جو جہاز کے کسي مسافر کو اوس سفر کي بابت دینا واجب هو - اور اگر کسي ایسے جہاز کا ' جو دفعہ ۴ کي خلاف ورزي مین مسافر لیجاے یا لیجانیکا قصد کرے ' کپتان یا کوي اور افسر لیسنس یافتہ پائلٹ هو تو لوکل گورمنٹ اوسکے لیسنس کو ' جتنے عرصہ کیواسطے چاهے معطل یا منسوخ کرسکتي هی "

ایچ - ایم - اسمتھ
قایم مقام سکریٹري گورمنٹ هند

SGPI-23-261LD-18-3-20-510

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

مقام لاهور - مارچ مهينے كي ۲۶ تاريخ سنه ۱۹۲۰ع - يوم جمعه

چوتها حصه

ترجمه ايكٹ مصدره كونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جسكي
نسبت محتشم اليه كي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صيغهٔ ليجسليٹو

ايكٹ مندرجهٔ ذيل جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس كونسل جو بتاريخ ۱۱ فروري سنه ۱۹۲۰ ع كو جناب محتشم اليه كي پيشگاه سے منظور كيا گيا

نمبر ۱ سنه ۱۹۲۰ ع

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۷] لاہور—۱۳ فروری (مجریہ ۲۰ فروری) سنہ ۱۹۲۰ع—یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اُس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	نقشہ نہیں آیا																		
	ہانسی ...	۱۴۵۷۶																			
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰																			
	سرسہ ...	۱۴۶۲۹																			
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۵	۱۰	۱۹	۱۲	۷	۳	...	...	...	۵	۱	۳	...	۲	۳	۱	۳	۵۰	۱۹
	[illegible] ...	[illegible]	۳	۵	۹	۴	۳	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	۲	۲	...	۲	۳۳	۲۰

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری یکم مارچ سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش – مرد	پیدائش – عورتیں	پیدائش – کل	اموات – کل	اموات – مرد	اموات – عورتیں	باعث موت – هیضه	باعث موت – چیچک	باعث موت – طاعون	باعث موت – بخار	باعث موت – اسهال و پیچش	باعث موت – امراض متعلقه تنفس	باعث موت – ضربات	باعث موت – تمام دیگر وجوهات	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے – کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
رهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۲	۴	۶	۳	۱	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	...	...	۲۶
گوڑگانوه ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۱۳	۲۳	۱۳	۹	۴	...	...	...	۳	...	۳	...	۷	۲	...	۲	۵۰
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۱۰	۱۹	۱۰	۳	۷	...	...	...	۴	...	...	...	۶	۱	۳	۴	۴۷
	کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۸	۴	۱۲	۵	۱	۴	...	...	...	...	...	۱	...	۴	۱	۳	۴	۴۹
	پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۷	۹	۲۶	۲۰	۱۳	۷	...	...	...	۵	۱	۲	...	۱۲	۵	...	۵	۵۲
	شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۸	۲	۱۰	۴	۳	۱	...	...	...	۱	...	۳	...	۱	۱	...	۱	۴۸
انباله ...	انباله ...	۳۳۴۹۳	۷	۵	۱۲	۹	۴	۵	...	...	...	۴	...	۳	...	۲	...	۳	۳	۲۶
	جگادهری ...	۱۴۰۳۵	۴	۱	۵	۱۱	۶	۵	...	...	...	۵	۱	۳	...	۲	۱	...	۱	۲۲
هوشیارپور	هوشیارپور	۱۹۹۸۰	۳	۵	۸	۵	۲	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	...	۱	...	۱	۲۳
جالندهر ...	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۲۷	۳۳	۶۰	۳۸	۲۲	۱۶	...	...	...	۱۲	۴	۱۶	۱	۵	۴	۸	۱۲	۵۶
لودهیانه	لودهیانه ...	۴۴۵۱۲	۲۵	۱۶	۴۱	۲۰	۱۱	۹	...	...	...	۱۲	۲	۴	...	۵	۲	۴	۹	۵۰
	جگراؤں ...	۱۵۰۴۹	۱۴	۸	۲۲	۱۲	۶	۶	...	...	...	۳	...	۴	...	۵	۲	۲	۴	۷۷
فیروزپور	فیروزپور	۲۴۹۷۸	۱۴	۱۲	۲۶	۱۰	۶	۴	...	...	...	۲	...	۴	...	۴	۱	۱	۲	۵۵
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۹	۸	۱۷	۵	۱	۴	...	...	...	...	۱	۳	...	۱	۱	۱	۲	۸۱
لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۶	۹۶	۱۸۲	۱۵۱	۸۸	۶۳	...	...	...	۶۷	۱۵	۵۱	۲	۱۶	۲۵	۱۳	۳۸	۴۵
	قصور ...	۲۴۷۸۴	۱۶	۱۳	۲۹	۱۳	۹	۴	...	...	...	۶	۱	۱	...	۵	۱	۱	۲	۶۱
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۴۹	۵۱	۶۳	۱۱۴	۸۳	۴۹	۳۴	...	...	...	۳۵	۲	۳۰	۱	۱۳	۱۰	۴	۱۴	۳۹
گورداسپور	بٹاله ...	۲۶۴۳۰	۱۵	۱۱	۲۶	۱۰	۷	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	۵	۲	...	۲	۵۲
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۶	۲۷	۵۳	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۲	۲	۷	...	۷	۵	۳	۸	۵۷
گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۹۳۷	۷	۹	۱۶	۳۱	۱۵	۱۶	...	...	...	۱۷	...	۸	...	۶	۶	۱	۷	۲۹
	وزیرآباد ...	۱۷۹۴۶	۷	۵	۱۲	۴	۳	۱	...	...	...	۴	...	...	...	...	...	...	...	۳۶
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۴	۷	۱۴	۲۱	۱۱	۶	۵	...	...	...	۴	...	۵	...	۲	۱	...	۱	۵۹
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۴	۶	۴	۲	۲	...	۱	...	۱	...	۲	...	...	...	...	...	۲۷
شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۸	۴	۱۲	۸	۶	۲	...	...	...	۳	...	۲	...	۳	۵	...	۵	۵۸
	خوشاب	۱۰۱۵۱	۳	۲	۵	۷	۶	۱	...	۱	...	۲	...	۱	...	۲	...	...	...	۲۶
جهلم ...	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۲	۷	۵	۳	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	۱	...	۱	۲۹
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	۲	۵	۹	۶	۳	...	...	...	۶	...	۱	...	۲	۱	...	۱	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	
۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۳	۲۰	۴۳	۳۱	۹	۱۲	...	...	۲	۶	۱	۱۲	۳	۷	۶	۲	۸	۳۸	۳۵
۳	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۷	۱۰	۶	۴	۲	...	...	...	۱	...	۳	...	۲	...	۱	۱	۲۶	۱۹
۳	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۴	۱۵	۲۹	۱۶	۶	۱۰	...	...	...	۷	۲	۱	۱	۵	۳	۳	۶	۵۸	۳۲
۳	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۱	۶	۱۷	۸	۴	۴	...	...	...	۲	...	۲	...	۴	۲	۱	۳	۶۲	۲۹
۳	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۳	۲۵	۵۸	۶۶	۲۹	۳۷	...	...	۱۸	۲۸	۱	۹	...	۱۰	۳	۶	۱۰	۳۵	۳۰
	میزان کل ...		۱۱۱۹۰۳۸	۳۹۰	۳۷۷	۹۶۷	۶۶۶	۳۷۰	۲۹۶	...	۲	۴۲	۲۵۸	۳۵	۱۹۳	۸	۱۳۹	۹۸	۹۱	۱۵۹	۳۵	۳۱
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...		۱۸۹۳۴	...	۱	۱	۱۳	۱۲	۱	...	۱	...	۱۱	...	۱	...	...	...	...	...	۳	۳۶
	دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	۱	۴	۵	۳	...	...	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	...	...	۱۰۲	۹۱
	ڈلہوزی ...		۹۳۸	...	۱	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۰	...
	مری ...		۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء میں ۳۴ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۶۷ پیدائش (۳۹۰ لڑکے ا ۳۷۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ کے اور ۶۶۶ اموات (۳۷۰ مرد اور ۲۹۶ عور درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۱ کے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:— لاہور میں ۳۸ بمقابلہ ۳۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ امرتسر میں ۲۹ بمقابلہ کے اور ملتان میں ۳۰ بمقابلہ ۳۰ کے۔

۱۸ — اسامیات طاہری سے ملتان میں واقع ہوں — اور ۲ راولپنڈی میں — ۲ — اسامیات چانچک سے واقع ہوں جو اس سے جہلم پور اور خوشاب ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۴ فروری سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط — ڈی — سی جیفونکس سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ بحکم پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۱۳

گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۱] لاہور — ۱۲ مارچ (مجریہ ۱۹ مارچ) سنہ ۱۹۱۹ع - یوم جمعہ [جلد ۴۸

چوتھا حصہ

مسودات جو کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش ہوئے و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل میں پیش ہوئیں اور مسودہ جو زیر قاعدہ ۲۳ شائع ہوئے۔

گورنمنٹ ہند

صیغہ وضع آئین و قوانین

مسودہ ماحصہ ذیل کونسل واضع آئین و قوانین میں ۱۸ فروری سنہ ۱۹۲۰ع کو پیش ہوئے —

نمبر ۶ — مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع

مسودہ قانون بمراد اس امر کے کہ کچھی میمن قوم کو شرع محمدی کے تابع قرار دیا جائے۔

ہرگاہ احاطہ بمبئی اور دیگر مقامات میں ایک قوم آباد ہے جسکو کچھی میمن کہتے ہیں اور ہرگاہ اوس قانون کے متعلق وقتاً فوقتاً سوالات پیدا ہوئے ہیں جسکے قوم مذکور کے افراد وراثت و ترکہ کے معاملہ میں تابع ہوں۔

اور ہرگاہ قوم کچھی میمن کے افراد کا یہ خیال ہے کہ وہ وراثت و ترکہ کے معاملہ میں فقہ حنفیہ کے تابع ہیں یا اونکی خواہش ہے کہ اونکو ان معاملات میں فقہ حنفیہ کے تابع قرار دیا جائے۔

اور ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ وراثت و ترکہ کے معاملہ میں قوم مذکور کے افراد پر قانون مذکور کے اطلاق کے مسئلہ کو حد تنازعہ سے باہر کردیا جائے۔ لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں۔

دفعہ ۱ — جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو کچھی میمن

۴۹۵۳ — پی جی پی

مختصر نام-

قوم کے ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ء کے نام سے موسوم کیا جائے-

قانون شرع محمدی کچھی میمن قوم پر قابل اطلاق ہے-

دفعہ ۲- بذریعہ تحریر ہذا قرار دیا جاتا ہے کہ قوم کچھی میمن جو احاطہ بمبئی و دیگر مقامات میں سکونت پذیر ہے فقہ حنفیہ کے تابع ہیں اور اسکے برخلاف کسی رواج کی موجودگی کے باوجود قانون مذکور وراثت و ترکہ کے جملہ معاملات میں برٹش ہند کے ہر ایک حصہ میں قوم کچھی میمن اور اوسکی جائداد پر اوسی حد تک اطلاق پذیر ہوگا جس حد تک کہ وہ اوس حصہ میں دیگر مسلمانوں پر عاید ہوتا ہے-

بیان اغراض و وجوہات

قوم کچھی میمن کا یہہ دعوے ہے کہ وہ اون مسلمانوں کی اولاد ہیں جو ساحل عمان سے نقل مکان کرکے کچھ میں آباد ہوئے تھے- اس تاریخی واقعہ کے سوائے کہ وہ ابتدا میں ہندو تھے اور کہ اونکو چار یا پانچ سو سال پہلے مسلمان کیا گیا تھا وہ اس وقت پورے و پکے مسلمان ہیں- سر ارسکن پیری صاحب نے سنہ ۱۸۴۷ء میں ایک مقدمہ موسومہ اقوام خوجا و میمن کا فیصلہ کیا تھا اوس کے بعد کئی ایک مواقع پر عدالتوں میں یہہ قرار دیا جاچکا ہے کہ بعض مراتب خصوصی میں وہ بدستور شرع محمدی کی بجائے ہندو رواجات کے پابند ہیں- قوم کچھی میمن کو ایسے فیصلوں سے ہمیشہ رنج ہوا ہے اور اونکا خیال ہے کہ عدالتوں کا قائم کردہ یہہ اصول قانوناً و رواجاً درست نہیں ہے

قوم کچھی میمن کی اس شکایت کو محسوس کرکے مسٹر جسٹس امیر علی نے سنہ ۱۸۸۵ء کے اختتام کے قریب ایک مسودہ پیش کیا تھا- مسودہ مذکور کا مقصد یہہ تھا کہ قوم کچھی میمن کے افراد کو اس بات کی اجازت دیجائے کہ وہ اپنے آپکو شرع محمدی کے تابع قرار دے سکیں-

مسودہ مذکور میں یہہ حکم وضع کیا گیا تھا کہ اس قسم کا اعلان ایک مجوزہ فارم (نمونہ) میں ہوا کرے- مسودہ کے احکام کے متعلق خاص اختلاف رائے کی وجہ سے اوسکے متعلق مزید کارروائی نہیں کیگئی تھی-

سنہ ۱۸۹۶ء میں ایک اور مسودہ امپیریل کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش کیا گیا- مسودہ مذکور عملی طور پر اونہی اصولوں پر مرتب کیا گیا تھا جن اصولوں پر سنہ ۱۸۸۵ء کا مسودہ مدون کیا گیا تھا گورنمنٹ ہند کی پھر بھی یہی رائے رہی کہ کسی ایسے قانون کو منظور کرنا اوسوقت تک مناسب نہیں ہوگا جب تک کہ یہہ تحقیق نہ ہو جائے کہ وہ من حیث القوم فرقہ کچھی میمن کی خواہشات کے مطابق ہے-

چنانچہ مسودہ مذکور ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا گیا- جسنے اوسکے متعلق رپورٹ پیش کی اور اوس معاملہ کو وہیں چھوڑ دیا گیا- چونکہ مسودہ مذکور کے متعلق دو سال تک کوئی تحریک نہیں کیگئی اسواسطے اوسکو قانون سازی کے قواعد کے قاعدہ ۴۳ کے مطابق صاحب میر مجلس کے حکم سے ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو فہرست کارروائی کونسل سے خارج کر دیا گیا-

اوس طریق سے جس میں قوم کچھی میمن کے افراد اپنے قومی دائرہ کے اندر اس مسئلہ کے متعلق جد و جہد کر رہے ہیں یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جملہ مراتب خصوصی میں فقہ حنفیہ کے پابند ہونے پر متفق ہیں-

مقام دہلی
۹ فروری سنہ ۱۹۲۰ء

دستخط—ابراہیم ہارون جعفر
زاید ممبر-

گورنمنٹ ہند

صیغہ وضع آئین و قوانین

مسودہ بمراد قرار دینے اس امر کے قوم کچھی میمن کے افراد شرع محمدی کے تابع ہیں بمعہ ملفوفہ معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے مسودہ ہذا کے پیش کرنے کے متعلق منظوری مطلوبہ بروئے ضمن (ب) دفعہ ۶۷ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ء عطا کر دی ہے-

دستخط—اے-پی مڈیمن
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین ہند-
(آنریبل مسٹر ا ی- ہارون جعفر)-

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

مقام لاهور - اپریل مهینے کي ۲ تاریخ سنه ۱۹۲۰ع - یوم جمعه

چوتھا حصه

ترجمه ایکٹهاے مصدره کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جسکي نسبت محتشم الیه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صیغهٔ لیجسلیٹو.

ایکٹهاے مندرجهٔ ذیل جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۱۱ فروري اور ۲۵ فروري سنه ۱۹۲۰ ع کو جناب محتشم الیه کي پیشگاه سے منظور کئے گئے

نمبر ۲ سنه ۱۹۲۰ ع

AOT No. II OF 1920.

ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۲۰ ع

جاری فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۱ فروری سنہ ۱۹۲۰ ع منظور فرمایا)

ایکٹ برائے ترمیم مزید ایکٹ افواج ہند سنہ ۱۹۱۱

چونکہ قرین مصلحت ھی کہ ایکٹ افواج ہند سنہ ۱۹۱۱ (نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۱) مین مزید ترمیم کیجاے - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین :—

مختصر نام

دفعہ ۱ — جائز ھی کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم افواج ہند سنہ ۱۹۲۰ رکھا جاے

ترمیم دفعہ ۱۱۶ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۱

دفعہ ۲ — ایکٹ افواج ہند سنہ ۱۹۱۱ (نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۱) کی دفعہ ۱۱۶ مین بعد الفاظ "جو پاگل ہو جاوین" کے عبارت ذیل اضافہ کیجائیگی - یعنی :—

" یا جنگ لڑائی کے وقت بذریعہ رپورٹ سرکاری لا پتہ ہونا بیان کیا جاے -

مگر شرط یہہ ھی کہ بصورت اوس شخص کے جسکے اسطرح لا پتہ ہونے کی رپورٹ کی جاے کوی کارروای زیر ضمن (۲) لغایت (۵) دفعہ مذکور نہین کیجائیگی تاوقتیکہ رپورٹ مذکور کی تاریخ سے ایک سال نہ گذر جاے "

ACT No. VI OF 1920.

ایکٹ نمبر ٦ سنه ۱۹۲۰ع

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۵ فروري سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ دریاي اسٹیمر سنه ۱۹۱۷

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ دریاي اسٹیمر سنه ۱۹۱۷ (نمبر ۱ سنه ۱۹۱۷) کي ترمیم کیجاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هیں :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم دریاي اسٹیمر سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

ایکٹ نمبر ۱ سنه ۱۹۱۷ میں دفعه جدید ۲۲ (الف) کا اضافه

دفعه ۲ — ایکٹ دریاي اسٹیمر سنه ۱۹۱۷ (نمبر ۱ سنه ۱۹۱۷) (جسکو دفعات ما بعد میں ایکٹ مذکور کها جائیگا) کي دفعه ۲۲ کے بعد دفعه ذیل اضافه کیجائیگي - یعني :—

لائیسنس

" دفعه ۲۲ (الف) — (۱) لوکل گورمنٹ کو اختیار هی که اگر مناسب سمجهے تو -

(الف) اوس شخص کو جسکے پاس دوسرے درجه کا کپتان کا سرٹیفکٹ دفعه ۲۱ یا دفعه ۲۲ کے بموجب موجود هو اور جسنے سرٹیفکٹ مذکور کي بنا پر کسی ایسے دریاي اسٹیمر پر به حیثیت کپتان کے کم سے کم پانچ برس تک ملازمت کي هو جسکا انجن ۴۰ گهوڑون کی قوت یا اس سے زیاده قوت رکهتا هو - یا

(ب) اوس شخص کو جسکے پاس اول درجه کا انجن ڈرایور کا سرٹیفکٹ دفعه ۲۱ یا دفعه ۲۲ کے بموجب یا انجن ڈرایور کا سرٹیفکٹ حسب ایکٹ دخاني جهازات سنه ۱۸۸۴ (نمبر ۷ سنه ۱۸۸۴) موجود هو اور جسنے سرٹیفکٹ مذکور کي بنا پر کسي ایسے دریاي اسٹیمر پر به حیثیت انجن ڈرایور کے پانچ برس تک ملازمت کي هو جسکا انجن کم سے کم ۷۰ گهوڑون کي قوت رکهتا هو - اور جو اس پانچ برس کی مدت میں سے کم سے کم ڈهاي برس تک اسٹیمر مذکور کا بموجب دفعه ۲٦ کے انجن ڈرایور رها هو

ایک لائیسنس بدین اختیار دیسکتي هی که شخص مذکور به حیثیت کپتان یا انجنیر کے جیسي صورت هو کسي ایسے دریاي اسٹیمر پر کام کرسکتا هی جسکا انجن ۱۷۰ گهوڑون کي قوت رکهتا هو یا اسقدر کم گهوڑون کي قوت رکهتا هو جو که گورمنٹ مذکور کو مناسب معلوم هو

(۲) اسطرح کا کوي لائسنس صرف اوسوقت تک نافذالعمل رهیگا جسوقت تک که لائسنس دار کے پاس کپتان کا یا انجن ڈرایور کا سرٹیفکٹ جیسی صورت هو موجود هو اور وه اوسکے نام سے هو- سرٹیفکٹ مذکور اوس قسم کا هونا چاهیئے جیسا که ضمن (۱) میں بیان کیا گیا هی

مگر شرط یهه هی که لوکل گورمنٹ کو اختیار هی که اگر مناسب سمجهے تو اسطرح کے کسي لائسنس کي شرائط کو معطل یا منسوخ یا تبدیل کرسکتي هی "

ترمیم دفعه ۲۳

دفعه ۳ — ایکٹ مذکور کی دفعه ۲۳ میں بعد لفظ " لیاقت " کے الفاظ " اور جو لائیسنس " اضافه کئے جائینگے - اور بعد الفاظ " جسکے نام کا وه " الفاظ " سرٹیفکٹ یا

(۲ - 2)

دفعه ۴ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۲۴ مین بعد لفظ " سرٹیفکٹ " کے جہان جہان وہ واقع هو الفاظ " یا لائیسنس " اضافه کئے جائینگے

ترمیم دفعه ۲۴

دفعه ۵ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۲۵ مین ترمیمات ذیل هونگي :—

ترمیم دفعه ۲۵

(۱) بجاے لفظ " اسي (۸۰) " کے الفاظ " ایک سو (۱۰۰) " قائم کئے جالیدگے

(۲) فقره (الف) مین بعد الفاظ " مرچنٹ شپنگ ایکٹ سنه ۱۸۹۴ (۵۷ و ۵۸ وکٹوریا باب ۶۰) " کے الفاظ ذیل اضافه کئے جالینگے - یعني :—

" یا کپتان کا لائیسنس زیر دفعه ۲۲ (الف) جو اس طرح کے اسٹیمر اور سفر سے متعلق هو سکے "

(۳) فقره (ب) کے آخر مین الفاظ ذیل اضافه هونگے - یعني:—

" یا انجن ڈرایور کا لائیسنس زیر دفعه ۲۲ (الف) جو اسطرح کے اسٹیمر اور سفر سے متعلق هو سکے "

دفعه ۶ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۲۶ مین بجاے لفظ " تیس (۳۰) " کے لفظ " چالیس (۴۰) " اور بجاے لفظ " اسي (۸۰) " کے الفاظ " ایک سو (۱۰۰) " قائم کئے جائینگے

ترمیم دفعه ۲۶

دفعه ۷ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۲۷ مین بجاے لفظ " تیس (۳۰) " کے لفظ " چالیس (۴۰) " قائم کیا جالیگا

ترمیم دفعه ۲۷

دفعه ۸ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۳۰ کے بعد دفعه ذیل اضافه کیجالیگي - یعني :—

اضافه دفعه جدید ۳۰ (الف)

" دفعه ۳۰ (الف) — لوکل گورمنٹ کو اختیار هی که لائیسنس زیر دفعه ۲۲ (الف) حاصل کرنے کے متعلق بهي قواعد بناسکتي هی - اور قواعد مذکور خاصکر امور ذیل کے متعلق هونگے -

قواعد دربارہ لائیسنس

(الف) کسقدر فیس (اگر کچهه مقرر هو) ایسے لائیسنسون کے واسطے دیني هوگي - اور

(ب) کسطرح کے فارم پر ایسے لائیسنس تحریر کئے جائینگے اور کون سے حکام کس طریقه سے اونکي نقلین زیر دفعه ۲۳ دفتر مین رکهینگے "

دفعه ۹ — (۱) ایکٹ مذکور کي دفعه ۳۱ مین بعد لفظ " سرٹیفکٹ " کے الفاظ " اور لائیسنس " اضافه کیئے جاینگے

ترمیم دفعه ۳۱

(۲) دفعه مذکور کے فقره (۲) مین بعد لفظ " ملازمت " کے الفاظ " اور لائیسنس " اضافه هونگے

(۳) دفعه مذکور کي شرطون مین بعد لفظ " سرٹیفکٹ " کے جہان جہان وہ واقع هو الفاظ " یا لائیسنس " اضافه کئے جائینگے

دفعه ۱۰ — (۱) ایکٹ مذکور کی دفعه ۵۹ کے فقره (الف) مین بعد الفاظ " سارنگ کا سرٹیفکٹ " الفاظ " یا کپتان یا انجن ڈرایور کا لائیسنس " اضافه کئے جالیدنگے

ترمیم دفعه ۵۹

(۲) دفعه مذکور کے فقره (ب) مین بعد لفظ " سرٹیفکٹ " کے جہان جہان وہ واقع هو الفاظ " یا لائیسنس " اضافه کئے جالینگے

SGP123-275LD-25-3-20-510.

ACT No. VII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۷ سنه ۱۹۲۰ع

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۵ فروري سنه ۱۹۲۰ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ محصول پرمٹ هند سنه ۱۸۹۴

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ محصول پرمٹ هند سنه ۱۸۹۴ (نمبر ۸ سنه ۱۸۹۴) کي مزید ترمیم کیجائے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :-

دفعه ۱ — جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم محصول پرمٹ هند سنه ۱۹۲۰ رکها جائے -   مختصر نام

دفعه ۲ — ایکٹ محصول پرمٹ هند سنه ۱۸۹۴ (نمبر ۸ سنه ۱۸۹۴) کے ضمیمه دوم مین بصورت موجوده بعد ترمیمات ما بعد کے بجاے مد ۴۵ کے مد ذیل قائم کیجائیگي - یعني :-   ترمیم ضمیمه دوم ایکٹ نمبر ۸ سنه ۱۸۹۴ع

۴۵	برعایت معافي مندرجه نمبر ۱۰			یا ۲۰ فیصدي حسب مالیت یعني ان دونون مین جو رقم زیاده هو (items ۱–۸)
	(۱) اسلحه سواے پستولون کے جنمین گیس کي بندوقین هوائي بندوقین اور ریفلین داخل هین	في عدد	۱۵ روپیه	
	(۲) بندوقون کي نالین اکهري یا دوهري	”	۱۵ روپیه	
	(۳) پستولین جنمین اٹو میٹک پستولین اور ریوالورین داخل هین . .	”	۱۵ روپیه	
	(۴) پستولون کي نالین اکهري یا دوهري	”	۱۵ روپیه	
	(۵) مین اسپرنگ اور میگزین اسپرنگ اسلحه کے واسطے جنمین گیس کي بندوقین اور ریفلین داخل هین	”	۵ روپیه	
	(۶) گن اسٹاک اور بریچ بلاک	”	۳ روپیه	
	(۷) ریوالور سلنڈر هر هر کارتوس کیلئے	”	۲ روپیه	
	(۸) ایکشن بریچ بولٹ اور اونکي ٹرپیدان - کا کنگ پیس اور لاک (مزل لوڈنگ اسلحه کیلئے)	”	۱ روپیه	
	(۹) کارتوس بنانے بهرنے یا بند کرنے کي کلین	حسب مالیت	۲۰ فیصدي	
	(۱۰) کارتوس کي ٹوپیان بنانیکي کلین	ایضاً	۲۰ فیصدي	

SGP123-270LD-25-3-20-510.

ACT No. IX OF 1920.

ایکٹ نمبر ۹ سنه ۱۹۲۰ع

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۵ فروري سنه ۱۹۲۰ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید قانون متعلق بدکنار و زهرباد اسپان

چونکه قرین مصلحت هی که قانون متعلق بدکنار و زهرباد اسپان کی مزید ترمیم کیجائے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم بدکنار و زهرباد اسپان سنه ۱۹۲۰ رکها جائے

ایکٹ نمبر ۱۳ سنه ۱۸۹۹ کا تعلق اونٹوں سے

دفعه ۲ — ایکٹ بدکنار و زهرباد اسپان سنه ۱۸۹۹ (نمبر ۱۳ سنه ۱۸۹۹) کي دفعه ۲ (۲) مین لفظ " گدهون " کے قبل لفظ " اونٹون " اضافه کیا جائیگا

دفعه جدید بجاے دفعه ۳

دفعه ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۳ کے عوض دفعه ذیل قائم کیجائیگي - یعني :—

اس ایکٹ کا تعلق خاص رقبات سے

" دفعه ۳ — (۱) لوکل گورمنٹ کو اختیار هی که مقامي سرکاري گزٹ مین اشتهار دیکر اس ایکٹ کو یا اسکي کسي دفعه کو کسي رقبه مین جسکي تصریح اشتهار مین هوگي اپنے صوبه کے اندر نافذ کرسکتي هی

(۲) لوکل گورمنٹ کو اختیار هی که اسطرح کے کسی اشتهار مین یه مزید هدایت کرسکتي هی که یه ایکٹ یا اسکي کوئي دفعه جو اسطرح نافذ کیجائیگي وه حسب ذیل متعلق هوگي —

(الف) کل یا کسي بیماري سے جسکا ذکر یا جسکي تصریح اشتهار زیر دفعه ۲ (۱) مین هو

(ب) کل جانورون سے یا جانورون کي کسي قسم سے جنکا ذکر دفعه ۲ (۲) مین کیا گیا هی " -

ایچ - ایم - اسمتهه
قایم مقام سکریٹري گورمنٹ هند

گورنمنٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

مقام لاہور - اپریل مہینے کی ۱۶ تاریخ سنہ ۱۹۲۰ع - یوم جمعہ

چوتھا حصہ

ترجمہ مسودہ ایکٹ جو جناب معتشم الیہ کی کونسل واضع
آئین و قوانین مین درپیش یا مطابق
قاعدہ ۲۳ - مشتہر کیا گیا

گورمنٹ ہند

صیغۂ لیجسلیٹو

مسودہ مندرجۂ ذیل جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی کونسل واضع آئین
و قوانین مین بتاریخ ۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع کو درپیش ہوا

نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۲۰ ع

بل

براے ترمیم مزید ایکٹ متعلق جذامیان سنہ ۱۸۹۸

چونکہ قرین مصلحت ہی کہ ایکٹ متعلق جذامیان سنہ ۱۸۹۸ (نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۸) مین مزید ترمیم کیجاۓ - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین :—

دفعہ ۱ — جائز ہی کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم جذامیان سنہ ۱۹۲۰ رکہا جاۓ [مختصر نام]

دفعہ ۲ — ایکٹ متعلق جذامیان سنہ ۱۸۹۸ (نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۸) (جو بعد ازین ایکٹ مذکور کہا جائیگا) کي دفعہ ۱ (۴) سے الفاظ " اور یہہ بہي اختیار ہوگا کہ کسي ایسے اشتہار کو اوسي طرح پر ترمیم یا مسترد کرے " حذف کئے جائینگے [ترمیم دفعہ ۱ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۸]

دفعہ ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ۲ (۱) سے الفاظ " جسکے جسم مین قرحہ کا عمل شروع ہوگیا ہو" حذف کئے جائینگے [ترمیم دفعہ ۲]

دفعہ ۴ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ۳ کے عوض دفعہ ذیل قائم ہوگي - یعني :— [دفعہ جدید بجاے دفعہ ۳]

" **دفعہ ۳** — لوکل گورمنٹ کو اختیار ہی کہ بذریعہ اشتہار گزٹ سرکاري کے کسي مقام کو جذامیون کا پناہ گاہ مقرر کرے اگر اوسکي تشفي ہو جاۓ کہ اوس مقام مین جذامیون کے رہنے اور علاج کا کافي انتظام کیا گیا ہی یا کیا جائیگا - اور یہہ بہي اختیار ہی کہ اوسي قسم کے اشتہار کے ذریعہ سے اون رقبات مقامي کي تصریح کرے جہان سے جذامي لوگ ایسي پناہ گاہ مین بہیجے جا سکینگے " [لوکل گورمنٹ کي طرف سے جذامیون کي پناہ گاہون کا تقرر]

دفعہ ۵ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ۶ مین ترمیمات ذیل کیجائینگي - یعني :— [ترمیم دفعہ ۶]

(الف) ضمن (۱) مین الفاظ " ہر عہدہ دار پولیس کو " کے بعد الفاظ " یا کسي اور شخص کو جسکو لوکل گورمنٹ نے ایک حکم تحریري کے ذریعہ سے اس بارہ مین خاص طور پر اختیار دیا ہو" اضافہ کئے جائینگے - اور

(ب) ضمن (۲) مین الفاظ " ایسے عہدہ دار پولیس" کے بعد الفاظ " یا اور شخص" اضافہ کئے جائینگے

دفعہ ۶ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۲ مین بجاے عبارت " اوسکو ہر عہدہ دار پولیس بلا وارنٹ گرفتار کرسکتا ہی " کے عبارت " اوسکو ہر عہدہ دار پولیس یا کوئي اور شخص جسکو لوکل گورمنٹ نے ایک حکم تحریري کے ذریعہ سے اس بارہ مین خاص طور پر اختیار دیا ہو بلا وارنٹ گرفتار کرسکتا ہی" قائم ہوگي [ترمیم دفعہ ۱۲]

بیان اغراض و مقاصد

گورمنٹ ہند کي توجہ اس ضرورت کي طرف رجوع کي گئي ہی کہ ہندوستان مین جذام کے پہیلنے کو روکنے کیلئے کافي تر تدابیر عمل مین لائي جائین - خصوصاً یہہ بات دکہلائي گئي ہی کہ جدید ترین ڈاکٹري راے کے متعلق جذام اپني ہرصورت مین ایک مرض متعدي ہی نہ کہ صرف اوسي حالت مین جب کہ جسم مین قرحہ کا عمل شروع ہوجاۓ - نیز یہہ کہ ایکٹ متعلق جذامیان کي دفعہ ۲ (۱) مین لفظ جذامي کي موجودہ تعریف کي وجہ سے ایکٹ مذکور کا نفاذ بہت ہي محدود ہوگیا ہی - اسلئے یہہ تجویز پیش کیجاتي ہی کہ تعریف مذکور کو وسیع کردیا جاۓ تا کہ اوسمین وہ لوگ بہي شامل ہوجائین جو جذام مین مبتلا ہون خواہ مرض کسي حالت مین ہو - ایکٹ مذکور کي چند خفیف ترمیمات بہي تجویز کیجاتي ہین تا کہ علیحدگي کے ساتھہ علاج بہي ہوا کرے - اور نیز ایکٹ مذکور کے عملدرآمد کو آسان کرنے کي غرض سے کوئي شخص مقررہ لوکل گورمنٹ اون اختیارات کو عمل مین لاسکیگا جو فی الحال صرف عہدہ داران پولیس کو حاصل ہین

مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰

ڈبلیو - ایچ - ونسنٹ

ایچ - ایم - اسمتھہ
قایم مقام سکریٹري گورمنٹ ہند

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورمنٹ کے حکم سے جاري ہوا

مقام لاہور - مئی مہینے کي ۱۴ تاریخ سنہ ۱۹۲۰ع - یوم جمعہ

چوتھا حصہ

ترجمہ ایکٹہاے مصدرہ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بہادر جنکي نسبت محتشم الیہ کي منظوري حاصل ہوئي

گورمنٹ ہند

صیغۂ لیجسلیٹو

ایکٹہاے مندرجۂ ذیل جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۲۵ فروري اور ۱۱ و ۲۰ و ۲۲ و ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع کو محتشم الیہ کي پیشگاہ سے منظور کئے گئے اور اس تحریر کي رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتہر کیے گئے

نمبر ۴ سنہ ۱۹۲۰ ع

ACT No. IV OF 1920.

ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۹۲۰ع

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ھند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۵ فرروري سنہ ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض انضباط قواعد متعلق مردم شماري سنہ ۱۹۲۱ع

ھرگاہ یہ تجویز ھی کہ سنہ ۱۹۲۱ ع مین برٹش انڈیا کي مردم شماري کیجاوے اور اوسکے متعلق چند امور کا طے کردینا مناسب معلوم ھوتا ھی - پس اس ایکٹ کے ذریعہ سے اوسکے متعلق احکام ذیل صادر ھوتے ھین :—

مختصر نام اور دایرہ نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) اس ایکٹ کا نام ایکٹ مردم شماري سنہ ۱۹۲۰ ع ھی

(۲) یہ کل برٹش انڈیا مین بشمول برٹش بلوچستان سونتال پرگنجات اور پرگنہ اسپتي کے نفاذ پذیر ھوگا

تقرر افسران مردم شماري

دفعہ ۲ — (۱) لوکل گورمنٹ کسي شخص کو کسي خاص حلقہ مین مردم شماري کرنے یا اوسمین مدد دینے یا نگراني کے واسطے مقرر کرسکتي ھی

(۲) ایسے لوگ افسران مردم شماري کہلاوینگے

(۳) لوکل گورمنٹ جس حاکم کو مناسب سمجھیگي اوسکو ضمن ھذا کي رو سے افسران مردم شماري کے مقرر کرنے کا اختیار دیگي

ثبوت تقرر افسران مردم شماري اور اونکي حیثیت

دفعہ ۳ — (۱) اعلان تحریري دستخطي اوس افسر کا جسکو لوکل گورمنٹ نے اس بارے مین اختیار دیا ھو متعلق اسکے کہ فلان شخص فلان حلقہ کیواسطے افسر مردم شماري مقرر کیا گیا ثبوت قطعي اوسکے تقرر کا ھوگا

(۲) جملہ افسران مردم شماري حسب منشا مجموعہ تعزیرات ھند (نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰) کے سرکاري ملازم سمجھے جاوینگے

افسران مردم شماري کے فرائض خاص صورتونمین

دفعہ ۴ — (۱) (الف) ھر کمان افسر سرکاري افواج بحري یا بري یا ھوائي یا انڈین مرین سروس یا کسي جنگي جہاز کا

(ب) ھر شخص (سواے پایلٹ یا ھاربر ماسٹر کے) جسکے اھتمام مین کوئي جہاز ھو

(ج) ھر شخص جسکے اھتمام مین کوي پاگل خانہ - اسپتال - کارخانہ - جیل - ریفارمیٹري اسکول یا حوالات - یا کوي پبلک یا خیراتي یا مذھبي انجمن - یا کوي اسکول یا کالج ھو

(د) ھر مالک یا سکریٹري یا منیجر کسي سراے - ھوٹل - بورڈنگ ھوس - ڈاک بنگلہ - قایرنگے ڈیپو - یا کسي کلب کا - اور

(۲ - 2)

(ہ) ہر قابض جایداد غیر منقولہ جسکي جایداد پر بوقت مردم شماري کم از کم بیس آدمي رہتے ہون اور ہر منیجر یا افسر کسي ریلوے یا کسي دوسرے تجارتي یا صنعتي کارخانہ کا جسکي ماتحتي مین بوقت مذکور کم از کم دس آدمي کام کرتے ہون

اگر مجسٹریٹ ضلع یا کوي اور افسر جو لوکل گورنمنٹ کیطرفسے مقرر ہو اشخاص بالا سے بابت مردم شماري اون لوگونکے جو اونکي ماتحتي مین کام کرتے ہون یا اونکے مکان یا اراضي پر بوقت مردم شماري کے رہتے ہون درخواست کریگا تو اونکو حسب ہدایت مجسٹریٹ یا افسر مذکور کے افسر مردم شماري کي خدمات انجام دینا ہونگي

(۲) تمام دفعات ایکٹ ہذا متعلقہ افسران مردم شماري - جس حد تک متعلق ہوسکینگي - اشخاص مذکورہ بالا سے متعلق ہونگي جبکہ وہ اس دفعہ کے بموجب کارروائي کرین - اور اگر کوي شخص اس دفعہ کے بموجب کارروائي کرنیسے انکار یا غفلت کریگا درحالیکہ اوسکو ایسا حکم ہو تو وہ حسب منشا دفعہ ۱۸۷ مجموعہ تعزیرات ہند (نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰) کے مجرم سمجھا جاریگا

دفعہ ۵ — (۱) مجسٹریٹ ضلع یا کوئي اور افسر جو لوکل گورمنٹ کیطرفسے مقرر ہو اپنے حکم تحریري کے ذریعہ سے - جسکا اثر اوس پورے ضلع یا حلقہ مین ہوگا - اشخاص ذیل کو حکم دیسکتا ہی کہ وہ اون لوگونکي مردم شماري مین جو اونکي اراضي پر یا اونکے دیہات و رقبات مین بوقت مردم شماري کے موجود ہون کافي مدد دین -

کن لوگونسے مردم شماري مین مدد لیجاسکتي ہی

وہ اشخاص یہہ ہین :—

(الف) جملہ مالکان و قابضان اراضي و کاشتکاران و ٹھیکداران و معافیداران و پٹہ داران شکار ماہي زیر ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۵ ع (مجریہ گورمنٹ برھما) یا زیر ریگولیشن نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۹ ع (متعلقہ مالگذاري اپر برھما) یا اونکے کارندے

(ب) جملہ افسران و ملازمان دیہي جنکي تعریف ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۴ ع (مجریہ گورمنٹ مدراس) مین کردیگئي ہی - اور

(ج) جملہ شرکاے پنچایت جو بموجب ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۰ ع (مجریہ گورمنٹ بنگال) یا ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۳ ع (متعلقہ پولیس دیہي سلہٹ و کچھار) کے قایم ہوي ہو یا شرکاے یونین بورڈ جو بموجب ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۱۹ع (مجریہ گورمنٹ بنگال) قایم ہوے ہون - اور جملہ گھٹوال و تحصیلداران یونین اور شرکاے پنچایت مقررہ زیر ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۴ ع (مجریہ گورمنٹ بہار) و جملہ شرکاے حاکمان دیہي مقررہ زیر ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۵ ع (مجریہ گورمنٹ آسام) اور جملہ مکھیا قسمت کماؤن ممالک متحدہ کے

(۲) حکم مذکور مین مدد کي تصریح ہوگي اور مالکان و قابضان وغیرہ مذکورہ بالا کو اوسکي پابندي لازم ہوگي

دفعہ ۶ — ہر افسر مردم شماري اپنے اپنے حلقہ مین اون ہدایات کے موافق سوالات پوچھنے کا مجاز ہی جو لوکل گورمنٹ کیطرفسے گزٹ مین شایع ہوجاینگي

سوالات از جانب افسر مردم شماري

(3 - ۳)

سوالات مذکور کا جواب دینا لازمی هوگا

دفعه ۷ — هر شخص کا فرض هی که جو سوال اوس سے دفعه ۶ کی رو سے پوچھا جاوے اوسکا جواب تاحد اپنے علم و یقین کے پوری طرح دیوے

مگر کوئی شخص اپنے گھر کی کسی عورت کا نام بتلانے پر مجبور نکیا جاویگا اور نه کوئی عورت اپنے شوهر یا متوفی شوهر یا کسی اور شخص کا نام بتانے پر مجبور کیجاویگی جسکا نام رسم و رواج ملک کیوجه سے وه نه لیسکتی هو

اندر جانیکی اجازت

دفعه ۸ — هر شخص جو کسی مکان یا احاطه یا جهاز مین یا اسکے سوا کسی جگهه رهتا هو افسران مردم شماری کو مردم شماری کیواسطے اندر جانیکی بخوبی اجازت دیگا جهانتک که رسم و رواج ملک کے اعتبار سے ممکن هو - اور اونکو نمبر یا نشان وغیره لگانے دیگا جو مردم شماری کیواسطے ضروری هون

خانه پری نقشه

دفعه ۹ — (۱) بپابندی اون احکام کے جو لوکل گورمنٹ کیطرفسے جاری هون - افسران مردم شماری

(الف) اپنے حلقه کے کسی مکان پر - یا

(ب) کسی تجارتی یا صنعتی کارخانه کے منیجر یا افسر کے پاس جسکی ماتحتی مین بوقت مردم شماری کے کم از کم دس آدمی کام کرتے هون

ایک نقشه بهیجدینگے تاکه اوس مکان کا قابض یا کارخانه کا منیجر حسب قواعد مرتبه لوکل گورمنٹ کے اوسکی خانه پری کردے

(۲) جب نقشه مذکور بهیجا جاوے تو قابض مکان یا منیجر مذکور اپنے مکان یا کارخانه کے آدمیونکے نام اوس نقشه مین تاحد اپنے علم و یقین کے صحیح صحیح لکھکر یا کسی سے لکھوا کے اور اپنے دستخط کرکے افسر مردم شماری کے حواله کریگا یا کسی اور شخص کے جسکو افسر مذکور مقرر کرے

سزا

دفعه ۱۰ — ذیل کی صورتونمین سے کسی صورت مین پچاس روپیه جرمانه هوگا —

(الف) اگر افسر مردم شماری - یا کوئی شخص جو افسر مذکور کی خدمات انجام دینے کیواسطے مقرر هو - یا کوئی شخص جس سے مردم شماری مین مدد طلب کیجاوے - اپنے فرایض منصبی کے پورا کرنے مین معقول کوشش و تندهی نکرے یا کسی حکم کو جو اس ایکٹ یا قاعده کے بموجب جاری هو بجا نه لاوے

(ب) اگر افسر مردم شماری قصداً کوئی ناگوار یا نامناسب سوال پوچھے یا غلط نقشه بناوے

(ج) اگر کوئی شخص کسی سوال کے جواب مین جسکا جواب دینا دفعه ۷ کی رو سے اوسکو فرض هی صحیح صحیح نه بتاوے

(د) اگر کوئی شخص جو کسی مکان یا احاطه یا جهاز یا کسی اور مقام پر رهتا هو افسر مردم شماری کو اوسکے اندر نه جانے دے جهان جانے دینا دفعه ۸ کی رو سے اوسکا فرض هی

(ه) اگر کوئی شخص ۳۱ مارچ سنه ۱۹۲۱ ع سے پہلے کوئی حروف یا نمبر یا نشان جو اغراض مردم شماری کیواسطے لگایا گیا هو مٹا ڈالے یا بگاڑدے یا بدلدے یا اوسکو کسی طرح نقصان پهنچاوے

(۳ - ۹)

(ر) اگر قابض مکان یا کوئی اور شخص جسکو دفعہ ۹ کی رو سے نقشہ خانہ پری کیواسطے دیا جاوے عمداً اور بغیر وجہ موجہ کے دفعہ مذکور کی تعمیل نکرے یا غلط نقشہ داخل کرے

مقدمات زیر ایکٹ ھذا

دفعہ ۱۱ — (۱) لوکل گورمنٹ اعلان گزٹ سرکاری کے ذریعہ سے مقرر کردیگی کہ اس ایکٹ کے مقدمات کس درجہ کے مجسٹریٹون کے پاس پیش ہونگے

(۲) جبتک ضمن (۱) کی رو سے اشتہار ندیا جاوے جملہ مقدمات زیر ایکٹ ھذا شہر کلکتہ و مدراس و بمبئی مین کسی پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے پاس اور دیگر مقامات مین مجسٹریٹ ضلع کے اجلاس مین دایر ہونگے

(۳) اس ایکٹ کے بموجب کوئی مقدمہ نہان چلایا جاریگا تاوقتیکہ لوکل گورمنٹ یا اوس افسر کی - جو لوکل گورمنٹ کیطرفسے مقرر ہو - اجازت نہ حاصل ہوجاوے

کاغذات مردم شماری کے معاینہ کی عام لوگونکے واسطے ممانعت

دفعہ ۱۲ — کسی شخص کو کسی کتاب یا رجسٹر یا کسی کاغذ کے دیکھنے کا جسکو افسران مردم شماری نے بہ تعلق مردم شماری کے تیار کیا ہو - یا کسی نقشہ کے دیکھنے کا جو دفعہ ۹ کی رو سے دیا جاوے - کوئی حق نہوگا - اور باوجود ایکٹ شہادت ھند سنہ ۱۸۷۲ ع کے کوئی اندراج کسی کتاب - رجسٹر - کاغذ یا نقشہ مذکور کا کسی کارروائی دیوانی یا کسی کارروائی فوجداری زیر باب ۲۲ یا باب ۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ ع) مین بطور شہادت کے مقبول نہو

جہان کوئی خاص قاعدہ جاری ہو وہانکی مردم شماری بھی اسی ایکٹ کے بموجب ہوسکتی ہی

دفعہ ۱۳ — گوکہ کوئی خاص قانون یا قاعدہ متعلق طریقہ مردم شماری کے کسی میونیسپلٹی مین جاری ہو مگر وہانکے حکام میونیسپلٹی بوقت مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ ع کے اوس کل یا جزو رقبہ کی مردم شماری اسی ایکٹ کے بموجب کراسکتے ہین

متعلق خرچہ کے

دفعہ ۱۴ — ہرچند کسی قانون یا قاعدہ مین نسبت سرمایہ میونیسپل یا سرمایہ مقامی یا یونین یا دیہی کے اسکے خلاف درج ہو مگر لوکل گورنمنٹ حکم دیسکتی ہی کہ اگر احکام ایکٹ ھذا کے بموجب کچھہ خرچہ کسی حلقہ کے متعلق کرنا پڑے تو وہ کل خرچہ یا ارسکا کوئی جزو کسی سرمایہ میونیسپل یا مقامی یا یونین یا دیہی سے دلایا جاوے جو حلقہ مذکور کے واسطے قایم ہوا ہو

اختیار وضع قواعد

دفعہ ۱۵ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل واسطے تعمیل اغراض ایکٹ ھذا کے قواعد وضع فرماسکتے ہین

(۲) علاوہ دیگر امور کے قواعد مذکور خاصکر امور ذیل کی نسبت ہونگے —

(الف) نسبت تقرر افسران مردم شماری اور ان اشخاص کے جو افسران مذکور کی خدمات انجام دین یا مردم شماری مین مدد دین - اور نسبت عام ہدایات کے جو ایسے لوگونکے واسطے جاری کیجاوین

(ب) نسبت طریقہ مردم شماری ملازمان ریلوے اور انکے اہل خاندان کے - نیز نسبت ایسے لوگونکے جنکے واسطے کوئی خاص طریقہ ضروری ہو

(ج) نسبت مردم شماری ایسے لوگونکے جو مردم شماری کی رات کو سفر مین ہون

(۳) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ایک عام یا خاص حکم کے ذریعہ سے تجویز کرسکتے ہین کہ جو اختیارات کہ اس دفعہ کی رو سے انکو حاصل ہین انمین سے کل یا بعض کو کوئی لوکل گورمنٹ اپنے صوبہ مین نافذ کرے

ACT No. V OF 1920.

ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۹۲۰

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۵ فروري سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض یکجاي اور ترمیم اوس قانون کے جو برٹش انڈیا کے دیوالون سے متعلق هی اور جسپر وه عدالتین عمل درآمد کرتي هین جو بلاد پرسیڈنسي اور شهر رنگون کے باهر اختیار سماعت رکهتي هین

چونکه قرین مصلحت هی که اوس قانون کي یکجاي اور ترمیم کیجاے جو برٹش انڈیا کے دیوالونسے متعلق هی اور جسپر وه عدالتین عمل درآمد کرتي هین جو بلاد پرسیڈنسي اور شهر رنگون کے باهر اختیار سماعت رکهتي هین - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

دفعه ۱ — (۱) جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ دیواله مفصل سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

مختصر نام اور دایره نفاذ

(۲) یه ایکٹ سواے اضلاع مندرجه فهرست کے کل برٹش انڈیا سے تعلق پذیر هوگا

دفعه ۲ — (۱) تاوقتیکه مضمون یا سیاق عبارت سے کوي بات اسکے خلاف نه پاي جاے ایکٹ هذا مین —

تعریفات

(الف) " قرضدهنده " مین ڈگري دار اور " قرض " مین قرض ڈگري شده اور " قرضدار " مین مدیون ڈگري داخل هی

(ب) " عدالت ضلع " سے وه خاص عدالت دیواني مراد هی جو کسي مقام مین بیرون حدود مقرره رقبه بلاد پرسیڈنسي اور شهر رنگون کے اختیارات سماعت ابتداي رکهتي هو

(ج) " مقرره " سے قواعد مرتبه زیر ایکٹ هذا کي رو سے مقرر کیا هوا مراد هی

(د) " جایداد " مین کوي ایسي جایداد داخل هی جسپر یا جسکے منافع پر کسي شخص کو اختیار تصرف حاصل هو جسکو وه اپنے نفع خاص کیلئے عمل مین لا سکتا هو

(ه) " قرضدهنده ذي کفالت " سے وه شخص مراد هی جو قرضدار کي جایداد پر یا اوسکے کسي حصه پر بطور کفالت اوس قرضه کے جو قرضدار کے ذمه اوسکا باقي هو کسي رهن یا بار دین یا استحقاق کا قابض هو

(ز) " انتقال جایداد " مین کسي قسم کي حقیت کا انتقال جو اوس جایداد مین هو اور کسي قسم کا بار دین جو اوس جایداد پر عاید کیا جاے شامل هی

(۲-2)

(۲) وه الفاظ اور اصطلاحات جو اس ایکٹ مین استعمال کیے گئے هین اور جنکی تعریف مجموعه ضابطه دیوانی سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) مین کي گئی هی اور جنکي تعریف اس ایکٹ مین نهین کي گئي هی ارنکے وهي معني هونگے جو اونکے واسطے بذریعه مجموعه مذکور کے مقرر کیے گئے هین

حصه اول

عدالت کي ساخت اور اختیارات

دفعه ۳ -- (۱) اس ایکٹ کي رو سے اختیارات سماعت فقط عدالتہاے ضلع هي کو حاصل هونگے - اختیارات سماعت دیواله

مگر شرط یه هی که لوکل گورمنٹ کو اختیار هی که سرکاري مقامي گزٹ مین اشتہار دیکر کسي عدالت ماتحت عدالت ضلع کو کسي قسم کے مقدمات کی نسبت اختیارات سماعت دیسکتی هی اور جس عدالت کو اسطرحکے اختیارات دئے جائین وه اپنے علاقه کے حدود مقامي کے اندر عدالت ضلع کے ساتھه ساتھه اختیارات مقرره ایکٹ هذا نافذ کر سکیگی

(۲) اس ایکٹ کي اغراض کے لیئے عدالت خفیفه عدالت ضلع کے ماتحت سمجھی جایگی

دفعه ۴ — (۱) ایکٹ هذا کي دفعات کی پابندي کے ساتھه عدالت کو پورا اختیار هوگا که کل امور کا فیصله کرے خواه وه متعلق حقیت یا ترجیح هون یا کسي اور قسم کے هون اور خواه وه معاملات قانوني یا واقعاتي امور کے متعلق هون جو کسی مقدمه دیواله مین پیدا هوے هون جو عدالت کی حد سماعت کے اندر واقع هو یا جسکا فیصله عدالت مناسب یا ضروري سمجھے بدین غرض که مقدمه مین پوري طرح انصاف کیا جاسکے یا جایداد پورے طور پر تقسیم کیجاسکے

اختیارات عدالت براے انفصال جمله امور متعلقه دیواله

(۲) ایکٹ هذا کي دفعات کي پابندي کے ساتھه اور باوجوده کسي حکم کے جو کسي دوسرے قانون نافذالوقت مین مندرج هو هر ایسا فیصله قطعي هوگا اور به لحاظ کل اغراض کے ایک طرف تو وه قرضدار اور قرضدار کي جایداد کے لئے اور دوسري طرف قرضدار پر یا اوسکي جایداد پر کل دعوي دارون کے لئے اور کل ایسے لوگون کے لئے جو بذریعه یا به تحت کل یا بعض ایسے دعوي دارون کے دعوي رکھتے هون لازمي هوگا

(۳) اگر عدالت اوس طرح کے کسي امر کو فیصل کرنا قرین مصلحت یا ضروري نه سمجھے جسکا ذکر ضمن (۱) مین کیا گیا هی لیکن یه یقین کرنے کي وجه رکھتي هو که قرضدار کسي جایداد مین حقیت قابل فروخت رکھتا هی تو عدالت بغیر تحقیقات مزید کے حقیت مذکور کو اس طریقه سے اور ایسي شرایط کي پابندي کے ساتھه فروخت کر سکتي هی جس طرح وه مناسب سمجھے

دفعه ۵ — (۱) ایکٹ هذا کي دفعات کي پابندي کے ساتھه عدالت کو به تعلق کارروای زیر ایکٹ هذا وهي اختیارات حاصل هونگے اور وه اوسی ضابطه پر عمل درامد کریگي جو اوسکو اختیارات سماعت ابتدائي به مقدمات دیوانی کو عمل

عدالت کے عام اختیارات

مین لاتے وقت حاصل هین اور جس پر وه عمل درامد کرتی هی

(3-۳)

(۲) به پابندي مذکور هائي کورٹ اور عدالت ضلع کو به تعلق کارروائي زير ايکٹ هذا جو اونکي ماتحت عدالتون مين کي جاے وهي اختيارات حاصل هونگے اور وه اوسي ضابطه پر عمل درامد کرينگي جو اونکو به تعلق مقدمات ديواني حاصل هين اور جنپر وه عمل درامد کرتي هين

حصه دوم

ضابطه کارروائي از وقت فعل موجب ديواله تا وقت بريت افعال موجب ديواله

افعال موجب ديواله

دفعه ٦ — قرضدار صورت هاي مفصله ذيل مين سے هر صورت مين ايک فعل موجب ديواله کا مرتکب هوتا هى :—

(الف) اگر برٹش انڈيا مين يا کسي دوسري جگهه وه اپني کل يا قريب قريب کل جايداد ايک تيسرے شخص کے پاس اپنے تمام قرضدهندون کے فايده کے واسطے منتقل کرے

(ب) اگر برٹش انڈيا مين يا کسي دوسري جگهه وه اپني جايداد يا جزو جايداد کو اس نيت سے منتقل کرے که اوسکے قرضدهنده وصولي قرضه سے محروم رهجائين يا وصولي قرضه مين دير هوجاے

(ج) اگر برٹش انڈيا مين يا کسي دوسري جگهه وه اپني جايداد يا جزو جايداد کو منتقل کرے درحاليکه يهه انتقال اس ايکٹ يا کسى دوسرے ايکٹ نافذ الوقت کي روسے بطور ايک ترجيح فريب آميز کے باطل ٹهيرتا اگر وه ديواليه قرار پاتا

(د) اگر اس نيت سے که اوسکے قرضدهنده وصولي قرضه سے محروم رهجائين يا وصولي قرضه مين دير هو -

(۱) وه برٹش انڈيا سے چلا جاے يا برٹش انڈيا کے باهر هي رهے

(۲) اپنا مقام سکونت يا معمولي مقام کاروبار چهوڑ کے چلا جاے يا اسکے علاوه کسي اور طرح غائب رهے

(۳) اس طرح چهپتا رهے که اوسکے قرضدهنده اوس سے کچهه کهنے سننے کا موقع نه پاسکين

(ه) اگر کسي عدالت کي نقدي ڈگري کے اجرا مين اوسکي کوئي جايداد نيلام کي جاے

(و) اگر وه درخواست دے که اس ايکٹ کے احکام کے بموجب وه ديواليه قرار ديا جاے

(ز) اگر وه اپنے کسي قرضدهنده کو نوٹس دے که اوسنے اپنا قرضه ادا کرنا معطل کرديا هى يا عنقريب ايسا کرنے والا هى - يا

(ح) اگر کسي عدالت کي نقدي ڈگري کے اجرا مين وه قيد کيا جاے

تشريح — اس دفعه کي اغراض کے لئے مختار کا فعل مالک کا فعل سمجها جاسکتا هى

درخواست

درخواست اور حکم قرار د

دفعه ۷ — به پابندي شرايط مصرحه ايکٹ هذا اگر قرضدار کسي فعل موجب ديواله کا مرتکب هو تو ايک درخواست ديواله منجانب قرضدهنده يا خود قرضدار کي جانب

(۴ - 4)

سے دیجاسکتي هی جس پر عدالت ایك حکم (جسکا نام اس ایکٹ مین حکم قرار داد رکھا گیا هی) صادر کرسکتي هی که قرضدار دیوالیه قرار دیا جاے

تشریح — درخواست کا منجانب قرضدار کے گذرنا حسب منشاے دفعه هذا ایک فعل موجب دیواله سمجھا جایگا اور عدالت ایسي درخواست پر حکم قرار داد صادر کرسکتي هی

مقدمات دیواله سے کارپوریشن وغیرہ کا استثنا

دفعه ۸ — کوئي درخواست دیواله بنام کسي کارپوریشن یا کسي ایسي ایسوسي‌ایشن یا کمپني کے جسکي رجسٹري کسي قانون نافذ الوقت کي رو سے هوگئي هو نهین دیجاسکتي

شرایط ادخال درخواست منجانب قرضدهنده

دفعه ۹ — (۱) کوئي قرضدهنده درخواست دیواله بنام قرضدار داخل کرنے کا مستحق نهوگا تاوقتیکه —

(الف) قرضه جو قرضدهنده کو قرضدار سے یافتني هو یا اگر دو یا زیاده قرضدهنده ملکر درخواست دین تو مجموعي تعداد قرضه کي جو قرضدهندگان مذکور کو یافتني هو پانچ سو روپیه نهو - اور

(ب) قرضه ایسي مقرره رقم نهو جو فوراً یا کسي معین زمانه آینده پر قابل ادائي هو — اور

(ج) فعل موجب دیواله جسپر درخواست مبني هو تین مهینه کے عرصه مین قبل ادخال درخواست کے وقوع مین نه آیا هو

(۲) اگر درخواست دینے والا قرضدهنده ایک ذیکفالت قرضدهنده هو تو اوسکو لازم هی که اپني درخواست مین یهه بیان کردے که در صورت دیوالیه قرار دیئے جانے قرضدار کے وہ قرضدهندون کے نفع کے لئے اپني کفالت چھوڑ دینے پر راضي هی یا کفالت کي مالیت کا ایک تخمینه داخل کرے - آخر الذکر صورت مین به مقدار اوس باقي رقم کے جو بعد منهائي مالیت تخمینه شده اوسکي یافتني نکلے وہ درخواست دینے والا قرضدهنده تسلیم کیا جاسکیگا گویا که وہ ایک بے کفالت قرضدهنده هی

شرایط ادخال درخواست منجانب قرضدار

دفعه ۱۰ — (۱) کوئي قرضدار درخواست دیواله داخل کرنیکا مستحق نهوگا تاوقتیکه وہ اپنا قرضه ادا کرنیکے قابل نهو - اور

(الف) اوسکا قرضه پانچسو روپیه سے کم نهو — یا

(ب) وہ کسي عدالت کي نقدي ڈگري کے اجرا مین گرفتار یا قید نهو — یا

(ج) کوئي حکم قرقي بعلت اجراے ڈگري مذکور نسبت اوسکي جائداد کے صادر نهوا هو اور اوسوقت تک قایم نهو

(۲) کوئي قرضدار جسکے بارے مین اس ایکٹ کي رو سے کوئي حکم قرارداد صادر هوکر اسوجهه سے منسوخ هوگیا هو که اوسنے اپني بریت کي درخواست نهین دي تھي یا درخواست دیکر اوسکي آینده پیروي نهین کي تھي بغیر اجازت اوس عدالت کے جسنے حکم قرارداد منسوخ کیا هو درخواست دیواله گذرانے کا مستحق نهوگا - اور عدالت مذکور درخواست کي اجازت اوس وقت تک نه دیگي جبتک عدالت کو اطمینان نهوجاے که یا تو قرضدار کسي معقول وجهه کے سبب سے درخواست

(5-۵)

في الحقيقت ايسے واقعات پر مبني هی جو ان واقعات سے بالکل مختلف هين جنکا ذکر اوس درخواست مين کيا گيا تها جسکي بنا پر حکم قرار داد صادر هوا تها

عدالت جسمين درخواست داخل کيجايگي

دفعه ۱۱ — هر درخواست ديواله اوس عدالت مين داخل هوني چاهئے جو اوس مقام مين اختيار سماعت تحت ايکٹ هذا رکهتي هو جهان قرضدار معمولاً رهتا يا کاروبار کرتا يا بذات خود منفعت کے لئے کوي کام کرتا هو يا اگر وه گرفتار يا قيد هوگيا هو تو جهان وه قيد هو

مگر شرط يه هی که کوي عدالت مجاز سماعت اپيل يا تجويز ثاني کوي عذر نسبت مقام ادخال درخواست نهين سنيگي تاوقتيکه اس قسم کا عذر اوسي عدالت مين جهان درخواست کي سماعت هري هو سب سے پيشتر نه پيش کيا گيا هو اور تاوقتيکه اوسي وجهه سے بے انصافي نهوئي هو

تصديق درخواست

دفعه ۱۲ — هر درخواست ديواله تحريري هوني چاهيئے اور اسپر دستخط اور عبارت تصديق اوسيطرح درج هوگي جيسا که مجموعه ضابطه ديواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) مين دستخط اور تصديق عرضي دعوی کے باب مين حکم هی

مضمون درخواست

دفعه ۱۳ — (۱) هر درخواست داخل کرده قرضدار مين مرتب ذيل مندرج هونگے - يعني :—

(الف) بيان اس امر کا که قرضدار اپنا قرضه ادا کرنيکے قابل نهين هی

(ب) اوس مقام کا نام جهان وه معمولاً رهتا يا کاروبار کرتا يا بذات خود منفعت کے لئے کوي کام کرتا هو يا اگر وه گرفتار يا قيد هوگيا هو تو جهان وه قيد هو

(ج) اوس عدالت کا نام (اگر کوي هو) جسکے حکم سے وه گرفتار يا قيد کيا گيا هو يا جسنے کوي حکم اوسکي جايداد کي قرقي کا صادر کيا هو مع تصريح اوس ڈگري کے جسکي نسبت حکم مذکور صادر هوا هو

(د) مقدار اور تفصيل کل روپيه کي جو اوسکو دينا هو مع نام اور جاے سکونت اوسکے قرضهندونکے جهان تک اوسکو معلوم هون يا معقول کوشش اور محنت سے معلوم هوسکتے هون

(ه) تعداد اور تفصيل اوسکی کل جايداد کي مع —

(۱) تصريح ماليت جمله جايداد مذکور کے جو نقدي نهو -

(۲) نام مقام يا مقامات کے جهان کوي جايداد مذکور موجود هو - اور

(۳) اظهار اس امر کے که وه جمله جايداد مذکور کو سواے اون خاص چيزون کے (انمين اوسکا بهي کهاته داخل نهين هي) جو مجموعه ضابطه ديواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) يا کسي دوسرے قانون نافذالوقت کی رو سے اجراے ڈگري کي قرقي اور نيلام سے مستثنی هين عدالت کے قبضه و اختيار مين دينے پر راضي هی

(و) بيان اس امر کا که آيا قرضدار نے اس سے پيشتر کسي دوسرے موقع پر ديواليه قرار دیے جانيکے لئے درخواست دي تهي يا نهين اور (اگر اس قسم کي کوي درخواست داخل کي گئي هو تو)

(۱) اگر درخواست مذکور ڈسمس هوگئي هو تو اوسکے ڈسمس هونيکي وجوهات - يا

(6-۲)

(۲) اگر قرضدار ديواليه قرار ديديا گيا هو تو مختصر تفصيل ديواله كي مع بيان اس امر كے كه پهلي قرار داد منسوخ هوگئي هي يا نهين اور اگر ايسا هوا هي تو اوسكي وجوهات

(۳) هر درخواست ديواله مين جو ايك يا چند قرضدهندونكي طرفسے داخل هون وه امور متعلق قرضدار كے جو ضمن (۱) كے فقره (ب) مين بيان كيے گئے هين اور نيز امور ذيل درج هونگے۔

(الف) وه فعل موجب ديواله جسكا قرضدار مرتكب هوا هو مع تاريخ ارتكاب فعل مذكور - اور

(ب) مقدار اور تفصيل اوس روپيه كي جو قرضدهنده يا قرض دهندونكو قرضدار سے پانتلي هو

درخواست كي واپسي — دفعه ۱۴ — كوئي درخواست جو خواه قرضدار يا قرضدهنده كي جانب سے داخل كي گئي هو بغير اجازت عدالت كے واپس نهين ليجا سكتي

درخواستونكي يكجائي — دفعه ۱۵ — اگر دو يا زياده درخواست ديواله ايكهي قرضدار كے خلاف داخل كيجائين يا اگر متفرق درخواستين ايسے قرضدارونكے خلاف داخل كيجائين جنكا كاروبار اجمال هو تو عدالت كو اختيار هي كه ايسي شرايط كے مطابق جنكو وه مناسب سمجهے كل كارروائيونكو يا اونمين سے كسيكو يكجا كردے

پيروي كارروائي مقدمه كو بدلنيكا اختيار — دفعه ۱۶ — اگر سايل اپني درخواست كي پيروي مناسب كوشش كے ساتهه نه كرے تو عدالت كو اختيار هي كه بجاے اوس كے كسي دوسرے قرضدهنده كو سايل قايم كردے جسكا قرضدار اوس رقم كا قرضدار هو جو اس ايكٹ مين نسبت سايل قرضدهنده كے مقرر هي

كارروائي كا بعد انتقال قرضدار كے جاري رهنا — دفعه ۱۷ — اگر كوئي قرضدار جسكي جانب سے يا جسكے خلاف كوئي درخواست ديواله داخل هوئي هو انتقال كرجاے تو بشرطيكه عدالت كوئي دوسرا حكم صادر نكرے اوس معامله كي كارروائي اوس حد تك جاري رهيگي جس حد تك كه قرضدار كي جايداد كي وصولي اور تقسيم كے ليۓ ضروري هو

منظوري درخواست كے ليۓ كارروائي — دفعه ۱۸ — وه ضابطه جو مجموعه ضابطه ديواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) مين عرضي دعوون كي منظوري كي نسبت مندرج هي وهي جهان تك وه متعلق هوسكے درصورت درخواست ديواله عمل مين لايا جائيگا

كارروائي بعد منظوري درخواست — دفعه ۱۹ — (۱) اگر درخواست ديواله منظور هوجاے تو عدالت ايك حكم نسبت مقرر كرنے ايك تاريخ واسطے سماعت درخواست كے صادر كريگي

(۲) حكم متذكره ضمن (۱) كا نوٹس قرضدهندونكو اوس طريقه پر ديا جايگا جو مقرر كرديا جاے

(۳) اگر قرضدار سايل نهو تو حكم متذكره ضمن (۱) كا نوٹس اوسپر اوس طريقه سے تعميل هوگا جو سمن كي تعميل كے ليۓ مقرر هي

درمياني رسيور كا تقرر — دفعه ۲۰ — عدالت كو اختيار هي كه بوقت صدور حكم نسبت منظوري درخواست كے اور اگر سايل قرضدار هي تو معمولاً ايك درمياني رسيور قرضدار كي جايداد كے ليۓ يا اوسكے كسي حصه كے ليۓ مقرر كردے اور اوسكو هدايت كرے كه وه جايداد مذكور يا اوسكے كسي حصه پر فوراً قبضه كرلے - اور اسكے بعد حسب هدايت عدالت درمياني رسيور كو

(7-۷)

ایسی اختیارات حاصل هو جاینگے جو کسی رسیور مقررہ حسب مجموعه ضابطه دیوانی سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) کو عطا هوسکتے هین - اگر کوي درمیاني رسیور اسطرح مقرر نه کیا جاے تو عدالت کو اختیار هی که ایسا تقرر بعد مین کسي وقت قبل قرار داد کے کرے اور احکام ضمن هذا اوسیطرح متعلق هونگے

دفعه ۲۱ — بوقت صدور حکم متعلق منظوري درخواست کے یا بعد مین کسي وقت قبل قرار داد کے عدالت کو اختیار هی که خواه اپني تجویز سے یا کسي قرضدهنده کي درخواست پر ایک یا زیاده حکم منجمله احکام مفصله ذیل کے صادر کرے - یعني :—

درمیاني کارروائي بخلاف قرضدار

(۱) حکم نسبت اسکے که قرضدار تا صدور حکم قطعی اوپر درخواست کے اپني حاضري کي بابت ایک ضمانت مناسب داخل کرے اور اگر داخل نکرے تو دیواني جیل مین قید رکها جاے

(۲) حکم نسبت قرقي کل یا کسي جزو جایداد کے جو قرضدار کے قبضه یا اختیار مین هو سوا اون چیزونکے (انمین اوسکا بهي کهاته داخل نهین هی) جو مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) یا کسي اور قانون نافذالوقت کي رو سے اجراے ڈگري کي قرقي اور نیلام سے مستثنی هین

(۳) حکم نسبت اسکے که ایک وارنٹ مع ضمانت یا بلا ضمانت قرضدار کي گرفتاري کے واسطے جاري کیا جاے اور یه که وه تا انفصال درخواست دیواني جیل مین قید رکها جاے یا ایسي ضمانت پر چهوڑ دیا جاے جو مناسب اور ضروري هو

مگر شرط یه هی که حکم زیر ضمن (۲) یا ضمن (۳) اوس وقت تک صادر نهین هوگا جبتلک که عدالت کي تشفي نهو جاے که قرضدار نے اپنے قرضدهندونکا روپیه ندینے یا اوسکي ادایي مین دیر کرنے کي نیت سے یا عدالت کے حکم نامه سے بچنے کي غرض سے افعال ذیل مین سے کوي فعل کیا هی- یعني:—

(۱) عدالت کے علاقه کي حدود مقامي سے فرار هو گیا یا چلا گیا یا عنقریب ایسا کرنے والا هی یا حدود مذکور کے باهر رهتا هی - یا

(۲) کوي ایسي دستاویزات جو در اثناے سماعت مقدمه اوسکے قرضدهندوںکے لئے مفید هوتي یا اپنی جایداد کا کوي حصه سواے اشیاے مستثنی مذکوره بالا کے اوسنے ظاهر نهین کیا یا چهپا ڈالا یا تلف کردیا یا منتقل کردیا یا حدود مذکور سے هٹا دیا یا عنقریب وه کوي ایسا فعل کرنیوالا هی

دفعه ۲۲ — درخواست کي منظوري کا حکم صادر هونے پر قرضدار کو لازم هوگا که اپنا کل بهي کهاته پیش کرے اور بعد ازان کسي وقت عدالت یا رسیور کے حکم کے مطابق یا قاعده مقرره کے مطابق اپني جایداد کي فهرست اور اپنے قرضدهندون اور قرضدارون کي فهرست مع اون قرضون کے جو اونکا یا اونکے ذمه باقي هون داخل کرے اور اپني جایداد یا اپنے قرضدهندون کي نسبت اظهار دینے کے لیئے حاضر هو اور عدالت یا رسیور کے سامنے حاضر هو اور دستاویزات تعمیل کرے اور عموماً کل ایسے کام کرے اور ایسی باتون پر به تعلق اپني جایداد کے عمل کرے جیسا که عدالت یا رسیور حکم دین یا جسطرح مقرر کردیا جاے

قرضدار کے فرایض

دفعه ۲۳ — (۱) حکم نسبت منظوري درخواست صادر کرتے وقت یا بعد ازان کسي وقت قبل قرار داد کے عدالت کو اختیار هی که اگر قرضدار به علت اجراے ڈگري نقدي کسي عدالت کے گرفتار یا قید هو تو ایسي ضمانت پر اوسکي رهاي کا حکم صادر کرے جو مناسب اور ضروري هو

قرضدار کي رهاي

(۸ - 8)

(۲) عدالت کو اختیار هی که کسی وقت یه حکم صادر کرے که وہ شخص جو دفعه هذا کی رو سے رها هوا هی پهر گرفتار کر لیا جاے اور پهر اوسی حراست مین دیا جاے جہان سے اوسکو رهای ملی تهی

(۳) کوی حکم زیر دفعه هذا صادر کرتے وقت عدالت اوسکی وجوهات کو قلم بند کریگی

دفعه ۲۴ — (۱) اوس تاریخ کو جو درخواست کی سماعت کے واسطے مقرر هوی هو یا کسی تاریخ آینده پر جسپر سماعت ملتوی کی گئی هو عدالت امور ذیل کی نسبت ثبوت طلب کریگی - یعنی :— کارروای به وقت سماعت

(الف) یه که قرضدهنده یا قرضدار جیسی صورت هو درخواست دینے کا مستحق هی :—

مگر شرط یه هی که اگر سائل قرضدار هو تو بغرض ثبوت اس امر کے که وہ اپنا قرضه کرنے ادا کے قابل نہین هی اوسکو فقط اوسیقدر ثبوت پیش کرنا هوگا جس سے عدالت کی تشفی هو جاے که اوسکی باتون پر یقین کرنے کے لئے صریحی وجوهات موجود هین - اور اگر اور جب عدالت کی اسطرح تشفی هو جاے تو اوسکے لئے مزید شہادت متعلق امر مذکور کے لینا ضروری نهوگا

(ب) یه که اگر درخواست کسی قرضدهنده کی جانب سے داخل کی گئی هو اور قرضدار جواب دهی کے لئے حاضر نهوا هو تو آیا اوسپر حکم نسبت منظوری درخواست کا نوٹس تعمیل هوا - اور

(ج) یه که قرضدار اوس فعل موجب دیواله کا مرتکب هوا هی جو اوسکی نسبت بیان کیا جاتا هی

(۲) اگر قرضدار حاضر هو تو عدالت اوسکا اظہار بهی نسبت اوسکے طریقه عمل اور معاملات اور جایداد کے اون قرضدهندون کی موجودگی مین لیگی جو سماعت کے وقت حاضر هون اور قرضدهندون کو قرضدار سے امور مذکور کی نسبت سوالات کرنے کا حق حاصل هوگا

(۳) اگر کافی وجه دیکهای جاے تو عدالت قرضدار کو یا کسی قرضدهنده کو واسطے پیش کرنے ایسے ثبوت کے جو عدالت کو درخواست کے مناسب فیصله کے لئے ضروری معلوم هو مہلت دیگی

(۴) ایک یادداشت خلاصه اظہار قرضدار کی نیز یادداشت خلاصه کسی شہادت زبانی کی جو دیگئی هو جج قلم بند کریگا اور یه یادداشت مسل مقدمه مین شامل هوگی

دفعه ۲۵ — (۱) در صورت درخواست مداخله قرضدهنده کے اگر اوس ثبوت سے جو درخواست داخل کرنے کے حق کی نسبت یا نسبت تعمیل نوٹس اوپر قرضدار کے متعلق حکم نسبت منظوری درخواست کے یا نسبت بیان شده فعل موجب دیواله کے پیش کیا جاے عدالت کی تشفی نهو - یا اگر قرضدار عدالت کی تشفی کردے که وہ اپنا قرضه ادا کر سکتا هی - یا اگر کسی اور وجه کافی سے عدالت کی راے هو که کوی حکم صادر نهونا چاهیئے تو عدالت درخواست کو خارج کردیگی　درخواست کا قسمس کیا جانا

(۲) در صورت درخواست مداخله قرضدار کے اگر عدالت کی تشفی نسبت اس امر کے نهو که قرضدار کو درخواست داخل کرنے کا حق حاصل هی تو عدالت درخواست کو خارج کردیگی

دفعه ۲۶ — اگر کوی درخواست مداخله قرضدهنده دفعه ۲۵ (۱) کی رو سے خارج کی جاے اور عدالت کو نسبت اس امر کے اطمینان هو جاے که درخواست مذکور　معاوضه کا دلایا جانا

(۹-9)

عدالت کو اختیار هی که قرضدار کي درخواست پر اوس قرضدهنده سے قرضدار کو ایك ایسي رقم دلا دے جو ایك هزار روپیه سے زیاده نهو اور جسکو عدالت قرضدار کے لئے ایک معقول معارضه بابت اوس خرچه یا نقصان کے تصور کرے جو قرضدار کو درخواست مذکور اور اوسکے متعلق کارروائي نے سبب سے عاید هوا هو - اور یه رقم مثل جرمانه کے وصول کی جاسکیگي

(۲) جو حکم اداے معارضه کي نسبت اس دفعه کي رو سے صادر هوگا وه نالش نسبت وصولي معارضه به تعلق درخواست مذکور اور کارروائي درخواست مذکور کا مانع هوگا

حکم قرارداد

دفعه ۲۷ — (۱) اگر عدالت درخواست کو تسمس نکرے تو وه ایك حکم قرارداد صادر کریگی اور حکم مذکور مین اوس مدت کي تصریح کریگي جسکے اندر قرضدار کو اپني بریت کے لئے درخواست دیني چاهئے

حکم قرارداد

(۲) اگر کافي وجهه دکهلائي جاے تو عدالت کو اختیار هی که اوس مدت کو بڑها دے جسکے اندر قرضدار کو اپني بریت کے لئے درخواست دیني چاهئے - اور اوس صورت مین عدالت اپنے حکم کي اطلاع کو اس طرح شائع کریگي جس طرح وه مناسب سمجھے

دفعه ۲۸ — (۱) حکم قرارداد کے صادر هونے پر دیوالیه کو لازم هوگا که حتی‌المقدور اپني جایداد کي وصولي مین اور جایداد وصول شده کو اپنے قرضدهندون کے درمیان تقسیم کئے جانے مین مدد دے

حکم قرارداد کا اثر

(۲) حکم قرارداد کے صادر هوجانے پر دیوالیه کي کل جایداد عدالت کو یا کسي رسیور کو جسکا ذکر آگے آئیگا سپرد هوجائیگي اور قرضدهندون پر تقسیم هوسکیگي - اور بعد ازان - اگر اس ایکٹ مین اسکے خلاف حکم نهو - کسي قرضدهنده کو جسکا که دیوالیه کسي قرضه کي بابت جو ایکٹ هذا کي رو سے ثابت هوسکے قرضدار هو دراثناے جاري رهنے کارروائي دیواله کے اوس قرضه کي بابت کوئي چاره جوئي بخلاف جایداد دیوالیه کے حاصل نهوگي نه وه کوئي نالش یا دوسري قانوني کارروائي سواے به اجازت عدالت اور ایسي شرایط پر جو عدالت مقرر کردے رجوع کرسکیگا

(۳) ضمن (۲) کي اغراض کے لئے وه تمام مال دیوالیه کا مال سمجها جائیگا جو بتاریخ گذرنے اوس درخواست کے جسپر حکم قرارداد صادر هوا هو به سلسله تجارت یا کاروبار دیوالیه کے قبضه یا حکم یا تصرف مین اصلي مالك کي رضامندي اور اجازت سے هو درحالیکه دیوالیه اوس مال کا مالك مشهور هو

(۴) ایسي تمام جایداد جو دیوالیه بعد تاریخ صدور حکم قرار داد اور قبل اپني بریت کے حاصل کرے یا جو اوسکو از روے حق پهنچے فوراً عدالت یا رسیور کے سپرد هوجائیگي اور احکام ضمن (۲) اوس سے تعلق پذیر هونگے

(۵) اغراض دفعه هذا کے لئے دیوالیه کي جایداد مین وه جایداد شامل نهوگي (اسمین بهي کهاته داخل نهین هی) جو مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) یا کسي دوسرے قانون نافذالوقت کي رو سے اجراے ڈگري کي قرقي اور نیلام سے مستثنی هی

(۶) دفعه هذا کا کوئي مضمون کسي ذي کفالت قرضدهنده کے اوس اختیار مین خلل انداز نهوگا جو اوسے اپنا زرکفالت وصول کرنے یا اوسکي نسبت کوئي اور کارروائي کرنیکا اوسي طرح حاصل هی

جسطرح که وه زر کفالت وصول کرسکتا یا اوسکي نسبت کوئي اور کارروائي کرسکتا اگر یه دفعه قانون مین داخل نهوئي هوتي

(۷) حکم قرارداد اوس تاریخ سے تعلق پذیر اور موثر هوگا جس تاریخ کو وه درخواست داخل کي گئي هو جسپر حکم مذکور صادر هوا هو

التواے کارروائي زیر تجویز

دفعه ۲۹ — اوس عدالت کو جسمین کوئي مقدمه یا دوسري کارروائي کسي قرضدار کے خلاف زیر تجویز هو لازم هوگا که اس امر کے ثبوت پر که کوئي حکم قرارداد زیر ایکٹ هذا اوسکے خلاف مین صادر هوچکا هي یا تو کارروائي کو ملتوي کردے یا اوسکے جاري رهنیکي اجازت ایسي شرایط کے ساتهه دے جنکو خود عدالت مقرر کردے

حکم قرارداد کا اعلان

دفعه ۳۰ — حکم قرار داد کي اطلاع به تفصیل نام پته اور کیفیت دیوالیه کے نیز به تفصیل تاریخ حکم قرار داد کے اور اوس مدت کے جسکے اندر قرضدار کو اپني بریت کے لیئے درخواست کرني چاهیئے اور عدالت صادر کننده حکم کا نام لوکل سرکاري گزٹ مین اور کسي دوسرے مقرره طریقه پر مشتهر کیا جایگا

کارروائي بعد صدور حکم قرار داد

حکم تحفظ

دفعه ۳۱ — (۱) کوئي دیوالیه جسکي نسبت حکم قرار داد صادر هوچکا هو مجاز هي که عدالت مین اپنے تحفظ کے واسطے درخواست دے - اور ایسي درخواست گذرنے پر عدالت کو اختیار هي که دیوالیه کو گرفتاري یا حراست سے محفوظ رهنیکا حکم صادر کرے

(۲) یه حکم تحفظ قرضدار کے جمله قرضون سے متعلق هوسکتا هي یا اونمین سے کسي خاص سے جیسا که عدالت مناسب سمجهے - اور اوسکا نفاذ اوسوقت سے شروع هوگا اور اوس وقت تک جاري رهیگا جیسا که عدالت هدایت کرے - اور وه مسترد کیا جاسکتا هي یا اوسکي تجدید هوسکتي هي جیسا عدالت مناسب خیال کرے

(۳) حکم مذکور دیوالیه کو کسي قرضه کي بابت جسپر اس قسم کا حکم عاید هوتا هو گرفتار کیے جانے یا حراست مین رکهے جانیسے محفوظ رکهے گا - اور اگر اس قسم کے حکم کے برخلاف کوئي دیوالیه گرفتار یا قید هوجاے تو وه رهائي کا مستحق هوگا

مگر شرط یه هي که کوئي ایسا حکم کسي قرضدهنده کے حقوق پر مضر اثر نه ڈالیگا اگر وه حکم خود یا حکم قرار داد منسوخ هوجاے

(۴) هر قرضدهنده حاضر حکم تحفظ دیے جانیکي نسبت تعرض کرنیکا پوري طرح مستحق هوگا

حکم قرارداد کے بعد گرفتاري کا اختیار

دفعه ۳۲ — حکم قرار داد کے صادر هونیکے بعد کسي وقت عدالت کو اختیار هي که اگر کسي قرضدهنده یا رسیور کي درخواست پر اوسکو یه یقین کرنیکي وجهه هو که قرضدار ان باتونسے بچنے کي نیت سے جو ایکٹ هذا کي رو سے اوسپر عاید کي گئي هین یا کیجاتین فرار هوگیا هي یا عدالت کے حدود سماعت سے باهر چلا گیا هي تو اوسکي گرفتاري کے لئے ایک وارنٹ جاري کیے جانیکا حکم دے - اور جب وه حاضر هو یا عدالت مین پیش کیا جاے تو عدالت کو اختیار هي که اگر اوسکي تشفي هوجاے که وه به نیت مذکوره بالا یا پته یا

(11 - ١١)

ضمانت داخل نه کیجاے تو هدایت کرے که اوسکو دیوانی جیل مین ایسی مدت تک رکھا جاے جو تین مہینه تک هوسکتی هی

قرضدهندونکی فہرست

دفعه ٣٣ — (١) جب حکم قرار داد زیر ایکٹ هذا صادر هوجاے تو اون لوگون کو، جو اپنے تئین دیوالیه کا قرضدهنده نسبت ایسے قرضونکے بیان کرین جو زیر ایکٹ هذا ثابت هونا چاهیئے، لازم هوگا که رقم اور تفصیل قرضه کی شهادت دیکر اپنے قرضونکا ثبوت پیش کرین - اور عدالت کو لازم هوگا که بذریعه ایک حکم کے اون لوگون کے نام تجویز کرے جنهون نے اپنے تئین دیوالیه کا قرضدهنده هونا اور اپنے قرضه کی رقم کو نسبت قرایض مذکور کے ثابت کیا هی - اور عدالت ایسے لوگون اور اونکے قرضونکی فہرست تیار کریگی

مگر شرط یه هی که اگر عدالت کی راے مین کسی قرضه کی مالیت کا اندازه ٹھیک طور سے نه هوسکتا هو تو عدالت کو اختیار هی که ایک حکم نسبت اوسکے صادر کرے - اور بعد ازان قرضه مذکور فہرست مین داخل نہین کیا جایگا

(٢) هر ایسی فہرست کی ایک نقل عدالت مین چسپان کردی جایگی

(٣) دیوالیه کے کسی قرضدهنده کو اختیار هی که دیوالیه کی بریت کے قبل کسی وقت اپنے قرضه کا ثبوت داخل کرے اور عدالت سے استدعا کرے که ایک حکم باین هدایت صادر هو که اوسکا نام فہرست مین بطور قرضدهنده اوس قرضه کے درج کیا جاے جو ایکٹ هذا کی رو سے ثابت هوسکتا هو اور جو فہرست مین مندرج نه کیا گیا هو - اور عدالت کو لازم هوگا که دیوالیه پر اور ایسے دوسرے قرضدارون پر جنهون نے اپنے قرضه کو ثابت کردیا هی نوٹس تعمیل کرانیکے بعد اور اونکا عذر سننے کے بعد (اگر کچھه هو) درخواست کو منظور کرے یا نامنظور کرے

قرضے جو ایکٹ هذا کی رو سے ثابت کیے جاسکتے هین

دفعه ٣٤ — (١) وه قرضے جو فہرست سے اسوجهه سے خارج کردیئے گئے هون که اونکی مالیت اس قابل نہین هی که اونکا تخمینه ٹھیک طور سے کیا جاسکے اور مطالبات از قسم خساره جات غیر ادا شده جو کسی معاهده یا خیانت کی وجهه سے نہین بلکه کسی اور وجهه سے پیدا هوے هون ایکٹ هذا کی رو سے قابل ثبوت نه هونگے

(٢) سواے صورت مندرجه ضمن (١) کے تمام قرضے اور ذمهداریان خواه زمانه حال سے متعلق هون یا زمانه آینده سے اور غیر مشروط هون یا مشروط جنکا قرضدار دیوالیه قرار دیئے جانیکے وقت پابند هو یا جنکا وه به سبب کسی ذمهداری کے جو قبل تاریخ استقرار دیواله عاید هوی هو اپنی بریت سے پہلے پابند هوسکتا هو ایسے قرضے متصور هونگے جو ایکٹ هذا کی رو سے ثابت کیے جاسکتے هین

حکم قرارداد کی تنسیخ

استقرار دیواله کی تنسیخ کا اختیار

دفعه ٣٥ — اگر عدالت کی راے مین کسی قرضدار کو دیوالیه نہین قرار پانا چاهیئے تها یا اگر یه ثابت کیا جاے اور عدالت کی تشفی هوجاے که دیوالیه کے قرضے پورے طور سے ادا هوگئے هین تو عدالت کو لازم هی که قرضدار کی درخواست پر یا کسی ایسے شخص کی درخواست پر جسکو اوس سے تعلق هو حکم تحریری کے ذریعه سے استقرار دیواله کو منسوخ کردے

هم وقت احکام قرارداد مین سے ایک کو منسوخ کرنیکا اختیار

دفعه ٣٦ — جس صورت مین که کوی حکم قرارداد صادر هوجاے اگر اوس عدالت مین جسنے حکم مذکور صادر کیا هو یه ثابت کیا جاے که اوسی قرضدار کے نام کسی دوسری عدالت مین کارروای دیواله زیر تجویز هی اور وه دوسری

(۱۲ - 12)

عدالت قرضدار کي جايداد کو زيادہ آساني سے تقسيم کرسکتي هی تو عدالت کو اختيار هی که حکم قرارداد کو منسوخ کردے يا تمام کارروائيان به تعلق اوسکے ملتوي کردے

کارروای بعد تنسيخ حکم قرارداد

دفعه ۳۷ — (۱) اگر حکم قرارداد منسوخ هوجاے تو کل نيلام اور عليحدگي جايداد کي اور کل ادائي جو باضابطه کي گئي هو اور کل کام جو عدالت يا رسيور نے قبل تنسيخ کے کيلے هون جايز هونگے - ليکن به پابندي مذکورہ بالا اوس قرضدار کي جايداد جو ديواليه قرار ديا گيا تها اوس شخص کے سپرد هوجايگي جسکو عدالت مقرر کردے - يا اگر اس قسم کا تقرر عمل مين نه آے تو جايداد اوس حد تک قرضدار کو واپس ملجايگي جس حد تک که اوس کا حق يا تعلق اوسمين هو ايسي شرايط کيساتهه (اگر کوي شرط مقرر کيجاے) جسکو عدالت حکم تحريري کے ذريعه سے مقرر کردے

(۲) اطلاع هر حکم کي جسکے ذريعه سے حکم قرارداد منسوخ کيا جاے لوکل سرکاري گزٹ مين اور کسي دوسرے مقررہ طريقه پر شايع کيجايگي

تصفيه باهمي اور تدبير انتظام معاملات

تصفيه باهمي اور تدبير انتظام معاملات

دفعه ۳۸ — (۱) اگر کوي قرضدار بعد صدور حکم قرارداد کے کوي تجويز تصفيه کي اپنے قرضون کي بيباقي کي نسبت يا کوي تجويز نسبت تدبير انتظام اپنے معاملات کے پيش کرے تو عدالت تجويز مذکور پر غور کرنيکے واسطے ايک تاريخ مقرر کريگي اور کل قرضدهندونکو ايک نوٹس مقررہ طريقه پر ديگي

(۲) تجويز مذکور پر غور کرنيکے بعد اگر تعداد غالب ايسے قرضدهندونکي جنکا قرضه کل قرضه ثابت شدہ کا تين چوتهائي هو اور جو اصالتاً يا وکالتاً حاضر هون تجويز کو منظور کرنے کا ارادہ ظاهر کرے تو يه سمجها جايگا که اوسکو قرضدهندون نے باضابطه منظور کرليا

(۳) قرضدار بوقت جلسه اپني تجويز کي شرايط مين ترميم کرسکتا هی اگر عدالت کي راے مين اوس ترميم سے عام طور پر قرضدهندونکا فايدہ هو

(۴) اگر کوي رسيور مقرر هوا هو تو اوسکي رپورٹ سننے کے بعد اور ان اعتراضات پر غور کرنيکے بعد جو کوي قرضدهندہ خود کرے يا اوسکي طرفسے کيے جائين اگر عدالت کي راے مين تجويز مذکور کي شرايط مناسب نهون يا اونسے عام طور پر قرضدهندونکا نفع نه هو تو عدالت تجويز کو منظور کرنيسے انکار کرديگي

(۵) اگر ايسے واقعات ثابت کيے جائين جنکے ثابت هو جانے پر عدالت کے ليئے ضرور هو که خواہ قرضدار کي بريت سے انکار کرے يا اوسے ملتوي رکهے يا کچهه شرايط اوس سے متعلق کردے تو اس صورت مين عدالت تجويز مذکور کو منظور کرنيسے انکار کرديگي تاوقتيکه تجويز مذکور مين معقول ضمانت نسبت ادا کرنے کم سے کم چهه آنه في روپيه تمام بے کفالت قرضونپر جو بخلاف جايداد قرضدار ثابت کيے جائين مندرج نهو

(۶) عدالت کسي ايسے تصفيه باهمي يا تجويز کو منظور نه کريگي جسمين ان قرضونکي مرجح ادائي کي نسبت کوي شرط مندرج نهو جنکي مرجح ادائي کي نسبت ديواليه کي جايداد کي تقسيم کے وقت هدايت کي گئي هو

(۷) کسي دوسري صورت مين عدالت کو اختيار هی که تجويز مذکور کو منظور کرے يا اوسکے

(13 - ۱۴)

حکم بعد منظوري تجویز

دفعه ۳۹ — اگر عدالت تجویز کو منظور کرلے تو شرایط تجویز عدالت کے حکم مین شامل هوجاینگي اور عدالت ایک فهرست مطابق احکام دفعه ۳۳ کے تیار کریگی - حکم قرارداد منسوخ هوجایگا اور احکام دفعه ۳۷ تعلق پذیر هونگے - اور تصفیه باهمي یا تدبیر اون کل قرضدهندونپر واجب العمل هوگي جنکا نام به تعلق قرضه مندرجه فهرست مذکور کے فهرست مذکور مین مندرج هو

قرضدار کو پهر دیوالیه قرار دینے کا اختیار

دفعه ۴۰ — اگر بموجب شرایط تصفیه یا تدبیر کوئي قسط ادا نه کیجاے یا اگر عدالت کو معلوم هو که تصفیه یا تدبیر کي کارروائي بغیر حق تلفي یا تاخیر نامناسب کے نهین چلسکتي یا یهه که عدالت کی منظوري فریب سے حاصل کي گئي تهي تو عدالت کو اختیار هی که اگر مناسب سمجهے تو قرضدار کو پهر دیوالیه قرار دے اور تصفیه یا تدبیر کو منسوخ کردے مگر اسطرح که اگر کوئي شي اوس تصفیه یا تدبیر کے بموجب یا اوسکے سبب سے باضابطه منتقل کي گئي هو یا کوئي ادائي باضابطه هوئي هو یا کوئي امر باضابطه کیا گیا هو تو اوس انتقال یا ادائي یا امر کے جواز مین کوئي فرق نه آنے پاے - اور جب کوئي شخص اس دفعه کي رو سے پهر دیوالیه قرار دیا جاے تو جمله قرضے جو اور طرح ثابت هوسکین اور قبل تاریخ قرارداد مذکور کے لئے گئے هون دیواله مین ثابت هوسکینگے

حکم بریت

حکم بریت

دفعه ۴۱ — (۱) قرضدار کو اختیار هی اور اوسکو چاهئے که کسي وقت بعد صدور حکم قرارداد کے اندر میعاد مقرره عدالت کے واسطے صدور حکم بریت کے عدالت مین درخواست دے - اور عدالت اس درخواست کي سماعت کے واسطے اور نیز واسطے سماعت اون عذرات کے جو اوسکي نسبت پیش کئے جائین ایک تاریخ مقرر کریگي جسکي اطلاع بطریقه مقرره دیجائیگی

(۲) دفعه هذا کے احکام کي پابندي کے ساتهه عدالت کو اختیار هی که کسي قرضدهنده کے عذرات پر اور اگر کوئي رسیور مقرر هوا هی تو رسیور کي رپورٹ پر غور کرنے کے بعد -

(الف) ایک قطعي حکم بریت صادر کرے یا نکرے - یا

(ب) حکم مذکور کا عمل درآمد ایک وقت معین کے واسطے ملتوي رکهے - یا

(ج) حکم بریت مشروط بشرایط ذیل صادر کرے - یعنی شرایط نسبت اوس یافت یا آمدني کے جو دیوالیه کو بعد ازان یافتني هو یا نسبت اوس جایداد کے جو وه بعد ازان حاصل کرے

وه صورتین جن مین عدالت کو قطعي حکم بریت صادر کرنے سے انکار کردینا چاهئے

دفعه ۴۲ — (۱) منجمله واقعات ذیل کسي واقعه کے ثابت هو جانے پر عدالت کوئي قطعي حکم بریت صادر کرنے سے انکار کردیگي - یعنے :—

(الف) یهه که دیوالیه کي جایداد اتني مالیت کي نهین هی که اوسکے بے کفالت قرضون کي مالیت پر روپیه مین آٹهه آنه کے برابر هو - الا جبکه وه عدالت کو مطمئن کردے که یه امر، که اوسکي جایداد اتني مالیت کي نهین هی که اوسکے

(۱۴-14)

بے کفالت قرضون کی تعداد ہر روپیه مین آٹھه آنه کے برابر ہو؛ ایسی وجوه سے پیدا ہوا که جنکے لئے وه از روئے انصاف جوابده نہین قرار دیا جا سکتا

(ب) یه که دیوالیه نے ایسا کوئی بہی کھاته نہین رکھا جو اوسکے کاروبار مین معمولاً رکھا جاتا ہی اور جسکا رکھنا مناسب ہی اور جس سے اوسکے کاروبار کی کیفیت اور اوسکی مالی حالت اندر تین سال کے قبل دیواله نکلنے کے اچھی طرح ظاہر ہوتی

(ج) یه که دیوالیه اپنے تئین دیوالیه سمجھکر بھی کاروبار کرتا رہا

(د) یه که دیوالیه نے ایکٹ هذا کی رو سے کوئی ایسا قابل ثبوت قرضه لیا جسکے لیتے وقت وه کوئی معقول یا غالب وجهه اس امید کی (جسکا بار ثبوت خود اوسی پر ہوگا) نہین رکھتا تھا که وه اوسکو ادا کر سکیگا /

(ه) یه که دیوالیه کسی نقصان یا کمی جایداد کی نسبت جو اوسکی ذمہداریون کو چکانے کے لیئے اوسکے پاس ہونا چاہیئے تہی خاطر خواه حساب نه دیسکا

(و) یه که دیوالیه به سبب اندھا دھند اور اندیشه ناک طریقه پر روپیه لگانے کے یا اپنے بسر اوقات مین بے وجهه فضول خرچی کے سبب سے یا به سبب قمار بازی کے یا اپنے کاروباری معاملات مین اشد غفلت کے سبب سے اپنے دیواله کا آپ پوری طرح یا کسی قدر باعث ہوا

(ز) یه که تین ماه کے عرصه مین قبل داخل کرنے درخواست کے - در حالیکه وه اپنے واجب الادا قرضه ادا نکرسکا - دیوالیه نے اپنے قرضدهندون مین نے کسی کو غیر واجبی ترجیح دی

(ح) یه که دیوالیه کسی وقت سابق مین دیوالیه قرار پا چکا ہی یا اوسنے اپنے قرضدهندون کے ساتھه کوئی تصفیه باہمی یا بندوبست کرلیا ہی

(ط) یه که دیوالیه نے اپنا کل یا تھوڑا مال چھپا ڈالا یا ہٹا دیا یا کوئی اور فریب یا فریب آمیز نقض امانت اوس سے سرزد ہوا

(۲) اغراض دفعه هذا کے لئے رسیور کی رپورٹ بطور شہادت متصور ہوگی - اور عدالت کو اختیار ہی که کسی بیان کو جو اوسمین مندرج ہو صحیح قیاس کرے

(۳) اختیارات نسبت ملتوی رکھنے اور مشروط بشرایط کرنے حکم بریت دیوالیه کے ایکہی وقت عمل مین آ سکتے ہین

دفعه ۴۳ — (۱) اگر قرضدار اوس تاریخ پر جو اوسکی درخواست بریت کی سماعت کے لیے مقرر کی گئی ہو یا عدالت کی ہدایت کے مطابق کسی تاریخ ما بعد پر حاضر نہو - یا اگر قرضدار اندر میعاد مقرره عدالت کے واسطے صدور حکم بریت کے درخواست نه داخل کرے تو حکم قرار داد منسوخ ہو جایگا اور احکام دفعه ۳۷ مطابق اوسکے تعلق پذیر ہونگے

بریت کے لیے درخواست داخل نه کرنیپر حکم قرار داد منسوخ ہو جایگا

(۲) اگر کوئی قرضدار احکام ایکٹ هذا کے مطابق حراست سے رہا کردیا جاے اور حکم قرار داد زیر ضمن (۱) منسوخ کردیا جاے تو عدالت کو اختیار ہی که اگر وه مناسب سمجھے تو قرضدار کو پھر

(15 - ۱۵)

قرضدار کو اپني حراست مين اس حکم ثاني کے مطابق رکھيگا اور بنابرآن جمله احکام جو قرضدار مذکور کي ذات پر بوقت رهائي اوسکے نافذ تھے ابتک برابر نافذ سمجھے جاينگے گويا که کوئي حکم قرارداد صادر نهين هوا تها

دفعه ۴۴ — (۱) حکم بريت سے ديواليه قرضهاے ذيل سے بري نهين هوگا :—

حکم بريت کا اثر

(الف) کوئي قرضه جو سرکار کو يافتني هو

(ب) کوئي قرضه يا ذمه‌داري جو کسي فريب يا فريب آميز نقض امانت کے ذريعه سے جسمين ديواليه شريک رها هو عايد هوئي هو

(ج) کوئي قرضه يا ذمه‌داري جس سے ديواليه کو کسي فريب کے ذريعه سے جسمين وه شريک رها هو نجات ملي هو - يا

(د) کوئي ذمه‌داري زير حکم متعلقه نان و نفقه حسب دفعه ۴۸۸ مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ (نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸)

(۲) سواے اوسکے جيسا که ضمن (۱) مين بيان کرديا گيا هی حکم بريت کيوجهه سے ديواليه ان تمام قرضونسے بری هوجايگا جو ايکٹ هذا کي رو سے ثابت هوسکتے هون

(۳) حکم بريت کي وجهه سے کوئي ايسا شخص نهين چھوٹ جايگا جو بتاريخ گذرنے درخواست کے ديواليه کا شريک کاروبار مين يا امانت مين تها - يا جسنے ديواليه کي شرکت مين کوئي ذمه‌داري اپنے اوپر لي يا معاهده کيا - نه کوئي ايسا شخص چھوٹيگا جو اوسکا ضامن بنا هو

حصه سيوم

انتظام جايداد

قرضونکے ثبوت کا طريقه

دفعه ۴۵ — قرضدهنده کسي ايسے قرضه کو جو اوس وقت واجب‌الادا نهو جب قرضدار ديواليه قرار ديا جاے اسطرح ثابت کرسکتا هی که گويا وه اوسيوقت واجب‌الادا هی اور دوسرے قرضدهندون کے برابر حصه پاسکتا هی مگر سود بحساب ۶ روپيه سيکڑا سالانه تاريخ استقرار حصه سے اوس وقت تک کا جب قرضه ان شرايط کے مطابق جنپر وه ليا گيا تها واجب‌الادا هو اوسکے حصه سے کاٹ ليا جايگا

قرضه واجب‌الادا بوقت آينده

دفعه ۴۶ — اگر ديواليه اور کسي ايسے قرضدهنده کے درميان جو ايکٹ هذا کي رو سے قرضه ثابت کرے يا ثابت کرنيکا دعوی کرے باهمي معاملات هوے هون تو ان معاملات کي نسبت جو کچھه که ايک فريق کو دوسرے سے پانا هو اوسکا حساب ليا جايگا اور جو روپيه ايک فريق کے ذمه نکليگا وه اوس روپيه مين مجرا کر ليا جايگا جو دوسرے کے ذمه نکليگا اور جو باقي بچيگا صرف اوسيقدر کا ايک فريق دعوی کريگا - يا دوسرا ادا کريگا

معاملات باهمي اور مجرا دلانا

دفعه ۴۷ — (۱) اگر کوئي ذي کفالت قرضدهنده اپني کفالت کا روپيه وصول کرلے تو اوسکو اختيار هی که بعد وضع کرنے رقم خالص وصول شده کے جو روپيه اوسکا باقي نکلے اوسکي نسبت ثبوت پيش کرے

قرضدهنده ذي کفالت

(16 - ۱۶)

(۲) اگر کوئي ذي کفالت قرضدهنده اپني کفالت قرضدهندونکے عام نفع کے ليئے چهوڑ دے تو وہ اپنا کل قرضه ثابت کرسکتا هی

(۳) اگر کوئي ذي کفالت قرضدهنده اپنا زر کفالت وصول نه کرے يا اپني کفالت نه چهوڑے تو اوسکو لازم هی که قبل اس بات کے مستحق هونيکے که اوسکا قرضه درج فهرست کيا جاے اپنے ثبوت مين تفصيل اپني کفالت کي اور جو ماليت که وہ اوسکي ٹهيراتا هی بيان کرے - اور وہ صرف اوس رقم باقي کي نسبت حصه رسدي پانيکا مستحق هوگا جو بعد وضع کرنے اوسکے ٹهيرائي هوئي قيمت کے اوسکو پانا هو

(۴) اگر کسي کفالت کي ماليت اسطرح تشخيص کيجاے تو عدالت کو اختيار هی که کسي وقت قبل وصول هوجانے زر کفالت کے تشخيص کي هوئي ماليت قرضدهنده کو ديکر کفالت کو چهوڑا لے

(۵) اگر قرضدهنده بعد تشخيص ماليت اپني کفالت کے زر کفالت وصول کرلے تو جو تعداد وصول کيجاے وہ اوس ماليت کي جگهه پر قايم هوجايگي جو قرضدهنده نے پہلے تشخيص کي هو اور هر امر کي نسبت ايک ترميم شده ماليت مشخصه قرضدهنده سمجهي جايگي

(۶) اگر کوئي ذي کفالت قرضدهنده دفعه هذا کے احکام کي پابندي نکريگا تو وہ تقسيم مين کوئي حصه نه پايگا

دفعه ۴۸ — (۱) قرضدهنده کسي قرضه يا رقم معين پر جسپر کوئي سود لگايا نه گيا يا طي نه پايا هو اور جو اوسوقت جب قرضدار ديواليه قرار ديا جاے واجب الادا هو چکي هو اور ايکٹ هذا کي رو سے ثابت هوسکے سود بحساب ايسي شرح کے جو ۶ روپيه سيکڑا سالانه سے زياده نهو ثابت کر سکتا هی — سود

(الف) اگر وہ قرضه يا رقم بر بنياد کسي دستاويز تحريري کے ايک وقت معين پر واجب الادا هو تو اوس وقت سے جبکه اوسکي ادائي واجب هوجاے تا تاريخ قرارداد ديواله - يا

(ب) اگر وہ قرضه يا رقم کسي اور طرح واجب الادا هو تو اوسوقت سے جبکه ايک تحريري مطالبة کيا جاے جسمين قرضدار کو اطلاع ديجاے که سود تاريخ مطالبه سے وقت ادائي تک لگايا جايگا تا تاريخ قرار داد ديواله

(۲) اگر کسي قرضه مين جو ايکٹ هذا کي رو سے ثابت کيا جاے سود يا کوئي معاوضه نقدي بجاے سود کے داخل هو تو وہ سود يا معاوضه واسطے اغراض حصه رسدي کے ايسي شرح سے لگايا جايگا جو ۶ روپيه سيکڑا سالانه سے زياده نهو - مگر اس سے کسي قرضدهنده کے اوس حق مين کوئي فرق نه آيگا جو اوسکو قرضدار کي جايداد سے اس شرح سے زياده سود پانيکا حاصل هو جسکا وہ کل ثابت شده قرضون کے پوري طرح ادا هو جانيکے بعد مستحق پايا جاے

دفعه ۴۹ — (۱) ايکٹ هذا کے بموجب قرضه اسطرح ثابت هو سکتا هی که ايک تحريري بيان حلفي جسمين اوس قرضه کي تصديق هو عدالت کے حواله کيا جاے يا به سبيل ڈاک ايک رجسٹري شده لفافه مين عدالت کے نام — طريقه ثبوت

(۱۷ - 17)

(۲) بیان حلفی مذکور مین وہ فرد حساب جس سے قرضہ کی تفصیل ظاہر ہوتی ہو داخل ہوگی یا اوسکی طرف حوالہ ہوگا - نیز ان رسیدونکی تصریح ہوگی (اگر کوئی رسید ہو) جنسے قرضہ ثابت ہوتا ہو - عدالت کسی وقت ان رسیدون کے پیش کرنیکا حکم صادر کرسکتی ہی

قرضہ کا فہرست سے خارج یا تخفیف کیا جانا

دفعہ ۵۰ — (۱) اگر رسیور کی راے مین کوئی قرضہ نامناسب طریقہ سے مندرج فہرست ہوا ہو تو عدالت کو اختیار ہی کہ رسیور کی درخواست پر اور قرضدہندہ کو اطلاع دیکر اور ایسی تحقیقات کے بعد (اگر کوئی تحقیقات کیجاے) جو عدالت کو ضروری معلوم ہو قرضہ مذکور کو فہرست سے نکالدے یا اوسکی مقدار گھٹا دے

(۲) عدالت کو یہ بھی اختیار ہی کہ اگر کوئی رسیور مقرر نہ ہوا ہو تو کسی قرضدہندہ کی درخواست پر - یا جبکہ رسیور اس معاملہ مین دست اندازی کرنیسے انکار کردے یا در صورت تصفیہ باہمی یا تدبیر انتظام کے قرضدار کی درخواست پر اوسیطرح کی تحقیقات کرنیکے بعد کسی قرضہ کو فہرست سے نکالدے یا اوسکی مقدار گھٹا دے

گذشتہ معاملات پر دیوالہ کا اثر

قرضدہندہ کے حقوق کا اجراے ڈگری مین محدود ہونا

دفعہ ۵۱ — (۱) اگر کوئی ڈگری کسی قرضدار کی جایداد پر جاری کیجاے تو سواے اوس جایداد کے جو در اثناے اجراے ڈگری قبل تاریخ منظوری درخواست کے بذریعہ نیلام یا اور طرح وصول ہوگئی ہو کوئی شخص بہ مقابلہ رسیور اجراے ڈگری سے فائدہ اوٹھانیکا مستحق نہوگا

(۲) جو حقوق کسی ذی کفالت قرضدہندہ کو اوس جایداد کی نسبت جسپر ڈگری جاری کیجاے حاصل ہین اونمین دفعہ ہذا کا کوئی مضمون خلل انداز نہوگا

(۳) جو شخص نیک نیتی سے کسی قرضدار کی جایداد نیلام اجراے ڈگری مین خریدے اوسکو تمام صورتونمین اوس جایداد کی نسبت ایک صحیح استحقاق بمقابلہ رسیور کے حاصل ہوگا

فرض عدالت جاری کنندہ ڈگری نسبت اوس جایداد کے جو اجراے ڈگری مین حاصل کیجاے

دفعہ ۵۲ — اگر ڈگری قرضدار کی کسی ایسی جایداد پر جاری کیجاے جو اجراے ڈگری مین نیلام ہو سکتی ہو اور قبل اوسکے نیلام ہونیکے عدالت جاری کنندہ ڈگری کو اطلاع دیجاے کہ قرضدار کی جانب سے یا اوسکے خلاف ایک درخواست دیوالہ داخل ہوئی ہی تو درخواست داخل ہونےپر عدالت کو لازم ہوگا کہ یہ ہدایت کرے کہ اگر وہ جایداد عدالت کے قبضہ مین ہو تو رسیور کے حوالہ کردیجاے - مگر اوس مقدمہ کا خرچہ جسمین ڈگری صادر ہوئی تھی نیز اجراے ڈگری کا خرچہ سب سے پہلے جایداد مذکور سے وصول کیا جایگا - اور رسیور کو اختیار ہی کہ اس ادای کیواسطے اوس جایداد کو یا اوسکے کافی حصہ کو فروخت کر ڈالے

ناجوازی انتقال بالارادہ کی

دفعہ ۵۳ — کوئی انتقال جایداد جو ایسا انتقال نہو جو قبل اور بعوض ازدواج کے کیا جاے یا جو نیک نیتی سے اور بعوض قیمت کے کسی خریدار یا مواخذہ دار کے حق مین کیا جاے - اگر انتقال کنندہ تاریخ انتقال سے دو برس کے اندر دیوالیہ قرار پاے بمقابلہ رسیور باطل ہوگا اور عدالت اوسکو منسوخ کرسکیگی

بعض صورتونمین ترجیح کی ناجوازی

دفعہ ۵۴ — (۱) ہر انتقال جایداد اور ہر ادائی جو کیجاے اور ہر ذمہ داری جو عاید ہو اور ہر عدالتی کارروائی جو منجانب یا بنام کسی ایسے شخص کے کیجاے جو اپنا قرضہ راجب الادا ہو جانیپر اپنے روپیہ سے ادا نکرسکے کسی قرضدہندہ کے

حق میں اس غرض سے که اوسکو دوسرے قرضه‌دهندون پر ترجیح دیجاے بمقابله رسیور فریب آمیز اور باطل متصور هوگي اور عدالت اوسکو منسوخ کردیگي اگر شخص مذکور تاریخ وقوع فعل سے تین مهینه کے اندر درخواست داخل هونے‌پر دیوالیه قرار پاے

(۲) دفعه هذا کسي ایسے شخص کے حقوق میں خلل انداز نهوگي جو نیک نیتي سے اور بمعاوضه قیمت کوي حق دیوالیه کے کسي قرضه‌دهنده کے ذریعه سے یا اوسکے تحت میں حاصل کرے

نیک نیتي سے کیئے هوے معاملات کا استحفاظ

دفعه ۵۵ — ایکٹ هذا کے اون احکام مندرجه بالا کي پابندي کے ساتهه جو نسبت اثر دیواله اوپر اجراے ڈگري کے اور نسبت ناجوازي بعض انتقالات اور ترجیحونکے هون ایکٹ هذا کا کوي مضمون درصورت دیواله کے امور ذیل کو ناجایز نهین کریگا

(الف) کوي اداي جو دیوالیه اپنے کسي قرضه‌دهنده کو کرے

(ب) کوي اداي یا حوالگي جو دیوالیه کو کیجاے

(ج) کوي انتقال جو دیوالیه بمعاوضه قیمت کرے - یا

(د) کوي معاهده یا معامله جو بمعاوضه قیمت دیوالیه کرے یا دیوالیه کے ساتهه کیا جاے

مگر شرط یه هی که انمین سے هر معامله قبل تاریخ صدور حکم قرارداد کے واقع هوا هو - اور یه که جس شخص کے ساتهه معامله مذکور کیا گیا هو اوسکو اوس وقت کوي درخواست دیواله منجانب یا بنام قرضدار داخل هونیکي اطلاع نهو

جایداد کي وصولي

رسیور کا تقرر

دفعه ۵٦ — (۱) عدالت کو اختیار هی که حکم قرارداد صادر کرتے وقت یا اوسکے بعد کسي وقت دیوالیه کي جایداد کے لئے ایک رسیور مقرر کرے - اور بعد ازان جایداد مذکور رسیور کو سپرد هوجایگي

(۲) ایسي شرایط کي پابندي کے ساتهه جو مقرر کیجاڈین عدالت کو اختیار هی که

(الف) رسیور سے اوسقدر ضمانت جو عدالت مناسب سمجهے طلب کرے جسکي رقم اوس رقم کے مطابق هوني چاهیئے جو اوسکو اوس جایداد کي نسبت وصول هوگي - اور

(ب) ایک حکم عام یا خاص کے ذریعه سے وه رقم مقرر کردے جو دیوالیه کي جایداد سے رسیور کو بطور حق‌الخدمت کے ملنا چاهیئے

(۳) اگر عدالت کوي رسیور مقرر کرے تو وه اوس شخص کو جسکے قبضه یا حفاظت میں کوي جایداد مذکوره بالا هو اوس قبضه یا حفاظت سے علیحده کرسکتي هی

مگر شرط یه هی که دفعه هذا کے کسي مضمون سے یه نه سمجها جایگا که عدالت کو کسي ایسے شخص کو قبضه یا حفاظت جایداد سے علیحده کرنے کا اختیار هی جسکو علیحده کرنیکا خود دیوالیه کو اوسوقت حق حاصل نهو

(۴) اگر کوي رسیور جو دفعه هذا کي رو سے مقرر هوا هو

(الف) اپنا حساب اون اوقات مین اور اوس طریقه پر جو عدالت کیطرفسے مقرر هوجاے پیش نکرے - یا

(19 - ۱۹)

(ج) اپني بالقصد کوتاه عملي يا اشد غفلت سے جايداد کو نقصان پهونچاے

تو عدالت کو اختيار هی که اوسکي جايداد کي قرقي اور نيلام کا حکم دے - اور جو روپيه نيلام سے وصول هو اوسکو اوس باقي کے پورا کرنيمين جو اوسکے ذمه نکلے يا اوس نقصان کے پورا کرنيمين جو اوسکے سبب سے هوا هو صرف کرے

(۵) جهانتک ممکن هوگا احکام دفعه هذا اون درمياني رسيورون سے بهي تعلق پذير هونگے جو دفعه ۲۰ کي رو سے مقرر کيئے جائين

دفعه ۵۷ — (۱) لوکل گورمنٹ کو اختيار هی که وه ايسے اشخاص کو جنکو وه مناسب سمجهے (جو سرکاري رسيور کهلاينگے) اون حدود مقامي کيليئے جو مقرر کردیجائين ايکٹ هذا کي رو سے رسيور مقرر کرے

سرکاري رسيور مقرر کرنيکا اختيار

(۲) اگر کوي سرکاري رسيور واسطے حدود علاقه کسي عدالت کے جسکو ايکٹ هذا کي رو سے اختيارات حاصل هون مقرر کيا جاے تو وهي شخص بغرض هر حکم متعلق تقرر رسيور يا درمياني رسيور جو عدالت مذکور کيطرفسے جاري کيا جاے رسيور سمجها جايگا تاوقتيکه عدالت به وجوهات خاص کوي حکم خلاف اسکے صادر نکرے

(۳) جو رقم دفعه ۵۶ (۲) (ب) کي رو سے بابت خدمات سرکاري رسيور کے قابل ادا هو وه ايک ايسے فنڈ مين جمع کيجايگي جسکے متعلق لوکل گورمنٹ هدايت کريگي

(۴) هر سرکاري رسيور کو فنڈ مذکور سے يا کسي اور طرح اوس قدر حق الخدمت مليگا جسقدر لوکل گورمنٹ مقرر کردے - اور اسکے سوا کوي اور حق الخدمت سرکاري رسيور کو نهين مليگا

دفعه ۵۸ — اگر کوي رسيور مقرر نهو تو جمله حقوق جو رسيور کو ايکٹ هذا کي رو سے حاصل هين عدالت کو حاصل هونگے - نيز عدالت مجاز هی که جمله اختيارات جو رسيور کو ايکٹ هذا کي رو سے ديئے گئے هين اونکو خود نافذ کرے

اختيارات عدالت اگر کوي رسيور مقرر نهو

دفعه ۵۹ — احکام ايکٹ هذا کي پابندي کے ساتهه رسيور کو لازم هوگا که تمام مناسب عجلت کے ساتهه قرضدار کي جايداد کو وصول کرے اور اوسکو اون قرضخواهون پر جو اوسکے مستحق هون مطابق حصه رسدي کے تقسيم کرے - اور اس غرض سے وه

رسيور کے فرائض و اختيارات

(الف) ديواليه کي کل جايداد يا اوسکا کوي جزو فروخت کرسکتا هی

(ب) جو روپيه اوسکو وصول هو اوسکي رسيد ديسکتا هی

اور عدالت کي اجازت سے جمله يا بعض امور ذيل بهي کرسکتا هی - يعني :—

(ج) ديواليه کا کاروبار چلانا جهانتک که نفع کيساتهه کاروبار کو بند کرنيکے ليئے ضروري هو

(د) نسبت جايداد ديواليه کے کوي نالش يا دوسري قانوني کارروائي داير کرنا يا اوسکي جواب دهي کرنا يا اوسکو جاري رکهنا

(ه) کسي کارروائي يا کاروبار کرنيکے ليئے جسکي نسبت عدالت اجازت ديدے کسي وکيل يا دسي دوسرے شخص کو مقرر کرنا

(و) بابت فروخت جايداد ديواليه کے کوي ايسي رقم بطور قيمت قبول کرنا جو کسي وقت آينده پر واجب الادا هو بپابندي ايسي شرايط متعلق ضمانت وغيره کے جو عدالت مناسب سمجهے

(۲۰ - 20)

(ز) دیوالیه کي جایداد کا کوئي حصه رهن یا مکفول رکهنا اس غرض سے که اوسکے قرضه کي ادائي کیواسطے روپیه فراهم هوسکے

(ح) کسي جهگڑے کو ثالثي مین دینا اور تمام قرضون اور دعوون اور ذمهداریونکو ایسي شرایط پر چکا دینا جو قرار پائین - اور

(ط) کوئي ایسی جایداد بصورت موجوده مطابق اوسکي مالیت تخمینه شده کے قرضخواهون پر تقسیم کرنا جو به سبب نوعیت خاص یا دیگر وجوه خاص کے جلدي سے یا نفع کیساتهه فروخت نهوسکے

احکام خاص نسبت جایداد غیر منقوله

دفعه ۶۰ — (۱) کسي رقبه ارضي مین جسمین کوئي اعلان زیر دفعه ۶۸ مجموعه ضابطه دیوانی (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) کیا گیا هو اور نفاذ پذیر هو نیلام کسی جایداد غیر منقوله کا جو گورمنٹ کو مال گذاري ادا کرتي هو یا جسکا قبضه یا پٹه زراعتي اغراض کیلیئے دیا گیا هو رسیور کي معرفت عمل مین نه آئیگا - مگر بعد وصول کیئے جانے دیوالیه کي دوسري جایداد کے عدالت دریافت کریگي که —

(الف) بد وضع کرنے ان مبلغات کے جو وصول هوچکے هون کسقدر روپیه ان قرضونکي بیباقي کیلئے درکار هی جو ایکٹ هذا کي رو سے ثابت کیئے گئے هون

(ب) دیوالیه کي کسقدر جایداد غیر منقوله نیلام نهین هوئي هی - اور

(ج) اگر جایداد مذکور زیر بار هو تو اوسپر کسقدر بار هی

اور ایک کیفیت جسمین تفصیل متذکره بالا درج هو صاحب کلکٹر کے پاس ارسال کریگي - اوسپر صاحب کلکٹر بذریعه نفاذ ان اختیارات کے جو افسر مذکور کو دفعات ۲ لغایت ۱۰ متعلق ضمیمه سیوم مجموعه مذکور کي رو سے عطا هوے هین جیسا وه مناسب سمجهین اور به پابندي احکام دفعات مذکور جهانتلک وه متعلق هوسکین زر مطلوبه فراهم کرینگے اور جسقدر روپیه اختیارات مذکور کے نفاذ سے اونکو وصول هو اوسکو زیر اختیار عدالت اپنے پاس رکهینگے

(۲) ایکٹ هذا کے کسي مضمون سے یه نهین سمجها جایگا که وه کسي ایکٹ نافذالوقت کے کسي ایسے احکام پر موثر هی جنسے اجراے ڈگریات یا احکام خلاف جایداد غیر منقوله کا ممنوع یا محدود هو جاتا هو - اور ان دفعات کي نسبت یه تصور کیا جایگا که وه حکم قرارداد زیر ایکٹ هذا کے نفاذ سے اسیطرح متعلق هین که گویا حکم مذکور ایک دیسي ڈگري یا حکم هی

تقسیم جایداد

قرضونکي ترجیح

دفعه ۶۱ — (۱) دیوالیه کي جایداد کي تقسیم مین مندرجه ذیل رقمونکي ادائي کل دوسرے رقمون پر مقدم هوگی

(الف) تمام قرضے جو سرکار کو یا کسي حاکم مقامي کو یافتني هون - اور

(ب) تمام تنخواه یا اجرت جو کل ۲۰ بیس روپیه سے زیاده نهو کسي کلارک یا ملازم یا مزدور کي اوس کام کي بابت جو چار مهینه کے عرصه مین قبل تاریخ ادخال درخواست کے دیوالیه کا کیا گیا هو

(۲) وه قرضے جنکي تصریح ضمن (۱) مین کی گئي هی آپس مین مساوي درجه رکهینگے اور پوري طرح ادا کیئے جاینگے الا جبکه دیوالیه کی جایداد اونکی ادائي کے لیئے کافي نهو - اور اس صورت

(21 - ۲۱)

(۳) ایسي رقمین جو اهتمام جایداد وغیره کے اخراجات کے لیئے ضروري هون نکالکر وه قرضے جنکي تصریح ضمن (۱) مین کي گئي هی فوراً ادا کردیئے جاینگے جهانتک که دیوالیه کي جایداد اونکي اداي کیلیئے کافي هو

(۴) درصورت شرکا جایداد مشترکه پہلے مشترکه قرضونکی اداي مین لگاي جایگي - اور جایداد ذاتي هر شریك کي پہلے اوسکے ذاتی قرضونکي اداي مین لگاي جایگي - اور اگر شرکا کی ذاتي جایداد مین سے کچهه بچے تو وه جایداد مشترکه کا جزو سمجها جایگا - اور جایداد مشترکه مین سے اگر کچهه بچے تو وه اون حقوق کي مناسبت سے جو هر شریك جایداد مشترکه مین رکهتا هو جزوجائداد سمجها جایگا

(۵) ایکٹ هذا کے احکام کي پابندي کیساتهه تمام قرضے جو فهرست مین درج کیئے گئے هون مطابق رقومات ایسے قرضونکے اور بغیر کسي ترجیح کے حصه رسدي کے مطابق ادا کیئے جاینگے

(۶) اگر اون قرضونکي اداي کے بعد کچهه بچے تو وه اوس سود کی اداي مین صرف کیا جایگا جو قرضدار کے دیوالیه قرار دیئے جانے کي تاریخ سے به حساب ۶ روپیه سیکڑا سالانه جمله قرضهاي مندرجه فهرست پر لگایا جایگا

دفعه ۶۲ — (۱) حصه رسدي ٹهیرانے مین رسیور کو چاهیئے که اتني جایداد اپنے پاس رکهلے حصه رسدي ٹهیرانیکے متعلق جس سے رقوم ذیل ادا کیجا سکین

(الف) وه قرضے جو ایکٹ هذا کي رو سے ثابت هوسکین اور جو دیوالیه کے بیان سے یا کسي اور طرح ایسے اشخاص کو یافتنی معلوم هون جو اتنی دور رهتے هون که معمولي سلسله خط و کتابت مین اونکو کافي وقت اپنا ثبوت پیش کرنیکے لیئے نه ملا هو -

(ب) وه قرضے جو ایکٹ هذا کي رو سے ثابت هوسکین اور جس چیز کي نسبت دعوی هو وه ابتک طی نهوي هو

(ج) وه ثبوت یا دعوی جنکي نسبت تنازع هو - اور

(د) وه اخراجات جو جایداد کے اهتمام وغیره کے لیئے ضروري هون

(۲) احکام ضمن (۱) کي پابندي کیساتهه کل روپیه جو موجود هوگا بطور حصه رسدي کے تقسیم کیا جایگا -

اوس قرضدهنده کا حق جسنے حصه رسدي کے اعلان کے قبل اپنا قرضه ثابت نه کیا هو

دفعه ۶۳ — کوي قرضدهنده جس نے قبل اعلان کسي رسدي حصه یا حصونکے اپنا قرضه ثابت نه کیا هو مستحق اس بات کا هوگا که اوس روپیه مین سے جو اوس وقت رسیور کے پاس هو قبل ازان که وه کسی آینده رسدي حصه یا حصوںکي اداي مین لگایا جاے . کوي رسدي حصه یا حصے پاے جو اوسکو اوسوقت تک نه ملے هون - مگر وه اوس حصه رسدي کي تقسیم مین جو قبل اوسکے قرضه ثابت هرنیکے قرار پا چکا هو خلل انداز هونیکا اسوجهه سے مستحق نهوگا که وه اوسمین شریک نهین هوا

آخري حصه رسدي

دفعه ۶۴ — جب رسیور کو دیوالیه کي کوي جایداد یا اوسکا اوسقدر حصه جو عدالت کی راے مین بغیر کار رسیوري کو بے ضرورت بڑهاے هوے وصول هوسکے وصول هوجاے تو رسیور کو لازم هوگا که آخري حصه رسدي کا اعلان کردے - لیکن قبل ایسا کرنیکے وه اون تمام لوگون کو جنکا قرضدهنده هونا بذریعه اطلاع معلوم هوگیا هو مگر ثابت نهوا هو مقرره طریقه پر نوٹس دیگا که اگر وه اپنے دعوے اندر وقت مقرره نوٹس کے ثابت نکرینگے تو بلالحاظ

(۲۲ - 22)

اونکے دعوونکے وہ آخري حصه رسدي تقسيم کرنا شروع کرديگا - اور بعد گذر جانے وقت مقررہ کے يا اگر عدالت کسي ايسے دعوي دار کي درخواست پر اوسکو اپنا دعوي ثابت کرنيکے ليئے کچھہ اور وقت دے تو بعد گذر جانے اوس وقت مزيد کے ديواليه کي جايداد بلا لحاظ دوسرے لوگونکے دعوونکے قرضدهندگان مندرجه فهرست کے درميان تقسيم کرديجائيگي

حصه رسدي کيلئے مقدمه نه دايرہونيکے متعلق

دفعه ۶۵ — کوئي مقدمه واسطے دلا پانے حصه رسدي کے بنام رسيور داير نهوسکيگا - ليکن اگر رسيور حصه رسدي دينے سے انکار کرے تو عدالت کو اختيار هی که کسي قرضدهنده مندرجه فهرست کي درخواست پر رسيور کو اوسکي ادائي کا حکم دے نيز يه که وہ اپنے روپيه سے سود اوس حصه رسدي پر اوتني مدت کا جبتک وہ ادا نهوا هو اور درخواست کا خرچه ادا کرے

انتظام از طرف ديواليه اور اوسکي زرگذارہ کے متعلق

دفعه ۶۶ — (۱) عدالت کو اختيار هی که خود ديواليه کو اپني کل يا جزو جايداد ديواله کے انتظام کي نگهداشت کے ليئے يا قرضدهندون کے نفع کي غرض سے اپنے کاروبار (اگر کوئي کاروبار هو) کو چلانيکے ليئے اور اسکے علاوہ کسي اور طرح جايداد کے اهتمام مين ايسے طريقه اور ايسي شرايط پر جسطرح که عدالت هدايت کرے مدد دينے کے ليئے مقرر کرے

(۲) عدالت کو اختيار هی که وقتاً فوقتاً ديواليه کا گذارہ جو ازروے انصاف مناسب هو اوسکي جايداد مين سے اوسکي اور اوسکے اهل و عيال کي پرورش کيواسطے يا بمعاوضه اوسکي محنت کے اگر وہ اپنا کاروبار اوٹھانے مين مصروف هو مقرر کرے - مگر يه گذارہ کسيوقت عدالت کے حکم سے گھٹ بڑھ سکتا يا مقرر هو سکتا هی

ديواليه کا حق نسبت زر باقي کے

دفعه ۶۷ — قرضدهندونکا کل روپيه مع سود مقررہ ايکٹ هذا ادا هوجانيکے بعد اور بعد ادائي اخراجات متعلق کارروائي زير ايکٹ هذا جو کچھه بچيگا اوسکا مستحق ديواليه هوگا

اپيل بحضور عدالت بنام رسيور

اپيل بحضور عدالت بنام رسيور

دفعه ۶۸ — اگر ديواليه يا قرضدهندونمين سے کوئي شخص يا کوئي اور شخص رسيور کے کسي فعل يا فيصله سے ناراض هو تو وہ عدالت مين درخواست ديسکتا هی اور عدالت کو اختيار هی که اوس فعل يا فيصله کو جسکے متعلق اپيل کيجاوے خواہ بحال رکھے يا پلٹ دے يا اوسمين ترميم کردے اور جو حکم قرين انصاف سمجھے صادر کرے

مگر شرط يه هی که کوئي درخواست زير ضمن هذا بعد گذر جانے اکيس دنکے اوس فعل يا فيصله کي تاريخ سے جسکے متعلق اپيل کي گئي هو منظور نهين کيجائيگي

حصه چهارم

سزائين

جرائم منجانب قرضدار

دفعه ۶۹ — اگر کوئي قرضدار خواہ قبل يا بعد صادر هونے حکم قراردادہ کے

(الف) قصداً اون فرائض کے ادا کرنے سے قاصر رهے جو اوسپر دفعه ۲۲ کي رو سے عايد کئے گئے هين يا اپني جائداد کے کسي جزو کو جو ايکٹ هذا کي رو سے اوسکے قرضدهندون

(23 - ۲۳)

کے درمیان قابل تقسیم هو اور جو اوسوقت اوسکے دخل یا قبضه میں هو عدالت کے یا کسي ایسے شخص کے قبضه میں ندیدے جسکو عدالت نے قبضه لینے کے لئے مجاز کیا هو - یا

(ب) اپنے معاملات کي حالت کو چھپانے یا ایکٹ هذا کي اغراض کو نه پوري هونے دینے کي نیت سے ازروئے فریب

(۱) اپنے اون معاملات کے متعلق جو ایکٹ هذا کي رو سے زیر تحقیقات هون کسي کاغذ کو تلف کردے یا کسي اور طریقه سے اوسکي پیشي کو عمداً روکے یا قصداً روک رکھے - یا

(۲) جھوٹا بہي کھاته رکھے یا کسي دوسرے سے رکھوائے - یا

(۳) اپنے اون معاملات کے متعلق جو ایکٹ هذا کي رو سے زیر تحقیقات هون کسي کاغذ میں کوئي غلط اندراج تحریر کرے یا کوئي صحیح اندراج نکرے یا قصداً کوئي تغیر تبدل کرے یا اوس کاغذ کو غلط کردے - یا

(ج) اوس رقم کو کم کرنیکي نیت سے جو اوسکے قرضدهندونکے درمیان تقسیم هوني چاهیئے یا اپنے قرضدهندونمین سے کسي کو بیجا ترجیح دینے کے خیال سے ازروئے فریب -

(۱) کسي قرضه کو جو اوسکا کسیکے ذمه یا کسي اور کا اوسکے ذمه باقي هو ادا کردے یا چھپا ڈالے - یا

(۲) اپني جایداد کے کسي جزو کو خواه وه کسي قسم کي هو لیکر بھاگ جائے یا اوسکو زیر بار کرے یا مکفول کرے یا چھپا ڈالے

تو ثبوت جرم پر عدالت اوسکو قید کي سزا دیگي جسکي میعاد ایک سال تک هو سکتي هی

دفعه ۷۰ — (۱) جب عدالت کا اطمینان هو جائے که کسي جرم محوله دفعه ۶۹ کي تحقیقات کے لیئے وجه موجود هی تو عدالت هدایت کریگی که ایک نوٹس قرضدار پر حسب طریقه مقرره نسبت اجرائے سمن مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ (نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸) جاري هونا چاهیئے جسمین اوسکو حکم هوگا که وجه دکھلائے که کیون ایک یا چند جرایم اسپر قایم نه کیے جائین

ضابطه کارروائي متعلق مقدمات زیر دفعه ۶۹

(۲) اس نوٹس میں جرم مذکوره کي تفصیل هوگي - اور جایز هی که ایک هي نوٹس میں چند جرایم شامل کردیے جائین

(۳) بروقت سماعت نوٹس اور کسي جرم قایم کرده زیر نوٹس کے عدالت جهانتک ممکن هوگا اوس ضابطه کي پابندي کریگی جو باب ۲۱ مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ (نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸) میں مقدمات وارنٹ کي تجویز کے متعلق مقرر کیا گیا هی - اور مجموعه مذکور کا باب ۲۳ جو هایکورٹ اور عدالت سشن کي تجاویز سے متعلق هی دفعه هذا کي تجاویز سے متعلق نهوگا

(۴) متعدد جرایم زیر دفعه هذا ایک هي ساتهه قایم کیے جاسکتے هیں مگر شرط یه هی که ایسے جرایم زیر دفعه هذا کے لیے جو ایک هي کارروائي دیواله کے اثنا میں کیے گئے هون کسي قرضدار کو ایسي قید کي سزا نهین دیجایگي جسکي مجموعي میعاد دو سال سے زیاده هو

(۵) عدالت کو اختیار هی که جرم زیر دفعه ۶۹ کے متعلق خود تحقیقات کرنیکے بجائے وه جرم مذکور کي تحقیقات بذریعه درخواست تحریري کے کسي قریب ترین مجسٹریٹ درجه اول سے

(24 - ۲۴)

کراسکتي هی جسکو اختیار سماعت حاصل هو - اور مجسٹریٹ مذکور کو لازم هوگا که درخواست مذکور کے متعلق حسب طریقه مقرره مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ ع (نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸) کارروائي کرے

مگر شرط یه هی که درخواست کنندہ کا اظهار لینا ضروري نهوگا

بریت یا تصفیه کے بعد مجرمانه ذمهداري

دفعه ۷۱ — جب کوئي دیوالیه جرایم محوله دفعه ۶۹ مین سے کسیکا مرتکب هو تو وه اوس جرم کي نسبت محض اسوجه سے که اوسکي بریت هوگئي هی یا کوئي مصالحت یا تدبیر انتظام طي پا گئي هی کسي مقدمه سے جو اوسکے خلاف چلایا جاے بري الذمه نه هو سکیگا

اگر غیر بري شده دیوالیه قرضه لے

دفعه ۷۲ — (۱) جو غیر بري شده دیوالیه کسي شخص سے بغیر اوسکو اس بات کي اطلاع دیئے هوے که وه غیر بري شده دیوالیه هی ۵۰ روپیه یا زیاده قرضه لیگا وه مجسٹریٹ کے روبرو مجرم ثابت هونے پر سزاے قید کا مستوجب هوگا جسکي میعاد چهه مهینه تک هوسکتي هی یا جرمانه کا یا دونوں سزاونکا مستوجب هوگا

(۲) اگر عدالت اس بات کے یقین کرنیکي وجهه رکهتي هو که کسي غیر بري شده دیوالیه سے جرم متذکره ضمن (۱) سرزد هوا تو وه بعد تحقیقات ابتدائي ضروري کے مقدمه کو تجویز کے واسطے قریب ترین مجسٹریٹ درجه اول کے پاس بهیجسکتي هی اور مجرم کو زیر حراست بهیج سکتي هی یا اوس سے مجسٹریٹ مذکور کے روبرو حاضر هونے کے لیئے کافي ضمانت لیسکتي هی - نیز کسي شخص سے تجویز مذکور کیوقت حاضر هونے اور شهادت دینے کا مچلکه لیسکتي هی

دیوالیه کي ناقابلیت

دفعه ۷۳ — (۱) اگر کوئي قرضدار زیر ایکٹ هذا پهلي مرتبه یا دوباره دیوالیه قرار دیا جاے تو دفعه هذا کي پابندي کیساتهه وه امور ذیل کے قابل نرهیگا :—

(الف) بحیثیت مجسٹریٹ مقرر کیا جانا یا کام کرنا

(ب) کسي حکام مقامي کے کسي ایسے عهده کے واسطے منتخب کیا جانا جسکا تقرر بذریعه ایلکشن کے هوتا هو - یا کسي ایسے عهده پر کام کرنا جسکے واسطے کوئي تنخواه مقرر نهو - اور

(ج) بحیثیت ممبر کسي حکام مقامي کے منتخب کیا جانا یا بیٹهنا یا ووٹ دینا

(۲) دفعه هذا کي ناقابلیتیں جو کسي دیوالیه سے متعلق هیں ذیل کي صورتونمین دور هوجاینگي اور جاتي رهینگي اگر —

(الف) حکم قرارداد دفعه ۳۸ کي رو سے منسوخ کردیا جاے - یا

(ب) دیوالیه عدالت سے حکم بریت - عام اس سے که وه حکم قطعي هو یا شرطیه - مع ایک سرٹیفکٹ بدین مضمون کے حاصل کرے که اوسکے دیواله کا سبب اوسکي بدقسمتي تهي نه که اوسکي کوئي بد معاملگي

(۳) عدالت کو اختیار هی که ایسا سرٹیفکٹ عطا کرے یا دینے سے انکار کرے جیسا وه مناسب سمجهے - لیکن حکم انکار کي اپیل هوسکے گي

حصه پنجم

سرسري اهتمام

دفعه ۷۴ — جب کوئي درخواست منجانب یا بنام قرضدار داخل کیجاے تو اگر عدالت کو بیان حلفي کے ذریعه سے یا کسي اور طریقه سے اطمینان هوجاے که اوسکی

(۲۵ - 25)

دینے کا اختیار هی کہ قرضدار کی جایداد کا اهتمام سرسری طریقہ پر کیا جاے - اور بنابران ایکٹ هذا کے احکام مین ترمیمات ذیل واقع هونگی - یعنی :—

(۱) تاوقتیکہ عدالت اور نہج پر هدایت نکرے کوی نوٹس زیر ایکٹ هذا مقامی سرکاری گزٹ مین شایع نہین کیا جایگا

(۲) قرضدار کی درخواست منظور هوجانے پر قرضدار کی جایداد عدالت کے سپرد بہ حیثیت رسیور کے هوجایگی

(۳) درخواست کی سماعت کیوقت عدالت کو لازم هی کہ قرضدار کے کل قرضہ اور جایداد کے متعلق تحقیقات کرے - اور حکم تحریری کے ذریعہ سے اوسکو معین کردے - اور ایسی صورت مین دفعہ ۳۳ کی فہرست مرتب کرنیکی ضرورت نہوگی

(۴) قرضدار کی جایداد معقول عجلت کیساتھ وصول کرکے اگر ممکن هوا تو ایکهی مرتبہ تقسیم کردیجایگی

(۵) قرضدار کو لازم هی کہ حکم قرارداد کی تاریخ سے چھ مہینہ کے اندر اپنی بریت کے لیئے درخواست کردے - اور

(۶) اسیطرحکی دوسری ترمیمین جو کمی اخراجات اور آسانی ضابطہ کی غرض سے مقرر کیجاوین

مگر شرط یہ هی کہ عدالت کسی وقت یہ هدایت کرسکتی هی کہ معمولی طریقہ جو ایکٹ هذا مین مقرر کیا گیا هی قرضدار کی جایداد کے متعلق اختیار کیا جاے - اور اوسکے بعد ایکٹ هذا اوسیکے مطابق اثر پذیر هوگا

حصہ ششم

اپیل

دفعہ ۷۵ — (۱) قرضدار یا کوی قرضدہندہ یا رسیور یا کوی دوسرا شخص بناراضی کسی فیصلہ یا حکم کے جسکو بہ تعمیل اختیارات صیغہ دیوالہ کسی عدالت ماتحت عدالت ضلع نے صادر کیا هو اپیل عدالت ضلع مین دایر کرسکتا هی - اور حکم عدالت ضلع کا ایسی اپیل پر قطعی هوگا

اپیل

مگر شرط یہ هی کہ هایکورٹ کو اختیار حاصل هی کہ اپنی تشفی کے لیئے نسبت اس امر کے کہ جو حکم عدالت ضلع نے صادر کیا وہ قانون کے مطابق هی مقدمہ کو طلب کرکے جو حکم مناسب سمجھے اوسکی نسبت صادر کرے

نیز شرط یہ هی کہ کوی ایسا شخص بناراضی ایسے فیصلہ کے جسکو عدالت ضلع نے عدالت ماتحت کے فیصلہ کی اپیل پر زیر دفعہ ۴ صادر کیا هو هایکورٹ مین وجوهات متذکرہ ضمن (۱) دفعہ ۱۰۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸) مین سے کسی کی بنا پر دایر کرسکتا هی

(۲) کوی ایسا شخص بناراضی کسی ایسے فیصلہ یا حکم عدالت ضلع کے جسکی تصریح ضمیمہ نمبر ۱ مین کردی گئی هی اور جسکو عدالت ضلع نے کسی حکم صادر کردہ عدالت ماتحت پر غیر از اپیل صادر کیا هو هایکورٹ مین اپیل دایر کرسکتا هی

(۲۶ - 26)

(۳) کوئي ایسا شخص بناراضي کسي دوسرے حکم کے جسکو عدالت ضلع نے کسی حکم صادر کرده عدالت ماتحت پر غیر از اپیل صادر کیا هو باجازت عدالت ضلع یا باجازت هایکورٹ هایکورٹ مین اپیل دایر کرسکتا هی

(۴) میعاد سماعت اوس اپیل کی جو دفعه هذا کي رو سے عدالت ضلع مین دایر کي جاے تیس دن هوگي اور اوسکي جو هایکورٹ مین دایر هو نوے دن هوگي

حصه هفتم

متفرقات

دفعه ۷۶ — قواعد مرتبه زیر ایکٹ هذا کي پابندي کے ساتهه خرچه کسی کارروائي کا جو ایکٹ هذا کي رو سے کیجاے اور جسمین قرضدار کو دیواني جیل مین رکهنے کا خرچه بهي داخل هی اوس عدالت کي راے پر موقوف هی

خرچه جسمین کارروائي کیجاے

دفعه ۷۷ — تمام عدالتین جنکو اختیارات صیغه دیواله حاصل هون اور افسران ایسي عدالتونکے جمله معاملات دیواله مین بالا تفراد ایک دوسرے کي مدد کرینگے اور معاون هونگے - اور حکم ایک عدالت کا جو دوسري عدالت سے مدد کي خواستگار هو اس امر کے لئے کافي سمجها جایگا که عدالت آخرالذکر اون معاملات کي نسبت جنکے بارے مین حکم مذکور مین هدایت هو ایسے اختیارات عمل مین لاے جنکو اون دونون عدالتون مین سے کوئي عدالت ویسے هي معاملات کی نسبت اپنے علاقه مین عمل مین لاسکتي هو

عدالتین ایک دوسرے کي مدد کرینگي

دفعه ۷۸ — (۱) ایکٹ میعاد سماعت هند سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۹ سنه ۱۹۰۸) کي دفعات ۵ و ۱۲ کے احکام اون اپیلون اور درخواستون سے متعلق هونگے جو زیر ایکٹ هذا داخل هون - اور دفعه ۱۲ مذکوره بالا کي اغراض کے لیئے وه فیصله جو زیر دفعه ۴ صادر هوگا ڈگری متصور هوگا

میعاد سماعت

(۲) اگر حکم قرارداد ایکٹ هذا کی رو سے منسوخ کردیا جاے تو کسی ایسے مقدمه یا اجراے ڈگري کي درخواست کی مدت سماعت کے حساب کرنے مین (سواے اوس مقدمه یا درخواست کے جسکي نسبت عدالت کي اجازت زیر ضمن (۲) دفعه ۲۸ حاصل کی گئي هو) جو حکم قرارداد زیر ایکٹ هذا کے صادر هونے کی وجه سے دایر نهوا هو یا داخل نهوئي هو وه مدت جو حکم قرارداد کي تاریخ سے لغایت تاریخ حکم تنسیخ هو خارج کردی جائیگی

مگر شرط یهه هی که دفعه هذا کا کوئي مضمون اوس مقدمه یا درخواست سے متعلق نهوگا جو ایسے قرضه کے بارے مین هو جو ثابت هوسکتا هو لیکن ایکٹ هذا کي رو سے ثابت نه کیا گیا هو

دفعه ۷۹ — (۱) هائی کورٹ واقع فورٹ ولیم صوبه بنگال بعد حصول منظوري نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے اور کوئي دوسري هائي کورٹ بعد حصول منظوري لوکل گورمنٹ کے احکام ایکٹ هذا کے نفاذ کے واسطے قواعد وضع کرسکتي هی

اختیار وضع قواعد

(۲) قواعد مذکور خاصکر اور بغیر کم کرنے عمومیت اختیار مذکوره بالا کے امور ذیل کي نسبت هونگے :—

(الف) نسبت تقرر اور معاوضه رسیوران کے (سواے رسیوران سرکاري کے) اور جانچ حساب رسیوران کے اور خرچه ایسي جانچ کے

(27 - ۲۷)

(ب) نسبت قرضدهندون کے جلسون کے

(ج) نسبت ضابطه کارروائي اوس صورت مین جبکه قرضدار ایک فرم هو - اور

(د) نسبت ضابطه کارروائي متعلق اون جایدادون کے جنکا اهتمام سرسري طریقه سے هونا چاهئے

(۳) تمام قواعد جو دفعه هذا کي رو سے وضع کئے جائینگے گزٹ آف انڈیا مین یا سرکاري لوکل گزٹ مین جیسي صورت هو مشتهر هونگے - اور بعد مشتهري کے وه اسي طرح موثر هونگے که گویا ایکٹ هذا کي رو سے نافذ هوے تھے

اختیارات جو سرکاري رسیورونکو دئے جاسکتے هین

دفعه ۸۰ — (۱) هایکورٹ بعد حصول منظوري مذکور الصدر وقتاً فوقتاً هدایت کرسکتي هے که اون معاملات مین جنمین ایکٹ هذا کي رو سے عدالتونکو اختیار دیا گیا هی سرکاري رسیور کو جمله یا بعض اختیارات ذیل به پابندي هدایات عدالت حاصل هونگے - یعني :—

(الف) سماعت درخواست دیواله - قرضدار کا اظهار لینا اور حکم قرارداد صادر کرنا

(ب) فهرست مرتب کرنا اور قرضدهندونکے ثبوت کو منظور یا نامنظور کرنا

(ج) حکم بریت صادر کرنا

(د) تصفیه باهمي یا تدبیر انتظام کو منظور کرنا

(ه) بهت ضروري معاملات مین احکام درمیاني صادر کرنا - اور

(و) سماعت اور فیصله کرنا کسي ایسي درخواست کا جسکي مخالفت نه کیجاے یا جسکي کارروائي یکطرفه هو

(۲) بپابندي اوس حکم کے جو عدالت مین اپیل کرنیکي نسبت دفعه ۶۸ مین بیان کیا گیا هی کوئي حکم جسکو سرکاري رسیور به نفاذ اختیارات مذکور صادر کرے یا کوئي فعل جو وه کرے عدالت کا حکم یا فعل سمجها جایگا

لوکل گورمنٹ کا اختیار نسبت اسکے که ایکٹ هذا کے بعض احکام بعض عدالتونسے متعلق نه کئے جائین

دفعه ۸۱ — لوکل گورمنٹ کو بعد حصول منظوري نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے اختیار هی که بذریعه اشتهار مندرجه سرکاري لوکل گزٹ کے یه اعلان کردے که دفعات ایکٹ هذا مصرحه ضمیمه دوم مین سے کوئي دفعه اوس کارروائي دیواله سے متعلق نه کیجاے جو کسي ایسي عدالت یا عدالتونمین زیر تجویز هو جنکو ایکٹ هذا کي رو سے کسي حصه ملک مین جو لوکل گورمنٹ مذکور کے زیر حکومت هو اختیارات حاصل هون

مستثنیات

دفعه ۸۲ — ایکٹ هذا کا کوئي مضمون

(الف) ایکٹ دیواله بلاد پریسیڈنسي سنه ۱۹۰۹ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۹) یا دفعه ۸ ایکٹ عدالتهاے لور برهما سنه ۱۹۰۰ (نمبر ۶ سنه ۱۹۰۰) پر موثر نهوگا - اور

(ب) نه اون مقدمات سے متعلق هوگا جنسے باب ۴ ایکٹ دادرسي مزارعان ملک دکن سنه ۱۸۷۹ (نمبر ۱۷ سنه ۱۸۷۹) متعلق هی

(۲۸ - 28)

دفعه ۸۳ — (۱) اناکٹمنٹان مندرجه ضمیمه سیوم دفعه هذا کي رو سے اوس حد تک منسوخ کیے گئے جسکي تصریح ضمیمه مذکور کے خانه چهارم مین کردیگئي هی تنسیخ

(۲) اگر کسي اناکٹمنٹ مین یا کسي دستاریز مین جو ایکٹ هذا کے شروع نفاذ کیوقت نافذ هو کوئي حواله باب ۲۰ (دیوالیه مدیونان ڈگري) مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۸۷۷ (نمبر ۱۰ سنه ۱۸۷۷) یا باب ۲۰ مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۸۸۲ (نمبر ۱۴ سنه ۱۸۸۲) یا انکي کسي دفعه کیطرف هو تو جهانتک ممکن هوگا ایسا سمجها جایگا که وه حواله ایکٹ هذا کي طرف یا اسکے هم مضمون دفعه کي طرف هی

ضمیمه اول

(دیکهو دفعه ۷۵ (۲))

وه فیصلے اور احکام جنکی اپیل هایکورٹ مین زیر دفعه ۷۵ (۲) دایر هو سکتي هی

دفعه	فیصله یا حکم کي نوعیت
۴	فیصله امور متعلق حقیت و ترجیح وغیره جو کارروائي دیواله کے وقت پیدا هون
۲۵	حکم نسبت تسمس کرنے درخواست کے
۲۶	حکم نسبت دلانے معاوضه کے
۲۷	حکم قرارداد
۳۳	حکم نسبت اندراج قرضه کے فهرست مین
۳۵	حکم نسبت تنسیخ حکم قرار داد کے
۳۷	حکم نسبت اعلان اون شرایط کے جنکے مطابق قرضدار کي جایداد حکم قرار داد کي تنسیخ پر اوسکو واپس ملیگي
۴۱	درخواست بریت پر جو حکم دیا جاے
۵۰	حکم نسبت خارج یا تخفیف کیے جانے قرضه کے فهرست سے
۵۳	حکم نسبت تنسیخ انتقال بالاراده کے
۵۴	فیصله نسبت اس امر کے که کوئي انتقال جایداد کسي قرضدار کے حق مین ترجیح هی
۶۹	قرضدار کا کسي جرم زیر دفعه هذا کے لئے مجرم قرار پانا اور سزایاب هونا

ضمیمه دوم

(دیکهو دفعه ۸۱)

دفعه هذا کے وه احکام جنکا تعلق لوکل گورمنٹ روک سکتي هی

احکام ایکٹ هذا دفعه	مضمون
۲۶	معاوضه دلانے کے متعلق
۲۸ (۳)	اوس جایداد کے متعلق جسکا که دیوالیه مالک مشهور هو
۳۴	اون قرضونکے متعلق جو ایکٹ هذا کي رو سے ثابت هو سکتے هین
۳۸ ۳۹ ۴۰	تصفیه باهمي اور تدبیر انتظام کے متعلق

احکام ایکٹ هذا	مضمون
۴۲ (۱) و (۲)	قطعي حکم بریت صادر کرنے سے انکار کرنیکے متعلق
۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰	قرضونکے ثبوت کا طریقه
۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵	گذشته معاملات پر دیواله کا اثر
۶۱ [سواے فقره (الف) ضمن (۱) کے اور ضمن (۴) کے]	قرضونکي ترجیح کے متعلق
۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵	حصه رسدي کے متعلق
۶۶	اهتمام از طرف دیوالیه اور اوسکے زر گذاره کے متعلق
۷۴	غیر بري شده دیوالیه اگر قرضه لے تو اوسکي سزا کے متعلق

ضمیمه سیوم

ایکٹ هاي منسوخ شده

(دیکھو دفعه ۸۳)

سنه	نمبر	مختصر نام	مقدار تنسیخ
۱۹۰۷	۳	ایکٹ دیواله مفصلات سنه ۱۹۰۷	اوسقدر جو منسوخ نهین کیا گیا هی
۱۹۱۴	۴	ایکٹ توسیع اختیارات حکام ماتحت سنه ۱۹۱۴	حصه اول کے ضمیمه اول مین وه اندراج جو ایکٹ نمبر ۳ سنه ۱۹۰۷ کے متعلق هی
۱۹۱۴	۱۰	ایکٹ ترمیم و تنسیخ سنه ۱۹۱۴	ضمیمه اول مین وه اندراج جو ایکٹ نمبر ۳ سنه ۱۹۰۷ کے متعلق هین

SGPI23-282LD-5-5-20-510.

ACT No. X OF 1920.

ایکٹ نمبر ۱۰ سنه ۱۹۲۰ ع

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۱ مارچ سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض یکجا اور ترمیم کرنے قانون متعلق کفالت نامجات سرکاري کے

چونکه قرین مصلحت هی که قانون متعلق کفالت نامجات سرکاري کي یکجائي اور ترمیم کیجاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام - دائره نفاذ اور آغاز

دفعه ۱ — (۱) جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ کفالت نامجات هند سنه ۱۹۲۰ ع رکھا جاے

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین هوگا جسمین برٹش بلوچستان بھي شامل هی - اور

(۳) سنه ۱۹۲۰ ع کے ماه اپریل کي پهلي تاریخ کو یهه نافذالعمل هوگا

تعریفات

دفعه ۲ — تاوقتیکه مضمون یا سیاق عبارت سے اسکے خلاف نه پایا جاے ایکٹ هذا مین —

(الف) " کفالت نامهٔ سرکاري " سے پرامیسري نوٹ (جسمین ٹریزري بل بھي داخل هین) اور اسٹاک سرٹیفیکٹ اور بیرر بانڈ اور دوسرے هر قسم کے کفالت نامجات مراد هین جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل یا کسي لوکل گورمنٹ کي طرف سے کسي ایسے قرضه کي بابت جاري هوئے هون جو خواه قبل یا بعد اجرا ایکٹ هذا کے لیا گیا هو - مگر اس مین کرنسي نوٹ داخل نهین هی - اور

(ب) " مقرره " سے ان قواعد کے رو سے مقرر کیا هوا مراد هی جو زیر ایکٹ هذا وضع کیے جائین

نوٹس بابت امانت لائق قبول نهین هی الا جبکه اسکے خلاف حکم هو

دفعه ۳ — (۱) کوئي نوٹس بابت کسی امانت کے کسی کفالت نامهٔ سرکاري کي نسبت گورمنٹ مین لائق قبول نهوگا الا جبکه ایکٹ هذا مین یا زیر ایکٹ هذا اسکے خلاف حکم هو

(۲) صرف اسوجهه سے که کسی کفالت نامه سرکاري پر وصي یا منتظم کي به حیثیت وصي یا منتظم کے ، لکھي هوئي عبارت ظهري کو گورمنٹ نے تسلیم کرلیا هی یهه نه سمجھا جائیگا که گورمنٹ کو نوٹس بابت کسي امانت کے ملا هی - اور نه گورمنٹ کسي ایسے وصیت نامه کي شرائط کو دریافت کریگي جسکا که وصي یا منتظم مذکور پابند هو - لیکن وصي یا منتظم کے باضابطه تقرر کے متعلق تشفي حاصل کرلینے پر گورمنٹ مجاز هوگي که اوسکو اوس کفالت نامه سرکاري کا پورا مالک تسلیم کرے جسکو اوس شخص کي جائداد سے تعلق هو جسکا که وصي یا منتظم مذکور قائم مقام هو

(2 - ۲)

دفعه ۴ — (۱) بلا لحاظ کسي مضمون کے جو ایکٹ معاهده سنه ۱۸۷۲ع (نمبر ۹ سنه ۱۸۷۲) کي دفعه ۴۵ مین مندرج هی

زر کفالت‌نامجات سرکاري کے یا بندگان مشترک یا مختلف مین سے جو زنده رهین اونکا حق

(الف) جب کسي کفالت‌نامهٔ سرکاري کے روپی دو یا دو سے زیاده شخصون کو بالاشتراک یافتني هون اور ان دو مین سے یا ان دو سے زیاده شخصون مین سے کوئي مرجاے - تو اوس کفالت‌نامه کے روپی اوس شخص کو یا ان شخصون کو دیئے جائینگے جو باقي رهے یا رهین - اور

(ب) جب کسی کفالت‌نامه سرکاري کے روپے دو یا دو سے زیاده شخصون کو علیحده علیحده یافتني هون اور ان دو مین یا ان دو سے زیاده شخصون مین سے کوئي مرجائے تو اوس کفالت‌نامه کے روپے اوس شخص کو یا ان شخصون کو جو باقي رهے یا رهین یا متوفی کے قائم مقام کو یا ان مین سے کسي کو دئے جائینگے

(۲) یه دفعه تعلق پذیر هوگي عام اس سے که وفات مذکوره بالا خواه قبل یا بعد نفاذ ایکٹ هذا کے وقوع مین آئي هو یا آے

(۳) کوئي مضمون مندرجه ایکٹ هذا کسی ایسے دعوي مین مخل نهوگا جو شخص متوفی کا قائم مقام پس مانده شخص یا پس مانده شخصون پر بذریعه یا متعلق اوس کفالت‌نامه کے رکھتا هو جس سے ضمن (۱) تعلق رکھتي هی

دفعه ۵ — بلا لحاظ کسي مضمون کے جو ایکٹ دستاویزات قابل بیع و شراء سنه ۱۸۸۱ع (نمبر ۲۶ سنه ۱۸۸۱ ع) کی دفعه ۱۵ مین مندرج هی کوئي عبارت ظهري جو گورمنٹ پرامیسري نوٹ پر لکھي هوئي هو جایز نه سمجھي جائیگي الا جبکه خود کفالت نامه کي پشت پر قابض کے دستخط ثبت هون

عبارت ظهري خود کفالت‌نامه کي پشت پر لکھي جائیگي

دفعه ۶ — (۱) کسي ایسے دفتر سرکاري کي صورت مین جسکي نسبت نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً بذریعهٔ اشتهار مشتهرهٔ گزٹ آف انڈیا یه تجویز فرمائین که یه ضمن اوس سے متعلق هوگي - کفالت نامهٔ سرکاري پر یا ارسکي پشت پر یه لکھا جاسکتا هی که ارسکا روپیه عهدے کے نام سے اوس شخص کو جو اوس عهدے پر قابض هو یا ارسکے حکم کے بموجب کسي اور کو دیا جائیگا

سرکاري عهدجات کے عهده‌داران موجودالوقت کفالت نامجات سرکاري کے قابض هوسکتے هین

(۲) جب حسب مذکورهٔ بالا کوئي کفالت نامه سرکاري بنایا جاے یا اوسپر عبارت ظهري لکھي جاے تو یه تصور کیا جائیگا که وه اوس عهدے کے ایک قابض کے پاس سے اوسي عهدے کے دوسرے قابض قائم مقام کے پاس اوس تاریخ کو اور اوس تاریخ سے بدون کسي عبارت ظهري یا عبارت ظهري مزید کے منتقل هوا که جس تاریخ کو شخص قائم مقام مذکور نے اوس عهدے کا چارج لیا

(۳) جب اوس عهدے کا قابض کسي ایسے کفالت نامهٔ سرکاري پر جو حسب مذکورهٔ بالا بنایا گیا هو یا جسپر حسب مذکورهٔ بالا عبارت ظهري لکھي گئي هو کسي تیسرے شخص کا نام عبارت ظهري مین لکھے تو ارسکو لازم هوگا که اوس عبارت کے نیچے اپنا اور اپنے عهدے کا نام مندرج کردے

(۴) کسي کفالت نامه سرکاري پر کي کوئي ایسي تحریر جو کسي سرکاري عهدے کے قابض کے نام مین بالفعل موجود رهے یا قبل اسکے موجود رهي هو اور جسکے ذریعه سے کفالت‌نامه مذکور پر یا

(3) ٣

اوسکي پشت پر يه لکها رهے يا لکها رها هو که اوس کفالت کے روپی عهدے کے نام سے اوس شخص کو جو اوس عهدے پر قابض رهے يا اوس شخص کے حکم کے بموجب کسي اور کو دیے جائين صرف اس وجه سے که کفالت نامه مذکور اوس طور پر بنایا گیا یا اوسپر ویسي عبارت ظهري لکهي گئي باطل نه سمجهي جائيگي اور نه هوگي

(٥) يه دفعه جيسي که اوس عهدے سے متعلق هوگي جسپر ایك هي شخص قابض هی ويسي هي اوس عهدے سے متعلق هوگی جسپر دو یا دو سے زیاده اشخاص بالاشتراک قابض هين

کفالتونکا والیان ریاستہاے هند کے نام جاري کرنا

دفعه ۷ — باوجود کسي مضمون کے جو ایکٹ دستاویزات قابل بیع و شرا سنه ۱۸۸۱ (نمبر ۲۶ سنه ۱۸۸۱) مين مندرج هی نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل مجاز هين که کسي قرضه کي بابت هندوستان مين کسي واليئے رياست کے نام سرکاري کفالتين ايسي فارم مين اور ايسي شرايط کيساتهه جاري کرين جو اونکي بيع و شرا اور تسلسل اور ديگر امور کي نسبت مقرر کردیجاين

کفالت نامه سرکاري پر عبارت ظهري لکهنے والا اوسکے روپی کا ذمه‌دار نهوگا

دفعه ۸ — باوجود کسي مضمون کے جو ایکٹ دستاویزات قابل بیع و شرا سنه ۱۸۸۱ (نمبر ۲۶ سنه ۱۸۸۱) مين مندرج هی کوي شخص محض اس وجه سے که اوسنے کسي کفالت نامه سرکاري پر عبارت ظهري لکهه دي اسبات کا مستوجب نه سمجها جائيگا که کوي تعداد زر بابت اصل يا سود جو اوسکي رو سے واجب الادا هو اوس سے ادا کرائي جاے

کفالت نامجات سرکاري پر دستخط کا منقوش هونا

دفعه ۹ — (۱) جائز هی که دستخط اوس شخص کے جو گورمنٹ کي طرف سے کفالت نامجات سرکاري پر دستخط کرنے کا مجاز هو کفالت نامجات مذکور پر بذریعه چهاپه سربي يا کنده کاري یا چهاپه سنگي کے چهاپے یا کنده کیئے جائين یا کل کي کسي ترکيب سے منقوش کيئے جائين جسطرح که نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل هدايت کرين

(۲) ايسے دستخط جو حسب هدايت صدر بذريعه چهاپه سربي يا کنده کاري يا چهاپه سنگي کے چهاپے يا کنده کيئے گئے يا اور طرحپر منقوش کيئے گئے هون اوسي قدر صحيح اور جائز هونگے که گويا وه شخص مذکور کے دست خاص سے لکهے گئے تهے

مثني يا تجديدي يا تبديل شده يا يکجا يا تقسيم کرده کفالت نامجات کا جاري کيا جانا

مثني کفالت نامجات کا جاري کيا جانا

دفعه ۱۰ — (۱) جب کسي کفالت نامه کے کلیةً یا جزواً کهو جانے یا تلف هونے کا اظهار کيا جاے - اور کوي شخص يه دعوی کرے که وه ايسا شخص هی که اگر کفالت نامه مذکور کهونجاتا یا تلف نهوتا تو اوسکا روپیه اوسکو ملتا - تو وه شخص مجاز اسبات کا هوگا که مقرره افسر کے پاس درخواست کرے اور کهو جانے يا تلف هونے اور حقیقت دعوی کا ايسا ثبوت پهنچاکر جس سے افسر مذکور کي تشفي هو اور اگر کچهه فیس مقرر هو تو مقرره فيس ادا کرکے اوس سے ایک حکم اس مضمون کا حاصل کرے —

(الف) که اوس کفالت نامه کي بابت جسکے کهو جانے يا تلف هونے کا اظهار کيا گيا هی کفالت نامه مثني کے جاري کيئے جانے تک سود کے روپی اوسے ملين - اور

(ب) ایک کفالت نامه مثني جاري کیا جاے جسکے روپی درخواست کرنے والے کو ملين

(۴ - 4)

(۲) ضمن (۱) کے بموجب کوئي حکم صادر نہين هوگا جبتک که اوس کهو جانے یا تلف هونے کا مقررہ اشتہار جاري نہو -

(۳) ایک فہرست اون کفالت ناموجات کي جنکي نسبت کوئي حکم ضمن (۱) کي رو سے صادر هوا هو طریقه مقررہ پر شایع کیجهائیگي

دفعه ۱۱ — بٹرر بانڈ کا یا کسي اور طرح کے ایسے کفالت نامه سرکاري کا قابض جسکا روپیه حاصل کو قابل ادا هو مجاز اس بات کا هوگا که مقررہ افسر کے پاس درخواست دیکر اور بٹرر بانڈ کو یا اور طرح کے کفالت‌نامه کو اوسکے حواله کرکے اور اگر کچهه فیس مقرر هو تو مقررہ فیس ادا کرکے افسر مذکور سے ایک تجدیدي بٹرر بانڈ یا اور طرح کا کفالت نامه جیسي صورت هو حاصل کرے

بٹرر بانڈون کي تجدید

دفعه ۱۲ — برعایت احکام دفعه ۱۳ کے هر شخص جو گورمنٹ پرامیسري نوٹ کے مستحق هونے کا دعویدار هو مجاز اس بات کا هوگا که افسر مقررہ کے پاس درخواست دیکر اور اپنے دعوي کي حقیت سے اوسکي تشفي کرکے اور پرامیسري نوٹ کو حسب طریقه مقررہ اوسکي رسید لکهکر اوسے حواله کرکے اور فیس مقررہ اگر کچهه هو داخل کرکے افسر مذکور سے ایک ایسا تجدیدي پرامیسري نوٹ حاصل کرے جو اوسکو قابل ادا هوگا

پرامیسري نوٹون کي تجدید

مگر شرط یه هی که اگر درخواست کسي ایسے گورمنٹ پرامیسري نوٹ کي تجدید کیلئے دیجائے جو افسر مقررہ کے علم مین کسي غیر منقسمه هندو خاندان تابع قانون متاکشرہ کے کسي متوفي ممبر کے نام سے هی تو تجدیدي پرامیسري نوٹ سایل کے نام سے جاري نہین کیا جائیگا تاوقتیکه وہ ایک سرٹیفکٹ دستخطي کسي ایسے افسر کا جو مقرر کیا جاے اور بعد ایسي تحقیقات کے جو مقرر کیجائے بدین مضمون داخل نه کرے که متوفي ایک غیر منقسمه هندو خاندان تابع قانون متاکشرہ کا ایک ممبر تها اور یه که پرامیسري نوٹ خاندان مذکور کي جایداد اجمال کا ایک حصه تها نیز یه که سایل خاندان مذکور کا منتظم یا تنہا پس مانده مرد ممبر هی

تشریح — اغراض دفعه هذا کے لیئے الفاظ "غیر منقسمه هندو خاندان تابع قانون متاکشرہ" سے یهه سمجها جائیگا که اوسمین تو رواڈ ساکن مالابار بهي داخل هی

دفعه ۱۳ — (۱) اگر کسي ایسے گورمنٹ پرامیسري نوٹ کے متعلق نزاع حقیت هو جسکے بارہ مین تجدید کي درخواست دیگئي هو تو افسر مقررہ مجاز هی که —

پرامیسري نوٹون کي تجدید بصورت نزاع حقیت

(الف) اگر فریقین نزاع مین سے کسي فریق نے کسي عدالت مجاز سماعت سے ایک قطعي فیصله نسبت اس امر کے حاصل کو لیا هو که وہ فریق نوٹ مذکور کا مستحق هی تو ایک تجدیدي نوٹ فریق مذکور کے نام سے جاري کرے - یا

(ب) اوس نوٹ کي تجدید سے انکار کردے تاوقتیکه اس قسم کا کوئي فیصله حاصل نه کرلیا جاے - یا

(ج) ایسي تحقیقات کے بعد جسکا ذکر آگے چلکر ایکٹ هذا مین هی اور اوسکے نتیجه پر غور کرنے کے بعد حکم تحریري کے ذریعه سے اعلان کردے که اوسکي راے مین کون سا فریق اوس نوٹ کا مستحق هی - اور اس اعلان کي تاریخ سے تین مهینے کے بعد افسر مذکور مجاز هی که ایک تجدیدي نوٹ اوس فریق کے نام سے مطابق

(5 - ٥)

احکام دفعه ۱۲ کے جاري کرے الا جبکه اوس عرصه کے اندر اوسکے پاس کوئي نوٹس اس بات کا آجائے که کسي شخص نے کسي عدالت مجاز سماعت مین اوس نوٹ پر اپنا حق قائم کرنے کي غرض سے مقدمه داير کيا هی

تشریح — اغراض ضمن هذا کیلیئے الفاظ " قطعي فیصله " سے وه فیصله مراد هی جسکي اپیل نهو سکتي هو یا وه فیصله جسکي اپیل هوسکتي هو لیکن جسکي اپیل اندر مدت تمادي مقرره قانون کے نهوئي هو

(۲) اوس تحقیقات کي غرض سے جسکا حواله ضمن (۱) مین هی افسر مقرره مجاز هوگا که اوس پوري شهادت کو یا اوسکے کسي جزو کو جسکو فریقین پیش کرین خود قلمبند کرے یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے استدعا کرے که وه اوسکو قلمبند کرے یا کرادے - جب اسطرح کي استدعا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے کیجاے تو مجسٹریٹ مذکور مجاز هوگا که وه خود شهادت کو قلمبند کرے یا کسي مجسٹریٹ درجه اول کو جو اوسکا ماتحت هو یا کسي مجسٹریٹ درجه دوم کو جو اوسکا ماتحت هو اور جسکو لوکل گورمنٹ کے عام یا خاص حکم کے ذریعه سے اسکے متعلق اختیار ملا هو هدایت کرے که وه شهادت کو قلمبند کرے اور اوسکي ایک نقل مجسٹریٹ افسر مقرره کے پاس بهیجدیگا

تشریح — اغراض ضمن هذا کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے وه ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مراد هی جو اوس مقام مین اختیار رکهتا هو جهان پرامیسري نوٹ کا سود قابل ادا هو - اور اگر سود کسي پریسیڈنسي ٹاون مین قابل ادا هی تو چیف پریسیڈنسي مجسٹریٹ مراد هی - یا هندوستان کي کسي ریاست مین کسي جگهه پر وهان کا پولیٹکل اجنٹ مراد هی

(۳) افسر مقرره یا کسي مجسٹریٹ کو جو زیر دفعه هذا کارروائي کرے اختیار هی که اگر وه مناسب سمجهے تو حلفي شهادت لیسکتا هی

دیگر کفالت نامجات کي تجدید

دفعه ۱۴ — سرکاري کفالت نامجات کي تجدید علاوه اونکے جنکا ذکر دفعات ۱۱ و ۱۲ مین کیا گیا هی ایسي صورتون مین اور ایسے طریقه سے کي جاسکتي هی جو مقرر کردیا جائے

تبدیل شده کفالت نامجات وغیره کا جاري کیا جانا

دفعه ۱۵ — (۱) ایسي شرائط کي پابندي کے ساتهه جو مقرر کردیجائین افسر مقرره مجاز هوگا که اوس شخص کي درخواست پر جو ایک یا چند کفالت نامجات سرکاري کے مستحق هونے کا دعویدار هو دعوي کي حقیت سے تشفي حاصل کرکے اور کفالت نامه یا کفالت نامجات کي حوالگي پر جنکي رسید حسب ضابطه لیگئي هو اور مقرره فیس کي ادائي پر اگر کچهه هو ایک یا چند کفالت نامجات مذکور کو تبدیل کردے یا یکجا کردے یا حصون مین تقسیم کردے اور اوسي کے مطابق ایک یا چند کفالت نامجات سائل کے نام سے جاري کرے

(۲) کفالت نامجات کي تبدیلي یا یکجائي یا تقسیم ' جسکا حواله ضمن (۱) مین هی ' اوسي یا مختلف اقسام کے یا اوسي یا مختلف قرضون کے کفالت یا کفالت نامجات مین هو سکتي هی

ذمه داري نسبت اوس پرامیسري نوٹ کے جسکي تجدید وغیره کیگئي هو

دفعه ۱۶ — (۱) جب کوئي تجدیدي گورمنٹ پرامیسري نوٹ دفعه ۱۲ کي رو سے جاري کیا جائے یا جب کوئي نیا گورمنٹ پرامیسري نوٹ دفعه ۱۵ کي رو سے تبدیل یا یکجا یا تقسیم هوکر کسي شخص کے نام سے جاري کیا جائے تو اسطرح جاري کئے هوئے نوٹ کي نسبت یهه سمجها جائیگا که اوس نے ایک نیا

(۹ - 6)

معاهده درمیان گورمنٹ کے اور شخص مذکور کے اور کل ایسے لوگون کے قایم هوتا هی جو بعد ازان شخص مذکور کے ذریعه سے حق حاصل کرنے والے هون

(۲) اس قسم کي کسي تجدید یا تبدیلي یا یکجائي یا تقسیم سے کسي دوسرے شخص کے اون حقوق پر کوئي اثر نهین پڑیگا جو اوسکو اسطرح کے تجدید یا تبدیل یا یکجا یا تقسیم شده کفالت نامه یا کفالت نامجات پر برخلاف گورمنٹ کے حاصل هون

بري الذمگي

دفعه ۱۷ — کسي بئرر بانڈ کے یا دیگر ایسے سرکاري کفالت نامه کے قابض کو جو حامل کو قابل ادا هو رقم مصرحه بانڈ یا کفالت نامه اوس تاریخ پر یا اوسکے بعد جب وه واجب‌الادا هو منجانب گورمنٹ ادا کردئے جانے پر

بعض صورتون مین فوري بري الذمگي

یا زیر دفعه ۱۱ کسي بئرربانڈ کي یا دیگر ایسے کفالت نامه کي جو حامل کو قابل ادا هو تجدید پر یا زیر دفعه ۱۳ کسي گورمنٹ پرامیسري نوٹ کي تجدید پر یا زیر دفعه ۱۵ کسي بئرر بانڈ کي یا دیگر ایسے کفالت نامه کي جو حامل کو قابل ادا هو تبدیلي یا یکجائي یا تقسیم پر گورمنٹ اوسي طرح سے اور اوسي حد تک ذمه‌داري سے بري هو جائیگي که گویا بئرر بانڈ یا پرامیسري نوٹ یا دیگر کفالت نامه مثل اوس پرامیسري نوٹ کے تھا جو حامل کو قابل ادا هو

مگر شرط یه هی که بصورت گورمنٹ پرامیسري نوٹ کے جسکي تجدید زیر دفعه ۱۳ کیگئي هو اس دفعه کے کسي مضمون سے یه نهین سمجھا جائیگا که وه گورمنٹ کے خلاف کسي ایسے شخص کے دعوي کو نسبت نوٹ مذکور کے روکتا هی جسکو کوي نوٹس متعلق کارروائي زیر دفعه مذکور نه ملا هو یا جسکو بذریعه کسي ایسے شخص کے حق حاصل هوتا هو

دفعه ۱۸ — سواے اون دوسري صورتون کے جنکا ذکر ایکٹ هذا مین هی

بري الذمگي دوسري صورتون مین

(۱) اوس رقم کي ادائي پر جو کسي سرکاري کفالت نامه کي نسبت واجب‌الادا هو اور جو اوس تاریخ پر یا اوسکے بعد ادا کیجاے جس تاریخ پر رقم مذکور واجب‌الادا هو - یا

(۲) جب کوئي مثني کفالت نامه دفعه ۱۰ کي رو سے جاري کیا جائے - یا

(۳) جب کوئي تجدیدي کفالت نامه دفعه ۱۲ یا دفعه ۱۳ کي رو سے جاري کیا جائے - یا ایک یا چند نئے کفالت نامجات بعد تبدیلي یا یکجائي یا تقسیم کے دفعه ۱۵ کي رو سے جاري کئے جائین

تو گورمنٹ اوس ایک یا چند کفالت نامجات کے متعلق جنکا روپیه مذکوره بالا طریقه سے ادا کیا گیا هو یا جنکے عوض مین ایک یا چند مثني یا تجدیدي یا نئے کفالت نامجات جاري کئے گئے هون تمام ذمه‌داریون سے بري هوجائیگي

(الف) ادائي کي صورت مین بعد گذرنے چھه سال کے اوس تاریخ سے جس تاریخ کو رقم واجب‌الادا هو

(ب) مثني کفالت نامه کي صورت مین بعد گذرنے چھه سال کے اوس تاریخ سے جس تاریخ کو وه فهرست زیر دفعه ۱۰ ضمن (۳) شایع هوئي هو جسمین اوس کفالت نامه کا

(7 - ۷)

ذکر پہلی بار کیا گیا ھو - یا اوس تاریخ سے جس تاریخ کو اصل کفالت نامہ کا زر سود آخری دفعہ ادا کیا گیا ھو - یعنی جونسی تاریخ پچھلی ھو

(ج) تجدیدی کفالت نامہ کی صورت میں یا نئے کفالت نامہ کی صورت میں جو بعد تبدیلی یا یکجائی یا تقسیم کے جاری کیا گیا ھو بعد گذرنے چھہ سال کے اوس تاریخ سے کہ جس تاریخ کو کفالت نامہ مذکور جاری کیا گیا ھو

بعض صورتوں میں سرسری کارروائی

کارروائی بعد وفات قابض ایسے کفالت نامجات کے جنکی مجموعی مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہو

دفعہ ۱۹ —(۱) بعد وفات اوس شخص کے جو ایک یا چند ایسے سرکاری کفالت نامجات کا مستحق ھو (سواے اوس کفالت نامہ کے جو حامل کو واجب الادا ھو) جنکی اسمی یا اصلی مالیت مجموعی طور پر پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہو اگر اندر چھہ ماہ کے ثبوت وصیت نامہ یا شخص مذکور کے جائداد کی انتظامی چٹھی یا سرٹیفکٹ زیر ایکٹ سرٹیفکٹ جانشینی (نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۹ع) افسر مقررہ کے سامنے پیش نہ کیا جاے تو افسر مذکور مجاز ھوگا کہ بعد تحقیقات حسب طریقہ مقررہ زیر ضمنہاے (۲) و (۳) دفعہ ۱۳ کے اس بات کی تشخیص کرے کہ کفالت نامہ یا کفالت نامجات کا یا متوفی کی جائداد کے انتظام کرنے کا مستحق کون شخص ھی - اور مجاز ھوگا کہ

(الف) در صورت کسی ایسے کفالت نامہ کے جسکا تعلق ایسے قرضہ سے ھو جو قابل ادا ھو گیا ھو اس بات کا حکم دے کہ وہ رقم جو بذریعہ کفالت نامہ مذکور کے واجب الادا ھو شخص مذکور کو ادا کردیجاے - اور

(ب) در صورت کسی ایسے کفالت نامہ کے جسکا تعلق ایسے قرضہ سے ھو جو قابل ادا نہوا ھو اس بات کا حکم دے کہ در صورت پرامیسری نوٹ کے پرامیسری نوٹ مذکور کی تجدید شخص مذکور کے نام سے کیجاے اور درصورت اسٹاک کے شخص مذکور کا نام بجاے نام متوفی کے داخل رجسٹر کیا جاے

(۲) ضمن (۱) کے مطابق کسی پرامیسری نوٹ کی ادائی یا تجدید کے بعد گورمنٹ کل ذمہداریوں سے بہ تعلق ادا یا تجدید شدہ نوٹ کے بری ھو جائیگی - اور ناموں کی کوئی تبدیلی جو ضمن (۱) کے فقرہ (ب) کے مطابق ھوئی ھو وہ گورمنٹ کے خلاف کسی دعوی کی اغراض کیلئے اسطرح سمجھی جائیگی کہ اوس سے ایک جائز انتقال اوس اسٹاک کا ھوا ھی جسکے بارہ میں وہ تبدیلی کیگئی تھی

(۳) کوئی قرض دھندہ یا متوفی کی جایداد کے خلاف دعویدار اپنے قرض یا دعوی کو اوس روپیہ سے وصول کرسکتا ھی جو کسی شخص کو ضمن (۱) کی رو سے ادا کیا گیا ھو اور جو اوسکے پاس اوسی طریقہ سے اور اوسی حد تک بغیر خرچ کئے ھوے موجود ھو گویا کہ شخص مذکور نے متوفی کی جائداد کی انتظامی چٹھی حاصل کی ھی - اور دفعہ ھذا کے کسی مضمون سے متوفی کے کسی وصی یا منتظم یا دیگر قائم مقام کے کسی دعوی پر بخلاف شخص مذکور کے کوئی اثر نہوگا سواے اوس دعوی کے جو اون رقومات کی وصولی کے لئے کیا جاے جنکو اوسنے متوفی کی جایداد کے انتظام کے زمانہ میں

(۸-8)

اون کفالت نامجات کے متعلق جنکے قابض نابالغ یا فاترالعقل هون

دفعه ۲۰ — اگر کوئي سرکاري کفالت نامه کسي نابالغ یا کسي ایسے شخص کے نام سے یا اوسکے قبضه مین هو جو مخبوط الحواس هو اور اپنے کاروبار کا انتظام کرنے کے لائق نهو تو اوسکا زر سود جو چڑهه گیا هو یا وه زر اصل جو قرض کي تکمیل یا صفائي کے وقت اوسکے متعلق قابل ادا هو - اگر زر سود قابل ادا کي صورت مین اسمي مالیت کفالت نامه کي یا دوسري صورتون مین رقم قابل ادا پانچ هزار روپیه سے زیاده نهو - اوس طریقه سے ادا کیا جائیگا جو مقرر کردیا جائے - اور جب اسطرح کوئي ادائي هوجائے کي تو گورمنٹ باوجود کسي حکم مندرجه کسي قانون کے جو اسکے خلاف هو کل ذمهداریون سے به تعلق اوسکے بري هوجائیگي

ادائي اون کفالت نامجات کي صورت مین جنکے قابض نابالغ یا فاترالعقل هون

کفالت

دفعه ۲۱ — باوجود کسي مضمون دفعات ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ کے افسر مقرره مجاز هوگا که کسي صورت مین جو دفعات مذکور مین سے کسي کي رو سے پیدا هو -

کفالت

(۱) ایک مثنی یا تجدیدي کفالت نامه جاري کرے یا ایک یا چند کفالت نامون کو تبدیل یا یکجا یا تقسیم کردے اگر سایل اون جمله اشخاص کے دعوي کے مقابله مین مقرره کفالت داخل کردے جو اصلي کفالت نامه کي رو سے یا ایسے تجدیدي یا تبدیل یا یکجا یا تقسیم کئے هوئے کفالت نامون کي رو سے ' جیسي که صورت هو ' دعویدار هون - یا

(۲) ایک مثنی یا تجدیدي کفالت نامه جاري کرنے سے یا ایک یا چند کفالت نامون کو تبدیل یا یکجا یا تقسیم کرنے سے انکار کردے - تاوقتیکه اسطرح کي کفالت داخل نه کردیجائے

رجسٹرون اور کتابون اور دستاویزات کا ملاحظه

دفعه ۲۲ — کوئي شخص اس بات کا مستحق نهوگا که کسي ایسے سرکاري کفالت نامه کا جو گورمنٹ کے قبضه مین هو یا کسي ایسي کتاب یا رجسٹر یا دیگر دستاویز کا جو منجانب گورمنٹ به تعلق سرکاري کفالت نامجات کے یا کسي سرکاري کفالت نامه کے رکها یا قائم کیا گیا هو ملاحظه کرے یا اوس اطلاع کو حاصل کرے جو اوس کفالت نامه یا کتاب یا رجسٹر یا دستاویز سے لیگئي هو الا اون حالات مین اور ایسے طریقه سے اور ایسي شرائط کي پابندي کے ساتهه جو مقرر کردیجائین

ملاحظه دستاویزات

سزا

دفعه ۲۳ — (۱) اگر کوئي شخص اپنے لئے یا کسي دوسرے شخص کیلئے کسي سرکاري کفالت نامه کے زر سود یا زر اصل کو حاصل کرنے کي غرض سے یا ایک مثنی کفالت نامه جاری کرانے کي غرض سے یا ایک یا چند سرکاري کفالت نامجات کي تجدید یا تبدیلي یا یکجائي یا تقسیم کي غرض سے کسي ایسے افسر کے سامنے جو اس ایکٹ کي رو سے کاروائي کر رها هو ایسا بیان کرے جو جهوٹ هو اور جسکو وه شخص جانتا هو که جهوٹ هی یا جسکے سچ هونے کا اوسکو یقین نهو تو اوسکو قید کي سزا ملیگي جسکي میعاد چهه مهینه تلک هو سکتي هی یا اوسپر جرمانه هوگا یا دونون سزائین دیجائینگي

سزا

(۹-9)

(۲) کوئي عدالت کسي جرم زير ضمن (۱) کي سماعت بغير درخواست اوس افسر کے نه کريگي جسکے سامنے جهوٹ بيان مذکوره بالا کيا گيا هو

قواعد

دفعه ۲۴ — (۱) نواب گورنر جنرل بهادر به اجلاس کونسل مجاز هين که بعد اشاعت کے ايکٹ هذا کي اغراض پوري کرنے کيلئے قواعد وضع فرمائين

قواعد وضع کرنے کا اختيار

(۲) خصوصاً اور بغير کم کرنے عموميت اختيارات مذکوره بالا کے قواعد مذکور کل امور ذيل کے يا اون مين سے کسي امر کے متعلق هونگے - يعني :—

(الف) کس طريقه پر سرکاري کفالت نامجات کے زر سود کي ادائي کيجائيگي اور اوسکي رسيد لي جائيگي

(ب) کن حالتون مين سرکاري کفالت نامجات کي تجديد ضروري هی قبل اسکے که اونکے آينده زر سود کا دعوي کيا جاسکے

(ج) کس شکل مين اور کن شرائط کي پابندي کے ساتهه سرکاري کفالت نامجات واليان رياستهاے هند کے نام جاري کئے جاسکتے هين

(د) مثنی کفالت نامجات کے جاري کئے جانے اور سرکاري کفالت نامجات کي تجديد اور تبديل اور يکجائي اور تقسيم کيلئے کيا فيس داخل کرنا هوگا

(ه) جو لوگ مثنی کفالت نامجات کيلئے درخواست کرين اونکو کسطرحکا ثبوت پيش کرنا هوگا

(و) اشتهار متذکره دفعه ۱۰ ضمن (۲) کس نمونه اور طريقه پر شايع کيا جائيگا اور فهرست متذکره ضمن (۳) دفعه مذکور کسطريقه پر شايع کيجائيگی

(ز) کون افسر اون سب اختيارات کو يا اون مين سے کسي اختيار کو جنکا ذکر دفعات ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۹ و ۲۱ مين کيا گيا هی عمل مين لائيگا - اور اون فرائض کو يا اون مين سے کسي کو جنکا ذکر دفعات مذکور مين کيا گيا هی انجام ديگا

(ح) وه تحقيقات جسکا ذکر دفعه ۱۲ کي شرط مين هی کس طرح پر کيجائيگي

(ط) کن حالتون مين اور کس طريقه سے کفالت نامجات کی ماسواے اون کفالت نامجات کے جو حامل کو قابل ادا هون يا پراميسري نوٹون کي تجديد هوني چاهيئے

(ي) جو کفالت نامجات صفائي يا تجديد يا تبديل يا يکجائي يا تقسيم کے لئے حواله کئے جائين اونکي رسيد کس نمونه پر ديجائيگي

(ک) کن شرائط کي پابندي کے ساتهه کفالت نامجات تبديل يا يکجا يا تقسيم هو سکتے هين

(ل) اون سرکاري کفالت نامجات کے متعلق جو نابالغون کے نام سے يا اونکے قبضه مين هون يا جو ايسے اشخاص کے نام سے يا اونکے قبضه مين هون جو مخبوط الحواس هون اور اپنے کاروبار کا انتظام کرنے کے لائق نهون روپيه کي ادائي کس شخص کو اور کس طريقه سے کيجائيگي

(م) فريق سوم کے مخالفانه دعوي کے مقابله مين اون اشخاص سے کسطرح کي کفالت ليجائيگي جو سرکاري کفالت نامجات کے زر سود يا زر اصل کو وصول کر رہے هون يا

(10 - ۱۰)

جنہون نے مثنی یا تجدید یا تبدیل یا یکجا یا تقسیم کئے ہوئے کفالت نامجات حاصل کئے ہون

(ن) کوئي دستاویز متعلق سرکاري کفالت نامجات کے یا کوئي عبارت ظہري کسي سرکاري پرامیسري نوٹ کے اوپر کس طریقه سے کسي ایسے شخص کے کہنے سے منجانب اوسکے لکھی جائیگي جو کسي وجهه سے لکھنے سے معذور هو

(س) قابضان گورمنٹ اسٹاک کا نام اسٹاک مذکور کے رجسٹرون میں به حیثیت ٹرسٹي کے درج هو سکنے کے متعلق - خواه به حیثیت ٹرسٹي کسي خاص ٹرسٹ کے یا به حیثیت ٹرسٹي بغیر خصوصیت کے - اور اون مختار نامون کے تسلیم کرنے کے متعلق جو اون قابضان اسٹاک نے دئے هون جنکا نام مذکوره بالا طریقه سے مندرج رجسٹر هو

(ع) گورمنٹ اسٹاک پر اون لوگون کے قبضه کے متعلق جو غیر سرکاري محکمه میں ملازم هون - اور کس طریقه سے اور کن شرائط کي پابندي کے ساتهه اسٹاک مقبوضه منتقل کیا جاسکتا هی

(ف) اون دستاویزات کي تصدیق کس طرح سے هوگي جنکو گورمنٹ اسٹاک سے تعلق هوگا

(ص) عموماً تمام ایسے امور کي بابت جو مثنی اور تجدید اور تبدیل اور یکجا اور تقسیم کئے هوئے کفالت نامجات کے عطا هونے سے علاقه رکھتے هون - اور

(ق) کن حالات میں اور کس طریقه سے اور کن شرائط کي پابندي کے ساتهه کفالت نامجات اور کتابون اور رجسٹرون اور دیگر دستاویزات کے معاینه کي اجازت دیجاسکتي هی یا جو اطلاع اون سے حاصل کیجائے وه دفعه ۲۲ کي رو سے دیجاسکتي هی

(۳) کسي ایسے قواعد کے جو نقرات (س) و (ع) کي رو سے وضع کئے گئے هون کسي مضمون سے یه نهین سمجها جائیگا که مابین ٹرسٹیون کے یا مابین ٹرسٹیون اور ٹرسٹ سے منتفع هونے والون کے ٹرسٹیون کو ایسي کارروائي کرنے کا اختیار هوگا جو ٹرسٹ پر عاید هونے والے قانون کے قواعد اور اوس دستاویز کي شرائط کے مطابق نهو جسکے ذریعه سے ٹرسٹ قائم کیا گیا هو - اور نه گورمنٹ پر اور نه کسي ایسے شخص پر جو کسي گورمنٹ اسٹاک کا قابض هو یا جسنے کسي گورمنٹ اسٹاک میں کوئي حصه حاصل کیا هو صرف کسي اندراج کیوجهه سے جو کسي ایسے رجسٹر میں هو جسکو به تعلق کسي گورمنٹ اسٹاک کے یا کسي اسٹاک کے قابض کے گورمنٹ رکھتي هو یا جو منجانب گورمنٹ رکھا جاتا هو یا کسي دستاویز متعلق گورمنٹ اسٹاک کے کسي مضمون کیوجه سے کوئي اثر اوس نوٹس کیوجه سے پڑ سکتا هی جو کسي ٹرسٹ کے متعلق یا کسي اسٹاک کے قابض کي امانتداري کے متعلق یا فرائض امانتداري به تعلق قبضه گورمنٹ اسٹاک کے متعلق دیا جائے

(۴) اس دفعه کي رو سے جو قواعد وضع کئے جائینگے وه گزٹ آف انڈیا میں شایع کئے جائینگے اور اوسکے بعد وه اسطرح موثر هونگے که گویا ایکٹ هذا کي رو سے وضع کئے گئے تھے

تنسیخ

دفعه ۲۵ — جس تاریخ کو یه ایکٹ نافذالعمل هوگا اوس تاریخ کو اور اوس تاریخ سے ایکٹ کفالت نامجات هند سنه ۱۸۸۶ ع (نمبر ۱۳ سنه ۱۸۸۶) اور ایکٹ تنسیخ و ترمیم سنه ۱۹۱۴ (نمبر ۱۰ سنه ۱۹۱۴) کے ضمیمه جات اول و دوم کا اوسقدر حصه جسکو ایکٹ کفالت نامجات هند سنه ۱۸۸۶ (نمبر ۱۳ سنه ۱۸۸۶) سے تعلق هی منسوخ هو جائیگا تنسیخ

ACT No. XII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۱۲ سنه ۱۹۲۰ع

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۱ مارچ سنه ۱۹۲۰ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ نقض معاهده کاریگران سنه ۱۸۵۹

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ نقض معاهده کاریگران سنه ۱۸۵۹ (نمبر ۱۳ سنه ۱۸۵۹) کي مزید ترمیم کیجاے - لہذا احکام ذیل صادر هوے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم نقض معاهده کاریگران سنه ۱۹۲۰ رکھا جاے

ترمیم دفعه ۱ ایکٹ نمبر ۱۳ سنه ۱۸۵۹

دفعه ۲ — (۱) ایکٹ نقض معاهده کاریگران سنه ۱۸۵۹ (نمبر ۱۳ سنه ۱۸۵۹) (جسکو دفعات مابعد مین ایکٹ مذکور کہا جائیگا) کي دفعه ۱ کا نمبر بدلکر دفعه ۱ کي ضمن (۱) هو جائیگي

(۲) بعد بدلنے نمبر کے دفعه مذکور مین

(الف) الفاظ " روپیه پیشگي لیلے " کے بعد الفاظ " جسکي تعداد تین سو روپیه سے زیاده نہو" اضافه کئے جائینگے - اور

(ب) آخري جمله یعني الفاظ " اور مجسٹریٹ بنابران " سے دفعه کي آخرتك حذف کیا جائیگا

(۳) دفعه مذکور مین ذیل کي ضمنین اضافه کیجائینگي - یعني :—

" (۲) مجسٹریٹ مذکور کو لازم هوگا که فوراً مستغیث کا اظہار حلفي لے - اور اگر اوسکي راے مین کارروائي کرنے کے لئے کافي وجهه موجود نہو تو استغاثه کو ڈسمس کردے

(۳) اگر مجسٹریٹ کي راے مین کافي وجهه کارروائي کرنے کیلیئے موجود هو تو اوسکو لازم هوگا که ایك سمن یا وارنٹ یعني جو وه مناسب سمجھے نسبت طلبي اپنے روبرو اوس دستکار یا کاریگر یا مزدور کے جاري کرے اور نالش کي سماعت کرکے اوسکي تجویز لکھے "

دفعه ۳ — (۱) ایکٹ مذکور کي دفعه ۲ کے عوض ذیل کي دفعات قائم هونگي - یعني :—

دفعات جدید بجاے دفعه ۲

پیشگي روپیه واپس کرنے یا معاهده پورا کرنے کے متعلق حکم

" دفعه ۲ — (۱) اگر حسب اطمینان مجسٹریٹ یه ثابت کردیا جاے که اوس دستکار یا کاریگر یا مزدور نے مستغیث سے کسي کام کي بابت روپیه پیشگي لیا هی جسکي تعداد تین سو روپیه سے زیاده نہین هی اور حسب شرائط معاهده اوس کام کے کرنے یا کرانے مین عمداً اور بدون عذر جائز یا معقول کے غفلت کي هی یا اوس سے انکار کیا هی تو مجسٹریٹ کو اختیار هوگا که اپني تجویز کے مطابق یا تو اوس دستکار یا کاریگر یا مزدور کو یه حکم دے که پیشگي روپیه جو اوسنے لیا هی یا اوسکا اوتنا حصه جو

(2 - ۲)

قرین انصاف اور مناسب معلوم هو اتنے عرصه کے اندر اور ایسي اقساط مین ' اگر مقرر کیجائین ' واپس کردے جو مجسٹریٹ کو مناسب معلوم هون - یا یه حکم کردے که اوس کام کو اتنے عرصه کے اندر جسکو که مجسٹریٹ مقرر کردیگا اور جو ایك سال سے زیادہ نهوگا ' خود کرے یا کسي دوسرے سے انجام دلائے ورنه حسب شرائط معاهده کار بند هو

مگر شرط یه هی که اس قسم کا کوئي حکم نهین دیا جائیگا —

(الف) تارقتیکه نالش غفلت یا انکار کرنے سے تین ماه کے اندر دائر نه کیجائے - یا

(ب) اگر یه ثابت کردیا جاے که مستغیث نے قبل ازین کسي اور موقع پر کوئي حکم زیر ضمن هذا بنام دستکار یا کاریگر یا مزدور مذکوره بالا کے حاصل کیا هی

تشریح :— اگر کسي معاهده کي تکمیل کیلیئے کوئي وقت مقرر نه کیا گیا هو تو غفلت کا وقوع اوس مدت کے گذرنے پر سمجھا جاسکتا هی جسکو که مجسٹریٹ معاهده مذکور کي تکمیل کیلئے ایک مناسب وقت سمجھے

(۲) اگر وه دستکار یا کاریگر یا مزدور حکم مصدره زیر ضمن (۱) کي تعمیل مین قصور کریگا تو مجسٹریٹ کو اختیار هوگا که اوسکو ایسي مدت کیلئے قید کي سزا دے جو تین مهینه سے زیاده نهو - یا اگر حکم نسبت واپسي کسي رقم کے هو تو ایسی مدت کیلئے جو تین مهینه تک هو یا جب تک که رقم مذکور واپس نه کردي جاے - یعني هر دو مین سے جو کم هو

مگر شرط یه هی که اگر کوئي قسط مقرر کردیگئي هو تو کسي ایك قسط کي ادائي مین دیر کرنے کي وجهه سے ایک مهینه سے زیاده قید کي سزا نهین دیجائیگي اور نه اس قسم کي سزاؤن کا مجموعه تین مهینے سے زیاده هوگا

(۳) مجسٹریٹ کو اختیار هوگا که وقتاً فوقتاً ' پیشگي روپیه کي واپسي کي مدت کو یا کام کے انجام دینے کي مدت کو جیسي صورت هو بڑها دے - اور قسطون کو بدلدے

مگر شرط یه هی که کوئي حکم زیر ضمن هذا نسبت توسیع اوس مدت کے جسکے اندر کام کو انجام هو جانا چاهئے ایسا نهین هوگا جسکي وجهه سے مدت مذکور حکم زیر ضمن (۱) کي تاریخ سے ایک سال سے زیاده بڑهه جاے

(۴) کسي رقم کي واپسي یا حکم نسبت واپسي کے سبب سے مستغیث کسي ایسي دیواني چاره جوئي سے جو اوسکو علاوه ایکٹ هذا کے حاصل هی محروم نهو جائیگا خواه چاره جوئي اوس روپیه کي وصولي کے لئے کیجاے جو بطور پیشگي کے دیا گیا هو اور باقي رهگیا هو یا کوئي دوسري صورت هو

دفعه ۲ (الف) — مجسٹریٹ کو اختیار هوگا که اپني تجویز کے مطابق حکم زیر دفعه ۲ کے صادر کرنے سے انکار کردے اگر اوسکي راے مین وه معاهده جسکے پورا نه کرنے کے باره مین نالش دائر هوئي هی در حقیقت غیر منصفانه تها

غیر منصفانه معاهدات کو تعمیل نهین کرایا جائیگا

دفعه ۲ (ب) — (۱) اگر کسي کارروائي زیر ایکٹ هذا کے دوران مین مجسٹریٹ کي راے هو که مستغیث کو علم تها که نالش جهوٹي هی یا فضول یا ایذارسان هی تو اوسکو اختیار هوگا که اپني تجویز کے مطابق مستغیث کو فوراً حکم دے

جهوٹي یا فضول یا ایذارسان نالشات کیلئے معاوضه

(3-۳)

که وہ وجہہ دکھلاے کہ اوس سے اوس شخص کو جسکے خلاف مین نالش کیگئي هی کیون معاوضہ نہ دلایا جاے

(۲) کوئي وجہہ جو مستغيث مذکور پیش کرے اوسپر مجسٹریٹ غور کریگا اور اگر اسکے بعد اوسکي تشفي هو جاے کہ مستغيث کو علم تها کہ نالش جهوٹهي هی یا فضول یا ایذارسان هی تو اوسکو اختیار هوگا کہ وجوهات تحریري کي بنا پر هدایت کرے کہ مستغيث اوس شخص کو جسکے خلاف اوسنے نالش کي تهي معاوضہ دے جسکي مقدار پچاس روپیہ سے زیادہ نہوگي

(۳) معاوضہ جسکي ادائي کیلئے حکم زیر ضمن (۲) صادر هوا هو اسیطرح وصول کیا جائیگا کہ گویا وہ جرمانہ تها اور مجسٹریٹ کو اختیار هوگا کہ اوسي حکم کے ذریعہ سے جسمین معاوضہ مذکور کي ادائي کي هدایت کیگئي هو یہ حکم بهي صادر کرے کہ بصورت عدم اداے معاوضہ مستغيث کو قید محض کي سزا هوگي جسکي میعاد تیس دن تک هو سکتي هی یا جب تک کہ معاوضہ ادا نہو یعني هردو مین سے جو کم هو"

ترمیم دفعہ ۳

دفعہ ۴ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ۳ مین بجاے الفاظ " قید سخت " کے لفظ " قید " قائم هوگا

دفعہ ۵ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ۴ کے عوض دفعہ ذیل قائم هوگي - یعني :—

دفعہ جدید بجاے دفعہ ۴

" **دفعہ ۴** — ایکٹ هذا مین لفظ ' معاهدہ ' ان تمام معاهدون پر حاوي هی جو ایکٹ هذا کی معاهدون سے متعلق هوگا معاهدہ هند سنہ ۱۸۷۲ (نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲) کے اندر داخل هین

مگر شرط یہ هی کہ ایکٹ هذا کا کوئي مضمون ایسے معاهدون پر عاید نہوگا جنکي تعمیل کیلئے کوئي وقت مقرر کردیا گیا هو جو ایک سال سے زیادہ هو"

ACT No. XIII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۱۳ سنه ۱۹۲۰ع

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۰ مارچ سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ درآمد و برآمد مال سنه ۱۹۱۶

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ درآمد و برآمد مال سنه ۱۹۱۶ع (نمبر ۱۱ سنه ۱۹۱۶) کی ترمیم کیجاے - لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام — دفعه ۱ — جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم درآمد و برآمد مال سنه ۱۹۲۰ رکھا جاے

ترمیم دفعه ۱ ایکٹ نمبر ۱۱ سنه ۱۹۱۶ — دفعه ۲ — ایکٹ درآمد و برآمد مال سنه ۱۹۱۶ (نمبر ۱۱ سنه ۱۹۱۶) کي دفعه ۱ کي ضمن (۳) میں بجاے الفاظ " تا قیام زمانه جنگ اور بعد اختتام جنگ چھه ماه تک " کے الفاظ " ۳۱ مارچ سنه ۱۹۲۱ع تک " قائم کئے جائینگے

ACT No. XIV OF 1920.

ایکٹ نمبر ۱۴ سنه ۱۹۲۰

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۰ مارچ سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض دینے موثر تر اختیارات متعلق انتظام خیراتي اور مذهبي ٹرسٹون کے

چونکه قرین مصلحت هی که ان ٹرسٹون کے متعلق جو خیراتي یا مذهبي قسم کي اغراض عامه کیلئے قایم کیے گئے هون اطلاع حاصل کرنیکي سہولتین بہم پہونچایي جالین اور انکے ٹرسٹیونکو اختیار دیا جاے که وه بعض امور کے متعلق عدالت سے مشوره حاصل کرسکین اور ٹرسٹیان مذکور کے خلاف بعض مقدمات مین جو اخراجات هون انکي ادائي کے لئے خاص قواعد وضع کیئے جائین - لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام اوردائره نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ ٹرسٹ خیراتي و مذهبي سنه ۱۹۲۰ رکھا جاے

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین هوگا

مگر شرط یه هی که نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار هی که بذریعه اشتہار گزٹ آف انڈیا کے یه هدایت فرماسکتے هین که ایکٹ هذا یا اسکا کوئي خاص حصه کسي خاص صوبه یا رقبه مین نفاذ پذیر نهوگا یا کسي خاص ٹرسٹ سے یا ٹرسٹون کي کسي خاص قسم سے متعلق نهوگا

تعریف لفظ عدالت

دفعه ۲ — تاوقتیکه مضمون یا سیاق عبارت سے کوئي بات اسکے خلاف نه پائي جائے ایکٹ هذا مین "عدالت" سے عدالت ڈسٹرکٹ جج مراد هی - اور اوسمین هائیکورٹ به اختیارات معمولي متعلق سماعت ابتدائي صیغه دیواني بهي داخل هی

خیراتي یا مذهبي قسم کے ٹرسٹونکے متعلق عدالت مین درخواست دینے کا اختیار

دفعه ۳ — سواے اوس حالت کے جسکا ذکر آگے چلکر ایکٹ هذا مین هی کوئي شخص جسکو کسي ایسے صریحاً یا معناً ٹرسٹ سے تعلق هو جو خیراتي یا مذهبي قسم کي اغراض عامه کے لیئے قایم کیا جاے یا چلے سے قایم هو اوس عدالت مین جسکي حد سماعت کے حدود ارضي کے اندر جایداد ٹرسٹ کا کوئي مابه الامتیاز حصه واقع هو به ادخال عرضي درخواست کرسکتا هی که ایک حکم مشتمل بر کل یا بعض هدایات ذیل حاصل کرے یعنے :—

(۱) ٹرسٹي کو اس امر کي هدایت کیجاے که وه سایل کو بذریعه عدالت کے ٹرسٹ کي نوعیت اور اغراض اور اوسکي مالیت اور حالت اور انتظام اور استعمال اور اوسکي آمدني کے بیان باتون مین سے کسي ایک بات کے متعلق تفصیلي حالات سے مطلع کرے - اور

(۲ - 2)

(۲) اس امر کي هدايت کيجاے که ٹرسٹ کے حساب کتاب کي جانچ پڑتال کيجائيگي

مگر شرط يه هے که کوئي شخص کسي هدايت مذکوره بالا کيلئے نسبت اوس حساب کتاب کے درخواست دينے کا مجاز نهوگا جسکو اوس عرصه سے تعلق هو جو تاريخ درخواست سے تين سال قبل گذر چکا هو

مضمون اور تصديق درخواست

دفعه ۴ — (۱) درخواست مين يه بات درج هوني چاهيئے که سايل کس بنا پر دعوی کرتا هے که اوسکو ٹرسٹ سے تعلق هے اور جهان تک ممکن هو اوس مين اس امر کي تفصيل هوني چاهيئے که سايل کن معاملات کي نسبت اطلاع چاهتا هے اور کس قسم کے حساب کتاب کي جانچ پڑتال کرانا چاهتا هے

(۲) درخواست تحريري هوني چاهئے اور اوسپر دستخط اور عبارت تصديق اوسيطرح درج هوگي جيسا که مجموعه ضابطه ديواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) کي رو سے دستخط اور تصديق عرضي دعوي کے باب مين حکم هے

کارروائي متعلق درخواست

دفعه ۵ — (۱) درخواست زير دفعه ۳ کے موصول هونے پر اگر کوئي شهادت مل سکے اور کوئي تحقيقات هوسکے تو ايسي شهادت لينے اور ايسي تحقيقات کرنے کے بعد جسکو عدالت ضروري سمجھے اگر عدالت کي راے هو که وہ ٹرسٹ جسکي نسبت درخواست داخل کيگئي هے ايک ايسا ٹرسٹ هے جس سے ايکٹ هذا تعلق پذير هے اور يه که سائل کو اوس ٹرسٹ سے تعلق هے تو عدالت مذکور درخواست کي سماعت کيلئے ايک تاريخ مقرر کرديگي اور درخواست مذکور کي ايک نقل مع نوٹس تاريخ مقرره کے ٹرسٹي کے نام سے اور نيز کسي اور شخص کے نام سے جاري کرائيگي جسکو عدالت کي راے مين درخواست کي اطلاع ديني چاهئے

(۲) اوس تاريخ پر جو درخواست کي سماعت کيلئے مقرر کيگئي هو يا کسي دوسري تاريخ پر جسپر سماعت ملتوي کيگئي هو عدالت سائل کا اور ٹرسٹي کا اگر وہ حاضر هو اور کسي دوسرے شخص کا جو اطلاع پانے کي وجه سے حاضر هو يا جسکا اظهار عدالت کي راے مين هونا چاهئے اظهار لينا شروع کريگي ۔ اور اگر کوئي تحقيقات هوسکے تو ايسي تحقيقات مزيد کريگي جو عدالت کو مناسب معلوم هو ۔ ٹرسٹي مجاز هے اور اگر عدالت کا حکم هو جاے تو اوسکو لازم هوگا که سماعت اول کے وقت يا اندر اوس ميعاد کے جسکي اجازت عدالت ديدے ايک بيان تحريري نسبت اپنے مقدمه کے داخل کرے ۔ اگر ٹرسٹي بيان تحريري داخل کرے تو اوسپر دستخط اور عبارت تصديق اوسيطرح درج هوگي جيسا که مجموعه ضابطه ديواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) کي رو سے دستخط اور تصديق عرضي دعوي اور بيان تحريري کے باب مين حکم هے

(۳) اگر کوئي شخص درخواست کي سماعت کے وقت حاضر هوکر يا تو ٹرسٹ کے وجود سے انکار کرے يا يه کہے که ٹرسٹ مذکور ايک ايسا ٹرسٹ هے جس سے ايکٹ هذا تعلق پذير نهين هے اور اس بات کا ذمه لے که امر مذکور کے اعلان کيلئے اور کسي اور مناسب دادرسي کيلئے وہ اندر تين ماہ کے ايک مقدمه دائر کريگا تو عدالت کو لازم هوگا که التواے کارروائي کي نسبت حکم صادر کرے ۔ اور اگر مقدمه مذکوره بالا دائر کيا جاے تو عدالت کو لازم هوگا که التوا کو اوسوقت تک جاري رکھے جسوقت تک که مقدمه مذکور قطعي طور پر فيصل نهو جاے

(۴) اگر اسطرح کا کوئي ذمه نه ليا جاے يا اگر تين ماہ مذکور کے گذر جانے کے بعد اسطرح کا کوئي مقدمه دائر نه کيا جاے تو عدالت کو لازم هوگا که وہ خود امر مذکور کا فيصله کرے

(۳ - 3)

(۵) تحقیقات محوله ضمن (۲) کي تکميل کے بعد عدالت کو لازم هوگا که خواه درخواست کو ڈسمس کردے يا اوسپر کوي اور ايسا حکم صادر کرے جسکووه مناسب سمجھے

مگر شرط يه هی که اگر کوي مقدمه حسب مراد ضمن (۳) کے دائر کيا گيا هو تو کوي ايسا حکم منجانب عدالت صادر نه کيا جايگا جو مقدمه مذکور کے قطعي فيصله کے خلاف هو

(۶) سوائے اوس صورت کے جسکا ذکر دفعه هذا مين هی عدالت کو کسي ايسے مسئله حقيت کو تجويز يا فيصل کرنے کا اختيار نهين هی جو درميان سائل اور اوس شخص کے هو جو بر خلاف ٹرسٹ کے حقيت کا دعويدار هو

کارروائي جب ٹرسٹي حکم زير دفعه ۵ کو نه مانے

دفعه ۶ — اگر کوي ٹرسٹي بغير عذر معقول کے کسي حکم زير ضمن (۵) دفعه ۵ کو نه مانے تو بغير کمي کسي دوسري سزا يا ذمه داري کے جسکا که ٹرسٹي مذکور کسي قانون نافذالوقت کے ذريعه سے مستوجب هو اوسکے باره مين سمجھا جايگا که اوسنے خيانت کي هی جس سے اوسکے اوپر مقدمه حسب مراد دفعه ۹۲ مجموعه ضابطه ديواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) چلانے کے ليئے وجه پيدا هوتي هی - اور اس قسم کا کوي مقدمه جس حد تک که اوسکي بنا ٹرسٹي کے حکم مذکور نه ماننے پر موقوف هو بغير حصول منظوري صاحب ايڈووکيٹ جنرل کے ٹرسٹي پر چلايا جا سکتا هی

ٹرسٹي مشوره کے ليئے درخواست ديسکتا هی

دفعه ۷ — (۱) سوائے اوس حالت کے جسکا ذکر آگے چلکر ايکٹ هذا مين هی کسي ايسے صريحاً يا معناً ٹرسٹ کا ٹرسٹي جو خيراتي يا مذهبي قسم کي اغراض عامه کے ليئے قايم کيا جاے يا پہلے سے قايم هو اوس عدالت مين جسکي حد سماعت کے حدود ارضي کے اندر جايداد ٹرسٹ کا کوي مابه الامتياز حصه واقع هو به ادخال عرضي درخواست کرسکتا هی که کسي مسئله متعلقه انتظام يا اهتمام جايداد ٹرسٹ کي نسبت عدالت مذکور کي راے يا صلاح يا مشوره حاصل کرے - اور عدالت مذکور اوسکے متعلق اپني راے يا صلاح يا مشوره جيسي که صورت هو ديگي

مگر شرط يه هی که عدالت مذکور کے ليئے يه امر لازمي نهوگا که وه کسي ايسے مسئله کي نسبت راے يا صلاح يا مشوره دے جسکي نسبت اوسکي راے مين سرسري طور پر تجويز کرنا مناسب نهو

(۲) درخواست زير ضمن (۱) کے موصول هونے پر عدالت مجاز هی که خواه اپني راے يا صلاح يا مشوره اوسکے متعلق فوراً ديدے يا درخواست کي سماعت کے ليئے ايک تاريخ مقرر کرے اور هدايت کرے که درخواست مذکور کي ايک نقل مع نوٹس تاريخ مقرره کے ايسے اشخاص کے نام سے جاري کيجاے جنکو ٹرسٹ سے تعلق هو يا يه که به غرض اطلاع وه اسطرح شايع کيجاے جسطرح عدالت مذکور مناسب خيال کرے

(۳) اوس تاريخ پر جو ضمن (۲) کے مطابق مقرر کيگئي هو يا کسي دوسري تاريخ پر جسپر سماعت ملتوي کيگئي هو عدالت اپني راے يا صلاح يا مشوره دينے کے قبل اون تمام لوگون کو جو به تعلق درخواست مذکور کے حاضر هوے هون کہنے سننے کا ايک معقول موقع ديگي

(۴) کوي ٹرسٹي جو درخواست زير ضمن (۱) مين کل واقعات نسبت کسي امر متعلقه ٹرسٹ کو ايمانداري سے بيان کرديگا اور عدالت کي دي هوي راے يا صلاح يا مشوره پر عمل کريگا

(۴ - 4)

تو جس حد تک خود اوسکي ذمہداري کا تعلق هی اوسکي نسبت سمجها جایگا که اوسنے اپنا فرض به حیثیت ٹرسٹي اوس امر کي نسبت جسکے متعلق درخواست داخل کیگئي تهي ادا کردیا

دفعه ۸ — اداي تمام اخراجات کي نسبت کسي درخواست کے اور نسبت کل کارروائیونکے جوحسب دفعات مذکورہ بالا ایکٹ هذا اوسکے متعلق کیجاوین عدالت کي راے پر منحصر هوگي جو هدایت کرسکتي هی که کل اخراجات یا اونکا کوي حصه اوس ٹرسٹ کي جایداد یا آمدني سے ادا کیا جاے جسکے متعلق درخواست داخل کیگئي هی یا یه که اوسکو فلان طریقه سے اور فلان اشخاص برداشت اور ادا کرین جیسا که عدالت مذکور مناسب خیال کرے

متعلق اخراجات ادخال درخواست زیر ایکٹ هذا

مگر شرط یه هی که اسطرح کا کوي حکم کسي ایسے شخص کے خلاف (سواے سایل کے) نہین دیا جایگا جسکو درخواست کا نوٹس نه ملا هو اور نه اوسکو درخواست مذکور کے متعلق کچهه کہنے سننے کا کوي معقول موقع دیا گیا هو

دفعه ۹ — مندرجه ذیل صورتون مین سے کسي صورت مین کوي درخواست حسب دفعات مذکورہ بالا ایکٹ هذا به تعلق کسي ٹرسٹ کے منظور نہین کیجایگي - یعني :—

مستثنیات

(الف) اگر کوي مقدمه متدایره زیر دفعه ۹۲ مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) متعلق ٹرسٹ مذکور کے زیر تجویز هی

(ب) اگر ٹرسٹ کي جایداد چیر ٹیبل انڈاومنٹ کے خزانچي یا ایڈمنسٹریٹر جنرل یا آفیشل ٹرسٹي یا کسي ایسي سوسایٹي کے سپرد هو جسکي رجسٹري زیر ایکٹ سوسایٹي رجسٹریشن سنه ۱۸۶۰ (نمبر ۲۱ سنه ۱۸۶۰) هوري هی - یا

(ج) اگر جایداد ٹرسٹ کے اهتمام کا بندوبست کسي عدالت مجاز نے یا کسي اور ایسے حاکم نے طے یا منظور کیا هو جو کسي انیکٹمنٹ کے احکامات کي رو سے کارروائي کر رها هو

دفعه ۱۰ — (۱) کسي مقدمه مین جو زیر دفعه ۱۴ ایکٹ ارقاف مذهبي سنه ۱۸۶۳ (نمبر ۲۰ سنه ۱۸۶۳) یا زیر دفعه ۹۲ مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) دایر کیا گیا هو اگر اوس عدالت کي جو مقدمه مذکور کي سماعت کر رهي هو مدعي کي درخواست پر اور مدعاعلیه کا اظهار لینے کے بعد اور ایسي تحقیقات کرنے کے بعد جسکو عدالت مذکور مناسب سمجهے تشفي هو جاے که فواید عامه کے لحاظ سے حکم مندرجه ذیل کا صادر کرنا ضروري هی تو عدالت مذکور مجاز هی که مدعاعلیه کو اسباتکي هدایت کرے که جو روپیه مدعي نے مقدمه مذکور کے دایر کرنے اور چلانے مین لگایا هی یا غالباً لگانے والا هی اوسکے لیئے وہ خواہ ضمانت داخل کرے خواہ اوس روپیه مین سے جو اوسکے پاس به حیثیت ٹرسٹي اوس ٹرسٹ کے موجود هو جس سے مقدمه مذکور کا تعلق هی ایک ایسي رقم جمع کردے جسکو عدالت مذکور کل اخراجات مذکور کي یا اوسکے کسي حصه کي ادای کے لیئے کافي سمجهے

اختیار عدالت نسبت اخراجات اون بعض مقدمات کے جو خیراتي اور مذهبي ٹرسٹون کے ٹرسٹیونکے نام سے دایر کیے جائین

(۲) جب حکم زیر ضمن (۱) کے مطابق روپیه جمع کردیا جاے تب عدالت مجاز هی که کل رقم مذکور یا اوسکا کوي حصه اخراجات مقدمه مذکور کے لیئے مدعي کے حواله کردے - کوي رقم مدعي کے حواله کرنے کے قبل عدالت کو لازم هوگا که مدعي سے اس بات کي ضمانت لیلے که اگر بعد کو عدالت رقم مذکور کے واپس کرنیکا حکم دیگي تو وہ رقم اوسکو واپس کرني هوگي

(۵ - 5)

دفعه ۱۱ — (۱) مجموعه ضابطه ديوالي سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) كي دفعات به تعلق —

مجموعه ضابطه ديواني كي دفعات كا تعلق ايكٹ هذا سے

(الف) ثبوت واقعات بذريعه اظهار حلفي كے

(ب) كسي شخص كو جبراً حاضر كرانے اور اوسكا اظهار حلفي لينے كے

(ج) دستاويزات كو جبراً پيش كرانے كے - اور

(د) اجراے كميشن كے

ايكٹ هذا كي كل كارروائيوں سے متعلق هونگي - اور دفعات متعلق تعميل سمن ايكٹ هذا كے نوٹس كي تعميل سے متعلق هونگي

(۲) مجموعه مذكور كي دفعات به تعلق اجراے ڈگري كے جس حد تك كه وه متعلق هو سكين اجراے احكام زير ايكٹ هذا سے متعلق هونگي

دفعه ۱۲ — اوس حكم كي يا اوس راے يا صلاح يا مشوره كے خلاف جو ايكٹ هذا كے مطابق ديا جاے كوي اپيل نهين هوسكتي

اپيل

SGPI23-2LD-5-5-20-510.

ACT No. XVII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۱۷ سنه ۱۹۲۰

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۲ مارچ سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ انکم ٹکس سنه ۱۹۱۸

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ انکم ٹکس سنه ۱۹۱۸ (نمبر ۷ سنه ۱۹۱۸) کي مزید ترمیم کیجائے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هیں :—

مختصر نام اور ابتداے نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم انکم ٹکس سنه ۱۹۲۰ رکھا جائے

(۲) اسکا نفاذ یکم اپریل سنه ۱۹۲۰ سے شروع هوگا

ترمیم دفعه ۲ ایکٹ نمبر ۷ سنه ۱۹۱۸

دفعه ۲ — ایکٹ انکم ٹکس سنه ۱۹۱۸ (نمبر ۷ سنه ۱۹۱۸) (جسکو دفعات ما بعد میں ایکٹ مذکور کها جائیگا) کي دفعه ۲ میں فقره (۱۲) کے بعد فقره ذیل اضافه هوگا - یعني :—

"(۱۲ الف) "رجسٹرڈ فرم" سے کوئي ایسا فرم مراد هی جو کسي ایسے شراکت نامه کے مطابق قائم کیا گیا هو جسمیں شرکا کے ایسے علیحده علیحده حصوں کي تصریح هو جنکے مقرره تفصیلات کي رجسٹري مقرره طریقه سے کلکٹر کے پاس هوگئي هو"

ترمیم دفعه ۳

دفعه ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۳ کي ضمن (۲) میں فقره (۹) کے بعد فقره ذیل اضافه هوگا - یعني :—

" (۱۰) زراعتي آمدني "

ترمیم دفعه ۱۴

دفعه ۴ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۱۴ کي ضمن (۲) کي شرط کے عوض عبارت ذیل قائم کیجائیگي - یعني :—

" مگر شرط یهه هی که اگر ٹکس دهنده کوئي کمپني یا رجسٹرڈ فرم هو اور اوس کمپني یا فرم کي قابل ٹکس آمدني دو هزار روپیه یا اوس سے زیاده هو تو ٹکس سب سے بڑي شرح مصرحه ضمیمه اول کے مطابق لگایا جائیگا "

اضافه دفعه جدید

دفعه ۵ — ایکٹ مذکور کے باب اول میں دفعه ۱۴ کے بعد دفعه ذیل اضافه کیجائیگي - یعني :—

اگر کسي خاص حد سے فاضل آمدني مختصر هوگي تو ٹکس میں کمي هوجایگي

"دفعه ۱۴ الف — (۱) اگر اسوجهه سے که مجموعي آمدني کسي شخص کي کسي خاص حد تک پهونچ گئي هی یا اوس سے بڑهه گئي هی اوسکو کسي اونچي شرح سے انکم ٹکس ادا کرنا پڑتا هی تو جهاںپر ضرورت هوگي اوس انکم ٹکس کي مقدار جو شخص مذکور کو ادا کرني چاهئے اسطرح سے کم کردیجائیگي که وه مفصله ذیل مقداروں کے مجموعه سے بڑهه نه جائے - یعني :—

(الف) وه مقدار جو اوسکو ادا کرني پڑتي اگر اوسکي مجموعي آمدني ایک ایسي رقم هوتي جو حد مذکور سے ایک روپیه کم هوتي - اور

(۲ - 2)

(ب) وہ مقدار کہ جسقدر اوسکي مجموعي آمدني رقم مذکور سے زیادہ ہو

(۲) وہ انکم ٹکس جو کسي شخص کو ادا کرنا ہو کسي صورت مین اوس مقدار سے نہین بڑھیگا کہ جسقدر اوسکي قابل ٹکس آمدني دو ہزار روپیہ سے زیادہ ہو

تنسیخ

دفعہ ٦ — دفعات ایکٹ مذکور متذکرہ ضمیمہ بذریعہ ایکٹ ہذا اوس حد تک منسوخ کئے جاتے ہین جسکي تصریح ضمیمہ مذکور کے دوسرے کالم مین کردیگئي ہی

مگر شرط یہہ ہی کہ اس طرح کي تنسیخ کا اثر کسي شخص کی اوس ذمہداري پر نہوگا جو اوسپر نسبت ادائي کسي ایسي رقم کے عائد ہوتي ہو جو اوسکے ذمہ باقي ہو اور نہ اوسکا اثر کسي موجودہ حق راپسي زیر ایکٹ مذکور پر ہوگا

ضمیمہ

(دیکھو دفعہ ٦)

دفعات منسوخ شدہ

دفعہ	مقدار تنسیخ
دفعہ ۴	کل
دفعہ ٦	عبارت ذیل یعني :— " (الف) کوئي تنخواہ جو پانسو روپیہ ماہوار سے زیادہ نہو اور اعلیحضرت ملک معظم کي فوج یا اعلیحضرت ملک معظم کي ہندوستاني فوج کے کسي ممبر کو بطور تنخواہ ایسي جگہہ کے ملتي ہو جو معمولاً فوج مذکورہ کے ممبرون کیواسطے مخصوص ہو - یا (ب) "
دفعہ ۱۱	الفاظ " زراعتي آمدني کے سواے "
دفعہ ۱۳	الفاظ " تنخواہین اور "
دفعہ ۵۳	دوسري شرط

ACT No. XIX OF 1920.

ایکٹ نمبر ۱۹ سنه ۱۹۲۰

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۳ مارچ سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم قانون متعلق سوپرتکس

چونکه قرین مصلحت هی که قانون متعلق سوپرتکس کي ترمیم کیجائے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام دائره نفاذ اور ابتداے نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ سوپرتکس سنه ۱۹۲۰ رکها جائے

(۲) اسکا دائره نفاذ وهي هوگا جو ایکٹ انکم تکس سنه ۱۹۱۸ (نمبر ۷ سنه ۱۹۱۸) کا هی - اور

(۳) اسکا نفاذ یکم اپریل سنه ۱۹۲۰ سے شروع هوگا

تعریفات

دفعه ۲ — (۱) تاوقتیکه مضمون یا سیاق عبارت سے اوسکے خلاف نه پایا جائے ایکٹ هذا مین —

" اصل ایکٹ " سے ایکٹ انکم تکس سنه ۱۹۱۸ (نمبر ۷ سنه ۱۹۱۸) مراد هی

" سوپرتکس " سے وه تکس مراد هی جو ایکٹ هذا کي روسے لگایا جائے - اور

" آن رجسٹرڈ فرم " سے وه فرم مراد هی جو رجسٹرڈ فرم نہین هی

(۲) سوای اوس صورت کے جسکا ذکر ایکٹ هذا مین کیا گیا هی اون الفاظ اور اصطلاحات کے جو ایکٹ هذا مین استعمال کئے گئے هین اور جنکي تعریف اصل ایکٹ مین بیان کیگئي هی وهي معني سمجهے جائینگے جو ایکٹ مذکور مین اونکے واسطے مقرر هین

قابل تکس آمدني

دفعه ۳ — ایکٹ هذا کي اغراض کے لئے قابل تکس آمدني وه قابل تکس آمدني هوگي جسکا حساب اوس طریقه سے کیا گیا هو جو اصل ایکٹ کے باب اول مین مقرر کیا گیا هی - لیکن به پابندي تغیرات ذیل کے - یعني یهه که ایکٹ مذکور کي دفعه ۷ کي شرط کا اور دفعه ۱۲ کي ضمن (۲) کا اور دفعه ۱۴ کي ضمن (۲) کا کوئي تعلق باقي نرهیگا - نیز یهه که دفعه ۱۲ کي ضمن (۱) صرف آن رجسٹرڈ فرم اور غیر منقسمه هندو خاندان کي صورتون مین تعلق پزیر هوگي

آمدني قابل سوپرتکس اور اوسکي شرح

دفعه ۴ — علاوه اوس تکس کے جو اصل ایکٹ کي دفعه ۱۴ کي روسے لگتا هو به پابندي شرائط مفصله ذیل ایکٹ هذا کے اوس سال کي بابت جو یکم اپریل سنه ۱۹۲۰ کو شروع هو اور اوسکے بعد هر سال کي بابت

(الف) هر ایسے شخص کي جسپر ایکٹ هذا عاید هوتا هو اور هر آن رجسٹرڈ فرم کي اور هر غیر منقسمه هندو خاندان کي قابل تکس آمدني پر ایک سوپرتکس مطابق شرح مصرحه ضمیمه کے لگیگا اور وصول کیا جائیگا اور ادا کرنا هوگا - اور

(۲-2)

(ب) هر کمپني کي اوس رقم پر جو اوسکي قابل ٹکس آمدني کے پچاس هزار روپیه سے زیادہ نکلے ایک سوپرٹکس به شرح ایک آنه في روپیه کے لگیگا اور وصول کیا جائیگا اور ادا کرنا هوگا

دفعه ۵ — اگر کوئي نقشه زیر دفعات ۱۶ و ۱۷ و ۲۸ اصل ایکٹ کے داخل کیا جائے تو اون نقشون پر اور اوس تحقیقات کے نتیجه پر غور کرنے کے بعد جو خود کلکٹر نے زیر دفعه ۱۸ ایکٹ مذکور کي هو کلکٹر کو لازم هوگا که رقم قابل ادا کو تشخیص کرے - اون صورتون مین جنکو دفعه مذکور کي ضمن (۴) مین بیان کیا گیا هی کلکٹر کو لازم هوگا که تشخیص اسطرح کرے جو اوسکي راے مین مناسب ترین معلوم هو .

تشخیص ٹکس کا طریقه

دفعه ٦ — اصل ایکٹ کي دفعات ۱۹ لغایت ۲۳ اور دفعات ۲۵ لغایت ۲۷ اور ابواب ۴ و ۵ اور دفعات ۴۲ و ۴۵ لغایت ۵۲ جہانتک ممکن هوگا سوپرٹکس سے اسیطرح متعلق هونگي که گویا ٹکس مذکور' اور در صورت دفعه ۲۵ کے نیز وہ ٹکس جو ایکٹ سوپرٹکس سنه ۱۹۱۷ (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۷) کي روے باقي هو' ایک انکم ٹکس هی جو اصل ایکٹ کي روے لگ سکتا هی

ایکٹ نمبر ۷ سنه ۱۹۱۸ کا تعلق

مگر شرط یهه هی که احکام مذکور کے متعلق کرنے مین لفظ " مقررہ " سے ایکٹ هذا کے قواعد کي روے مقرر کیا هوا یا اون قواعد کي روے مقرر کیا هوا سمجها جائیگا جو اصل ایکٹ کي روے وضع کئے گئے هون اور جو ساتهه یا بغیر تغیر کے احکام ایکٹ هذا کے بموجب متعلق کئے جائے هون

دفعه ۷ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار هی که ایکٹ هذا کي اغراض کو پورا کرنے کے لئے قواعد وضع فرمائین - نیز معتشم الیه کو اختیار هی که ایسي قیود اور شرائط کي پابندي کے ساتهه جسکو معتشم الیه مقرر کردین کسي لوکل گورمنٹ کو اختیار نسبت وضع ایسے قواعد کے اوس کے صوبه کے واسطے تفویض کرین

قواعد

(۲) قواعد مرتبه زیر دفعه ۴۳ اصل ایکٹ کو گزٹ آف انڈیا مین یا لوکل سرکاري گزٹ مین جیسي صورت هو مشتهر کرکے وہ افسر جسنے قواعد مذکور کو وضع کیا هو' اغراض ایکٹ هذا سے ایسے تغیرات مصرحه اشتهار کے ساتهه متعلق کرسکتا هی جو اغراض مذکور کے ساتهه قواعد مذکور کے تعلق کو سهل کرنے کے لئے ضروري معلوم هون

(۳) وہ قواعد جو دفعه هذا کي رو سے وضع یا متعلق کئے جائیں گزٹ آف انڈیا مین یا لوکل سرکاري گزٹ مین جیسي صورت هو مشتهر هونگے - اور بعد ازان اونکا ویسي اثر هوگا که گویا وہ ایکٹ هذا کي روے وضع هوئے تهے

دفعه ۸ — ایکٹ سوپرٹکس سنه ۱۹۱۷ (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۷) بذریعه ایکٹ هذا منسوخ کیا جاتا هی

تنسیخ ایکٹ نمبر ۸ سنه ۱۹۱۷

مگر شرط یهه هی که اس قسم کي تنسیخ کا اثر کسي شخص کي اوس ذمه داري پرنه هوگا جو کسي رقم کي ادائي کے بارہ مین اوسپر ایکٹ مذکور کي روے عاید هوتي هو

(3 - ۳)

ضميمه

(ديكهو دفعه ۴)

---

(۱) اگر قابل ٹکس آمدني ايك لاكهه روپيه سے زيادہ نہو

(الف) درصورت غير منقسمه هندو خاندان کے —

(۱) قابل ٹکس آمدني کے پہلے پچهتر هزار روپيه پر . . . . . ٹکس معاف هى

(۲) اوس کے بعد والے پچيس هزار روپيه پر . . . . . ايك آنه في روپيه

(ب) تمام دوسري صورتون ميں —

(۱) قابل ٹکس آمدني کے پہلے پچاس هزار روپيه پر . . . . . ٹکس معاف هى

(۲) اوس کے بعد والے پچاس هزار روپيه پر . . . . . ايك آنه في روپيه

(۲) قابل ٹکس آمدني کے پہلے پچاس هزار روپيه پر جو ايك لاكهه روپيه سے زيادہ هو . ڈيڑهه آنه في روپيه

(۳) اوس کے بعد والے پچاس هزار روپيه پر . . . . . ۲ آنه في روپيه

(۴) اوس کے بعد والے پچاس هزار روپيه پر . . . . . ڈهائي آنه في روپيه

(۵) كل قابل ٹکس آمدني پر جو ڈهائي لاكهه روپيه سے زيادہ هو . . . ۳ آنه في روپيه

SGPI 23-8LD-5 5-20-510.

ACT No. XX OF 1920.

ايکٹ نمبر ۲۰ سنه ۱۹۲۰

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ايکٹ کو بتاريخ ۲۳ مارچ سنه ۱۹۲۰ منظور فرمايا)

ايکٹ بغرض يکجائي اور ترميم قانون متعلق التوا ان سزاون کے جو کورٹ مارشل سے حسب ايکٹ افواج هندوستاني سنه ۱۹۱۱ صادر هون

چونکه قرين مصلحت هی که اوس قانون کي يکجائي اور ترميم کيجائے جو قيد اور عبور درياے شور کي ان سزاؤن کے التوا کے متعلق هی جو کورٹ مارشل سے ايسے اشخاص کي نسبت صادر هون جو ايکٹ افواج هندوستاني سنه ۱۹۱۱ (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۱) کے تابع هين - لهذا احکام ذيل صادر هوتے هين :—

مختصر نام اور ساخت

دفعه ۱ — جائز هی که اس ايکٹ کا نام ايکٹ (التوائے احکام سزا) افواج هند سنه ۱۹۲۰ رکها جائے - اور يه ايکٹ اصل ايکٹ کا جزو سمجها جائيگا

تعريفات

دفعه ۲ — تاوقتيکه مضمون يا سياق عبارت سے اوسکے خلاف نه پايا جائے ايکٹ هذا مين —

(الف) " حراست مين دينے " سے قيد خانه مين بهيجنا يا جنگي حراست مين دينا مراد هی

(ب) " حاکم فوجي مجاز " سے کوئي اعلی حاکم فوجي يا کوئي جرنيل يا کوئي دوسرا افسر جو فيلڈ افسر کے درجه سے کم نهو اور جسکو کسي اعلی حاکم فوجي نے باضابطه مجاز کيا هو مراد هی

(ج) " قيد " مين جنگي حراست داخل هی

(د) " اصل ايکٹ " سے ايکٹ افواج هندوستاني سنه ۱۹۱۱ (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۱) مراد هی

(ه) " سزا " سے سزاے عبور درياے شور يا سزاے قيد مراد هی عام اس سے که وه ابتداً کسي شخص تابع اصل ايکٹ کي نسبت صادر هوا هو يا اصلي حکم تخفيف هوکر يا بدلکر صادر هوا هو - اور اس لفظ کے مشتقات کے بهي اسي کے مطابق معني سمجهنا چاهيئے - اور

(و) " اعلی حاکم فوجي " سے کمانڈرانچيف افواج هند مراد هی يا کوئي ايسا افسر مراد هی جسکو اصل ايکٹ کي رو سے جنرل کورٹ مارشل يا سمري جنرل کورٹ مارشل قائم کرنے کا اختيار ديا گيا هو

(۲ - 2)

دفعه ۳ — (۱) اگر کسي شخص تابع اصل ایکٹ کي نسبت کوي حکم سزا صادر هو تو وہ افسر جس سے منظوري لیجاتي هو' سزا کو منظور کرتے وقت ' یا بصورت اوس سزا کے جس کي منظوري کي ضرورت نهو ' تو وہ افسر جس نے مقدمه کي سماعت کي هو یا کورٹ مارشل کا پریسیڈنٹ حکم سزا سناتے وقت باوجود کسي مضمون مندرجه اصل ایکٹ کے هدایت کرسکتا هی که شخص مذکور حراست مین ندیا جاے تاوقتیکه اعلی حاکم فوجي کا حکم نه لے لیا جاے

حکم سزا کا التوا

(۲) اعلی حاکم فوجي کو اختیار هوگا که ایسے کسي ملزم کے بارے مین جسکي نسبت اسطرح حکم سزا صادر هوا هو -

(الف) یه هدایت کرے که تاوقتیکه حاکم مذکور سے حکم نه ملے ملزم مذکور کو حراست مین ندیا جاے - اور

(ب) حکم سزا کو ملتوي کردے خواہ ملزم حراست مین دیا جا چکا هو یا نهین

(۳) اگر مطابق کسی حکم مصدرہ زیر ضمن (۲) کے کوي سزا ملتوي کي جاے تو ملزم فوراً رها کردیا جایگا عام اس سے که اوسکو حراست مین دیا گیا هو یا نهین

دفعه ۴ — کوئي مدت جسکے درمیان مین کوئي سزا ملتوي کي گئي هو سزاے مذکور کي میعاد کا جزو سمجهي جائیگي

حساب اوس سزا کي مدت کا جو ملتوي کردي گئي هو

دفعه ۵ — جب کوئي سزا حسب ایکٹ هذا ملتوي کیگئي هو تو اعلی حاکم فوجي مجاز هوگا که کسیوقت یهه حکم دے که

التوا کو موقوف کرنے یا معافي کا حکم دینے کا اختیار

(الف) ملزم کو حراست مین دیدیا جائے تاکه وہ سزا کے اوس جزو کو بهگتے جو ختم نهین هوا هی - یا

(ب) سزا معاف کردیجائے

دفعه ۶ — جب کوئي سزا حسب ایکٹ هذا ملتوي کیگئي هو تو حاکم فوجي کسي وقت اور زیادہ سے زیادہ چار چار مهینے کے بعد مقدمه پر دوبارہ غور کریگا اور اگر اسطرح دوبارہ غور کرنے کے بعد حاکم مذکور کو معلوم هو که ملزم کا چالچلن حکم سزا کے بعد ایسا رها که وہ معافي سزا کا مستحق هی - اور اگر حاکم مذکور نیز اعلی حاکم فوجي نهین هی تو وہ اوس مقدمه کو کسي اعلي حاکم فوجي کے پاس بهیجدیگا

ملتوي شدہ سزاؤن کي وقتاً فوقتاً نظر ثاني

دفعه ۷ — اگر سزا حسب ایکٹ هذا ملتوي کي گئي هو اور دوبارہ پهر ملزم کو کسي دوسرے جرم کیواسطے سزا ملے تو

کارروای متعلق سزاے مزید اوس ملزم کے جسکي سزا ملتوي کردي گئي هو

(الف) اگر یه دوسري سزا بهي ایکٹ هذا کے بموجب ملتوي کیجاے تو دونون سزائین ایکساتهه شروع هونگي

(ب) اگر دوسري سزا کي میعاد تین مهینه یا اوس سے زیادہ هو اور وہ ایکٹ هذا کے بموجب ملتوي نکیجاے تو ملزم کو پهلي سزا کے اوس جزو کي علت مین بهي جو ختم نهین هوا هی حراست مین دیدیا جایگا - لیکن دونون سزائین ایک ساتهه شروع هونگي - اور

(۳۰۳)

(ج) اگر دوسري سزا کي ميعاد تين مهينه يا اوس سے کم هو اور وہ ايکٹ هذا کے بموجب ملتوي نکيجاے تو ملزم کو صرف سزاے مذکور کي علت مين حراست مين ديديا جايگا - اور پہلي سزا (به پابندي اوس حکم کے جو دفعه ۵ يا دفعه ۶ کي رو سے صادر کيا جائے) ملتوي رهيگي

احکام دفعه ۱۱۲ ايکٹ نمبر ۸ سنه ۱۹۱۱ کے متعلق

دفعه ۸ — اختيارات زير ايکٹ هذا علاوہ اون اختيارات کے هونگے نه که اونکے عوض مين جو اصل ايکٹ کي رو سے کمي يا معافي يا تبادله سزا کے متعلق ديئے جاتے هين - اور به تعلق اون اشخاص کے جو ايکٹ مذکور کے تابع هين اعلى حاکم فوجي وهي حاکم سمجها جايگا جسکو حسب دفعه ۱۱۲ ايکٹ مذکور سزاونکي کمي يا معافي يا تبادله کا اختيار حاصل هی

حکم متعلق برطرفي کے

دفعه ۹ — اگر کسي دوسري سزا کے علاوہ کورٹ مارشل سے برطرفي کي سزا بهي صادر هو اور اگر وہ دوسري سزا ايکٹ هذا کے بموجب ملتوي کردي گئي هو تو باوجود کسي مضمون مندرجه اصل ايکٹ کے يا کسي قاعدہ کے جو ايکٹ مذکور کي رو سے بنا هو يه برطرفي اوسوقت تک موثر نهوگي جبتک که کوي اعلى حاکم فوجي اسطرحکا حکم نه صادر کرے

مگر شرط يه هی که اگر وہ سزا ايکٹ هذا کے بموجب معاف هوجاے تو برطرفي کي سزا بهي معاف هوجايگي

ايکٹ نمبر ۴ سنه ۱۹۱۷ کي تنسيخ

دفعه ۱۰ — ايکٹ التواے احکام سزا متعلقه افواج هند سنه ۱۹۱۷ (نمبر ۴ سنه ۱۹۱۷) اور ايکٹ ترميم التواے احکام سزا متعلقه افواج هند سنه ۱۹۱۸ (نمبر ۱۸ سنه ۱۹۱۸) کو بذريعه ايکٹ هذا منسوخ کيا جاتا هی - اور کل سزائين جو ايکٹ هاے مذکور کي رو سے به وقت ابتدائے نفاذ ايکٹ هذا ملتوي هون اونکي نسبت سمجها جايگا که ايکٹ هذا کي رو سے ملتوي کي گئي تهين - اور احکام ايکٹ هذا اوسي کے مطابق تعلق پذير هونگے

مگر شرط يه هی که ايکٹ هذا کے نفاذ کے چهه مهينه کے بعد اسطرحکي کل سزائين اگر وہ اوسوقت تک ملتوي هون تو اونکي نسبت سمجها جايگا که وہ معاف هوگئين

SGPI 23-15 L.D-5-5-20-510.

ACT No. XXI OF 1920.

ایکٹ نمبر ۲۱ سنه ۱۹۲۰

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۳ مارچ سنه ۱۹۲۰ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض یکجاي و ترمیم اون تمام قوانین کے جو ایکٹ پیپر کرنسي هند سنه ۱۹۱۰ کي عارضي ترمیم کے متعلق جاري هوے هین

چونکه قرین مصلحت هی که اون تمام قوانین کي جو ایکٹ پیپر کرنسی هند سنه ۱۹۱۰ (نمبر ۲ سنه ۱۹۱۰) کي عارضي ترمیم کے متعلق جاري هوے هین یکجاي اور ترمیم کیجاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام اور مدت نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ (ترمیم عارضی) پیپر کرنسي هند سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

(۲) اسکا نفاذ یکم اکتوبر سنه ۱۹۲۰ تلک رهیگا

ترمیم دفعه ۱۹ ایکٹ نمبر ۲ سنه ۱۹۱۰

دفعه ۲ — ایکٹ پیپر کرنسی هند سنه ۱۹۱۰ (نمبر ۲ سنه ۱۹۱۰) (جسکو دفعات ما بعد مین ایکٹ مذکور کہا جائیگا) کي دفعه ۱۹ کو اسطرح پڑها جایگا که گویا دفعه مذکور مین بعد الفاظ " موجود هون " کے الفاظ " جسمین وه سونے کا سکه یا سونا داخل هی جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کیطرف سے کسي مقبوضه برطاني کي گورمنٹ کے قبضه یا اختیار مین سکه بنانے یا دیگر عارضی اغراض کیواسطے هو " اضافه کئے گئے هین

ترمیم دفعه ۲۱

دفعه ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۲۱ کو اسطرح پڑها جایگا که گویا دفعه مذکور مین قبل الفاظ " بهیجا گیا هو " کے الفاظ " یا کسی مقبوضه برطاني کي گورمنٹ کو یا از طرف گورمنٹ مذکور نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو " اضافه کئے گئے هین

ترمیم دفعه ۲۲

دفعه ۴ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۲۲ کو اسطرح پڑها جایگا که گویا دفعه مذکور مین بجاے الفاظ " ایک سو چالیس ملین " کے الفاظ " باره سو ملین " قایم کئے گئے هین - اور گویا که دفعه مذکور کی عبارت شرطیه حذف کردي گئي هی

اختیار متعلق هدایت اس امر کے که وه سونا اور چاندي جو یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکه مین هو یا وهان سے روانه کردیگئي هو پیپر کرنسي ریزرو کا جزو سمجهي جاے

دفعه ۵ — باوجود کسی مضمون مندرجه ایکٹ مذکور کے نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل حکم تحریري کے ذریعه سے هدایت کرسکتے هین که —

(الف) وه سونے یا چاندي کا سکه یا سونا یا چاندي جو یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکه مین سکریٹري آف اسٹیٹ هند بهادر باجلاس کونسل یا نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس

(۲ - 2)

كونسل كے نام سے ركھي جاے حسب منشا دفعه ۱۶ ايكٹ مذكور سرمايه رزرو كا جزو متصور هوگي - يا

(ب) وه سونے يا چاندي كا سكه يا سونا يا چاندي جو يونائيٹڈ اسٹيٹس آف امريكه سے روانه هوچكي هو اور روانگي كے وقت يا بعد روانگي كے كسي وقت سكريٹري آف اسٹيٹ هند بهادر باجلاس كونسل يا نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس كونسل كے نام سے بغرض بهيجے جانے هندوستان كے ركھي جاے تو اوس عرصه تك جبتك وه اسطرح ركھي جاے حسب منشا دفعه ۱۹ ايكٹ مذكور سرمايه رزرو كا جزو متصور هوگي

الختيار متعلق اس امر كے كه جو روپيه ايكٹ مذكور مين ريزرو مقرر كيا گيا هى اوسمين گورمنٹ آف انڈيا كي جاري كى هوي كفالتين داخل كردیجائين

دفعه ٦ — باوجود كسي مضمون كے جو ايكٹ مذكور مين اسكے خلاف درج هو وه كفالتين جو گورمنٹ آف انڈيا نے بنام هيڈ كمشنر پيپر كرنسي جاري كي هون ايكٹ مذكور كي اغراض كيواسطے نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس كونسل كي خريدي هوي كفالتين سمجهي جاينگي - اور بازاري قيمت اوس قسم كے كفالتون كي اوس تاريخ كو كه جس تاريخ كو وه كفالتين هيڈ كمشنر پيپر كرنسي كے نام سے جاري هوي هون وه قيمت سمجهي جائيگي جس قيمت پر وه جاري شده كفالتين خريدي گئي هون - اور جو حوالے ايسى خريدي هوي كفالتونكي طرف ايكٹ مذكور مين كسي مقام پر واقع هون اونمين وه كفالتين بهي داخل سمجهي جاينگي جو حسب مذكوره بالا جاري هوي هون - اور جو حوالے اوس روپيه كے متعلق هون جو اونكي خريد مين صرف هوا هو يا جو حوالے اونكي قيمت كے متعلق هون ان سے بصورت جاري شده كفالتونكے اونكي بازاري قيمت سمجهنا چاهيئے - اور ايكٹ مذكور اسي ترميم كے مطابق پڑها جايگا

تنسيخ

دفعه ۷ — قوانين مندرجه ضميمه اوس حد تك بذريعه ايكٹ هذا منسوخ كئے جاتے هين جسكي تصريح ضميمه كے چوتهے كالم مين كردي گئي هى

ضميمه

(ديكهو دفعه ۷)

سنه	نمبر	مختصر نام	مقدار تنسيخ
۱۹۱۷	۱۱	ايكٹ (ترميم عارضي) پيپر كرنسي سنه ۱۹۱۷ . . .	كل
ايضاً	۱۹	ايكٹ (ترميم) پيپر كرنسي سنه ۱۹۱۷ . . .	(۱) ايكٹ كے نام اور تمهيد سے الفاظ ذيل يعني - " و ايكٹ ۱۱ سنه ۱۹۱۷ " (۲) دفعه ۱ كي ضمن (۲) اور دفعات ۲ و ۶ و ۷ و ۹
۱۹۱۸	۱۳	ايكٹ انڈين پيپر كرنسي سنه ۱۹۱۸	كل
۱۹۱۹	۲۶	ايكٹ (ترميم مزيد) پيپر كرنسي سنه ۱۹۱۹ . . .	كل

ايچ - ايم - اسمتهه
قايم مقام سكريٹري گورمنٹ هند

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے ہوا

نمبر ۳۰] لاہور — ۲۳ جولائی (مجریہ ۳۰ جولائی) سنہ ۱۹۱۹ ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

چوتھا حصہ

ترجمہ مسودات ایکٹ جو جناب معظم الیہ کی کونسل واضع آئین و قوانین
میں پیش یا مطابق قاعدہ ۲۴ مشتہر کئے گئے۔اور ترجمہ ایکٹ ہائے
مصدرہ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بہادر جنکی نسبت
جناب معظم الیہ کی منظوری حاصل ہوئی۔

مسودہ

بمراد اس امر کے کہ انتخابات کے موقع پر ناجائز کارروائیوں کے متعلق سزائیں دینے اور زیر ایکٹ گورنمنٹ ہند منضبط شدہ انجمن ہائے واضع آئین و قوانین کے متنازعہ انتخابات کے متعلق تحقیقات کرنے کے بارہ میں مزید احکام وضع کئے جائیں۔

ہرگاہ — یہہ قرین مصلحت ہے کہ انتخابات کے موقع پر ناجائز کارروائیوں کے متعلق سزا دینے اور زیر ایکٹ گورنمنٹ ہند منضبط شدہ جماعت ہائے واضع آئین و قوانین کے متنازعہ انتخابات کے بارہ میں تحقیقات کرنے کے لئے مزید احکام وضع کئے جائیں۔لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام وضع کئے جاتے ہیں :—

۷۹۶ پی جی پی۔

مراتب ابتدائی

مختصر نام و وسعت اطلاق۔

دفعه ۱ (۱)—جائز هے که ایکٹ هذا کو ایکٹ جرائم و تعقیقات متعلقه انتخابات هند سنه ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔اور

(۲) ایکٹ هذا کل برٹش هند پر اطلاق پزیر هوگا۔

حصه اول

مجموعه تعزیرات هند و مجموعه ضابطه فوجداری کی ترمیم

مجموعه تعزیرات هند کي ترمیم۔ ایکٹ نمبر ۴۵ سنه ۱۸۹۰ع۔

دفعه ۲ (۱)—مجموعه تعزیرات هند کي دفعه ۲۱ میں دسوین اندراج کے بعد مندرجه ذیل ثبت کیا جائیگا - یعني " گیارهوین —هرشخص جو ایسا عهده رکهتا هو که اوسکے اعتبار سے اوس کو فهرست رائے دهندگان تیار کرنے - قائم رکهنے یا ترمیم کرنے کا یا انتخاب یا حصه انتخاب عمل میں لانیکا اختیار هو " اور دوسري تشریح کے بعد مندرجه ذیل ایزاد کیجائیگي-یعني-

" تیسري تشریح—لفظ انتخاب سے وه انتخاب مراد هے جو کسي ایسي واضع آئین و قوانین یا دیگر پبلک مجلس (اتهاریٹي) کے ممبر منتخب کرنے کے لئے هو اور جسکے ممبرون کي چیدگي کسي قانون کے بموجب یا اوسکي رو سے انتخاب کے ذریعه تجویز کیگئي هو۔

(۲) مجموعه مذکور کے باب ۹ کے بعد مندرجه ذیل باب ثبت کیا جائیگا-یعني

باب ۹-الف

جرائم متعلقه انتخابات

" اُمیدوار " " الکٹورل رائٹ " کي تعریف۔

دفعه ۱۷۱—الف—اس باب کي اغراض کے لئے۔

(الف) اُمیدوار سے مراد ایسا شخص هے جو کسي انتخاب کے لئے اُمیدوار نامزد کیا گیا هو اور اوس میں وه شخص بهي شامل هے جو کسي انتخاب کے زیر غور هونیکے موقع پر اپنے آپ کو اوس انتخاب کے لئے اُمیدوار ظاهر کرے بشرطیکه اوسکو بعد میں ایسے انتخاب کے لئے بطور اُمیدوار نامزد کردیا جائے۔

(ب) " الکٹورل رائٹ " سے مراد کسي شخص کا کسي انتخاب کے لئے بطور اُمیدوار کهڑے هونے یا نه کهڑے هونے یا اُمیدواري سے دست بردار هونے یا کسي انتخاب میں رائے دینے یا رائے دینے سے باز رهنے کا حق هے۔

انتخابات کے متعلق رشوت۔

دفعه ۱۷۱—ب (۱) کوئي شخص جو

(اول) کسي شخص کو کوئي مابه الاحتظاظ بدین غرض دے که اوسکو یا کسي دیگر شخص کو اوس کے ذریعه کسي (electoral right) (حق متعلقه انتخاب) کے استعمال کرنے کي ترغیب دے یا کسي شخص کو کسي ایسے حق کے استعمال کرچکنے کے لئے صله دے۔

(دوم) اپنے لئے یا کسي دیگر شخص کے لئے کوای مابه الاحتظاظ کسي ایسے حق متعلقه انتخاب کے استعمال کرنے یا کسي دیگر شخص کو ایسے حق کے استعمال کرنے کي ترغیب دینے کا اقدام کرنے کے صله کے طور پر منظور کرے۔

وه انتخاب کے موقع پر رشوت ستاني کے جرم کا مرتکب هوتا هے۔

۲—جو شخص کوئي مابه الاحتظاظ پیش کرے یا دینے کا اقرار کرے یا ایسے مابه الاحتظاظ کے حصول کے

اپني خدمات پيش کرے يا اوس کے حصول مين جهد کرے اوسکي نسبت متصور هوگا که اوس نے مابه الاحتظاظ ديا هے۔

(۳) جو شخص کوئي مابه الاحتظاظ قبول کرے يا حاصل کرنے يا قبول کرنے پر راضي هو يا حاصل کرنے مين جهد کرے اور جو شخص کوئي مابه الاحتظاظ کسي ايسے فعل کے کرنے کي وجه تحريک کے طور پر منظور کرے جس کے کرنے کا وہ ارادہ نهين رکهتا يا کسي ايسے فعل کے صله کے طور پر منظور کرے جو اوس نے نهين کيا تو اوس کي نسبت متصور هوگا که اوس نے مابه الاحتظاظ مذکور بطور صله کے منظور کيا هے۔

دفعه ۱۷۱-ج--۱ - کوئي شخص جو کسي انتخاب کے موقع پر کسي حق متعلقه انتخاب کے آزادانه استعمال مين بالارادہ دخل دے يا دخل دينے کے لئے جهد کرے وہ انتخاب کے موقع پر نا جائز دباؤ کے جرم کا ارتکاب کرتا هے۔	انتخابات کے موقع پر نا جائز دباؤ۔

(۲) کوئي شخص جو کسي شخص کو يا کسي ايسے شخص کو جس سے شخص مذکور کو غرض هو نقصان پهونچانے کي دهمکي دے يا کسي شخص کو يهه باور کرنے کي ترغيب دے يا ترغيب دينے کي کوشش کرے که شخص مذکور يا وہ شخص جس سے شخص مذکور کو غرض هے ايسے غضب الهی يا روحاني ملامت کا مورد هوگا تو اوسکي نسبت متصور هوگا که وہ دفعه هذا کے معنون مين دخل انداز هوا هے۔

مگر شرط يهه هے که پبلک پاليسي کے اعلان کرنے يا پبلک کار روائي کے وعدہ کرنے کي نسبت يهه متصور نه هوگا که وہ دفعه هذا کے معنون مين دخل اندازي هے۔

دفعه ۱۷۱-د--جو کوئي شخص انتخاب کے موقع پر کسي اور شخص کے نام پر خواہ وہ زندہ هو يا مردہ يا کسي فرضي نام پر پرچه رائے کے لئے درخواست کرے يا جو شخص انتخاب مذکور مين ايک دفعه رائے ديچکا هو اور اوسي انتخاب کے موقع پر اپنے هي	انتخاب کے موقع پر تلبيس۔

نام پر پرچه رائے کے لئے درخواست کرے۔ اور جو کوئي شخص ايسے شخص سے کسي ايسے طريقه مين رائے حاصل کرنے مين اعانت کرے يا رائے حاصل کرے يا حاصل کرنيکي کوشش کرے۔

وہ شخص انتخاب کے موقع پر تلبيس کے جرم کا ارتکاب کرتا هے۔

دفعه ۱۷۱-هـ--جو کوئي شخص انتخاب کے موقع پر رشوت يا تلبيس کے جرم کا ارتکاب کرے اوسکو هر دو قسمون مين سے کسي قسم کي قيد کي سزا ديجائيگي جسکي ميعاد دو برس تک هوسکتي هے يا جرمانے کي سزا يا هر دو سزاؤن کا مستوجب هو گا۔

دفعه ۱۷۱-و--جو کوئي شخص انتخاب کے موقع پر ناجائز دباؤ کے جرم کا مرتکب هو اوس کو هردو قسمون مين سے کسي قسم کي قيد کي سزا ديجائيگي جسکي ميعاد ايک سال تک هوسکتي هے يا جرمانه کي سزا يا هر دو سزاؤن کا مستوجب هو گا۔

دفعه ۱۷۱-ز--جو کوئي شخص کسي انتخاب کے نتيجه پر اثر ڈالنے کي نيت سے کسي اُميدوار کے ذاتي چلن يا رويه کے متعلق کوئي ايسا بيان کرے يا شايع کرے جسکي نسبت اس کو علم هے يا وہ باور کرتا هے که وہ غلط هے يا جس کي نسبت وہ باور نهين کرتا که وہ صحيح هے اوس شخص کو هر دو قسمون مين سے کسي قسم کي قيد يا سزا ديجائيگي جو چهه ماہ تک هوسکتي هے يا وہ جرمانه کي سزا يا هر دو سزاؤن کا مستوجب هوگا۔

دفعه ۱۷۱-ح--جو کوئي شخص کسي اُميدوار کي تحريري اجازت کے بغير کسي عام جلسه کے انعقاد پر يا کسي اشتهار يا اشتهاري چٹهي يا کسي ذريعه تشهير پر يا کسي ديگر قسم کا خرچ اُميدوار مذکور کے انتخاب کو تقويت دينے يا اوس کے حصول کي غرض سے کريگا يا	انتخاب کے متعلق خلاف قانون ادائگيان

کرنيکي اجازت ديگا تو اوس کرايسي جرمانه کي سزا ديجائيگي جسکي مقدار پانچسو روپيه تک هوسکتي هے۔

دفعہ ۱۷۱ـط ــ جو کوئی شخص جس کو کسی نافذالوقت قانون یا قاعدہ بمنزلہ قانون کی رو سے کسی انتخاب کے موقع پر عاید کردہ اخراجات کا حساب رکھنے کا حکم ہو ایسا حساب رکھنے سے قاصر رہے تو اوس کو جرمانہ کی سزا دیجائیگی جس کی مقدار پانچسو روپیہ تک ہوسکتی ہے۔

حساب رکھنے سے قاصر رہنا۔

دفعہ ۳ ــ (۱) مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۱۹۶ مین الفاظ " باب شسشم " کے بعد الفاظ " یا باب نہم الف " ایزاد کئے جائینگے۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ترمیم۔

نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع۔

(۲) ضمیمہ دوم مجموعہ مذکور مین مجموعہ تعزیرات ہند باب نہم کے متعلقہ اندراجات کے بعد مندرجہ ذیل ایزاد کیا جائیگا :ــ

نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع۔

" باب نہم ـ الف ـ جرائم متعلقہ انتخابات

۱۷۱ـہ	کسی انتخاب کے موقع پر رشوت اور تلبیس۔	بلا وارنٹ گرفتار نہیں کیا جائیگا۔	سمن ...	قابل ضمانت	قابل راضی نامہ نہین۔	ہر دو قسمون مین سے کسی قسم کی دو سال کی قید یا جرمانہ یا ہر دو سزائین۔	پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول۔
۱۷۱ـو	کسی انتخاب کے موقع پر ناجائز دباؤ۔	ایضاً ...	ایضاً ...	ایضاً .	ایضاً ...	ہر دو قسمون مین سے کسی قسم کی ایک سال کی قید یا جرمانہ یا ہر دو سزائین۔	ایضاً۔
۱۷۱ـز	کسی انتخاب کے موقع پر غلط بیانی۔	ایضاً ..	ایضاً ...	ایضاً ...	ایضاً ...	ہر دو قسمون مین سے کسی قسم کی چھہ ماہ کی قید یا جرمانہ یا ہر دو سزائین۔	ایضاً۔
۱۷۱ـح	انتخابات کے موقع پر خلاف قانون ادائیگیان۔	ایضاً ..	ایضاً ...	ایضاً ...	ایضاً ...	پانچسو روپیہ جرمانہ	ایضاً۔
۱۷۱ـط	انتخابات کے موقع کے اخراجات کا حساب رکھنے سے قاصر رہنا۔	ایضاً ..	ایضاً ..	ایضاً	ایضاً ...	ایضاً ...	ایضاً"

حصہ دوم

انتخاب کے متعلق تحقیقات

دفعہ ۴ــ اس حصہ مین تا وقتیکہ کوئی امر مضمون یا سیاق عبارت کے نقیض نہ ہو :ــ

تعریفات۔

(الف) خرچہ سے مراد کسی تحقیقات کے یا اوس سے متعلقہ جملہ خرچ ـ وقت یا صرفہ ہے۔

(ب) انتخاب سے مراد ایکٹ گورنمنٹ ہند کي رو سے منضبط شدہ ہندوستان کے ہر دو ایوان‌ہائے واضع آئین و قوانین مین کسي ایک یا کونسل ہائے واضع آئین و قوانین کے لئے انتخاب ہے۔

(ج) تحقیقات سے مراد کسي انتخاب کے متعلق وہ تحقیقات ہے جو معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل یا گورنر یا لفٹنٹ گورنر کي طرف سے اس غرض کے لئے مقرر کردہ کمشنران کریں۔

(د) پلیڈر سے مراد کوئي ایسا شخص ہے جسکو کسي دوسرے شخص کي طرف سے کسي عدالت دیواني مین پیش ہونے اور عذرات پیش کرنیکا استحقاق ہو۔اور اوس مین ہائي کورٹ کا کوئي ایڈووکیٹ۔وکیل اور اٹارني شامل ہے۔

کمشنرون کے اختیارات۔

نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع۔ ۵۔اون کمشنرون کو جو کسي تحقیقات کے لئے مقرر کئے جائینگے وہ اختیارات حاصل ہونگے جو کسي عدالت کو مندرجہ ذیل امور کے متعلق کسي نالش کي تجویز کرتے وقت بروئے ضابطہ دیواني تفویض ہوتے ہیں :—

(الف) انکشاف و معائنہ۔

(ب) گواہون کو بالجبر حاضر کرانا۔

(ج) دستاویزات کے پیش کرنے کے لئے مجبور کرنا۔

(د) گواہان کا حلفیہ بیان لینا۔

(ہ) التوا کرنا۔

(و) شہادت بذریعہ تحریری بیان حلفیہ لینا۔

(ز) گواہون کا بیان سننے کے لئے کمشن کا اجراء۔

نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع۔ اور وہ مجموعہ ضابطہ دیواني سنہ ۱۸۹۸ع کي دفعات ۴۸۰ و ۴۸۲ کے معنون مین ایک عدالت دیواني متصور ہونگے۔

تشریح۔گواہون کی بالجبر حاضری کی اغراض کے لئے کمشنرون کے حیطۂ اختیار کی مقامي حدود اوس صوبہ کي حدود ہونگي جسکے اندر انتخاب منعقد ہو۔

ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع کا تحقیقاتوں پر اطلاق۔

نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع۔ ۶۔ایکٹ شہادت ہند سنہ ۱۸۷۲ع کے احکام بہ تبعیت احکام ایکٹ ہذا تحقیقات پر جملہ پہلوؤن مین اطلاق پذیر متصور ہونگے۔

دستاویزي شہادت۔

۷۔کسي ایکٹ مین مندرجہ کسي امر کے اس کے مخالف ہونیکے باوجود کوئي دستاویز اس وجہ سے شہادت مین ناقابل سماعت نہوگي کہ اوس پر باقاعدہ اسٹامپ نہین لگایا گیا یا وہ باقاعدہ رجسٹري شدہ نہین۔

گواہ ن کي جواب دہي کے متعلق ذمہ واري اور سارٹیفکٹ انکمنٹی۔

۸۔(۱) کوئي گواہ کسي ایسے سوال کا جواب دینے سے جو تحقیقات مین زیر بحث کسی مسئلہ کے متعلقہ امر کے بارہ مین ہو اس وجہ سے معذور نہین کیا جائیگا کہ اوس سوال کا جواب اوسکو مجرم ٹہرا ئیگا یا بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر اوسکو مجرم بنانیکا موجب ہوگا یا یہہ کہ وہ اوسکو کسي سزا یا ضبطي کا مورد بنائیگا یا بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر اوسکو مجرم بنانیکا موجب ہوگا۔

مگر شرط یہہ ہے کہ ۔

(۱) کسي شخص کو جسنے کسي انتخاب مین رائے دي ہو یہہ بتلانیکے لئے مجبور نہین کیا جائیگا کہ اوس نے کس کے لئے رائے دي ہے۔

(۲) کوئي گواہ جسنے کمشنرون کی رائے مین اون تمام سوالات کے جوابات سچ سچ دئے ہوں جن کے

جواب دینے کیلئے اوسکو مجبور کیا گیا ہو۔ایک سارٹیفکیٹ انڈمنٹی حاصل کرنیکا مستحق ہوگا اور شخص مذکور ایسے سارٹیفکیٹ کو ہر عدالت میں پیش کرسکتا ہے اور سارٹیفکیٹ مذکور کسی ایسے فوجداری الزام کا جو اوس امر سے پیدا ہو جس سے سارٹیفکیٹ مذکور متعلق ہو پوری اور مکمل صفائی ہوگی اور نہ ایسا جواب کسی عدالت کے روبرو کسی نالش یا دیگر کارروائی میں اوسکے خلاف قابل سماعت ہوگا۔

(۲) تحتی دفعہ (۱) میں مندرجہ کوئی امر سارٹیفکیٹ انڈمنٹی پانیوالے شخص کو انتخاب کے متعلق کسی ناقابلیت سے سبکدوش کرنیوالا متصور نہوگا جو کسی قانون یا قاعدہ بمنزلہ قانون کی رو سے عائد کیگئی ہو۔

۹۔کمشنروں کے روبرو کوئی حاضری۔درخواست یا فعل فریق متعلقہ اصالتاً یا بذریعہ ایسے پلیڈر کے کر سکتا ہے یا عمل میں لا سکتا ہے۔جو اوسکی طرف سے کارروائی کرنے کیلئے باقاعدہ مقرر کیا گیا ہو۔ | حاضری بذریعہ پلیڈر۔

مگر شرط یہہ ہے کہ اگر کمشنران ہدایت کریں تو ایسی حاضری فریق متعلقہ اصالتاً عمل میں لائیگا۔

۱۰۔مناسب اخراجات جو کسی شخص نے شہادت دینے کے لئے حاضری کے متعلق کئے ہوں کمشنران شخص مذکور کو دیسکتے ہیں اور بجز اسکے کہ کمشنران دیگر نہج پر ہدایت کریں اخراجات مذکور خرچہ کا جزو ہونگے۔ | گواہوں کے اخراجات۔

۱۱۔(۱) خرچہ کمشنران کی اقتضائے رائے پر منحصر ہوگا اور کمشنران کو اس بات کا تعین کرنے کے متعلق کامل اختیار ہوگا کہ خرچہ کس کی طرف سے اور کس حد تک ادا کیا جائیگا۔اور اونکو یہہ بہی اختیار ہوگا کہ اپنی رپورٹ میں خرچہ کے متعلق جملہ ضروری رپورٹیں شامل کریں۔کمشنران خرچہ پر ایسی شرح سے سود عطا کر سکتے ہیں جو ۶ فیصدی سالانہ سے متجاوز نہو۔اور ایسا سود خرچہ کی رقم میں ایزاد کر لیا جائیگا۔ | خرچہ۔وکلاء کی فیس وغیرہ۔

(۲) جو فیس کسی فریق کی طرف سے اپنے مخالف کے وکیل کی فیس کی بابت قابل ادا ہوگی وہ ایسی فیس ہوگی جسکی کمشنران اجازت دیں۔

۱۲۔جو حکم معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر یا گورنر بہادر یا لفٹننٹ گورنر بہادر کمشنران کی رپورٹ دربارہ خرچہ تحقیقات صادر کرینگے وہ اوس اعلے دیوانی عدالت کے روبرو پیش کیا جا سکتا ہے جس کو ابتدائی اختیارات سماعت حاصل ہوں اور جسکی مقامی حدود کے اندر وہ شخص اپنی جائے رہائش رکھتا ہو جس کو ایسے حکم کی رو سے کوئی ایسی رقم ادا کرنیکی ہدایت کی گئی ہو یا جہاں ایسی جائے رہائش کسی چارٹرڈ ہائی کورٹ کے معمولی ابتدائی اختیارات سماعت دیوانی کی مقامی حدود کے اندر واقع ہو تو حکم مذکور ایسی عدالت مطالبہ خفیفہ کے رو برو پیش کیا جائیگا جو وہاں اختیار سماعت رکھتی ہو اور عدالت مذکور ایسے حکم کی اوسی طریق میں اور اوسی ضابطہ کے مطابق تعمیل کریگی گویا کہ وہ حکم ایک ایسی ڈگری ہے جو اوس عدالت نے خود کسی نالش میں روپیہ کی ادائیگی کیلئے صادر کی ہے۔ | خرچہ کے متعلق احکام کی تعمیل۔

۱۳۔جو کوئی شخص کسی جرم زیر دفعہ ۱۷۱-ڈ-۱۷۱-ر-یا ۱۷۱ ز تعزیرات ہند کی پاداش میں سزا یاب ہوا ہو یا کسی حاکم کے حکم سے انتخاب کے متعلق ناجائز کارروائیوں کی وجہ سے کسی ایسے عرصہ کے لیے جو پانچ سال سے زائد نہو ناقابل قرار دیا گیا ہو وہ ایسی سزا یابی یا حکم کی تاریخ سے پانچ سال کے عرصہ کیلئے مندرجہ ذیل کے ناقابل قرار دیا جائیگا۔ | اون اشخاص کی ناقابلیت جو جرائم انتخاب کے مجرم پائے جاویں۔

(الف) بطور مجسٹریٹ کام کرنے یا مقرر کئے جانے کے۔

(ب) کسی مقامی حاکم کے کسی عہدہ کے لئے منتخب کئے جانیکے جبکہ ایسے عہدہ پر تقرر انتخاب کے ذریعہ ہوتا ہو یا کسی ایسے عہدہ پر مامور ہونے یا اوس کا کام کرنیکے جس کے لئے کوئی تنخواہ مقرر نہیں۔

(ج) کسی مقامی جماعت کے ممبر کے طور پر منتخب ہونے یا رائے دینے یا کام کرنیکے۔ یا

(د) کسی پبلک ٹرسٹ کا ٹرسٹی مقرر کئے جانے یا اوس کا کام کرنیکے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ کونسل اوف سٹیٹ یا لیجسلیٹو اسمبلی کے کسی انتخاب کی صورت میں جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر اور اپنی لیجسلیٹو کونسل کے انتخاب کی صورت میں جناب معلے القاب نواب گورنر یا لفٹنٹ گورنر بہادر کسی ایسے شخص کو ایسی ناقابلیت سے مستثنا کرسکتے ہیں۔

بیان اغراض و وجوہات

ایکٹ گورنمنٹ ہند کے متعلق مقرر شدہ مشترکہ منتخب کمیٹی کی رپورٹ میں انتخابات کے متعلق مندرجہ ذیل اہم سفارشیں درج ہیں:—

کمیٹی بذات خود اس حقیقت کی پورے طور پر قائل ہے کہ کونسل ہائے واضع آئین و قوانین کے پہلے انتخاب سے قبل ایک مکمل اور زبردست ایکٹ (انسداد) کارروائی ہائے ناجائز عمل میں آنا چاہئے۔ ہندوستان میں اس قسم کا کوئی ایکٹ سر دست رائج نہیں ہے۔ اور کمیٹی کو یقین ہے کہ ایسے ایکٹ کی ہندوستان میں بہی ویسے ہی ضرورت ہے جیسا کہ اسکی دوسرے ممالک میں ہے۔

۲—منتخب کنندگان اور کونسل واضع آئین و قوانین ہند و کونسل ہائے واضع آئین و قوانین صاحبان گورنر جنرل کے ممبروں کی قابلیت کے متعلق اور کسی انتخاب کے جواز کے متعلقہ شہادت و تنازعات کے قطعی فیصلہ کے متعلق قواعد وضع کئے گئے ہیں۔ قواعد ہذا کی رو سے گورنر جنرل یا گورنر کو (جیسی کہ صورت ہو) یہہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ایسے تنازعات کی تجویز و سماعت کیلئے کمشنر مقرر کرے اور اپنی تحقیقات کے نتیجہ سے گورنر جنرل یا گورنر کو (جیسی کہ صورت ہو) مطلع کرے۔ اگر یہہ ثابت ہو جائے کہ کسی امیدوار یا اوسکے کارندے نے کسی اہم قسم کی ناجائز کارروائی کا ارتکاب کیا ہے (خواہ ایسی ناجائز کارروائی کا امیدوار کو علم ہو یا نہ) تو زیر قواعد ہذا انتخاب کو کالعدم قرار دینا چاہئے۔ ناجائز کارروائیوں میں رشوت ستانی۔ ناجائز دباؤ۔ تلبیس یا اعانت تلبیس اور نیز وہ دروغ بیانی شامل ہے جسکا ارتکاب انتخاب کے موقع پر دیدہ دانستہ کیا جائے۔

نیز قواعد مذکور میں اس بات کا بہی انتظام کیا گیا ہے کہ نسبتاً کم درجہ کی اہم ناجائز کارروائیوں کی وجہ سے انتخاب صرف اوس صورت میں ناجائز ہوگا جب اون کا نتیجہ انتخاب پر فی الحقیقت اثر پڑے۔ جو اشخاص ناجائز کارروائیوں کے ارتکاب کے مجرم ثابت ہونگے وہ کونسلوں کے انتخاب کے لئے بطور امیدوار پیش ہونے یا انتخاب کے موقع پر رائے دینے یا بطور ایجنٹ کام کرنے کیلئے مختلف عرصوں کے واسطے نا قابل گردانے جائینگے۔

زیر ایکٹ گورنمنٹ ہند قواعد سازی کا جو اختیار حاصل ہے اوسکی رو سے ان معاملات کے علاوہ دیگر امور کے لئے کوئی احکام وضع کرنے کی اجازت نہیں۔

۳—یہہ کہلی ہوئی حقیقت ہے کہ اگر مشترکہ کمیٹی مذکور کی سفارشوں کو قوت سے فعل میں لانا مقصود ہے تو قواعد مذکور کے علاوہ کوئی قانون بہی وضع کرنا چاہئے۔

گورنمنٹ ہند کی رائے میں یہہ مناسب ہے کہ جرائم متعلقہ انتخاب کو صرف کونسل ہائے واضع آئین و قوانین کے متعلق ہی نہیں بلکہ عام طور پر پبلک جماعتوں کے ممبروں کے انتخاب کے متعلق بہی ملک کے عام قانون کا حصہ قرار دینے کے لئے اس موقع سے استفادہ کرنا چاہئے۔ بعض صورتوں میں علیحدہ خاص قانون وضع کیا گیا ہے۔ لیکن یہہ خیال ہے کہ بڑے بڑے جرائم کا تصفیہ بہر حال تعزیرات ہند کے مطابق ہی ہونا چاہئے۔

۴—لہذا موجودہ مسودہ کی اغراض دو گونہ ہیں۔ اولاً اس کا مقصد یہہ ہے کہ رشوت ستانی ناجائز

دباؤ اور تلبیس اور بعض اور دیگر ناجائزکارروائیون کو جنکا ارتکاب صرف جماعت ها ئے واضع آئین و قوانین کے انتخاب کے موقع پرهي نهین بلکه اون عام جماعتون کے ممبرون کا انتخاب کےموقع پر بهي جنکے متعلق طریق انتخاب قانوناً تجویز هو چکا هے عمل مین آئے عام قانون کے تابع قابل سزا قرار دیا جا ئے او ر نیز مسوده هذا کا مدعا یهه هے که اون اشخاص کو جو ایسي ناجائز کار روائیون کے ا رتکاب کے مجرم ثابت هون ایک مصرحه عرصه کے لئے عا م ذمه وا ر ي کے عهدون پر فائض هونے سے روک دئے جائین ثانیاً مسوده هذا کا مقصد یهه هے که زیر قواعد معموله الصدر مقرر شده کمشنرون کو جماعت هائے واضع آئین و قوانین هند کے انتخاب کے متعلق تحقیقات کے عدالتي اختیارات استعمال کرنے کا مجاز کر دیا جائے دوسري جماعتون کا معامله ایسا هے جس کا فیصله گورنمنٹ هند کي را ئے مین مقامي قانون پر هي چهوڑ نا چاهئے۔

۵۔۔لهذا مسوده هذا کے حصه اول کي رو سے مجموعه ضابطه تعزیرات هند مین ایک نئے باب کا اضافه کیا گیا هے او ر نیز مجموعه ضابطه فوجداري مین ضروري ترمیمات کیگئي هین۔

۶۔۔اصطلاح " انتخاب " مین جمله اقسام کي پبلک جماعتون کا انتخاب اوس صورت مین شامل هے جبکه ایسا طریق انتخاب قانوناً تجویز هو چکاهو۔ وه اشخاص جنکو فرد هائے انتخاب وغیره کي تیا ري او ر انتخاب کے کسي حصه کے کام کو انجام دینے کا اختیار حاصل هے پبلک ملازم قرار دئے جاتے هین اس حکم کےوضع کرنے کا اثر یهه هے که مجموعه تعزیرات هند کا باب نهم و دهم؛ جو پبلک ملا زمون کے متعلق یا ا ون کي طرف سے صادر هو نے والے یا اون کے جا ئز اختیارات کي تحقیر کے متعلقه جرائم کے انفصال کے متعلق هین اون اشخاص پر بهي اطلاق پذیر هو جائینگے۔

۷۔۔جدید جرائم جن کو مسوده هذا کي رو سے تعزیرات هند مین شامل کر نا مقصود هے حسب ذیل هین :۔۔

رشوت ستاني ۔ ناجائز دباؤ۔تلبیس او ر دروغ بیاني کي وه وارداتین جنکا ارتکاب انتخاب کے موقع پر یا انتخاب کے متعلق کسي اُمیدوا ر کي حق تلفي کي غرض سے دیده دانسته کیا جا ئے۔

۸۔۔" رشوت ستاني " رشوت ستاني مین اولاً اوس مایه الاحتظاظ کا دینا یا قبول کرنا شامل هے جو کسي شخص کو یا تو انتخاب کے موقع پر بطو ر اُمیدوار پیش هونے یا نه پیش هونے یا اُمیدواري سے دست بردار هونے یا انتخاب کے موقع پر رائے دینے یا را ئے دینے سے باز رهنے کے لئے بطو ر وجه تحریک یا حق الخدمت دیا جا ئے یا اس کي طرف سے قبول کیا جا ئے نیز اصطلاح رشوت ستاني مین وه مایه الاحتظاظ شامل هے جو کسي شخص کو پیش کیا جائے یا جس کے دینے یا پیش کرنے پر رضامندي ظاهر کي جا ئے یا جسکے کسي شخص کے واسطے دینے کا اقدام کیا جائے مایه الاحتظاظ کي تشریح قبل ازین ضابطه تعزیرات هند کي دفعه ۱۶۱ مین کیگئي هےاو ر او ر یهه نقد مایه الحتظاظ یا اوس مایه الحتظاظ تک هي محدود نهین هے جس کا نقدي کي صورت مین اندازه لگایا جا سکے ۔ ضیافت وغیره اوس صورت مین رشوت ستاني سمجهي جائیگي جب وه اس اراده سے دي یا قبول کیجائے جس کا ذکر قانون مین کیا گیا هے۔

۹۔۔انتخاب کے موقع پر ناجائز دباؤ سے مراد وه بلااختیار دست اندازي یا اقدام دست اندازي هے جو کسي ایسے شخص کے حق مین کیجا ئے جو اُس کو انتخاب کے موقع پر بطو ر اُمیدوار پیش هونے یا نه هونے یا اُمیدواري سے دست بردار هونے یا انتخاب کے موقع پر را ئے دینے یا را ئے دینے سے باز رهنے کے متعلق حاصل هو ۔ ناجائز دباؤ کي اصطلاح اُمید واران یا منتخب کنندگان کي جان و مال کو ضر ر پهنچانے کي دهمکیون کي اون جمله وارداتون او ر اُمید وارون یا انتخاب کنندگان کو مجبو ر کرنے کے جمله ناجائز طریقون اور نیز اونکي آزادي مین مخل هونے کي جمله صو رتون پر حاوي هوگي۔اس امر کي تشریح کرنے کے لئے تحتي دفعه ایزاد کردیگئي هے که کسي شخص کو اس امر کے یقین دلانے کي ترغیب دینا یا ایسي ترغیب دینے کا اقدام کرنا که وه غضب رباني کا مو رد هوگا بهي دست اندازي کا مترادف هے۔لیکن عام پالیسي (طر ز عمل) کا اظهار کرنا یا کسي عام کار روائي کا وعده دلانا حسب منشاء دفعه هذا دست اندازي متصو ر نهین هوگي۔

۱۰۔۔اصطلاح " تلبیس " کي تعریف پرچیان ڈالنے کے ایکٹ سنه ۱۸۷۲ ع کي دفعه ۲۳ کي تعریف کے عین مطابق هے جو شخص کسي دوسرے شخص کے نام پر جعلي ووٹ دے یا ووٹ دینے کا اقدام کرے یا وه ووٹر جو

دو دفعہ ووٹ دینے کا اقدام کرے یا وہ شخص جو ایسی ووٹ دینے مین اعانت کرے یا ایسی ووٹ بہم پہونچانے یا اوسکے بہم پہونچانے کا اقدام کرے اصطلاح مذکور اون پر حاوی ہوگی۔

۱۱۔۔۔ایکٹ انسداد رشوت ستانی و کارروائی ہائے ناجائز سنہ ۱۸۹۵ع کی دفعہ ۱ کے اصول کے مطابق کسی اُمیدوار کے چال چلن وطرز عمل کے متعلق دروغ بیانی کی پاداش مین سزا دی جا سکتی ہے۔

۱۲۔۔۔نیز کسی اُمیدوار کے انتخاب کے کام کی سرانجام دہی مین کسی شخص کو روپیہ خرچ کرنے کا قانونا اختیار نہین ہوگا الا اوس صورت مین کہ اوس اُمیدوار نے ایسے خرچ کا اختیار دے دیا ہو اور اگر کسی قانون کے مطابق حساب رکہنا ضروری ہو تو ایسا حساب نہ رکہنا مستوجب سزا قرار دیا جاتا ہے۔

۱۳۔۔۔ایسے جرائم کے متعلق کوئی استغاثہ دائر نہین کیا جائیگا الا اوس صورت مین کہ اس کے متعلق معلے القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اور لوکل گورنمنٹ یا کسی ایسے دیگر افسر کی منظوری حاصل کرلی گئی ہو جسکو گورنر جنرل باجلاس کونسل نے اسبارہ مین اختیار دیا ہو۔

۱۴۔۔۔مسودہ ہذا کا دوسرا حصہ اوس قانون کے متعلق ہے جو اون قواعد کے تابع ہین جو ایکٹ گورنمنٹ ہند کے مطابق متنازعہ انتخابات کے متعلق تحقیقات کرنے کی غرض سے مرتب کئے گئے ہین اور اس حصہ کی رو سے اون کمشنرون کو آئینی اختیارات تفویض کئے جاتے ہین جو زیر قواعد ہذا تحقیقات کرنے کی غرض سے مقرر کئے جائین۔

۱۵۔۔۔زیر دفعہ ۵ کمشنران کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مطابق گواہون کو حاضری کا حکم دینے و شہادت قلمبند کرنے کے متعلق عدالت کے اختیارات تفویض کئے جاتے ہین اور دیگر ہمچو قسم کے معاملات کے متعلق انتظام کر دیا گیا ہے۔

۱۶۔۔۔دفعہ ۶ کی رو سے ایکٹ شہادت ہند کو جملہ اقسام کی تحقیقات پر اطلاق پذیر قرار دیا گیا ہے اور دفعہ ۷ مین یہہ حکم وضع کیا گیا ہے کہ تحریری شہادت کو قبول کرنے سے صرف اس وجہ سے انکار نہین کیا جائیگا کہ کسی دستاویز پر باضابطہ اسٹامپ نہین لگا ہوا یا وہ باضابطہ رجسٹر شدہ نہین ہین۔

۱۷۔۔۔دفعہ ۸۔ایکٹ انسداد رشوت ستانی و کارروائی ہائے ناجائز سنہ ۱۸۸۳ع کی دفعہ ۵۹ پر مبنی ہے اور اگرچہ اسی دفعہ مین یہہ حکم درج ہے کہ کسی گواہ کو کسی سوال کے جواب دینے سے صرف اس وجہ سے مستثنی نہین کیا جائیگا کہ اسکی وجہ سے وہ کہین مورد الزام نہ ٹہرے۔کمشنران معافی کا ایک ایسا سرٹیفکیٹ دے سکتے ہین جس سے وہ فوجداری مواخذہ سے بچ سکے۔اور اوسکے جوابات دیوانی کارروائی مین پیش نہ ہوسکین۔

۱۸۔۔۔نیز مسودہ ہذا مین وکیلون کی حاضری اور گواہون کا خرچہ ادا کرنے اور خرچہ مقدمہ اور اوسکی وصولی کا انتظام کیا گیا ہے۔

۱۹۔۔۔وہ ناقابلیتین جو ایکٹ دیوالہ صوبہ سنہ ۱۹۲۰ع کی دفعہ ۷۳ اور ایکٹ دیوالہ پریذیڈنسی قصبات کی دفعہ ۱۰۳۔الف کی رو سے (جیسا کہ اوسکی ترمیم سنہ ۱۹۲۰ع مین ہوئی) حال مین ایکٹ قانون دیوالہ ہند مین درج کی گئی ہین وہی ناقابلیتین دفعہ ۱۳ کی رو سے اون اشخاص پر عاید کی جاتی ہین جو کسی انتخاب کے موقع پر رشوت ستانی و ناجائز دباؤ یا تلبیس کے جرم مین سزایاب ہوچکے ہون یا جنکو کسی حاکم کے حکم سے منتخب ہونے یا بطور ایجنٹ انتخاب کا کام کرنے یا ووٹ دینے یا کسی پبلک عہدہ پر مامور کئے جانے کے کسی خاص مصرحہ عرصہ کے لئے ناقابل قرار دے دیا گیا ہو۔
لیکن اون ناقابلیتون کے علاوہ جو قانون دیوالہ مین درج ہین دفعہ ہذا کے منشاء کے مطابق اشخاص کو عام امانتون کے آمین (معتمد) مقرر ہونے کی اجازت نہین ہوگی۔

دستخط۔۔۔ڈبلیو۔ایچ وِنسنٹ۔

مقام شملہ
مورخہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۲۰ع۔

۷۹۹۔۔۔سی ایس۔۔۔۴۸۰۔۳۱۔۷۔۱۹۲۰ع۔۔۔ایس۔جی۔پی۔پی لاہور

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورمنٹ کے حکم سے جاري ہوا

مقام لاہور - جولائي مہينے کي ۲ تاريخ سنہ ۱۹۲۰ع - يوم جمعہ

چوتھا حصہ

ترجمہ ايکٹ مصدرہ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بہادر جنکي
نسبت محتشم اليہ کي منظوري حاصل ہوئي

گورمنٹ ہند

صيغۂ ليجسليٹو

ايکٹ مندرجۂ ذيل جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل جو بتاريخ ۵ جون سنہ ۱۹۲۰ ع کو محتشم اليہ کي پيشگاہ سے منظور کيا گيا اور اس تحرير کي رو سے اطلاع عام کے ليئے مشتہر کيا جاتا ہے

نمبر ۲ سنہ ۱۹۲۰ ع

Ordinance No. II of 1920.

آرڈننس نمبر ۲ سنه ۱۹۲۰

[شمله - مورخه ۵ جون سنه ۱۹۲۰]

آرڈننس نسبت اس امر ے که روبل نوٹونکے متعلق قیود عاید کیجائین

چونکه ایک ضرورت شدید پیدا هوگئی هی جسکي وجهه سے ضروري معلوم هوتا هی که روبل نوٹونکے متعلق قیود عاید کیجائین

لهذا حسب اختیار زیر دفعه ۷۲ ایکٹ گورمنٹ آف انڈیا سنه ۱۹۱۵ (۵ و ۶ جلوس جارج پنجم باب ۶۱) نواب گورنر جنرل بهادر آرڈننس ذیل صادر اور جاري فرماتے هین :—

مختصر نام اور دايرہ نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی که اس آرڈننس کا نام آرڈننس روبل نوٹ سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

(۲) یه کل برٹش انڈیا مین به شمول برٹش بلوچستان کے نفاذ پذیر هوگا

تعریف

دفعه ۲ — اس آرڈننس مین " روبل نوٹ " سے کوي نوٹ مراد هی جو کسي ایسے کرنسي نوٹ کي نوعیت رکهتا هو یا جسکا منشا هو که کسي ایسے کرنسي نوٹ کي نوعیت رکهے جسکو کسیطرحکي گورمنٹ نے یا اوسکي طرفسے کسي نے ان علاقون مین جو بتاریخ چهارم ماه اگست سنه ۱۹۱۴ سلطنت روس مین شامل تهے جاري کیا هو یا جسکو اسطرحپر جاري کرنیکا منشا هو اور جسکي قیمت روبلون مین قابل ادا هو

روبل نوٹون کو تحویل مین رکهنیکے متعلق

دفعه ۳ — کل روبل نوٹ جو اس آرڈننس کے آغاز کیوقت کسي گورمنٹ کرنسي آفس یا خزانه مین جمع هو وہ اوسیطرح جمع رهیگا - اور کوي شخص اوسکے برآمد کرنیکا مستحق نهوگا سواے مطابق کسي عام یا خاص حکم کے جسکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل نے صادر کیا هو یا جسکو کسي ایسے سرکاري افسر نے صادر کیا هو جسکو معتشم الیه نے اس بات کا اختیار دیدیا هو

روبل نوٹون کو ملک مین لانے کي ممانعت

دفعه ۴ — کسي شخص کو برٹش انڈیا مین تري یا خشکي یا هوا کے راسته سے روبل نوٹ لانا نه چاهیئے - اور اگر کوي شخص اس حکم کي خلاف‌ورزي کریگا تو اوسکو قید کي سزا دیجایگي جسکي میعاد تین سال تک هوسکتي هی یا جرمانه کي سزا یا دونون سزائین دیجاینگي - اور وہ روبل نوٹ جسکے متعلق کسي جرم زیر دفعه هذا کا ارتکاب هوا هو ضبط هوجایگا اور وہ اسطرح علیحده کیا جایگا جسطرح که نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل هدایت فرماینگے

روبل نوٹونکو ملک مین لانے کے متعلق قیاس

دفعه ۵ — وہ روبل نوٹ (جو ایسا نوٹ نه هو جو کسي گورمنٹ کرنسي آفس یا خزانه مین جمع هو) جو برٹش انڈیا مین اس آرڈننس کے آغاز کے بعد پایا جائیگا اوسکي نسبت سمجها جایگا که وہ برٹش انڈیا مین بخلاف ورزي احکام دفعه ۴ کے لایا گیا هی - اور وہ شخص جسکے پاس اس قسم کا نوٹ پایا جایگا اوسکي نسبت سمجها جایگا که وہ ایک جرم زیر دفعه مذکورہ بالا کا مرتکب هوا هی

چمسفورڈ
وائسراے و گورنر جنرل

ایچ - ایم - اسمتهه
قایم مقام سکریٹري گورمنٹ هند

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

مقام لاهور - جولائي مهينے كي ۹ تاريخ سنه ۱۹۲۰ع - يوم جمعه

چوتها حصه

ترجمه ايكٹ مصدره كونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر ملكي
نسبت محتشم اليه كي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صيغهٔ ليجسليٹو

ايكٹ مندرجهٔ ذيل جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس كونسل جو بتاريخ ۲۱ جون سنه ۱۹۲۰ ع كو محتشم اليه كي پيشگاه سے منظور كيا گيا اور اس تحرير كي رو سے اطلاع عام كے ليئے مشتهر كيا جاتا هے

نمبر ۳ سنه ۱۹۲۰ ع

Ordinance No. III of 1920.

آرڈننس نمبر ۳ سنه ۱۹۲۰

[شمله - مورخه ۲۱ جون سنه ۱۹۲۰]

آرڈننس متعلق بعض سکجات طلائي کے

چونکه ایك ضرورت شدید پیدا هوگئي هی جسکي وجه سے قرین مصلحت معلوم هوتا هی که اس بات کا اعلان کردیا جاے که سکجات طلائي محوله دفعه ۱۱ ایکٹ سکجات هند سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) کا سکهٔ جائز هونا موقوف هو جائیگا - اور به تعلق اس امر کے دوسرے احکام صادر کئے جائین

لهذا حسب اختیار زیر دفعه ۷۲ ایکٹ گورمنٹ آف انڈیا سنه ۱۹۱۵ (۵ و ۶ جلوس جارج پنجم باب ۶۱) نواب گورنر جنرل بهادر آرڈننس ذیل صادر اور جاري فرماتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جائز هی که اس آرڈننس کا نام آرڈننس طلا سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

سکهٔ طلائي کے سکهٔ جائز نه رهنے کے متعلق

دفعه ۲ — بارجود کسي مضمون کے جو ایکٹ سکجات هند سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) کي دفعه ۱۱ مین مندرج هی سکجات طلائي محوله دفعه مذکور کا ادایي مین یا حساب مین سکهٔ جائز هونا موقوف هوجائیگا

مگر شرط یه هی که اس آرڈننس کے آغاز سے اکیس دن کے اندر اگر کوبي شخص اس قسم کے کسي سکه کو کسي ایسے حلقهٔ اجرا کے کسي دفتر مین پیش کریگا جو ایکٹ پیپر کرنسي هند سنه ۱۹۱۰ (نمبر ۲ سنه ۱۹۱۰) کي دفعه ۵ کي رو سے قائم کیا گیا هی تو وه شخص درخواست کرنے پر اوسکے تبادله مین کرنسي نوٹ قیمتهاے معینه ایکٹ مذکور بحساب پندره روپیه في ساورن پانے کا مستحق هوگا

ایکٹ پیپر کرنسي هند کي اغراض کیلئے سکهٔ طلائي کي قیمت

دفعه ۳ — ایکٹ پیپر کرنسي هند سنه ۱۹۱۰ (نمبر ۲ سنه ۱۹۱۰) کي اغراض کے لئے ایسے ساورن اور نصف ساورن کي قیمت معین کرنے مین جو بطور سرمایه احتیاطي کے موجود هون ساورن اور نصف ساورن مذکور کي قیمت بحساب پندره روپیه فی ساورن هوگي

چمسفورڈ
وائسراے و گورنر جنرل

ایچ - ایم - اسمتهه
قایم مقام سکریٹري گورمنٹ هند

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

مقام لاہور - دسمبر مہینے کی ۲۴ تاریخ سنہ ۱۹۲۰ع - یوم جمعہ

چوتھا حصہ

ترجمہ ایکٹہاے مصدرہ کونسل جناب نوابِ گورنر جنرل بہادر جنکی نسبت معتشم الیہ کی منظوری حاصل ہوئی

گورمنٹ ہند

صیغۂ لیجسلیٹو

ایکٹ مندرجۂ ذیل جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۳۰ جولائی و ۳۱ اگست و ۲ و ۹ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ع کو معتشم الیہ کی پیشگاہ سے منظور کئے گئے اور اس تحریر کی رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتہر کیئے جاتے ہیں

نمبر ۴ سنہ ۱۹۲۰ع

Ordinance No. IV of 1920.

آرڈننس نمبر ۴ سنہ ۱۹۲۰ ع

[شملہ - مورخہ ۳۰ جولائي سنہ ۱۹۲۰]

آرڈننس نسبت ممانعت بعض معاملات کے بغرض تکمیل شرائط معاہدہ صلح قرار یافتہ بہ مقام سینٹ جرمین ان لے بتاریخ دہم ماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ ع

چونکہ ایک ضرورت شدید پیدا ہوگئي هی جسکي وجہ سے مناسب معلوم هوتا هی کہ معاہدہ صلح قرار یافتہ بہ مقام سینٹ جرمین ان لے بتاریخ دہم ماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ کي شرائط کي تکمیل کرانے کي غرض سے بعض معاملات کرنے کي ممانعت کردیجائے

لہذا حسب اختیار زیر دفعہ ۷۲ ایکٹ گورمنٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۱۵ (۵ و ۶ جلوس جارج پنجم - باب ۶۱) نواب گورنر جنرل بہادر آرڈننس ذیل صادر اور جاري فرماتے هین :—

مختصر نام اور دائرۂ نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) جائز هی کہ اس آرڈننس کا نام آرڈننس معاہدہ صلح (آسٹریا) سنہ ۱۹۲۰ رکھا جائے

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین هوگا جسمین برٹش بلوچستان اور سنتال پرگنے اور ضلع انگول اور ریاستہاے شان اور پرگنہ اسپٹي بهي شامل هین - نیز یہہ آرڈننس اشخاص ذیل سے بهي تعلق پذیر هوگا - یعني

(الف) هندوستان مین کسي ریاست کے اندر اعلیحضرت ملک معظم کي کل برطانوي اور هندوستاني رعایا سے - اور

(ب) هندوستان مین کسي ریاست کے اندر اعلیحضرت ملک معظم کے کل ملازمین سے خواہ وہ برطانوي رعایا هون یا نہین

تعریفات

دفعہ ۲ — تاوقتیکہ مضمون یا سیاق عبارت سے کوئي بات اسکے خلاف نہ پائي جائے اس آرڈننس مین —

(الف) " امین " سے وہ افسر مراد هی جسکو دشمنون کي جائداد امانتاً سپرد کیجائے اور جو دشمنون کے ساتھہ تجارت کے ایکٹ سنہ ۱۹۱۵ (نمبر ۱۴ سنہ ۱۹۱۵) کي رو سے مقرر هوا هو

(ب) " قرضۂ دشمن " سے اوس قسم کا کوئي مالي قول و قرار مراد هی جسکا ذکر معاہدہ کي دفعہ ۲۴۸ کے پہلے حصہ مین کیا گیا هی اور جسکو ضمیمہ مین بیان کردیا گیا هی - اور اوسمین وہ رقم بهي شامل هی جسکو معاہدہ کي رو سے اوسي طرح سمجھنا چاهیئے جسطرح کہ قرضۂ دشمن کو یا جسکے ساتھہ اوسي طرح کا برتاؤ کرنا چاهیئے جسطرح کہ قرضۂ دشمن کے ساتھہ

(۲ - 2)

(ج) " نیشنل " مین به تعلق کسي ریاست کے اوس ریاست کي رعایا اورکوي کمپني یا ایسا کارپوریشن داخل هی جو مطابق قانون ریاست مذکور کے اوس ریاست مین قائم کیا گیا هو - اور بصورت کسي ممالک محروسه کے وهان کے باشندے داخل هین - اور

" برٹش نیشنل به مقام هندوستان " مین وه شخص داخل هی جو برٹش نیشنل هو اور هندوستان مین رهتا یا کاروبار کرتا هو - نیزوه شخص جو هندوستان کي کسي ریاست کي رعایا هو - اور

(د) " معاهده " سے وه معاهده صلح مراد هی جو ملک آسٹریا کے ساتهه منجانب اعلیحضرت ملک معظم به مقام سینٹ جرمین ان لے بتاریخ دهم ماه ستمبر سنه ۱۹۱۹ قرار پایا هی اور جسپر دستخط کیا گیا هی مع اون تمام دستاویزات کے جو معاهده مذکور کے ساتهه منسلک هین

دشمن کي جائداد پر ذمہ‌داري کا عائد کیا جانا

دفعه ۳ — کل جایداد اور حقوق اور تعلقات جو بتاریخ نفاذ معاهده سلطنت آسٹریا سابق کے نیشنلون کے هون (ایسي جائداد اور حقوق اور تعلقات نهین جو کسي ایسے عام لائسنس کي رو سے حاصل هوے هون جسکو اعلی حضرت ملک معظم نے یا محتشم الیه کي طرف سے کسي نے جاري کیا هو) اور وه رقم جو، بعد وضع اخراجات، اونکے فروخت کرنے سے یا لکوئیڈیشن سے یا کسي اور طریقه سے، جو اونکے متعلق عمل مین لایا جاے، حاصل هو وه بذریعه ایکٹ هذا امور ذیل کي ذمه‌دار کیجاتي هی -

(الف) اولاً اداي اون رقومات کي جو برٹش نیشنل به مقام هندوستان کے دعوون کي نسبت باقي هون به تعلق اونکي جائداد اور حقوق اور تعلقات کے جن مین سلطنت آسٹریا سابق کے علاقون کي ایسي کمپنیان اور جماعتین بهي داخل هین جن سے اونکا تعلق هی - اور وه قرضے جو آسٹرین نیشنلون کے ذمه اونکے باقی هین - اور اداي کسي معاوضه کي جسکو بعد ازین وه ٹریبیونل دلاے جو مطابق یا به اتباع شرائط معاهده کے قائم کیا جاے یا وه ثالث دلاے جسکو کسي ایسے ٹریبیونل نے مقرر کیا هو - اور اداي اون دعوون کي جو ایسے افعال سے پیدا هون جو ابتداے تاریخ اکتیس جولاي سے اور چوتهي اگست سنه ۱۹۱۴ کے قبل آسٹریا هنگري کي سابق گورمنٹ سے یا آسٹرین افسرون سے سرزد هوے هون

(ب) ثانیاً اداي اون رقومات کي جو برٹش نیشنل به مقام هندوستان کے دعوون کي نسبت باقي هون به تعلق اونکي اون جائداد اور حقوق اور تعلقات کے جو جرمني اور بلغاریه اور ترکي کے علاقون مین هون اوس حد تک که جس حد تک وه دعوے کسي اور طریقه سے بے باق نهو گئے هون - اور

(ج) ثالثاً اداي اون رقومات کي جو کسي برٹش نیشنل کے دعوون کي نسبت باقي هون اور جو اوس قسم کے هون جنکا تذکره نقرات (الف) و (ب) مین کیا گیا هی

مگر شرط یه هی که کوي خاص جائداد یا حقوق یا تعلقات جن پر اس قسم کي ذمه‌داري عاید هو کسي وقت بذریعه حکم ... بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے اوس ذمه‌داري سے کسي وقت بري

(۳-3)

دشمن کي جائداد کے لين دين کي ممانعت

دفعہ ۴ — (۱) کوي شخص بغير رضامندي اوس امين کے جو اوس صوبہ کے لئے مقرر کيا گيا هو جہان شخص مذکور رهتا يا کاروبار کرتا هو' کسي ايسي جائداد يا حق يا تعلق کو' جو دفعہ ۳ کي رو سے کسي بات کا ذمہ دار هو گيا هو' منتقل يا عليحدہ نہين کرسکتا يا اونکي نسبت کوي دوسري طرح کا معاملہ نہين کرسکتا

(۲) کوي شخص جو احکام دفعہ هذا کي خلاف ورزي کريگا اوسکو قيد کي سزا ديجائيگي جسکي ميعاد تين سال تک هو سکتي هی يا جرمانہ کي سزا يا دونون سزائين ديجائينگي

قرضۂ دشمن کي ادای يا وصولي کي ممانعت

دفعہ ۵ — کسي شخص کو لازم نہوگا کہ وہ قرضہ دشمن ادا يا وصول کرے - اور کوي شخص جو اس حکم کي خلاف ورزي کريگا اوسکو قيد کي سزا ديجائيگي جسکي ميعاد تين سال تک هو سکتي هی يا جرمانہ کي سزا يا دونون سزائين ديجائينگي

قرضۂ دشمن کي وصولي کيلئے قانوني کارروای کي ممانعت

دفعہ ۶ — کسي قرضۂ دشمن کي وصولي کيلئے کوي مقدمہ يا ديگر قانوني کارروای کسي عدالت مين نہين هوسکتي

اختيار سماعت جرائم زير ايکٹ هذا

دفعہ ۷ — تاوقتيکہ لوکل گورمنٹ ايک حکم تحريري کے ذريعہ سے کارروای شروع کرنے کے متعلق اپني رضامندي ظاهر نہ کردے کوي عدالت کسي ايسے جرم کي سماعت نہين کرسکتي جو زير ايکٹ هذا قابل سزا هو

حکم باجلاس کونسل کے صدور پر آرڈننس هذا کي تنسيخ

دفعہ ۸ — اگر اعلی حضرت ملک معظم معاهدہ کي تکميل کرانے کي غرض سے ايک حکم باجلاس کونسل صادر فرمائين تو حکم مذکور کي تاريخ سے آرڈننس هذا منسوخ هو جائيگا

ضميمہ

[ديکھو دفعہ ۲ (ب)]

مدات مفصلہ ذيل ان مالي قول و قرار کي اقسام هين جنکا ذکر معاهدہ کي دفعہ ۲۴۸ کے پہلے حصہ مين کيا گيا هی :—

(۱) وہ قرضے جو جنگ کے قبل قابل ادا تھے اور جو اتحادي سلطنتون مين سے کسي ايک کے ايسے نيشنل کو جو سلطنت مذکور کے علاقہ مين رهتا تھا کسي مخالف سلطنت کے ايسے نيشنل کو ادا کرنے تھے جو اوس سلطنت کے علاقہ مين رهتا تھا

(۲) وہ قرضے جو در اثناے جنگ کسي ايک اتحادي سلطنت کے ايسے نيشنلون کو قابل ادا هو گئے تھے جو سلطنت مذکور کے علاقہ مين رهتے هون اور جو ان لين دين يا معاهدون کي وجہ سے عائد هوے هون جو کسي مخالف سلطنت کے ايسے نيشنلون کے ساتھہ کئے گئے هون جو اوس سلطنت کے علاقہ مين رهتے هون اور جنکي پوري يا جزوي تعميل بوجہ موجودگي حالت جنگ کے رک گئي تھي

(۳) وہ سود جو قبل اور در اثناے جنگ چڑھہ گيا هو اور کسي اتحادي سلطنتون مين سے

(۴-4)

مخالف سلطنت نے جاري کیا هو یا اپنے ذمہ لیا هو - بشرطیکہ ایسي کفالتون پر سود کي اداي سلطنت مذکور کے نیشنلون کو یا غیر جانبدارون کو در اثناے جنگ معطل نہ کردیگئي هو

(۴) اصل رقومات جو قبل اور در اثناے جنگ اتحادي سلطنتون مین سے ایک کے نیشنلون کو نسبت ایسي کفالتون کے قابل ادا هوگئي هون جنکو مخالف سلطنتون مین سے کسي ایک نے جاري کیا هو یا اپنے ذمہ لیا هو - بشرطیکہ ایسي اصل رقومات کي اداي سلطنت مذکور کے نیشنلون کو یا غیر جانبدارون کو در اثناے جنگ معطل نہ کردیگئي هو

چمسفورڈ
وائسراے و گورنر جنرل

ACT No. XXII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۲۲ سنہ ۱۹۲۰

جاری فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند با جلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۲۰ ع منظور فرمایا)

ایکٹ برائے ترمیم مزید ایکٹ متعلق جذامیان سنہ ۱۸۹۸

چونکہ قرین مصلحت ہی کہ ایکٹ متعلق جذامیان سنہ ۱۸۹۸ (نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۸) مین مزید ترمیم کیجائے - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین :—

دفعہ ۱ — جائز ہی کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ (ترمیم) جذامیان سنہ ۱۹۲۰ رکھا جائے

مختصر نام

دفعہ ۲ — ایکٹ متعلق جذامیان سنہ ۱۸۹۸ (نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۸) (جو بعد ازین ایکٹ مذکور کہا جائیگا) کی دفعہ ۱ (۴) سے الفاظ " اور یہہ بہی اختیار ہوگا کہ کسی ویسے اشتہار کو اوسی طرح پر ترمیم یا مسترد کرے " حذف کئے جائینگے

ترمیم دفعہ ۱ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۸

دفعہ ۳ — ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲ (۱) سے الفاظ " جسکے جسم مین قرحہ کا عمل شروع ہوگیا ہو " حذف کئے جائینگے

ترمیم دفعہ ۲

دفعہ ۴ — ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳ کے عوض دفعہ ذیل قائم ہوگی - یعنی :—

دفعہ جدید بجائے دفعہ ۳

"دفعہ ۳ — لوکل گورمنٹ کو اختیار ہی کہ بذریعہ اشتہار گزٹ سرکاری کے کسی مقام کو جذامیون کا پناہ گاہ مقرر کرے اگر اوسکی تشفی ہو جائے کہ اوس مقام مین جذامیون کے رہنے اور علاج کا کافی انتظام کیا گیا ہی یا کیا جائیگا - اور یہہ بہی اختیار ہی کہ اوسی قسم کے اشتہار کے ذریعہ سے ان رقبات مقامی کی تصریح کردے جہان سے جذامی لوگ ویسی پناہ گاہ مین بہیجے جا سکینگے "

لوکل گورمنٹ کی طرف سے جذامیون کی پناہ گاہون کا تقرر

دفعہ ۵ — ایکٹ مذکور کی دفعہ ۶ مین ترمیمات ذیل کیجائینگی - یعنی :—

ترمیم دفعہ ۶

(الف) ضمن (۱) مین الفاظ " ہر عہدہ‌دار پولیس کو " کے بعد الفاظ " یا کسی اور شخص کو جسکو لوکل گورمنٹ نے ایک حکم تحریری کے ذریعہ سے اس بارہ مین خاص طور پر اختیار دیا ہو " اضافہ کئے جائینگے - اور

(ب) ضمن (۲) مین الفاظ " ایسے عہدہ دار پولیس " کے بعد الفاظ " یا اور شخص " اضافہ کئے جائینگے

دفعہ ٦ — ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۲ مین بجائے عبارت " اوسکو ہر عہدہ دار پولیس بلا وارنٹ گرفتار کرسکتا ہی " کے عبارت " اوسکو ہر عہدہ دار پولیس یا کوئی اور شخص جسکو لوکل گورمنٹ نے ایک حکم تحریری کے ذریعہ سے اس بارہ مین خاص طور پر اختیار دیا ہو بلا وارنٹ گرفتار کرسکتا ہی " قائم ہوگی

ترمیم دفعہ ۱۲

ACT No. XXIII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۲۳ سنه ۱۹۲۰ع

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۳۱ اگست سنه ۱۹۲۰ء منظور فرمایا)

ایکٹ نسبت اس امر کے که اون افسران پولیس کي تادیب کا بهتر انتظام کیا جاے جو صیغه ملیٹري پولیس یا رائفل بٹالینون مین بهرتي کئے جائین

چونکه قرین مصلحت هی که اون افسران پولیس کي تادیب کا بهتر انتظام کیا جاے جو لوکل ایکٹون کي رو سے صیغه ملیٹري پولیس یا رائفل بٹالینون مین بهرتي کئے جائین لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین

مختصر نام ۔

دفعه ۱ — جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ رائفلس هند سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

پولیس افسرون پر اوس تادیب اور اون سزاون کي پابندي جو لوکل ایکٹون کي رو سے مقرر کیگئي هون عام ازین که وه کسي جگهه ملازمت کر رهے هون

دفعه ۲ — کل افسران پولیس جو کسي لوکل ملیٹري پولیس یا رائفلس ایکٹ کے احکام کے مطابق بهرتي کئے جائین وه اوس تادیب اور اون سزاون کے پابند هونگے جو ایکٹ مذکور کي رو سے مقرر کیگئي هون عام ازین که وه هندوستان مین کسي جگه ملازمت کر رهے هون

SGPI-33-157LD-10-12-20-610.

ACT No. XXIV OF 1920.

ایکٹ نمبر ۲۴ سنه ۱۹۲۰ع

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۳۱ اگست سنه ۱۹۲۰ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۰۸ع

چونکه قرین مصلحت هی که مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۰۸ع (ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸ع) مین مزید ترمیم کیجاے لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

دفعه ۱ — جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ (ترمیم) مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۲۰ع رکھا جاے

مختصر نام

دفعه ۲ — مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۰۸ع (ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸ع) کے آرڈر ۹ مندرجه ضمیمه اول کے قاعده ۵ کي ضمن (۱) کے عوض ضمن ذیل قائم کیجائیگي - یعني :—

ترمیم قاعده ۵ - آرڈر ۹ - مندرجه ضمیمه ۱ - ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸ع

" (۱) اگر بعد جاري هونے سمن بنام مدعا علیه یا بنام ایک شخص منجمله چند مدعا علیہم کے اور بعد واپس آنے سمن غیر تعمیل شده کے مدعي تین مہینه تک تاریخ واپسي سے - جبکه وہ افسر سمن کو عدالت مین واپس کرے جو معمولاً اهلکاران تعمیل کننده کي رپورٹ کي تصدیق عدالت مین کرتا هی - سمن جدید جاري کرانے کي درخواست ندے تو عدالت کو لازم هوگا که بمقابله ایسے مدعاعلیه کے دعوي کو ڈسمس کردے - الا اوس صورت مین جبکه مدعي نے وقت مذکور کے اندر عدالت کو اس بات کا اطمینان دلا دیا هو که -

(الف) وہ اپنے مقدور بھر اوس مدعاعلیه کي سکونت دریافت کرنے کي کوشش کرنے کے بعد جسپر سمن کي تعمیل نہین هوي ناکامیاب رها هی - یا

(ب) مدعاعلیه مذکور سمن کي تعمیل سے گریز کر رها هی - یا

(ج) وقت بڑھانے کے لئے کوي دوسري کافي وجه موجود هی -

تو اس صورت مین عدالت مجاز هوگي که ایسي مدت کے لئے جسکو عدالت مناسب سمجھے ایسي درخواست داخل کرنے کے وقت کو بڑھا دے "

ACT No. XXV OF 1920.

ایکٹ نمبر ۲۵ سنه ۱۹۲۰

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند با جلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۳۱ اگست سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ دستاویزات قابل خرید و فروخت سنه ۱۸۸۱

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ دستاویزات قابل خرید و فروخت سنه ۱۸۸۱ (نمبر ۲۶ سنه ۱۸۸۱) مین مزید ترمیم کیجاے لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ (ترمیم) دستاویزات قابل خرید و فروخت سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

ایکٹ نمبر ۲۶ سنه ۱۸۸۱ مین دفعه جدید ۷۵ الف کا اضافه

دفعه ۲ — ایکٹ دستاویزات قابل خرید و فروخت سنه ۱۸۸۱ (نمبر ۲۶ سنه ۱۸۸۱) کي دفعه ۷۵ کے بعد دفعه ذیل اضافه کیجائیگي - یعني :—

ادائي کے لئے دستاویز کي پیشي مین تاخیر کي معافي

" دفعه ۷۵ الف — ادائي کے لئے دستاویز کو پیش کرنے مین جو تاخیر هوگي ر معاف کر دیجائیگی اگر تاخیر ان حالات کي وجه سے هوئي هو جو قابض کے اختیار کے باهر هون اور جنکا الزام اوس کي غفلت یا بدمعاملگي یا لاپروائی پر نه ڈالا جاسکتا هو - جب وجه تاخیر اپنا عمل موقوف کردے تو دستاویز کو ایک مناسب وقت کے اندر پیش هو جانا چاهئے "

ACT No. XXVI OF 1920.

ایکٹ نمبر ۲۶ سنه ۱۹۲۰ع

[جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲ ستمبر سنه ۱۹۲۰ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ میعاد سماعت هند سنه ۱۹۰۸ و مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۰۸

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ میعاد سماعت هند سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۹ سنه ۱۹۰۸) اور مجموعه ضابطه دیوانی سنه ۱۹۰۸ (ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) مین مزید ترمیم کیجاے لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام اور ابتداے نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ (ترمیم) میعاد سماعت هند و مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

(۲) یه ایکٹ یکم جنوري سنه ۱۹۲۱ سے نفاذ پذیر هوگا

ترمیم دفعات ۱۷۶ و ۱۷۸ و ۱۷۹ ضمیمه اول مندرجه ایکٹ نمبر ۹ سنه ۱۹۰۸

دفعه ۲ — ایکٹ میعاد سماعت هند سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۹ سنه ۱۹۰۸) کے ضمیمه اول کے تیسرے حصه مین دفعات ۱۷۶ اور ۱۷۸ اور ۱۷۹ کے خانه دوم مین بجاے لفظ " ایضاً " کے الفاظ " ۹۰ یوم " اور " ٦ مهینے " اور " ۹۰ یوم " علي الترتیب قایم کیے جاینگے

ترمیم قاعدۀ ۷ (۱) آرڈر ۴۵ مندرجه ضمیمه ۱ ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸

دفعه ۳ — مجموعه ضابطه دیوانی سنه ۱۹۰۸ (ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) (جسکو دفعات ما بعد مین مجموعه مذکور کہا جایگا) کے آرڈر ۴۵ مندرجه ضمیمه اول کے قاعده ۷ کي ضمن (۱) مین ترمیمات ذیل کیجائیگي - یعني :—

(۱) بجاے الفاظ " چهه مهینه کے اندر " کے الفاظ ذیل قایم کیے جاینگے - یعني :—

" نوے یوم یا ایسي مدت مزید کے اندر جو ساٹهه یوم سے زیاده نهو اور جسکي اجازت عدالت وجه دیکهلانے پر دیسکتي هو "

(۲) بعد لفظ " ضمانت " کے الفاظ " نقد یا بذریعه سرکاري کفالتون کے " اضافه کیے جاینگے

(۳) ضمن کے آخر مین ذیل کي شرط اضافه کیجایگي - یعني :—

" مگر شرط یه هی که سرٹیفکٹ عطا کرنیکے وقت عدالت مجاز هوگي که کسي ایسے فریق مخالف کا بیان لینے کے بعد جو حاضر هو خاص دشواري کي بنا پر یه حکم صادر کرے که کسي دوسرے طرحکي ضمانت داخل کیجاے

نیز شرط یه هی که مقدمه کو کسي فریق مخالف کیوجه سے ملتوي نهین کیا جایگا تاکه وه ضمانت مذکور کي نوعیت کے متعلق اعتراض کرے "

(۲۰۲)

دفعه ۴ — مجموعه مذکور کے ضمیمه اول کے آرڈر ۴۵ کے قاعده ۹ کے بعد قاعده ذیل اضافه کیا جایگا - یعني :—

ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸ کے ضمیمه اول کے آرڈر ۴۵ مین قاعدۀ جدید ۹ (الف) کا اضافه

" ۹ (الف) — ان قواعد کے کسي مضمون سے جلکي رو سے فریق مخالف پر یا رسپانڈنٹ پر درصورت فریقین متوفي کے کوي نوٹس تعمیل هونا چاهیئے یا انکو کوي نوٹس دیا جانا چاهیئے - یه نہین سمجھا جایگا که اوسکي رو سے کسي مقدمه کے کسي متوفي فریق مخالف یا متوفي رسپانڈنٹ کے قانوني قایم مقام پر کوي نوٹس تعمیل هونا چاهیئے یا اسکو کوي نوٹس دیا جانا چاهیئے اگر فریق مخالف یا رسپانڈنٹ مذکور اوس عدالت مین مقدمه کي سماعت کے وقت حاضر نه هوا هو جسکي ڈگري کي اپیل هوي هو یا کسي کارروایي کے وقت حاضر نه هوا هو جو عدالت مذکور کي ڈگري کے صدور کے بعد عمل مین آئي هو

نوٹس نه جاري کرنیکا اختیار

مگر شرط یه هی که نوٹس زیر قاعده ۳ ضمن (۲) اور نوٹس زیر قاعده ۸ اسطرح دیئے جاینگے که انکو اوس ضلع کے جج کي عدالت مین جہان مقدمه ابتداء دایر کیا گیا تھا کسي نمایان جگهه پر چسپان کردیا جاے اور ایسے اخبارات مین شایع کردیا جاے جس مین که عدالت هدایت کرے "

دفعه ۵ — مجموعه مذکور کے ضمیمه اول کے آرڈر ۴۵ کے قاعده ۱۵ مین ضمن ذیل اضافه کیجایگي - یعني :—

ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸ کے آرڈر ۴۵ کے قاعدۀ ۱۵ مین اضافه

" (۴) تاوقتیکه پریوي کونسل اسکے خلاف هدایت نه کرے پریوي کونسل کا کوي حکم اس بنا پر غیر موثر نهوگا که کسي مقدمه کے کسي متوفي فریق مخالف یا متوفي رسپانڈنٹ کے قانوني قایم مقام پر کوي نوٹس تعمیل نہین پایا هی یا اوسکو کوي نوٹس نہین دیا گیا هی اگر فریق مخالف یا رسپانڈنٹ مذکور اوس عدالت مین مقدمه کي سماعت کے وقت حاضر نهوا هو جسکي ڈگري کی اپیل هوئي تهي یا کسي کارروایي کے وقت حاضر نهوا هو جو عدالت مذکور کي ڈگري کے صدور کے بعد عمل مین آئي تهي - لیکن اس قسم کے حکم کا زور اور اثر اوسیطرح هوگا که گویا وه قبل وفات کے نافذ هوا تها "

[مقابله کرو مجموعه ضابطه دیواني آرڈر ۲۲ قاعده ۶]

SGPI-23-165LD-10-12-20-510.

ACT No. XXVII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۲۷ سنه ۱۹۲۰

[جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲ ستمبر سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ براے ترمیم مزید ایکٹ موٹر گاڑي سنه ۱۹۱۴

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ موٹر گاڑي سنه ۱۹۱۴ (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۴) مین مزید ترمیم کیجاے لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

دفعه ۱ — جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ (ترمیم) موٹر گاڑي سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

مختصر نام

دفعه ۲ — ایکٹ موٹر گاڑي سنه ۱۹۱۴ (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۴) (جسکو دفعه مابعد مین ایکٹ مذکور کها جائیگا) کي دفعه ۱۱ کي ضمن (۲) مین فقره (د) کے بعد فقره ذیل اضافه کیا جائیگا - یعني :—

ترمیم دفعه ۱۱ ایکٹ نمبر ۸ سنه ۱۹۱۴

" (دد) تقرر اوس افسر کا جو لائسنسون کو معطل یا منسوخ کرسکے اور تعین اون شرائط اور حدود کا جنکي پابندي کے ساتهه لائسنسون کو معطل یا منسوخ کیا جاسکے "

دفعه ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۱۸ کي ضمن (۱) کے بعد ضمن ذیل اضافه کیجائیگي - یعني :—

ترمیم دفعه ۱۸

" (۱ - الف) ایسي شرائط اور حدود کي پابندي کے ساتهه جو معین کر دیجائین افسر مقرره مجاز هوگا که کسي لائسنس کو جو ایکٹ هذا کي رو سے دیا گیا هو معطل یا منسوخ کر دے "

SGPI-23-165-LD-10-12-20-510.

ACT No. XXX OF 1920

ایکٹ نمبر ۳۰ سنه ۱۹۲۰

[جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل.]

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲ ستمبر سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ممانعت نسبت رکھنے اور لانے روبل نوٹون کے

چونکه قرین مصلحت هی که روبل نوٹون کے رکھنے اور لانے کي نسبت ممانعت کردیجاے لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام اور مدت نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ روبل نوٹ سنه ۱۹۲۰ رکھا جاے

(۲) یه ایکٹ ایک سال تک نافذ رهیگا

مگر شرط یه هی که اگر نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل اشتهار گزٹ آف انڈیا کے ذریعه سے اس بات کي" هدایت فرمائیں تو ایکٹ هذا ایسي مدت مزید تک نافذ رهیگا جو ایک سال سے زیاده نهوگي اور جسکي تصریح اشتهار مذکور مین کردي جایگي

تعریف

دفعه ۲ — اس ایکٹ مین " روبل نوٹ " سے کوي نوٹ مراد هی جو کسی ایسے کرنسی نوٹ کي نوعیت رکھتا هو یا جسکا منشا هو که کسي ایسے کرنسي نوٹ کي نوعیت رکھے جسکو کسیطرحکي گورمنٹ نے یا اوسکي طرفسے کسي نے اون علاقون مین جو بتاریخ چهارم ماه اگست سنه ۱۹۱۴ سلطنت روس مین شامل تھے جاري کیا هو یا جسکو اسطرح پر جاري کرنیکا منشا هو اور جسکي قیمت روبلون مین قابل ادا هو

روبل نوٹون کے رکھنے اور لانے کي ممانعت

دفعه ۳ — کوي شخص

(الف) سواے اوس صورت کے جسکو ایکٹ هذا مین بیان کردیا گیا هی اپنے پاس کوي روبل نوٹ نه رکھه سکیگا - اور نه

(ب) برٹش انڈیا مین خشکي یا تري یا هوا کے راسته سے کوي ایسا نوٹ لا سکیگا

کرنسي آفس یا خزانه سے روبل نوٹون کي برآمد

دفعه ۴ — اگر کسی شخص نے کسي قانون کے مطابق روبل نوٹ کو کسي گورمنٹ کرنسی آفس یا خزانه مین جمع کردیا هو تو وه اوسکو وهان سے برامد کرنیکا مستحق نهوگا سواے مطابق شرایط اوس لایسنس کے جسکو کسي ایسے سرکاري افسر نے جاري کیا هو جسکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل نے اس بات کا اختیار دیدیا هو

سزائین

دفعه ۵ — کوي شخص جو —

... کسی حکم کي خلاف‌ورزي کرے - یا

(۲ - 2)

(ب) اوس لائیسنس کی شرایط کی تعمیل نہ کرے جو روبل نوٹ کو گورمنٹ کرنسي آفس یا خزانہ سے برآمد کرنے کے لیئے زیر دفعہ ۴ جاري کیا گیا ہو تو

اوسکو قید کي سزا دیجایگي جسکي میعاد تین سال تک ہوسکتي ہی یا جرمانہ کي سزا یا دونوں سزائیں دیجاینگي - اور وہ روبل نوٹ جسکے متعلق کوئي جرم زیر دفعہ ہذا کا ارتکاب ہوا ہو ضبط ہوجایگا اور اسطرح علیحدہ کیا جایگا جسطرح کہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہدایت فرمایںگے

دفعہ ٦ — آرڈننس روبل نوٹ سنہ ۱۹۲۰ (نمبر ۴ سنہ ۱۹۲۰) بذریعہ ایکٹ ہذا منسوخ کیا جاتا ہی

تنسیخ آرڈننس نمبر ۲ سنہ ۱۹۲۰

SGPI-23-167LD-10-12 20-510.

ACT No. XXXI OF 1920.

ایکٹ نمبر ۳۱ سنه ۱۹۲۰

[جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲ ستمبر سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم بعض قوانین و بغرض تنسیخ بعض دیگر قوانین

چونکه قرین مصلحت هی که قوانین مصرحه ضمیمه اول مین بعض ترمیمات کیجائین

اور چونکه یه بهي قرین مصلحت هی که بعض قوانین مصرحه ضمیمه دوم جلکي مدت نفاذ ختم هوگئی هی یا جو اور طرح سے غیر ضروري هوگئے هین یا جنکا نفاذ صریح مخصوص تنسیخ کے علاوه کسي اور طریقه سے موقوف هوگیا هی اُنکو بالتصریح اور بالتخصیص منسوخ کردیا جاے

لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام · دفعه ۱ — جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم و تنسیخ سنه ۱۹۲۰ رکھا جاے

بعض قوانین کي ترمیم · دفعه ۲ — قوانین مصرحه ضمیمه اول اوس حد تک اور اوس طریقه سے بذریعه ایکٹ هذا کے ترمیم کئے جاتے هین جنکو ضمیمه کے خانه چهارم مین بیان کردیا گیا هی

بعض قوانین کي تنسیخ · دفعه ۳ — قوانین مصرحه ضمیمه دوم اوس حد تک بذریعه ایکٹ هذا کے منسوخ کئے جاتے هین جنکو ضمیمه کے خانه چهارم مین بیان کردیا گیا هی

مستثنیات · دفعه ۴ — ایکٹ هذا کے ذریعه سے کسي قانون کی تنسیخ کا اثر کسی ایسے ایکٹ یا ریگولیشن پر نهوگا جس مین قانون مذکور کو استعمال یا شامل کیا گیا هو یا اوسکي طرف اشاره هو

اور ایکٹ هذا کا اثر امور مفصله ذیل پر نهوگا - یعني جواز یا ناجوازي یا اثر یا نتیجه کسی بات کا جو کیجا چکي هو یا بهگتی جا چکي هو - یا کوي حق یا دعوی یا قول و قرار یا ذمهواري جو حاصل کیجا چکي هو یا پیدا هوچکی هو یا اپنے ذمه لی جاچکی هو - یا کوئي دادرسی یا کارروائي نسبت امور مذکوره بالا کے - یا کوی واگذاشت یا فارغ خطي نسبت کسی قرضه یا سزا یا قول و قرار یا ذمهواري یا دعوی یا مطالبه کے - یا کسي قسم کي برائت جو منظور کیجا چکی هو - یا ثبوت کسي گذشته کام یا بات کا

نیز ایکٹ هذا کا اثر امور مفصله ذیل پر نهوگا - یعني قانون کا کوي اصول یا قاعده - یا قایم کرده حدود سماعت - یا طرز و طریقه بحث یا ضابطه یا کارروائي یا موجوده رسم و رواج یا استحقاق یا مزاحمت یا معافی یا عهده یا تقرر باوجودیکه یه امور علی الترتیب کسی طریقه سے کسی ایسے قانون کے ذریعه سے جو ایکٹ هذا کي رو سے منسوخ کئے جاتے هین قایم رکھے گئے هون یا تسلیم کئے گئے هون یا اوس سے حاصل هوے هون

(2 - ۲)

نیز ایکٹ هذا کے ذریعه سے کسي قانون کي جو تنسیخ هوگي اوس سے کوي حد سماعت یا عهده یا رسم یا ذمه‌داري یا حق یا دعوی یا استحقاق یا مزاحمت یا معافی یا رواج یا ضابطه یا کارروائي یا کوي دوسري چیز یا بات جو في الحال موجود یا نافذ نهین هی دوباره نافذ یا قایم نهین هوگي

ضمیمه اول

ترمیمات

(دیکھو دفعه ۲)

سنه	نمبر	مختصر نام	ترمیمات
۱۸۸۲	۲	ایکٹ امانت هاے هند سنه ۱۸۸۲	دفعه ۲۰ کے فقره (الف) مین بعد الفاظ "کفالت نامجات نقدي مجاریه" کے الفاظ "کسي لوکل گورمنٹ خواه" داخل کیئے جاینگے
۱۸۹۷	۱۰	ایکٹ مضامین عام سنه ۱۸۹۷	دفعه ۳۰ کے بعد دفعه ذیل اضافه کیجایگي - یعني :— "دفعه ۳۱ — توضیح اون حواله جات کي جو کسي صوبه کي لوکل گورمنٹ کے متعلق هون — کسي قانون مین جسکو کسي حاکم نے برٹش انڈیا مین قبل اوس تاریخ کے وضع کیا هو جس تاریخ کو ایکٹ گورمنٹ آف انڈیا سنه ۱۹۱۹ کي دفعه ۳ نافذ هوجاے - اور کسي قاعده یا حکم یا اشتهار یا تجویز یا بائي لا یا دیگر دستاویز مین جو کسي قانون مذکوره بالا کے تحت یا بحواله اوسکے وضع کیا گیا هو - کوي حواله خواه وه جونسے الفاظ مین هو جو کسي ایسے حاکم کے متعلق هو جسکو قانون کي رو سے بروقت وضع هونے قانون کے برٹش انڈیا کے کسي حصه مین اکزیکیوٹیو گورمنٹ کا انتطام کرنیکا اختیار دیا گیا هو اوسکو جبکه ایکٹ گورمنٹ آف انڈیا سنه ۱۹۱۹ کے ذریعه سے حاکم مذکور کے مقابله مین کوي نیا حاکم مامور کیا جاے تمام اغراض کے لیئے بعد تاریخ مذکوره بالا کے اسطرح سمجھا جایگا که گویا وه حواله نئے حاکم مذکور کے متعلق هی"
۱۹۱۴	۱۰	ایکٹ ترمیم و تنسیخ سنه ۱۹۱۴	ضمیمه اول کے خانه سوم مین مختصر نام یعني "ایکٹ جهازات هوائي سنه ۱۹۱۱" کے عوض مین به مقابله ایکٹ نمبر ۱۷ سنه ۱۹۱۱ کے الفاظ ذیل قایم کئے جاینگے - یعني :— "ایکٹ مراکب هوائي سنه ۱۹۱۱"
۱۹۱۴	۱۷	ایکٹ ترمیم و تنسیخ ثاني سنه ۱۹۱۴	ضمیمه دوم کے خانه سوم مین مختصر نام یعنی "ایکٹ جهازات هوائي سنه ۱۹۱۱" کے عوض مین به مقابله ایکٹ نمبر ۱۷ سنه ۱۹۱۱ کے الفاظ ذیل قایم کیئے جاینگے - یعني :— "ایکٹ مراکب هوائي سنه ۱۹۱۱"
۱۹۲۰	۱۸	ایکٹ ڈھاکه یونیورسٹي سنه ۱۹۲۰	دفعه ۴۵ مین بجاے اوس عبارت کے جو الفاظ "هر ایسي ثالثي" سے شروع هوکر دفعه کے آخر تک هي عبارت ذیل قایم کی جایگي - یعني:— "هر ایسي عرضداشت سے یه سمجھا جایگا که وه مطابق شرایط دفعه هذا کے ثالثي کے فیصله کي منظوري مطابق ایکٹ ثالثي سنه ۱۸۹۹ کے هی - اور ایکٹ مذکور کے کل احکام با استثنا دفعه ۲ کے اسي کے مطابق تعلق پذیر هونگے" دفعه ۴۶ کي ضمن (۱) مین بجاے الفاظ "پنشن یا پراویڈنٹ فنڈ" کے الفاظ ذیل قایم کیئے جاینگے - یعني :— "ایسی پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ جسکو وه مناسب سمجھے"

(3-۳)

سنه	نمبر	مختصر نام	ترمیمات
۱۹۲۰	۱۹	ایکٹ سوپر ٹکس سنه ۱۹۲۰	ضمیمه کے دفعه ۱ میں بجاے الفاظ " اگر قابل ٹکس آمدنی ایک لاکهه روپیه سے زیادہ نہو " کے الفاظ " قابل ٹکس آمدنی کے پہلے لاکهه روپیه پر " قایم کئے جاینگے - اور یه سمجها جایگا یه الفاظ ایکٹ سوپر ٹکس سنه ۱۹۲۰ کے ابتداے نفاذ کے وقت هي سے قایم کئے گئے هین

ضمیمه دوم

تنسیخات

(دیکهو دفعه ۳)

سنه	نمبر	مختصر نام	مقدار تنسیخ
۱۸۹۱	۱۲	ایکٹ ترمیم سنه ۱۸۹۱	ضمیمه دوم کے حصه ۱ کا اوسقدر حصه جسکو ایکٹ نمبر ۳ سنه ۱۸۶۴ کي دفعه ۲۴ سے تعلق هی
			ضمیمه دوم کے حصه ۱ کا اوسقدر حصه جسکو ایکٹ نمبر ۹ سنه ۱۸۷۴ کي دفعه ۲۶ سے تعلق هی
۱۹۰۰	۶	ایکٹ عدالتهاے لوزبرهما سنه ۱۹۰۰	دفعه ۱۶ اور ضمیمه اول کے حصه ۱ کا اوسقدر حصه جسکو ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۸۸۰ کي دفعات ۱۹ و ۲۱ سے تعلق هی
۱۹۱۱	۲	ایکٹ ایجاد و اختراع سنه ۱۹۱۱	دفعه ۸۱
۱۹۱۴	۴	ایکٹ توسیع اختیارات حکام مقامي سنه ۱۹۱۴	ضمیمه کا اوسقدر حصه جسکو ایکٹ نمبر ۳ سنه ۱۸۷۹ اور ایکٹ نمبر ۴ سنه ۱۹۰۴ اور ایکٹ نمبر ۱۳ سنه ۱۹۰۸ع سے تعلق هی
۱۹۱۴	۱۰	ایکٹ ترمیم و تنسیخ سنه ۱۹۱۴	ضمیمه دوم کا اوسقدر حصه جسکو ایکٹ نمبر ۳ سنه ۱۸۷۹ع سے تعلق هی

SGPI-23-169LD-11-12-20-510.

ACT No. XXXII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۳۲ سنه ۱۹۲۰

[جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲ ستمبر سنه ۱۹۲۰ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ کیش سرٹیفکٹ ڈاکخانه سنه ۱۹۱۷

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ کیش سرٹیفکٹ ڈاکخانه سنه ۱۹۱۷ (نمبر ۱۸ سنه ۱۹۱۷) میں ترمیم کیجاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هیں :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ (ترمیم) کیش سرٹیفکٹ ڈاکخانه سنه ۱۹۲۰ رکھا جاے

ترمیم دفعه ۲ ایکٹ نمبر ۱۸ سنه ۱۹۱۷

دفعه ۲ — ایکٹ کیش سرٹیفکٹ ڈاکخانه سنه ۱۹۱۷ (نمبر ۱۸ سنه ۱۹۱۷) کي دفعه ۲ کي ضمن (۱) میں بجاے الفاظ " پوسٹ ماسٹر جنرل حلقه کي جسمیں که ڈاکخانه اجراے سرٹیفکٹ کا واقع هو " کے الفاظ " اوس افسر ڈاکخانه کي جسکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے عام یا خاص حکم کے ذریعه سے اوس باره میں اختیار دیدیا گیا هو " قائم کئے جائینگے

ترمیم دفعه ۳

دفعه ۳ — ایکٹ کیش سرٹیفکٹ ڈاکخانه سنه ۱۹۱۷ (نمبر ۱۸ سنه ۱۹۱۷) کي دفعه ۳ کي ضمن (۱) میں بعد الفاظ " بنك مذکور میں جمع کیا هوا روپیه هی " کے الفاظ ذیل اضافه کئے جائینگے - یعني :—

" اور گویا که ایکٹ مذکور کي دفعات ۴ و ۸ میں بجاے الفاظ ' تین هزار ' کے الفاظ ' پانچ هزار ' قائم کئے گئے هیں "

ACT No. XXXIII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۲۰

[جاري فرمودۂ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض دینے اختیار نسبت لینے ناپ اور فوٹو مجرمون کے اور دیگر اشخاص کے

چونکہ قرین مصلحت هی که مجرمون کے اور دیگر اشخاص کے ناپ اور فوٹو لینے کي نسبت اختیار دیا جاے - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین :—

مختصر نام اور وسعت نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ شناخت قیدیان سنہ ۱۹۲۰ رکھا جاے - اور

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین هوگا جس مین برٹش بلوچستان اور سنتال پرگنجات اور ضلع انگول بھي داخل هین

تعریفات

دفعہ ۲ — تاوقتیکه مضمون یا سیاق عبارت سے کوي بات اسکے خلاف نه پائي جاے ایکٹ هذا مین —

(الف) " ناپ " مین اونگلي کے نشان اور قدم کے نشان داخل هین

(ب) " پولیس افسر " سے وہ افسر مراد هی جو کسي تھانہ کا چارج رکھتا هو یا وہ پولیس افسر مراد هی جو مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ (ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸) کے باب ۱۴ کي رو سے تحقیقات کر رها هو یا کوي اور پولیس افسر مراد هی جو سب انسپکٹر سے نیچے عہدہ کا نہو - اور

(ج) " مقررہ " سے اون قواعد کي رو سے مقرر کیا هوا مراد هی جو ایکٹ هذا کي رو سے وضع کیے جالین

دفعہ ۳ — هر ایسے شخص کو —

اون لوگون کے ناپ وغیرہ لینے کے متعلق جو مجرم قرار پاچکے هون

(الف) جو کسي ایسے جرم کا مجرم قرار پایا هو جسکے لیئے ایک برس یا اس سے زیادہ کي قید با مشقت کي سزا دیجاسکتي هو - یا کسي ایسے جرم کا مجرم قرار پایا هو که جسکا پھر مجرم قرار پانے پر وہ زیادہ سزا کا مستوجب هو جایگا - یا

(2-۲)

(ب) جسکو مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ (نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸) کي دفعه ۱۱۸ کي رو سے اپني نیگ چلني کے لیئے ضمانت داخل کرنیکا حکم دیا گیا هو

لازم هوگا که اگر اوسکو حکم دیا جاے تو وه کسي پولیس افسر کو اپنا ناپ اور فوٹو مقرره طریقه سے لے لینے دے

دفعه ۴ — کوئي شخص جو به تعلق کسي ایسے جرم کے گرفتار کیا گیا هو جسکے لئے ایک برس یا اس سے زیاده کي قید با مشقت کي سزا دیجاسکتي هو اوسکو لازم هوگا که اگر کوئي پولیس افسر حکم دے تو وه اپنا ناپ مقرره طریقه سے لے لینے دے

اون لوگون کے ناپ وغیره لینے کے متعلق جو مجرم نهین قرار پاے هون

دفعه ۵ — اگر کسی مجسٹریٹ کا اطمینان هو جاے که کسي تحقیقات یا کارروائي زیر مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ (ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸) کي اغراض کے لیئے قرین مصلحت هی که کسي شخص کو به هدایت کیجاے که وه اپنا ناپ یا فوٹو لیلینے دے تو اوسکو اختیار هوگا که اوس مضمون کا ایک حکم صادر کرے -

مجسٹریٹ کا اختیار نسبت اس امر کے که کسی شخص کا ناپ یا فوٹو لیا جاے

اور اوس حالت مین وه شخص جس سے حکم مذکور متعلق هوگا اوس وقت اور اوس جگه پر حاضر کیا جائیگا یا هوگا جسکي تصریح حکم مذکور مین هوگي اور اپنا ناپ یا فوٹو جیسي صورت هو کسي پولیس افسر کو لیلینے دیگا

مگر شرط یه هی که سواے مجسٹریٹ درجه اول کے کوئي دوسرا افسر کوئي حکم کسي شخص کو اس امر کي هدایت کے ساتهه نهین دیگا که اوس شخص کا فوٹو لیا جاے

نیز شرط یه هی که اس دفعه کي رو سے کوئي حکم نهین دیا جایگا تاوقتیکه وه شخص کسي وقت به تعلق تحقیقات یا کارروائي مذکور کے گرفتار نه کیا گیا هو

دفعه ٦ — (۱) اگر کوئي شخص جسکو تحت ایکٹ هذا حکم دیا گیا هو که وه اپنا ناپ یا فوٹو لیلینے دے اوسکے لے لئے جانے مین تعرض کرے یا اوس سے انکار کرے تو یه جایز هوگا که تمام ایسے ذرایع استعمال کیے جائین جو اوسکے لینے کے لئے ضروري هون

ناپ وغیره دینے مین تعرض

(۲) ایکٹ هذا کي رو سے ناپ یا فوٹو کے لے لئے جانے مین تعرض یا انکار مجموعه تعزیرات هند (ایکٹ نمبر ۴۵ سنه ۱۸٦۰) کي دفعه ۱۸٦ کي رو سے ایک جرم سمجها جایگا

دفعه ۷ — اگر کوئي شخص جو قبل مین کسي ایسے جرم کا مجرم قرار نه پایا هو جسکے لئے ایک سال یا اس سے زیاده کي قید با مشقت کي سزا دیجاسکتي هو اور جسکا ایکٹ هذا کے احکام کے مطابق ناپ یا فوٹو لیا گیا هو بغیر تجویز مقدمه کے بري هو گیا هو یا اوسکو کسي عدالت نے بریت یا رهائي دیدي هو تو تمام ناپ اور تمام فوٹو (نیگیٹو یعنی اصل اور نقل دونون) جو اسطرح لیے گئے هون ضایع کردئے جاینگے یا اوس شخص کے حواله کردئے جاینگے - تاوقتیکه عدالت (ایسے مقدمه مین جس مین ایسا شخص بغیر تجویز مقدمه کے بري هو گیا هو) یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا سب ڈویژنل افسر وجوهات تحریري کي بنا پر اسکے خلاف هدایت نه کرے

رهائي کے بعد فوٹو اور ناپ کے کاغذات کو ضایع کرنیکے متعلق

دفعه — (۱) لوکل گورمنٹ مجاز هی که ایکٹ هذا کے احکام کو نافذ کرنیکي غرض سے قواعد وضع کرے

قواعد وضع کرنیکا اختیار

(۳۰3)

(۲) خاصکر اور بغیر کمي عمومیت حکم مذکورہ بالا کے ایسے قواعد امور ذیل کے متعلق هوسکتے هین —

(الف) دفعہ ۵ کي رو سے اوکون کے فوٹو لینے کے متعلق قیود

(ب) وہ مقامات جہان ناپ اور فوٹو لئے جاسکتے هین

(ج) ان ناپون کي نوعیت جو لئے جاسکتے هین

(د) وہ طریقہ جس سے کسي خاص قسم کے یا مختلف اقسام کے ناپ لئے جاینگے

(ہ) لباس جو کسي شخص کو پہننا هوگا جب دفعہ ۳ کي رو سے اوسکا فوٹو لیا جاے ۰ اور

(و) ناپ کے کاغذات اور فوٹو کي حفاظت اور نگہباني اور اوسکا ضایع اور علیحدہ کرنا

مقدمات کي ممانعت

دفعہ ۹ — کوي مقدمہ یا دوسري کارروائي کسي شخص کے خلاف اوس کام کے لئے نہین کیجاسکتي جسکو اوس نے ایکٹ هذا کي رو سے یا کسي قاعدہ زیر ایکٹ هذا کي رو سے نیک نیتي کے ساتھہ کیا هو یا اوسکے کرنیکا ارادہ کیا هو

ACT No. XXXIV OF 1920,

ایکٹ نمبر ۳۴ سنہ ۱۹۲۰

[جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض حصول اختیار نسبت اس امر کے کہ اون لوگون سے جو برٹش انڈیا مین داخل ہون پروانہ راہداري طلب کیا جاے

چونکہ قرین مصلحت ہی کہ اس امر کي نسبت اختیار حاصل کیا جاے کہ اون لوگون سے جو برٹش انڈیا مین داخل ہون پروانہ راہداري طلب کیا جائے - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین :—

مختصر نام اور وسعت نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) جائز ہی کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ پروانہ راہداري ہند سنہ ۱۹۲۰ رکھا جاے

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین ہوگا جسمین برٹش بلوچستان اور سنتال پرگنہات اور ضلع انگول بھي داخل ہین

تعریفات

دفعہ ۲ — تاوقتیکہ مضمون یا سیاق عبارت سے کوئي بات اسکے خلاف نہ پائي جاے ایکٹ ہذا مین —

" داخلہ " سے وہ داخلہ مراد ہی جو بحري یا بري یا ہوائي راستہ سے عمل مین آے

" پروانہ راہداري " سے وہ پروانہ راہداري نافذالوقت مراد ہی جسکو مقررہ حاکم نے جاري کیا ہو یا اوسکي تجدید کي ہو اور جو اون شرایط کے مطابق ہو جو بہ تعلق اوس قسم کے پروانجات راہداري کے مقرر کي گئي ہون جس قسم کا پروانہ راہداري مذکور ہو

" مقررہ " سے قواعد زیر ایکٹ ہذا کي رو سے مقرر کیا ہوا مراد ہی

قواعد وضع کرنیکا اختیار

دفعہ ۳ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہی کہ ایسے قواعد وضع فرمائین جنکي رو سے اون لوگون کو جو برٹش انڈیا مین داخل ہون اپنے پاس پروانہ راہداري رکھنا ضروري ہو - نیز محتشم الیہ کو اختیار ہی کہ اون معاملات کے متعلق قواعد وضع فرمائین جو مذکورہ بالا غرض کے معاون یا متعلق ہون

(۲) بغیر کمي عمومیت اختیار مذکورہ بالا کے ایسے قواعد کي رو سے —

(الف) کسي ایسے شخص کے برٹش انڈیا مین یا اوسکے کسي حصہ مین داخلہ کي ممانعت کردیجاسکتي ہی جسکے پاس ایسا پروانہ راہداري نہو جو اوسکے نام سے جاري کیا گیا ہو

(ب) ایکٹ ہذا کي اغراض کے لئے اون حکام کا تقرر کیا جا سکتا ہی جنکو پروانہ راہداري جاري کرنا یا تجدید کرنا تہا — اور وہ شرایط مقرر کیجاسکتي ہین جنکے مطابق حکام مذکور کو عمل کرنا چاہئے - اور

(۲۰2)

(ج) قواعد مذکور کے کسي حکم سے کسی شخص کو یا قسم اشخاص کو بلا شرط یا ساتهه کسي شرط کے بري کرنیکا انتظام کیا جاسکتا هی

(۳) وه قواعد جو زیر دفعه هذا وضع کئے جائیں اونکي رو سے اس بات کا انتظام کیا جاسکتا هی که قواعد مذکور کي کسي خلاف ورزي کے لئے یا کسي ایسے حکم کی خلاف ورزي کے لئے جو کسي ایسے قاعده کي بنا پر جاري کیا گیا هو قید کي سزا دیجائیگي جسکي میعاد تین مهینه تک هوسکتي هی یا جرمانه کي سزا یا دونون سزائین دیجائینگی ۔

(۴) کل قواعد جو زیر دفعه هذا وضع کئے جائین وه گزٹ آف انڈیا مین شایع کئے جائینگے اور اسکے بعد اونکا وهی اثر هوگا که گویا ایکٹ هذا کي رو سے وضع کئے گئے تھے

دفعه ۴ — (۱) کوئي پولیس افسر جسکا عهده سب انسپکٹر سے کم نهو اور کسٹم ڈیپارٹمنٹ کا کوئي افسر جسکو لوکل گورمنٹ کے کسي عام یا خاص حکم کے ذریعه سے اسبارے مین اختیار دیدیا گیا هو مجاز هوگا که کسي ایسے شخص کو بغیر وارنٹ کے گرفتار کرلے جس نے کسي قاعده یا حکم زیر دفعه ۳ کي خلاف ورزي کي هو یا جسکے خلاف کوئي معقول شبه اسبات کا موجود هو که اوسنے کسي قاعده یا حکم مذکور کي خلاف ورزي کي هی

گرفتاري کا اختیار

(۲) هر افسر جو دفعه هذا کي رو سے کوئي گرفتاري عمل مین لائیگا اوسکو لازم هوگا که بغیر غیر ضروري تاخیر کے گرفتار کئے هوے شخص کو کسي ایسے مجسٹریٹ کے روبرو جسکو اوس مقدمه مین اختیار سماعت حاصل هو یا قریب ترین تهانه کے افسر انچارج کے روبرو لیجاے یا بهیج دے ۔ اور جهان تک ممکن هوگا مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ (ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸) کي دفعه ۶۱ کے احکام کسي ایسي گرفتاري کي صورت مین تعلق پزیر هونگے

دفعه ۵ — لوکل گورمنٹ مجاز هی که علم یا خاص حکم کے ذریعه سے هدایت کرے که کسي ایسے شخص کو برٹش انڈیا سے نکال دیا جاے جو بخلاف ورزي کسي قاعده کے جو دفعه ۳ کي رو سے متعلق ممانعت داخله برٹش انڈیا مین بغیر پروانه راهداري کے وضع کیا گیا هو برٹش انڈیا مین داخل هوا هو — اور اوسکے بعد گورمنٹ کے کسي افسر کو وه کل معقول اختیارات حاصل هونگے جو ایسي هدایت کے نافذ کرنے کے لئے ضروري هون

ملک بدر کرنیکا اختیار

SGPI-23-187LD-11-12-20-510.

ACT No. XXXVI OF 1920.

ایکٹ نمبر ۳۶ سنه ۱۹۲۰

[جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۹ ستمبر سنه ۱۹۲۰ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ سکجات هند سنه ۱۹۰۶

چونکہ قرین مصلحت هی که ایکٹ سکجات هند سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) مین مزید ترمیم کیجاے لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ (ترمیم) سکجات هند سنه ۱۹۲۰ رکھا جاے

ترمیم دفعه ۱۱ ایکٹ نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶

دفعه ۲ — ایکٹ سکجات هند سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) کي دفعه ۱۱ مین بجاے لفظ " پندرہ " کے لفظ " دس " قائم کیا جائیگا

تنسیخ آرڈننس نمبر ۳ سنه ۱۹۲۰

دفعه ۳ — آرڈننس طلا سنه ۱۹۲۰ (نمبر ۳ سنه ۱۹۲۰) بذریعه ایکٹ هذا منسوخ کیا گیا

ACT No. XXXVII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۳۷ سنه ۱۹۲۰

[جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۹ ستمبر ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ افواج هند سنه ۱۹۱۱

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ افواج هند سنه ۱۹۱۱ (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۱) کي مزید ترمیم کیجاے لهذا احکام ذیل صادر هوتے هیں :—

دفعه ۱ — جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ (ترمیم) افواج هند سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

مختصر نام

دفعه ۲ — ایکٹ افواج هند سنه ۱۹۱۱ (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۱) (جسکو دفعات ما بعد میں ایکٹ مذکور کہا جایگا) کي دفعه ۲۰ کي ضمن (۲) میں —

ترمیم دفعه ۲۰ ایکٹ نمبر ۸ سنه ۱۹۱۱

(۱) بجاے الفاظ " فوجي حراست کي سزا بطور خفیف سزا کے " کے الفاظ " فوجي حراست کي سزا اور در صورت ان لوگون کے جو اس ایکٹ کے تابع هوں اور لڑاي پر هوں کوي مقررہ سزاے میدان جنگ بطور خفیف سزا کے " قایم کئے جاینگے - اور

(۲) فقرہ (الف) میں بعد لفظ " مذکور " کے الفاظ " یا سزاے میدان جنگ " اضافه کئے جاینگے

دفعه ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۲۴ میں ترمیمات ذیل هونگی - یعني :—

ترمیم دفعه ۲۴

(۱) ضمن (۱) میں الفاظ " وہ مجاز هوگا که کسي وقت کسي شخص تابع ایکٹ هذا کو جس سے کوي جرم سرزد هو گرفتار کرلے اور تجویز مقدمه کے لیئے اوسکو روک رکھے - نیز وہ مجاز هوگا که ان سزاوں کو جو کسي کورٹ مارشل کے حکم کے مطابق دیجاسکتي هوں نافذ کرے " اضافه کئے جاینگے - اور

(۲) بجاے ضمن (۲) و (۳) کے ضمن ذیل قایم کیجایگی - یعني :—

" (۲) کسي پرووسٹ مارشل کو اختیار هی که کسي فالوئر کو جو فقرہ (ج) ضمن (۱) دفعه ۲ کي رو سے اس ایکٹ کا تابع هو اور کوي ادنی ملازم هو اور جسکو وہ یا اوسکا کوي ماتحت لڑائي پر کوي جرم خلاف ورزي قاعدہ و انتظام فوجي کرتے هوئے دیکھے اوس قسم کی کوي سزا دے جسکو فقرہ (ب) ضمن (۱) دفعه ۲۲ میں بیان کیا گیا هی "

دفعه ۴ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۳۱ میں ترمیمات ذیل هونگي - یعني :—

ترمیم دفعه ۳۱

(۱) فقرہ (الف) میں الفاظ " رهي سزا " کے بعد - اور

(۲) فقرہ (ب) میں الفاظ " رهي سزا " کے بعد - الفاظ " ما سواے سزاے تازیانه کے " اضافه کئے جاینگے

(۲ - 2)

دفعه ۵ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۴۵ کے عوض دفعه ذیل قایم کیجایگي - یعني :—

دفعه جدید بجاے دفعه ۴۵

" دفعه ۴۵ — اگر کوئي شخص تابع ایکٹ هذا جو وارنٹ افسر سے درجه مین کم هو لڑائي پر کسي جرم کا مرتکب هوگا اوسکو کورٹ مارشل سے کوئي ایسي سزا، ما سواے سزاے تازیانه کے، ملسکتي هی جو بطور سزا بحالت جنگ کے مقرر هوگي - سزا بحالت جنگ از قسم حراست جسماني یا محنت سخت هوگي لیکن اوسطرحکي نهوگي که جس سے زندگي یا عضو کو صدمه پهونچے "

فیلڈ پنشمنٹ یعنی سزا بحالت جنگ

دفعه ۶ — ایکٹ مذکور کي دفعات ۴۶ و ۴۹ مین بجاے الفاظ " جسماني سزا " کے الفاظ " سزا بحالت جنگ " قایم کئے جاینگے

ترمیم دفعات ۴۶ و ۴۹

دفعه ۷ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۵۰ مین ترمیمات ذیل هونگی - یعني :—

ترمیم دفعه ۵۰

(۱) فقره (الف) مین الفاظ " یا اوتنے دنون کي جب تک وه کسي کورٹ مارشل یا افسر مذکور کے حکم سے سزا بحالت جنگ پاے " اضافه کئے جاینگے - اور

(۲) فقره (ب) مین بعد الفاظ " اوسکو سزا " کے الفاظ " یا سزا بحالت جنگ " اضافه کئے جاینگے ۔

دفعه ۸ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۶۷ کے عوض دفعه ذیل قایم کیجایگي - یعني :—

دفعه جدید بجاے دفعه ۶۷

" دفعه ۶۷ — کسي شخص تابع ایکٹ هذا کے کسي جرم کي تجویز - باستثناے جرم بغاوت یا فرار یا فریبي اندراج کے - کورٹ مارشل مین ارتکاب جرم کي تاریخ سے تین سال گذر جانے کے بعد شروع نهین کیجایگي - اور نه اس قسم کي کوئي تجویز کسي جرم فرار (باستثنا اوس فرار کے جو لڑائي سے هو) یا فریبي اندراج کے واسطے شروع کیجایگی اگر شخص مذکور نے جرم مذکور کے ارتکاب کے بعد خوش اسلوبي کے ساتهه کم سے کم تین برس تک برابر اعلی حضرت ملک معظم کي باقاعده افواج مین ملازمت کي هو

میعاد سماعت

تشریح — دفعه هذا کي اغراض کے لیئے " بغاوت " سے اون جرایم مین سے کوئي جرم مراد هی جنکي تصریح دفعه ۲۷ کے فقرات (الف) و (ب) و (ج) مین کردي گئي هی "

دفعه ۹ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۱۱۳ کي ضمن (۲) کے فقره (ب) کے بعد فقره ذیل اضافه کیا جایگا - یعني :—

ترمیم دفعه ۱۱۳

" (ب ب) بابت تصریح اون سزاون کے جو بطور سزا بحالت جنگ کے زیر دفعات ۲۰ و ۴۵ دیجاسکتي هین "

دفعه ۱۰ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۱۱۱ بذریعه ایکٹ هذا منسوخ کیجاتي هی

تنسیخ دفعه ۱۱۱

SGPI-23-177LD-10-12-20-510.

ACT No. XXXIX OF 1920.

ایکٹ نمبر ۳۹ سنہ ۱۹۲۰

[جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ نسبت اس امر کے کہ انتخابات کے متعلق جو ناجائز کارروائیان عمل مین آئین اونکے لئے سزا کا انتظام کیا جاے - اور نسبت اس امر کے کہ ایکٹ گورمنٹ آف انڈیا کي رو سے قائم شدہ لیجسلیٹو مجلسون کے متعلق جو انتخابات متنازعہ فیہ ہون اونکي نسبت تحقیقات کا بھي انتظام کیا جاے

چونکہ قرین مصلحت ہی کہ انتخابات کے متعلق جو ناجائز کارروائیان عمل مین آئین اونکے لئے سزا کا انتظام کیا جاے اور ایکٹ گورمنٹ آف انڈیا کي رو سے قائم شدہ لیجسلیٹو مجلسون کے متعلق جو انتخابات متنازعہ فیہ ہون اونکي نسبت تحقیقات کا بھي انتظام کیا جاے - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین :—

مراتب ابتدای

دفعہ ۱ — (۱) جایز ہی کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ جرایم و تحقیقات متعلق انتخابات ہند سنہ ۱۹۲۰ رکھا جاے - اور

مختصر نام اور وسعت نفاذ

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین ہوگا

حصہ اول

ترمیم مجموعہ تعزیرات ہند اور مجموعہ ضابطہ فوجداري .

دفعہ ۲ — (۱) مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰) کي دفعہ ۲۱ مین دسوین اندراج کے بعد عبارت ذیل اضافہ کیجایگي - یعني :—

ترمیم مجموعہ تعزیرات ہند

" گیارھوین - ہر ایک شخص جو ایسا عہدہ رکھتا ہو کہ وہ اوسکے اعتبار سے کسي فرد انتخاب کے تیار کرنے یا شایع کرنے یا قایم رکھنے یا اوسپر نظر ثانی کرنے کا اختیار رکھتا ہو یا کسي انتخاب یا جزو انتخاب کے اہتمام کا اختیار رکھتا ہو " - اور بعد دوسري تشریح کے عبارت ذیل اضافہ کیجایگي - یعني :—

" تیسري تشریح - لفظ ' انتخاب ' سے وہ انتخاب مراد ہی جو کسي ایسے لیجسلیٹو یا میونسپل یا دیگر کسي قسم کے پبلک عہدہ کے ممبرونکے چننے کي غرض سے منعقد کیا جاے جسکے لئے ممبرونکے چننے کا طریقہ کسي قانون کے ذریعہ یا رو سے اسطرح مقرر ہو کہ بذریعہ انتخاب کے ہونا چاہیئے "

(۲ - 2)

(۲) مجموعه مذکور کے باب ۹ کے بعد باب مندرجه ذیل اضافه کیا جایگا - یعني :—

" باب ۹ (الف)

اون جرمون کے بیان مین جو انتخابات سے متعلق هون

دفعه ۱۷۱ (الف) — اس باب کي اغراض کے لئے —

" امیدوار " اور " حق انتخاب " کي تعریف

(الف) " امیدوار " سے وه شخص مراد هی جو کسي انتخاب کے موقع پر به حیثیت ایک امیدوار کے نامزد کیا گیا هو - اور اسمین وه شخص بهي داخل هی جو اوس وقت جبکه کسي انتخاب کے منعقد کرنیکا اراده کیا جا رها هو اپنے آپ کو به حیثیت ایک امیدوار آینده نسبت انتخاب مذکور کے پیش کرے بشرطیکه وه بعد کو انتخاب مذکور کے وقت به حیثیت ایک امیدوار کے نامزد کردیا جاے

(ب) " حق انتخاب " سے وه حق مراد هی جو کسي شخص کو کسي انتخاب کے وقت به حیثیت ایک امیدوار کے کهڑے هونے کا یا نه کهڑے هونیکا یا امیدواري سے دست بردار هونے کا یا ووٹ دینے کا یا ووٹ دینے سے احتراز کرنے کا حاصل هی

دفعه ۱۷۱ (ب) — (۱) کوئي شخص جو—

رشوت ستاني

(۱) کسي شخص کو کچهه مابه الاحتظاظ اس بات کي تحریک کرنے کی غرض سے دے که شخص مذکور یا کوئي اور شخص کوئي حقِ انتخاب عمل مین لاے یا اس غرض سے دے که کسي شخص کو کوئي ایسا حق عمل مین لا چکنے کي وجه سے حق السعي دیا جاے - یا

(۲) اپنے واسطے خواه کسي اور شخص کے واسطے کوئي مابه الاحتظاظ بطور حق السعي کے کسي ایسے حق کو عمل مین لانے کے لئے یا کسي اور شخص کو اس بات کي تحریک کرنے کے لئے یا تحریک کرنے کا اقدام کرنے کے لئے که وه شخص کسي ایسے حق کو عمل مین لاے قبول کرے وه جرم رشوت ستاني کا مرتکب هوگا

مگر شرط یه هی که پبلک پالیسي کا اعلان یا پبلک کارروائي کا وعده دفعه هذا کي رو سے کوئي جرم نهین هوگا

(۲) کوئي شخص جو کچهه مابه الاحتظاظ دینے کو کهے یا دینے پر راضي هو یا اوسکے بهم پهونچانے کو کهے یا اوسکا اقدام کرے اوسکي نسبت سمجها جایگا که اوسنے کچهه مابه الاحتظاظ دیا

(۳) کوئي شخص جو کوئي مابه الاحتظاظ حاصل کرنے یا قبول کرنے پر راضي هو یا حاصل کرنے کا اقدام کرے اوسکي نسبت سمجها جایگا که اوسنے کوئي مابه الاحتظاظ قبول کیا - اور کوئي شخص جو بطور وجهٔ تحریک کے اوس کام کے کرنے کے لئے جسکو وه کرنا نهین چاهتا هی یا بطور حق السعي کے اوس کام کے کرنے کے لئے جسکو اوس نے نهین کیا هی کوئي مابه الاحتظاظ قبول کرے اوسکي نسبت سمجها جائگا که اوسنے مابه الاحتظاظ مذکور بطور حق السعي کے قبول کیا هی

دفعه ۱۷۱ (ج) — (۱) کوئي شخص جو بالاراده کسي حق انتخاب کے آزادانه استعمال

انتخابات کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنا

مین مزاحم هو یا مزاحمت کرنے کا اقدام کرے وه شخص انتخاب کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنے کے جرم کا مرتکب هوگا

(۳ - 3)

(۲) بغیر کمي عمومیت احکام ضمن (۱) کے کوي شخص جو —

(الف) کسی امیدوار یا ووٹ دینے والے کو یا کسي ایسے شخص کو جس سے کسيؔ امیدوار یا ووٹ دینے والے کا تعلق هو کسي قسم کے ضرر پہونچانے کي دهمکي دے - یا

(ب) کسي امیدوار یا ووٹ دینے والے کو اسبات کے یقین کرنے کي تحریک کرے یا تحریک کرنیکا اقدام کرے که وه یا کوي ایسا شخص جس سے اوسکا تعلق هی خداے تعالی کي نا خوشنودي کا یا روحاني ملامت کا مورد هو جایگا یا بنا دیا جایگا

اوسکي نسبت سمجها جایگا که اوسنے ضمن (۱) کے منشا کے مطابق ایسے امیدوار یا ووٹ دینے والے کے حق انتخاب کے آزادانه استعمال مین مزاحمت کي

(۳) پبلک پالیسي کا اعلان یا پبلک کارروایي کا وعده یا قانوني حق کا محض استعمال بغیر اس نیت کے که کسي حق انتخاب مین مزاحمت کرے دفعه هذا کے منشا کے مطابق مزاحمت نہین سمجها جایگا

انتخابات کے وقت تلبیس

دفعه ۱۷۱ (د) — کوي شخص جو کسي انتخاب کے وقت کسي اور شخص کے نام سے جو خواه زنده هو یا مرده یا کسی فرضي نام سے ووٹ کے کاغذ کے لئے درخواست دے یا ووٹ دے یا وه شخص جو انتخاب مذکور کے وقت ایک مرتبه ووٹ دینے کے بعد انتخاب کے وقت خود اپنے نام سے ووٹ کے کاغذ کے لئے درخواست دے

اور کوي شخص جو ایسے شخص کي کسي ایسے طریقه سے ووٹ دینے مین اعانت کرے یا اوسکا ووٹ بہم پہونچاے یا اوسکے بہم پہونچانے کا اقدام کرے

وه شخص انتخاب کے وقت تلبیس کے جرم کا مرتکب هوگا

رشوت ستاني کے لئے سزا

دفعه ۱۷۱ (ه) — کوي شخص جو رشوت ستاني کے جرم کا ارتکاب کرے تو شخص مذکور کو دونون قسمونمین سے کسي قسم کي قید کي سزا دیجالیگي جسکي میعاد ایک برس تلک هوسکتي هی یا جرمانه کي سزا یا دونون سزائین دیجالینگي

مگر شرط یه هی که وه رشوت ستاني جو بذریعه خاطر مدارات کے عمل مین آئیگي اوسکے لئے صرف جرمانه کي سزا دیجالیگي

تشریح — ' خاطر مدارات ' سے اوس قسم کي رشوت ستاني مراد هی جسمین مابه‌الحظاظ کهانے یا پینے کي چیزون یا دعوت یا اشیاے خوردني پر مشتمل هو

انتخاب کے وقت ناجایز دباؤ ڈالنے یا تلبیس کے لئے سزا

دفعه ۱۷۱ (و) — کوي شخص جو کسي انتخاب کے وقت ناجایز دباؤ ڈالنے یا تلبیس کے جرم کا ارتکاب کرے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسي قسم کي قید کي سزا دیجالیگي جسکي میعاد ایک برس تک هوسکتي هی یا جرمانه کي سزا یا دونون سزائین دیجالینگي

دروغ بیاني به تعلق کسي انتخاب کے

دفعه ۱۷۱ (ز) — کوي شخص جو اس نیت سے که کسي انتخاب کے نتیجه پر کوي اثر پڑے به تعلق ذاتي چالچلن یا طور طریقه کسي امیدوار کے کوي ایسا بیان بمراد بیان واقعه هونے اوسکے بیان کرے یا شایع کرے جو جهوٹ هو اور جسکو وه جانتا هو یا یقین کرتا هو که جهوٹ هی یا جسکے سچ هونے کا اوسکو یقین نهو تو اوس شخص کو جرمانه کي سزا دیجالیگي

(۴ - 4)

دفعه ۱۷۱ (ح) — کوئي شخص جو بغير عام يا خاص تحريري اجازت کسي اميدوار کے کسي پبلک جلسه کے انعقاد کے متعلق يا کسي اعلان يا سرکلر يا اشتهار کے متعلق يا کسي اور طريقه سے خواه کچهه هي هو اميدوار مذکور کے انتخاب کي تائيد يا تکميل کے ليئے اخراجات عمل مين لائے يا ايسے اخراجات کي اجازت کسي کو ديدے تو اوس شخص کو جرمانه کي سزا دیجايگي جسکي مقدار پانچ سو روپيه تک هوسکتي هی

به تعلق کسي انتخاب کے خلاف قانون ادائيان.

مگر شرط يه هی که اگر کوئي شخص بغير اجازت کے اس طرح کے کچهه اخراجات جنکي مقدار دس روپيه سے زياده نهو عمل مين لانے کے بعد اندر دس دن کے اوس تاريخ سے جس تاريخ کو اخراجات مذکور عمل مين لائے گئے هون اميدوار کي تحريري منظوري حاصل کرلے تو اوسکے متعلق سمجها جائيگا که اوسنے اخراجات مذکور اميدوار کي اجازت سے عمل مين لائے هين

دفعه ۱۷۱ (ط) — کوئي شخص جسکو کسي قانون نافذالوقت کي رو سے يا کسي ايسے قاعده کي رو سے جو قانون کا اثر رکهتا هو اون اخراجات کے حساب کتاب رکهنے کا حکم ديا گيا هو جو بوقت يا به تعلق کسي انتخاب کے عمل مين لائے گئے هون ليکن وه شخص حساب کتاب مذکور رکهنے سے قاصر رهے تو اوسکو جرمانه کي سزا دیجايگي جسکي مقدار پانچ سو روپيه تک هوسکتي هي "

انتخاب کا حساب کتاب رکهنے سے قاصر رهنا

دفعه ۳ — (۱) مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ (ايکٹ نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸) کي دفعه ۱۹۶ مين بعد الفاظ " باب ۶ " کے الفاظ " يا ۹ (الف) " اضافه کيئے جائينگے

ترميم مجموعه ضابطه فوجداري

(۲) مجموعه مذکور کے ضميمه ۲ مين بعد اون اندراجات کے جو مجموعه تعزيرات هند (ايکٹ نمبر ۴۵ سنه ۱۸۶۰) کے متعلق هين ذيل کا نقشه اضافه هوگا - يعني :—

" باب ۹ (الف)

اون جرمون کے بيان مين جو انتخاب سے متعلق هون

۱۷۱ (ه)	رشوت ستاني . . .	بے وارنٹ گرفتار نهين کرسکتا هي	سمن	قابل ضمانت هی	قابل راضي نامه نهين هي	قيد يک ساله دونون قسمون مين سے ايک قسم کي يا جرمانه يا دونون - يا اگر صرف خاطر مدارات کيگئي هو تو صرف جرمانه	پريسيڈنسي مجسٹريٹ يا مجسٹريٹ درجه اول
۱۷۱ (و)	انتخاب کے وقت ناجايز دباؤ ڈالنا اور تلبيس . . .	ايضاً	ايضاً	ايضاً	ايضاً	قيد يکساله دونون قسمون مين سے ايک قسم کي يا جرمانه يا دونون	ايضاً
۱۷۱ (ز)	دروغ بياني به تعلق کسي انتخاب کے . . .	ايضاً	ايضاً	ايضاً	ايضاً	جرمانه	ايضاً
۱۷۱ (ح)	به تعلق انتخابات کے خلاف قانون ادائيان . . .	ايضاً	ايضاً	ايضاً	ايضاً	پانچ سو روپيه جرمانه	ايضاً
۱۷۱ (ط)	انتخاب کا حساب کتاب رکهنے سے قاصر رهنا . . .	ايضاً	ايضاً	ايضاً	ايضاً	پانچ سو روپيه جرمانه	ايضاً "

(۵ - ۵)

حصہ ۲

تحقیقات متعلق انتخاب و امور دیگر

تعریفات

دفعہ ۴ — تاوقتیکہ مضمون یا سیاق عبارت سے کوئي بات اسکے خلاف نہ پائی جاے اِس حصہ مین -

(الف) " خرچہ " سے وہ کل خرچے اور مطالبات اور اخراجات مراد ہین جو کسي تحقیقات مین یا اوسکي وجہ سے کیئے جائین

(ب) " انتخاب " سے وہ انتخاب مراد ھی جو انڈین لیجسلیچر کے کسي چیمبر کے لیئے یا اوس لیجسلیٹو کونسل کے لیئے عمل مین آئے جو ایکٹ گورمنٹ آف انڈیا کي رو سے قایم کیجاے

(ج) " تحقیقات " سے وہ تحقیقات مراد ھی جو بہ تعلق کسي انتخاب کے وہ کمشنران عمل مین لائین جنکو اوس غرض سے نواب گورنر جنرل بہادر یا نواب گورنر بہادر یا نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے مقرر کیا ھو

(د) " وکیل " سے وہ شخص مراد ھی جو کسي عدالت دیواني مین کسي دوسرے شخص کي طرفسے حاضر ھونے اور بحث کرنیکا مستحق ھو - اور اسمین ھالیکورٹ کا ایڈووکیٹ اور وکیل اور اٹرني بھي داخل ھی

کمشنرون کے اختیارات

دفعہ ۵ — وہ کمشنران جو تحقیقات کرنیکے لیئے مقرر کیئے جاینگے اونکے وھي اختیارات ھونگے جو مجموعہ ضابطہ دیواني سنہ ۱۹۰۸ (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸) کي رو سے کسي عدالت کو امور ذیل کي نسبت کسي مقدمہ کي سماعت کے وقت تفویض ھوتے ھیں :—

(الف) دریافت اور معائنہ

(ب) گواھون کا جبراً حاضر کرانا اور اونکے اخراجات کے جمع کئے جانے کا حکم دینا

(ج) دستاویزات کا جبراً پیش کرانا

(د) گواھون کا بیان حلفي لینا

(ہ) مقدمہ کو ملتوي کرانا

(و) اوس شہادت کا قبول کرنا جو افیڈیوٹ کے ساتھہ لیگئي ھو - اور

(ز) گواھون کا اظہار لینے کے لیئے کمیشنین جاري کرنا

اور وہ مجاز ھونگے کہ کسي شخص کو جسکي شہادت اونکو ضروري معلوم ھو طلب کرین اور اپنے اطمینان کے مطابق اوسکا اظہار لین اور مجموعہ ضابطہ فوجداري سنہ ۱۸۹۸ع (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸) کي دفعات ۴۸۰ اور ۴۸۲ کے منشا کے مطابق وہ ایک عدالت دیواني سمجھے جاوینگے

تشریح — گواھون کو جبراً حاضر کرانے کي اغراض کے لئے کمشنرون کے اختیار سماعت کي حدود مقامي اوس صوبہ کي حدود ھونگي جسمین کہ انتخاب واقع ھوا تھا

تحقیقات سے ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع کا تعلق

دفعہ ٦ — ایکٹ ھذا کے احکام کي پابندي کے ساتھہ ایکٹ شہادت ھند سنہ ۱۸۷۲ (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲) کے احکام کي نسبت سمجھا جایگا کہ وہ بہر صورت تحقیقات سے متعلق ھونگے

(۶ - 6)

دستاویزی شہادت

دفعه ۷ — باوجود کسی مضمون کے جو کسی اینڈاکٹمنٹ مین اسکے خلاف مندرج هو کوئی دستاویز اس بنا پر که اوسپر باضابطه طور سے اسٹامپ نہین هی یا اوسکی رجسٹری نہین هوئی هی شہادت مین نامسموع نہوگا

گواہ کی ذمہ داری متعلق جواب دینے کے اور سارٹیفکٹ تحفظ

دفعه ۸ — کسی گواہ کو کسی ایسے سوال کے جواب دینے سے جو کسی ایسے امر کے متعلق هو جو امر تنقیح طلب متعلق تحقیقات سے تعلق رکھتا هو اس بنا پر معاف نہین رکھا جایگا که اوس سوال کا جواب اوس شخص کو مجرم ٹھیرا دیگا یا اوسکو مجرم ٹھیرانے کا بلا واسطه یا بالواسطه ذریعه هوگا - یا یه که وہ اوس شخص کو کسی قسم کی سزا کا یا ضبطی کا مستوجب بنادیگا یا اوسکا بلا واسطه یا بالواسطه ذریعه هوگا

مگر شرط یه هی که —

(۱) کسی شخص کو جسنے کسی انتخاب کے وقت ووٹ دیا هو یه بیان کرنے کو مجبور نہین کیا جایگا که اوسنے کسکے لئے ووٹ دیا هی - اور

(۲) جس گواہ نے کمشنرون کی راے مین کل ایسے سوالات کے بالکل سچ سچ جواب دیے هون جنکے جواب دینے کے لئے اوسکو مجبور کیا گیا هو وہ اس بات کا مستحق هوگا که ایک سارٹیفکٹ تحفظ حاصل کرے - اور سارٹیفکٹ مذکور کو شخص مذکور کسی عدالت مین بطور عذر کے پیش کرسکتا هی اور سارٹیفکٹ مذکور کسی ایسے جرم زیر باب ۹ (الف) مجموعه تعزیرات هند کے متعلق جو اوس امر سے پیدا هو جس سے سارٹیفکٹ مذکور کا تعلق هی پورا اور مکمل جواب سمجھا جایگا - اور گواہ مذکور کا کوئی ایسا جواب کسی مقدمه یا اور کارروائی مین اوسکے خلاف بطور شہادت کے قابل سماعت نہوگا

(۳) ضمن (۱) کے کسی مضمون سے یه نہین سمجھا جایگا که جس شخص نے سارٹیفکٹ تحفظ حاصل کیا هی وہ اوس ناقابلیت سے مبرا هوجایگا جو به تعلق کسی انتخاب کے کسی قانون کی رو سے یا کسی ایسے قاعدہ کی رو سے جو قانون کا اثر رکھتا هو عاید کی گئی هو

حاضری بذریعه وکیل

دفعه ۹ — کمشنرون کے سامنے کوئی حاضری یا درخواست یا فعل فریق اصالتاً یا بذریعه کسی وکیل کے، جو اوسکی طرفسے کارروائی کرنیکے لئے باضابطه طور پر مقرر کیا گیا هو، عمل مین لا سکتا هی - مگر شرط یه هی که اگر کمشنران اس قسم کی هدایت کرین تو اسطرح کی کوئی حاضری فریق کو اصالتاً عمل مین لانی هوگی

گواہوں کے اخراجات

دفعه ۱۰ — کسی شخص نے شہادت دینے کے لئے حاضر هونے مین جو معقول اخراجات کئے هون وہ کمشنران شخص مذکور کو دلا سکتے هین اور تاوقتیکه کمشنران اسکے خلاف حکم ندین وہ اخراجات جزو خرچه سمجھے جائینگے

خرچه اور فیس وکیل وغیرہ

دفعه ۱۱ — (۱) خرچه کمشنرون کی تجویز پر منحصر هوگا - اور کمشنرون کو پورا اختیار هوگا که وہ اس بات کو تجویز کرین که خرچه مذکور کس شخص کو اور کس مقدار تک ادا کرنا پڑیگا اور کس شخص کو ادا کیا جائیگا - اور اپنی رپورٹ مین اغراض مذکورہ بالا کے لئے کل ضروری سفارش درج کرین - کمشنران مجاز هین که خرچه پر سود ایسی شرح سے دلائین جو ۶ فیصدی سالانه سے زیادہ نہو - اور ایسا سود خرچه مین جوڑ دیا جائیگا

(7-۷)

(۲) فیس جو کسی فریق کو بابت فیس وکیل اپنے مخالف کے ادا کرنا پڑیگی وہ ایسی فیس ہوگی جو کمشنران دلائینگے

احکام متعلق خرچه کا اجرا

دفعه ۱۲ — کوئي حکم جو نواب گورنر جنرل بہادر یا نواب گورنر بہادر یا نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اوس رپورٹ پر صادر فرمایا هو جو کمشنرون نے تحقیقات مذکور کے خرچه کے متعلق دي هو وہ اوس اعلی عدالت دیواني مین پیش کیا جاسکتا هی جو اختیارات سماعت ابتدائي رکھتي هو اور جسکے اختیار سماعت کي حدود ارضی کے اندر اوس شخص کي جائے رهائش هو جسکو بروے حکم مذکور کے کوئي ایسي رقم ادا کرنے کي هدایت کیگئي هو - یا اگر اوس شخص کي جائے رهائش کسي هائیکورٹ مقررہ حسب سند شاهي کے معمولي اختیارات صیغه دیوانی سماعت ابتدائی کی حدود ارضی کے اندر واقع هو تو حکم مذکور اوس عدالت مطالبه خفیفه مین پیش کیا جاسکتا هی جو وهان اختیار سماعت رکھتي هو - اور عدالت مذکور حکم مذکور کا اجرا اوسي طریقه سے اور اوسي ضابطه کے مطابق کریگي گویا که حکم مذکور ایک ایسي ڈگري هی جو عدالت مذکور نے خود کسي مقدمه مین روپیه کي ادائي کیلیئے صادر کي هی

اون اشخاص کي ناقابلیت جو جرائم متعلق انتخاب کے مجرم پائے جائین

دفعه ۱۳ — کوئي شخص جو کسي جرم زیر دفعه ۱۷۱ (ه) یا ۱۷۱ (و) مجموعه تعزیرات هند (ایکٹ نمبر ۴۵ سنه ۱۸۶۰) کي پاداش مین مجرم قرار پایا هو یا جو بوجهه اون ناجائز کارروائیون کے جو اوسنے به تعلق کسي انتخاب کے عمل مین لائي هون کم سے کم پانچ برس کیلیئے کسی حق انتخاب کو عمل مین لانے کے ناقابل قرار دیدیا گیا هو وہ شخص سزا یا ناقابلیت مذکور کي تاریخ سے پانچ برس تک امور ذیل کے قابل نرهیگا —

(الف) کسي جوڈیشل عہدہ کے لئے مقرر کیا جانا یا اوس عہدہ کا کام کرنا

(ب) کسي حاکم مقامي کے عہدہ کے لیئے منتخب کیا جانا درانحالیکه عہدہ مذکور کیلیئے تقرر بذریعه انتخاب کے هونا هو - یا کسي ایسے عہدہ پر مامور هونا یا اوسکي کارروائي کرنا جسکے لیئے کوئي مشاهرہ مقرر نهو

(ج) به حیثیت ممبر کسي حکام مقامي کے منتخب کیا جانا یا بیٹھنا یا ووٹ دینا - یا

(د) بطور ٹرسٹي کسي پبلک ٹرسٹ کے مقرر کیا جانا یا کام کرنا

مگر شرط یه هی که کونسل آف اسٹیٹ یا لیجسلیٹو اسمبلي کے انتخاب کي صورت مین نواب گورنر جنرل بہادر کو اختیار هی که کسي ایسے شخص کو اس طرح کي ناقابلیت سے مستثني کردین - اور لیجسلیٹو کونسل کے انتخاب کی صورت مین نواب گورنر بہادر اور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو بھي اختیار حاصل هی

ووٹ دینے کي رازداري برقرار رکھنے کے متعلق

دفعه ۱۴ — (۱) هر افسر یا کلارک یا اجنٹ یا اور شخص جو کوئي فرض به تعلق اندراج یا شمار ووٹونکے بوقت کسي انتخاب کے انجام دے اوسکو لازم هوگا که ووٹ دینے کي رازداري کو برقرار رکھے اور اوسکے برقرار رکھنے مین مدد دے - نیز اوسکو لازم هوگا که (به استثنا کسی خاص غرض کے جسکے متعلق بذریعه یا بموجب کسي قانون کے اجازت دیدي گئي هو) کسي شخص کو کوئي اطلاع اس قسم کي ندے جس سے رازداري مذکور کے زایل هو جانیکا اندیشه هو

(۲) کوئي شخص جو قصداً دفعه هذا کے احکام کي خلاف ورزي کریگا اوسکو دونون قسمون مین سے کسي قسم کي قید کي سزا دیجائیگي جسکي میعاد تین مہینه سے زیادہ نهوگي یا جرمانه کي سزا یا دونون سزائین دیجائینگي

ACT No XLI OF 1920.

ایکٹ نمبر ۴۱ سنه ۱۹۲۰

[جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۶ ستمبر سنه ۱۹۲۰ع منظور فرمایا)

ایکٹ نسبت اس امرے که اون جهازون پر جنکي رجسٹري برٹش انڈیا مین هوي هو وائیرلس تار برقي قایم کرنیکا اور دیگر اغراض کا انتظام کیا جاے

چونکه قرین مصلحت هی که اون جهازون پر جنکي رجسٹري برٹش انڈیا مین هوي هو وائیرلس تار برقي قایم کرنیکا اور دیگر اغراض کا انتظام کیا جاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام و وسعت نفاذ و آغاز نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ وائیرلس ٹلیگرافي (جهازات) هند سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین هوگا

(۳) اسکا نفاذ اوس تاریخ سے هوگا جسکي هدایت نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل بذریعه اشتهار گزٹ آف انڈیا کے فرماینگے

تعریفات

دفعه ۲ — تاوقتیکه مضمون یا سیاق عبارت سے کوي بات اسکے خلاف نه پاي جاے اس ایکٹ مین —

(الف) " مسافر اسٹیمر " سے وه اسٹیمر مراد هی جو باره سے زیاده مسافرون کو لیجاتا هی

(ب) " مقرره " سے قواعد زیر ایکٹ هذا کي رو سے مقرر کیا هوا مراد هی - اور

(ج) " برٹش انڈیا مین رجسٹري کیا هوا " سے مرچنٹ شپنگ ایکٹس سنه ۱۸۹۴ لغایت سنه ۱۹۱۶ (۵۷ و ۵۸ وکٹوریا - باب ۶۰) کي رو سے یا کسي ایکٹ نافذالوقت جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي رو سے جسکے مطابق جهازون کي رجسٹري کا انتظام کیا جاتا هو برٹش انڈیا مین رجسٹر کیا هوا مراد هی

(۲) کل الفاظ اور اصطلاحات جو اس ایکٹ مین استعمال کیے گئے هین اور جنکي تعریف مرچنٹ شپنگ ایکٹس سنه ۱۸۹۴ لغایت سنه ۱۹۱۶ (۵۷ و ۵۸ وکٹوریا - باب ۶۰) مین کي گئي هی اور جنکي تعریف اس ایکٹ مین نهین کي گئي هی اونکے وهي معني سمجھے جاینگے جو بذریعه ایکٹہاے مذکور کے اون سے منسوب کئے جاتے هین

وائیرلس ٹلیگرافي کي ضروریات

دفعه ۳ — (۱) سمندر مین چلنے والے هر ایک برٹش جهاز پر، جسکي رجسٹري برٹش انڈیا مین کي گئي هو خواه وه مسافر اسٹیمر هو یا ایسا جهاز هو جسکا مجموعي ٹنیج سوله سو ٹن یا اوس سے زیاده کا هو، مقرره طریقه کي

(۴ - 2)

وائیرلس ٹلیگرافیکا آله لگایا جائیگا اور جهاز مذکور کو مقرره قسم کي وائیرلس ٹلیگرافي کا انتظام قایم رکھنا هوگا اور اوسپر ایسے سارٹیفکٹ یافته کام کرنے والے اور نگهباني کرنے والے رکھے جاینگے جیسا که مقرر کردیا جاے

مگر شرط یه هی که نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختیار هی که اشتهار گزٹ آف انڈیا کے ذریعه سے کسي جهاز یا اقسام جهاز کو اون فرایض سے مستثنی کردین جو اس ایکٹ کي رو سے عاید کیے گئے هون اگر معتشم الیه کي یه راے هو که اون اقسام سفر کو جنمین وه جهاز مصروف هون یا دیگر حالات معامله کو مد نظر رکھتے هوے وائیرلس ٹلیگرافي قایم کرنا غیر ضروري یا نا مناسب هو

(۲) اگر در صورت کسي ایسے جهاز کے دفعه هذا پر عمل نه کیا جاے تو جهاز کے ماسٹر یا مالک کو به نسبت هر جرم کے جرمانه کي سزا دیجایگي جسکي مقدار ایک هزار روپیه تک هوسکتي هی

دفعه ۴ — (۱) نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختیار هی که اس بات کے دیکھنے کي غرض سے که کسي جهاز پر ایکٹ هذا کے احکام پر عمل کیا جاتا هی افسران (جنکو دفعات ما بعد مین انسپکٹران وائیرلس ٹلیگرافي کها جایگا) مقرر کرین

وائیرلس ٹلیگرافي کے انسپکٹرون کا تقرر اور اونکے اختیارات

(۲) انسپکٹر وائیرلس ٹلیگرافي مجاز هی که کسي جهاز کا ملاحظه اس غرض سے کرے تا که وه دیکھے که اوسپر مناسب طریقه سے وائیرلس ٹلیگرافي کا آله لگا هی اور سارٹیفکٹ یافته کام کرنے والے اور نگهباني کرنے والے مطابق اس ایکٹ کے مقرر کیے گئے هین - اور اس غرض کے لئے افسر مذکور کسي جهاز پر کل مناسب وقتون پر جاسکتا هی اور کل ایسے کام کرسکتا هی جو ایکٹ هذا کي غرض کے لئے جهاز کے مناسب ملاحظه کے واسطے ضروري هون - اور افسر مذکور جهاز کے ماسٹر کو یه حکم بھي دیسکتا هی که وه افسر مذکور کو کوئي ایسي اطلاع بهم پهونچاے جسکا بهم پهونچانا اوس غرض کے لئے ماسٹر کے اختیار مین هو اور جس مین کسي ایسے سارٹیفکٹ کا پیش کرنا جو ایکٹ هذا کي رو سے وائیرلس ٹلیگرافي کے قایم کرنیکي نسبت دیا گیا هو اور جهاز پر کام کرنے والون اور نگهباني کرنے والون کے سارٹیفکٹون کا پیش کرنا بھي داخل هی

(۳) اگر انسپکٹر کو یه معلوم هو که کسي جهاز پر وائیرلس ٹلیگرافي کا انتظام نهین هی تو اوسکو لازم هوگا که وه ماسٹر یا مالک کو تحریري نوٹس دے جسکے ذریعه سے کمي کو بتلا دیا جاے اور نیز یه بتلا دیا جاے که اوسکي راے مین اوس کمي کو پورا کرنیکے لیئے کس چیز کي ضرورت هی

(۴) هر نوٹس جو دفعه هذا کی ضمن (۳) کي رو سے دیا جایگا اوسکي اطلاع مقرره طریقه سے کسي ایسے بندرگاه کے چیف کسٹم افسر کو دیجایگي جسمین جهاز پروانه راهداري حاصل کرنیکي غرض سے داخل هونا چاهتا هو - اور افسر مذکور کو لازم هوگا که حکم دیدے که جهاز روک دیا جاے تاوقتیکه اک سارٹیفکٹ دستخطي انسپکٹر وائیرلس ٹلیگرافي بدین مضمون پیش نه کیا جاے که جهاز پر مناسب طریقه سے وائیرلس ٹلیگرافي کا انتظام هی اور اوسپر مطابق ایکٹ هذا کے سارٹیفکٹ یافته کام کرنے والے اور نگهباني کرنے والے موجود هین

دفعه ۵ — اوس تاریخ سے جو ایکٹ هذا کے آغاز نفاذ کے تین مهینه کے بعد واقع هو ایکٹ هذا کے احکام اون جهازون سے جو اون برٹش جهازون کے علاوه هون جنکي رجسٹري برٹش انڈیا مین هوئي هو دوران حالیکه وه جهازات برٹش انڈیا مین کسي بندرگاه کے اندر هون اسیطرح تعلق پذیر هونگے جسطرح وه اون

ایکٹ هذا کا تعلق جهازات سے ماسواے اون برٹش جهازون کے جنکي رجسٹري برٹش انڈیا مین هوئي هو

(۳-3)

دفعه ۶ — (۱) نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختیار هی که اس ایکٹ کي اعراض کے نفاذ کے لئے قواعد وضع فرمائین

قواعد وضع کرنیکا اختیار

(۲) خاصکر کے اور بغیر کمي عمومیت اختیار مذکورہ بالا کے ایسے قواعد امور ذیل کو مقرر کرسکتے هین —

(الف) نوعیت اوس وائیرلس ٹلیگرافی کے آله کی جسکا انتظام هونا چاهیئے اور وہ انتظام جو اوسکے متعلق قایم رکهنا چاهیئے اور تعداد اور درجه اور لیاقت اون سارٹیفکٹ یافته کام کرنے والون اور نگهبانی کرنے والون کي جنکو جهاز پر موجود هونا چاهیئے

مگر شرط یه هی که کسي جهاز کے متعلق یه حکم نهوگا که اوسپر ایک سے زیادہ کام کرنے والا موجود هو تاوقتیکه ایک سے زیادہ کام کرنے والے کے رکهنے کا حکم مرچنٹ شپنگ (کنونشن) ایکٹ سنه ۱۹۱۴ (۴ و ۵ جلوس جارج پنجم - باب ۵۰) کي رو سے ندیا گیا هو

(ب) وہ طریقه جس سے نوٹس مجریه زیر ضمن (۳) دفعه ۴ کي اطلاع چیف کسٹم افسر کو دیجایگي

(۳) وہ قواعد جو دفعه هذا کي روسے وضع کیے جاینگے گزٹ آف انڈیا مین شایع کیے جاینگے اور اوسکے بعد اونکا وهي اثر هوگا که گویا ایکٹ هذا کي رو سے وضع کئے گئے تھے

دفعه ۷ — انسپکٹر وائیرلس ٹلیگرافي جو ایکٹ هذا کي رو سے مقرر کیا جاے اوسکي نسبت سمجها جایگا که وہ مجموعه تعزیرات هند (ایکٹ نمبر ۴۵ سنه ۱۸۶۰) کے منشا کے مطابق ایک سرکاري ملازم هی

انسپکٹر وائیرلس ٹلیگرافي سرکاري ملازم هوگا

دفعه ۸ — کوئي مقدمه یا دوسري قانوني کارروائي کسي شخص کے خلاف اوس کام کے لئے نهین کیجایگي جسکو اوسنے اس ایکٹ کي رو سے کیا هو یا جسکے کرنیکا اوسنے نیک نیتي کے ساتھه اراده کیا هو

ان لوگونکي حفاظت جو ایکٹ هذا کي رو سے کارروائي کرین

ACT No. XLIV OF 1920.

ایکٹ نمبر ۴۴ سنه ۱۹۲۰

[جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۶ ستمبر سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ انکم تکس هند سنه ۱۹۱۸

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ انکم تکس هند سنه ۱۹۱۸ (نمبر ۷ سنه ۱۹۱۸) کي مزید ترمیم کیجاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ —جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ (ترمیم نمبر ۲) انکم تکس هند سنه ۱۹۲۰ رکها جاے

ترمیم دفعه ۸ ایکٹ نمبر ۷ سنه ۱۹۱۸

دفعه ۲ — ایکٹ انکم تکس هند سنه ۱۹۱۸ (نمبر ۷ سنه ۱۹۱۸) (جسکو دفعه مابعد مین ایکٹ مذکور کها جائیگا) کي دفعه ۸ مین ترمیمات ذیل هونگي - یعني :—

بعد الفاظ " مملوکه مکانات " کے لفظ " رهائشي " اضافه کیا جائیگا - اور الفاظ " هندسه " اور دفعه ۹ " حذف کئے جائینگے - اور اوسي دفعه کي عبارت شرطیه مین بجاے لفظ " مکان " کے لفظ " جائداد " قائم کیا جائیگا .

ترمیم دفعه ۹

دفعه ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۹ کي ضمن (۲) کے نقره (۱) سے الفاظ " یا اگر مکان تکس دهنده کا ذاتي هو تو اوسکي صحیح صحیح سالانه قیمت کي " حذف کئے جائینگے - اور اوسي ضمن کے نقره (۵) مین بعد لفظ " مذکوره " کے لفظ " بالا " اضافه کیا جائیگا - اور اوسي ضمن کے نقره (۸) مین بجاے الفاظ " مکان کاروبار کے واسطے " کے الفاظ " مکان کاروبار کے اوس حصه کے واسطے جو کاروبار کي اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا هی " قائم هونگے

SGPP-23-189-LD-10-12-20-510.

ACT No. XLV OF 1920.

ایکٹ نمبر ۴۵ سنه ۱۹۲۰

[جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۷ ستمبر سنه ۱۹۲۰ ع منظور فرمایا)

ایکٹ براے ترمیم مزید ایکٹ پیپر کرنسي هند سنه ۱۹۱۰ ع

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ پیپر کرنسي هند سنه ۱۹۱۰ ع (نمبر ۲ سنه ۱۹۱۰ ع) مین مزید ترمیم کیجاے لهذا احکام ذیل صادر هوے هین :-

مختصر نام اور آغاز نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جائز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ (ترمیم) پیپر کرنسي هند سنه ۱۹۲۰ع رکها جاے

(۲) اسکا نفاذ یکم اکتوبر سنه ۱۹۲۰ ع سے شروع هوگا

ترمیم دفعه ۲ ایکٹ نمبر ۲ سنه ۱۹۱۰

دفعه ۲ — ایکٹ پیپر کرنسي هند سنه ۱۹۱۰ ع (نمبر ۲ سنه ۱۹۱۰) (جسکو دفعات مابعد مین اصل ایکٹ کہا جایگا) کي دفعه ۲ کے فقره (الف) مین بجاے الفاظ " یا پچاس روپیه " کے الفاظ " پچاس روپیه یا سو روپیه " قائم کئے جائینگے

ترمیم دفعه ۳

دفعه ۳ — اصل ایکٹ کی دفعه ۳ مین بجاے الفاظ " محکمه کرنسي " کے الفاظ "کرنسي ڈیپارٹمنٹ " قائم کئے جاینگے

ترمیم دفعه ۴

دفعه ۴ — اصل ایکٹ کی دفعه ۴ مین بجاے الفاظ " هیڈ کمشنر کرنسي " کے الفاظ " کنٹرولر کرنسي (جسکو دفعات مابعد مین صرف کنٹرولر کہا جایگا) " قائم کیے جاینگے

ترمیم دفعه ٦

دفعه ۵ — اصل ایکٹ کي دفعه ٦ مین ترمیمات ذیل هونگي - یعني :-

(الف) ضمن (۱) حذف کر دیجایگي - اور

(ب) ضمن (۲) سے الفاظ " باقي دیگر " خارج کر دئے جاینگے - اور بجاے لفظ " کمشنر " کے الفاظ " ڈپٹي کنٹرولر کرنسي " قائم کیے جاینگے

دفعه جدید بجاے دفعه ۷

دفعه ٦ — اصل ایکٹ کي دفعه ۷ کے عوض دفعه ذیل قائم کیجایگي - یعني :-

ماتحتي افسران

" دفعه ۷ — بنظر حصول اغراض ایکٹ هذا کے —

(الف) جمله ڈپٹي کنٹرولران کرنسي کنٹرولر کے ماتحت هونگے - اور

(۲-2)

(ب) کرنسي ایجنٹ کسي شہر کا اوس حلقه کے ڈپٹي کنٹرولر کرنسي کا جسمین که وه شہر واقع هو ماتحت سمجھا جایگا "

دفعه ۷ — اصل ایکٹ کي دفعات ۹ و ۱۰ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ مین بجاے الفاظ " هیڈ کمشنر " کے جہان جہان وه واقع هون لفظ " کنٹرولر " قائم کیا جایگا

ترمیم دفعات ۹ و ۱۰ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵

دفعه ۸ — (۱) اصل ایکٹ کي دفعات ۹ و ۱۰ مین بجاے لفظ " کمشنران " یا لفظ " کمشنر " کے جہان جہان وه واقع هون الفاظ " ڈپٹي کنٹرولران " یا الفاظ " ڈپٹي کنٹرولر " علي الترتیب قائم کئے جاینگے

ترمیم مزید دفعات ۹ و ۱۰

(۲) اصل ایکٹ کي دفعه ۹ کي ضمن (۱) سے الفاظ " و اجنٹان ماتحت " حذف کئے جاینگے

دفعه ۹ — اصل ایکٹ کي دفعه ۱۱ کے فقره (الف) مین قبل لفظ " انھني " کے الفاظ " چاندي کي " اضافه کئے جاینگے

ترمیم دفعه ۱۱

دفعه ۱۰ — اصل ایکٹ کي دفعه ۱۳ مین ترمیمات ذیل هونگي - یعني :—

ترمیم دفعه ۱۳

(الف) بجاے الفاظ " کنٹرولر جنرل " کے لفظ " کنٹرولر " قائم کیا جایگا - اور

(ب) بجاے عدد " ۷۰۵۳۳۴۴ " کے عدد " ۱۱۰۳۰۰۱۶ " قائم کیا جایگا

دفعه ۱۱ — اصل ایکٹ کي دفعه ۱۹ مین ترمیمات ذیل هونگي - یعني :—

ترمیم دفعه ۱۹

(الف) دفعه کي ابتدا مین الفاظ ذیل اضافه کئے جاینگے - یعني " سواے اوس صورت کے جسکو بعد ازین دفعه ۱۹ (الف) مین بیان کیا گیا هی "

(ب) قبل لفظ " انھني " کے الفاظ " چاندي کي " اضافه کئے جاینگے

(ج) بجاے الفاظ " گورمنٹ هند " کے الفاظ " هندوستان کے محاصل " قائم کئے جاینگے

(د) شرط اول مین بجاے الفاظ " سو روپیه سے کم کے " کے الفاظ " پچاس روپیه یا سو روپیه کے " قائم کئے جاینگے - اور

(ه) بجاے شرط ثاني کے عبارت ذیل قائم کي جایگي :—

" نیز یه که اس دفعه کي شرط اول کے بموجب جو نوٹ غیر رایج قرار دیدئے گئے هون اونکي نسبت سمجھا جایگا که هندوستان کے محاصل کے اعتبار پر جاري هوے تھے اور اگر وه بعد کو خرده کے لئے پیش کئے جائین تو اونکا روپیه اونھي محاصل سے ادا کیا جایگا "

دفعه ۱۲ — (۱) اون کرنسي نوٹون کي قیمت کي ادائي اور بیباقي کے لئے جو پہلے هوے هون ایک سرمایه احتیاطي قائم رکھا جایگا اور کل ایسے نوٹون کي نسبت سمجھا جایگا که وه هندوستان کے محاصل اور سرمایه احتیاطي کے اعتبار پر جاري هوے هین

سرمایه احتیاطي متعلق پیپر کرنسي

(۲) سرمایه احتیاطي دو حصون پر مشتمل هوگا - یعني :—

(3-۳)

(ب) سرمایه احتیاطي به صورت کفالتون کے

(۳) سرمایه احتیاطي به صورت سکون کے اوس مجموعي رقم پر مشتمل هوگا جو ساورن اور نصف ساورن اور روپیه اور چاندي کي اٹھني اور سونے اور چاندي کي صورت مین هوگي جو ایک وقت خاص کے لیئے اوس کام کے واسطے سکریٹري آف اسٹیٹ هند بهادر باجلاس کونسل اور نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے قبضه مین موجود هون

مگر شرط یه هی که کوي تعداد سونے کے سکون کي اور کوي مقدار سونے کي جو یونائیٹیڈ کنگڈم مین سکریٹري آف اسٹیٹ هند بهادر باجلاس کونسل کے قبضه مین موجود هو اور جو اوس حساب سے جسکو ایکٹ هذا مین آگے چلکر بیان کیا گیا هی مالیت مین پانچ کرور روپیه سے زیاده هو اوس سرمایه احتیاطي مین شامل نهین کیجایگي جو به صورت سکون کے هو

(۴) سرمایه احتیاطي به صورت کفالتون کے اون کفالتون پر مشتمل هوگا جو ایک وقت خاص کے لیئے اوس کام کے واسطے سکریٹري آف اسٹیٹ هند بهادر باجلاس کونسل کے قبضه مین موجود هون اور نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے نام سے رکھي گئین هون

مگر شرط یه هی که

(الف) یونائیٹیڈ کنگڈم کي اون کفالتون کے ماسوا جنکي تکمیل کي تاریخ اونکي خریداري کي تاریخ سے ایک سال سے زیاده نهو کوئي کفالت جو سکریٹري آف اسٹیٹ هند بهادر باجلاس کونسل کے قبضه مین موجود هو اوس سرمایه احتیاطي مین شامل نهین کیجایگي جو به صورت کفالتون کے هو - اور

(ب) وه کفالتین جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے نام سے رکھي گئین هون گورمنٹ آف انڈیا کي کفالتین هونگي اور وه مقدار مین بیس کرور روپیه سے زیاده نهونگي - جنمین سے زیاده سے زیاده باره کرور روپیه کي کفالتین ایسي هونگي جنکو گورمنٹ آف انڈیا نے قایم کیا هو اور کنٹرولر کے نام سے جاري کیا هو (ایسي کفالتون کو دفعات مابعد مین قایم کرده کفالتین کها جایگا)

(۵) دفعه هذا کی اغراض کے لیئے اصطلاح " رائج کرنسي نوٹون " سے رقم مجموعي اون کرنسي نوٹون کي مراد هی جو ایک وقت مین پھیلے هوے هون

مگر شرط یه هی که جو کرنسي نوٹ پچاس روپیه کے یا سو روپیه کے چالیس سال کے اندر اور سو روپیه سے زیاده کے سو برس کے اندر من ابتداے تاریخ یکم اپریل بعد تاریخ اجرا اونکے خرده هونیکے لیئے پیش نه کیئے جائین اونکي نسبت سمجھا جایگا که رائج نهین هین

نیز شرط یه هی که کل ایسے نوٹون کي نسبت سمجھا جایگا که وه هندوستان کے محاصل کے اعتبار پر جاري هوے تھے - اور اگر وه خرده کے لیئے پیش کیئے جائین تو اونکا روپیه اونهي محاصل سے ادا کیا جایگا

(۶) سواے اوس صورت کے جسکو بعد ازین دفعه ۱۹ (الف) مین بیان کردیا گیا هی رایج کرنسي نوٹون کي رقم کسي وقت اوس سرمایه احتیاطي کي رقم سے جو سکون کي صورت مین هو مع سرمایه احتیاطي کي اوس رقم کے جو کفالتون کي صورت مین هو زیاده نهوگي

مگر شرط یه هی که نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے لیئے یه جایز نهوگا که کرنسي نوٹون کے اجرا کي هدایت فرمالین اگر اون نوٹون کے اجرا سے یا ان نوٹون کے مقابل ...

(۴-۵)

که رائج نوٹون کي رقم اسقدر بڑھجاے که وہ سرمايۂ احتياطي به صورت سکون کي اوس رقم کے دوگنے سے جو ايک وقت خاص مين موجود هو زياده هوجاے

(۷) به غرض تعين —

(الف) رقم سرمايه احتياطي به صورت سکون کے - سونا به حساب ۱۱٫۳۰۰۱۶ گرين ٹراے خالص سونا في روپيه داخل حساب کيا جايگا اور چاندي روپيه مين به حساب اوس قيمت کے جس قيمت پر وہ خريدي گئي تهي

(ب) رقم سرمايه احتياطي به صورت کفالتون کے خريدي هوئي کفالتين به حساب اوس قيمت کے داخل حساب کيجاليگي جس قيمت پر وہ خريدي گئي تهين اور قايم کي هوئي کفالتين به حساب ايسے نرخ بازار اوسي قسم کي کفالتون کے جو بتاريخ اجرا ان کفالتون کے هو

(۸) اس دفعه کے احکام متذکره بالا نفاذ پذير نهين هونگے تاوقتيکه وہ دن (جسکو دفعات مابعد مين مقرره دن کہا جايگا) نه پهونچ جاے جسکے متعلق نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل هدايت فرماينگے

(۹) رائج کرنسي نوٹون کي رقم کے اوس تعلق کو جو اوسکو سرمايه احتياطي کي رقم کے ساتهه هي دفعه هذا کي ضمن (۱) لغايت ضمن (۷) سے تطبيق دينے کے بعد اور بعد اسکے که سرمايه احتياطي به صورت سکون کے رائج کرنسي نوٹون کي نصف رقم سے کم هو جهان تک جلد بآساني ممکن هوگا نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل مقرره دن مقرر فرماينگے اور بعد ازان اصل ايکٹ اور ايکٹ هذا مين ترميمات ذيل هونگي - يعني :—

(۱) دفعه هذا کي ضمن (۱) لغايت ضمن (۷) اصل ايکٹ کي موجوده دفعه ۱۹ کے عوض مين بطور جديد دفعه ۱۹ کے قايم کيجاينگي

(۲) اصل ايکٹ کي دفعات ۱۴ اور ۲۲ حذف کر ديجاينگي - اور اصل ايکٹ کي دفعه ۲۳ مين بجاے الفاظ " وہ کفالتين جنکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل خريد کرينگے " کے الفاظ " گورمنٹ آف انڈيا کي کفالتين به مد سرمايه احتياطي " قايم کيے جاينگے - اور

(۳) ايکٹ هذا کي دفعه ۱۱ حذف کر ديجاويگي

عارضي احکام

دفعه ۱۳ — تاوقتيکه ايکٹ هذا کي دفعه ۱۲ کے احکام نفاذ پذير نه کئے جائين احکام ذيل نافذ رهينگے ليکن اونکي نسبت سمجها جايگا که مقرره دن سے منسوخ هوگئے - يعني :—

(۱) اصل ايکٹ کي دفعه ۲۲ اسطرح پڑهي جايگي که گويا دفعه مذکور مين بجاے الفاظ " چوده کرور روپيه " کے الفاظ " اٹهارہ کرور روپيه " قايم کئے گئے هين - اور گويا که دفعه مذکور کي عبارت شرطيه حذف کر ديگئي هي

(۲) باوجود کسي مضمون کے جو اصل ايکٹ مين اسکے خلاف درج هو وہ کفالتين جو گورمنٹ آف انڈيا نے قايم کي هون اور بنام کنٹرولر جاري کي هون اصل ايکٹ کي اغراض کے واسطے نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي خريدي هوئي کفالتين سمجهي جاينگي - اور بازاري نرخ ... مذکوره بالا طريقه سے جاري هوئي

(5 - ه)

هون وه نرخ سمجها جايگا جس نرخ پر وه قايم کرده کفالتين خريدي گئي هون — اور جو حوالے ايسي خريدي هوئي کفالتون کي طرف اصل ايکٹ مين کسي مقام پر واقع هون اونمين وه کفالتين بهي داخل سمجهي جايگي جو حسب مذکوره بالا قايم کي گئي هون - اور جو حوالے اوس روپيه کے متعلق هون جو اونکي خريد مين صرف هوا هو يا جو حوالے اونکي قيمت کے متعلق هون اون سے به صورت قايم کرده کفالتون کے اونکا بازاري نرخ سمجهنا چاهئے - اور اصل ايکٹ اسي ترميم کے مطابق پڑها جايگا

(۳) جب تك قيمت اون کفالتون کي جنکو گورمنٹ آف انڈيا نے قايم کيا هو اور بنام کنٹرولر جاري کيا هو اور جو دفعه هذا کي ضمن (۲) کے احکام کے مطابق نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي خريدي هوئي کفالتين سمجهي جاتي هين باره کرور روپيه سے زياده هو کل سود جو سرمايه احتياطي کي کفالتون سے حاصل هوگا وه از ابتداے تاريخ يکم اپريل سنه ۱۹۲۱ ايسي زايد کفالتون کے کم کرنے مين استعمال کيا جايگا - اور صاحب اڈيٹر جنرل کو لازم هوگا که هر سال مذکوره بالا سود کي مقدار کي نسبت ايک سرٹيفکٹ عطا کرين - نيز صاحب موصوف کو لازم هوگا که اسبات کا بهي سرٹيفکٹ عطا کرين که آيا سود مذکور مذکوره بالا طريقه سے استعمال کيا گيا هي يا نهين - ضمن هذا کي اغراض کے لئے وه کفالتين جو مذکوره بالا طريقه سے قايم اور جاري کي گئي هون اونکي نسبت سمجها جايگا که اون پر سود اوسي شرح سے لگايا جايگا جس شرح سے که اوسي قسم کي دوسري کفالتون پر لگايا جاتا هي

دفعه ۱۴ — اصل ايکٹ کي دفعه ۱۹ کے بعد دفعه ذيل اضافه کيجايگي - يعني :—

اضافه دفعه جديد ۱۹ (الف)

" دفعه ۱۹ (الف) — بارجود کسي مضمون کے جو دفعه ۱۹ مين اسکے خلاف درج هو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختيار هي که کنٹرولر کو ايسے بل اف اکسچينج کے مقابله مين جسکي تکميل تاريخ اجراے مذکور سے نوے دن کے اندر هو جاے اور جو ايسي دوسري شرايط کو پورا کرے جسکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل عام يا خاص حکم کے ذريعه سے مقرر فرماوين اسقدر کرنسي نوٹون کے اجرا کا اختيار ديدين که اونکي مجموعي رقم پانچ کرور روپيه سے زياده نهو - وه کرنسي نوٹ جو اسطرح جاري کئے جاينگے اونکے علاوه هونگے جنکے مقابله مين سرمايه احتياطي رکها گيا هو اور اونکي نسبت سمجها جايگا که وه بل آف اکسچينج مذکوره بالا اور هندوستان کے محاصل کے اعتبار پر جاري کئے گئے هين - اور اگر وه خرده کے لئے پيش کئے جائين تو اونکا روپيه محاصل مذکور سے ادا کيا جايگا "

بل آف اکسچينج کے مقابله مين کرنسي نوٹون کے جاري کرنيکا اختيار

دفعه ۱۵ — اصل ايکٹ کي دفعه ۲۱ کے عوض دفعه ذيل قايم کيجايگي - يعني :—

دفعه جديد بجاے دفعه ۲۱

" دفعه ۲۱ — بارجود کسي مضمون کے جو ايکٹ هذا مين اسکے خلاف درج هو سکهجات يا سونا چاندي جو يونائيٹڈ کنگڈم مين سکرٹيري اف اسٹيٹ هند بهادر باجلاس کونسل کے قبضه مين هو يا من جانب معتشم اليه کسي اور شخص کے قبضه مين هو يا جو اعلي حضرت ملك معظم کي سلطنت کے کسي حصه کي گورمنٹ کے اختيار کے اندر بغرض ڈهالنے سکون کے واسطے نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے يا به غرض بهيجے جانے پاس معتشم اليه کے هو - اور سکهجات يا سونا چاندي جو سکرٹيري

سکه جات يا سونا چاندي جو هندوستان مين نهو کب سرمايه احتياطي کا جزو سمجها جايگا

(۱-6)

اف اسٹیٹ ھند بہادر باجلاس کونسل یا اعلی حضرت ملک معظم کی سلطنت کے کسی حصہ کی گورمنٹ کی طرف سے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو بھیجا جا رہا ھو - اور سکہ جات یا سونا چاندی جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی طرف سکریٹری اف اسٹیٹ ھند بہادر باجلاس کونسل کو یا اعلی حضرت ملک معظم کی سلطنت کے کسی حصہ کی گورمنٹ کو بھیجا جا رہا ھو - اونکی نسبت سمجھا جایگا کہ درمیان اوس مدت کے جس مین سکہ جات یا سونا چاندی مذکورہ بالا مذکورہ بالا طریقہ سے قبضہ مین ھون یا دراثناے روانگی ھون اوس سرمایہ احتیاطی کا حزو ھی جسکا ذکر دفعہ ۱۹ مین کیا گیا ھی "

دفعہ ۱٦ — اصل ایکٹ کی دفعہ ۲۸ مین ترمیمات ذیل ھونگی - یعنی :—

ترمیم دفعہ ۲۸

(۱) بجاے الفاظ " محکمہ کرنسی " کے الفاظ "کرنسی ڈیپارٹمنٹ " قایم کئے جاینگے

(۲) فقرہ (ب) مین بعد الفاظ " تحویل مین " کے الفاظ " یا محتشم الیہ کی طرف کسی اور شخص کی تحویل مین " اضافہ کئے جاینگے

(۳) بعد فقرہ (ج) کے فقرہ ذیل اضافہ کیا جایگا :—

" (د) تعداد اون کرنسی نوٹون کی جو دفعہ ۱۹ (الف) کے احکام کی رو سے بمقابلہ بل آف اکسچینج کے جاری کئے گئے ھون " - اور

(۴) بجاے الفاظ " ھیڈ کمشنر " کے لفظ " کنٹرولر " قایم کیا جایگا

دفعہ ۱۷ — اصل ایکٹ کی دفعہ ۲۸ کے بعد دفعہ ذیل اضافہ کیجایگی - یعنی :—

اضافہ دفعہ جدید ۲۸ (الف)

" دفعہ ۲۸ (الف) — باوجود کسی مضمون کے جو کسی قانون مین یا قانون کے کسی قاعدہ مین اسکے خلاف مندرج ھو کوئی شخص بطور استحقاق کے اس بات کا مستحق نہوگا کہ کسی کھوے ھوے یا پھٹے ھوے یا نامکمل کرنسی نوٹ کی قیمت گورمنٹ اف انڈیا سے وصول کرے

حکم متعلق کھوے ھوے اور پھٹے ھوے اور نامکمل نوٹون کے

مگر شرط یہ ھی کہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ھی کہ بذریعہ قاعدہ کے اون حالات اور شرایط اور حدود کو مقرر فرمائین جنکے مطابق مذکورہ بالا نوٹون کی قیمت بطور مہربانی کے واپس ھو سکتی ھی

دفعہ ۱۸ — اصل ایکٹ کی دفعہ ۲۹ کی ضمن (۲) کے فقرہ (د) کے عوض فقرہ ذیل قایم کیا جایگا - یعنی :—

ترمیم دفعہ ۲۹

" (د) مقرر کرنا اون حالات اور شرایط اور حدود کا جنکے مطابق کھوے ھوے اور پھٹے ھوے اور نا مکمل کرنسی نوٹون کی قیمت دفتر اجرا مین واپس ملسکتی ھی "

دفعہ ۱۹ — ایکٹ ھذا کے ذریعہ سے ایکٹ (ترمیم عارضی) پیپر کرنسی ھند سنہ ۱۹۲۰ (نمبر ۲۱ سنہ ۱۹۲۰) منسوخ کیا جاتا ھی

تنسیخ

ACT No. XLVI OF 1920.

ایکٹ نمبر ۴۶ سنہ ۱۹۲۰

[جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ھند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ع منظور فرمایا)

ایکٹ نسبت اس امر کے کہ کچھی میمن لوگ جانشیني اور وراثت کے معاملون مین شرح محمدي کے پابند هوسکین

چونکہ قرین مصلحت هی کہ وہ کچھي میمن لوگ جو ایسي خواهش کرین وہ جانشینی اور وراثت کے معاملون مین شرع محمدي کے پابند هوسکین - لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعہ ۱ — جایز هی کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ کچھی میمن سنہ ۱۹۲۰ رکھا جاے

اعلان کرنیکا اختیار

دفعہ ۲ — کوي کچھی میمن جو —

(الف) سن بلوغ کو پہونچ چکا هو - اور

(ب) برٹش انڈیا مین سکونت رکھتا هو

وہ مقررہ فارم مین اعلان کے ذریعہ سے اور اوسکو مقررہ حاکم کے سامنے پیش کرکے اس بات کا اعلان کر سکتا هی کہ اوسکي یہ خواهش هی کہ وہ اس ایکٹ سے فائدہ حاصل کرے - اور بعد ازان اعلان کرنے والا اور اوسکے کل نابالغ بچے اور اونکي اولاد جانشیني اور وراثت کے معاملون مین شرع محمدي کے پابند هونگے

لوکل گورمنٹون کے اختیارات نسبت قواعد وضع کرنے

دفعہ ۳ — (۱) لوکل گورمنٹ مجاز هی کہ ایسے قواعد وضع کرے جنکي رو سے وہ حاکم مقرر کیا جاے جسکے سامنے اور وہ فارم مقرر کیا جاے جس مین اعلانات زیر ایکٹ هذا کئے جاینگے

(۲) دفعہ هذا کے احکام کي رو سے جو قواعد وضع کئے جاینگے وہ لوکل سرکاری گزٹ مین شایع کئے جاینگے اور بعد ازان اونکا وهي اثر هوگا کہ گویا وہ ایکٹ هذا کے ذریعہ سے نافذ کئے گئے تھے

ACT No. XLVII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۴۷ سنه ۱۹۲۰ع

[جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۹ ستمبر سنه ۱۹۲۰ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض قایم کرنے ایک امپیریل بنک هند کے اور واسطے دیگر اغراض کے

چونکه قرین مصلحت هی که ایک امپیریل بنک هند قایم کیا جاے اور هر ایک پریسیڈنسي کا کاربار مذکورہ بالا قایم کردہ بنک مین منتقل کردیا جاے اور اون بنکون کو بند کردیا جاے اور امپیریل بنک هند کے دستورالعمل اور انتظام کا بندوبست کیا جاے - لهذا احکم ذیل صادر هوتے هین :—

دفعه ۱ — (۱) جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ امپیریل بنک هند سنه ۱۹۲۰ رکھا جاے

مختصر نام اور آغاز نفاذ

(۲) اسکا نفاذ اوس تاریخ سے هوگا جسکو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بذریعه اشتہار گزٹ آف انڈیا کے مقرر فرمادین

دفعه ۲ — تاوقتیکه مضمون یا سیاق عبارت سے کوي بات اسکے خلاف نه پاي جاے اس ایکٹ مین —

تعریفات

(الف) " مقررہ دن " سے وہ دن مراد هی جسکو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اس ایکٹ کے آغاز نفاذ کے لئے مقرر فرمادین

(ب) " بنگال بنک " اور " مدراس بنک " اور " بمبئي بنک " سے علی الترتیب وہ بنک مراد هین جو ایکٹ بنکہاے پریسیڈنسي سنه ۱۸۷۶ (نمبر ۱۱ سنه ۱۸۷۶) کي رو سے قایم کئے گئے تھے

(ج) " ڈیویڈنڈ " مین بونس بھي داخل هی

(د) " جلسهٔ عام " سے بنک کے حصهدارون کا سالانه جلسه مراد هی

(ہ) " مال " مین سونا چاندي اور جنس اشیاے اور تجارت بھي داخل هین

(و) " جلسه مقامي " سے اون حصهدارون کا سالانه جلسه مراد هی جنکے نام کسي برانچ رجسٹر مین درج هون

(ز) " جلسه " مین کسي ملتوي شدہ جلسه کا انعقاد بھي داخل هی

(ح) " مقررہ " سے اون بائي لاز کي رو سے مقرر کیا هوا مراد هی جو تحت ایکٹ هذا وضع کئے گئے هون

(۲ - 2)

(ط) " پریسیڈنسي بنکون " سے بنگال بنک اور مدراس بنک اور بمبٹي بنک جو ایکٹ بنکہاے پریسیڈنسي سنه ۱۸۷۶ (نمبر ۱۱ سنه ۱۸۷۶) کي رو سے قایم کئے گئے تھے مراد هین - اور " پریسیڈنسي بنک " سے منجمله ان بنکون کے کوي ایک بنک مراد هی

(ي) " جلسه مقامي خاص " سے ارن حصه‌دارون کا جنکے نام کسي برانچ رجسٹر مین درج هون کوي ایسا جلسه مراد هی جو کسي ایسے خاص کام کے انجام دینے کے لئے منعقد کیا گیا هو جسکي تصریح نوٹس متعلق انعقاد جلسه مین کردیجاے

(ک) " تجویز مقامي خاص " سے وه تجویز مراد هی جو کوي جلسه مقامي خاص پاس کرے

(ل) " جلسه‌خاص " سے حصه‌دارون کا وه جلسه مراد هی جو کسي ایسے خاص کام کے انجام دینے کے لئے منعقد کیا گیا هو جسکي تصریح نوٹس متعلق انعقاد جلسه مین کردیجاے - اور

(م) " تجویز خاص " سے وه تجویز مراد هی جو کوي جلسه خاص پاس کرے

باب ۱

امپیریل بنک انڈیا کا قیام اور اجتماع

قیام امپیریل بنک

دفعه ۳ — (۱) ایک بنک موسومه امپیریل بنک انڈیا جسکے واسطے اس ایکٹ مین لفظ " بنک " استعمال هوگا بدین غرض قایم کیا جایگا که پریسیڈنسي بنکونکا کاروبار سنبھال لے اور مطابق احکام ایکٹ هذا بینکنگ کا کام چلاے

(۲) هر شخص جسکا نام مقرره دن کے عین قبل کسي پریسیڈنسي بنک کا بطور حصه‌دار یا حصه‌دار اسٹاک کے درج رجسٹر تھا مع ارن دیگر اشخاص کے جو وقتاً فوقتاً ایکٹ هذا کے احکام کي رو سے بنک کے حصه‌دار هو جائین ' جبتک وه بنک کے حصه‌دار رهین ایک جماعت متحده مع حقوق وراثت دائیمي اور زیر ایک عام مهر امپیریل بنک آف انڈیا کے نام سے قایم رهینگے اور اوس نام سے نالش کرینگے اور اوسي نام سے اونپر نالش کیجائیگي

(۳) بپابندي احکام ایکٹ هذا بنک کا سرمایه گیاره کروڑ پچیس لاکھ روپیه هوگا جو پان پانسو روپیه کے حصون مین تقسیم هوگا

(۴) بنک کے حصه‌دارون کي ذمه‌داري اوس رقم تک محدود هوگي جس رقم تک اونکے حصون کي پوري قیمت ادا هوي هو

باب ۲

پریسیڈنسي بنکون کے کاربار کا امپیریل بنک انڈیا کو تفویض هونا

انتقال جایداد اور ذمه‌داري

دفعه ۴ — (۱) بپابندي احکام ایکٹ هذا هر پریسیڈنسي بنک کا کاربار مقرره دن سے لیکر بنک کو تفویض اور حاصل هو جائیگا -

(3 - ۳)

(۲) پریسیڈنسي بنک کے کاربار مین تمام حقوق و اختیارات و سندات و رعایت اور تمام جایداد منقوله و غیر منقوله مع زر نقد و ریزرو فنڈ و لگے هوے روپیه کے اور کل دیگر تعلقات اور حقوق جو اوس بنک کو کسي جایداد مین جو اوسکے قبضے مین عین مقرره دن کے قبل تهي حاصل هون یا اوس سے پیدا هوتے هون اور تمام کتابین اور حسابات اور کاغذات متعلقه شامل هین - نیز بنک کے تمام قرضے و ذمه داریان اور معاهدے جو اوسوقت موجود هون خواه کسي قسم کے هون شامل سمجهے جاینگے

(۳) اگر مقرره دن پر کوئي نالش اپیل یا قانوني کارروائي کسي قسم کي از طرف یا بنام کسي پریسیڈنسي بنک زیر تجویز هو تو پریسیڈنسي بنک کے کاربار کے بنک مین منتقل هو جانیکي وجه سے یا اس ایکٹ کے کسي مضمون کي وجه سے موقوف یا ساقط نهو جائیگي نه کسي طرح اوسمین کچهه نقص آئیگا بلکه وه نالش اپیل یا کارروائي بنک کي طرف سے یا بنک کے نام جیسي که صورت هو جاري ره سکتي هی چلائي جاسکتي هی یا عاید کرائي جاسکتي هی -

(۴) تمام معاهدے اور دستاویزات و بانڈ و اقرارنامے اور دیگر نوشتے جو عین مقرره دن کے قبل موجود اور موثر هون اور جنکا ایک فریق کوئي پریسیڈنسي بنک هو بنک کے خلاف یا اوسکے فایده کے لئے جیسي که صورت هو ویساهي پورا جواز رکهینگے اور موثر هونگے اور ویسے هی پوري طرح سے عاید اور موثر کرائے جاسکتے هین گویا که پریسیڈنسي بنک کے بجاے خود بنک اونکا فریق تها

شرایط انتقال حصص متعلق حصه‌داران پریسیڈنسي بنک

دفعه ۵ — (۱) هر شخص کا نام جو عین مقرره دن کے قبل کسي پریسیڈنسي بنک مین بطور حصه دار کے درج رجسٹر تها ایکٹ هذا کے اون احکام کے مطابق جنکا ذکر آگے کیا گیا هی بنک کے اوتنے هی حصون کے حصه‌دار کي حیثیت سے درج رجسٹر هوگا که جتنے حصه اوسکے نام پر کسي پریسیڈنسي بنک کے رجسٹر مین چڑهے هوے تهے

مگر شرط یه هی که اس دفعه کي اغراض کے لئے دو آدهے حصه جو کسي ایسے شخص کے نام کسي پریسیڈنسي بنک کے رجسٹر مین چڑهے هون وه ایک حصه کے برابر خیال کیے جاینگے اور دو سے کم آدهے حصونکي نسبت ویسا انتظام کیا جایگا جیسا آگے بیان کیا گیا هی

(۲) هر شخص کا نام جو عین مقرره دن کے قبل کسي پریسیڈنسي بنک مین بطور حصه‌دار اسٹاک کے درج تها ایکٹ هذا کے اون احکام کي رو سے جنکا ذکر آگے کیا گیا هی بنک کے ایک حصه کے حصه‌دار کي حیثیت سے بحساب هر پانسو روپیه کے اسٹاک کے جو اوسکے نام پر کسي پریسیڈنسي بنک مین چڑهے هوے تهے درج رجسٹر هوگا اور ادهوري رقوم اسٹاک کي نسبت جو پانسو روپیه سے کم هون ایسا انتظام کیا جایگا جیسا آگے بیان کیا گیا هی

(۳) ادهورے آدهے حصونکے حصه‌دارون کو اور ادهوري رقم کے اسٹاک هولڈرون کو جو پانسو روپیه سے کم هو بنک ایک رسدي سارٹیفکٹ اس امر کا دیگا که حصه‌دار مذکور جیسي که صورت هو ایک پورے ادا شده حصے کے آدهے یا رسدي حصه کا جتني که وه ادهوري رقم یا اسٹاک پانسو سے کم هو حقدار هی

(۴) رسدي سارٹیفکٹ یا بندون کو لازم هوگا که اگر وه هندوستان مین رهتے هون تو تین مهینے کے اندر اور دوسري صورت مین چهه مهینے کے اندر یا تو —

(الف) اپنے رسدي سرٹیفکٹ مع ویسے هي دیگر رسدي سرٹیفکٹون کے جنکي مجموعي مالیت ایک پورے ادا شده حصه کي هو داخل کردین اور اس صورت مین

(۴ - 4)

داخل کنندہ - بحیثیت ایک حصہ دار کے درج رجسٹر ہونیکا مستحق ہو جایگا اور بنک کا ایک نیا پورا ادا شدہ حصہ اوسکو دیا جائگا اور وہ جدید حصص کے الاٹمنٹ کا اوسیطرح مستحق ہوگا گویا کہ وہ ایک پورے ادا شدہ حصہ کا حصہدار تھا - یا

(ب) اگر وہ چاہین تو اپنے رسدي سرٹیفکٹ بنک مین داخل کر دین جس صورت مین بنک مجاز اس امر کا ہوگا کہ اون مکسور حصونکي مالیت کے حصے جو اسطرح وقتاً فوقتاً داخل کئے جائین جس طریقہ پر بنک قرین مصلحت سمجھے فروخت کردے اور مجموعہ خالص زر فروخت جو اسطرح کے ایک یا متعدد فروخت سے حاصل ہو بنک اون سرٹیفکٹ یابندون مین جنکے لئے وہ حصے فروخت کیے گئے تھے متناسب تقسیم کرکے ادا کر دیگا -

(۵) بنک کا ہر حصہ دار جسکا نام اس دفعہ کے احکام کي رو سے درج رجسٹر ہو ہر ایسے حصہ کی بابت جسکا وہ بحیثیت قابض درج رجسٹر ہی خود یا اوسکا موسومہ (بشوطیکہ بنک اوس موسومہ کو منظور کرلے) بنک کے دو حصون کي الاٹمنٹ کا مستحق ہوگا ساتھہ مبلغ ایکسو پچیس روپیہ کے جو بروقت اداي بطور ادا شدہ حصہ کے دیا جا چکا ہو بابت ہر ایسے حصہ کے جو کسي سابق حصہ دار یا اسٹاک ہولڈر کے بنگال یا بمبئي بنک کے ہون بحساب ایکسو پچیس روپیہ في حصہ اور مدراس بنک کے بحساب دوسو پچیس روپیہ في حصہ

(۶) بنک گزٹ آف انڈیا مین اور ہر پرسیڈنسي کے دو روزانہ اخبارون مین نوٹس شایع کریگا اور ہر شخص کو جسکا نام عین قبل مقررہ دن کے کسي پرسیڈنسي بنک کے حصہدارون یا اسٹاک ہولڈرون کے رجسٹر مین درج تھا ایک نوٹس بذریعہ ڈاک بھیجیگا جسمین کیفیت اور شرایط ، جنکا آگے ذکر کیا گیا ہی ، جدید حصص کے الاٹمنٹ کي درج ہوگي نیز رسدي سرٹیفکٹون کے داخل کرنے اور اوس طریقہ اور فارم کي جسمین جدید حصص کے لئے اور رسدي سرٹیفکٹ داخل کرنے کے لئے درخواست کیجایگي

(۷) اگر نوٹس محولہ ضمن (۶) کے گزٹ آف انڈیا مین شایع ہونیکے تین مہینہ کے اندر کسي حصہدار نے جدید حصص کے الاٹمنٹ کے لئے ، جنکا وہ مستحق ہی ، درخواست نہ کي ہو تو بنک کو اختیار ہی کہ پبلک کو ایسے حصون کے خریدنے کے لئے مدعو کرے اور حصص مذکور کسي شخص کو جو اونکے لئے درخواست کرے دیدے مگر شرط یہ ہی کہ بنک ایسے حصہدارون کي صورت مین جنکا پتہ برٹش انڈیا کے باہر ہو یا تو عام طور پر یا کسي خاص صورت مین درخواست کي قبولیت کا زمانہ بڑھا دے لیکن یہ زمانہ کسي صورت مین نوٹس کے گزٹ آف انڈیا مین شایع ہونیکي تاریخ سے چھہ مہینے سے زیادہ نہوگا

موجودہ افسران پرسیڈنسي بنک اور پراویڈنٹ فنڈ کے متعلق

دفعہ ۶ — (۱) بپابندي ایکٹ ہذا ہر افسر اور ملازم جو عین قبل مقررہ دن کے کسي پرسیڈنسی بنک مین کام کرتا تھا مقررہ دن سے لیکر بنک کا افسر یا ملازم ہوجایگا اور اپنا عہدہ یا کام اوسي حقیت کے مطابق اور اونھي قول و قرار اور شرایط پر اور اونھي حقوق اور رعایات دربارہ پنشن اور گریچوایٹي کیساتھہ کریگا جو اسکو پرسیڈنسي بنک مین حاصل ہوتے اگر یہ ایکٹ پاس نہوتا

(۲) کوي شخص جسکو کسي پرسیڈنسي بنک سے کوي پنشن یا دیگر الاونس کہن سالگي یا دردمندي مقررہ دن کو دیا جاے یا ملتا ہو بنک سے اوس پنشن یا الاونس کے پانے اور لینے کا حقدار

(5 - ۵)

هوگا جبتک که وه اون شرایط کا پابند رهے جنپر وه پنشن یا الونس دیا گیا تها - اس سوال کی نسبت اختلاف واقع هونیکی صورت مین که آیا اوس شخص نے شرایط مذکور کی پابندی کی یا نهین نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل فیصله کرینگے

(۳) بمبئی اور مدراس بنک کے ڈایرکٹرون کی جگه' جو ایکٹ هذا کے آغاز پر اپنے اپنے ذیل کے فنڈون کے ٹرسٹی تهے - یعنی

(الف) افسران بمبئی بنک کی پنشن اور گارنٹی فنڈ - اور

(ب) مدراس بنک کی پنشن اور گریچوایٹی فنڈ اور افسران مدراس بنک کے پراویڈنٹ فنڈ اور میرچل گارنٹی فنڈ -

بمبئی اور مدراس بنک کے لوکل بورڈ کے بروقت ممبر اور مقابله کے افسر اونهی فنڈون کے علی الترتیب بطور ٹرسٹیونکے مقرر هونگے اور اگر کوی شک پیدا هو که اون افسرون کے مقابله کے کون افسر هین جو آغاز ایکٹ هذا پر ٹرسٹی تهے تو اس باره مین سنٹرل بورڈ کا فیصله قطعی هوگا

پرسیڈنسی بنکونکا بند هونا

دفعه ۷ — مقرره دن سے لیکر پرسیڈنسی بنگ بند هوجاینگے اور بعد ازان بنکهاے مذکور کے خلاف یا اونکے کسی ڈائیرکٹر یا افسر کے خلاف بحیثیت اوسکے ڈائیرکٹر یا افسر هونیکے کوی شخص کوی دعوی مطالبه یا کاروای نه چلا سکیگا سواے اوس صورت کے جو احکام ایکٹ هذا کے عاید کرانے کے لئے ضروری هو

باب ۳

کاربار بنک

بنک کس قسم کا کاربار کرسکتا هی

دفعه ۸ — بپابندی احکام ایکٹ هذا کاربار جو بنک چلانے اور کرنے کا مجاز هوگا اون متعدد اقسام کے کاربار هونگے جنکی تفصیل ضمیمه اول مین کی گئی هی تحت اون حدود کے جنکا ذکر ضمیمه مذکور مین کیا گیا هی

لنڈن آفس کا کاربار

دفعه ۹ — بارجود کسی مضمون مندرجه ضمیمه اول بنک اپنے لنڈن آفس مین کسی شخص کے لئے کیش کریڈٹ یا کیش اکونٹ نه کهولیگا اور نه اوسکا روپیه ڈپازٹ کریگا اگر وه شخص بنگ کا یا کسی پرسیڈنسی بنک کا یا بنک کی یا پرسیڈنسی بنکون کی کسی برانچ واقع هندوستان یا سیلون کا گذشته تین سال ماقبل سے گاهک نهو یا نه رها هو

بنک سرکاری کاربار کرسکتا هی

دفعه ۱۰ — (۱) یه بهی جایز هوگا که بنک کسی معاهدے کی رو سے جو سکریٹری آف اسٹیٹ بهادر هند باجلاس کونسل سے هوا هو ذیل کے کاربار کرے :—

(الف) گورمنٹ کے ساتهه لین دین کرنا اور از جانب گورمنٹ زر نقد و سونا چاندی غیر مسکوک اور کفالتونکا روپیه دینا وصول کرنا اور باهر بهیجنا

(ب) اور کسی اور کام کا ذمه لینا اور انجام دینا جسکو گورمنٹ وقتاً فوقتاً بنگ کے سپرد کرے -

(۲) هر ایسے معاهدے مین یه شرط هوگی که -

(الف) گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختیار هوگا که وه بنگ کے کسی معامله کی نسبت هدایت کرین جو اونکی راے مین اونکی فنانشل پالیسی یا سرکاری

(۲-6)

زر بقایا پر حقیقتاً اثر ڈالتا ہو اور یہ کہ اگر بنک ہدایت مذکور کا لحاظ نہ کرے تو گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اعلان کرسکتے ہیں کہ معاہدہ مذکور منسوخ کردیا جاے - اور

(ب) یہ کہ نفاذ ایکٹ ہذا کے پانچ سال کے اندر بنک کم از کم ایکسو جدید برانچیں کھولے اور قایم رکھیگا جنمیں سے کم از کم ایک چوتھائی برانچیں اون مقامات میں کھولی جاینگی جیسا گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہدایت کریں -

کاربار کے لئے مکانات کا لینا

دفعہ ۱۱ — آفس اور مکانات کے مہیا کرنیکی غرض سے جہاں اور جنمیں بنک کا کاربار کھولا اور چلایا جایگا اور اوسکے افسرون اور ملازمون کی مناسب جاے رہایش کے لئے بنک امور ذیل کا مجاز ہوگا :—

(الف) جایداد غیر منقولہ میں کوی حق حاصل کرنیکا -

(ب) فروخت کرنے اور خرید کرنے و مکرر فروخت کرنے و تبادلہ کرنے و کرایہ پر دینے و آراستہ کرنے و مرمت کرنے و آگ لگنے یا اور اندیشون کی بابت بیمہ کرانے اور مکانات مذکور کے کل یا کسی حصہ کی نسبت ایسا انتظام کرنیکا جو اوسکی راے میں بنک کے حق میں نہایت مفید سمجھا جاے ؛

دفعہ ۱۲ — بپابندی احکام ایکٹ ہذا بنک مجاز ہے کہ

قیام برانچ و ایجنسی

(الف) جو برانچیں یا ایجنسیان پریسیڈنسی بنکون کی عین قبل مقررہ دن کے موجود ہون اونکو بطور اپنی برانچون یا ایجنسیون کے قایم رکھے اور دیگر برانچیں یا ایجنسیان ایسے مقامات پر کھولے جو اوسکی راے میں بنک کے حق میں مفید ہون - اور

(ب) کوی برانچ یا ایجنسی جو اس دفعہ کی رو سے قایم رکھی یا کھولی جاے اوسکو بند کرے

بنک کو اختیار ہے کہ دوسرے بنکونکا کاربار اپنے ذمہ لے اور اس غرض سے اپنا سرمایہ بڑھاے

دفعہ ۱۳ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری حاصل کرکے بنک کو اختیار ہے کہ کسی ایسی بینکنگ کمپنی کا کاربار جو ہندوستان میں کاربار کرتی ہو اور جسکا سرمایہ حصون پر تقسیم ہو مع اوسکے سرمایہ و جایداد و ذمہ داریون کے خریدنے کی گفتگو کرے اور اوسکو خرید لے اور اوسکی قیمت اسطرح ادا کرے کہ خواہ نقد دیدے یا بنک کے کیپٹل اسٹاک میں کچھہ حصے اضافہ کرلے یا کسیقدر ایک طرح اور کسیقدر دوسری طرح ادا کرے اور (بپابندی احکام ایکٹ ہذا دربارہ اضافہ کرنے کیپٹل اسٹاک کے) بنک مجاز ہے کہ اس اضافہ حصص کے لئے اپنا کیپٹل بڑھا لے اور اس غرض سے اتنے حصے جاری کرے جتنے وہ مناسب سمجھے

(۲) جو کاربار اسطرح خریدا جاے وہ بعد خریداری مطابق احکام ایکٹ ہذا چلایا جایگا

تشریح — اس دفعہ کی اغراض کے لئے لفظ " بینکنگ کمپنی " سے وہ کمپنی مراد ہے جو لین دین کا کام کرنیکی غرض سے قایم ہوی ہو اور جسکی رجسٹری ایکٹ کمپنیہاے ہند سنہ ۱۹۱۳ (نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۳) یا کسی دوسرے قانون نافذالوقت مجریہ برٹش انڈیا متعلق کمپنیون کے بموجب ہوگئی ہو ؛

(7-۷)

باب ۴

حصے

دفعہ ۱۴ — (۱) بنک کے حصے منقولہ جایداد ہونگے

نوعیت حصص

(۲) بنک کا ہر حصہ اپنے خاص نمبر سے پہچانا جایگا

دفعہ ۱۵ — وہ سرٹیفکٹ جسپر بنک کي عام یا سرکاري مہر ثبت ہوگي اور حصص متعلقہ کي تعداد درج ہوگي اس امر کا ثبوت ظاہري ہوگا کہ حصہدار ان احصص پر استحقاق رکھتا ھی جو اوس مین درج ھین

سرٹیفکٹ حصص

دفعہ ۱۶ — بنك ایک یا زیادہ کھاتون مین اپنے حصہدارون کا ایك رجسٹر (جسکو اس ایکٹ مین " خاص رجسٹر " کہا گیا ھی) رکھیگا اور اوس مین امور ذیل جہانتك وہ دستیاب ہو سکین درج کریگا —

خاص رجسٹر

(الف) حصہدارون کا نام پتہ اور پیشہ اگر کوئي ہو اور تفصیل حصص کي جنپر ہر ایك حصہدار قابض ہو - ہر حصہ پر خاص نمبر شناخت ہوگا اور رقم جو ہر حصہدار نے اپنے حصص کي بابت ادا کي ہو درج ہوگي

(ب) وہ تاریخ جسپر ہر شخص بطور حصہدار درج ہوا - اور

(ج) وہ تاریخ جسپر کسي شخص کا نام بطور حصہدار خارج ہوا

دفعہ ۱۷ — (۱) بنک اپنے کلکتہ مدراس اور بمبئي کے لوکل هیڈ آفسون مین برانچ رجسٹر رکھیگا جو خاص رجسٹر کا حصہ سمجھے جاینگے نیز کسي اور لوکل هیڈ آفس مین بھي رجسٹر رکھیگا جو بعد کو اس ایکٹ کي رو سے کھولا جاے

برانچ رجسٹر

(۲) اوس برانچ رجسٹر مین جو کلکتہ مین رکھا جاے ہر ایسے شخص کا نام درج ہوگا جو بنگال بنك مین بطور حصہدار یا حصہدار اسٹاک درج ہونیکي وجہ سے زیر دفعہ ۵ بطور حصہدار بنک درج رجسٹر ہونیکا مستحق ھی اور برانچ رجسٹر مین بھي وھي تفصیلین درج کیجاینگي جنکا خاص رجسٹر کي صورت مین درج ہونا ضروري ھی اور علی ھذالقیاس یہي احکام ان برانچ رجسٹرون کے متعلق ہونگے جو مدراس اور بمبئی بنك مین رکھے جائین

(۳) کوئي حصہدار بنک سے درخواست کرسکتا ھی کہ اوسکا نام کسي ایك برانچ سے دوسري برانچ مین اوسکے کل یا بعض حصون کي بابت جو اوسکے نام چڑھے ہون منتقل کردیا جاے اور بنك ایسی شرایط کے مطابق جو مقرر کردي جائین رجسٹرون مین حسب درخواست ترمیم کردیگا

(۴) بپابندي احکام مندرجہ ضمن (۳) کوئي معاملہ کسي ایسے حصہ کي نسبت جو ایک برانچ رجسٹر مین درج ہوا ہو کسي دوسرے برانچ رجسٹر مین درج نہ کیا جایگا

دفعہ ۱۸ — کوئي نوٹس کسي ٹرسٹ کا خواہ صریحي یا ضمني یا لازمي ہو خاص یا برانچ رجسٹر مین درج نہوگا اور نہ بنک اوسکو قبول کریگا ۔

ٹرسٹ درج رجسٹر نہونگے

(8-۸)

دفعه ۱۹ — بنک خاص رجسٹر اور کسي برانچ رجسٹر کو وقتاً فوقتاً اوتني عرصه کے لئے بند کرسکتا هی جو کسي مسلسل باره مهینون میں تیس دن سے زیاده نهو - رجسٹر بند رکھنے کا اختیار

دفعه ۲۰ — (۱) حصه دارون کا خاص رجسٹر اون مقامات میں رکھا جائیگا جو بنک بذریعه اشتهار گزٹ اف انڈیا مقرر کردے اور ' اگر رجسٹر مذکور احکام ایکٹ هذا کي رو سے بند نہو ' تو کوئي حصه دار اوس رجسٹر کا اور کسی برانچ رجسٹر کا معاینه ساعات کاربار کے اندر مفت کرسکتا هی (مگر تابع کسی معقول پابندي کے جو منجانب بنک عاید هو تاکه معاینه کے لئے کم از کم دو گھنٹه في یوم دیئے جایں) حصه دار خاص رجسٹر کا معاینه کرسکتے هیں؛

(۲) کوئي حصه دار کسي ایسے رجسٹر یا اوسکے کسی حصه کي ایک نقل طلب کرسکتا هی جسکے لئے اوسکو بحساب چھه آنه فی صد الفاظ یا اوسکے مکسور حصه کي بابت جسکي نقل درکار هو پیشگي دینا هوگا

دفعه ۲۱ — (۱) بنک کي طرف سے معاهدے حسب طریقه مفصله ذیل هونگے :—
معاهدے کسطرح هونگے

(الف) کوئي معاهده جو ایسا هو که اگر درمیان پرایویٹ اشخاص کے هو تو قانون کي رو سے تحریري هونا چاهیئے وه از طرف بنک تحریري هوگا اور اوسپر دستخط کسي ایسے شخص کے هونگے جو که بنک کي صریحي یا ضمني اجازت رکھتا هو اور اسي طریقه پر وه بدلا یا فسخ کیا جائیگا -

(ب) کوئي معاهده جو ایسا هو ' که اگر درمیان پرایویٹ اشخاص کے هو تو قانون کي رو سے وه جائز هو گو که زباني هوا هو اور ضبط تحریر میں نه آیا هو وه از طرف بنک کوئي ایسا شخص زباني کرسکتا هی جو که بنک کي صریحي یا ضمني اجازت رکھتا هو اور اسي طریقه پر وه بدلا یا فسخ کیا جائیگا

(۲) اور تمام معاهدے جو اس دفعه کي رو سے کئے جایں جواز قانونی رکھینگے اور بنک اور دیگر اشخاص فریق معاهده اور اونکے قایم مقامان جایز پر اونکي تعمیل فرض هوگي -

دفعه ۲۲ — احکام مندرجه ضمیمه دوم اون معاملات کے بارے میں جنسے اونکو تعلق هو بمنزله ضوابط بنک هونگے ' ضوابط بنک

باب ۵

انتظام

دفعه ۲۳ — بنک کلکته مدراس اور بمبئي میں اپنے لوکل هیڈ آفس کھولیگا نیز گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي منظوري لیکر برٹش انڈیا کے کسي ایسے مقام میں جو بنک مقرر کرے آفس کھول سکتا هی - اور بپابندي احکام ایکٹ هذا دربارہ اوس کاربار کے جو لنڈن میں کیا جائیگا لنڈن میں بھي ایک آفس کھول سکتا هی - بنک کے آفس

دفعه ۲۴ — بنک کے معاملات اور کاربار کي عام نگراني ایک سنٹرل بورڈ آف گورنرز کے (جسکو بعد ازین اس ایکٹ میں سنٹرل بورڈ کہا گیا هی) سپرد هوگي اور وه کل اختیارات عمل میں لا سکتے هیں اور ایسے تمام افعال اور کام سنٹرل بورڈ

(۹ - ۹)

کرسکتے هین جو بنک عمل مین لا سکتا یا کرسکتا هی اور جنکي نسبت اس ایکٹ مین خاص طور پر منجانب بنک جلسه عام مین کرنے کي هدایت یا حکم نهو -

لوکل بورڈ

دفعه ۲۵ — کلکته مدراس اور بمبئي مین لوکل بورڈ قایم کئے جاینگے اور گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي منظوري لیکر سنٹرل بورڈ برٹش انڈیا کے ایسے مقامات مین بهي جنکو وه مقرر کرے قایم کرسکتا هی -

اختیارات لوکل بورڈ

دفعه ۲۶ — بلا کم کرنے اون اختیارات کے جو دفعه ۲۴ کي رو سے حاصل هون لوکل بورڈ کو جو کلکته مدراس اور بمبئي مین قایم هون عام طور پر بنک کا معمولي کاروبار انجام دینے کا اختیار هوگا نیز اون برانچ رجسٹرون کے اندراج کي نسبت ' جو علی الترتیب مقامات مذکوره مین رکھے جاینگے ' معاینه کرنے اور حصص کے منتقل کرنے اور بهیجنے کي اجازت دینے یا دینے سے انکار کرنے اور منتقل الیه کو قبول کرنے یا قبول کرنیسے انکار کرنے اور سرٹیفکٹ حصص دینے کا مجاز هوگا

اول لوکل بورڈ کي ساخت

دفعه ۲۷ — وه اشخاص جو عین مقرره دن کے قبل پریسیڈنسي بنکون کے ڈائرکٹر تھے وهي لوگ علی الترتیب کلکته مدراس اور بمبئي مین بنک کے اول لوکل بورڈ بنینگے اور وه لوگ جو اوس وقت بنکهاے مذکوره بالا کے علی الترتیب پرسیڈنٹ وایس پرسیڈنٹ اور سکریٹري تھے لوکل بورڈون مین علی الترتیب انهي عهدون پر کام کرینگے جبتک وه اپنا عهده احکام ایکٹ هذا کي رو سے خالي نه کردین

سنٹرل بورڈ

سنٹرل بورڈ کي ساخت اور جلسے

دفعه ۲۸ — (۱) سنٹرل بورڈ مین ذیل کے گورنر هونگے - یعني

(الف) پرسیڈنٹ اور وایس پرسیڈنٹ لوکل بورڈ قایم شده زیر ایکٹ هذا

(ب) کنٹرولر کرنسي موجوده یا کوي دوسرا سرکاري افسر جسکو گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل منتخب کردین

(ج) ایسي تعداد اون لوگون کي جو چار سے زیاده نهونگے اور نه سرکاري افسر هون جنکو گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل مقرر کردین - ایسے اشخاص ایک سال تک اپنے عهدون پر مامور رهینگے لیکن اونکا مکرر انتخاب هوسکتا هی

(د) سکریٹریان لوکل بورڈ قایم شده زیر ایکٹ هذا

(ه) اوتنے مینیجنگ گورنر جنکي تعداد دو سے زیاده نهوگي جنکو گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل سنٹرل بورڈ کي سفارش پر غور کرنیکے بعد مقرر کردین ایسے گورنر اوس مدت تک اپنے عهده پر مامور رهینگے جیسا که گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل هدایت کردین - اور

(و) اگر بعد ازین کوي لوکل بورڈ اس ایکٹ کي رو سے قایم هو تو اوسکے گورنرون کي تعداد سنٹرل بورڈ مقرر کریگا

(۲) گورنرون کو ' جنکي تصریح دفعه (۱) کي ضمن (ب) و (د) مین کي گئي هی اور جو زیر ضمن (ه) مقرر هون ' سنٹرل بورڈ کے کل جلسون مین جانیکي اجازت هوگي اور وه کاروواي جلسه مین حصه لے سکتے هین لیکن کسي سوال پر جو ایسے جلسے مین پیدا هو ووٹ دینے کے مجاز نه هونگے

(۱۰ - 10)

دفعه ۲۹ — (۱) جب سنٹرل بورڈ بنک کا کوئي مزید لوکل هیڈ آفس برٹش انڈیا مین قایم کرے تو بنک کے مقامي کاربار کے انتظام کے لئے ایک لوکل بورڈ بنایا جایگا

مزید لوکل بورڈون کي ساخت

(۲) کسي ایسے لوکل بورڈ کے ممبرون کي تعداد تین سے کم نهوگي جیسي که مقرر کردیجاے اور ممبرونکا تقرر حسب طریقه مقرره هوگا

دفعه ۳۰ — (۱) اگر سنٹرل یا لوکل بورڈ کے قایم کرنیمین یا اول گورنرون کے تقرر مین یا سنٹرل بورڈ یا کسي لوکل بورڈ کے پہلے جلسه کے ممبرون کے تقرر مین کوئي مشکل واقع هو تو گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل بذریعه حکم کوئي تقرر یا فعل کرسکتے هین جو اونکو بورڈ کے مناسب طور پر قایم کرنے اور اوسکے پہلے جلسے کے لیئے اول گورنرون اور ممبرون کے تقرر کي نسبت ضروري اور قرین مصلحت معلوم هو

مشکل رفع کرنیکا اختیار

(۲) ایسا کوئي حکم اس ایکٹ کے احکام کي ترمیم اوس حدتک کرسکتا هی جو گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو حکم کے موثر کرانیکے لیئے ضروري اور قرین مصلحت معلوم هو

باب ۶

متفرقه

دفعه ۳۱ — (۱) سنٹرل بورڈ گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي منظوري لیکر اس ایکٹ کے مطابق امور ذیل کي نسبت بایي لاز وضع کرسکتا هی یعني —

سنٹرل بورڈ کو بایي لاز وضع کرنیکا اختیار

(الف) کس تعداد تک خواه بدفعات یا یکمشت کسي شخص یا شراکتي کوٹھي کو قرض دیا جاے یا کتني تعداد کے بل کسي شخص، یا شراکتي کوٹھي کے ڈسکاونٹ کیئے جائین بغدر اوس ضمانت کے جسکا ذکر ضمیمه اول کے حصه اول کے فقره (الف) کي ضمن (۱) لغایت (۴) مین هی - اور کن شرایط پر اور کس تعداد تک کوئي شخص اپنے حساب سے زیاده ضمانت مذکور پر اور بلا ضمانت قرض لیسکتا هی

(ب) کن شرایط پر، فقط جنکے تابع گورنران و ممبران لوکل بورڈ یا افسران بنگ کو یا ایسے گورنرون و ممبرون اور افسرون کے رشته دارون کو یا کمپنیون یا کارخانون یا اشخاص کو که جنکے ساتھه ان گورنران ممبران یا افسران یا رشته داران مذکور کا تعلق بطور شریک ڈایرکٹر یا منیجر یا ملازم یا حصه‌دار کے یا اس کے سوا کسي اور طرح پر هو، قرض دیا جاے بشرطیکه بایي لاز مین مہیا کیا گیا هو که کسي بنک کے افسر کو بغیر اوس لوکل بورڈ کي صریحاً منظوري کے جسکے نیچے وه کام کرتا هو بلا ضمانت کوئي قرض ندیا جاے

(ج) وه مراتب جو شش ماهي فرد واصلباقي مین درج هونا چاهیئے - اور

(د) کوئي معامله جسکے مقرر کرنیکي هدایت اس ایکٹ مین هو -

(۲) سنٹرل بورڈ گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي منظوري لیکر اس ایکٹ کے مطابق کل یا بعض امور ذیل کي نسبت بایي لاز وضع کرسکتا هی - یعني -

(الف) رجسٹر حصه داران اور برانچ رجسٹرون کے رکھنے کے متعلق

(11 - 11)

(ب) تقسیم کاربار درمیان گورنران اور اونکے معاوضہ کے متعلق اگر کچھہ ہو'

(ج) تقسیم کاربار درمیان ممبران لوکل بورڈ اور اونکے معاوضہ کے متعلق اگر کچھہ ہو'

(د) تفویض اختیارات سنٹرل یا لوکل بورڈ اون کمیٹیون کو جن مین گورنر یا ممبر بیٹھین جیسي کہ صورت ہو'

(ہ) کارروائي جلسہ ہاے سنٹرل یا لوکل بورڈ یا اونکي کمیٹي کي'

(و) تقرر اول اور تقرر ممبران لوکل بورڈ قایم شدہ زیر ایکٹ ہذا

(ز) اختیارات لوکل بورڈ قایم شدہ از روے ایکٹ ہذا یا زیر اوسکے

(ح) حدود جنمین اور جنکے بارہ مین ایسے لوکل بورڈ اپنے اختیارات عمل مین لاینگے

(ط) بہیان اور کہاتے جو بنک کے لوکل ہیڈ آفسون مین رہنا چاہیئے

(ي) تجدید سرٹیفکٹ حصص جو بوسیدہ یا ضایع ہوجائین

(ک) قانوني کارروائیون کا اجرا اور عذرداري اور درخواستون پر دستخط کرنیکا طریقہ

(ل) افسران و ملازمان بنک کے لئے پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ کا قایم کرنا اور انتظام کرنا

(م) کل امور جنکے مقرر کرنیکي اجازت اس ایکٹ کي رو سے ہو

(ن) عموماً نسبت اجراے کاربار بنک

پریسیڈنسي بنکوں کي طرف حوالے

دفعہ ۳۲ — (۱) وہ حوالے جو ایکٹ کمپنیہاے ہند سنہ ۱۹۱۳ (نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۳) کي دفعات ۱۸۸ و ۱۸۹ اور ۲۸۹ مین یا کسي اور قانون مین پریسیڈنسي بنکون یا ان مین سے کسي ایک کي طرف ہون بنک کي طرف حوالے سمجھے جاینگے

(۲) جب کسي نوشتہ کي رو سے کسي پریسیڈنسي بنک کے حصون یا اسٹاک کے لگانے یا رکھنے یا اونکي نسبت کسي حق کے استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا ہو تو وہ اختیار استعمال کیا جاسکتا ہی گویا کہ وہ اختیار اوسي نوشتہ کي رو سے حصص کي بابت بنک کو دیا گیا تھا —

(۳) کوئي مختار نامہ جو کسي پریسیڈنسي بنک کے یا پریسیڈنسي بنک اور اوسکے افسرون کے حق مین ہو' جیسي کہ صورت ہو بمنزلہ مختار نامہ بنک کے حق مین یا بنک اور اوسکے افسرون کے حق مین سمجھا جایگا

ترمیم دفعہ ۱۱ (۳) ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۳

دفعہ ۳۳ — ایکٹ کمپنیہاے ہند سنہ ۱۹۱۳ (نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۳) کي دفعہ ۱۱ (۳) مین بعد لفظ " شاہي " کے الفاظ " بنگال بنک " " مدراس بنک " " بمبئي بنک " اضافہ ہونگے

منسوخي

دفعہ ۳۴ — اناکٹمنٹ جنکي تصریح ضمیمہ سوم مین کي گئي ہی منسوخ کیئے جاتے ہین۔

ضمیمہ اول

(دیکھو دفعہ ۸)

حصہ ۱

بنک کون کون کاربار کرسکتا ہی

بنک اوس قسم کے کاربار کرسکتا ہی جنکي تصریح ذیل مین کیجاتي ہی :—

(الف) روپیہ قرض دینا اور کیش کریڈٹ کہولنا اشیاے ذیل کي ضمانت پر۔

(۱) اسٹاک و فنڈ اور کفالتین (سواے جایداد غیر منقولہ کے) جسمین کسي ٹرسٹي کو ٹرسٹ کا روپیہ لگانیکا کسي ایکٹ مجریہ پارلیمنٹ یا ایکٹ

(۱۴ - 14)

حصہ دوم

بنک کون کون کاربار نہین کرسکتا

بنک کسي قسم کا کاربار سوا اوسکے جسکي تصریح حصہ اول مین کردي گئي ھی نہین کرسکتا اور خاصکر —

(۱) کوي قرضہ خواہ یکمشت یا بدفعات —

(الف) چھہ مہینے سے زیادہ مدت کیواسطے - یا

(ب) بنک کے اسٹاک اور حصون کي کفالت پر - یا

(ج) سواے اوس قسم کي جایداد کے جسکي تصریح حصہ اول کے فقرہ (ج) مین کردیگئي ھی جایداد غیر منقولہ کے رھن یا کسي دوسري طرحکي کفالت پر یا دستاویزات حقیت متعلقہ جایداد مذکور پر نہ دیگا ؛

(۲) بنک (سواے اوس قسم کي کفالت پر جسکا ذکر حصہ اول کے فقرہ (الف) نمبر ۱ لغایت ۴ مین ھی) کسي شخص یا شراکتي کوٹھي کے بل ھنڈیان کاڈسکونٹ نہ لیگا جبکہ بل کا روپیہ مجموعاً کسي ایک وقت اوس تعداد سے بڑھکے ھو جو مقرر کردیجاے یا کسي شخص یا شراکتي کوٹھي کو کسیطرح اتنا روپیہ خواہ یکمشت یا بدفعات قرض نہ دیگا جو کل کسي ایک وقت تعداد مقررہ مذکور سے بڑھکے ھو ؛

(۳) نہ بنک کسي شخص یا شراکتي کوٹھي کي کوئي ایسي دستاویز قابل خرید و فروخت خریدیگا یا مٹي کاٹکر اوسکا روپیہ دیگا یا اوسکي ضمانت پر کچھہ روپیہ قرض دیگا یا کیش کریڈٹ کھولیگا کہ جسکي دھانید بلدہ پریسیڈنسي مین ھو یا اوس جگہہ جہان کہ وہ بلحپنڈ کیواسطے پیش کیجاے اور جسپر متعدد ذمہداریان کم سے کم ایسے دو اشخاص یا کوٹھیون کي کہ جنکي شرکت ایک دوسرے کیساتھہ نہو نہ پڑتي ھون -

(۴) نہ بنک کسي شخص یا شراکتي کوٹھي کي کوي ایسي دستاویز قابل خرید و فروخت خریدیگا یا مٹی کاٹ کر اوسکا روپیہ دیگا یا اوس کي ضمانت پر کچھہ روپیہ قرض دیگا یا کیش کریڈٹ کھولیگا جسکے پٹنے مین بتاریخ معاملہ مذکور چھہ مہینے سے زیادہ باقي ھون اور اگر دیکھنے سے فلان مدت کے بعد پٹنے والي ھو تو چھہ مہینہ سے زیادہ مدت کي ھو ؛

مگر اس حصہ کي کسی عبارت سے اس امر کی ممانعت نہین ھی کہ کوي شخص جو بنک کے ساتھہ کھاتہ رکھتا ھو وہ بغیر کفالت اپنے پانے سے زیادہ کي اوتني تعداد تک کي ھنڈي نہ کرے جو مقرر کردیجاے

ضمیمہ دوم

قواعد بنک

(15 - ۱۵)

رجسٹر میں ہوي ہو تو اوسپر بنک کي سرکاري مہر لگيگي) اور اون حصونکي تصريح ہوگي جنکا که وہ حصه‌دار قابض ہو اور يه که کسقدر روپيه ادا ہو گيا - مگر شرط يه ہي که اگر کسي حصه يا حصونکے کئي شخص مشترکه قابض ہون تو بنک ايک سے زياده سرٹيفکٹ دينے کا ذمه‌دار نہوگا اور قابضان ميں سے کسي ايک کو سرٹيفکٹ کا ديا جانا سب کے لئے کافي ہوگا

اختيار بنک متعلق حصص -

دفعه ۲ — بنک کو ہر حصه پر (جو پورا ادا شده حصه نہو) اوسکي کل نقديات کي بابت (خواه وه بر وقت واجب‌الادا ہون يا نہون) جو که طلب کي گئي ہون يا ايک خاص وقت پر واجب‌الادا ہون اختيار حاصل ہوگا - اور بنک کو اون تمام حصون پر بہي جو کسي ايک شخص کے نام چڑہے ہون اختيار ہوگا نسبت کل نقديات کے جو شخص مذکور سے يا اوسکي جايداد سے بنک کو بر وقت واجب‌الادا ہون - بنک کا اختيار (اگر کچہه ہو) اوس حصه کے قابل ادا ڈيويڈنڈ پر بہي ہوگا

فروخت حصص بصورت عدم ادائي

دفعه ۳ — بنک جسطرح مناسب سمجہے ايسے حصونکو جنپر اوسکا اختيار ہو فروخت کرسکتا ہی ليکن جبتک کوي رقم جسکي بابت وه اختيار حاصل ہوا ہو' بر وقت واجب‌الادا نہو حصے فروخت نہين ہوسکتے اور نه جبتک ايک تحريري نوٹس دينے کے بعد چوده دن گذر نه جائين جسکي رو سے اوسکي رقم کي ادائيگي کا مطالبه جسکي بابت اختيار مذکور حاصل ہوا ہو اوس حصه‌دار سے کيا جايگا جو بر وقت حصونکا رجسٹري شده قابض ہو يا اوس شخص سے جو به سبب فوت ہو جانے يا ديواليه ہو جانے کسي حصه‌دار کے اوسکے حصونکا مالک ہو جاے

زر فروخت کسطرح لگايا جايگا

دفعه ۴ — زر فروخت اوس جزو رقم کي ادائي مين لگايا جايگا جسکے بر وقت واجب‌الادا ہونيکي وجه سے اختيار حاصل ہوا ہو اور جو روپيه بچے (تحت ايسے ہي اختيار کے جو اون نقديات کي نسبت جو بروقت واجب‌الادا نہون نيلام کے قبل حصون پر حاصل تہا) وه اوس شخص کے حواله کيا جايگا جو بتاريخ نيلام حصونکا مستحق تہا - خريدار بطور قابض حصص درج رجسٹر کيا جايگا اور يه ديکہنے کا ذمه‌دار نہوگا که زر فروخت کسطرح لگايا گيا اور نه حصونکي نسبت کسي نا جوازي يا بے ضابطگي سے جو کارروائي متعلقه نيلام مين واقع ہو اوسکے حق پر کوي اثر پڑيگا

"کال" (طلب شده رقم)

دفعه ۵ — بنک مجاز ہی که وقتاً فوقتاً حصه‌دارون سے وه روپيه طلب کرے جو اونکے حصونکي بابت باقي ہون - ليکن کوي ' کال ' حصے کي معمولي قيمت کے ايک چوتہائي سے زياده کي نہوگي اور نه گذشته ' کال ' کے دو مہينے سے کم کے اندر واجب‌الادا ہوگي اور ہر حصه‌دار (بشرطيکه اوسکو کم از کم دو مہينے کا نوٹس ملجاے که فلان وقت يا اوقات پر ادائي ہوني چاہيئے) اوس وقت يا اون اوقات پر جنکي تصريح نوٹس مين ہوگي اپنے حصون کي بابت طلب شده رقم بنک کو ادا کريگا -

(۱۶ - 16)

دفعه ۷ — اگر طلب شده رقم کسي حصه کي بابت اوس دن یا قبل اوسکے جو ادایي کے لئے مقرر هوا هو ادا نه کي جاے تو اوس شخص سے جسکو روپیه دینا هی رقم مذکورکي بابت بحساب دس روپیه في صدي في سال سود ' اوس دن سے لیکر جو ادایي کے لئے مقرر هوا هو اوس وقت تک که ادایي في الواقع هو ' لیا جائیگا - لیکن سنٹرل بورڈ کو اس سود کے کل یا جزو کے معاف کردینے کا اختیار هی

' کال ' ا۔ نه کرنے پر سود لیا جائیگا

دفعه ۸ — بنك کے کسي حصه کي دستاویز انتقال پر انتقال کننده اور منتقل الیه دونون کے دستخط هونگے - اور جب تک منتقل الیه کا نام درج رجسٹر نه هوجاے انتقال کننده حصه کا مالک سمجها جائیگا -

تکمیل انتقال

دفعه ۹ — بنك کے کسي حصه کا انتقال ذیل کي فارم یا کسي اور معمولي یا عام فارم مین هوگا جسکو سنٹرل بورڈ منظور کرلے :—

انتقال کي فارم

مین (الف - ب) ساکن ——— مبلغ ——— کے عوض مین جو مجھے (ج - د) ساکن ——— سے وصول هوے (جسکو بعد مین " منتقل الیه مذکور " کہا گیا هی) منتقل الیه مذکور کو امپریل بنك کا حصه (یا حصے) نمبري ——— منتقل کرتا هون منتقل الیه اوسکے وصي و مهتمم و مختار اونہي شرایط کے ساتهه اونپر قابض رهینگے جنپر مین بوقت اونکي تکمیل کے قابض هوا تها اور مین منتقل الیه مذکور شرایط مذکوره بالا پر حصه (یا حصص) مذکور لینے کو راضي هون

دستخط ——— بتاریخ ———

گواهان دستخط وغیره

دفعه ۱۰ — بنك کسي ایسے شخص کے نام جنکو وه تسلیم نه کرتا هو حصون کے انتقال کو جو پورے ادا شده نہون ' درج رجسٹر کرنے سے انکار کرسکتا هی نیز ایسے حصون کے انتقال کو درج رجسٹر کرنیسے انکار کرسکتا هی جسپر بنك کو اختیار حاصل هو بنك مجاز هی که اوني عرصه کے اندر جس مین زیر احکام ایکٹ هذا بنك نے رجسٹر بند کردیئے هون کیسي انتقال کي رجسٹري معطل کردے بنك کسي نوشته انتقال کے تسلیم کرنیسے انکار کرسکتا هی الا جبکه

بنك انتقال حصص سے انکار کرسکتا هی

(الف) اوسکي بابت فیس جو دو روپیه سے زیاده نہوگي بنك کو ادا کیجاے - اور

(ب) نوشته انتقال کیساتهه سرٹیفکٹ حصص متذکره نوشته مذکور منسلک هو اور ایسي دیگر مناسب شهادت جسکو بنك نسبت اثبات استحقاق انتقال کننده کے طلب کرے بنك کے سامنے پیش کي جاے

دفعه ۱۱ — بنك کسي متوفی کے حصه کا جسکا وه تنها قابض تها فقط اوسکے وامیان یا مهتممان هي کو مستحق تسلیم کریگا اوس صورت مین جبکه ایك حصه کے قابض دو یا زیاده اشخاص درج رجسٹر هون تو بنك فقط پس مانده یا والیان یا مهتممان متوفي پس مانده هي کو حصه مذکور کا مستحق تسلیم کریگا

متوفی حصه داران

دفعه ۱۲ — اگر کوي شخص به سبب وفات یا دیوالیه هوجانے کسي حصه دار کے کسي حصه کا مستحق هوجاے ...

(17 - ۱۷)

ديواليه كرسكتا تها ليكن هر دو صورتون مين بنك كو رجسٹري كرنے سے انكار كرنے يا اوسكو معطل ركهنے كا وهي حق حاصل هوگا جو اوسكو متوفى يا ديواليه كے حصه كے انتقال كي بابت اوسكي وفات يا ديواليه هونے سے پيشتر حاصل تها -

متوفى يا ديواليه كے حصه كے متعلق حقوق

دفعه ۱۳ — اگر كوئي شخص به سبب وفات يا ديواليه هوجانے كسي حصه دار كے كسي حصه كا مستحق هوجاے تو وه شخص اوسي ڈويڈنڈ اور ديگر منافع كا مستحق هوگا جسكا وه درج رجسٹر حصه دار هونيكي صورت مين هوتا ليكن قبل اس كے كه اوسكا نام بطور حصددار درج رجسٹر هو وه به تعلق جلسه هاے بنك كسي حق كے جو حصه دارون كو حاصل هين استعمال كرنيكا مجاز نه هوگا -

عدم ادائي طلب شده رقم

دفعه ۱۴ — اگر كوئي حصه دار " كال " يا " كال " كي قسط كا روپيه اوس دن جو ادائي كے واسطے مقرر هوا هو ادا نه كرے تو بنك كو اختيار هى كه اوس عرصے كے اندر كسي وقت جب تلك كه " كال " يا قسط مذكور غير ادا شده رهے حصه دار كو نوٹس دے كه وه رقم واجب الادا مع كسي سود كے جو چڑهگيا هو ادا كرے

نوٹس

دفعه ۱۵ — نوٹس مين ايك اور دن بتلايا جايگا (جو نوٹس كي تاريخ سے ۱۴ دن سے كم نهوگا) جس دنكو يا قبل اوسكے حسب نوٹس روپيه كي ادائي هوني چاهيئے اور يه درج هوگا كه بصورت عدم ادائي وقت مقرره پر يا قبل اوسكے حصے جنكي بابت " كال " كي گئي تهي قابل ضبطي هوجاينگے

ضبطي حصص

دفعه ۱۶ — اگر كسي ايسے متذكره بالا نوٹس كے مطالبه كي تعميل نه كي جاے تو وه حصے جنكي بابت نوٹس ديا گيا تها اوسكے بعد كسي وقت قبل اسكے كه حسب نوٹس روپيه ادا هوجاے اس باره مين سنٹرل بورڈ كے ايك رزوليوشن كي رو سے ضبط كرليئے جاينگے

ضبط شده حصص فروخت كرديئے جاينگے

دفعه ۱۷ — ضبط شده حصے ايسي شرايط اور طريقه پر جو سنٹرل بورڈ مناسب سمجهے فروخت يا كسي اور طرح عليحده كرديئے جاينگے - اور فروخت يا عليحدگي كے قبل كسي وقت ضبطي ايسي شرايط پر منسوخ هوسكتي هى جو سنٹرل بورڈ مناسب سمجهے

حصه داركي ذمهواري بعد ضبطي كے

دفعه ۱۸ — كوئي شخص جسكے حصے ضبط هوجائين ضبط شده حصون كا حصهدار نه رهيگا ليكن باوجود اسكے وه ان حصون كي بابت كل نقديات كا جو تاريخ ضبطي پر بنك كو قابل ادا هوگئي تهين بنك كو دينے كا ذمهوار رهيگا - ليكن اگر اور اوس وقت جبكه بنك كو حصون كي اسمي رقم وصول هوجاے تو حصه دار كي ذمهواري ختم هوجائيگي -

سرمايه بڑهانے يا گهٹانے كا اختيار

دفعه ۱۹ — حصه داران بنك بذريعه رزوليوشن خاص اور بحصول منظوري سابق گورنر جنرل بهادر باجلاس كونسل بنك كا سرمايه بڑها يا گهٹا سكتے هين ،

مگر ايسا كوئي رزوليوشن خاص ، پاس شده نهين سمجها جائيگا تاوقتيكه حصهداران مذكور كے كم ... كے نصف كے قابض هون خود بذات

(۱۸ - 18)

دفعه ۲۰ — جب کوي رزوليوشن خاص نسبت اضافه سرمايه پاس هو تو بپابندي احکام ايکٹ هذا اور بپابندي هدايات خاص (اگر کچهه هون) جو رزوليوشن مذکور کے متعلق کيجائين جسمين رزوليوشن مذکور پاس هوا هو سنٹرل بورڈ امور ذيل کرسکتا هي :—

سرمايه بڑهانيکے رزوليوشن پر کارروائي

(الف) احکام مناسب صادر کرنا نسبت اسکے که چنده به تعلق اضافه سرمايه حصه‌دارون مين کهولا جاے

(ب) حصه دارون کو زر چنده ادا کرنيکي نسبت اوسقدر مهلت دينا جيسا که بورڈ مناسب سمجهے ؛

(ج) يه که کس طريقه پر حصه دار اپنے اپنے حصونکي رقمين جو سرمايه مذکور مين ره دينا چاهين بنک مين داخل کرين - اور

(د) احکام مناسب صادر کرنا نسبت صرف اور تقسيم اوس تعداد سرمايه جديد کے جسکي نسبت حسب مصرحه بالا چنده نه هوا هو ؛

دفعه ۲۱ — درباره ادائيگي "کال" و اختيار و انتقال و ارسال و ضبطي اور کسي اور بارے مين رهي احکام جو اصل سرمايه کے حصون کے متعلق هين نئے حصون سے بهي متعلق هونگے -

حصص جديد

دفعه ۲۲ — جب کوي رزوليوشن خاص نسبت تخفيف سرمايه پاس هو تو (بپابندي مذکوره بالا) سنٹرل بورڈ وه طريقه مقرر کريگا جسکے بموجب تخفيف عمل مين آئيگي

کارروائي مابعد رزوليوشن درباره تخفيف سرمايه

دفعه ۲۳ — (۱) هر سال ماه اگست کے پہلے دوشنبه کو يا جسقدر جلد اوسکے بعد ممکن هو ايک عام جلسه منعقد هوگا ايسے وقت اور ايسے شهر مين جهان بنک کا لوکل هيڈ آفس هو جيسا که سنٹرل بورڈ وقتاً فوقتاً هدايت کرے - جلسے مين سنٹرل بورڈ حصه‌دارون کے سامنے ايک کيفيت متضمن معاملات بنک لغايت ۳۰ جون گذشته کي پيش کريگا مگر ايسا جلسه عام کسي ايک شهر مين جهان بنک کا لوکل هيڈ آفس هو دو دفعه متواتر نهوگا -

جلسه عام سالانه

(۲) اس جلسے کي اطلاع کم سے کم ۱۵ دن پيشتر بدستخط منيجنگ گورنر گزٹ آف انڈيا مين اور کسي اور طريقه پر جيسا سنٹرل بورڈ هدايت کرے شايع هوگي

دفعه ۲۴ — کوي سو يا زياده حصه‌دار جو مجموعاً پانچ لاکهه روپيه کے حصون کے قابض هون يا دي تين گورنر ايک جلسه خاص منعقد کرسکتے هين بعد اس کے که انعقاد و اغراض جلسه مذکور کي اطلاع جسطرح ساتهه دن پيشتر سنٹرل بورڈ کو دیجاے اسيطرح ايک اشتهار عام مشعر اطلاع مذکور گزٹ آف انڈيا مين اور دو انگريزي اور ايک ديسي اخبار مين بهي چهپوا ديا جاے مگر جو جلسه خاص که واسطے اضافه يا تخفيف سرمايه بنک کے منعقد هو اوسکي اطلاع جلسه سے تين مهينے پيشتر حسب طريقه مذکوره بالا دیجاني چاهيئے اور هر حصه‌دار پر تعميل بهي هونا چاهيئے

جلسه هاے خاص

دفعه ۲۵ — (۱) کسي ... جلسه ...

(19 - ۱۹)

(۲) اگر کسي جلسه کا انعقاد ایسے حصه‌دارون کي طرفسے هو جو گورنر نهون اور وقت مقرره سے ایک گهنٹه کے اندر کورم قایم نهوسکے تو جلسه برخاست کردیا جایگا - ورنه کسي دوسري صورت مین وه بقید روز وقت و مقام مذکوره آینده هفته پر ملتوي هو جایگا - اور اگر اس ملتوي شده جلسه مین بهي کورم پورا نهوسکے تو جو حصه‌دار حاضر هون وهي کورم بنینگے

دفعه ۲٦ — (۱) سواے اون صورتون کے جنکا ایکٹ هذا مین ذکر به تعلق رزولیوشن نسبت اضافه یا تخفیف حصص یا نسبت بر طرف کرنے کسي گورنر کے کیا گیا هی - هر معامله انتخاب اور دیگر امر جو کسي جلسه مین پیش هو خواه وه جلسه عام هو یا خاص کثرت راے سے فیصل هوگا

فیصله کثرت راے سے هوگا

(۲) کوي شخص کسي جلسه مین کسي ایسے حصه کي نسبت ووٹ نهین دیسکیگا جسکو اوسنے بذریعه انتقال حاصل کیا هو تاوقتیکه یه انتقال اوس جلسه سے کم سے کم تین مهینے پیشتر مکمل اوردرج رجسٹر نهوچکا هو

(۳) کوي حصه‌دار کسي جلسه مین کسي حصه کي بابت جسکا وه خواه تنها یا کسي کي شرکت مین قابض هو ووٹ نهین دیسکیگا اگر کال (طلبي) کا روپیه خواه تنها اوس سے یا شرکت مین اوسکے ذمه باقي هو

دفعه ۲۷ — سواے صورت متذکره ضمیمه هذا کے چیئرمین جلسه یه امر قطعي فیصل کرسکتا هی که فلان رزولیوشن جلسه مین هاتهه اوٹهانیسے پاس هو گیا اور اس مضمون کي ایک یادداشت ' جو رجسٹر کارروائي مین درج کرائیجاے ' رزولیوشن مذکور کے پاس هو جانیکا ثبوت قطعي هوگي اور ثبوت آرا کي تعداد یا مناسبت کا که رزولیوشن کي موافقت مین کسقدر تهین اور مخالفت مین کسقدر دینا ضرور نهوگا بشرطیکه فوراً هي بعد اصدار تجویز چیئرمین کے ایک " پول " تحریري از طرف دس حصه‌داران حاضر کے جو اوس جلسه مین راے دینے کے مستحق هون طلب نه کیا جاے

صدور تجویز از جانب چیئرمین که فلان رزولیوشن حضرین جلسه کے هاتهه اونهانیسے پاس هوگیا

دفعه ۲۸ — اگر ' پول ' کي درخواست کیجاے تو وه اوس وقت اور اوس مقام پر لیا جایگا جو چیئرمین کي طرفسے مقرر کردیا جاے اور سواے اوس صورت کے جسکا ذکر ایکٹ هذا مین کیا گیا هی اوسمین راے خواه کهلي دیجائیگي یا بذریعه ' بیلٹ ' یعني جسطرح چیئرمین حکم دے - اور ' پول ' کے نتیجه پر اوس رزولیوشن کا پاس هونا موقوف هوگا جسکي نسبت ' پول ' طلب کیا گیا هو '

اگر درخواست کیجاے تو پول لیا جائیگا

دفعه ۲۹ — کارروائي جلسه اور جمله رزولیوشن اور فیصلے جو جلسه سے صادر هون جایز اور بلک پر واجب التعمیل هونگے جهان تک که وه کارروائي اور رزولیوشن اور فیصلے اس ایکٹ کے احکام کے مطابق هون

کارروائي جلسه اور وه رزولیوشن جو جلسون مین پاس هون بلک پر واجب التعمیل هونگے

دفعه ۳۰ — هاتهه اوٹهانے پر هر حصه‌دار جو حاضر هو ایک ووٹ دینیکا مستحق هوگا " پول " لئے جانے پر هر حصه‌دار هرچار حصونکي بابت جنکا وه قابض هو ایک ووٹ دینے کا مستحق هوگا

ووٹ

دفعه ۳۱ — قابضان مشترکه کي صورت مین سینیر قابض کي ووٹ خواه اصالتاً هو یا وکالتاً تسلیم کیجائیگي اور دیگر مشترکه قابضان سے نه لي جایگي - اس غرض کے

(20 - ۲۰)

دفعہ ۳۲ — کوئي حصہ‌دار مجنون يا جسکي نسبت کسي عدالت مجاز سماعت مقدمات مجانين کي طرف سے حکم هو گيا هو هاتهه اوٹهانے يا "پول" لينے کيوقت اپني کميٹي يا ديگر محافظ قانوني کے ذريعہ سے ووٹ ديسکتا هي اور اگر کوئي حصہ‌دار نابالغ هو تو وہ بهي اسيطرح "پول" لينے کے وقت اپنے ولي اور کسي ويسي کميٹي يا محافظ کے ذريعہ ووٹ ديسکتا هی

ووٹ از طرف حصہ‌داران فاترالعقل و نابالغ

دفعہ ۳۳ — کوئي حصہ‌دار کسي عام جلسے مين ووٹ دينيکا مستحق نهوگا جبتلک کہ وہ بنک کے حصون کے متعلق تمام "کال" کا يا ديگر روپيہ جو بروقت واجب‌الادا هو ادا نہ کرے

حصہ‌دار جنکے ذمہ روپیہ باقي هو

دفعہ ۳۴ — "پول" ليا جاے تو ووٹ اصالتاً يا وکالتاً دي جاسکتي هی

"پول"

دفعہ ۳۵ — نوشتہ جسکي رو سے کسي شخص کو ووٹ دينے کے لئے مقرر کيا جاے تحريري هوگا اور اوسپر مقرر کرنے والے يا اوسکے وکيل مجاز کے دستخط هونگے - کوئي شخص عوضي ووٹ دينے کا مجاز نهوگا جب تک وہ بذات خود اوس جلسے مين حاضر هونے اور ووٹ دينے کا مستحق نهو يا جب تک کہ اوسکا تقرر کسي کارپوريشن کي طرف سے جلسہ مذکور مين ووٹ دينے کا نهوا هو

نوشتہ تقرر کي فارم

دفعہ ۳۶ — نوشتہ تقرر مع مختار نامے اور کسي اور سند کے (اگر هو) جسکي رو سے نوشتہ پر دستخط کيا گيا هو يا اوس مختار نامہ يا سند کي نقل جسکي تصديق نوٹري کريگا بنک کے هيڈ آفس مين کم از کم چهيانوے گهنٹہ اوس جلسہ سے پہلے جسمين شخص متذکرہ نوشتہ ووٹ دينا چاهتا هی داخل هونا چاهيئے ورنہ نوشتہ تقرر جايز نہ خيال کيا جاليگا -

نوشتہ تقرر کا داخل کيا جانا

دفعہ ۳۷ — هر سال ايک دفعہ برانچ رجسٹر کے حصہ‌داران کا جلسہ لوکل هيڈ آفس مين جہان برانچ رجسٹر رکها هو منعقد هوگا اس جلسہ کا انعقاد اوس تاريخ کو هوگا جيسا کہ سنٹرل بورڈ هدايت کرے

لوکل سالانہ جلسہ

دفعہ ۳۸ — متذکرہ بالا احکام ضميمہ هذا درباره منعقد کرنے عام اور خاص جلسون اور انکي کارروائي کے ، جہان تک ممکن هوگا ، برانچ رجسٹر کے حصہ‌دارون کے لوکل اور خاص جلسون سے متعلق هونگے -

لوکل جلسے کي کارروائي

مگر احکام مذکور مين جو حوالے حصہ‌دارون کي طرف کئے گئے هين انسے حصہ‌داران برانچ رجسٹر مراد هونگے ۰ اور جو حوالہ گورنرون اور مينيجنگ گورنرون اور گزٹ آف انڈيا کي طرف کيے گئے هين انسے علی‌الترتيب ممبران لوکل بورڈ اور سکريٹريان اور مقامي سرکاري گزٹ مراد هونگے

نيز شرط يہ هی کہ دس يا زيادہ حصہ‌دار جو مجموعاً پچاس هزار روپيہ کے حصونکے مالک هون ايک لوکل جلسہ خاص منعقد کرسکتے هين اور يہ کہ لوکل جلسے کي صورت مين حصہ‌دارون کي وہ تعداد جو "کورم" قايم کريگي اور جو "پول" طلب کريگي علی‌الترتيب بيس اور پانچ هوگي -

دفعہ ۳۹ — (۱) کوئي شخص بطور گورنر يا ممبر لوکل بورڈ مقرر نهوسکيگا اگر وہ بنک کے کم سے

(۲۱ - 21)

لیکن یہ حکم اوس شخص کی صورت مین متعلق نہ ہوگا جو بنک کا کوئی افسر ہو یا جسکا انتخاب یا تقرر گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی طرفسے ہوا ہو

(۲) کوئی شخص بطور گورنر یا ممبر لوکل بورڈ مقرر نہوسکیگا -

اگر وہ ڈائرکٹر یا عارضی ڈائرکٹر یا پروموٹر (بانی) یا ایجنٹ یا منیجر کسی دوسرے جائنٹ اسٹاک بنک کا ہو جو خود یا جسکی کوئی شاخ یا ایجنسی برٹش انڈیا مین ہو یا جسکی نسبت اشتہار دیا جاے کہ وہ یا اوسکی کوئی شاخ یا ایجنسی عنقریب برٹش انڈیا مین کھلنے والی ہی ؛

مگر یہ نا قابلیت اوس شخص سے متعلق نہ ہوگی جو کسی جائنٹ اسٹاک بنک کا ڈائرکٹر ہو لیکن اوسکا انتخاب بطور گورنر کے زیر احکام دفعہ ۲۸ (۱) ضمن ۳ ہو جاے - یا

اگر وہ ایک ایسا تنخواہدار افسر سرکاری ہو جسے ایکٹ ہذا نے یا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے کار ڈائرکٹری انجام دینے کے واسطے خاص طور پر منظور نہ فرمایا ہو ؛

اور گورنر یا لوکل بورڈ کے ممبر کا عہدہ ذیل کی صورتون مین خالی ہوجائیگا :-

اگر عہدہ‌دار اپنے عہدہ سے استعفا دے یا فوت کرے -

اگر وہ بنک کا کوئی دوسرا عہدہ نفع رسان قبول کرے یا رکھتا ہو -

اگر دیوالیہ ہو جاے یا اپنے قرضخواہون سے کوئی نہج کا بندوبست کر لے -

اگر وہ مجنون قرار دیا جاے یا فاترالعقل ہوجاے

اگر چھہ مہینے سے زیادہ عرصہ کے لئے برابر وہ سنٹرل یا لوکل بورڈ سے غیر حاضر رہے - یا اگر وہ اوسقدر حصونکا بذات خود مالک نرہے جنکا قابض ہونا عہدہ کے لئے ضروری ہو

(۳) کوئی ایسے دو شخص جو ایکہی تجارتی کوٹھی کے شریک ہون یا اوسی پرایویٹ فرم کے ڈائرکٹر ہون یا ارنمین سے ایک دوسرے کا یا کسی دوسری تجارتی کوٹھی کا جسکا وہ دوسرا شریک ہو مختار عام ہو یا اوسکا مختارنامہ رکھتا ہو ایک ہی وقت مین بطور ممبران سنٹرل بورڈ یا لوکل بورڈ یا سنٹرل بورڈ اور لوکل بورڈ مقرر ہونیکے قابل نہونگے

برطرفی گورنر

دفعہ ۴۰ — حصہ‌دار ایک رزولیوشن خاص کے ذریعہ سے جو کسی ایسے حصہ‌دارون کی ووٹ سے پاس ہوا ہو جو مجموعاً نصف سرمایہ سے کم کے مالک نہون کسی گورنر کو (سواے اوس گورنر کے جسکا انتخاب یا تقرر گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی طرفسے ہوا ہو) قبل منقضی ہونے اوسکی میعاد خدمت کے برطرف کرسکتے ہین اور کسی دوسرے شخص کو جو ہر طرح اوسکا کام انجام دینے کے قابل ہو اوسکی جگہہ مقرر کرسکتے ہین ؛

برطرفی ممبر لوکل بورڈ

دفعہ ۴۱ — برانچ رجسٹر کے حصہ‌دار ایک رزولیوشن خاص کے ذریعہ سے جو کسی ایسے حصہ‌دارون کی ووٹ سے پاس ہوا ہو جو مجموعاً نصف سرمایہ مندرجہ برانچ رجسٹر سے کم کے قابض نہون لوکل بورڈ کے کسی ممبر کو قبل منقضی ہونے اوسکی میعاد خدمت کے برطرف کرسکتے ہین اور کسی دوسرے شخص کو جو ہر طرح اوسکا کام انجام دینے کے قابل ہو اوسکی جگہہ مقرر کرسکتے ہین ؛

جلسہ ہاے سنٹرل بورڈ

دفعہ ۴۲ — (۱) منیجنگ گورنر سنٹرل بورڈ کے جلسہ کم سے کم تین مہینہ مین ایک دفعہ منعقد کریگا اور سال مین کم از کم ایک دفعہ ہر لوکل ہیڈ آفس مقررہ ایکٹ ہذا مین منعقد ہوگا

(22 - ۲۲)

(۳) سنٹرل بورڈ کے هر جلسے مین جو گورنر حاضر هون اپنے مین سے ایک شخص کو جلسه کا چیئرمین بنائینگے اور یه چیئرمین ' اگر ووٹ دینے کا مجاز هو ' ایک راے زاید یا قطعي دیسکیگا اگر دونون جانب کي رائین برابر هون

زمانه عهده اور تعداد ممبران لوکل بورڈ

دفعه ۴۳ — (۱) آغاز ایکٹ هذا کے بعد پہلے عام لوکل جلسے مین اور اوسکے بعد سالانه عام لوکل جلسے مین وہ دو ممبر جو سب سے زیادہ عرصه تلک بطور ممبر مقرر رہے هون اپنے عهده سے سبکدوش کئے جاینگے - جو عهدے اسطرحپر خالي هو جائین وہ عام یا خاص لوکل جلسے مین بذریعه انتخاب پر کیے جاینگے

(۲) جو ممبر اسطرحپر برطرف هو وہ دوبارہ منتخب هوسکتا هی اور اگر کئي ممبر ایک هي عرصه تلک مقرر رہے هون اور سوال پیدا هو که اونمین سے کون برطرف کیا جاے تو اسکا تصفیه لوکل بورڈ کیطرف سے بذریعه بیلٹ هوگا

(۳) بپابندي کسي دفعه کے جو مقرر کیے جائین کسي لوکل بورڈ کے ممبرونکي تعداد بذریعه خاص لوکل رزولیوشن کے کم و بیش کیجاسکتي هی '

(۴) اجراے کاربار کے لئے لوکل بورڈ کے ممبرون مین سے تین ممبر " کورم " قایم کرسکتے هین

(۵) پریسیڈنٹ یا وایس پریسیڈنٹ یا اونکي غیر حاضري مین بورڈ کا سینیر ممبر لوکل بورڈ کے جلسے جب کبهي وہ مناسب سمجهے منعقد کرسکتا هی

پریسیڈنٹ وایس پریسیڈنٹ اور چیئرمین

دفعه ۴۴ — (۱) لوکل بورڈ هر سال اپنے پہلے جلسے مین ایک پریسیڈنٹ اور ایک وایس پریسیڈنٹ اپنے ممبرون مین سے منتخب کریگا اور جب کبهي پریسیڈنٹ یا وایس پریسیڈنٹ کا عهده خالي هو جاے تو اوسکي جگهه کسي شخص کو بقیه سال دوران کیواسطے اپنے عین بعد کے جلسه مین منتخب کریگا - مگر کوي شخص دو مرتبه متواتر پریسیڈنٹ یا وایس پریسیڈنٹ نه بنایا جایگا

(۲) پریسیڈنٹ ' یا اگر وہ غیر حاضر هو تو وایس پریسیڈنٹ ' لوکل بورڈ کے تمام جلسون کا چیئرمین هوگا نیز تمام عام یا خاص لوکل جلسون کا :—

مگر شرط یه هی که اگر پریسیڈنٹ اور وایس پریسیڈنٹ دونون کسي جلسه سے غیر حاضر هون تو وہ اشخاص جو حاضر هون اپنے مین سے ایک شخص کو چیئرمین بنالینگے -

جگهون کا خالي هونا

دفعه ۴۵ — (۱) اگر کسي لوکل بورڈ مین کوي جگهه به بسبب وفات یا استعفا یا ناقابلیت کسي ممبر کے خالي هو جاے تو باقي مانده ممبر اپني اتفاقي راے سے کسي قابل شخص کو اوس جگهه پر مقرر کرلینگے

(۲) جو شخص اسطرح مقرر کیا جاے وہ اوس تاریخ سے مقرر سمجها جایگا که جب وہ ممبر جسکي جگهه وہ مقرر هوا هو منتخب هوا تها ' اور اگر ممبر مذکور اس دفعه کي رو سے مقرر هوا هو تو وہ شخص اوس تاریخ سے مقرر سمجها جایگا که جب شخص ماتقدم منتخب هوا تها جیسي که صورت هو -

دفعه ۴۶ — سنٹرل بورڈ یا کسي لوکل بورڈ کا کوي فعل یا کارروائي فقط اوسکے گورنرون یا

بورڈ کي کارروائي ...

ممبران بورڈ کے افعال جایز سمجھے جاینگے گو که بعد کو کوي ناقابليت دريافت هو

دفعه ۴۷ — تمام افعال جو کوي شخص به نيت نيک بحيثيت گورنر يا ممبر لوکل بورڈ کرے اوسيطرح جايز هونگے گويا که وه سنٹرل يا لوکل بورڈ کا ، جيسي که صورت هو ، ممبر تها گو که بعد کو يه معلوم هو که اوسکے تقرر يا قابليت مين کوي نقص تها

ممبران لوکل بورڈ کے نقصان کي تلافي

دفعه ۴۸ — (۱) بنک هر گورنر اور هر ممبر لوکل بورڈ کو وه تمام نقصانات اور اخراجات بهر ديگا جو اوسکو اپنے فرايض منصبي کي انجام دهي مين يا اوسکے متعلق دينا پڑے هون سواے اونکے جو خود اوسکے فعل يا ترک فعل بالاراده سے واقع هوے هون ،

(۲) کوي گورنر يا کوي ممبر لوکل بورڈ کسي دوسرے گورنر يا ممبر يا بنک کے کسي افسر يا ملازم کا ذمه‌دار نهوگا نه کسي ايسے نقصان يا خرچه کي بابت جو بنک کا هو جاے يا بنک کو دينا پڑے ذمه‌دار هوگا جو که به سبب کمي ماليت يا نقص استحقاق کسي ايسي جايداد يا کفالت کے جو بنک نے يا بنک کے واسطے حاصل کي گئي هو ، يا به سبب ديواليه قرار پانے يا ديواله نکالنے يا کسي فعل ناجايز کسي ايسے شخص کے جو که بنک سے لين دين رکهتا هو يا بنک کا قرضدار هو - يا به سبب کسي امر کے جو گورنر يا ممبر مذکور کے فرايض منصبي کي انجام دهي مين يا به تعلق اوسکے کيا جاے يا کسي اور طرح سواے اس کے که خود اوسي کے فعل يا ترک فعل بالاراده سے واقع هو

مهر عام

دفعه ۴۹ — (۱) بنک کي مهر عام کسي دستاويز پر ثبت نکيجائيگي تاوقتيکه کم سے کم تين ڈائرکٹر بشمول منيجنگ گورنر موجود نهون جو اپنے نام کے دستخط اوس دستاويز پر به ثبوت اپني موجودگي کے کرينگے اور يه دستخط علاوه اوس دستخط کے هونگے جو کوي شخص بطور گواه اوس دستاويز پر کرے - تاوقتيکه دستخط حسب طريقه مذکوره بالا نه کئے جاين دستاويز جايز نه سمجهي جاليگي -

(۲) کلکته ، مدراس ، و بمبئي کے لوکل بورڈون اور نيز کسي اور لوکل بورڈ کے واسطے جو اس ايکٹ کي رو سے قايم هو بنک سرکاري مهران بنائيگا جو عام مهر کي هم شکل هونگي مع اس اضافه کے که ازير اوس لوکل بورڈ کا نام هوگا جهان وه استعمال کيجاينگي -

(۳) سرکاري مهر اون سرٹيفکٹون پر ثبت کيجاليگي جو کسي حصص مندرجه براانچ رجسٹر کي بابت ، جو وهان رکهے جاينگے ، جاري کيے جاين اور مهر مذکور ديگر اغراض کيلئے بهي استعمال کي جاسکتي هی جو مقرر هو جاين -

(۴) کوي دستاويز جسپر سرکاري مهر ثبت کيجاے بنک کو اوسي طرح پابند کريگي گويا که اوسپر بنک کي عام مهر لگي تهي -

(۵) سرکاري مهر کسي دستاويز پر ثبت نه کيجاليگي تاوقتيکه لوکل بورڈ کے کم سے کم دو ممبر موجود نهون جو اپنے نام کے دستخط اوس دستاويز پر به ثبوت اپني موجودگي کرينگے اور يه دستخط علاوه اوس دستخط کے هونگے جو کوي شخص بطور گواه اوس دستاويز پر کرے - تاوقتيکه دستخط حسب طريقه مذکوره بالا نه کئے جاين دستاويز جايز نه سمجهي جاليگي

دفعه ۵۰ — سنٹرل بورڈ اور بپابندي احکام ايکٹ هذا لوکل بورڈونکو امور ذيل کي نسبت اختيار حاصل هی :—

افسرونکا تقرر ، تنخواه ،

(۲۴ - 24)

(ب) اونکي تنخواهين پنشن اور ديگر رقوم منفعت طے کرنا - اور

(ج) اونکو معطل يا موقوف کرنا ‘

بنك کے کهاتون اور رسيدون اور دستاويزون پر کسکے دستخط هونگے

دفعه ۵۱ — منيجنگ گورنر سکريٹري اور ايسے دوسرے افسران بنك که جنکي نسبت سنٹرل بورڈ گزٹ آف انڈيا مين اشتهار دے اس دفعه کے رو سے منفرداً مختار کيے جاتے هين که پراميسري نوٹ و رسيدات اسٹاک و اسٹاک ڈبنچر و حصص و کفالجات و دستاويزات حقيت مال پر جو بنک کے نام سے هون يا بنك جنکا قابض هو از جانب بنك تحرير ظهري لکهين اور اونکو منتقل کرين اور بل آف اکسچينج اور ’ پوسٹ بل ‘ اور لٹر آف کريڈٹ ‘ (سفارشي چهٹي) بنک کے معمولي اور جايز کاربار مين تحرير کرين اور سکارين اور اونکا بيچا لکهين اور تمام ديگر حسابات و رسيدات و دستاويزات پر جو که کاربار بنک سے متعلق هون دستخط کرين ‘

افسران بنك کو دوسرا کاربار کرنيکي ممانعت

دفعه ۵۲ — کوي منيجنگ گورنر يا سکريٹري يا انسپکٹر يا منيجر يا اکونٹنٹ جو بنك کي ملازمت مين هو اور بغير اجازت ماقبل بورڈ کے کوي خزانچي يا کيشير يا صراف جو بنک مين ملازم هو اور کوي اجنٹ جو بنک کي کسي برانچ يا اجنسي مين ملازم هو کوي دوسرا لين دين کا کام يا تجارتي کاربار نه کرسکيگا علم اس سے که خود اپنا هو يا بحيثيت اجنٹ کسي دوسرے شخص يا اشخاص کے هو - اور نه سرکاري کاغذ يا دوسري کفالتونکي خريد و فروخت کي دلالي يا اجنٹي کرسکيگا ‘

افسرون سے ضمانت

دفعه ۵۳ — هر شخص جو عهده هاے مذکوره بالا مين سے کسي ايك يا زياده عهدون پر خواه مستقل طور پر يا عارضي طور پر کام کرنيکے لئے مقرر کيا جاے اور کوي دوسرا افسر که جس سے سنٹرل بورڈ ضمانت لينا مناسب خيال کرے سنٹرل بورڈ کے پاس اوسقدر زر ضمانت اور اوس طريقه پر داخل کريگا جيسا که وه مناسب خيال کرين نسبت اسکے که وه اپنا فرض منصبي ايمانداري سے اور حسب اطمينان سنٹرل بورڈ کے انجام ديگا جو ضمانت اوس شخص کو دينا هوگي جو عهده سکريٹري پر خواه بطور مستقل يا چند روزه کام کرے وه پچاس هزار روپيه سے کم نهوگي ‘

حساب سال مين دو بار هوگا

دفعه ۵۴ — (۱) سنٹرل بورڈ بنک کا حساب سال مين دو مرتبه يعني ۳۱ دسمبر اور ۳۰ جون کو مرتب کرائيگا ‘

(۲) ايك فرد واصلباقي جو هر تاريخ مذکور کو تيار هو اور جسپر گورنرونکي تعداد غالب کے دستخط هون فوراً گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو ارسال کيجائيگي ‘

(۳) (جب تک کوي ايسا انتظام متذکره دفعه ۱۰ جو صاحب سکريٹري آف اسٹيٹ هند کے ساتهه جاري رهے) گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل سنٹرل بورڈ سے کوي امر نسبت معاملات بنك کے دريافت کرسکتے هين اور کوئي دستاويز متعلق بنک طلب کرسکتے هين اور بنک کو حکم فرماسکتے هين که وه اپني جايداد اور ذمهداارون کے نقشے ايسے اوقات اور نمونه اور طريقه پر جو محتشم اليه مناسب تصور فرمائين مشتهر کيا کرے ‘

منافع کي تقسيم ششماهي ششماهي هوگي

دفعه ۵۵ — (۱) جو منافع بنك کو کسي گذشته ششماهي مين هوا هو اوسکا حساب بتاريخ ۳۱ دسمبر و ۳۰ جون يا جسقدر جلد اوسکے بعد ممکن هو کيا جائيگا — اور

(25 - ۲۵)

(۲) کسي غير ادا شدہ ڈيويڈنڈ کا سود بنک پر واجب نہين ہوگا ؛

دفعہ ۵۶ — قبل شايع کرنے ڈيويڈنڈ کے سنٹرل بورڈ بنک کے منافع مين سے ايک ايسي رقم جو وہ مناسب خيال کرے بطور رزروفنڈ (سرمايہ احتياطي) عليحدہ کرکے اوس کا وسقدر حصہ جسکو سنٹرل بورڈ مناسب خيال کرے اخراجات اتفاقي مين يا ڈيويڈنڈ برابر کرنيکے واسطے يا بنک کے کسي دوسرے کامون مين جنمين بنک کے منافع کا روپيہ لگانا مناسب ہو صرف کرسکتا ہی اور اسي طرح اگر مناسب سمجھے ؛ جبکہ ايسا صرف زير تجويز ہو ؛ رزروفنڈ کا روپيہ بنک کے کاربار مين يا اون کفالتونکي خريد مين لگاسکتا ہی جنکا ذکر ضميمہ اول کے حصہ ۱ فقرہ (الف) کی ضمن (۱) سے (۳) مين کيا گيا ہی

رزروفنڈ يعني سرمايہ احتياطي

دفعہ ۵۷ — اگر کسي حصہ کے کئي قابض ہون تو حصہ مذکور کي نسبت جو ڈيويڈنڈ ديا جاے اونمين سے کوي شخص اوسکي موثر رسيد ديسکتا ہی

قابضان مشترکہ

دفعہ ۵۸ — (۱) جلسہ عام سالانہ مين تين آڈيٹر حساب جانچنے والے منتخب ہونگے اور ازنکي تنخواہ مقرر کيجاليگي - حصہدار بطور آڈيٹر منتخب ہوسکتے مين ليکن کوئي گورنر يا ممبر لوکل بورڈ يا ديگر افسر بنک درانحاليکہ اپنے منصب کے آڈيٹر نہين ہوسکتا آڈيٹر اپنا منصب چھوڑنے پر پھر آڈيٹر مقرر ہوسکتے ہين ؛

آڈيٹرونکا انتخاب

(۲) بنک کے اول آڈيٹر منجانب سنٹرل بورڈ قبل سالانہ جلسہ عام کے مقرر ہونگے اور اگر اس طرح منتخب کيئے جائين تو اپنے اپنے انتخاب کے بعد سے پہلے جلسہ عام تک آڈيٹري کا کام کرتے رہينگے ؛

ليکن اگر کسي آڈيٹر کي جگہہ جو اسدفعہ کی رو سے منتخب ہوا ہو اتفاقي طور پر خالي ہوجاے تو اوسکي خانہ پري کيواسطے ايک جلسہ خاص طلب کيا جائيگا ؛

دفعہ ۵۹ — باوصف مضمون احکام متذکرہ بالا گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بنک کے حساب کا معاينہ کرنے اور اسپر رپورٹ کرنيکے ليئے ايسے آڈيٹر مقرر کرسکتے ہين جو اونکو مناسب معلوم ہون

سرکاري آڈيٹر

دفعہ ۶۰ — (۱) ہر آڈيٹر کو فرد واصلباقي ششماہي کی ايک نقل مليگي اور اوسکا فرض ہی کہ حسابات اور واوچرون (رسيدات وغيرہ) کيساتھہ اوسکو جانچلے - نيز ايک فہرست بنک کے جملہ رجسٹرون کي اوسکے حوالے کيجائيگي اور وہ ہر وقت مناسب مين بنک کے رجسٹر اور حسابات اور دوسري دستاويزات کا معاينہ کرسکيگا - اور بنک کے صرف سے ؛ اگر بنک نے اوسکو مقرر کيا ہو ؛ اور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے صرف سے ؛ اگر صاحب ممدوح الیہ نے اوسکو مقرر کيا ہو اکونٹنٹ اور ديگر اشخاص تفتيش حساب مين مدد دينيکے واسطے مقرر کرسکيگا - اور بہ تعلق حسابات مذکور کسي گورنر يا ممبر لوکل بورڈ يا ديگر افسر بنک کا بيان لے سکيگا ؛

آڈيٹرونکے حقوق و فرائض

(۲) آڈيٹر حصہ داروںکے پاس يا گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے پاس جيسي کہ صورت ہو اپني رپورٹ نسبت فرد واصلباقي سالانہ اور حسابات کے ارسال کرينگے جسمين وہ لکھينگے کہ آيا اونکي راے مين فرد مذکور مکمل اور صحيح ہی يعنے وہ کل مراتب جو درج ہونا چاہيئے اوسمين درج ہين اور آيا وہ ايسي عمدگي کيساتھہ تيار ہوئي ہی کہ اوس سے بنک کے معاملات کا ايک صحيح و درست حال واضح ہوتا ہی اور اگر اونہون نے سنٹرل بورڈ سے کوئي کيفيت طلب کي ہو يا کوئي بات دريافت

(۲۴ - 24)

(ب) اونکي تنخواهین پنشن اور دیگر رقوم منفعت طے کرنا - اور

(ج) اونکو معطل یا موقوف کرنا ٭

دفعه ۵۱ — منیجنگ گورنر سکریٹري اور ایسے دوسرے افسران بنک که جنکي نسبت سنٹرل بورڈ گزٹ آف انڈیا مین اشتهار دے اس دفعه کے رو سے منفرداً مختار کیے جاتے هین که پرامیسري نوٹ و رسیدات اسٹاک و اسٹاک ڈبنچر و حصص و کفالتجات و دستاویزات حقیت مال پر جو بنک کے نام سے هون یا بنک جنکا قابض هو از جانب بنک تحریر ظهري لکهین اور انکو منتقل کرین اور بل آف اکسچینج اور ' پوسٹ بل ' اور لٹر آف کریڈٹ ' (سفارشي چهٹي) بنک کے معمولي اور جایز کاروبار مین تحریر کرین اور سکارین اور انکا بیچا لکهین اور تمام دیگر حسابات و رسیدات و دستاریزات پر جو که کاروبار بنک سے متعلق هون دستخط کرین ٭

بنک کے کهاتون اور رسیدون اور دستاویزون پر کسکے دستخط هونگے

دفعه ۵۲ — کوئي منیجنگ گورنر یا سکریٹري یا انسپکٹر یا منیجر یا اکونٹنٹ جو بنک کي ملازمت مین هو اور بغیر اجازت ماقبل بورڈ کے کوئي خزانچي یا کیشیر یا صراف جو بنک مین ملازم هو اور کوئي اجنٹ جو بنک کي کسي برانچ یا اجنسي مین ملازم هو کوئي دوسرا لین دین کا کام یا تجارتي کاروبار نه کرسکیگا علم اس سے که خود اپنا هو یا بحیثیت اجنٹ کسي دوسرے شخص یا اشخاص کے هو - اور نه سرکاري کاغذ یا دوسري کفالتونکي خرید و فروخت کي دلالي یا اجنٹي کرسکیگا ٭

افسران بنک کو دوسرا کاروبار کرنیکي ممانعت

دفعه ۵۳ — هر شخص جو عهده هاے مذکوره بالا مین سے کسي ایک یا زیاده عهدون پر خواه مستقل طور پر یا عارضي طور پر کام کرنیکے لئے مقرر کیا جاے اور کوئي دوسرا افسر که جس سے سنٹرل بورڈ ضمانت لینا مناسب خیال کرے سنٹرل بورڈ کے پاس اوسقدر زر ضمانت اور اوس طریقه پر داخل کریگا جیسا که وه مناسب خیال کرین نسبت اسکے که وه اپنا فرض منصبي ایمانداري سے اور حسب اطمینان سنٹرل بورڈ کے انجام دیگا جو ضمانت اوس شخص کو دینا هوگي جو عهده سکریٹري پر خواه بطور مستقل یا چند روزه کام کرے وه پچاس هزار روپیه سے کم نهوگي ٭

افسرون سے ضمانت

دفعه ۵۴ — (۱) سنٹرل بورڈ بنک کا حساب سال مین دو مرتبه یعني ۳۱ دسمبر اور ۳۰ جون کو مرتب کرائیگا ٭

حساب سال مین دو بار هوگا

(۲) ایک فرد واصلباقي جو هر تاریخ مذکور کو تیار هو اور جسپر گورنرونکي تعداد غالب کے دستخط هون فوراً گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو ارسال کیجائیگي ٭

(۳) (جب تک کوئي ایسا انتظام متذکره دفعه ۱۰ جو صاحب سکریٹري آف اسٹیٹ هند کے ساتهه جاري رهے) گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل سنٹرل بورڈ سے کوئي امر نسبت معاملات بنک کے دریافت کرسکتے هین اور کوئي دستاریز متعلق بنک طلب کرسکتے هین اور بنک کو حکم فرماسکتے هین که وه اپني جایداد اور ذمهدارون کے نقشے ایسے اوقات اور نمونه اور طریقه پر جو محتشم الیه مناسب تصور فرمائین مشتهر کیا کرے ٭

دفعه ۵۵ — (۱) جو منافع بنک کو کسي گذشته ششماهي مین هوا هو اوسکا حساب بتاریخ ۳۱ دسمبر و ۳۰ جون یا جسقدر جلد اوسکے بعد ...

منافع کي تقسیم ششماهي

(25 - ۲۵)

(۲) کسی غیر ادا شدہ ڈیویڈنڈ کا سود بنک پر واجب نہین ہوگا ؛

دفعہ ۵۶ — قبل شایع کرنے ڈیویڈنڈ کے سنٹرل بورڈ بنک کے منافع مین سے ایک ایسی رقم جو وہ مناسب خیال کرے بطور رزروفنڈ (سرمایہ احتیاطی) علیحدہ کرکے اوس کا اوسقدر حصہ جسکو سنٹرل بورڈ مناسب خیال کرے اخراجات اتفاقی مین یا ڈیویڈنڈ برابر کرنیکے واسطے یا بنک کے کسی دوسرے کامون مین جنمین بنک کے منافع کا روپیہ لگانا مناسب ہو صرف کرسکتا ہی اور اسی طرح اگر مناسب سمجھے ؛ جبکہ ایسا صرف زیر تجویز ہو ؛ رزروفنڈ کا روپیہ بنک کے کاربار مین یا اون کفالتونکی خرید مین لگاسکتا ہی جنکا ذکر ضمیمہ اول کے حصہ ۱ فقرہ (الف) کی ضمن (۱) سے (۳) مین کیا گیا ہی

رزروفنڈ یعنی سرمایہ احتیاطی

دفعہ ۵۷ — اگر کسی حصہ کے کئی قابض ہون تو حصہ مذکور کی نسبت جو ڈیویڈنڈ دیا جاے اونمین سے کوئی شخص اوسکی موثر رسید دیسکتا ہی

قابضان مشترکہ

دفعہ ۵۸ — (۱) جاسہ عام سالانہ مین تین آڈیٹر حساب جانچنے والے منتخب ہونگے اور اونکی تنخواہ مقرر کیجائیگی - حصہدار بطور آڈیٹر منتخب ہوسکتے ہین لیکن کوئی گورنر یا ممبر لوکل بورڈ یا دیگر افسر بنک دوراثنا اپنے منصب کے آڈیٹر نہین ہوسکتا آڈیٹر اپنا منصب چھوڑنے پر پھر آڈیٹر مقرر ہوسکتے ہین ؛

آڈیٹرونکا انتخاب

(۲) بنک کے اول آڈیٹر منجانب سنٹرل بورڈ قبل سالانہ جلسہ عام کے مقرر ہونگے اور اگر اس طرح منتخب کیئے جائین تو اپنے اپنے انتخاب کے بعد سے پہلے جلسہ عام تک آڈیٹری کا کام کرتے رہینگے ؛

لیکن اگر کسی آڈیٹر کی جگہہ جو اسدفعہ کی رو سے منتخب ہوا ہو اتفاقی طور پر خالی ہوجاے تو اوسکی خانہ پری کیواسطے ایک جلسہ خاص طلب کیا جائیگا ؛

دفعہ ۵۹ — باوصف مضمون احکام متذکرہ بالا گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بنک کے حساب کا معاینہ کرنے اور اسپر رپورٹ کرنیکے لیئے ایسے آڈیٹر مقرر کرسکتے ہین جو اونکو مناسب معلوم ہون

سرکاری آڈیٹر

دفعہ ۶۰ — (۱) ہر آڈیٹر کو فرد واصلباقی ششماہی کی ایک نقل ملیگی اور اوسکا فرض ہی کہ حسابات اور واؤچرون (رسیدات وغیرہ) کیساتھہ اوسکو جانچلے - نیز ایک فہرست بنک کے جملہ رجسٹرون کی اوسکے حوالے کیجائیگی اور وہ ہر وقت مناسب مین بنک کے رجسٹر اور حسابات اور دوسری دستاویزات کا معاینہ کرسکیگا - اور بنک کے صرف سے ؛ اگر بنک نے اوسکو مقرر کیا ہو؛ اور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے صرف سے؛ اگر معتمد الیہ نے اوسکو مقرر کیا ہو اکونٹنٹ اور دیگر اشخاص تفتیش حساب مین مدد دینیکے واسطے مقرر کرسکیگا - اور بہ تعلق حسابات مذکور کسی گورنر یا ممبر لوکل بورڈ یا دیگر افسر بنک کا بیان لے سکیگا ؛

آڈیٹرونکے حقوق و فرائض

(۲) آڈیٹر حصہ داروںکے پاس یا گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے پاس جیسی کہ صورت ہو اپنی رپورٹ نسبت فرد واصلباقی سالانہ اور حسابات کے ارسال کرینگے جسمین وہ لکھینگے کہ آیا اونکی راے مین فرد مذکور مکمل اور صحیح ہی یعنے وہ کل مراتب جو درج ہونا چاہیئے اوسمین درج ہین اور آیا وہ ایسی عمدگی کیساتھہ تیار ہولی ہی کہ اوس سے بنک کے معاملات کا ایک صحیح و درست ... ان اگر انھوں نے سنٹرل بورڈ سے کوئی کیفیت طلب کی ہو یا کوئی بات دریافت

(۲٦ - 26)

دفعہ ٦١ — (١) کوئي نوٹس جو بنک کسي حصہ‌دار کو دینا چاھے وہ یا تو بذات خاص دیا جاسکتا ھی یا بسبیل ڈاک اوسکے درج رجسٹر پتہ پر بھیجا جاسکتا ھی یا (اگر برٹش انڈیا مین اوسکا کوئي درج رجسٹر پتہ نہو) برٹش انڈیا مین اوس پتہ پر اگر کوئي ھو جسکو حصہ‌دار نے نوٹسون کي تعمیل کے لیئے بنک کو مہیا کیا ھو ؛

تعمیل نوٹس

(۲) جب کوئي نوٹس بذریعہ ڈاک بھیجا جاے اور لفافہ پر جسمین نوٹس ھو ٹھیک پتہ لکھا ھو اور محصول ڈاک ادا ھوا ھو اور لفافہ ڈاک مین ڈلوا دیا گیا ھو تو سمجھا جائیگا کہ اوسکي تعمیل ھوگئي اور اوسوقت ھوئي جبکہ معمولاً بذریعہ ڈاک وہ مکتوب الیہ کو ملنا چاھیئے ؛

دفعہ ٦٢ — اگر کسي حصہ دار کا کوئي درج رجسٹر پتہ نہو تو ایک نوٹس سے جو اوسکے نام پر گزٹ آف انڈیا اور ایک روزانہ اخبار مین شایع کیا جاے سمجھا جائیگا کہ اوسکو اشتہار کے نکلنے کے دن باضابطہ نوٹس مل گیا

جب پتہ درج رجسٹر نہو

دفعہ ٦٣ — بنک کسي حصہ کے قابضان مشترکہ کو اوس قابض کے نام سے نوٹس دیسکتا ھی جسکا نام حصہ مذکور کي بابت پہلے درج رجسٹر ھوا ھو ؛

نوٹس بنام قابضان مشترکہ

دفعہ ٦٤ — کوئي نوٹس جو مطابق احکام مذکورہ بالا دیا جاے سمجھا جائیگا کہ اوسکي جایز تعمیل ھوئي باوصف اس کے کہ حصہ‌دار انتقال کر گیا ھو اور علم اس سے کہ بنک کو اوسکے انتقال کي اطلاع ھو یا نہو اور انتقال کر جانیکي صورت مین سمجھا جائیگا کہ نوٹس کي تعمیل اوسکے قایم مقامان جایز پر ھوئي

باوصف وفات حصہ‌دار نوٹس کي تعمیل جایز سمجھي جائیگي

دفعہ ٦٥ — بنک پر نوٹس کي تعمیل ھوجائیگي اگر نوٹس بنک کے لوکل ھیڈ آفس مین دیدیا جاے یا وھان بذریعہ ڈاک بھیجدیا جاے ؛

نوٹس بنام بنک

ضمیمہ سوم

منسوخي

(دیکھو دفعہ ۳۴)

سنہ	نمبر	قانون کا نام
۱۸۷٦	۱۱	قانون متعلق بنکھاے پریسیڈنسي سنہ ۱۸۷٦ ع
۱۸۷۹	۵	ایضاً سنہ ۱۸۷۹ ع
۱۸۹۹	۲۰	ایضاً سنہ ۱۸۹۹ ع
۱۹۰۷	۱	ایضاً ترمیم شدہ سنہ ۱۹۰۷ ع
۱۹۱٦	۸	ایضاً ایضا سنہ ۱۹۱٦ ع

ACT No. XLVIII OF 1920.

ایکٹ نمبر ۴۸ سنه ۱۹۲۰ ع

[جاري فرموده نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند باجلاس کونسل]

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۲ ستمبر سنه ۱۹۲۰ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض اس کے که ایک انڈین ٹریٹوریل فوج بناي جاے اور اوسمین غیر یورپین برٹش رعایا کے بهرتي کرنیکا انتظام کیا جاے

چونکه قرین مصلحت هی که ایک انڈین ٹریٹوریل فوج بناي جاے اور اوسمین اون اشخاص کو بهرتي کیا جاے جو غیر برٹش یورپین رعایا هون اور اپنے تئین بهرتي کرانا چاهین — لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام وسعت اور آغاز

دفعه ۱ — (۱) اس ایکٹ کا نام ایکٹ ٹریٹوریل فوج هند سنه ۱۹۲۰ رکها جائیگا

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین هوگا جسمین برٹش بلوچستان اور سنتال پرگنے شامل هین

(۳) اسکا نفاذ یکم اکتوبر سنه ۱۹۲۰ ع سے هوگا

تعریفات

دفعه ۲ — اس ایکٹ مین بشرطیکه مضمون یا سیاق عبارت سے اسکے خلاف نه پایا جاے الفاظ ذیل سے ذیل کے معني مراد هونگے :—

" ایڈوایزري کمیٹي " سے وه ایڈوایزري کمیٹي مراد هی جو زیر دفعه ۱۲ اوس صوبه کے لئے قایم کي جاے جسمین کوي شخص تابع ایکٹ هذا بر وقت رهتا یا کام کرتا هو جیسي که صورت هو

" بهرتي " سے انڈین ٹریٹوریل فوج زیر ایکٹ هذا مین بهرتي یا دوباره بهرتی مراد هی

" یورپین برٹش رعایا " سے وه شخص مراد هی جو یورپین برٹش رعایا مطابق اوس تعریف کے هو جو مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ ع (ایکٹ نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸) مین کردي گئي هی - یا وه برٹش رعایا مراد هی جو نسلاً یورپین مرد کي اولاد سے هو

" مقرره " سے اون قواعد کي روسے مقرر کیا هوا مراد هی جو زیر ایکٹ هذا وضع کیئے جاین - اور

" یونیورسٹي کور " سے انڈین ٹریٹوریل فوج کي وه کور مراد هی جو ایسے طلبا اور دیگر اشخاص کے بهرتي کرنیکی غرض سے بناي جاے جنکا تعلق کسي ایسي یونیورسٹي سے هو جو برٹش انڈیا مین قانوناً قایم کي گئي هو یا اون کالجون سے هو جو کسي ایسي یونیورسٹي سے ملحق هون

دفعه ۳ — جایز هی که اوس طریقه کے مطابق جسکا ذکر دفعات مابعد مین کیا گیا هی ایک فوج جسکا نام انڈین ٹریٹوریل فوج هوگا مهیا کیجاے اور قایم رکھي جاے —

انڈین ٹریٹوریل فوج کي...

(۲ - 2)

دفعہ ۴ — نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل مجاز ہین کہ کسي صوبہ کے لئے انڈین ٹریٹوریل فوج کي ایک یا زیادہ کور یا یونٹ قایم کرین یا ایسي قایم شدہ کور یا یونٹ کو توڑ دین

یونٹ کا بنانا اور توڑا جانا

دفعہ ۵ — (۱) کوي شخص جو برٹش رعایا ہو (مگر یورپین برٹش رعایا نہو) یا کسي ہندوستاني ریاست کي رعایا ہو، اپنے تئین انڈین ٹریٹوریل فوج مین بھرتي ہونے کے لیئے پیش کرسکتا ہی اور ایسا کوي شخص جو شرایط مقررہ کو پورا کرسکے مقررہ طریقہ پر اوتني مدت کیلئے، جو چھہ سال سے زیادہ نہوگي اور جو مقرر کردیجائیگي بھرتي کرلیا جائیگا

بھرتي

(۲) کوي شخص جو بھرتي ہونا چاہے اوس صوبہ کي، جسمین وہ بروقت رہتا ہو، کسي خاص برانچ یا کور یا یونٹ مین ملازمت کے لیئے بھرتي ہونیکي درخواست کرسکتا ہی

دفعہ ۶ — (۱) ہر شخص جو بھرتي ہوجاے بلا کسي تاخیر غیر ضروري کے اوسکا تقرر اوس صوبہ کي کور یا یونٹ قایم شدہ زیر دفعہ ۴ مین جہان وہ بروقت رہتا ہو حسب طریقہ مقررہ کیا جائیگا

کور یا یونٹ مین تقرر کیا جانا

(۲) کوي شخص جو کسي خاص برانچ کور یا یونٹ کے لئے بھرتي کیا گیا ہو وہ اوس برانچ کے کور یا یونٹ مین یا اوس کور یا یونٹ مین جیسي کہ صورت ہو مقرر کیا جا ئیگا

دفعہ ۷ — (۱) کوي شخص جسکا تقرر زیر دفعہ ۶ کسي کور یا یونٹ مین ہوگیا ہو اوس کور یا یونٹ کے توڑ دیئے جانے یا کسي اور وجہ سے انڈین ٹریٹوریل فوج کي کسي دوسري کور یا یونٹ مین اوس طریقہ پر تبدیل کیا جاسکتا ہی جو مقرر کردیا جاے

تبدیلي و تقرر

(۲) کسي مضمون مندرجہ ضمن (۱) سے اس امر کي اجازت نہ سمجھي جایگي کہ کسي شخص کو جو ایک صوبہ کي، جسمین وہ بروقت رہتا ہو، کسي کور یا یونٹ مین بھرتي ہوا ہو بلا اوسکی رضامندي کے کسي دوسرے صوبہ مین تبدیل کردیا جائیگا - یا کسي شخص کو جو کسي کور کي کسي خاص برانچ مین یا کسی اور برانچ کي یونٹ مین ملازمت کے لئے بھرتي ہوا ہو یا کسي شخص کو جو کسي خاص کور یا یونٹ مین ملازمت کیلئے بھرتي ہوا ہو کسي اور کور یا یونٹ مین تبدیل کردیا جائیگا

(۳) کوي شخص جو بھرتی ہوا ہو خود اپني درخواست پر انڈین ٹریٹوریل فوج کي کسي کور یا یونٹ مین یا کسي با قاعدہ فوج مین مقرر ہوسکتا ہی

دفعہ ۸ — ہر شخص بھرتي شدہ مجاز اس امر کا ہوگا کہ بعد اختتام اوس مدت کے جسکے لیئے وہ بھرتي کیا گیا ہو انڈین ٹریٹوریل فوج سے اپنا نام کٹوالے - اور کسي ایسے شخص کا نام قبل ختم ہونے اوس مدت کے فوج مذکور سے ایسے حاکم کے حکم سے اور اون شرایط پر جو مقرر کر دیجائین، کٹ سکتا ہی - اور اوس بارہ مین ایڈوائزري کمیٹي کي سفارش پر سبک دوش کردیا جائیگا

سبک دوشي

مگر شرط یہ ہي کہ کوي بھرتي شدہ شخص جو ایکٹ ہذا کے احکام کے مطابق بروقت کوي جنگي خدمت انجام دیرہا ہو قبل اختتام خدمت مذکور کے سبک دوش ہونیکا مجاز نہ ہوگا

دفعہ ۹ — (۱) ہر شخص بھرتي شدہ کو لازم ہوگا کہ ...

(3-۳)

(۲) هر شخص بهرتي شده کے لئے جنگي خدمت انجام دينا لازم هوگا :—

(الف) جب وہ اعلی فوجي افسر موجودہ کے حکم سے انڈين ٹريٹوريل فوج کے کسي حصہ کيساتهہ يا تو ملکي حکومت کي امداد کے لئے يا گارڈ مهيا کرنيکے لئے ، طلب کيا جاے جنکا مهيا کرنا افسر مذکور کي راے مين ضروري هو — يا

(ب) جبکہ انڈين ٹريٹوريل فوج کا کوئي حصہ جسمين وہ شامل هو کسي شديد ضرورت کے وقت هندوستان مين اعلی حضرت ملک معظم کي باقاعدہ فوجون کي امداد کے لئے بذريعہ نوٹيفکيشن فراهم کرليا جاے جسمين اسطرح فراهم کرنيکي هدايت نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي طرفسے جاري هوگي اور گزٹ آف انڈيا مين شايع هوگي - يا

(ج) جبکہ وہ خود اپني درخواست سے کسي باقاعدہ فوج مين داخل هو جاے

دفعہ ۱۰ — (۱) کوئي شخص جو اسطرح پر فراهم کيا جاے اوس سے جنگي خدمت هندوستان کي حدود سے باهر نہ لي جائيگي الا جبکہ نواب گورنر جنرل بهادر اس بارہ مين کوئي عام يا خاص حکم دين

جنگي خدمت کن حدود کے اندر اور کس مدت تک کرنا هوگي

(۲) انڈين ٹريٹوريل فوج کا کوائي حصہ جو دفعہ ۹ کي رو سے طلب يا فراهم هوکر جنگي خدمت انجام دے رها هو اوسکي جگہ جسقدر جلد حالات اجازت دين باقاعدہ فوج کا تعين يا کوئي دوسرا انتظام کيا جائيگا اور اس طرح کا تعين سينير فوجي افسر انچارج کے حسب اطمينان هو جانيکے بعد يا بعد منسوخ هو جانے حکم يا نوٹيفکيشن زير دفعہ ۹ ضمن (الف) يا (ب) کے جيسي کہ صورت هو انڈين ٹريٹوريل فوج سے ايسي خدمت نہ لي جائيگي

دفعہ ۱۱ — (۱) انڈين ٹريٹوريل فوج کا هر کميشن افسر جب وہ بحيثيت کميشن افسر کے کام کرتا هو اور فوج مذکور کا هر نان کميشن افسر اور سپاهي

ايکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۱ کا تعلق

(الف) جب وہ جنگي خدمت کے لئے زير دفعہ ۹ طلب يا فراهم کيا جاے ۰ يا

(ب) جب وہ کسي باقاعدہ فوج مين شامل کر ديا جاے يا اور طرح پر اوسکا جزو هوکر يا اوسکے ساتهہ کام کرتا هو ايکٹ افواج هندوستاني سنہ ۱۹۱۱ ع (نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۱ ع) کے تابع هوگا - اور بنابران ايکٹ اور قواعد مذکور اوسپر اوسيطرح عايد هونگے گويا کہ وہ اعلی حضرت ملک معظم کي هندوستاني فوج مين وهي عہدہ رکهتا هی جو بر وقت انڈين ٹريٹوريل فوج مين اوسکا تها -

(۲) انڈين ٹريٹوريل فوج کا هر کميشن افسر اور نان کميشن افسر اور سپاهي جب فراهم هوکر يا اور طرح پر مقررہ طريقہ پر جنگي تعليم پا رها هو ايکٹ افواج هندوستاني سنہ ۱۹۱۱ ع (نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۱ ع) اور قواعد مرتبہ زير ايکٹ مذکور کے تابع هوگا

مگر شرط يہ هی کہ ان اشخاص سے ايکٹ اور قواعد مذکور کا تعلق ايسي ترميمون اور ايسے طريقہ پر هوگا جو مقرر کر ديا جاے

مزيد شرط يہ هی کہ کسي هندوستاني گور کے افسر اور نان کميشن افسر اور سپاهي جنگي

(۴ - ۵)

ایڈوائیزری کمیٹي

دفعہ ۱۲ — (۱) لوکل گورمنٹ ہر ایسے صوبہ کي جسکے لئے انڈین ٹریٹوریل فوج کي کوئي یونٹ مرتب کي گئي ہو تین ممبروں کي ایک ایڈوایزری کمیٹي بنائیگي جسمیں سے ایک فوجي افسر ہوگا جسکا تقرر طریقہ مقررہ پر ہوگا اور باقي ایسے اشخاص ہونگے جو برٹش رعایا ہوں (یوروپین برٹش رعایا نہیں) اور سرکاري ملازم نہوں - انکا تقرر ہر سال لوکل گورمنٹ کی طرفسے یا قواعد مجوزہ کي روسے ہوا کریگا

(۲) ایڈوایزري کمیٹي کے فرایض اور اختیارات اور ضابطہ کارروائي ایسی ہوگي جو مقرر کردیجاے

اختیار وضع قواعد

دفعہ ۱۳ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل مجاز ہیں کہ بعد اشاعت کے اغراض ایکٹ ہذا کي عملدرآمد کے لئے قواعد وضع کریں

(۲) خاصکر اور بغیر کم کرنے عمومیت اختیارات بالا کے قواعد مذکور امور ذیل کي نسبت ہونگے :—

(الف) نسبت مقرر کرنے اوس طریقہ کے جس پر کس مدت اور کن شرایط کے ساتھہ زیر دفعہ ۵ لوگوں کي بھرتي ہوسکتي ہے

(ب) کس طریقہ پر اشخاص بھرتي شدہ کا تقرر زیر دفعہ ۶ کور اور یونٹ میں کیا جائیگا - یا زیر دفعہ ۷ تبدیل کیا جائیگا

(ج) کن حکام کے حکم سے اور کن شرایط پر اشخاص بھرتي شدہ کا نام زیر دفعہ ۸ فوج سے کٹ سکتا ہي

(د) ابتدائي اور دوري تعلیم کي نسبت جو کسي بھرتي شدہ شخص یا قسم اشخاص کو دیجائیگي اور کسي کور یا یونٹ کو اس غرض سے فراہم کرنیکي نسبت

(ہ) جنگي اور دیگر خدمات کي نسبت جنکا یونیورسٹي کور کے ممبروں کو جنگي تعلیم پاتے وقت ذمہوار ہونا پڑیگا نیز ایسي صورتوں میں عام طور پر نظم قایم رکھنے کے متعلق

(و) ڈاکٹري معاینہ کي نسبت جو ان لوگوں کو کرانا ہوگا جو زیر دفعہ ۵ اپنے تئیں بھرتي کے لیئے پیش کریں

(ز) مشاہرہ - الاونس - گریچوایٹي یا معاوضہ جنگي خدمات کی نسبت (اگر کچھہ ہو) جو کسي بھرتي شدہ شخص یا قسم اشخاص کو یا انکے ورثا کو ملیگا — اور

(ح) کسي اور بات کي نسبت انتظام کرنیکے لیئے جسکي اس ایکٹ کي روسے ضرورت ہي یا ہو

(۳) کل قواعد جو ایکٹ ہذا کي روسے وضع ہوں گزٹ آف انڈیا میں شایع ہونگے اور بعد اشاعت کے اوسیطرح موثر ہونگے گویا کہ وہ ایکٹ ہذا میں داخل تھے

اختیار وضع ضوابط

دفعہ ۱۴ — (۱) اعلي حضرت ملک معظم کي فوجہاے ہندوستان کے صاحب کمانڈرانچیف بہادر اس امر کے مجاز ہونگے کہ ایکٹ ہذا اور قواعد مرتبہ زیر ایکٹ ہذا کو مدنظر رکھکر ضوابط وضع کریں جو عام طور پر انڈین ٹریٹوریل فوج کي ترتیب اور عملہ کے متعلق اور بھرتي شدہ اشخاص کي جنگي تعلیم - وردي - ہتیار - الاونس و چھٹي وغیرہ کی کل تفصیلوں کے انتظام کے متعلق ہونگے

(۲) خاصکر اور بغیر کم کرنے عمومیت اختیارات مذکورہ بالا کے ایسے ضوابط میں تصریح اس

(5-0)

بعض اشخاص تابع ایکٹ هذا بعض اغراض کے لئے ملک معظم کي افواج مین شامل سمجھے جاینگے

دفعہ ۱۵ — مجموعہ تعزیرات هند سنہ ۱۸۹۸ ع (نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ ع) کي دفعات ۱۲۸ و ۱۳۰ اور ۱۳۱ کي اغراض کیلئے انڈین ٹریٹوریل فوج کے افسر اور نان کمیشن افسر اور سپاهي جنکا تقرر کسي کور یا یونٹ مین هوگیا هو اونکي نسبت سمجھا جائیگا کہ وہ علي الترتیب اعلی حضرت ملک معظم کی افواج کے افسر اور نان کمیشن افسر اور سپاهي هین

مقامي ٹکس سے معافي

دفعہ ۱۶ — کوئي شخص کسی گھوڑے یا بائسکل یا موٹر بائسکل یا موٹرکار یا کسي دیگر گاڑي کي بابت کوي میونیسپل یا دیگر ٹکس ادا کرنیکا ذمہوار نہوگا جسکے رکھنے کا اختیار بذریعہ ریگولیشن مرتبہ زیر دفعہ ۱۴ بہ حیثیت انڈین ٹریٹوریل فوج کے ممبر هونیکے اوسکو حاصل هو

ایچ - ایم - اسمتھہ

قایم مقام سکریٹری گورمنٹ هند

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۲] لاہور — ۱۹ مارچ (مجریہ ۲۶ مارچ) سنہ ۱۹۱۹ع - یوم جمعہ [جلد ۴۸

پانچوان حصہ

مسودات ایکٹ جو جناب نواب فننٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش ہوئے۔ رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل میں پیش ہوئیں اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائی کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب شایع کئے گئے۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا تقرری وارث یا اولاد یا یکچندی اشخاص کی طرف سے بدون وجہ اعتراض ہونے کے اختیار کے متعلق کہ وہ خلاف رواج کے قیود عاید کرنے کے مسودہ کے متعلق منتخب کمیٹی کی مندرجہ ذیل رپورٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین میں بتاریخ ۲ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء پیش ہوئی :—

مسودہ (اختیار متعلق اعتراض) رواج پنجاب پر منتخب کمیٹی کی رپورٹ۔

مسودہ (اختیار متعلق اعتراض) رواج پنجاب کے متعلقہ منتخب کمیٹی کے مندرجہ ذیل ممبران نے اپنے ہم جلیس دیوان بہادر دیوان دولت رائے صاحب کی عدم موجودگی میں بتاریخ ۸ جنوری اجلاس کیا اور

مسودہ کے متعلق اون آرا پر جو ہم کو موصول ہوئی ہین غور کر کے مسودہ کا منسلکہ ترمیم شدہ خاکہ تیار کیا ہے اور اوس کے متعلق ہماری رپورٹ حسب ذیل ہے - جملہ صورتون مین دفعات مسولہ کی تعداد ہر دو مسودات مین برابر ہے :—

۱—ہم مین سے دو ممبر صاحبان یعنی خان بہادر میان فضل حسین اور رائے بہادر چوہدری لال چند کا خیال ہے کہ پنجاب کی زراعت پیشہ اشخاص کی رائے کسی ایسے قانون کے برخلاف ہے جس مین اون مواضع کے محدود ہو جانے کا امکان موجود ہو جو انتقال یا تبنیت پر اعتراض کرنے کے متعلق کسی وارث باز گشت کو مل سکتے ہین خواہ وارث باز گشت رشتہ مین کتنا ہی دور کیون نہ ہو- لہذا وہ مسودہ کے سرے ہی سے مخالف ہین - بنا برین ہر ایک دفعہ پر علیحدہ علیحدہ جو تنقید کی گئی ہے اوس مین اونکی اتفاق رائے اس شرط کے تابع ہے کہ اون کے خیال کو تسلیم نہ کیا جائے - اگر مسودہ کو اصولاً تسلیم کر لیا جائے تو میان فضل حسین کا خیال ہے کہ اعتراض کرنے کے موقع پر قیود کو پانچوین درجہ کے وارث بازگشت تک محدود کرنا معقول ہوگا اور چوہدری لال چند اس موقع کو ساتوین درجہ تک محدود کرنا چاہتے ہین - ہماری کمیٹی کے باقی ماندہ ممبر جنکی تعداد غالب ہے مسودہ کے اصول اور رشتہ دارون کے اوس درجہ کے حق مین ہین جو اعتراض کرنے کے اختیار کے محدود کرنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے -

۲—مسودہ کے عنوان یا تمہید مین جو تبدیلیان کی گئی ہین وہ یا تو صرف امور کے متعلق ہین اور یا اصطلاحی ہین- لہذا اون کا اصل مسودہ کے مفہوم پر مطلقاً کوئی اثر نہین ہوتا-

۳—دفعہ ۳- گورنمنٹ ہند نے یہہ تجویز کی تھی کہ ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ ع کی دفعہ ۵ کی رو سے "رواج" اور عام و عدم شائستہ و شرع محمدی کے درمیان جو امتیاز کیا گیا ہے اوس کے متعلق وضاحت کی ضرورت ہے - ہم اس بارہ مین کی تبدیلی کی سفارش نہین کرسکتے کیونکہ عدالتین اس امتیاز کو اچھی طرح سے سمجھتی ہین اور اوس کی تشریح کرنے کی مزید کوشش کرنے سے بڑی بڑی مشکلات پیدا ہونگی - نیز ہم نے دفعہ ہذا کے دائرہ سے قصباتی رواج کو خارج کرنے کی غرض سے لفظ "رواج" سے پہلے لفظ "زراعتی" ایزاد کرنے کی بابت کے مسئلہ پر بہی جس پر کونسل مین قبل ازین بہہ بحث ہو چکی ہے غور کی ہے - ہم لفظ "رواج" کو غیر مشروط رکہنا چاہتے ہین اور اس بات کی تشریح کرنا نہین چاہتے کہ زرعی یا زراعت پیشہ لوگون کے رواج سے کیا مراد ہے کیونکہ اون خاص رواجات مین جو قصباتی رقبہ جات مین وقتاً فوقتاً ثابت یا قائم ہوچکے ہین ہماری دانست مین کبہی کوئی اس قسم کا اختیار شامل نہین تہا جو انتقالات یا تبنیت پر اعتراض کرنے کے متعلق پچہلی اشخاص یا اولاد کے حق مین ہو - مزید بران اولاد یا پچہلی اشخاص کی طرف سے اعتراض ہونے کے بغیر انتقال یا تبنیت کے متعلق اگر کوئی اختیار پیش یا ثابت کیا جائے تو ایسے اختیار پر مسودہ ہذا کے احکام کا اثر نہین ہوگا-

۴—مسودہ کی دفعہ ۴ کا مدعا یہہ ہے کہ اون جملہ نالشات و کارروائیون کو مستثنے کر دیا جائے جو ایکٹ مذکور کے نفاذ سے پہلے قطعی طور پر فیصل نہ ہو چکی ہون ہمارے خیال مین یہہ کافی نہین ہے اور ہم یہہ سفارش کرتے ہین کہ ایکٹ مذکور کے نفاذ سے پہلے جتنے بنائے دعوے پیدا ہون اون کو مستثنے کر دیا جائے - معلوم ہوتا ہے کہ اس امر پر اس سے پہلے غور نہین کی گئی لیکن ہمین یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا قانون جس سے بعض بنائے دعوے کو آئندہ پیدا ہونے سے روکا جائے اور اس طرح مخالفت پیدا ہو وہ اس قدر وسیع نہین ہونا چاہئے کہ اوس سے بعض اشخاص کو اون بنائے دعوے سے محروم کیا جائے جو موجودہ قانون کی رو سے پہلے ہی پیدا ہوچکی ہے - ہمارا خیال ہے کہ نالشات کی زائد مقدار جو ہماری مجوزہ تبدیلی سے مستثنے کی گئی ہے بہت زیادہ نہین ہو سکتی کیونکہ اس مقدار مین اون مقدمات مین جن مین ابہی تک کوئی کارروائی نہین کی گئی لیکن جو تا حال میعاد سماعت مجوزہ بروئے قانون کے اندر ہین ایکٹ مذکور کے نفاذ سے پہلے عمل مین آئے ہوئے انتقالات یا تبنیتون پر اعتراض کرنے کے متعلق صرف

پانچوین درجہ

۵۔ دفعہ ۵ مذکورہ دفعہ ہذا کے پہلے حصہ سے اتفاق ہے کیونکہ مستورات کی طرف سے عمل میں آئی ہوئی کارروائیوں پر اعتراض کرنے کے متعلق وارثان بازگشت کے حقوق اون حقوق سے زیادہ وسیع ہیں جو اون کو مردوں کی طرف سے عمل میں آئی ہوئی کارروائیوں پر اعتراض کرنے کے متعلق حاصل ہیں۔ لہذا ان کو کسی طرح محدود نہیں کرنا چاہئے۔ دوسرا حصہ ہمارے خیال میں غیر ضروری ہے اور اوس سے اس خیال کے پیدا ہونے کا احتمال ہے کہ انتقالات یا تملیکوں پر اعتراض کرنے کے متعلق مستورات کو اوس اختیار سے زیادہ اختیار دینا مطلوب ہے جو مردوں کو دیا گیا ہے۔ یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ مستورات (یا اوس کی اولاد بذریعہ مستورات) مردوں کی طرف سے عمل میں آئے ہوئے انتقالات یا تملیکوں پر اعتراض نہیں کر سکتیں اور پنجاب میں سے اس کے برخلاف کوئی مثال پیش نہیں کی گئی۔ دفعہ ۲ سے جس کی روسے انتقالات یا تقرری وارث پر منجانب مرد پر اعتراض کرنے کا حق انتقال عمل میں لانے والے یا وارث مقرر کرنے والے شخص کے دادا کی نرینہ اولاد صلبی میں سے بعض اشخاص تک محدود ہو جاتا ہے۔ یہہ مراد نہیں لی جا سکتی کہ اوسکی روسے مستورات یا اونکی اولاد کو اعتراض کرنے کے کوئی ایسے اختیارات تفویض ہوتے ہیں جو اون کو قبل ازیں حاصل نہ ہوں۔

۶۔ دفعہ ۶۔ ہم نے مزید احتیاط کے طور دفعہ ہذا کے شروع میں دفعہ ۴ کے احکام کا حوالہ دیدیا ہے دفعہ ہذا کے پہلے حصہ کے متعلق ہم نے اپنے خیالات کا اظہار [فقرہ ۱ میں] قبل ازیں کر دیا ہے ہمارا خیال ہے کہ اعتراض کے حق کو اس شرط کے ساتھ مشروط قرار دینا کہ معترض انتقال یا تقرری وارث کی تاریخ سے پہلے پیدا ہوا ہو ہر صورت میں غلطی ہے۔ فل بنچ کے فیصلہ موسومہ پنجاب ریکارڈ نمبر ۵۵ - مصدرہ سنہ ۱۹۰۳ع میں (جسکی پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۰۵ - منفصلہ سنہ ۱۹۱۲ع میں تتبع کی گئی ہے) کثرت رائے سے یہہ قرار دیا گیا تھا کہ بعد میں پیدا شدہ لڑکے کو کسی انتقال پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے بشرطیکہ انتقال کی تاریخ پر کوئی ایسا وارث بازگشت موجود ہو جس کو اعتراض کرنے کا استحقاق حاصل ہو اور جس نے ما بعد میں پیدا شدہ لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے انتقال مذکور کی تصدیق نہ کی ہو چیف جسٹس کلارک جنہوں نے اس خیال سے اختلاف کیا تھا اپنے ہم جلیس ججوں سے ایک قدم آگے بڑھ گئے اور اونہوں نے یہہ قرار دیا کہ بعد میں پیدا شدہ لڑکا اعتراض کرنے کا مستحق ہے اگرچہ انتقال کے وقت کوئی ایسا وارث بازگشت موجود نہ بھی ہو جس کو اعتراض کرنے کا استحقاق حاصل ہو۔ لہذا بعد میں پیدا شدہ اولاد یا وارثان بازگشت کو کسی انتقال یا تملیک پر اعتراض کرنے کے حق سے محروم کرنے کی تجویز اون معنوں کے برخلاف ہوگی جو ملکی لوگ رواج کے لیتے ہیں اور جن معنوں میں عدالتیں رواج کی تشریح کرتی ہیں۔ ہم اس استدلال کے بھی قائل ہیں کہ چونکہ وہ گروہ جو رشتہ میں بہت زیادہ دور کے لیکن بعد میں پیدا شدہ وارث بازگشت نے ہمراہ اس امر کے حاصل کی ہو۔ انتقال یا تملیک جائز نہیں ہے بعد میں پیدا شدہ لیکن رشتہ میں اجداد زیادہ نزدیکی وارث بازگشت کے حق میں فائدہ رسان رہیگی بواسطے اخیر الذکر وارث بازگشت کو حق نالش سے محروم کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اگر اپنے فائدہ کے لئے کسی دیگر وارث بازگشت کو ترغیب دے سکتا ہے تو پھر یہہ اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ وہ خود کیوں نالش دائر نہ کر سکے۔ لہذا ہم نے دفعہ ہذا کی شق دفعہ (ب) کے درج کی سفارش کی ہے اس نتیجہ سے سردار بہادر سردار گجن سنگھ کو اختلاف ہے وہ بدستور اس خیال پر جمے ہوئے ہیں کہ چونکہ بعد میں پیدا شدہ وارث بازگشت کو اپنی کسی توقع میں مایوسی نہیں ہوئی اس واسطے کوئی وجہ نہیں کہ کیوں اوسکو حق نالش سے محروم نہ کیا جائے لیکن بوجوہات مصرحہ کمیٹی ہذا کے جز و غالب کا یہی خیال ہے کہ اس دلیل کو تسلیم نہ کیا جائے۔

۷۔ مسودہ ہذا اس سے پہلے کم از کم تین دفعہ اشتہار رائے کے لئے متداول ہو چکا ہے۔ اس وقت جو تبدیلیاں کی گئی ہیں وہ اگرچہ حقیقی ہاں لیکن اون سب کا ماخذ یہی ہے کہ مسودہ کو ایسے ... ہو جائے اور قدامت پسند اشخاص جو رواج کے

خیال میں مسودہ کی مکرر اشاعت کی اس وقت کچھ ضرورت نہیں ہے جبکہ کونسل اسپر غور کرے۔ مسودہ ۷ فروری سنہ ۱۹۱۹ع کے گزٹ میں شائع ہوا تھا۔

مقام لاہور
۱۰ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط - ای - جوزف
ای - جے فیگن -
لال چند -
گجن سنگھ -
فضل حسین -

ملفوفہ رپورٹ منتخب کمیٹی

(جیسا کہ اوس کو منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا)

(زیر خط دکھائے ہوئے الفاظ سے مراد وہ ترمیمات ہیں جو منتخب کمیٹی نے تجویز کی ہیں)

بل نمبر ۲ - مصدرہ سنہ ۱۹۱۹ع

بل (مسودہ قانون) بمراد اس امر کے کہ جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا تقرری وارث پر اولاد یا یکجدی اشخاص کی طرف سے بدیں وجہ کہ ایسا انتقال یا تقرری وارث رواج کے خلاف ہے اعتراض کرنے کے اختیار کے متعلق قیود عائد کی جائیں۔

تمہید۔ ہر گاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا تقرری وارث پر اولاد یا یکجدی اشخاص کی طرف سے بدیں وجہ اعتراض کرنے کے اختیار کے متعلق بعض قیود عائد کی جائیں کہ ایسا انتقال یا تقرر خلاف رواج ہے اور ہر گاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق عالی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل کی پیشگی منظوری زیر دفعہ ۷۹ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع حاصل ہو گئی ہے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں : -

مختصر نام و وسعت۔ دفعہ ۱ — (۱) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ایکٹ (اختیار متعلق اعتراض) رواج پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہ پنجاب میں وسعت پذیر ہوگا۔

تعریفات۔ ۲ — ایکٹ ہذا میں

" انتقال " میں تصفیہ جائداد بذریعہ وصیت شامل ہے

" تقرری وارث " میں ہر ایسی کاروائی شامل ہے جو رواج کے مطابق عمل میں لائی جائے یا جس کا اس طرح عمل میں لایا جانا بیان کیا گیا ہو۔

ایکٹ کا دائرہ اثر۔ ۳ — ایکٹ ہذا صرف ایسے انتقالات جائداد غیر منقولہ یا تقرری وارثان پر اطلاق پذیر ہوگا جو ایسے اشخاص کی طرف سے عمل میں آئیں جو ایسے انتقالات یا تقرری کے متعلق رواج کے تابع ہیں۔

مستثنیات۔ ۴ — ایکٹ ہذا کسی ایسے انتقال یا تقرری وارث پر اعتراض کرنے کے حق پر اثر پذیر نہیں ہوگا جو ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ سے پہلے عمل میں آئی ہو۔

[illegible]

انتقالات اور تقرری وارثان کے متعلق اعتراض کرنے کے استحقاق کا محدود کرنا۔

۶۔ باوجود احکام دفعہ ۴ اور کسی ایسے امر کے باوجود جو ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۵ اس کے برخلاف میں مندرج ہو کوئی شخص جدی جائداد غیر منقولہ کے کسی انتقال یا ایسی جائداد کے متعلق کسی تقرری وارث پر بدین بناء اعتراض نہیں کریگا کہ ایسا انتقال یا تقرری خلاف رواج ہے تاوقتیکہ ایسا شخص۔ انتقال یا تقرری عمل میں لانے والے شخص کے دادا کے دادا کی نرینہ اولاد صلبی نہ ہو۔

غیر جدی جائداد کا انتقال۔

۷۔ باوجود کسی ایسے امر کے جو ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۵ میں اس کے برخلاف مندرج ہو کوئی شخص غیر جدی جائداد غیر منقولہ کے کسی انتقال یا ایسی جائداد کے متعلق کسی تقرری وارث پر بدین وجہ اعتراض نہیں کریگا کہ ایسا انتقال یا تقرری خلاف رواج ہے۔

دستخط — ایم - ہوورسن
سیکرٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

دستخط — ای - جوزف
ممبر۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

مسودہ بمراد ترمیم و یکجائی قانون درباره میعاد نالشات متعلقہ انتقالات غیر منقولہ جدی جائداد و تقرری وارثان منجانب اشخاص بابت رواج اندرون پنجاب کے متعلق منتخب کمیٹی کی مندرجہ ذیل رپورٹ کونسل واضع آئین و قوانین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب میں بتاریخ ۶ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء پیش ہوئی۔

مسودہ میعاد (رواج) پنجاب کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ

ہم مندرجہ ذیل ممبران منتخب کمیٹی متعلقہ مسودہ میعاد (رواج) پنجاب نے اپنے دو ہم جلیس اصحاب چودھری بہادر و دیوان دولت رائے و خان بہادر میاں فضل حسین کی عدم موجودگی میں ۱۰ جنوری کو اجلاس کیا اور مسودہ سے متعلق موصول شدہ آراء پر غور کرنے کے بعد ہم نے ذیل کا منسلکہ ترمیم شدہ مسودہ تیار کیا ہے جس کے متعلق ہماری رپورٹ حسب ذیل ہے :—

۱۔ ہم نے کل مسودہ میں لفظ "رواج" سے پہلے لفظ "زرعی" کو اون وجوہات کی بناء پر نکال دیا ہے جن کے باعث لفظ "رواج" کو مسودہ (اختیار و اعتراض) رواج پنجاب میں غیر مشروط طور پر استعمال کرنے کی ضرورت پڑی۔

۲۔ دفعہ ششم کچھ طویل اور غیر ضروری طور پر لمبی معلوم ہوتی ہے۔ ہم نے اس کو دفعہ ۲۰ ایکٹ

۳ - دفعہ ۷ کے متعلق ہم نے سوسائٹی ڈپٹی کمشنر کی اوس تنقید پر جسکا ذکر کونسل مین کیا گیا تھا اور نیز اوس جواب پر جو اس کے متعلق اوس وقت دیا گیا تھا غور کی ہے - ہمارے خیال مین ایسے مواقع کم پیش آئینگے جن مین کسی کو نقصان پہونچے - یہہ ممکن ہے کہ دوسرا وارث باز گشت زیر ضمن ۲ (ج) دفعہ اول مندرجہ ضمیمہ دعوے کرے مگر شاید اس بات پر زور دے کہ اگرچہ پہلے وارث باز گشت کو انتقال کا زائد از ۶ برس سے علم تھا اور اوس نے اس کے متعلق کوئی کارروائی نہین کی ہے مگر اوس کو بذات خود ایسے انتقال کا صرف ۶ سال کے اندر علم ہوا ہے جس کے بعد اوس نے نالش دائر کرنے کی غرض سے پہلے وارث باز گشت کو مجبور کرنے کی کوشش کی مگر اوس کو اپنی کوشش مین کامیابی نہین ہوئی لہذا اوس نے اطلاع ملنے کی تاریخ سے ۶ سال کے اندر اپنی نالش دائر کر دی ہے - ہمارے خیال مین ایسے امکان کے تدارک کے لئے کسی قانون کے وضع کرنے کی ضرورت نہین-

۴ - ہم کوئی اور تبدیلیاں تجویز کرنا نہین چاہتے اگرچہ ہم مین سے ایک صاحب نالشات (ماسوائے قبضہ کی اون نالشات کے جو استقرار ریہ ڈگری کے بعد دائر کی جاوین) کی میعاد کو ۶ سال کی بجائے ۱۲ سال مقرر کرنا چاہتے ہین - اون کا خیال ہے کہ میعاد کی تخفیف کو محسوس نہین کیا جائیگا اور جب کیا جائیگا تو اوس کو بطور سختی کے محسوس کیا جائیگا - لیکن ہم مین سے جزو غالب کی رائے مین ۶ سال کی میعاد کافی ہے اور اوس میعاد مین تخفیف کرنی مناسب ہے جس کے اندر حقیقت کو معطل رکھا جا سکتا ہے - جدید قانون کا لوگون کو بہت جلد علم ہو جائیگا

۵ - مسودہ ہذا ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۱۹ع کے گزٹ مین شائع ہوا تھا - ہمارے خیال مین اس کو اوس وقت تک مکرر شائع کرنے کی ضرورت نہین جب تک کہ اس پر کونسل مین غور نہ ہو لے-

مقام لاہور
۱۰ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع

ڈی - ڈونلڈ - ای - جوزف
پی - جے - فیگن
لال چند
گپت سنگھ -

ملفوفہ رپورٹ منتخب کمیٹی
(جیسا کہ اوس کو منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا)

(زیر خط رکھائے ہوئے حروف سے مراد وہ ترمیمات ہین جو منتخب کمیٹی نے تجویز کی ہین)-

مسودہ قانون نمبر - مصدرہ سنہ ۱۹۱۹ع

مسودہ قانون بمراد ترمیم و یکجائی قانون دربارہ میعاد نالشات متعلقہ انتقالات غیر منقولہ جدی جائداد و تقرری وارثان منجانب اون اشخاص کے جو پنجاب مین رواج پر عمل کرتے ہین-

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ اون نالشات کے متعلقہ قانون کو ترمیم و یکجا کیا جائے جو جدی جائداد از غیر

اور ہرگاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق معلے الغاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری زیر دفعہ ۷۹ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع حاصل ہوگئی ہے۔

لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہین :—

دفعہ ۱ (۱) — جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ میعاد (رواج) سنہ ۱۹۲۰ع کے

دفعہ ۲ — ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدی اراضی) سنہ ۱۹۰۰ع بذریعہ تحریر ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

تنسیخ۔

دفعہ ۳ — ایکٹ ہذا میں -

تعریفات۔

"انتقال" میں "تصفیہ جائداد بروئے وصیت شامل ہے"

"تقرری وارث" میں "ایسی تجویز شامل ہے جو رواج کے مطابق عمل میں آئے یا جسکا اسطرح عمل میں لایا جانا بیان کیا جائے۔"

دفعہ ۴ — ایکٹ ہذا کسی ایسی نالش پر موثر نہیں ہوگا جو ایکٹ ہذا کے نافذالعمل ہونے کی تاریخ پر کسی عدالت میں زیر تجویز ہو۔

مستثنیات۔

دفعہ ۵ — بہ تجویت احکام مندرجہ دفعات ۴ لغایت ۲۵ ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع اور باوجود کسی ایسے امر کے جو اس کے برخلاف ایکٹ مذکور کے ضمیمہ اول میں درج ہو اوس قسم کی کوئی نالش جسکی تصریح ضمیمہ منسلکہ ایکٹ ہذا میں کی گئی ہے اور جو اوس میعاد کے بعد دائر کی جائے جو اس کے لئے ضمیمہ مذکور میں تجویز کی گئی ہے خارج کردی جائیگی باوجود اس امر کے کہ میعاد کا عذر پیش نہ کیا گیا ہو۔

اون اقسام کی نالشات کا اخراج کرنا جنکی تصریح ایکٹ ہذا کے ضمیمہ میں کی گئی ہے اگر وہ اوس مصرحہ میعاد کے گزرنے کے بعد دائر ہوں جو ایکٹ مذکور میں مقرر کیا گیا ہے۔

دیکھو دفعہ ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۰۰ع

دفعہ ۶ — کسی ایسے امر کے باوجود جو دفعہ ہذا میں درج ہو کوئی نالش جسکے واسطے عرصہ میعاد مجوزہ بروئے ایکٹ ہذا اوس عرصہ میعاد سے کم تر ہو جو ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع یا ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدی اراضی) سنہ ۱۹۰۰ع میں تجویز کیا گیا ہو ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کے ایک سال

اون نالشات کے متعلق احکام جن کے لئے مجوزہ میعاد اوس میعاد سے کم ہو جو ایکٹ میعاد ہند یا ایکٹ میعاد پنجاب میں تجویز کی گئی ہے۔

دستخط — [illegible]

کے عرصہ کے اندر یا اوس عرصہ میعاد کے اندر جو ایسی نالش کے لئے ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع یا ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدی اراضی) سنہ ۱۹۰۰ع کی رو سے تجویز کیا گیا ہے (دونوں میں سے جو عرصہ پہلے ختم ہو) دائر ہو سکتی ہے۔

قبضہ کی نالشات کے لئے اوس صورت میں میعاد جبکہ استقرار کی ڈگری حاصل نہ کی گئی ہو۔

۷ - دفعہ ۶ کے احکام کے تابع —

(الف) جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی کوئی نالش اس بنا پر دائر نہیں ہو سکیگی کہ ایسی جائداد کا انتقال یا تقرری وارث رواج کے مطابق مدعی پر لازمی نہیں ہے اگر اس امر کے استقرار کی نالش کہ انتقال یا تقرری وارث کی تعمیل اسطرح لازمی نہیں ہے زائدالمیعاد ہو الا اوس صورت میں کہ ایسے استقرار کی نالش اوس عرصہ کے اندر دائر [illegible] ہو جو ضمیمہ مذکور میں مقرر کیا گیا ہو۔

(ب) جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی کوئی نالش منجانب مدعی اس بنا پر دائر نہیں ہو سکیگی کہ وہ رواج کے مطابق بطور مقرر شدہ وارث ایسے قبضہ کا مستحق ہے اگر اس امر کے استقرار کی نالش کہ بطور وارث اوسکی مبینہ تقرری رواج کے مطابق جائز طور پر عمل میں آئی تھی زائدالمیعاد ہو الا اوس صورت میں کہ ایسے استقرار کی نالش اوس عرصہ کے اندر دائر کی گئی ہو جو ضمیمہ مذکور میں مقرر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۸ - جب کسی شخص کو باستقرار اس امر کے ڈگری مل جائے کہ جدی جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا وارث کی تقرری کی تعمیل رواج کے مطابق اوس پر لازمی نہیں ہے تو ڈگری مذکور اون جملہ اشخاص کے حق میں فائدہ رساں ہوگی جنکو انتقال یا تقرری وارث پر دعوے کرنے کا حق حاصل ہو۔

استقراریہ ڈگری کا فائدہ۔

دستخط — [illegible]

ضمیمہ

قسم نالش	عرصہ میعاد۔	وقت آغاز عرصہ میعاد
۱۔ نالش بمراد استقرار اس امر کے کہ جدی جائداد غیر منقولہ کے انتقال کی تعمیل زرعی رواج کے مطابق انتقال کنندہ کی وفات کے بعد (یا اگر انتقال کنندہ عورت ہو) تو اوس کی وفات یا جائداد میں اوس کے حق کی ضبطی کے بعد مدعی پر لازمی نہیں ہوگی۔	۶ سال	اول۔ اگر انتقال رجسٹری شدہ دستاویز کی رو سے عمل میں آیا ہے۔ دستاویز کی رجسٹری کی تاریخ سے۔ دوم۔ اگر انتقال رجسٹری شدہ دستاویز کے ذریعہ عمل میں نہ آئے — (الف) اگر رجسٹر داخل خارج میں انتقال کے متعلقہ اندراج کی تصدیق کسی افسر مال نے زیر ایکٹ معاملہ زمین پنجاب سنہ ۱۸۸۷ء کردی ہو تو ایسے اندراج کی تصدیق کی تاریخ سے۔ (ب) اگر ایسا اندراج تصدیق نہ ہوا ہو تو اوس تاریخ سے جس سے منتقل الیہ ایسے انتقال کے مطابق منتقلہ شدہ کل جائداد یا اوس کے کسی حصہ کا واقعی قبضہ لے۔ (ج) جملہ دیگر صورتوں میں اوس تاریخ سے جس سے انتقال کی اطلاع مدعی کو ملے۔
۲۔ اوس جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی نالش جو اس بناء پر منتقل کی گئی ہو کہ زرعی رواج کے مطابق انتقال کی تعمیل مدعی پر واجب نہیں ہے :—		
(الف) اگر اوس قسم کی استقرار یہ ڈگری حاصل نہ ہوئی ہو جس کا ذکر اندراج ۱ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	مطابق صدر
(ب) اگر ایسی استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو	۳ سال	وہ تاریخ جس پر حق نالش حاصل ہوتا ہو [illegible]

قسم نالش	عرصه ميعاد۔	وقت آغاز عرصه ميعاد
۳۔نالش بمراد استقرار اس امر کے که وارث کي مبينه تقرري زرعي رواج کے مخالف هونے يا في الواقع عمل مين نه آنے کي وجه سے ناجائز هے۔	۶ سال	وه تاريخ جس پر وارث کي مبينه تقرري کا مدعي کو علم هوا هو۔
۴۔ جدي جائداد غير منقوله کے قبضه کي نالش اس بناء پر که وارث کي تقرري ناجائز هے يا يه که وه در حقيقت عمل مين نهين آئي :۔		
(الف) اگر اوس قسم کي استقراريه ڈگري حاصل نه هوئي هو جسکا ذکر اندراج ۳ مين کيا گيا هے۔	۶ سال	وه تاريخ جس پر وارث کي مبينه تقرري کا مدعي کو علم هوا هو۔
(ب) اگر ايسي استقراريه ڈگري حاصل هو۔	۳ سال	وه تاريخ جس پر حق نالش حاصل هوتا هو يا وه تاريخ جس پر استقراريه ڈگري حاصل کي گئي هو (دونون مين سے جو آخري تاريخ هو)۔
۵۔ نالش بمراد استقرار اس امر کے که وارث کي مبينه تقرري زرعي رواج کے مطابق جائز طور پر عمل مين آئي تهي۔	۶ سال	وه تاريخ جس پر مبينه مقرر شده وارث کے حقوق مين دست اندازي هو۔
۶۔ جدي جائداد غير منقوله کے قبضه کي نالش منجانب مدعي بر بناء اس امر کے که وه زرعي رواج کے مطابق بطور مقرر شده وارث کے قبضه کا مستحق هے —		
(الف) اگر اوس قسم کي کوئي استقراريه ڈگري حاصل نه هوئي هو جسکا ذکر اندراج ۵ مين کيا گيا هے۔	۶ سال	وه تاريخ جبکه ايسے وارث کے طور پر اوسکے حقوق مين دست اندازي هوئي هو۔
(ب) اگر ايسي استقراريه ڈگري حاصل کي گئي هو۔	۱ سال	تقرري عمل مين لانے والے شخص کي وفات يا (اگر ايسا شخص عورت هو تو) اوس کي وفات کي تاريخ يا جائداد مين اوس کے حق کي ضبطي کي تاريخ يا وه تاريخ جبکه استقراريه ڈگري حاصل کي گئي هو (دونون مين سے جو آخري تاريخ هو)۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغۂ وضع آئین و قوانین

مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع

(جو ۶ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع کو کونسل میں پیش ہوا)

مسودہ بمراد ترمیم ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری (پنجاب) سنہ ۱۹۱۲ع-

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری پنجاب سنہ ۱۹۱۲ع کی ترمیم کی جائے-

لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کرتے ہیں :—

دفعہ ۱ — (۱) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ترمیمی ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جائے-

(۲) ایکٹ ہذا فی الفور نافذ العمل ہوگا-

دفعہ ۲— ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳ میں مندرجہ ذیل ایزادی کی جائیگی-یعنی :—

"اصل مزارعہ" سے مراد ایسا مرد ہے جسکو کہاتہ رعیتی کلکٹر نے ابتداً عطا کیا ہو اور اوس میں ایسے مزارعہ کا مرد منتقل الیہ اور ایسا مرد شامل ہے جسکو کلکٹر نے دفعہ ۲۱ کے احکام کے مطابق اوس عورت کا جانشین ہونے کے لئے نامزد کیا ہو جس کو کہاتہ رعیتی ابتداً عطا کیا گیا ہو-

دفعہ ۳— دفعہ ۲۰ کی جگہہ مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی- یعنی :—

"بہ تبعیت شرط دفعہ ۲۴ جب ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کوئی اصل مزارعہ مرجائے تو کہاتہ رعیتی کی وراثت حسب ذیل طریقہ میں پہونچیگی :—

(الف) کسی مزارعہ کی نرینہ اولاد صلبی بذریعہ نرینہ اولاد کو (اصطلاح "نرینہ اولاد صلبی" میں وہ متبنی داخل ہے جسکی تبنیت کی تصدیق کسی رجسٹری شدہ دستاویز کی رو سے ہو گئی ہو)-

(ب) مزارعہ کی بیوہ کو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائے یا دوسری شادی نہ کر لے یا ایکٹ ہذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق زائل نہ کردے-

(ج) مزارعہ کی غیر ملکوحہ دختروں کو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائیں یا شادی نہ کرلیں یا ایکٹ ہذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق کو زائل نہ کر دیں-

(د) اون جانشین یا جانشینان کو جنہیں مزارعہ مندرجہ ذیل اشخاص میں سے بذریعہ رجسٹری شدہ دستاویز کے نامزد کرے یعنی اپنی والدہ و شادی شدہ لڑکی و نواسہ و بہن و بہانجا اور اوس کے خاندان کے نرینہ صلبی رشتہ داران-

(ہ) اوس جانشین یا اون جانشینان کو جنہیں کلکٹر اشخاص مذکورہ ضمن (د)

" جب ایکٹ ۱۹۰۰ کے نفاذ کے بعد کوئی مرد مزارعہ جو اصلی مزارعہ نہ ہو یا کوئی عورت مزارعہ ہو جائے یا شادی یا مکرر شادی کرلے تو کہاتہ رعیتی کی وراثت حسب ذیل اشخاص کو پہونچیگی —

(الف) اوس عورت کی صورت میں جسکو کہاتہ رعیتی ابتدأ عطا ہوا ہو اوس وارث کو جسے کلکٹر نے ایسی عورت مزارعہ کی اولاد میں سے یا اوس شخص کے نرینہ یکجدی اشخاص میں سے نامزد کیا ہو جسکی خدمات کی وجہ سے کہاتہ رعیتی عورت مذکور کو عطا ہوا ہو۔

(ب) جملہ دیگر صورتوں میں اوس شخص یا اشخاص کو جو اوس صورت میں وارث ہوتا یا ہوتے جبکہ کہاتہ رعیتی وہ زرعی اراضی ہوتی جو اصل مزارعہ نے حاصل کی ہوتی۔

دستخط — ایم ہیریس
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

دستخط — ای جوزف
ممبر۔

بیان اغراض و وجوہات

معلوم ہوا ہے کہ چند ایک آدمی جو خدمات متعلقہ بہرتی کے عوض میں نوآبادی میں عطائے اراضی کے لئے منتخب کئے گئے تھے تقسیم اراضی سے پہلے فوت ہوگئے۔لہذا اونکی بیوگان یا لڑکیوں کو اون کی جگہہ منتخب کیا گیا۔

اب ارادہ یہہ ہے کہ متوفی اشخاص کی جنگی خدمات کے اعتراف میں دیگر عورتوں کو بھی اراضی عطا کی جائے اور موجودہ ترمیمی مسودہ وراثت بعد از مرگ کے متعلق احکام وضع کرنے کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔نافذ الوقت ایکٹ کے پاس ہونے کے وقت یہہ بات خیال میں نہین آئی تہی کہ عورتوں کو بھی زمین عطا ہونے کا امکان ہو سکتا ہے۔لہذا کوئی اس قسم کا حکم وضع نہین کیا گیا تھا اوس تمیز کو قائم رکھنے کیلئے جو ابتدائی مزارعہ و اوس کے وارثوں کے درمیان ابتدأ تجویز کی گئی ہے " ابتدائی مزارعہ " کی ایک مصنوعی تعریف ایزاد کردی گئی ہے جس میں ایسی ابتدائی معطی الیہ عورت کا نرینہ وارث شامل ہے۔یہہ تجویز اس عام اصول کے مطابق ہے کہ عورت کا کہاتہ رعیتی صرف اوس کے حین حیات تک محدود ہے اور جائداد ایک طرح اوس کے عارضی اہتمام میں ہوگی۔جس سے وراثت کے معمولی طریق میں کسی قدر تاخیر ہوتی ہے۔عورت کو اپنا وارث منتخب کرنے کا کوئی اختیار نہین دیا گیا۔کیونکہ خیال ہے کہ اگر وہ اپنے والد یا خاوند کے یکجدی اشخاص میں سے کسی شخص کو اپنا وارث منتخب کریگی تو ایسے انتخاب پر اس بناء پر فی الفور اعتراض کو دیا جائیگا کہ وہ عورت مذکور پر ناواجب دباؤ ڈالکر کو دیا گیا ہے پس اس سے بہت سے بے سود مقدمہ بازی شروع ہوجائیگی۔دفعہ ۲۱ کو واضعان کا اصلی منشاء ظاہر کرنے کی غرض سے ترمیم کو دیا گیا ہے۔پہلے یہہ انتظام تھا کہ اگر اصلی معطی الیہ کی نرینہ اولاد کا سلسلہ منقطع ہو جائے تو اوس کے بہائی و چچے یا چچا زاد بہائی وارث ہوسکیں۔لیکن موجودہ دفعہ کا اثر یہہ ہوگا کہ تیسری پشت میں اصلی معطی الیہ کا پوتا اپنے دادا کے بہائیوں یا اونکی اولاد کو وراثت میں حصہ دیگا۔

دفعہ ۳ — " ابتدائی مزارعہ " کی یہہ تعریف ایزاد کرنے سے دو فائدے ہوئے ہیں ایک تو یہہ کہ اس میں وہ وارث شامل ہو گیا ہے جو اصل مزارعہ عورت کی جانشینی کے لئے منتخب کیا گیا ہو اور دوسرا دفعات ۲۰ و ۲۱ ہر دو مختصر ہوگئی ہین۔

دفعات ۲۰ و ۲۱ کی اوپر تشریح کردی گئی ہے۔

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغۂ وضع آئین و قوانین

خلاصۂ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو زیر احکام ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ء بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

کونسل کا اجلاس گورنمنٹ ہوس لاہور میں بروز شنبہ - مورخہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء ۱۱ بجے صبح منعقد ہوا۔

حاضرین جلسہ

ہز آنر سر ایڈورڈ ڈگلس میکلیگن صاحب بہادر کے-سی-آئی-ای و آئی-سی-ایس لفٹننٹ گورنر صدر جلسہ۔

آنریبل مسٹر لوئس فرنیچ سی-آئی-ای و سی-وی-او و آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر ولیم ٹامس رائٹ۔
آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ او-بی-ای۔
آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب سی-آئی-ای۔
آنریبل مسٹر ہربٹ جان مینارڈ سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر بیسل تھیوڈور گبسن آئی-سی-ایس۔
آنریبل رائے بہادر چوہدری لعل چند صاحب او-بی-ای۔
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ صاحب او-بی-ای۔
آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ صاحب او-بی-ای۔
آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لعل بھارگو۔
آنریبل مسٹر فریڈرک ویو رالنگس ووڈز۔
آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل صاحب۔
آنریبل سید مخدوم راجن شاہ صاحب۔
آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین صاحب۔
آنریبل مسٹر کریو آر ملک ہملٹن ٹونزینڈ آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر چارلس جوزف ہیلیفکس سی-بی-ای و آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان صاحب مرزا اکرام اللہ خان۔
آنریبل مسٹر یوسٹیس الگزنڈر ایکورتھ جوزف آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان صاحب۔

حلف عہدہ

آنریبل مسٹر فرانچ - آنریبل مسٹر رائٹ اور آنریبل لفٹننٹ کرنل ڈیوڈسن نے تاج کی حلف اطاعت اٹھائی۔

کاغذات جو میز پر رکھے گئے

* ۱—مزید اطلاع جس کا وعدہ آنریبل مسٹر مینارڈ نے سوالات نمبر ۷۵ - ۷۶ اور ۷۷ کا جواب دیتے ہوئے کیا جو آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے اجلاس کونسل منعقدہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۹ء میں پوچھے تھے۔

† ۲—مزید اطلاع جو آنریبل مسٹر جوزف نے آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لعل بھارگو کے سوال نمبر ۵۰ کے جواب میں بہم پہنچائی جو اجلاس کونسل منعقدہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۹ء میں پوچھا گیا تھا۔

۳—مزید اطلاع جو آنریبل مسٹر فرانچ نے آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لعل بھارگو کے سوالات نمبر ۸۴ - ۸۵ اور ۸۶ کے جواب میں بہم پہنچائی جو اجلاس منعقدہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۹ء میں پوچھے گئے تھے۔

سوالات و جوابات

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

ضلع کانگڑہ میں ایکٹ اسلحہ۔

۱—"کیا گورنمنٹ کی توجہ لالہ ہریش چندر صاحب سونی پلیڈر دھرم سالہ ضلع کانگڑہ کی اس چٹھی کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جو ایکٹ اسلحہ اور باشندگان کانگڑہ کے مضمون سے اخبار ٹریبیون مورخہ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی؟

آنریبل مسٹر فرانچ نے جواب دیا۔

"مذکورہ بالا مضمون گورنمنٹ کی نظر سے گذرا ہے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

اضلاع کانگڑہ اور شملہ میں ایکٹ اسلحہ۔

۲—"اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ

(الف) "آیا صوبہ ہذا کے اضلاع شملہ اور کانگڑہ کو ایکٹ ۳۱ مصدرہ سنہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۲ کی ضمن ۱ کی رو سے اسلحہ رکھنے کی ممانعت کی گئی تھی۔

(ب) آیا دفعہ مذکور کی ضمن ۲ ان دو اضلاع میں سے کسی ایک پر اطلاق پذیر ہے؟

(ج) "آیا لوکل گورنمنٹ نے کبھی ایکٹ ۱۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۸ء کی دفعہ ۱۵ کی توسیع اس کے نفاذ ہونے کے وقت سے بعد از حصول منظوری معلی القاب جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل مقامی سرکاری گزٹ میں اشتہار کے ذریعہ جیسا کہ دفعہ مذکور میں انتظام کیا گیا ہے ان دو اضلاع میں سے کسی ایک پر خاص طور پر کی ہے۔

(د) "آیا اس وقت تک اسلحہ آتش فشاں کے سوا نے تلواروں اور اسلحہ کے قبضہ میں رکھنے کے متعلق ان دو ضلعوں میں ایکٹ ہائے اسلحہ کسی کے حکم کی رو سے لائسنس حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(ہ) آیا ان دو ضلعوں میں فارم نمبر ۱۶ جو استعمال کیا جاتا ہے اور محصول اسٹامپ جو ایکٹ ۱۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۸ء کے نفاذ پذیر ہونے کے وقت سے اسلحہ آتش فشاں کے لائسنسوں کے متعلق لیا جاتا ہے وہی ہیں جو اسلحہ دار اضلاع کے لئے تجویز کئے ہوئے ہیں یا وہ ہیں جو پنجاب کے غیر اسلحہ دار اضلاع کے لئے مجوزہ ہیں؟"۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا—

(الف) "اضلاع کانگڑہ اور شملہ کو ایکٹ ۳۱۔مصدرہ سنہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۴ کی ضمن ۱ کی رو سے اسلحہ رکھنے سے ممنوع نہیں کیا گیا۔

"ضمن ہائے (ب) (ج) اور (د) کے جوابات نفی میں ہیں۔

(ہ) "فارم ۱۶ جس کی جگہ قواعد اسلحہ سنہ ۱۹۲۰ء کی فارم ۱۳ ہوگئی ہے اسلحہ دار اور غیر اسلحہ دار ہر دو اضلاع کے لئے تجویز کی گئی تھی۔ فرق صرف فیس کی رقم کے متعلق ہے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا—

۳—"کیا گورنمنٹ براہ کرم مہربانی بیان فرمائیگی کہ اضلاع کانگڑہ اور شملہ میں اسلحہ آتش فشاں کے علاوہ تلواروں اور اسلحہ کے لائسنس زیر ایکٹ اسلحہ کے بغیر قبضہ میں رکھنے کے متعلق ایکٹ ۱۱۔مصدرہ سنہ ۱۸۷۸ء کی حال ہی کی ترمیم اور حال ہی کے قواعد زیر ایکٹ مذکور جیسا کہ اوس کی ترمیم ہوئی ہے کا قانونی اثر کیا ہوگا؟"۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا—

"گورنمنٹ کو معلوم ہوا ہے کہ اضلاع کانگڑہ اور شملہ کے متعلق کوئی اشتہار زیر دفعہ ۱۵—ایکٹ ۱۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۸ء جاری نہیں کیا گیا۔اضلاع مذکور میں اسلحہ آتش فشاں کے علاوہ دیگر اسلحہ کے قبضہ میں رکھنے کے متعلقہ شرائط میں ایکٹ ۲۔مصدرہ سنہ ۱۹۱۹ء یا قواعد اسلحہ سنہ ۱۹۲۰ء کے ذریعہ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

۴—کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا یہہ امر واقعہ ہے یا نہیں —

"(الف) کہ ضلع کانگڑہ کے حکام ضلع نے اسلحہ آتش فشاں کے علاوہ تلواروں اور دیگر اسلحہ کا بغیر لائیسنس کے قبضہ میں رکھنا ناجائز قرار دیا ہے اور لوگوں کو یہہ حکم جاری کیا ہے کہ وہ لائیسنس حاصل کریں یا ایسے اسلحہ کو نزدیک ترین تھانہ میں جمع کرائیں؟"—

"(ب) کہ حکام ضلع کی اس کارروائی سے ضلع کانگڑہ میں ناراضگی پھیلی ہوئی ہے؟"۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا—

"جو تحقیقات کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان قواعد کے متعلق جہاں تک کہ اوسکا تعلق ضلع کانگڑہ سے ہے غلط فہمی ہوئی ہے۔ کانگڑہ اور شملہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو یہہ احکام صادر کر دئے گئے ہیں کہ اسلحہ آتش فشاں کے علاوہ دیگر اسلحہ کے لئے اون کے اضلاع میں لائیسنس لینے کی ضرورت نہیں"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

۵—"کیا گورنمنٹ کی توجہ کاڑیوں کی سڑک مابین ہوشیار پور و کانگڑہ براستہ نیر دلن کی خستہ حالت کی طرف دلائی گئی ہے؟ کیا امر واقعہ نہیں ہے کہ یہہ سڑک تمام قسم کی بھاری تجارت کے لئے آمد و رفت کا ایک بڑا ذریعہ ہے جسے مقامی باشندے اور نیز ہوشیار پور اور دیگر میدانی اضلاع ضلع کانگڑہ اور تبت اور یارقند اور دیگر ممالک خارجہ کے ساتھہ تجارت کرنے میں استعمال کرتے ہیں—کیا نیز یہہ سڑک کانگڑہ - کلو اور کوہستانی منڈی کی طرف ...

جو سال میں دو مرتبہ منعقد ہوتا ہے کانگڑہ - جوالا مکھی اور جلت پور نی کے متبرک استھانوں کو جاتے ہیں ؟"

آنریبل مسٹرووڈز نے جواب دیا۔

"گورنمنٹ کی توجہ اس سڑک کی خستہ حالت مرمت کی طرف نہیں دلائی گئی - لیکن اس کے متعلق تحقیقات کی جا رہی ہے۔سوال کے دوسرے حصہ کے متعلق یہہ جواب ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ سڑک گاڑی والی کانگڑہ اور سڑک ملتی ہوشیارپور ہے کوئی تھوڑی تجارت نہیں ہوتی اور سڑک کلو روڈ کے تیار ہوجانے پر اُمید ہے کہ سڑک ہوشیارپور-کانگڑہ کی تجارت میں تخفیف ہوجائیگی "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

سڑک گاڑی مابین ہوشیارپور و کانگڑہ۔

۶ —" اگر واقعات ہیں ... ہیں تو کیا گورنمنٹ ہوائے مہربانی گذشتہ پانچ سال کے متعلق اس سڑک کی سالانہ تجارت کا ایک Rough تخمینہ کونسل ھذا کے سامنے پیش کریگی اور بیان فرمائیگی کہ آیا اس ریلوے لائن کے جالندھر سے ہوشیارپور تک توسیع کئے جانے سے یہہ سڑک لوگوں کے لئے اتنی زیادہ ضروری اور مفید ہوگئی ہے یا نہیں کہ جس کی بناء پر اسے پکی سڑک بنایا جائے ؟"۔

آنریبل مسٹر ووڈز نے جواب دیا۔

" اعداد مطلوبہ قابل استفادہ نہیں ہیں مگر ان کے متعلق لکھا گیا ہے اور موصول ہونے پر وہ ممبر کی بورڈ ذرائع آمد و رفت کے روبرو اوس سوال کے متعلقہ رپورٹ کے لئے پیش کئے جائینگے جو آنریبل ممبر کے سوال کے دوسرے نصف حصہ میں اوٹھایا گیا ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

سڑک گاڑی مابین ہوشیارپور و کانگڑہ۔

۷ —" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا اس سڑک کو پکہ بنانے کے لئے اضلاع کانگڑہ اور ہوشیارپور کے صاحبان ڈپٹی کمشنر - ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے یا گورنمنٹ کے پاس کوئی تجویز بغرض غور آئی ہے اور اگر آئی ہے تو اوسکا کیا نتیجہ ہوا ہے ؟"۔

آنریبل مسٹر ووڈز نے جواب دیا۔

" سڑک کے بعض حصص کو پختہ بنانے کے لئے سنہ ۱۹۱۴ع میں گورنمنٹ کو تجاویز موصول ہوئی تہیں لیکن اونہیں اس بناء پر مسترد کر دیا گیا تہا کہ چونکہ صرف مقامی پتھر ہی جو قابل استفادہ ہے لازم ہے اور اس لئے خرچ کے مقابلہ میں نتیجہ کوئی مفید نہیں ہوگا۔اس بات کے متعلق تحقیقات کی جا رہی ہے کہ آیا ڈپٹی کمشنر صاحبان یا ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے متعلقہ کے پاس کوئی تجاویز آئی ہیں "۔

آنریبل سودار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا۔

چہوٹے چہوٹے قصبہ جات میں گشت لگانے کے ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کا اطلاق بعض اضلاع میں۔

۸ —" کیا گورنمنٹ از راہ شفقت کونسل ھذا کی اطلاع کے لئے (الف) اون اضلاع کے نام بیان فرمائیگی جن میں ایکٹ ۸-مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع (پنجاب کے مواضعات اور چہوٹے چہوٹے قصبہ میں گشت لگانے کا ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع) کا اطلاق اوس کے قانون کی صورت میں پاس ہونے کے وقت سے کیا گیا۔(ب) اون خاص حالات کی مختصر توضیح کی وجہ سے ایکٹ ھذا کے ہر ایک ضلع میں اطلاق پذیر کرنے کی ضرورت پڑی ؟"۔

قدیم طریق ابھی تک نافذ ہے۔ (ج) اگر (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا گورنمنٹ از راہ شفقت بیان فرمائیگی کہ کن وجوہات کی بناء پر قدیم طریق کو اب نامناسب قرار دیا گیا ہے اور کیا گورنمنٹ قدیم طریق کو اوس کے ایکٹ مذکورہ کے احکام کے خلاف واقعہ ہونے کی وجہ سے موقوف کرنے کے متعلق ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟-

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا—

*

سوالات نمبر ۸ اور ۹ میں مطلوبہ اطلاع اوس نقشہ میں درج ہے جو میز پر رکھا ہے۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

۱۰—کیا گورنمنٹ برائے مہربانی بیان فرمائیگی کہ آبادی نہر لوئر باری دوآب میں (الف) جدید نوآباد شدہ رقبہ میں ڈاکخانہ و تار کی سہولتوں کے بہم پہنچانے۔(ب) باشندگان کو طبی امداد بہم پہنچانے کے لئے جدید شفاخانہ جات قائم کرنے۔(ج) تجارت اور غلہ اور دیگر جنسوں کی منڈی بنانے میں سہولیت پیدا کرنے کے لئے سڑکیں بنانے اور (د) سب سے آخیر رقبہ مذکورہ عامۃ الناس میں ابتدائی تعلیم کی توسیع اشاعت کے لئے مدرسہ قائم کرنے کے بارہ میں کیا کچھہ کارروائی کی گئی ہے۔چونکہ مقامی جماعتیں اوس مطلوبہ خرچ کلاں کو پورا نہیں کرسکتیں جو نوآبادیوں کی ترقی کے متعلقہ مذکورہ بالا اشد ضروری امور کے لئے درکار ہے اسلئے کیا گورنمنٹ مقامی جماعتوں کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے خیال سے خاص عطیہ جات منظور فرمائیگی ؟ "-

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا—

" (الف) گورنمنٹ اسبات کو تسلیم کرتی ہے کہ نوآبادی لوئر باری دوآب میں ڈاکخانہ اور تار کی سہولتوں میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔معلوم ہوا ہے کہ عنقریب نوآبادی مذکور میں ۴۴ جدید ڈاکخانہ جات کھولے جائینگے۔تین برانچ ڈاکخانوں کو سب آفیسز بنا دیا جائیگا اور ٹوبہ ٹیک سنگھ چیچہ وطنی۔میاں چنوں جہانیاں۔اور تلمبہ میں تار گھر کھولے جائینگے۔اسبات کا انتظام کیا گیا ہے کہ ہر سال عین وقت پر ان معاملات کے متعلق نوآبادی کی ضروریات کی اطلاع صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل کو دی جائے تاکہ وہ اپنے محکمہ میں اس غرض کے لئے بجٹ میں رقم مہیا کرسکیں۔

" (ب) اوکاڑہ۔خانیوال۔چیچہ وطنی اور میاں چنوں میں جدید شفاخانہ جات کے قیام کی منظوری گورنمنٹ نے دیدی ہے اور ان اغراض کے لئے روپیہ مہیا کردیا گیا ہے۔یہہ امر قابل ذکر ہے کہ بہت سے شفاخانہ جات نہر موجود ہیں جن سے اس علاقہ کے لوگ مستفید ہوسکتے ہیں۔

" (ج) مقامی جماعتوں کو نوآبادیات نہر میں عمدہ ذرایع آمد و رفت بذریعہ سڑک قائم کرنے کے قابل بنانے کے لئے معقول عطیہ جات دینے کی ضرورت کو گورنمنٹ ہمیشہ تسلیم کرتی رہی ہے اور اسے ہمیشہ اپنے سالانہ بجٹ میں ہمیشہ فراخ دلی سے رقم بہم پہنچائی ہے اس پہلو میں بہت کچھہ ترقی کی جاچکی ہے اور گورنمنٹ نے حال ہی میں سڑک منٹگمری پاکپتن کو پختہ بنانے کے لئے رقم دینے کا وعدہ کیا ہے۔سال رواں کے تخمینہ میں ۴ لاکھہ کی رقم نوآبادیات کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے بہم پہنچائی گئی تھی جس میں سے دو لاکھہ روپیہ صرف نوآبادی لوئر باری دوآب کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔

کئی گذشتہ سالوں سے رقبہ جات نوآبادی کی مقامی جماعتوں کو معقول عطیہ جات دینا گورنمنٹ کا باقاعدہ دستور رہا ہے۔ڈسٹرکٹ بورڈوں کو سڑکوں کے لئے جو عطیہ جات دئے گئے ہیں اور جنکا ذکر پہلے آچکا ہے اون کے علاوہ مونسپلٹیوں اور رقبہ جات مشتہرہ تعمیرات قصبہ جات کے لئے عطیہ جات بھی دئے گئے ہیں۔سال رواں میں جو رقم اسطرح نوآبادی نہر لوئر باری دوآب کو دی گئی وہ ۲۱۰۴۵۸ روپیہ تھی۔اون جدید سڑکوں کا

"(د) آنریبل ممبر کی توجہ گورنمنٹ کے پروگرام دربارہ ترقی ورنیکلر تعلیم کیطرف منعطف کی جاتی ہے جیسا کہ وہ آنریبل مسٹر رچی کی سی ایم چٹھی نمبری ۲۶۱-ایس-مورخہ ۲۴-اگست سنہ ۱۹۱۸ع میں بالتفصیل درج ہے اور جسکی ایک نقل کونسل کی میز پر ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۸ع کو رکھی گئی تھی۔

"رقبہ نہر باری دوآب میں ہردو اضلاع منٹگمری اور ملتان کے حصے شامل ہیں اس پنجسالہ پروگرام سے جسکا ذکر پہلے آچکا ہے یہ بات ظاہر ہے کہ عرصہ پنجسالہ میں ابتدائی سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع کے دوران میں ان دو اضلاع میں ۹ موجودہ ورنیکلر مڈل اور ۲۸۳ پرائمری مدارس کے علاوہ ۲ ورنیکلر مڈل اور ۸۰ پرائمری سکول کھولنے کی تجویز ہے"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

ایکٹ ۱۳ مصدرہ سنہ ۱۸۵۹ع کا زرعی مزدوروں پر عدم اطلاق۔

۱۱—"(الف) کیا گورنمنٹ اس بات سے آگاہ ہے کہ ایکٹ نمبر ۱۳-سنہ ۱۸۵۹ع زرعی مزدوروں پر اطلاق پذیر نہیں ہوتا (ب) چونکہ وہ زرعی مزدور جو اس زرعی سال کی بابت جسکے لئے وہ کام کرنے کا معاہدہ کرلیتے ہیں پیشگی رقم لیکر بسا اوقات اپنے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مالکان اراضی کو سخت نقصان اور تکلیف ہوتی ہے اور نیز یہ کہ محض دیوانی چارہ جوئی کافی ثابت نہیں ہوتی اسلئے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ایکٹ ہذا کے اطلاق کو زرعی مزدوروں پر توسیع دینے کے متعلق کارروائی کریگی؟"۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا—

"انڈین کونسل میں ایک مسودہ بغرض ترمیم ایکٹ ہذا پیش کیا گیا ہے اور بغرض استصواب رائے متداول کیا گیا ہے۔ آنریبل ممبر کی تجویز پر بیشتر اس کے کہ گورنمنٹ ہند کو کوئی جواب دیا جائے غور کیا جائیگا"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

بعض قابلیتیں رکھنے والے سکھ رائے دہندگان کی تعداد۔

۱۲—"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی صوبہ کے ہر ایک ضلع میں مندرجہ ذیل قابلیتوں والے سکھ رائے دہندگان کی تعداد بتلائیگی۔

"(الف) نمبردار-ذیلدار-انعامدار یا سفید پوش۔

"(ب) مالکان اراضی جنکی کھاتہ یا حصہ کھاتہ پر معاملہ زمین ۵۰ روپیہ سالانہ سے کم نہ تشخیص کیا جاتا ہو۔

"(ج) سرکاری مزارعہ جنکے پاس زمین زیر ایکٹ اراضی نوآبادی پنجاب (ایکٹ پنجاب نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۱۲ع) یا ایسے ٹھیکہ دار جنکے ٹھیکہ کی میعاد زیر قواعد اراضی بنجر کم از کم ۱۰ سال ہو اور ایسی زمین کے متعلق ہو جو صورت میں معاملہ زمین کم از کم ۵۰ روپیہ سالانہ تشخیص کیا جاتا ہو۔

"(د) کم از کم ۵۰ روپیہ سالانہ کے معاملہ زمین کے مفروض الیہم۔

"(ہ) انکم ٹیکس ادا کرنے والے اصحاب۔

"(و) افواج ہند کے ریٹائرڈ اور پنشن یافتہ افسران (کمشنڈ اور نان کمشنڈ افسران)۔

"(ز) وہ اصحاب جن کے پاس ایسی زمین ہو جسپر ۵۰۰ روپیہ سالانہ معاملہ زمین تشخیص کیا جاتا ہو۔

"( ) وہ اصحاب جو ۵۰۰ روپیہ سالانہ کی معاملہ زمین کے مفروض الیہم ہوں۔

آنریبل مسٹر ہیلیفیکس نے جواب دیا۔

"فی الحال گورنمنٹ کے پاس وہ اطلاع نہیں ہے جو آنریبل ممبر کو درکار ہے یہہ اطلاع فراہم کی جارہی ہے اور وہ حاصل ہونے پر اطلاع عام کے لئے گزٹ پنجاب کے ساتھہ شایع کی جائیگی"

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا۔

ضلع جالندھر میں ایکٹ دختر کشی-

۱۳- ایکٹ دختر کشی نمبر ۸ مصدرہ سنہ ۱۸۷۰ء۔

"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی قسمت جالندھر کے ہر ایک ضلع کے گاؤں کے نام بتائیگی جن پر ایکٹ دختر کشی اطلاق پذیر ہے اور نیز ایکٹ ہذا کے اطلاق کی تاریخ ؟

"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا یہہ امر واقعہ ہے کہ ان مواضعات میں مردہ لڑکی کی لاش کا صرف اسوقت تصفیہ کیا جاتا ہے جب کہ پولیس تحقیقات کرنے کے بعد یہہ رائے دے کہ موت قدرتی اسباب کیوجہ سے ہوئی ہے ؟۔

"کیا گورنمنٹ ہر ایسے موضع کے متعلق ان وارداتوں کی تعداد بتائیگی جن میں پولیس کی تفتیش پر یہہ بات ثابت ہوئی کہ موت قدرتی بواعث کے علاوہ کسی دوسری وجہ سے ہوئی اور ہر گاؤں میں ان وارداتوں میں سے کتنی صورتوں میں ایکٹ ہذا کے اطلاق پذیر ہونے کے وقت سے کسی لڑکی کے قتل کے متعلق مقدمات دائر کئے گئے اور انکا کیا نتیجہ نکلا ؟۔

"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی مذکورہ بالا گاؤں میں سے ایسے گاؤں پر سے ایکٹ مذکور کی رو سے عاید شدہ بندشوں کو ہٹا دیگی جن میں کبھی کوئی مقدمہ کامیابی کے ساتھہ دائر نہیں کیا گیا اور نہ ایکٹ ہذا کے اطلاق کے وقت سے پولیس نے کبھی موت کی وجہ کے متعلق کوئی شبہ کیا ہے تاکہ ان گاؤں کے باشندگان کو اس قانون کیوجہ سے بیجا تکلیف۔بے آرامی۔اور پریشانی نہ ہو۔

"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ ان گاؤں میں سے کتنوں میں کسی لڑکی کی شادی سے متعلقہ خرچ کی رقم گورنمنٹ کے حکم سے مقرر کی جاتی ہے اور کہ وہ رقم کس قدر ہے ؟۔

"کیا گورنمنٹ ازراہ شفقت ہر ایسے گاؤں کے متعلق ایسی صورتوں کی تعداد بیان فرمائیگی جن میں اس قاعدہ کی خلاف ورزی کی گئی اور نیز ان مقدمات کی تعداد (اگر کوئی ہو) جو خلاف ورزی کے لئے کئے گئے اور نیز ایسے مقدمات کے نتائج اور کیا گورنمنٹ ازراہ شفقت ان بندشوں کو رفع کریگی ؟"۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا۔

"مطلوبہ اطلاع مقامی طور پر فراہم کی جارہی ہے اور جونہی کہ وہ مکمل ہوجائیگی آنریبل ممبر کو بہم پہونچا دی جائیگی"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا۔

بعض قصبہ جات میں سٹا-

۱۴- "کیا گورنمنٹ اس بات سے آگاہ ہے کہ حد سے زیادہ منافع اور ایک قسم کا جوا جسے سٹا کہتے ہیں یہہ دونوں موجودہ گراں قیمتوں کے بڑے بڑے اسباب ہیں اور کہ صوبہ کے بڑے بڑے قصبوں میں ان کی بہت گرم بازاری ہے۔ کیا گورنمنٹ سٹا بازی کو روکنے کے لئے کوئی قانون وضع کرنے یا دیگر ذرایع اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے"۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا۔

گورنمنٹ اوس گراں قیمتوں کے ...

خرابی کا انسداد کرنے کے لئے ایک مسودہ تیار کیا گیا تہا ۔ مگر یہ تصفیہ کیا گیا تہا کہ گورنمنٹ ہند ابہی اس سوال پر غور کر رہی ہے اور اسلئے مقامی حکومت نے مناسب سمجھا کہ مقامی قانون وضع کرنے سے پیشتر مزید اطلاع کا انتظار کیا جائے حال ہی میں اس بات کے متعلق تحقیقات کی گئی ہے کہ گورنمنٹ ہند اس معاملہ پر غور کرنے کے بعد کس نتیجہ پر پہنچی ہے اور جواب کا انتظار کیا جا رہا ہے ۔

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ نے سوال کیا۔۔

پنجاب میں طریق بیگار۔ ۱۵ کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا پنجاب میں طریق بیگار کو روکنے کے متعلق سر ڈینلس فٹس پیٹرک صاحب کی گورنمنٹ کا مشہور و معروف اعلان ابہی تک قانعذالعمل ہے ؟ کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ اس اعلان کے احکام کی اکثر خلاف ورزی کی جاتی ہے اور کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اوس اعلان کو دوبارہ جاری فرمائیگی اور اسکی تعمیل عام پر زور دیگی ؟"

" کیا گورنمنٹ متعلقہ محکمہ جات کے افسروں کو دوران دورہ پر میں دیہاتیوں کی طرف سے ضروری اشیاء کے بہم پہنچائے جانے کے موجودہ طریق کی جگہ نیک طریق جاری کریگی ؟"

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" پنجاب میں بیگار کی ممانعت کے متعلق جنوری سنہ ۱۸۹۴ء کا اعلان جس کا حوالہ دیا گیا ہے منسوخ نہیں ہوا ۔معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ دس سالوں کے دوران میں صرف چہہ شکایات گورنمنٹ کو براہ راست کی گئی ہیں یہہ گمان غالب ہے کہ اور شکایات بہی کی گئی ہوں اور اون کا مقامی حکام نے باقاعدہ تدارک کیا ہو۔

" اعلان کے تجویز کردہ مکرر اجراء اور اوس کے احکام کی عام تعمیل کرانے کے متعلق گورنمنٹ اس معاملہ میں کوئی کار روائی کرنے سے پیشتر اوس کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار کریگی جو جنوری میں اون افسروں کو جو دورہ پر ہوں ضروری اشیاء کے بہم پہنچانے کے بہترین ذرائع پر غور کرنے کیلئے مقرر کی گئی تہی"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا۔۔

۱۶ ۔" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی قیمتوں کے بڑھ جانے کے باعث معیشت کے گران خرچ کو مد نظر رکہتے ہوئے پنجاب کی جملہ ملازمت ہائے صوبہ جس میں تمام دفاتر کا عملہ کلرکان بہی شامل ہے کی تنخواہ میں اضافہ فرمائیگی ؟"

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔۔

" آنریبل ممبر کی توجہ اس مضمون کے متعلق مرسلہ مسودہ مالی روئداد بابت سنہ ۲۱—۱۹۲۰ ء کی یاد داشت ممبر خزانہ کے فقرہ ۲۴ کی طرف دلائی جاتی ہے"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا۔۔

پٹواریوں اور قانونگوؤں کی تنخواہ میں اضافہ۔ ۱۷ ۔" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی قیمتوں کے بڑھ جانے کے باعث معیشت کے گران خرچ کو مد نظر رکہتے ہوئے پٹواریوں اور قانونگوؤں کی تنخواہ میں اضافہ فرمائیگی ؟"

" کیا گورنمنٹ براہ کرم مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا پٹواری اوس وقت جبکہ اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی کے لئے تحصیل یا ضلع کے صدر مقامات میں بلائے جاتے ہیں مواجب سفر کے حقدار ہوتے ہیں اگر ہاں تو کس شرح پر ؟"

" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اوس صورت میں جبکہ کوئی مواجب سفر واجب الادا نہ ہوں اون کو

آنریبل مسٹر ڈیبگن نے جواب دیا۔۔

"پٹواریوں اور قانونگوؤں کے مشاہرہ کو بڑھانے کی تجاویز جو پیش ہوئیں گورنمنٹ کے زیر غور ہیں اور اب وہ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کئے جانے کے لئے تیار ہیں۔

کسی عدالت میں حاضر ہونے کے علاوہ سفر کے لئے پٹواریوں کو مالی اورش کے وضع کردہ احکام کے بموجب اوس عدالت سے سوا جب سفر الاؤنس ملتا ہے جس میں وہ حاضر ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی کے لئے تحصیل یا ضلع کے صدر مقامات میں بلائے جاویں تو وہ زیر دفعات ۱۰۱۱ اور ۱۰۱۲ مجموعہ قواعد ملازمت سول چہارم قسم کے عہدہ داروں کی طرح سفر بذریعہ ریل گاڑی کے موجب سفر کے حقدار ہوتے ہیں بشرطیکہ ریل کے ذریعہ سفر کی اجازت اوس ضلع کے کلکٹر نے دیدی ہو جس میں وہ ملازم ہوں لیکن سڑک کے راستہ سفر کے لئے کوئی مواجب نہیں دئے جاتے۔

"پٹواریوں کے مواجب سفر کے متعلقہ قواعد پر گورنمنٹ فی الحال نظر ثانی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا۔۔

۱۸۔۔ "کیا گورنمنٹ اس بات سے آگاہ ہے کہ ملازمت تعلیم صوبہ یا ملازمت تعلیم ہند میں ۷ ہندو اکائی انسپکٹروں اور ملازمت تعلیم صوبہ میں ۱۱ اسسٹنٹ انسپکٹروں میں سے فی الحال صرف ایک سکھ انسپکٹر ہے؟ کیا گورنمنٹ ملازمت تعلیم صوبہ کی موجودہ خالی اسامی پر عہدہ انسپکٹر کو پُر کرتے وقت سکھوں کی نا کافی نیابت پر غور فرمائیگی؟"۔ *[حاشیہ: …یہ انسپکٹران مدارس۔]*

آنریبل مسٹر رائٹ نے جواب دیا۔۔

"جواب اثبات میں ہے"۔

"محکمہ معائنہ کی اوس مکرر تنظیم کو مد نظر رکھتے ہوئے جو عنقریب ہونے والی ہے فی الحال موجودہ خالی جگہ کو پُر کرنے کا ارادہ نہیں ہے"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا۔۔

۱۹۔۔ "کیا گورنمنٹ شاخ معائنہ میں سکھوں کی کمی سے آگاہ ہے یعنی ملازمت تعلیم صوبہ کے ڈسٹرکٹ انسپکٹروں اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹروں کے درمیان؟ کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اوس سکیم مکرر تنظیم میں جس کا اثر عملہ معائنہ تعلیم پر ہوگا سکھوں کی دیرینہ شکایت کو رفع کرنے کے متعلق کارروائی کریگی۔ اور کیا گورنمنٹ سکھوں کی سکھ قسمتوں اور سکھ اضلاع میں تعیناتی کرنے کا انتظام کریگی؟"۔ *[حاشیہ: …م معائنہ … میں سکھوں … کی کمی۔]*

آنریبل مسٹر رائٹ نے جواب دیا۔

"گورنمنٹ شاخ معائنہ میں سکھوں کی کمی سے آگاہ ہے اور سکیم مکرر تنظیم میں آنریبل ممبر کی تجویز کا خیال رکھیگی"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا۔۔۔

۲۰۔۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ہندوستانیوں کی روزمرہ کی خوراک یعنی گھی اور دودھ کی بھاری قیمتوں کے اسباب بیان فرمائیگی اور آیا گھی اور دودھ کی بہم رسانی کو بڑھانے کے متعلق کوئی تدابیر زیر غور ہیں اگر ہیں تو کیا؟"۔ *[حاشیہ: …ی اور … دودھ کے … ات فروخت … اسباب۔]*

آنریبل مسٹر گو نسنگ نے جواب دیا۔۔

اور وجہ یہ ہے کہ ان اشیاء کے پیدا کرنے والوں کا معیار زیست بھی بلند ہو گیا ہے۔ اس بات کے ثابت کرنے کی شہادت موجود ہے کہ جو گھی اور دودھ وہ پیدا کرتے ہیں وہ اب بہ نسبت پہلے کی اوسے اچھے زیادہ استعمال میں لانے لگ گئے ہیں گھی میں بھی ناجائز فائدہ اوٹھانے کا کسیقدر رواج ہو گیا ہے۔

" گورنمنٹ ہذا کی درخواست پر بلوچستان صوبہ ہذا میں بلوچی (جو مویشیوں کی ایک اہم منڈی ہے) در آمد کرنے کی خاص سہولتیں بہم پہونچانے پر رضامند ہوگی ہے اور حال ہی میں گورنمنٹ ہند سے کہا گیا ہے کہ وہ صوبہ سے بچھڑوں کو بذریعہ ریل برآمد کرنے کی ممانعت کردے۔

" گورنمنٹ نے حال ہی کے قانون میں نو آبادی اراضیات دوآب میں ۴ بڑے بڑے اور ایک درمیانے طول و عرض کے ایسے فارموں کے لئے زمین دی ہے۔ جب ان فارموں میں جانوروں کی ایسی تعداد ہوجائیگی جس کے لئے وہ مقصود ہیں تو یقیناً گھی اور دودھ کی قیمتوں پر اس کا مفید اثر پڑیگا۔

" اول الذکر شے کی صورت میں جیسا کہ آنریبل ممبر کو بے شک معلوم ہے حال ہی میں خفیف سی کمی ہی ہے "

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا۔

مویشیوں کی بیشی یا کمی۔

۲۱۔ " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی گذشتہ سے پہلی تعداد شماری مویشیان کے مقابلہ میں گذشتہ تعداد شماری مویشیان کی کمی یا بیشی (خاص کر گائے اور بھینس کی) بیان فرمائیگی ؟ "۔

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا۔

" مطلوبہ اطلاع فی الحال بہم نہیں پہنچائی جا سکتی کیونکہ اوس تعداد شماری مویشیان کے اعداد جو حال ہی میں کی گئی تھی اس دفعہ کے وسط سے پہلے مکمل نہیں ہوسکتے "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا ---

دودھ دینے والی گائیوں اور بھینسوں کی برآمد۔

۲۲۔ " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ان مویشیوں کی (خاص دودھ دینے والی گائیوں اور بھینسوں کی) تعداد بیان فرمائیگی جو گذشتہ تین سالوں کے دوران میں صوبہ سے برآمد کئے گئے اور کیا گورنمنٹ نے اس برآمد کو روکنے کے لئے کوئی تدابیر اختیار کی ہیں یا اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے "۔

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا ---

" (الف) ایک نقشہ جس سے شاخدار مویشیوں کی درآمد اور برآمد ظاہر ہوتی ہے رکھا گیا ہے دودھ دینے والی گائیوں اور بھینسوں کے متعلق علیحدہ اعداد قابل استفادہ نہیں ہیں۔

" (ب) مویشیوں کو ہندوستان سے باہر بھیجنے کی ممانعت کا سوال اور اوس اثر کے متعلق جو جانوروں کی کمی پر ہوتا ہے زرعی اجلاس کو گذشتہ بورڈ میں جو بمقام پوسہ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء میں منعقد ہوا تھا بحث کیگئی تھی۔

" بورڈ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ برآمد کی وجہ سے مویشیوں کی کوئی نمایاں تخفیف ظاہر نہیں ہوتی اور کہ ہر صورت میں ممالک غیر کی برآمد دیگر صوبوں کی برآمد کا ایک قابل نظر انداز حصہ ہے۔ اوس سب کمیٹی نے جس نے اس معاملہ کی چھان بین کی تھی پنجاب کے مفاد کی بڑے زور سے نیابت کی تھی کیونکہ اس میں کرنل جی۔ کے والکر صاحب ڈائریکٹر آف زراعت اور دیگر صاحبان بطور ممبر شامل تھے۔

... قابل استفادہ ہیں برآمد کے مقابلہ

نقشہ جس سے گذشتہ تین سالوں میں سے ہر ایک کے لئے پنجاب میں سے شالیں دار مرغیوں کی خالص برآمد ظاہر ہوتی ہے —

سال			درآمدگیاں	برآمدگیاں	خالص برآمدگی	کیفیت
سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع	...	..	۹۹۳۸	۳۰۰۰۷	۲۰۰۶۹	
سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	..	...	۱۳۳۵۰	۳۳۰۶۹	۱۹۷۷۱۲	
				۱۳۷	*۱۳۷	* ان اعداد سے برآمد پٹ ریشہ سوک ظاہر ہوتی ہے باقی کے تین سالوں میں کوئی برآمد پٹاریشہ سوک نہیں ہوئی۔
سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع	...	...	۲۳۱۹۵	۳۶۶۰۵	۱۳۳۱۱	
					خالص درآمدگیاں	
سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	...	...	۱۴۳۲۲	۱۲۹۴۳	۱۶۷۹	
(یکم اپریل لغایت ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ع)			...	...	...	

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا —

۳— "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل کی اطلاع کیلئے بیان فرمائیگی کہ آیا سکھ قیدیوں کو در آں حالیکہ وہ جیل خانہ میں ہوں پاجامے کی (جو سکھ مذہب کی نشانی ہے) پہننے کی اجازت دی جاتی ہے؟ اگر نہیں تو کیا گورنمنٹ یہ قاعدہ بنا دیگی کہ آئندہ اونہیں یہ نشانیاں پہننے کی اجازت ہوگی"؟

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا —

قید خانہ کی مقررہ پوشاک سے وہ پنجابی کنگوٹی ہے جو گذشتہ ۵۵ سالوں سے ہمارے قید خانوں میں استعمال کیجا رہی ہے۔

"سنہ ۱۹۱۹ع میں چیف خالصہ دیوان کو ایک استفسار کے جواب میں یہ اطلاع دی گئی تھی کہ قیدیوں کی طرف سے کنگوٹی کے پہننے کے بر خلاف اگر کوئی اعتراض ہوا تو وہ صرف چند واپس آمدہ تارکان وطن کیطرف سے ہوا تھا جنہوں نے ہندوستان سے باہر رہنے کے عرصہ میں سکھوں کی رسوم کو ترک کردیا تھا اور جنکے واپس آنے پر اونکی قوم نے بالعموم اونہیں قوم سے خارج کر دیا تھا۔ معلوم ہوا کہ اونکا اعتراض کسی مذہبی خیال سے نہیں تھا بلکہ حکام جیل کو پریشان کرنے کے خیال سے تھا۔

" کنگوٹی کی جگہ سکھ قیدیوں کے لئے کوئی موزوں بدل ملنا مشکل ہے۔ حکام جیل پگڑی کو پسند نہیں کرینگے لیکن گورنمنٹ کنگوٹی کی جگہ کسی دیگر ایسی پوشاک سے کو مقرر کرنے کے امکان پر تجاویز کرنے کے لئے تیار ہے جسکا نمونہ گورنمنٹ کے پاس بھیجا جائے۔ اس اثناء میں صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانجات یہ احکام صادر فرما رہے ہیں کہ کوئی سکھ جو کنگوٹی ...

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا —

سکھ قیدیوں کا ٹوپی پہننا۔

۲۴ — "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی یہ بیان فرمائیگی کہ سکھ قیدیوں کو دوران حوالات و قید خانہ میں سرپر ٹوپیاں پہننے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے؟

کیا گورنمنٹ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ٹوپی پہننا سکھ مذہب کے اصولوں کے مطابق معلوم ہے براہ مہربانی یہ قاعدہ بنا دیگی کہ سکھ قیدیوں کو ٹوپیوں کی جگہ پگڑیاں دی جاویں؟"۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا —

"سوال کے پہلے حصہ کا جواب اثبات میں ہے"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا —

جیلخانہ میں سکھوں کی مذہبی رسوم۔

۲۵ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا جیل خانہ میں ہندو، مسلمانوں اور سکھ قیدیوں کو مذہبی رسوم اور رسم نیم (نمازیں جو مذہب کی رو سے مقررہ اوقات پر ادا کی جاتی ہیں) ادا کرنے کے متعلق سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں؟ اگر نہیں تو کیا گورنمنٹ اس بارہ میں ضروری کارروائی کریگی؟"۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا —

"موجودہ قاعدہ کی رو سے سکھ قیدیوں کو کیس اور کنگھا رکھنے کی اجازت ہے۔ وہ اوس لمبے کی چھوٹی جوتی دراز ن (کچھہ) پہنتے جو دوسرے قیدی پہنتے ہیں۔ اونہیں کرپان رکھنے کی اجازت نہیں ہوتی کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ان دو اشیاء کو ناجائز اغراض کیلئے استعمال کریں۔ نظام جیل کی خاطر گورنمنٹ اس قاعدہ میں تبدیلی کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہے"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا —

اون اشخاص کی تعداد بلحاظ مذہب جنکو خاص عدالت ملتان نے سزا دی۔

۲۶ — "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی (۱) خاص عدالت ملتان کیطرف سے سزا یافتہ اشخاص کی تعداد (بلحاظ مذہب) مع اون جرم کی تشریح کے بیان فرمائیگی جس کی علت میں وہ سزایاب ہوئے (۲) بیان فرمائیگی کہ ہر مذہب کے کتنے اشخاص انقضائے سزا پر رہا کئے گئے اور (۳) کتنے سزا میں تخفیف ہونے کی وجہ سے اور کتنے سزا کے معاف ہونے کی وجہ سے رہا کئے گئے۔ اور موخر الذکر میں (۴) یہ بتلائیگی کہ ان کی تاریخ رہائی کونسی ہے؟"۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا —

"اون اشخاص کی تعداد کے متعلق جنکو ملتان سپیشل ٹربیونل نے سزا دی اور اون جرائم کے متعلق جنکی پاداش میں وہ سزایاب ہوئے مطلوبہ اطلاع حسب ذیل ہے: —

"زیر دفعہ ۳۹۵ تعزیرات ہند — ۲ ہندو — ۲۳ مسلمان — ایک خاکروب۔

"زیر دفعہ ۳۹۵ — ۴۳۶ — ۱۰۹ تعزیرات ہند — صرف ایک مسلمان۔

"زیر دفعہ ۳۹۵ و ۳۰۶ تعزیرات ہند — ۴ ہندو — ۴۲ مسلمان۔

"زیر دفعہ ۳۱۲ تعزیرات ہند — ۲ مسلمان۔

... موجود نہیں ... اطلاع فراہم کی

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

" ۲۷—کیا گورنمنٹ براہ مہربانی مطلع فرمائیگی کہ ہر ایک مذہب کے کس قدر اشخاص کو کن جرائم کے متعلق خاص عدالت ہائے (تحفظ ہند) کی طرف سے سنہ ۱۹۱۹ء سے پہلے سزائیں ملی تھیں اور ہر ایک مذہب کے کس قدر اشخاص کو سزاؤں کی تخفیف یا معافی کی وجہ سے اور ترحم خسروانہ کی طفیل میعاد سزا کے گذرنے پر رہا کیا گیا تھا "۔

آنریبل مسٹر فرانچ نے جواب دیا—

" اون اشخاص کی کل تعداد جنکو مقدمات موسومہ مقدمات سازش میں سنہ ۱۹۱۹ء کے پہلے عدالت ہائے تحفظ ہند کی طرف سے سزائیں ملیں جماعت وار حسب ذیل ہے :—

سکھ	ہندو	مسلمان—
۱۲۷	۱۷	۵

" ملزموں کو زیادہ تر زیر دفعات ۱۲۱ و ۱۲۱-الف اور تعزیرات ہند کی متعلقہ دفعات کے ماتحت سزائیں دی گئیں تھیں۔

" ان میں سے ون اشخاص کی تعداد جن کو اپنی سزا بھگتنے کے بعد رہا کیا گیا حسب ذیل تھی :—

سکھ ۷ — ہندو ۲—

" اعلان شاہی کے مطابق ۱۴ سکھوں—دو ہندؤں اور دو مسلمانوں کو رہا کرنے کا حکم صادر کیا گیا ہے "۔

" سردست جیل میں موجودہ اشخاص کی تعداد حسب ذیل ہے :—

سکھ ۳۶— ہندو ۵—

" ان میں سے چند ایک اشخاص کا معاملہ بہ زیر غور ہے "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

۲۸— " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی سنہ ۱۹۱۹ء کی شورش و بغاوت میں ماخوذ شدہ اون سیاسی مجرموں کی تعداد بیان کریگی جو (الف) گورنمنٹ کی طرف سے (ب) ہائی کورٹ کے ججوں کی سفارش پر یا (ج) ترحم خسروانہ کی طفیل رہا کئے گئے اور نیز ہر ایک مذہب کے اون مجرموں کی تعداد سے مطلع کریگی جنکو ترحم خسروانہ سے بہرہ اندوز نہیں کیا گیا اور ایسے مجرموں کو ترحم خسروانہ سے محروم رکھنے کی وجوہات بھی بیان کریگی "۔

آنریبل مسٹر فرانچ نے جواب دیا—

" اگر اصطلاح " سیاسی قیدیوں " میں آنریبل ممبر ان جملہ اشخاص کو نہیں شامل کرتے ہیں جنکو گذشتہ اپریل کی شورش کے متعلق سزائیں دی گئیں تو تعداد حسب ذیل ہیں :—

	تعداد
" (الف) اون قیدیوں کی تعداد جنکو گورنمنٹ ہند کی طرف سے وقتاً فوقتاً رہا کیا گیا	۲۳۱
" (ب) اون قیدیوں کی تعداد جنکو سزاؤں کی نظر ثانی کرنے والے ججوں کی	

"اس قسم کے ۹۰ قیدی اس وقت جیل خانہ میں موجود ہیں جن میں ۲۱ ہندو — ۱۶ سکھ اور ۵۳ مسلمان ہیں۔ ان میں سے چند ایک اشخاص کا معاملہ ہنوز زیر غور ہے۔ ان اشخاص کے معاملہ پر جنکو رہا نہیں کیا گیا کونسل میں فرداً فرداً بحث کرنا ممکن نہیں ہے اور اونکو رہا نہ کرنے کے متعلق عام وجوہات معلوم کرنے کے لئے میں آنریبل ممبر کی توجہ حال ہی کی اوس بحث کی طرف مبذول کرتا ہوں جو امپیریل کونسل واضع آئین و قوانین میں اس معاملہ پر کی گئی ہے"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا—

مارشل لا سے پہلے سزا یافتہ اشخاص پر اعلان ترحم خسروانہ کی توسیع۔

"۲۹ — کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا ترحم شاہی کا اعلان اون سیاسی مجرموں پر اطلاق پذیر کیا گیا ہے جنکو لاہور و دہلی کی اون عدالتوں کی طرف سے جو مقدمات موسومہ مقدمات سازش لاہور دہلی کی تجویز کے لئے زیر ایکٹ تحفظ ہند مقرر کیا گیا تھا مارشل لا سے پہلے سزائیں دی گئی تھیں اور اگر ایسا ہوا ہے تو اس طرح رہا شدہ اشخاص کی تعداد اور نیز بلحاظ مذہب اون اشخاص کی تعداد سے مطلع فرمائیگی جن کو فرمان شاہی مذکورہ سے بہرہ اندوز نہیں کیا گیا اور نیز آخر الذکر صورت میں ترحم خسروانہ سے محروم رکھنے کی وجوہات بیان کریگی"

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

"میں نے سوال نمبر ۲۷ کے جواب میں جو اعداد بیان کئے ہیں اون سے اون اشخاص کے متعلق جن کو لاہور کی عدالتوں نے سزائیں دیں اس سوال میں مطلوبہ اطلاع مل جائیگی۔ جیسا کہ میں نے سوال نمبر ۲۸ کے جواب میں ابھی بیان کیا ہے کونسل میں اون اشخاص کے معاملہ پر فرداً فرداً بحث کرنا ممکن نہیں جن کو رہا نہیں کیا گیا

"مقدمہ سازش دہلی میں سزا یافتہ اشخاص میں سے اس وقت جیل خانہ میں صرف ایک شخص موجود ہے اور اوسکا معاملہ گورنمنٹ زیر غور ہے"۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لال بھارگو نے سوال کیا۔۔

ان گزیٹڈ عملہ کی تنخواہ کی نظرثانی۔

"۳۰ — (الف) جملہ اشخاص متعلقہ کی تشویش کو دور کرنے کی غرض سے کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ صوبہ کے اون جملہ نان گزیٹڈ عملہ جات کی تنخواہ کی نظر ثانی کی تجاویز (جوکہ تنخواہ کی نرخ حالیہ مروجہ بدوران جنگ یا بعد از جنگ کے لحاظ سے مقرر نہیں کی گئی) کب تک مکمل ہونگی اور اون پر کس وقت عمل در آمد کیا جائیگا۔

"(ب) اوس سخت تکلیف کی وجہ سے جو اشیاء کی ان نرخوں کی وجہ سے لوگوں کو پیش آرہی ہے کیا گورنمنٹ گورنمنٹ ہند سے یہ سفارش کریگی کہ وہ عارضی الاؤنس جو گورنمنٹ ہند نے ۷۵ روپیہ ماہوار تک تنخواہ کے سرکاری نان گزیٹڈ ملازمون کے لئے منظور کئے ہیں اون ملازمون کو بھی دئے جائیں جن کی ماہوار تنخواہ ۱۵۰ روپیہ یا اس سے کم ہے۔

آنریبل مسٹر گبسن نے جواب دیا۔۔

"(الف) اوس تاریخ کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے جس تاریخ تک صوبہ کے جملہ نان گزیٹڈ عملہ جات کی تنخواہ کی نظر ثانی کی تجاویز عمل میں آ جائینگی لیکن گورنمنٹ اسکی ضرورت سے پورے طور پر آگاہ ہے ... کے متعلق گورنمنٹ ہند کی ... ہر طرح کوشش کی جا رہی ہے جن

فیصلہ کیا گیا ہے کہ تجاویز مندرجہ ضمن (الف) منظور کے مکمل ہونے تک عارضی الاؤنس کو موجودہ حدود
تک ہی محدود رکھا جائے "۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لال بھارگو نے سوال کیا۔۔

دودھ دینے والے مویشیوں کی بر آمد کی ممانعت۔

" ۳۱—دودھ دینے والے مویشیوں کی گرانی قیمتوں اور دودھ دینے والے مویشیوں کا سب سے عمدہ جماعتوں پر دام جانے کے لحاظ سے کیا گورنمنٹ زائد امکان ایسے مواشی کے اخراج کے لئے جانے کا ( ) کرنے کی ممانعت پر غور کریگی "۔

آنریبل مسٹر ٹاؤن زنڈ نے جواب دیا۔۔۔

" میں آنریبل ممبر کی توجہ اوس جواب کی طرف دلوانا چاہتا ہوں جو آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ کے ہمچو قسم کے سوال کا قبل ازیں دیا جا چکا ہے "۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لال بھارگو نے سوال کیا۔۔

رجسٹرہا ئے پیدائش و اموات کے اندراجات کے معائنہ کے متعلق قواعد۔

" ۳۲—(الف) کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ آیا پیدائش و اموات کے اون رجسٹروں کے اندراجات کے معائنہ کے متعلق کوئی قواعد ہیں جو تھانوں میں رکھے جاتے ہیں اور بعد ازاں دفاتر صاحبان سول سرجن میں بھیج دئے جاتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ ایسے قواعد کی ایک نقل میز پر رکھیگی۔

" (ب) اگر کوئی ایسے قواعد موجود نہیں ہیں تو کیا گورنمنٹ اس امر کے لحاظ سے کہ ایسے اندراجات شہادتوں میں کارآمد ثابت ہوتے ہیں اور عدالتوں کی کارروائیوں میں اونکی اکثر ضرورت پڑتی ہے ایسے قواعد مرتب کرنے کی مناسبت پر غور کریگی جنکے مطابق لوگ مجوزہ فیس ادا کرکے رجسٹر ہائے مذکور کو ملاحظہ کرسکیں "۔

آنریبل کرنل ڈیوڈسن نے جواب دیا۔۔۔

" (الف) ایسے کوئی قواعد موجود نہیں ہیں "۔
" (ب) معاملہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے "۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لال بھارگو نے جواب دیا۔۔۔

پراونشل ایجوکیشنل سروس (ملازمت تعلیم صوبہ) کی تنخواہ میں اصلاح۔

" ۳۳—(الف) کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ آیا اس کی توجہ اوس مضمون کی طرف دلائی گئی ہے جو " ملازمت تعلیم صوبہ کے ایک عہدہ دار کا روزنامچہ " کے عنوان سے اخبار ٹریبیون کی اشاعت مورخہ ۷ فروری ۱۹۲۰ع میں شایع ہوا ہے۔

(ب) کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ ملازمت تعلیم صوبہ کی تنخواہ مشاہرہ میں حقیقی اصلاح کی کب توقع کی جاسکتی ہے "۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا۔۔۔

" سوال کی شق (الف) کا جواب مثبت میں ہے۔

" شق (ب) کے جواب میں واضح ہونا چاہئے کہ ملازمت تعلیم صوبہ کے مسئلہ کا حل اوس فیصلہ پر ہے جو ملازمت تعلیم ہند (انڈین ایجوکیشنل سروس) کے آخری بندوبست کا کیا جائیگا یہ سوال اب گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور یہ امید ہے کہ اسبارہ میں ایک قطعی اعلان عنقریب کیا جائیگا "۔

آنریبل ملک محمد امین خان نے سوال کیا۔۔

ضلع کیمبل پور

" ۳۴—کیا گورنمنٹ کو اون خوفناک اموات کا علم ہے جو مواضعات شکا و ...ڈیا تحصیل کیمبل پور

آنریبل کرنل ڈیوکسن نے جواب دیا—

"گورنمنٹ کو مواضعات شنکا و نرتوپا میں وباء انفلوانزا کے نمودار ہونے اور اوسکی وجہ سے الیم التعداد اموات کا علم ہے"۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان نے سوال کیا—

"۳۵۔ کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ :—

"(الف) مجموعہ الصدر مواضعات کی آبادی کتنی ہے۔

"(ب) مواضعات مذکور میں بیماری کی موجودہ حالت کیا ہے۔

"(ج) اس وقت تک اموات کی تعداد کیا ہے۔

"(د) بیماری مذکور کے انسداد کے لئے جسنے مواضعات مذکور میں قہر مچا رکھا ہے حکام نے کیا کارروائی کی ہے"۔

آنریبل کرنل ڈیوکسن نے جواب دیا—

"(الف) موضع شنکا کی آبادی ۱۹۱۷ اور نرتوپا کی آبادی ۳۷۸۷ ہے۔

"(ب) بیماری مذکور وسط فروری سے کم ہونی شروع ہوگئی۔

"(ج) ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء سے جبکہ بیماری مذکور پہلی دفعہ نمودار ہوئی ۲۳ فروری سنہ ۱۹۲۰ء تک موضع شنکا میں اموات کی تعداد ۵۰۴ ہے اور نرتوپا میں تعداد اموات ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء سے ۲۴ فروری سنہ ۱۹۲۰ء تک ۲۷۸ ہے۔

"(د) صاحب سول سرجن نے بیماری مذکور کے نمودار ہونے کی اطلاع پہنچنے پر وباء زدہ مواضعات کا دورہ کیا۔ بیماروں کو بذات خود ملاحظہ کیا۔ ضروری ادویات تقسیم کیں اور کنوؤں میں غرغرے اور المھیوں کو صاف کرنے و مکانوں کو خالی کرنے و بیماروں کو علیحدہ رکھنے اور دھوآں سے وباء کا اثر زائل کرنے کے متعلق ہدایات صادر کیں رسالہ تقسیم کئے اور بیماری کا ٹیکہ کرانے کی ہدایت کی۔ بہت سے لوگوں نے طبی امداد سے فائدہ اُٹھانے سے انکار کر دیا لیکن بعد میں فروری کے مہینہ میں جبکہ نمبردار نے خود ٹیکہ کرانا منظور کر لیا تو دیہاتی بھی آمادہ ہوگئے اور ٹیکہ کی تجویز کو پسند کیا۔ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۲۰ء تک ۲۰۰ ٹیکے لگائے گئے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے پچاس چوہدریاں کو بہ پر لیکر اون اشخاص کے استعمال کے لئے دیہات میں بھیجیں جو اپنے گھروں کو خالی کرنا چاہیں لیکن رہائش کے متعلق اپنا انتظام خود نہ کرسکیں۔ ضلع کا کل عملہ طاعون جس میں ایک اسسٹنٹ سرجن و کمپاونڈر و سپروائیزر اور قلی شامل تھے کل عرصہ کے دوران میں دیہات مذکور میں انفلوانزا کے متعلق خاص کام پر تعینات رہے اور ایک اور اسسٹنٹ سرجن کو اس کام پر لگانے کا حکم دیا گیا تھا لیکن سول سرجن نے اوس کی خدمات کو ضرورت نہ سمجھی"۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان نے سوال کیا—

۳۶—"اگر سوال ۳۵ (د) کا جواب یہ ہے کہ "ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی" تو کیا گورنمنٹ اس بیماری کے انسداد کے لئے کوئی فوری کارروائی کریگی"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔۔۔

سرکاری اغراض کے لئے موضع مہامیر میں حصول اراضی۔

۳۷۔ "(الف) کیا گورنمنٹ کی توجہ اس شکایت کی طرف دلائی گئی ہے جو "قانون ملـ حصول اراضی کے غلط استعمال" کے عنوان سے پیسہ اخبار لاہور کی اشاعت مورخہ ۲۵- اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ میں شایع ہوئی تھی۔

"(ب) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان کریگی کہ یہہ بیان کس حد تک صحیح ہے کہ پولیـ سکول اور دیگر اغراض کے لئے جو اراضی جبراً حاصل کی گئی تھی وہ ان اغراض کے لئے استعمال نہ کی گئی جن کے واسطے وہ حاصل کی گئی تھی بلکہ اس میں کچھہ اراضی کھیل کے میدان کے طور استعمال کی گئی ہے اور باقی ماندہ خالی پڑی ہوئی ہے۔

"(ج) اگر بیان مذکور فی الواقع درست ہے تو کیا گورنمنٹ موضع مہامیر سے کچھہ اـ اراضی حاصل کرنے کے معاملہ پر مکرر غور کریگی"۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا۔۔۔

"(الف) گورنمنٹ کی توجہ اس سے پہلے مضمون زیر بحث کی طرف مبذول نہیں کرائـ گئی تھی لیکن مالکان اراضی مہامیر کی عرضداشت مورخہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء جس کا ذکر مضـ مذکور میں درج ہے اسی طرح با قاعدہ وصول ہوئی تھی جس طرح کہ ایک اسی طرح کا اردو میمورنڈ مورخہ ۵ نومبر سنہ ۱۹۱۹ء وصول ہوا تھا۔

"(ب) پولیس سکول کے لئے جو زمین حاصل کی گئی تھی وہ اس غرض کے لئے استعمال نہیں کی گـ کیونکہ لاہور میں سکول مذکور کے قیام کی تجویز ترک کردی گئی تھی۔ لیکن سنہ ۱۹۱۰ء میں اور اس کے بـ سنہ ۱۹۱۵ء میں یہہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اراضی مذکور کو لاہور کی روز افزوں پبلک ضرورتوں کے متعلق استعمـ کی غرض سے رہنے دیا جائے۔ فی الحال اراضی مذکور کو اس وقت تک جبتک کہ اس کی پبلک ضروریات متعلق ضرورت نہیں پڑتی دیگر اغراض کے واسطے مختصر وقتوں کے لئے پٹہ پر دے دیا جاتا ہے۔ ۱۵ کـ اراضی پر عمارت واقع ہیں۔ ۲۴ کنال اراضی مزروعہ ہے اور ۸۸۵ ۱- ایکڑ اراضی گولف کلب کو پٹہ پر دیگئی ہے۔

"(ج) گورنمنٹ میاں میر میں مزید اراضی حاصل کرنے کا وعدہ نہیں کرسکتی۔ لیکن اگر کسی وقـ اراضی کسی ایسی غرض کے لئے مطلوب ہوئی جس کے واسطے اراضی زیر بحث موزوں ہوسکے تو گورنمنـ کوئی مزید اراضی حاصل کرنے کی بجائے اراضی مذکور کو استعمال کرنے کی مناسبت پر غور کریگی"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین کی طرف سے ایک مزید سوال۔

"سوال نمبر ۳۷ کے حصہ (ب) کے متعلق گورنمنٹ لاہور کی ان پبلک ضرورتوں کی نوعیت بیان کرـ جن کے واسطے کہا جاتا ہے کہ اراضی مذکور رکھی گئی ہے اور نیز یہہ بیان کریگی کہ وہ اغراض کونسے ہیں جـ واسطے اراضی مذکور گذشتہ ۱۰ سال یا اس سے کم و بیش عرصہ کے اندر استعمال کی گئی ہے"۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا۔

"بہتر ہوگا کہ پہلے اس سوال کی مجھے اطلاع دی جائے"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔

سب اورسیران صیغہ تعمیرات سرکاری کی

۳۸۔ "کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ آیا سب اورسیران صیغہ تعمیرات سرکاری نے عرصہ سنہ ۱۹۱۲ لغایت سنہ ۱۹۱۷ء کے دوران میں ۳ یا ۴ میمورینڈل ارسال کئے تھے اور کہ آیا اشتہار نمبری ۰۶۱۸۔ ای-اـ

آنریبل مسٹر ووڈز نے جواب دیا۔

"جواب مثبت میں ہے"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔

سب اوورسیئر کا درجہ

۳۹۔ "کیا گورنمنٹ کی توجہ ان مضامین کی طرف دلائی گئی ہے جو "رسالہ انگریزی آر کینٹنگ" بابت ماہ ... سنہ ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۶ و ۷ بابت ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء کے صفحات ۹ و ۱۰ پر اور بابت اپریل سنہ ۱۹۱۹ء کے صفحہ ۷ پر شائع ہوئے ہیں اور جس میں سب اوورسیئروں کے عملہ کی مکرر تنظیم اور درجہ پر تنقید کی گئی ہے"۔

آنریبل مسٹر ووڈز نے جواب دیا۔

"جواب نفی میں ہے"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین نے ضمنی سوال کیا۔

"کیا میں یہ سوال کر سکتا ہوں کہ ان بعد پرچہ مذکور آنریبل ممبر کو ملتا رہا ہے"۔

آنریبل مسٹر ووڈز نے جواب دیا۔

"وہ خاص پرچہ میری نظر سے نہیں گذرا"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔

سب اوورسیئر کی تنخواہ

"کیا گورنمنٹ بیان کریگی کہ آیا یہ امر واقع ہے کہ اسکیم مذکور کے چھپنے کے بعد سب اوورسیئر اپنے محکمہ کی وساطت سے بذریعہ عرضداشت گورنمنٹ کی خدمت میں یہ عرض کرتے رہے ہیں کہ جدید اسکیم اونکی حالت کو سنوارنے کی بجائے بلحاظ مجموعی اور بھی خراب کر دیگی۔

"(الف) کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ آیا یہ امر واقع ہے کہ مکرر تنظیم کی اسکیم میں سب اوورسیئروں کی ترقی کی شرح قریباً ۳ روپیہ سالانہ سے گھٹا کر ایک روپیہ ۳ آنے سالانہ کر دیا گیا ہے اور اول درجہ کے عہدوں کی فیصدی کو ۵۸ سے گھٹا کر ۱۲ فیصدی کر دیا گیا ہے۔

"(ب) کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ آیا یہ امر واقع ہے کہ پورانی اسکیم کے مطابق ۶۰ یا ۷۰ روپیہ ماہوار تنخواہ لینے والے سب اوورسیئروں کی تنخواہ کو گھٹا کر ۵۰ یا ۵۵ روپیہ ماہوار کر دیا گیا ہے اور کہ جدید اسکیم میں ان کو اول درجہ سے دوم درجہ میں کر دیا گیا ہے۔

"(ج) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان کریگی کہ آیا یہ امر واقع ہے کہ قدیم اسکیم کے مطابق ایک سب اوورسیئر ۷ یا ۸ سال کی حسن خدمات کے بعد درجہ اول میں ترقی پا سکتا تھا لیکن جدید اسکیم کے مطابق وہ ۱۷ سال تک عمدہ ملازمت انجام دینے کے بغیر یہ درجہ حاصل نہیں کر سکتا"۔

آنریبل مسٹر ووڈز نے جواب دیا۔

"جواب مثبت میں ہے۔

"(الف) جواب نفی میں ہے۔

اوور سیئروں کو جو میعاد وقت کی شرط کے مطابق بعض درجوں کے قابل نہیں تھے اون درجوں پر واپس کر دیا گیا ہے جنکے واسطے وہ قابل تھے لیکن اس تجویز سے اونکو تنخواہ میں کوئی نقصان نہیں ہوا کیونکہ اون کو ذاتی الاؤنس اس قدر دیدیا گیا ہے جس سے اونکی تنخواہیں اون درجوں کی تنخواہوں کے برابر ہوجاتی ہیں جس سے اونکو واپس کیا گیا ہے۔

" (ج) یہہ امر واقع ہے کہ ترقی کے درجوں کے سابقہ اسکیم کے مطابق ایک سب اوورسیئر ۷ یا ۸ سال کی ملازمت کے بعد درجہ اول میں ترقی پاسکتا تھا لیکن طریق مذکورکا نقص یہہ تھا کہ اوس کے مطابق ترقیوں کا ملنا اتفاقیہ اسامیوں کے خالی ہونے پر موقوف تھا اور جہاں ایک طرف ناواجب سرعت کے ساتھ ترقیوں ملنے کا امکان تھا وہاں اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ترقی کا موقع ملنے میں ناواجب تاخیر کے ہونے کا احتمال بھی پایا جاتا تھا ۔ ترقی کے راسته میں موجودہ رکاوٹ اوسی طریق کا نتیجه ہے جسکو دور کرنے کے لئے قدامت ملازمت کے لحاظ سے ترقی دینے کا جدید معیار تیار کیا گیا ہے "۔

" آنریبل ممبر کی توجہ اوس جواب کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے جو میں نے اس موضوع کے متعلق کونسل ہذا کے گذشته اجلاس میں آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند کے سوال نمبر ۷۰ کا دیا ہے "۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا :-

" ۴۱ - کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی که آیا یہه امر واقع ہے که دیگر محکمه جات میں یعنی سب اسسٹنٹ سرجنوں اور سب انسپکٹروں کے محکموں میں اس قسم کے ادنے عہدہ داروں کی تنخواہ ۲۵ و ۳۰ روپیه سے بڑھاکر ۴۵ و ۵۰ روپیه کردی گئی ہے "۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا :-

" سول سب اسسٹنٹ سرجنوں کی تنخواہ یکم اپریل سنه ۱۹۱۹ع سے حسب ذیل طریق میں بڑھائی گئی تھی :-

	معیار قدیم	معیار جدید
	روپیه	روپیه
درجه چهارم ...	۳۰ ...	۳۵
" سوم ...	۴۵ ...	۶۰
" دوم ...	۵۵ ...	۷۰
" اول ...	۶۵ ...	۸۰
جماعت دوم درجه اعلے	۸۰	۹۵
" اول " اعلے ...	۱۰۰ ...	۱۱۰

" جمله سب انسپکٹروں کی تنخواہ سنه ۱۹۰۶ع میں بہ طریق ذیل بڑھادی گئی تھی :-

	معیار قدیم	معیار جدید
	روپیه	روپیه
درجه اول ...	۸۰ ...	۱۰۰
" دوم ...	۶۵ ...	۸۰
" سوم ...	۵۰ ...	۷۰

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا:-

اوور سیئروں سب اوور سیئروں کا مواجب اسپ

۴۲-" (الف) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان کریگی کہ آیا اوور سیئروں و سب اوور سیئروں کو ۳۰ روپیہ و ۱۵ روپیہ مواجب اسپ ملتا ہے"۔

"(ب) اگر ملتا ہے تو کیا گورنمنٹ بیان کریگی کہ اوور سیئروں و سب اوور سیئروں کے زیر اہتمام سب ڈویژن حلقے کی وسعت ایک ہی ہے۔

"(ج) اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ وہ وجوہات بیان کریگی کہ جنکی بنا پر سب اوور سیئروں کو مواجب اسپ اوور سیئروں کی نسبت نصف مقدار میں ملتا ہے"۔

آنریبل مسٹر ووڈز نے جواب دیا:-

"(الف) جواب مثبت میں ہے۔

"(ب) اوور سیئروں کے زیر اہتمام علاقہ اکثر وسعت رکھتا ہے جس قدر کہ سب اوور سیئروں کے زیر اہتمام ہوتا ہے مگر اوور سیئر بسا اوقات سب ڈویژن کا اہتمام اپنے ذمہ لیتا ہے ... حقدار ہوتا ہے اور اوسکا درجہ سب اوور سیئر کے درجہ سے بالاتر ہوتا ہے۔

"(ج) اوور سیئروں و سب اوور سیئروں کے مواجب اسپ گورنمنٹ ہند نے مقرر کئے ہوئے ہیں اور دفعہ ۷۷:۱۰- مجموعہ قواعد ملازمت سول میں درج ہیں۔

"لوکل گورنمنٹ کو اون وجوہات کا علم نہیں ہے جنکی بناء پر گورنمنٹ ہند نے ان مواجب کو مقرر کیا تھا"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا:-

اخبارات و اشخاص کے داخلہ پنجاب کے احکام امتناعی کی تنسیخ

۴۳-" کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ع سے کس قدر اخبارات و اشخاص کے داخلہ پنجاب کے متعلق احکام امتناعی کو منسوخ کیا گیا ہے"۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا:-

"یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ع سے ۵ اخبارات و ۳ اشخاص کے داخلہ پنجاب کے متعلق احکام امتناعی کو منسوخ کیا گیا ہے"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا:-

اخبارات و اشخاص کے داخلہ پنجاب کے احکام امتناعی کی تنسیخ

۴۴-" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی فرمائیگی کہ کس قدر اشخاص و اخبارات کے داخلہ پنجاب کے متعلق احکام امتناعی (اگر کوئی ہیں) اس وقت نافذ العمل ہیں"۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا:-

"کسی شخص کو اس وقت پنجاب میں داخل ہونے کی ممانعت نہیں ہے۔ البتہ چھ اخبارات کو داخلہ کی ممانعت ہے"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا:-

پنجاب کی شورش و بدامنی کے باعث نظر بند شدہ و جیلخانوں میں محبوس اشخاص کی

۴۵-" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اون اشخاص کی کل تعداد بیان فرمائیگی جو اعلان شاہی کے صدور کے وقت اور ۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع کو :-

(الف) تابع احکام نظر بندی تھے- اور

(ب) پنجاب کی شورش بابت سنہ ۱۹۱۹ع کے متعلق جیل خانوں میں تھے"۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا —

" اعداد حسب ذیل ہیں —

	اعلان شاہی کے صدور کے وقت	۵ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع کو
نظر بند اشخاص کی تعداد ...	۱۴۳	۵
شورش کے متعلق جیلخانوں میں محبوس اشخاص کی تعداد	۸۲۸	۹۰ "

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا —

۴۶ — " جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی پنجاب کی کارروائی صیغہ ہوم (پولیس ، نمبری ۳۰۸۹ پس (ہوم پولیس) مورخہ ۴ - نمبر سنہ ۱۹۱۹ع کے فقرہ ۱ کے حوالے سے کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ آیا صوبہ میں لاپتہ فوجی مفروروں کی تعداد میں اس وقت تک کوئی حقیقی کمی ہوئی ہے اگر نہیں تو اس ناپسندیدہ اور خطرناک جماعت کے تدارک کے لئے کیا کارروائی کی جارہی یا تجویز کی جارہی ہے " ۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا —

" اگرچہ لاپتہ مفروروں کی فیصدی میں حقیقی کمی ہوئی ہے - لیکن اصل تعداد میں بیشی ظاہر ہوئی ہے - گرفتاریاں باقاعدہ عمل میں آرہی ہیں لیکن جماعت مذکور کے افراد نے ابھی تک اپنے آپکو خطرناک ثابت نہیں کیا " ۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا —

۴۷ — " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ ہائی کورٹ کے انضباط سے پہلے عرصہ پانچ سالہ کے دوران میں چیف کورٹ میں زیر تجویز مرافعہ اول کی تعداد میں تخفیف کرنے کے متعلق کوئی کارروائی کی گئی ہے اگر کی گئی ہے تو کس قسم کی کارروائی کی گئی ہے اور ان کوششوں میں کس حد تک کامیابی ہوئی ہے " ۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا —

" گورنمنٹ کو معلوم ہوتا ہے کہ جج صاحبان ہائی کورٹ میں مقدار کرہ زیر تجویز اپیلات اول کی تعداد کی بیشی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - وہ ان اپیلوں کی مثل کو ماہانہ ملاحظہ کرتے ہیں اور انکی تعداد کو کم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں - لیکن اپیلات فوجداری کے کام کے بھاری بوجھ کی وجہ سے ہائی کورٹ کو دیوانی زیر تجویز اپیلات کی تعداد میں تخفیف کرنے میں مشکل پیش آتی ہے ۔

" اس امر کو مد نظر رکھکر کہ پنجاب کے جیلخانوں میں داخل شدہ زیر قصاص مجرموں کی تعداد اوسطاً بنگال و مدراس و بمبئی و بہار اور اڑیسہ اور آسام کے جملہ جیلخانوں میں داخل شدہ مجرموں کی مجموعہ تعداد سے زیادہ ہے تو اس وقت اور توجہ کا کچھ اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو ہائی کورٹ کے جج صاحبان کو اپنے کام کے اس نہایت ہی اہم شعبہ پر صرف کرنی پڑتی ہے - فوجداری کام کے لئے ہر ہفتہ میں ۳ دن مخصوص ہوتے ہیں جن میں سے اوسطاً ۲½ دن صرف قتل کے مقدمات کے تصفیہ پر صرف ہوتے ہیں " ۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا —

۴۸ — " (الف) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا ہائی کورٹ میں زیر تجویز

میں دیوانی اپیل عام طور پر تاریخ ارجاع کے کم از کم تین سال بعد ڈویژن بانچ کے سامنے سماعت کے لئے پیش ہوجاتی ہے اور فسٹ اپیل (مرافعہ اول) کا فیصلہ ڈویژن بانچ میں عام طور پر ۴ یا ۵ سال سے کم عرصہ میں نہیں ہوتا۔

"(ج) کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ اس نقص کے ازالہ کے لئے گذشتہ ۲ سالوں کے دوران میں کیا کارروائی کی گئی ہے"۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا۔۔۔

"صورت حال یہہ ہے کہ ہائی کورٹ میں زیر تجویز اپیلات اول کی تعداد میں بدستور اضافہ ہوتا رہا ہے۔

"(ب) نظم و نسق عدالت گستری دیوانی کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۷ع میں یہہ مذکور تھا کہ اول یا ثانی دیوانی مرافعہ (اپیل) جو ڈویژن بانچ میں سماعت کے لئے پیش ہوتی ہے کام کی اجتماع کی وجہ سے تاریخ ارجاع سے ۳ سال کے اندر سماعت نہیں ہوسکتا۔ اکثر صورتوں میں ایسی اپیل کا فیصلہ ڈویژن بانچ میں بہ تاریخ مزید ہوجاتا ہے۔

"(ج) ہائی کورٹ کے انضباط سے پہلے پانچ سالوں کے دوران میں کام میں امداد دینے کے لئے ہمیشہ ۲ یا ۳ زائد جج مقرر کرتے تھے اور ہائی کورٹ کی کل جمعیت وہی ہے جو اس سے پہلے چیف کورٹ کی تھی"۔

آنریبل خان بہادر میان فضل حسین نے سوال کیا۔۔۔

ضلع ڈیرہ غازیخان میں معاملہ زمین بصورت جنس۔

۴۹۔۔۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ صوبہ کے کس قدر اضلاع میں معاملہ زمین جنس کی صورت میں لیا جاتا ہے۔ اور کیا گورنمنٹ ان اضلاع کا نام بتائیگی"۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا۔۔

"صوبہ کے کسی ضلع میں بھی گورنمنٹ معاملہ زمین جنس کی صورت میں وصول نہیں کرتی۔ لیکن ضلع ڈیرہ غازیخان میں ضوابط سرحد نمبر ۷۔ مصدرہ سنہ ۱۸۷۴ع کے مطابق گورنمنٹ ہند کی منظوری سے جو سنہ ۱۸۷۸ع میں حاصل ہوئی تھی معاملہ زمین کے بعض مفروض الیوم کو یہہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنا واجب الوصول معاملہ زمین تشخیص شدہ مساوی مقدار میں بصورت جنس وصول کیا کریں۔ اس طریق کی مفصل کیفیت ضلع کے پہلے باقاعدہ اور دوسرے انتظام ثانی شدہ بندوبستوں کی آخری رپورٹوں اور نیز گزیٹیئر میں چھپی ہوئی ملیگی"۔

آنریبل خان بہادر میان فضل حسین نے سوال کیا۔۔۔

۵۰۔۔۔ "کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ آیا ضلع ڈیرہ غازیخان میں۔۔

ایضاً۔

"(الف) معاملہ زمین بہت سی صورتوں میں جنس میں وصول کیا جاتا ہے اور (ب) متعدد صورتوں میں معاملہ زمین مالک کی طرف سے اپنی زمین کے ایک حصہ کے لئے نقد اور دوسرے حصہ کے لئے جنس میں ادا کیا جاتا ہے"۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا۔۔

"(ب) اغلباً یہہ سچ ہے کہ بعض صورتوں میں ضلع ڈیرہ غازیخان کا مالک اراضی اپنے معاملہ زمین کا ایک حصہ نقد اور دوسرا حصہ جنس میں مفوض الیہ کو ادا کرتا ہے۔"

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔۔

۵۱۔۔" کیا گورنمنٹ ضلع ڈیرہ غازیخان کے اون مالکان اراضی کی کل تعداد بیان کریگی جو اپنا معاملہ زمین کلاً یا جزواً جنس میں ادا کرتے ہیں - اور کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ کس قدر جاگیرداروں کو گورنمنٹ کی طرف سے معاملہ زمین جنس میں ادا کرنے کا اختیار حاصل ہے"۔ (ضلع ڈیرہ غازیخان میں معاملہ زمین بصورت جنس۔)

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا۔۔

" ضلع ڈیرہ غازیخان کے اون مالکان اراضی کی تعداد جو معاملہ زمین طریق مبینہ کے مطابق ادا کرتے ہیں فی الحال ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہے لیکن یہہ کہا جا سکتا ہے کہ اس طریق کا اثر کلاً یا جزواً ۳۲ مواضعات پر پڑتا ہے - اون جاگیرداروں کی تعداد ۶ ہے جن کو معاملہ زمین جنس میں وصول کرنے کا اختیار ہے - اور یہہ ہر شش جاگیردار ضلع ڈیرہ غازیخان کے چہ بڑے بلوچ تمنوں کے معاملہ سردار ہیں۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔۔

۵۲۔۔" کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ کیا ضلع ڈیرہ غازیخان میں زرعی اراضی کے مالک جن کو معاملہ زمین جنس میں ادا کرنا پڑتا ہے تو حکام سے یہہ استدعا نہیں کرتے کہ معاملہ نقد وصول کیا جایا کرے اور کیا اس قسم کی عرضداشتیں سنہ ۱۹۱۷ء میں جبکہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر ضلع ہذا کا دورہ کرتے تھے تو اونکی خدمت میں اکثر پیش نہیں کی گئیں"۔ ([ڈی]رہ غازیخان [م]یں معاملہ [ز]مین جنس [م]یں وصول [ک]رنے کی [ب]جائے نقد [و]صول کرنا۔)

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا۔۔

" گذشتہ تین سالوں کے دوران میں مالکان اراضی کی طرف سے متعدد عرضداشتیں گورنمنٹ اور نیز فنانشل کمشنر کو وصول ہوئي ہیں جن میں یہہ اعتراض کیا گیا ہے کہ مفوض الیہ معاملہ زمین جنس میں وصول نہ کیا کریں یہہ نہایت ہی مشکل سوال ہے اور اسکے متعلق اسوقت اور نیز ایک مدت مدید سے اس خیال سے بڑی پوری تحقیقات اور غور و خوض ہورہي ہے تا کہ اس کے متعلق گورنمنٹ کي طرف سے کار روائي کی جائے جو مناسب حال ہو"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔۔

۵۳۔۔" کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگي کہ۔ ([ضلع ڈیرہ] [غ]ازیخان میں مقدمات جرگہ۔)

(الف) اون مقدمات کي کل تعداد کیا ہے جو گذشتہ عرصہ پانچ سالہ مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء کے دوران میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیرہ غازیخان کی طرف سے سپرد جرگہ کئے گئے - اور

"(ب) اون مقدمات کی کل تعداد کیا ہے جنہیں گذشتہ عرصہ پنجسالہ مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء کے دوران میں پولیس نے سشن سپرد کرنے کے بعد واپس لیکر ضلع ڈیرہ غازیخان میں سپرد جرگہ کیا۔ اور کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگي کہ اون اشخاص کی کل تعداد کیا ہے جن کو جرگہ نے مقدمات مذکورہ شق (الف) و (ب)

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" عرصہ پنجسالہ مختتمہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ع کی بابت اعداد ذیل میں درج ہیں۔

اون مقدمات کی تعداد جنکو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیرہ غازیخان نے جرگہ کے سپرد کیا۔	سزا یافتہ اشخاص کی تعداد	بری یا رہا شدہ اشخاص کی تعداد۔	
(الف) ۹۴۸	۶۹۳	۲۵۶	
اون مقدمات کی تعداد جنکو سشن سپرد کرنے کے بعد واپس لیکر جرگہ کے سپرد کیا گیا۔	سزا یافتہ اشخاص کی تعداد	بری یا رہا شدہ اشخاص کی تعداد۔	
(ب) ۷	۳	۲	

" ایک مقدمہ زیر تجویز ہے۔

آنریبل ممبر نے اپنے سوال کے شق (ب) میں ان مقدمات کی تعداد پوچھی ہے " جنکو پولیس نے واپس لیا "۔ میں آنریبل ممبر کی آگاہی کے لئے یہہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ مقدمات کو پولیس واپس نہیں لے سکتی۔ ضوابط جرائم سرحدی کی دفعہ ۱۵ کی رو سے پرووکار سرکار کو یہہ اختیار حاصل ہے کہ وہ مقدمات کو عدالت سشن سے اوس صورت میں واپس طلب کرے جب کسی ملزم شخص کے متعلق حکم سزا یا بریت صادر ہونے سے پہلے کمشنر یا ڈپٹی کمشنر کی طرف سے اوس کو مقدمہ کے واپس لینے کا تحریری حکم صادر ہو "۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔

اون اشخاص کی تعداد جو ضلع ڈیرہ غازیخان سے بدر کئے گئے۔

۵۴۔ " کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ اون اشخاص کی تعداد کیا ہے جو زیر دفعہ ۳۶ - ایکٹ ضوابط جرائم سرحدی گذشتہ ۱۵ سالوں کے دوران میں ضلع ڈیرہ غازیخان سے بدر کئے گئے - اور کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ کیا بدر شدہ اشخاص میں سے ایک آنریری مجسٹریٹ تھا اور دوسرا اب آنریری مجسٹریٹ اور آنریری منصف ہے۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" زیر دفعہ ۳۶ - ضوابط جرائم سرحدی عرصہ سنہ ۱۹۱۱ع لغایت سنہ ۱۹۱۹ع کے دوران میں ضلع ڈیرہ غازیخان سے ۹ اشخاص شہر بدر کئے گئے۔ کاغذات کے تلف ہوجانے کی وجہ سے سنہ ۱۹۱۱ع سے پہلے سالوں کے اعداد قابل استفادہ نہیں ہیں۔

" سوال کے باقی حصہ کا جواب مثبت میں ہے "۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔

آنریری مجسٹریٹونکا ڈیرہ غازیخان میں فوجی پولیس متعین سرحد کا تنخواہ دار جمعدار ہونا۔

۵۵۔ " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی فرمائیگی کہ کیا آنریری مجسٹریٹ فوجی پولیس مقیم سرحد کا تنخواہ دار جمعدار بھی ہوتا ہے "۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" ضلع ڈیرہ غازیخان میں تین آنریری مجسٹریٹ فوجی پولیس مقیم سرحد کے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۳] لاہور — ۲۶ مارچ (مجریہ ۲-اپریل) سنہ ۱۹۱۹ع-یوم جمعہ [جلد ۵۸

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جسنے بغرض وضع آئین و قوانین اجلاس کیا۔

(گذشتہ سے پیوستہ

مرتبہ مسودہ مالی روداد بابت سنہ ۲۱—۱۹۲۰ع

آنریبل مسٹر گبسن۔

"یور آنر میں مرتبہ مسودہ مالی روداد بابت سنہ ۲۱—۱۹۲۰ع پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں میں اپنی تقاریر سے پہلے معذرت کے طور پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔فنانشل ممبر کے عہدہ پر ایک نئے آدمی کی حیثیت میں اور اپنے عہدہ کی ذمہ واریوں سے کسی قدر مرعوب ہوکر آج کی آزمائش کے لئے تیاری کرنے کے وقت پہلا کام جو قدرتاً میں نے کیا یہہ تھا کہ اپنے پیشرو کی ان تقاریر سے جسارت حاصل کرنے کی کوشش کروں جو انہوں نے ایسے مواقع پر کی تھیں۔مجھے کچھ اس خیال سے بہبودی سی معلوم ہوتی ہے کہ

میرے پیشرو کے وقت میں کونسل اجلاسات کی عادی تھی اور اب بھی بلاشبہ وہ اپنے ممبر خزانہ سے یہہ توقع رکھتی ہے کہ خزانہ کے بیجان قالب میں ظرافت کی رنگ آمیزیوں سے تازہ روح پھونکیں۔ حالے میں اپنے پیشرو کی اوس لاثانی قوت دماغی کی سچے دل سے تعریف کرتا ہوں جس سے وہ اس خشک مضمون کو ظرافت کی چاشنی سے مزین کر لیتے تھے۔ لیکن میں اون کی برابری نہیں کرسکتا۔ لہذا میں کونسل ہذا سے افسوس کے ساتھہ استدعا کرتا ہوں کہ اگر میری تقریر میں اوس قسم کی چاشنی موجود نہ ہو جو میرے ذکی و فہیم پیشرو نے مارچ کے خرگوشوں اور پولیٹکل کی رقاصہ کے دلنواز و دلآویز ذکر سے پیدا کی تھی تو مجھے معذور سمجھا جائیگا۔

میں مالی روئداد کی جزویات پر بحث کرنا نہیں چاہتا کیونکہ وہ اوس یادداشت میں پورے طور پر درج ہیں جو ممبر صاحبان کے ہاتھہ میں موجود ہے اور کیونکہ اونکی تشریح مختلف محکمات کے مہتمم ممبر صاحبان زیادہ قابلیت و خوبی کے ساتھہ کرینگے۔ میں صرف امور مذکور کے متعلق اون امور کا اجمالی ذکر کر دینا چاہتا ہوں جو اوس میں مذکور نہیں ہیں۔ میں پہلے سال رواں کے اعداد و امور کا ذکر کرنا چاہتا ہوں بجٹ احتیاط کے ساتھہ تیار کیا گیا تھا۔ یہہ معلوم تھا کہ فصل ربیع کمزور ہوگی۔ جنگ کی وجہ سے کفایت شعاری کی جو قیود عاید کی گئی تھیں اونکو گورنمنٹ ہند نے پورے طور پر نرم نہیں کیا تھا اور یہہ توقع تھی کہ تجارت جنگ کے اثرات سے صرف بتدریج خلاصی حاصل کریگی۔ فصل ربیع توقع سے بھی زیادہ خراب ہوئی اور اپریل کی شورش نے تجارت کو بہت درہم برہم کر دیا۔ نرخ گراں رہے اور بہت سا غیر متوقع خرچ ہوا۔ لیکن بارش اگرچہ دیر سے شروع ہوئی اور قبل از وقت بند ہوگئی مگر عمدہ ہوئی اچھی ہوئی اور فصل خریف اگرچہ ایسی بافراغت نہیں تھی جتنی کہ ہندوستان کے دوسرے حصص میں ہوئی مگر وہ بحیثیت مجموعی اوسط سے زیادہ تھی اور غلہ یا چارہ کا سب خوف رفع ہوگیا۔ لیکن نرخ غلہ ہائے خوردنی کی برآمد کی سخت نگرانی کے باوجود جو گندم و انگور کی صورت میں بدستور جاری ہے کم ہونے کی بجائے نہایت ہی بڑھ گیا ہے۔ نرخ کے از حد گراں ہونے کی وجہ جزواً سنہ ۱۹۱۸ع کی موسمی بارشوں کا نہ ہونا ہے۔ لیکن اس کا بڑا سبب بلاشبہ وہ عظیم الشان اضافہ ہے جو نوٹوں و روپیہ وغیرہ کے جمع ہوجانے اور پیداوار کی کمی کی وجہ سے تمام دنیا کے نرخوں میں ہوا لیکن خواہ اسکی وجہ کچھہ ہی کیوں نہ ہو گرانی نرخ سے مقررہ آمدنی کے لوگوں کو سخت تکلیف ہوئی ہے اور ہورہی ہے اور مزدوروں کے اخراجات اور مصالحہ کی خرید میں اور تنخواہ کے سرکاری ملازموں کو الاؤنس دینے کی صورت میں گورنمنٹ کو بہت بڑا فالتو خرچ برداشت کرنا پڑا ہے۔ برخلاف اس کے فصل ربیع کے دوران میں بارش کی قلت اور موسمی بارش کے دیر سے ہونے اور جلدی بند ہوجانے کی وجہ سے نہری آبپاشی کی بہت بڑی مانگ ہوئی۔ اس مانگ کی وجہ سے اور اس کے ساتھہ جدید جاری شدہ انہار پر معمول کے مطابق توسیع ہونے سے غیر مستقل معاملہ زمین میں بڑا اضافہ ہوا۔ ساتھہ ہی اس کے عام اقتصادی حالات تجارت کے حق میں مفید تھے اور گرانی نرخ کی وجہ سے جہاں ایک طرف ملک کے ایک حصہ کو سخت تکلیف ہوئی وہاں دوسری طرف زراعت پیشہ و تجارتی اقوام کی جیبوں میں کثرت کے ساتھہ روپیہ داخل ہوا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسٹامپ و انکم ٹیکس اور آبکاری کی واصلات توقع سے بہت زیادہ بڑھ گئیں۔ ان مختلف اسباب کے اثر کا نتیجہ یہہ ہے کہ آمدنی میں ۵۸½ لاکھ کا اضافہ ہوکر اوسکی ۵۹۱ لاکھہ کی رقم مندرجہ بجٹ سے بڑھکر ۶۵۰ لاکھہ ہوجانے کی توقع ہے۔ لیکن اس میزان میں سے ۲۲½ لاکھہ کی وجہ وہ اضافہ ہے جو امپیریل روپیہ سے پراونشل محاصل کو ملنے والے خالص عطیہ جات میں ہوا ہے۔ اس اضافہ کا بجٹ کو مرتب کرتے وقت اندازہ نہیں لگایا جاسکتا تھا۔ اور اصل محاصل کا اضافہ ۳۶ لاکھہ ہے۔ قریباً کلہم گراں نرخوں کی وجہ سے تخمینہ شدہ خرچ ۶ کروڑ ۳۹ لاکھہ ہے یا بالفاظ دیگر رقم مندرجہ بجٹ سے ۲۲½ لاکھہ زاید ہے۔ پس ۱۱ لاکھہ کا متوقع خسارہ ۳۳ لاکھہ کی بیشی میں بدل گیا ہے یا یوں کہو کہ میں اوس قدر رقم بڑھ گئی ہے جو امپیریل و پراونشل انتقالات کے مابین بڑھی ہے اس رقم کو نکالکر آمدنی و خرچ ٹھیک ایک دوسرے کے برابر ہے اور اگر تخمینہ جات کے ہردو کہاتوں میں غیر متوقع اعلی نرخوں کے اثر کو نظر انداز کردیا جائے۔ تو اوس کمال کی حیرت انگیز دلیل ملتی ہے جو میرے پیش رو نے اپنا بجٹ مرتب کرنے میں ظاہر کیا تھا۔

* اب میں آئندہ سال کے اعداد کی طرف متوجہ ہوتا ہوں - آمدنی کا تخمینہ اس اُمید پر لگایا گیا ہے کہ وہ اسباب جو سال قریب الاختتام میں عمل کرتے رہے ہیں اگلے سال کے نتائج پر بھی اثر ڈالتے رہینگے - زراعت کے نکتہ خیال سے یہہ بجا طور پر توقع کی جا سکتی کہ آئندہ سال زیادہ خوش گوار ہوگا کیونکہ فصل ربیع کا بافراغت ہونا قریباً یقینی امر ہے - فصل خریف کا مستقبل ہمیشہ نا معلوم ہوتا ہے جسکی وجہ سے بجٹ مرتب کرنے میں احتیاط کرنی پڑتی ہے - لیکن یہہ فرض کر سکتے ہیں کہ وہ متوسط درجہ کی یا اسکے قریب قریب ہوگی - یہہ توقع کرنے کی اور کوئی وجہ نہیں کہ صوبہ کی معمولی ترقی میں یا زرعی و تجارتی اقوام کی خوشحالی میں کمی ہوگی - آخیر میں لیکن سب سے ضروری بات یہہ ہے کہ موجودہ گراں نرخوں میں کسی حقیقی کمی کے ہونے کی اُمید نہیں ہے جسکی وجہ (جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے) وہ عالمگیر اسباب ہیں جو صرف آہستہ آہستہ ہی نابود ہو سکتے ہیں - لہٰذا ہم موجودہ سال کی اعلے آمدنی کے مقابلہ میں ۱۱½ لاکھ کے واجبی اضافہ کا بجٹ تیار کر رہے ہیں - یہہ اضافہ اور بھی زیادہ ہوتا اگر بنجر اراضیات و سرکاری محالات کی فروخت کی واصلات میں ۱۲ لاکھ کی متوقع کمی نہ ہوتی - یہہ سرکاری محالات و بنجر اراضیات کی مقدار سابقہ نو آبادیوں کے پورہ جانے کے باعث اوس وقت تک نا گزیر طور پر کم ہو جائیگی جب تک کہ نئی آبادیاں قائم نہوں گورنمنٹ ہند کے عطیات کی نسبت بھی یہہ توقع ہے کہ وہ حسب معمول رقم مندرجہ بجٹ سے تجاوز کر جائینگے - اور اس صورت میں کسی اچانک آمدنی سے سال کی آمدنی کا میزان اور بھی بڑھ جائیگا جس میں زیر مد آبکاری ۸ لاکھ و زیر مد انکم ٹیکس ۴½ لاکھ و زیر مد جنگل ۱۱½ لاکھ اور زیر مد آبپاشی ۷ لاکھ کی بیشیاں شامل ہیں - اس مقام پر میں اوس غلطی کے لئے معافی کا خواستگار ہوں جو یاد داشت کے فقرہ ۲۰ میں ہوئی ہے آپ اس غلطی کو درست کر لیں - فقرہ مذکور میں یہہ بیان کیا گیا ہے کہ لائیسنس ہائے آبکاری کی نیلام کی واصلات گذشتہ سال کی واصلات سے بقدر ۱۳ لاکھ کے بڑھ گئیں - یہہ رقم ۱۸ لاکھ چاہئے - لیکن سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع کی تخمینہ شدہ آمدنی سے کوئی ایسی رقم میسر نہیں ہوگی جو متوقع خرچ کیلئے کافی ہو سکے کیونکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ترقی پذیر محکمہ جات مثلاً جنگلات و تعلیم و طب و زراعت اور تعمیرات سول کی ترقی کو ناواجب طور پر نہ روکا جائے اور ساتھہ ہی اسکے اعلے اخراجات زندگی کی وجہ سے جملہ سرکاری ملازموں کی افزوں تنخواہوں و مواجب سفر اور دیگر قسم کے مواجب کے بھاری خرچ کیواسطے روپیہ کا انتظام کیا جائے - تخمینہ شدہ خرچ ۷۳۲ لاکھ کے قریب ہے اور سال رواں کے متوقع خرچ سے زائد از ایک کروڑ روپیہ اور سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع کے اصل خرچ سے قریباً بقدر ۲ کروڑ روپیہ کے زیادہ ہے - سال ہذا کے مرحمہ تخمینہ جات کے مقابلہ میں سب سے بڑی بیشیاں زیر مد جنگلات ۱۳ لاکھ و زیر مد تعلیم ۱۶½ لاکھ و زیر مد طب ۷½ لاکھ و زیر مد زراعت ۶½ لاکھ و زیر مد متفرق ۳۶ لاکھ اور زیر مد تعمیرات سول باہتمام افسران صیغہ تعمیرات سرکاری ۱۳½ لاکھ ہیں - پس یہہ صاف ظاہر ہے کہ تنخواہوں و مواجب کیلئے روپیہ کا فیاضانہ انتظام کرنے کے علاوہ جسکی وجہ سے زیر مد ۳۲ - متفرق عظیم الشان بیشی ہوئی ہے (اگرچہ یہہ مشتبہ امر معلوم ہوتا ہے کہ آیا یہہ عظیم الشان مہیا کردہ رقم بھی کافی ہوگی) ترقی کنان محکمہ جات کے لئے کافی روپیہ بہم پہونچایا گیا ہے - اسکی وجہ سے آمدنی کے مقابلہ میں خرچ کی بیشی ۷۰½ لاکھ ہے جس سے پراونشل بقایا ۲۵۴ لاکھ سے کم ہو کر ۱۸۴ لاکھ رہ گیا ہے - ایسے بڑے بقایا کو اطمینان کی نظروں سے نہیں دیکھا جا سکتا بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ خرچ کا بہت سا حصہ بازگشت ہے اور ہماری آمدنی کا بہت سا حصہ (½ حصہ کے قریب) بنجر اراضیات و سرکاری محالات کی ان واصلات پر مشتمل ہے جو سرمایہ کی قسم کی ہیں اور اونکو خرچ سرمایہ کے لئے مخصوص رکھنا چاہئے - آئندہ سال موجودہ مالی انتظام کا آخری سال ہے اور اس امر کا فیصلہ کہ آیا ٹیکس کا مستقبل قریب میں بڑھانا ضروری ہوگا یا نہیں اوس جدید مالی انتظام پر منحصر ہوگا جو ریفارم اسکیم کے مطابق سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع میں نافذ ہوگا - اس انتظام کی جزویات کے متعلق کچھہ اطلاع میری یاد داشت کے فقرہ ۲۳ میں درج ہے اور میں اس اطلاع میں اوس اطلاع کو ایزاد کرنا چاہتا ہوں جو سیکرٹری خزانہ نے یکم مارچ کو امپیریل کونسل واضع آئین وقوانین میں بیان کی تھی ... ضروری ... اعتبار یہہ ہے کہ مد امپیریل میں درج ہونے والے پراونشل عطیہ میں گو انقدر

اور گورنمنٹ ہند کا خیال ہے کہ وہ یہہ بجا طور پر فرض کر سکتی ہے کہ فی الحال امپیریل خسارہ کی تخفیف
۶ کروڑ تک ہو گئی اور کہ بالآخر یہہ ایک تھوڑے سے عرصہ کے اندر معدوم ہو جائیگا - ۹ کروڑ کے اس خسارہ
مختلف صوبجات کے درمیان تقسیم کر دینے کا سوال اوس کمیٹی کے زیر غور ہے جو مالی معاملات کے
کے متعلق لارڈ مسٹن کی صدارت میں قائم کیگئی ہے - کمیٹی مذکور چند روز تک لاہور میں آئیگی اور وہ صوبہ
دعاوی کے متعلق لوکل گورنمنٹ اور نیز کمیٹی خزانہ کے غیر سرکاری ممبروں کے بیانات سماعت کریگی
لہذا سردست معلوم نہیں ہوسکتا کہ ریفارم اسکیم کے مطابق صوبہ ہذا کی مالی حالت میں حقیقی اصلاح
کیا ہوگی - لیکن جیسا کہ مسٹر ہیلی کے اس بیان کے مطابق کہ ۶ کروڑ کے عطیہ کو مہیا کرنے کے بعد آئندہ
سال کے بجٹ کے اعداد کے مقابلہ میں لوکل گورنمنٹ آمدنی کی اوس موجودہ تقسیم کے مقابلہ میں
گورنمنٹ ہند اور اوسکے درمیان ہوتی ہے بحیثیت مجموعی ۱۱ کروڑ کے قریب نفع میں رہینگی یہہ مرحلہ
سے اُمید ہوسکتی ہے کہ صوبہ ہذا جدید انتظام کو ایک گرانقدر فاضلہ رقم کے ساتھ شروع کریگا - ایک
تجویز جو کمیٹی متعلقہ معاملات مالی کے زیر غور ہے یہہ ہے کہ ریفارم اسکیم کے نفاذ کے بعد لوکل گورنمنٹ
کو گورنمنٹ ہند کے قرضہ کا کس قدر حصہ اپنے ذمہ لینا چاہئے جیسا کہ کونسل ہذا کو معلوم ہے [illegible]
تقاوی و قرضہ جات صوبہ قرضہ دینے کے لئے ہم اس وقت گورنمنٹ ہند سے روپیہ لیتے ہیں اور
آگے قدرے زیادہ شرح سود پر اون اشخاص یا جماعتوں کو دے دیتے ہیں جنکو اسکی ضرورت ہوتی ہے
ریفارم اسکیم کے مطابق صوبوں کو اپنے بقایوں پر پیش از پیش اقتدار حاصل ہوگا اور یہہ علاوہ اون صوبوں کے جن
جن میں ایسا کرنے کی طاقت ہو فائدہ مند ہوگا کہ وہ صوبہ کے قرضہ کا حساب گورنمنٹ ہند سے لے لیں اور
سود سے بچ جائیں جو وہ اس قسم ادا کرتے ہیں - یہہ توقع ہے کہ یہہ حساب پنجاب میں سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء کے
اختتام پر ½۶۰ لاکھ ہوگا اور چونکہ عرصہ مذکور کے اختتام پر ہمارا بقایا ۱۸۳ لاکھ کے قریب ہوگا
ہم اپنے قرضہ کا کل حساب اپنے ذمہ لے لینا چاہتے ہیں - مسودہ مالی روئداد کے متعلق یہہ مجھے
الفاظ میں - شاید یہہ سہولت بخش ہوگا کہ اگر میں اپنی جگہہ پر بیٹھنے سے پہلے چند ایک غیر اہم مدات
پیش کروں جو میرے نام پر درج ہیں - ان میں سے مدات واپسیاں سود - بیواہ مالی اور کاغذ قلم
متعلق کسی اظہار رائے کی ضرورت نہیں - مدات خورد زیر مد ۳۲-ب سائنس و متفرق - میں سے جو میرے
مخصوص کی گئی ہیں زیر مد "رجسٹرار امداد باہمی ہائے سوسائٹی مشترکہ" بجٹ میں پیشی کی وجہ یہہ ہے
پنجاب کو اپریٹو یونین کو عطیہ دینے اور انجمن ہائے امدادی کے عملہ کی مکرر نظرثانی کے لئے ۳۹۰۰۰ روپیہ
کی رقم کے ½ حصہ کے واسطے بجٹ میں روپیہ کا انتظام نہیں کیا گیا تھا - میں یہہ واضح کر دینا
چاہتا ہوں کہ تحریک امدادی قرضہ کا خرچ حساب کتاب کی اغراض کے لئے ½ حصہ
۲۶-الف - زراعت میں اور ½ حصہ زیر بجٹ میں ڈال دیا جاتا ہے - نادانستہ غلطی سے جسکی اب
اصلاح کردی گئی ہے ۳۹۰۰۰ روپیہ کی کل رقم مد ۲۶-الف زراعت میں ڈال دی گئی تھی - زیر مد خورد
"متفرق" موضعہ میں پیشی کی وجہ یہہ ہے کہ ڈائرکٹر سول سپلائیز اور اونکے عملہ کو اس سال کے
رکھنے دیا گیا تھا - بجٹ مرتب کرتے وقت یہہ توقع نہیں تھی کہ ڈائرکٹر سول سپلائز کی اسامی کی سال
میں ۷ ماہ سے زیادہ عرصہ تک ضرورت رہیگی - لیکن جملہ اجناس خوردنی کی ترسیل بغیرہ کے متعلق
قیود اوسیر کے اختتام تک نافذ العمل رہیں - اور گندم و نخود ابھی تک زیر نگرانی ہیں - سوئٹکسٹ ہال
کے طریق کی تنسیخ کے باوجود صاحب ڈائرکٹر سول سپلائز کو ابھی بدستور اسٹاک میں مقام و مقدار
کام کرنا پڑتا ہے کہ کونسا مال پہلے بھیجا جائے - لہذا ڈائرکٹر موصوف کی اسامی کو کل سال کیلئے قائم رکھنا ضروری
معلوم ہوا - زیر مد ۳۲ - متفرق موضعہ میں تخفیف صرف برائے نام ہے - غیر متوقعہ اخراجات کے لئے لوکل گورنمنٹ
کی محفوظ رقم کے طور پر رقم مندرجہ بجٹ (جو اس دفعہ ۲ لاکھ ہے) مناسب مدات کلی میں
و تقسیم کردی گئی ہے - لہذا بظاہر کمی معلوم ہوتی ہے - اب میں اس غیر معمولی پیشی کی تشریح
ضروری خیال کرتا ہوں جو زیر مد کلاں ہذا بجٹ میں ہوگئی ہے - میری یاد داشت میں اوس
فالتو خرچ کا ذکر درج ہے جو ضروریات زندگی کے اعلیٰ خرچ اور اوسکی وجہ سے
پہلے ایسا نہیں ہوا جیسا [illegible]

مد کلاں درج کیا گیا ہے) ارسال کی گئی ہے۔زیر مد ۳۲۔ متفرق روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے۔مہیا کردہ رقم ۲۵ لاکھہ کے قریب ہے جس میں سے وہ عارضی الاؤنس دیا جائیگا جو گورنمنٹ ہند نے ۷۵ روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے جملہ نن گزیٹڈ عہدہ داروں کو دینا منظور کیا ہے اور نیز نن گزیٹڈ عملہ کی اوس مستقل نگرانی کا خرچ بھی ادا کیا جائیگا جو سال کے دوران میں منظور ہو۔لیکن نہ مشکوک امر ہے کہ آیا اتنی بڑی رقم بھی کافی ہوگی اگرچہ اس کا انحصار اوس وقت پر ہے جو مستقل اسکیم کے متعلق منظوری لینے پر لگیگا اور نیز اوس تاریخ پر ہے جس سے اسکیم مذکور گورنمنٹ کی منظوری سے نافذالعمل ہوگی۔ مواجب سفر کے قواعد کی اصلاح کے لئے بھی ۲ لاکھہ روپیہ مہیا کیا گیا ہے۔اس غرض کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کردہ کمیٹی نے اپنی عام سفارشوں کو مکمل کرلیا ہے اور گورنمنٹ کی منظور کردہ اصلاحات (بشرط امکان) یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ع سے نافذ العمل ہونگی۔ گھوڑوں و اونٹوں کے پیش از پیش مواجب کے لئے بھی جن کے اوسی تاریخ سے منظوری ہونے کی توقع ہے ۱½ لاکھہ روپیہ درج کیا گیا ہے۔موجودہ اخراجی مد ۳۳۔امداد قحط ہے۔۴ لاکھہ کی رقم منظور جو بجٹ (تخمیناً) اوس اوسط خرچ کے برابر ہے جو گذشتہ ۲۰ سالوں کے دوران میں امداد قحط پر ہوا۔ لیکن نہری آبپاشی کی عظیم بیشی اور اون جماعتوں کی مادی خوشحالی کی وجہ سے خرچ صرف خاص حالات میں اس اوسط تک پہنچ سکتا ہے اور سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع کی چارہ کی سخت قحط سالی کے با وجود سال مذکور کا اصل خرچ صرف ۶۶۰۰۰ روپیہ تک ہوا جو اوس خرچ کے برابر ہے جو رعائتی شرحوں پر چارہ کو لیجانے کی غرض سے ریلوے کو دینا پڑا۔ سال رواں کے دوران میں جو سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع کی نسبت چارہ کے حق میں بہت ہی بہتر سال ہے خرچ کے صرف ۳۰۰۰۰ روپیہ تک ہونے کی توقع ہے اور گورنمنٹ ہند کے احکام کی رو سے سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع کے لئے مطلقاً کوئی رقم درج نہیں کی گئی۔ کیونکہ گورنمنٹ ہند قحط کے متعلق کسی ضروری امداد کے لئے کثیر التعداد خرچ کی کسی بعید قیاس اشد ضرورت کو پورا کرنے کے واسطے اس امر کو ترجیح دیتی ہے کہ حسب ضرورت اوس کے لئے خاص زائد عطیہ بجٹ دیدیا کرے بجائے اس کے اس کے واسطے بجٹ میں ایک ہی جگہ روپیہ بند کردیا جائے۔

" ان آراء کے ساتھہ میں مرتبہ مسودہ مالی روئداد بابت سال سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع اور اون مدات بجٹ کو پیش کرتا ہوں جو میرے نام پر درج ہیں "۔

آنریبل مسٹر مہتا رڈ —

پولو آنر میں بجٹ کی مندرجہ ذیل مدات پیش کرتا ہوں :—

* اسٹامپ— نمبر چہارم— آمدنی کے کھاتہ میں اور نمبر ۶ خرچ کے کھاتہ میں۔
* آبکاری— نمبر پنجم آمدنی کے کھاتہ میں اور نمبر ۷۵ خرچ کے کھاتہ میں۔
* انکم ٹیکس— نمبر ۸ آمدنی کے کھاتہ میں اور نمبر ۱۰ خرچ کے کھاتہ میں۔
* زراعت— نمبر بست و یکم۔الف— آمدنی کے کھاتہ میں اور نمبر ۲۶۔الف خرچ کے کھاتہ میں۔
* اسٹامپ کے دلکش مضمون پر چندان کسی اظہار خیال کی ضرورت نہیں ہے۔آنریبل ممبر صاحبان کو معلوم ہوجائیگا کہ سال کے ابتدائی بجٹ کے اعداد کے مقابلہ میں مرتبہ بجٹ میں نمایاں بیشی ہوئی ہے اور اس بیشی کو آئندہ سال کے بجٹ میں قائم رکھنے کی پوری توقع ہے۔ زیر مد اسٹامپ ابتدائی بجٹ کے اعداد کے مقابلہ میں بیشی ہذا کی وجوہات حسب ذیل ہیں :— (۱) گورنمنٹ ہند کی نا امیدی جسکی وجہ سے اون کو یہہ یقین نہ ہوا تھا کہ واصلات غالباً اتنی زیادہ ہونگی جتنی کہ پنجاب گورنمنٹ کو توقع تھی (۲) کاروبار کی عام توسیع جو زیر مد اسٹامپ کورٹ فیس و زیر مد عام اسٹامپ یکساں طور پر ظاہر ہوئی ہے۔ عام اسٹامپ کی واصلات کے بہت بڑے نمایاں اضافہ کا سب سے زیادہ مد سبب اراضی کی قیمت کا وہ نہایت قابل ذکر اضافہ ہے جسکا گذشتہ سال کے دوران میں بلا شبہ ہر ایک آنریبل ممبر قائل

کھپت کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو آئندہ سال کی بڑی بڑی بولیوں کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اغلباً آئندہ سال بھی جاری رہیگی۔ جیسا کہ بجٹ کو پیش کرنے والے آنریبل ممبر نے بیان کیا ہے زیر مد شراب بولیوں میں ۱۳ لاکھہ کی بیشی ہوئی ہے - نیز زیر مد افیون اور مسکرات بھنگ بیشیاں ہوئی ہیں-اس بیشی کی وجوہات وہی وجوہات ہیں جنکا کونسل کو اس وقت تک علم ہوگیا ہونا چاہئے - کیونکہ اون کا ہر سال اعادہ ہوتا رہا ہے اور حد سے زیادہ دفعہ بیان کیا جا چکا ہے بڑی وجہ یہہ ہے کہ منشیات استعمال کرنے والی اقوام کے ہاتھوں میں روپیہ زیادہ موجود ہے-جبکہ کوئی شخص اپنی گندم ۵ روپیہ ۸ آنہ فی من کے حساب سے یا اپنی کپاس ۲۰ روپیہ من کے حساب سے فروخت کرتا ہے تو اپنا روپیہ خرچ کرنے کے متعلق اوس کے پیش نظر صرف دو خیال ہوتے ہیں - ایک خیال اور اراضی خریدنے کا ہے اور دوسرا روپیہ کو شراب میں تباہ کرنے کا ہے اور جب تک اسکو بقایا روپیہ کو صرف کرنے کا کوئی اور اس سے بہتر مقصد معلوم نہیں ہوتا آنریبل ممبر اطمینان رکھیں کہ یہہ بالکل یقینی امر ہے کہ آخرالذکر ہی وہ طریقہ ہے جس میں فاضلہ روپیہ کا بہت بڑا حصہ صرف ہوتا رہیگا-اس خوشحالی کے علاوہ جو مے نوشی کی بیشی کا بڑا سبب ہے اس کا ایک اور ممد سبب یہہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ دیگر منشیات کی کھپت میں کمی ہوئی ہے جو اگرچہ اتنی بڑی کمی نہیں ہے جو شراب کی کھپت میں ہوئی ہے پھر بھی اوسکو کمی کہہ سکتے ہیں - بعض وجوہات کی بناء پر لوگ افیون و مسکرات بھنگ کم استعمال کرتے ہیں لیکن وہ بحیثیت مجموعی شراب بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں یہہ صرف آنریبل ممبروں کا پاس خاطر ہے کہ میں مسکرات کی کھپت کے معاملہ کے متعلق اون تدابیر کی کچھہ کیفیت کونسل میں بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جو معیوب عادات کی ترقی کو تا حد امکان روکنے کی غرض اختیار کی جا رہی ہیں-

میں اون تدابیر کو جو گورنمنٹ اختیار کر رہی ہے کونسل میں آج صرف پہلی دفعہ بیان نہیں کرنے لگا بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اون کو ایک دفعہ پھر بیان کر دیا جائے - مے نوشی کی کی تخفیف کے لئے جو وسائل اختیار کرنے مقصود ہیں اون میں سے بڑا ذریعہ یہہ ہے کہ شراب کا محصول بڑھا دیا جاوے - لہذا محصول کشید شراب کو جو آجکل فی گیلن ۶ روپیہ ۸ آنہ ہے یکم - اپریل سنہ ۱۹۲۰ع سے اور بڑھا کر ۷ روپیہ ۸ آنہ کر دینے کی کارروائی کی جا رہی ہے یہہ شرح بہت ہی زیادہ ہے یعنی صوبجات متحدہ کی شرح سے بھی زیادہ ہے اور انگریزی علاقہ سے ملحقہ دیسی ریاستوں سے حقیقی طور پر زیادہ ہے اور اوس محصول سے فی الواقع زیادہ ہے جو سلطنت متحدہ میں جنگ سے پہلے شراب پر لیا جاتا تہا - کثرت مے نوشی کی عادت کو کم کرنے کی غرض سے یہہ تجویز من جملہ اون تجاویز کے ہے جو ہم اختیار کر رہے ہیں ایک اور تجویز یہہ ہے کہ آبکاری کی دوکانوں کے محل وقوع اور تعداد کے متعلق اور اون مقامات میں جہاں تخفیف معقول طور پر مناسب معلوم ہو اوس کی تعداد میں تخفیف کے مسئلہ پر احتیاط کے ساتھہ چھان بین کی جائے - چنانچہ یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ع سے پنجاب میں دیسی شراب کی ۹۱ دوکانیں بند کر دی جائینگی جو صوبہ میں دیسی شراب کی دوکانوں کی کل تعداد کی قریباً ۹ فیصدی کے تناسب کے برابر ہے - میلوں میں شراب کی سہولتوں کو بالکل بند کر دینے کی تجویز پر قبل ازیں غور ہو چکی ہے لیکن اب میرے خیال میں وہ پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے - اس وقت موجودہ احکام کے مطابق کوئی ایک بہی ایسا میلہ نہیں ہے جس میں شراب حاصل کرنے کی سہولتوں کا انتظام موجود ہے - قطع نظر اس کے شراب کی دوکانوں پر مے نوشی کی کھپت کے انسداد کی نہایت ہی ضروری کارروائی کو اور بہی توسیع دی گئی ہے اور یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ع سے ۱۲ سالم اضلاع میں دیسی شراب کے دوکانوں کے اندر پینے کی اجازت بند کر دی جائیگی - ان ۱۲ اضلاع میں شراب صرف دوکانوں سے باہر لیجا کر پینے کے لئے سر بمہر بوتلوں میں فروخت کی جائیگی خریدار کا فرض ہوگا کہ بوتلوں کو دوکان سے لیجائے - ان سالم ۱۲ اضلاع کے علاوہ جن میں طریق مذا اب نافذ کیا جائیگا (سردست ۷ - اضلاع میں اور یکم اپریل کو ۱۲ ہو جائینگے) چار اور اضلاع بہی ہیں جن میں طریق مذکور جزواً رائج ہو چکا ہے - طریق مذکور کا مدعا یہہ ہے کہ مے نوشی کو کم کرنے کے لئے بہلا وسوسہ ہونے کے اوس موقع کو کم کیا جائے جو کسی

کمیت کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو آئندہ سال کی بڑی بڑی بولیوں کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً آئندہ سال بھی جاری رہیگی۔ جیسا کہ بجٹ کو پیش کرنے والے آنریبل ممبر نے بیان کیا ہے زیر مد شراب بولیوں میں ۱۳ لاکھ کی بیشی ہوئی ہے۔ نیز زیر مد افیون اور مسکرات بھنگ بیشیاں ہوئی ہیں۔ اس بیشی کی وجوہات وہی وجوہات ہیں جنکا کونسل کو اس وقت تک علم ہو گیا ہونا چاہئے۔ کیونکہ اون کا ہر سال اعادہ ہوتا رہا ہے اور حد سے زیادہ دفعہ بیان کیا جا چکا ہے بڑی وجہ یہہ ہے کہ منشیات استعمال کرنے والی اقوام کے ہاتھوں میں روپیہ زیادہ موجود ہے۔ جب کوئی شخص اپنی گندم ۵ روپیہ ۸ آنہ فی من کے حساب سے یا اپنی کپاس ۲۰ روپیہ من کے حساب سے فروخت کرتا ہے تو اپنا روپیہ خرچ کرنے کے متعلق اوس کے پیش نظر صرف دو خیال ہوتے ہیں۔ ایک خیال اور اراضی خریدنے کا ہے اور دوسرا روپیہ کو شراب میں تباہ کرنے کا ہے اور جب تک اسکو بقایا روپیہ کو صرف کرنے کا کوئی اور اس سے بہتر مقصد معلوم نہیں ہوتا آنریبل ممبر اطمینان رکھیں کہ یہ بالکل یقینی امر ہے کہ آخرالذکر ہی وہ طریقہ ہے جس میں فاضلہ روپیہ کا بہت بڑا حصہ صرف ہوتا رہیگا۔ اس خوشحالی کے علاوہ جو مے نوشی کی بیشی کا بڑا سبب ہے اس کا ایک اور ممد سبب یہہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ دیگر منشیات کی نسبت میں کمی ہوئی ہے جو اگرچہ اتنی بڑی کمی نہیں ہے جو شراب کی کمیت میں ہوئی ہے پھر بھی اوسکو کمی کہہ سکتے ہیں۔ بعض وجوہات کی بناء پر لوگ افیون و مسکرات بھنگ کم استعمال کرتے ہیں لیکن وہ بحیثیت مجموعی شراب بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں یہہ صرف آنریبل ممبروں کا پاس خاطر ہے کہ میں مسکرات کی کمیت کے معاملہ کے متعلق اون تدابیر کی کچھہ کیفیت کونسل میں بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جو معیوب عادات کی ترقی کو تا حد امکان روکنے کی غرض اختیار کی جا رہی ہیں۔

میں اون تدابیر کو جو گورنمنٹ اختیار کر رہی ہے کونسل میں آج صرف پہلی دفعہ بیان نہیں کرنے لگا بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اون کو ایک دفعہ پھر بیان کر دیا جائے۔ مے نوشی کی کمی تخفیف کے لئے جو وسائل اختیار کرنے مقصود ہیں اون میں سے بڑا ذریعہ یہہ ہے کہ شراب کا محصول بڑھا دیا جاوے۔ لہذا محصول کشید شراب کو جو آجکل فی گیلن ۶ روپیہ ۸ آنہ ہے یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ء سے اور بڑھا کر ۷ روپیہ ۸ آنہ کر دینے کی کارروائی کی جا رہی ہے یہہ شرح بہت ہی زیادہ ہے یعنی صوبجات متحدہ کی شرح سے بھی زیادہ ہے اور انگریزی علاقہ سے ملحقہ دیسی ریاستوں سے حقیقی طور پر زیادہ ہے اور اوس محصول سے فی الواقع زیادہ ہے جو سلطنت متحدہ میں جنگ سے پہلے شراب پر لیا جاتا تھا۔ کثرت مے نوشی کی عادت کو کم کرنے کی غرض سے یہہ تجویز من جملہ اون تجاویز کے ہے جو ہم اختیار کر رہے ہیں ایک اور تجویز یہہ ہے کہ آبکاری کی دوکانوں کے محل وقوع اور تعداد کے متعلق اور اون مقامات میں جہاں تخفیف معقول طور پر مناسب معلوم ہو اوس کی تعداد میں تخفیف کے مسئلہ پر احتیاط کے ساتھہ چھان بین کی جائے۔ چنانچہ یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ء سے پنجاب میں دیسی شراب کی ۶۱ دوکانیں بند کر دی جائینگی جو صوبہ میں دیسی شراب کی دوکانوں کی کل تعداد کی قریباً ۹ فیصدی کے تناسب کے برابر ہے۔ میلوں میں شراب کی سہولتوں کو بالکل بند کر دینے کی تجویز کا قبل ازیں غور ہو چکی ہے لیکن اب میرے خیال میں وہ پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ اس وقت موجودہ احکام کے مطابق کوئی ایک بھی ایسا میلہ نہیں ہے جس میں شراب حاصل کرنے کی سہولتوں کا انتظام موجود ہے۔ قطع نظر اس کے شراب کی دوکانوں پر مے نوشی کی کمیت کے انسداد کی نہایت ہی ضروری کارروائی کو اور بھی توسیع دی گئی ہے اور یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ء سے ۱۲ سالم اضلاع میں دیسی شراب کی دوکانوں کے اندر پینے کی اجازت بند کر دی جائیگی۔ ان ۱۲ اضلاع میں شراب صرف دوکانوں سے باہر لیجا کر پینے کے لئے سربمہر بوتلوں میں فروخت کی جائیگی خریدار کا فرض ہوگا کہ بوتلوں کو دوکان سے لیجائے۔ ان سالم ۱۲ اضلاع کے علاوہ جن میں طریق مذا اب نافذ کیا جائیگا (سردست ۷۔ اضلاع میں اور یکم اپریل کو ۱۲ ہو جائینگے) چار اور اضلاع بھی ہیں جن میں طریق مذکور جزواً رائج ہو چکا ہے۔ طریق مذکور کا منشا یہہ ہے کہ مے نوشی کو کم کرنے کے لئے مہلک وسوسہ ہونے کے اوس موقع کو کم کیا جائے جو کسی

ی تدابیر ہیں جن کو مے نوشی کی عادت کو کم کرنے کے واسطے اختیار کیا جا سکتا ہے میری مراد یہہ ہے کہ
غل مے نوشی کے بالمقابل کوئی اور شغل دلچسپی پیدا کیا جائے یعنی لوگوں کے لئے اوس شغل کی بجائے
ر بدی سے خالی نہیں ہے کوئی ایسا تفریحی شغل پیدا کیا جائے جو گناہ سے پاک ہو - اس معاملہ پر
ورنمنٹ گذشتہ دو یا تین سالوں کے اندر بحث کر چکی ہے اور اس کے متعلق بہت سے اشخاص کی رائے
اگیں لی گئی ہیں - میں صرف اسی قدر کہنا کافی ہے کہ میرے لئے یہہ حیرت انگیز امر ہے کہ ہندوستانی
صاحب کی رائے کوئی اس قسم کا بالمقابل شغل تجویز کرنے کے مخالف ہوتی ہے اندرین حالات مجھ اس
وضوع پر کسی اظہار رائے کا فائدہ معلوم نہیں ہوتا۔

" افیون کے متعلق صرف ایک بات قابل ذکر ہے - اور وہ یہہ ہے کہ کسی وجہ سے افیون نوشی کی
ادت میں تخفیف ہوئی ہے اور کہ عجیب بات یہہ ہے کہ اس کے ساتھہ افیون کے محصول میں بڑا اضافہ
نے کے باوجود لائیسنس کی رسوم میں نمایاں اضافہ ہوا ہے - دوکانوں کی تعداد میں بڑی تخفیف ہونے
(یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ع سے ۸۸ - اور دوکانوں بند کی جائینگی یعنی تخفیف کل تعداد کی قریباً
ا فیصدی کے برابر ہوگی) یہہ سمجھ میں نہیں آتا کہ دوکانوں کی بولیوں میں اتنا عظیم اضافہ کیوں ہوگیا
. لیکن میرے خیال میں یہہ واضح رہنا چاہئے کہ دوکانوں کی تعداد میں کمی اور افیون کے حصول کی
ولتوں میں کمی اون اشخاص کے منافع کو جنہوں نے دوکانیں حاصل کیں اور اون رقوم کو جو وہ دوکانوں کے
صول کے لئے ادا کرنے پر آمادہ ہیں ایک طرح سے ضرور بڑھا دیتی ہے۔

" زیر مد آبکاری باقی اندراج صرف یہہ ہے کہ انسپکٹروں و سب انسپکٹروں کی تنخواہ کو سال مذکور
دوران میں بڑھا دیا گیا ہے - جو بہت ہی ضروری کارروائی تھی۔

" اب میں مد انکم ٹیکس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اس مد میں حال کا نہایت ہی ضروری
اص یہہ ہے کہ ۲۰۰۰ روپیہ سے کم جملہ آمدنیوں کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے - اس ملک میں ۲۰۰۰ روپیہ سے
جملہ آمدنیوں کے مستثنیٰ ہو جانے سے معافی کی حد وقت سلطنت متحدہ میں مروجہ معافی کی حد
بڑھ گئی ہے - ۲۰۰۰ روپیہ سے کم آمدنیوں کو مستثنیٰ کرنے سے ۶½ لاکھ سالانہ کا نقصان
ہے یہہ نقصان اوس تلافی سے زیادہ ہے جو اوس زیادہ تسلی بخش و کافی ٹیکس سے ہوئی ہے جو نسبتاً
ادہ مالدار ٹیکس گزاروں پر تشخیص کیا جاتا ہے اب میں اون تدابیر کا مختصر بیان کرتا ہوں جو انکم ٹیکس
تشخیص کو زیادہ تسلی بخش اور آمدنی کے اصل واقعات کے زیادہ مطابق کرنے کے لئے اختیار کی گئی
ی اور اب کی جا رہی ہیں - سابقہ ایام میں دستور یہہ تھا کہ انکم ٹیکس کی تشخیص ایک عام عملہ کرتا
جس کو دیگر سینکڑوں کام انجام دینے ہوتے تھے اس کام کو عہدہ دار اوس وقت میں کیا کرتے تھے جو وہ معاملہ
ین کے کام اور مال کے ہر ایک دیگر قسم کے کام سے جن کو تحصیلدار انجام دیا کرتے تھے بچا سکتے تھے
ں کا قدرتی نتیجہ یہہ ہوتا تھا کہ یہہ کام خوش اسلوبی سے انجام نہیں دیا جاتا تھا۔
طریق مذکور کا در اصل مطلب یہہ تھا کہ ایسا طرز عمل اختیار کیا جائے جس میں کم سے کم مزاحمت پیش
ے - یعنی ادنے آدمیوں کے ساتھ قدرے سختی کی جائے اور مرفعہ الحال آدمیوں کے ساتھ نہایت نرمی کا
و کیا جائے کیونکہ ایسے لوگ تشخیص کنندہ عہدہ دار کے راستہ میں کانٹے ہو سکتے تھے - یہہ
قدیم طریق کی مختصر کیفیت - ہم نے اوس عملہ کے ذریعہ جس کو کام کرنے کا وقت نہیں ملتا ٹیکس
خیص کرنے کے قدیم اور بھدے طریق کی جگہ ایک خاص عملہ کے ذریعہ تشخیص کرنے کا طریق آہستہ
ہ قائم کرنے کی کوشش کی - ہم نے خاص عملہ تشخیص کے صرف چار دستوں کے ذریعہ جو صوبہ میں
م ہوئے ہوئے تھے تشخیص کا کام نہایت محتاط طریق میں شروع کیا - پھر ہم نے گذشتہ سال تعداد مذکور
ھا کر ۹ کر دیا - اور اب گورنمنٹ نے اوس تعداد کو یکم اپریل سے بڑھاکر ۱۱ کر دینے کی تجویز کو
ر کیا ہے - میں کونسل کو زیادہ دیر تک ٹھہرانا نہیں چاہتا لیکن میں اونکو اوس طریق سے مطلع کرنے کےلئے
بات کہنا چاہتا ہوں جسمیں اس خاص عملہ تشخیص کی بدولت تشخیص کے طریق میں اصلاح ہوگئی ہے۔لاہور میں
خاص کمپنی تھی جس کو تجارت سے بہت بڑی آمدنی تھی مگر وہ تشخیص سے بال بال بچی ہوئی تھی
مذکور موجود ہے اور اوس کا کمپنی

۱۰۰۰۰ روپیہ انکم ٹیکس لگا دیا - اوس سے پہلے محکمہ انکم ٹیکس کو اس کا مطلقاً علم نہیں تھا - اوس دن سے کمپنی مذکور کے انکم ٹیکس کی واصلات مقدار میں بتدریج ترقی رہی ہیں - انکم ٹیکس کے متعلق ایک اور امر قابل ذکر ہے جس کا میں ذکر کر دینا چاہتا ہوں اور وہ ایک ایسا امر ہے جس کا اگرچہ خزانہ صوبہ پر درحقیقت کوئی اثر نہیں ہوتا مگر وہ عام دلچسپی کا معاملہ ہے - اور سے میری مراد زاید منافع کے اس ٹیکس سے ہے جس سے آئندہ سال کی بجٹ میں مندرجہ اعداد کے لحاظ سے گراں قدر رقوم وصول ہونے کی توقع ہے لیکن ٹیکس مذکور یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ سے بند ہوجائیگا - اس ذریعہ سے آئندہ سال جس آمدنی کی توقع ہے وہ صرف بقایا کی فراہمی کی آمدنی ہوگی -

" اب میں زراعت کے بہت زیادہ دلچسپ مضمون کی طرف متوجہ ہوتا ہوں - اس مد میں مرممہ خرچ کے اعداد میں بظاہر تخفیف ہوئی ہے - یہہ ظاہرہ تخفیف ہے - لیکن یہہ ظاہرہ تخفیف حقیقی تخفیف نہیں ہے - یہہ بعض اغلاط کی صحت کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے - یہہ پہلا امر ہے جس کی طرف میں کونسل کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں - دوسرا امر یہہ ہے کہ زراعت کا مجوزہ خرچ خواہ گراں قدر کیوں نہ ہو وہ کل خرچ معلوم نہیں ہوتا جس کو معقول طور پر زراعت کا خرچ کہا جا سکے - اولاً اس سے زرعی تعلیم کے متعلق زراعت کی نہایت ضروری رقم ظاہر نہیں ہوتی - آنریبل ممبران کو اغلباً معلوم ہوگا کہ تعلیم کے اوس طریق کو نافذ کرنے کی اب نہایت ہی مکمل کوشش کی جا رہی ہے جس کا انحصار زیادہ تر صوبہ ہذا کے باشندگان کے غالب ترین حصہ کے مشاغل پر ہوگا - اور اس غرض کے لئے ایک بہت بڑی رقم وقف کی جارہی ہے - یہہ رقم ۳۸۵۰۰۰ روپیہ ہے - لیکن یہہ زرعی بجٹ میں درج نہیں ہے - پھر اس گرانقدر رقم کے علاوہ بہت سے دیگر ایسے معاملات بھی ہیں جنکا خرچ زیر غور ہے لیکن وہ مد زرعی خرچ کی مد میں درج نہیں ہیں - اولاً زرعی کالج لائلپور کی لیبوریٹری کی جگہ کی بہت بڑی توسیع کا معاملہ ہے - اس کے واسطے یہ مد زراعت نہیں بلکہ تعمیرات سرکاری کے بجٹ میں روپیہ بہم پہنچایا گیا ہے - نیز بمقام لائلپور ایک جدید انجینیر ورکشاپ قائم ہونے والا ہے اوس کے لئے بھی تعمیرات سرکاری کے بجٹ میں ایک تعمیر کی حیثیت میں روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے - زراعت کے معاملہ کے متعلق پوری پوری تفصیل بیان نہیں کی جاسکتی - لیکن مجوزہ خرچ کی ایک یا دو رقوم ایسی ہیں جو ایسی دلچسپ اور ایسی اہم ہیں کہ میرے خیال میں یہہ ضروری ہے کہ میں اونکے متعلق کونسل میں کچھہ بیان کروں - اولاً گذارش ہے کہ بیج کی خرید کے لئے ۵ لاکھہ روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے - میرے خیال میں یہہ اغلب ہے کہ بہت سے آنریبل ممبر کو یہہ معلوم نہیں ہوگا کہ یہہ رقم کس واسطے ہے - اونکا محض یہہ خیال ہوگا کہ یہہ گورنمنٹ کی طرف سے ذرا سی تجارت ہے جو بیج کی خرید و فروخت کرتی رہتی ہے - معاملہ کی اصلیت یہہ ہے کہ یہہ رقم اوس کام کے متعلق ہے جو اس وقت محکمہ زراعت کی شاید سب سے زیادہ اہم کارگذاری ہے - یہہ ہے مس اخراج کا مطلب - یہہ رقم اس واسطے ہے کہ محکمہ زراعت کے ماہرین اصحاب تلاش کرکے بہترین اقسام کے بیج حاصل کرتے ہیں اور پھر یہہ سہولتیں کاشتکاروں کو مہیا کی جاتی ہیں تاکہ وہ ان عمدہ اقسام کے خالص بیج حاصل کریں - امریکن ۴ - الف کپاس و پنجاب گندم نمبر ۱۱ - اور پوسا گندم نمبر ۱۲ - ہر سہ ایسی اشیاء ہیں جن سے کاشتکاروں کی جائداد میں کئی لاکھہ زاید روپیہ داخل ہوجاتا ہے یہہ کارگذاری محکمہ زراعت کی سب سے بڑی اور نہایت ہی ناقابل انکار کارگذاری ہے - پس جب آنریبل ممبر بیج کے متعلق ۵ لاکھہ کی اس رقم کو دیکھیں تو اونکو اس اطلاع کی امداد سے اوس کام کی عظمت کو معلوم کر لینا چاہئے جو زیر مد ہذا انجام دیا جارہا ہے - مزید برآں آنریبل ممبران کو معلوم ہوگا کہ تین ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرکٹران زراعت کے لئے روپیہ کا انتظام کیا جارہا ہے - مجھے یہہ نہایت ہی اغلب معلوم ہوتا ہے کہ بعض آنریبل ممبران بالخصوص قصباتی حلقوں کے نمائندوں کو یہہ معلوم نہیں ہے کہ ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت کیا چیز ہوتا ہے - دراصل وہ محکمہ زراعت کی طرف سے علاقہ کا انچارج افسر ہوتا ہے - اس وقت تک ایسے اس قسم کے تین عہدہ دار تھے جو اون تین بڑے رقبہ جات میں کام کرتے رہے ہیں جس میں وہ اقطاع شامل ہیں جو زرعی خصوصیتوں میں ایک دوسرے سے نہایت ہی مختلف ہیں اور عملاً اس تعداد کو تین تک محدود ...

نگران زراعت کی تعداد کو ۳ سے بڑھاکر ۹ کر کے ذریعہ ماہرین زراعت کی کارگذاریوں کو کل صوبہ پر
ت دینے کی ضرورت کا اعتراف کیا جائے-اسکے بعد میں اوس آہم کانفرنس کا مختصر ذکر کرنا چاہتا ہوں
رعی معاملات کے متعلق گذشتہ جون میں منعقد ہوئی تھی-اوس وقت گورنمنٹ کے روبرو یہہ تجویز
ن کی گئی تھی کہ بعض تدابیر اختیار کی جائیں، جن میں علاقہ کے انتظامیہ عہدہ داران کی تعداد کے
اضافہ کی تدبیر شامل تھی جسکا میں نے قبل ازیں ذکر کردیا ہے- اور نیز اون میں زرعی کالج لائل پور کے
عملہ و سرگرمیون کی بہت بڑی توسیع کی تدبیر بھی شامل تھی-یہہ جملہ تدابیر ابھی تک بجٹ میں
ع ہونے کے درجہ تک نہیں پہونچی ہیں- لیکن میں اس موقع پر یہہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ اون کا
ملخص یہہ ہے کہ زرعی کالج واقع لائل پور کے عملہ کو دوگنا کر دیا جائے-پھر ایک اور اندراج جو
ل ممبر خزانہ کی یادداشت کو ملاحظہ کرتے وقت آنریبل ممبر صاحبان کی نظر سے گذرا ہوگا زرعی
ش لائل پور کی مجوزہ توسیع ہے اس اندراج میں مہیا کردہ رقم زرعی فارم لائل پور کے لئے
-ایکڑ کی افزادی کیلئے ہے- جو فارم مذکور کے حجم میں ۵۰ فیصدی کے قریب قریب ایزادی کے برابر
جن آنریبل ممبر صاحبان کو لائل کے تجرباتی فارم میں جانے اور زرعی فارم کو ملاحظہ کرنے کا اتفاق
ہے وہ اس بات کا اندازہ لگاسکتے ہیں کہ اپنی فیض رسان سرگرمیون کے لحاظ سے یہہ ایشی صوبہ کے حق
کس قدر عظیم اہمیت و عظمت والی ثابت ہوگی- میں صرف ایک اور رقم کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور
ہ رقم ہے جو صوبہ کی بارا اراضیات کے نام سے مشہور اراضیات کی اصلاح کے لئے مہیا کی گئی ہے-جن اصحاب
منٹگمری کے راستہ لاہور سے ملتان تک سفر کیا ہے اونہون نے دیکھا ہوگا کہ وہ ایک بہت بڑے ایسے رقبہ پر
گذر رہے ہیں جو اب بھی ایک ایسا منظر ہے جہاں روئیدگی کا نام و نشان تک نہیں باوجود اس امر کے
ی آبپاشی کی اب اوس علاقہ میں توسیع کر دی گئی ہے اور ریلوے لائن کے ساتھہ ساتھہ کئی ایک
ن تک گھاس کا تنکا تک اکھرا دکھائی نہیں دیتا-یہہ وہ زمین ہے جسکو بارا اراضی کہتے ہیں-یہہ زمین
۱۵۰۰-ایکڑ کے قریب ہے اور مجوزہ اصلاح کی وہ تدابیر جنکے واسطے ایک لاکھہ یا قدرے زیادہ روپیہ کا
ظام کیا گیا ہے وہ تدابیر ہیں جو محکمہ زراعت اس خاص قسم کی ۱۵۰۰۰-ایکڑ زمین کو کاشت کی
اض کے لئے اصلاح کرنے کے واسطے اختیار کرنا چاہتا ہے-علاوہ ازین کچھہ اور زمین بھی ہے جو اگرچہ بظاہر
ی مایوس کن نہین مگر بہت خراب ہے- پس اگر ہم بعض حال کی نیلامون کے نتیجہ کے لحاظ سے یہہ
ندازہ لگائیں کہ اراضی کی قیمت ۴۰۰ روپیہ فی ایکڑ کے قریب ہے تو آنریبل ممبرون کو سادہ حساب سے یہہ
لوم ہوجائیگا کہ ۴۰۰ فی ایکڑ کی مالیت سے ۱۵۰۰۰-ایکڑ اراضی کو اصلاح کرنے سے صوبہ ھذا کی ثروت
ی ۶۰ وکہہ سٹرلنگ پاونڈ کے قریب اضافہ ہوجائیگا- یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر ہم کو غور و خوض
نا چاہئے-

"زراعت کی ایک تحتی مد جسکا میں ضروری ذکر کرنا چاہتا ہوں وٹرنری کی مد ہے- جملہ
ریبل ممبرون کو نسل کشی مویشیان اور گھی و دودھ کی بہم رسانی کے سوال میں گہری دلچسپی ہے-

غالباً سب یہہ بات جانتے ہیں، کہ پنجاب کے صیغہ وٹرنری کا تعلق افزائش نسل مویشیان اور
مراض جانوران سے ہے- پنجاب کی یہہ ایک عجیب خصوصیت ہے کہ یہان صیغہ وٹیرنری کا تعلق
زائش نسل مویشیان سے ہے اور جو کام سرانجام دیا جا رہا ہے (اور میری میں خواہش ہے کہ کونسل
ا کے آنریبل ممبران اوسے دیکھیں) وہ اس ذیل میں کیٹل فارم واقع حصار اور ضلع منٹگمری کے ۳ یا ۵
ل فارمون میں نہایت قابل قدر ہے- گذشتہ سال کے دوران میں وٹیرنری اسسٹنٹون اور وٹیرنری
سسٹنٹون کو جنکی تنخواہ سنہ ۱۹۰۳ع اور سنہ ۱۹۰۶ع میں علی الترتیب مقرر کی گئی تھی ۲۰ فیصدی
اضافہ عطا کرنے سے صیغہ وٹیرنری کے حقوق کی کسی قدر حق شناسی ہوئی ہے اور پبلک سروسز کمشن کی
ورٹ کے مطابق مزید اضافہ کرنے کا انتظام کیا گیا ہے اور اسلئے امداد بجٹ کو موجودہ میں منظور جو
۶۷۱۰۰ روپیہ کے مقابلہ میں بڑھاکر ۷۵۱۰۰۰ روپیہ کر دیا گیا ہے-میں وٹیرنری کام کے مضمون کو ایک ایسے کارکن
ے متعلق ایک لفظ کہے بغیر ختم نہیں کر سکتا جس نے اپنے آپ کو صوبہ کی بہبودی کے لئے نذر کر دیا ہے
... جالفشانہ محنتون کے باعث نہایت قابل

افسوس خرابی واقع ہوئی ہے - آنریبل ممبران اور صوبہ پنجاب بحیثیت مجموعی کرنل فارمر صاحب کے انتہا درجہ مرہون منت ہیں جنہوں نے فی الحقیقت اون کی خدمت میں اپنی صحت کو نقصان پہنچایا ہے۔

" اب صرف ایک چھوٹی سی مد باقی رہ گئی ہے اور وہ مد امداد باہمی ہے - اس مد میں بھی کام کے بڑھ جانے سے روپیہ کی رقم میں اضافہ ہوا ہے اور یہہ امر معنی خیز ہے - اس کے معنے اوس سے بہت زیادہ ہیں جو شاید آنریبل ممبران سمجھتے ہیں میرے خیال میں یہہ ایک قسم کی پولٹیکل اور اقتصادی تعلیم ہے جو سرکاری افسران کی وساطت سے آبادی دیہہ کے ایک بھاری طبقہ کو دی جارہی ہے "-

آنریبل مسٹر فیگن—

" بزار آنر—میں مد بجٹ آمدنی - معاملہ زمین - مد خرچ ۳ - معاملہ زمین پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں - مرصمہ تخمینہ زیر مد اول بابت سال رواں سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع اور ابتدائی تخمینہ بابت آئندہ سال سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع پر جن حادثات کا اثر ہوا ہے اونکی تشریح آنریبل ممبر خزانہ نے اپنی یاد داشت میں کر دی ہے اور اب میں صرف چند ایک الفاظ کہنے ضروری خیال کرتا ہوں

" سال رواں کی بابت ابتدائی تخمینہ مرتب کرتے وقت یہہ اندازہ لگایا گیا تہا کہ مالی اغراض کے لئے سنہ ۱۹۱۹ع کی فصل ربیع اور فصل خریف ہر دو مگر اس سال کو حسب معمول سالوں کے برابر بنا دینگی یہہ توقع کی جاتی تہی کہ فصل ربیع بحیثیت مجموعی خراب ہوگی اور اُمید تہی کہ فصل خریف اوسط سے بہتر ہوگی - مگر سنہ ۱۹۱۹ع کی فصل ربیع توقع سے بہی بہت زیادہ خراب ثابت ہوئی پختہ فصلوں کا رقبہ سال ماسبق کی نسبت ۳۳ فیصدی کم تہا اور معمول سے ۲۷ فیصدی کم- اس کی وجہ صرف سنہ ۱۹۱۸ع کی قلیل موسمی بارشیں ہی نہیں تہیں بلکہ سال مذکور کی اوس شدید وبائی انفلوئنزا کے مضر اثرات بہی تہے جو تخم ریزی کے دنوں میں زوروں پر تہا - اور نیز جہاں تک صوبہ کے جنوب مشرقی اضلاع کا تعلق ہے موسم سرما کی بارشیں ناکافی ثابت ہوئیں ۷۶۶ لاکہہ کے قریب روپیہ زیادہ تر صوبہ کے جنوب مشرقی حصہ میں فصل ربیع کے مقررہ معاملہ زمین کے مطالبہ میں سے ملتوی کیا گیا سنہ ۱۹۱۹ع کی فصل خریف اوسط سے اتنی اچھی نہیں تہی جتنی کہ اُمید کی جاتی تہی اور ۲۰۳ لاکہہ تک التواؤں کی ضرورت پڑی - تمام سال کے لئے مقررہ معاملہ زمین کی التوائیں اور معافیاں ۱/۲ ۷ لاکہہ کے مقابلہ میں جنکی ابتدائی بجٹ تیار کرتے وقت توقع کی گئی تہی تقریباً ۱۰ لاکہہ کے اعلی اعداد تک پہنچ گئیں اور مزید تخفیف کوئی ۳۶۵ لاکہہ کی اوس رقم کی وجہ سے ہوئی جو ایسی معافیات کی بابت ہے جو اون اہم جنگی خدمات کے عوض میں دی گئیں جو مواضعات نے رنگروٹوں کی بہاری تعداد مہیا کرنے کے متعلق دی - اور جسکے لئے کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی تہی - اون کئی ایک اضلاع میں جنہوں اس قسم کے انعامات دئے گئے راولپنڈی - جہلم - شاہ پور - کانگڑہ ہوشیار پور اور رہتک کا خصوصیت سے ذکر کیا جا سکتا ہے۔

" زیر غیر مستقل معاملہ زمین سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع کے ابتدائی بجٹ کے مقابلہ میں مرصمہ کی تقریباً ۹ لاکہہ روپیہ کی تخفیف کی وجہ زیادہ تر غیر موافق موسمی حالات ہیں جنہوں نے جیسا کہ پہلے اوپر ذکر آ چکا ہے-سنہ ۱۹۱۹ع کی فصل ربیع پر اثر ڈالا اور نیز اسکی وجہ وبائی انفلوئنزا کے نتائج ہیں۔

" زیر مد فروخت سرکاری معاملات زر خراج کے بقایا جات کی توقع سے زیادہ وصولیوں اور ورثا زر قطعی کی فوری ادائیگی کے باعث اصلی تخمینہ کے مقابلہ میں ۳ لاکہہ کی معقول بیشی کی توقع ہے زیر مد متفرق معاملہ زمین نہری ۱/۲ ۳ لاکہہ کی بیشی کی وجہ زیادہ تر وہ آبادی ترکہ جاری دوآبہ میں اون رقبہ جات زیر عارضی کاشت کے پیش از پیش وصولات ہیں جو مستقل طور آبادی میں لائے جانے پر توقف ہونے کے باعث قابل استعفا دہ ہو گئے اور نیز اسکی وجہ ابہی کاشت سے وصول کردہ لگان کی بیشی ہے اور جو زمین کے اوس روز افزوں مانگ کا ایک نتیجہ ہے جس کے کم ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی انفلوئنزا سے کثیر التعداد

" مگر میں یہہ بیان کر دینا چاھتا ہوں کہ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع تک اور ماہ مذکور کے اعداد بابت اصلی
ت پر غور کرنے کے بعد جو خوش آئندہ معلوم ہوتے ہیں موصمہ تخمینہ میں جیسا کہ وہ اب مرتب کیا گیا ہے
کے کونسل کے رو برو آخری شکل میں پیش ہونے سے پہلے کسی قدر بیشی ممکن ہوگی-بجٹ سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع
خیال پر مبنی ہے کہ سال حسب معمول ہوگا اور ڈیپارٹمنٹ بجٹ سے آبپاشی کی متوقع توسیع کی گنجائش
ب گئی ہے - جہاں تک بہر حال نہایت ضروری فصل یعنی گندم کا تعلق ہے ایستادہ فصل ربیع سے
ہوتا ہے کہ وہ معمول سے کم نہیں ہوگی - یہہ ظاہر ہے کہ زیر مد معمولی معاملہ زمین وہ اعداد جو
کے لئے لئے گئے ہیں یعنی ۳۸۵ لاکھ وہ اصلی رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع اور موصمہ تخمینہ بابت سال رواں
سے قریباً ۱۸ لاکھ زیادہ ہیں - معافیات جنگ کے لئے گنجائش رکھ لینے کے بعد اس نتیجہ کے پیدا
میں زیادہ تر دو اسباب بروئے کار ہیں - اول یہہ توقع کہ مستقل مطالبہ کے جدید اللازون کی معمول سے
ضرورت نہیں ہوگی جو اندازاً ۵ لاکھ تصور کئے جا سکتے ہیں اور نیز یہہ کہ ایسے معاملہ زمین کی ایک
رقم فراہم کرنی ممکن ہو جائیگی جوفی الحال زیر التواء ہے دوسری وجہ معاملہ زمین کی حسب
ترقی ہے - مستقل مطالبہ کی صورت میں اون اضلاع میں جنکا حال ہی میں بندوبست عمل میں
تدریجی تشخیصیں واجب الوصول ہوگئیں اور اضلاع انبالہ - ملتان اور ڈیرہ غازیخان میں یہہ مکرر
سات کا براہ راست نتیجہ ہے اور غیر مستقل مطالبہ کی صورت میں اضلاع زیر بند و بست میں مکرر
ص اور اضلاع زیر اثر ڈپارٹمنٹ (انہار ثلاثہ) میں آبپاشی کی توسیع کا نتیجہ ہے۔

موصمہ تخمینہ زیر مد " فروخت سرکاری محلات " کے مقابلہ میں کوئی ۵½ لاکھ کی کمی کی وجہ
قبہ جات کی بابت ریع تخفیف ہے جو گذشتہ زمانہ میں نو آباد کئے گئے اور جن میں معطی الیہم متعلقہ
ھی تک حق مالکانہ حاصل نہیں کیا-اسی قسم کی ایک تخفیف کی زیر مد " زر فروخت بلجر اراضیات "
توقع ہے جسکی زیادہ تر وجہ سالہائے ماسبق کی فروختوں کے واجب الادا زر فروخت کی بقایا قسطوں کی
جی تخفیف ہے مد " متفرق " میں بڑی تخفیفیں رسوم داخل خارج کی وجہ سے ہیں جو جیساکہ قبل ازین
چکا ہے سال رواں میں ایک غیر معمولی بیشی ظاہر کرتی ہیں اور نیز وہ جرمانوں کی وجہ سے ہیں۔

مد خرچ ۳ پر آنریبل ممبر خزانہ نے یاد داشت میں کامل شرح و بسط سے بحث کی ہے - میرا
زیادہ تر مد " پیمائش بندوبست اور کاغذات زمین " سے ہے اول الذکر کے متعلق جو تفاوت دکھائی
ہے نمایاں نہیں ہے - فی الحال پانچ ضلعوں میں بندوبست کا کام جاری ہے یعنی انبالہ - منٹگمری
- ڈیرہ غازیخان اور تحصیل سرسہ - ضلع حصار - انبالہ میں کارروائی بندوبست موجودہ مالی سال کے
م سے پہلے ختم ہو جائیگی اور ڈیرہ غازیخان میں آئندہ اکتوبر میں - امید کی جاتی ہے کہ بندوبست کا
س ین تشخیص اور کاغذات کی نظر ثانی شامل ہے مظفر گڑھ میں شروع کیا جائیگا اور لائلپور اور
ادی جہلم واقع شاہپور کے حصوں میں غالباً تشخیص کی نظر ثانی آئندہ اکتوبر میں شروع ہوگی-ان تمام
جات میں بندوبست کی موجودہ میعادیں قریب الاختتام ہیں - تخمینہ بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع میں
رہ بالا اندازہ کے مطابق گنجائش رکھی گئی ہے - یہہ مناسب ہے کہ میں اون بعض امور کے متعلق چند
کہوں جنکا ذکر مطبوعہ یاد داشت زیر " خرچ مد ۳ " کیا گیا ہے-اضلاع انبالہ اور ہوشیارپور میں جانگل
کرنے کی طرف دفاتر ضلع اور قدر توجہ دے رہے ہیں جتنی کہ وہ اپنے گوناگوں فرائض کے دباؤ کے درمیان
سکتے ہیں اور اس بات کے امید کرنے کی وجہ موجود ہے کہ آئندہ مالی سال میں معقول ترقی ہوگی-پٹواریوں
سرکاری مکانات رہائش مہیا کرنے کی غرض سے پٹوارخانوں کے قائم کئے جانے کے مشکل اور دیرینہ سوال پر
رواں کے دوران میں غور کیگئی ہے اور یہہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ وہ سرکاری خرچ پر بتدریج اون تمام
ں میں قائم کر دئے جائیں جن میں وہ فی الحال نہیں ہیں - مگر اس کام کے پایۂ تکمیل کو پہونچنے کے لئے
سالوں کی ضرورت ہے- پٹواریوں اور قانونگوؤں کے مشاہروں میں ترقی کرنے کے متعلق مفصل تجاویز
الحال گورنمنٹ کے زیر غور ہیں اور اسکے لئے زیر مد خرچ " ۳۲—متفرق " رقم مہیا کیگئی ہے - پیمائش
سا کو (پا تھل) سے جس کے متعلق اطلاعات پیمائش کی لاگت کے لئے ایک لاکھ روپیہ مہیا کیا گیا ہے
ماہین ندی جہلم و دریائے سندھ اور اضلاع میانوالی - شاہپور اور مظفر گڑھ کی پیمائش اور
[illegible] ایکڑ کی مستطیلوں میں تقسیم کیا

جا رہا ہے جو سدامی نہر (جسکا پروجیکٹ تیار کیا جا رہا ہے) اور اوسکے راجباھون کی پیمائش کے متعلق زمین کے نشیب و فراز کے تعین کے لئے اور اس علاقه کے زراعتی اغراض کے لئے زرخیزی کا اندازہ لگانے کے لئے اور نیز زمین کے آباد کارون کو عطا کرنے اور نہر کے پانی کی تقسیم کے متعلق کام آئیگی - سال کے دوران مین اون مزید کامون کی جنکا مین نے ذکر کیا ہے ضروری ابتدائی کارروائی کے طور پر اس پیمائش بذریعه مسطح بندی کے کام مین عمدہ ترقی ہوئی ہے۔

آنریبل مسٹر فرانچ—

" یونکہ آنریبل ممبر جس مد سے میرا تعلق ہے وہ عام نظم و نسق ہے - مجھے کونسل کو اس مضمون کے متعلق اچھی بیان کرنے کیلئے زیادہ دیر تک ٹھیرانے کی ضرورت نہین - فی الوقع حسابات کی صرف ایک ھی مد ایسی ہے جو کسیقدر زائد زلی کی محتاج ہے اور وہ سول سیکریٹری ایٹ ہے اعداد کے نیچے کے نوٹ مین صفحه ۲۴ پر اسبات کی تشریح کردیگئی ہے که موجودہ تخمینه مین خرچ اصلی بجٹ سے زائد از ایک لاکھ روپیه دیا گیا ہے اسکی وجه اون افسرون کی تنخواہ ہے جو فسادات کے متعلق کار خاص پر لگائے گئے اور نیز اسی سلسله مین تارون کے وہ بھاری اخراجات ھین جو ھمین امید ہے که اخراجات باز گشت نہین ہونگے - لیکن سنه ۱۹۱۹-۲۰ع کے بجٹ کے مقابله مین آئندہ سال خرچ بقدر دو لاکھ کے زائد ہوگا - اسکی زیادہ تر وجه اسکیم اصلاحات کے اجراء کے متعلقه اخراجات ھین مثلاً کمشنر اصلاحات صوبه اور اوسکے عمله کی تنخواہ جو غالباً اکو سارا سال نہین تو آئندہ سال کا زیادہ تر حصه کام پر رہیگا اور نیز وزراء اور عمله کی تنخواہ ایک خرچ ہے جسکا انتظام ابھی کیا گیا اور جسکے متعلق خیال مین عائد ہونیکی بہت سی امید کی جاسکتی ہے اور وہ موجودہ عمله مین ایک پانچوان سیکریٹری کی افزائش ہے مین نے کچھه کوائف جمع کرائے ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے که جب سنه ۱۹۱۵ع مین اوس وقت کے موجودہ عمله تین سیکریٹریان اور ۳ انڈر سیکریٹریان مین ایک چوتھے سیکریٹری کا اضافه کیا گیا تھا تو سیکریٹری ایٹ مین موصول و جاری شدہ چٹھیون کی تعداد ۳۶۰۰۰ تھی اوسوقت سے کام کا تار اور بسرعت بڑھ گیا ہے یہان تک که گذشته سال موصول شدہ چٹھیون کی تعداد فی الحقیقت ۷۵۰۰۰ تھی جو ۶۱ فیصدی سے زائد کی ایک بیشی ہے - یہه صاف ظاہر ہے که اگر اوس عمله کی کچھه مدد نه کی گئی جن پر کام کا بوجھه بعض اوقات خوفناک طور پر زیادہ ہو جاتا ہے تو اوس کو سخت تکلیف ہوگی مین کچھه اور نہین کہنا چاہتا۔

ضمیمه الف

مزید اطلاع جس کا وعدہ آنریبل مسٹر مینارڈ نے آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل صاحب کے سوالات نمبر ۷۵-۷۶ اور ۷۷ کا جواب دیتے ہوئے کیا تھا جو اونہون نے اجلاس کونسل منعقدہ ۱۰ نومبر سنه ۱۹۱۹ع مین کئے تھے۔

سوال نمبر ۷۵ (الف) کا جواب — یہه دوکانات بازار کے عین باہر واقع ھین اور اونکے ارد گرد رہائشی مکانات نہین ھین - جو گلیان ان مکانات کو جاتی ھین وہ دوکانون کے پاس ہوکر گذرتی ھین لیکن اور راستے بھی ھین اور راہل مکانات کو دوکانون کے پاس سے لازمی طور پر نہین گذرنا پڑتا۔

وہ کئی سالون سے اسی جگه واقع ھین اور صاحب کلکٹر کے پاس کبھی کوئی شکایات نہین بھیجی گئین لہذا آنریبل ممبر کے سوال مین جو تجویز پیش کی گئی ہے اوسکی ضرورت نہین ہے۔

سوال نمبر ۷۵ (ج) کا جواب — لائسنس یافته گیلی کی فروختگی حسب ذیل ھین :—

	سنه ۱۹۱۴-۱۵ع	سنه ۱۹۱۵-۱۶ع	سنه ۱۹۱۶-۱۷ع	سنه ۱۹۱۷-۱۸ع	سنه ۱۹۱۸-۱۹ع
بھوس ...	۱۰۷۸	۸۴۲	۸۸۵	۱۰۰۳	۹۲۳

۲- کانگڑہ اور بھون دونوں ملکر ایک چھوٹا سا قصبہ ہیں اور اونکی مجموعی آبادی ۳۶۲۰ نفوس ہے ان دوکانوں سے حاصل کردہ شراب ایک بڑی حد تک وہ شخص استعمال کرتے ہیں جو باہر سے کانگڑہ میں آتے ہیں- یہہ تحصیل کا صدر مقام ہے اور اس میں منصف کی عدالت بھی ہے-جب عدالتیں اور دفاتر بند ہوتے ہیں تو ان دوکانوں کی فروخت میں بہت کمی واقع ہوجاتی ہے -

۳- کس مقام سے

کس مقام سے			اچھی میل	راجولی میل	آهان پوری میل	دولت پور میل
بھون	...	..	۳	۹	۳	۵
کانگڑہ	...	...	۵	۷	۵	۳

(کس مقام کو)

۷۷- مندرجہ ذیل اوس گشتی چٹھی کی ایک نقل ہے جس کا حوالہ سوال نمبر ۷۷ کے جواب میں دیا گیا تھا گشتی چٹھی صاحب فنانشل کمشنر نمبری ۷۱۵۹ - مورخہ ۲۸-اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ع-

صاحب فنانشل کمشنر صیغہ آبکاری کے نظم و نسق پر متعلقہ جملہ افسران کی توجہ قواعد مطبوعہ ہمراہ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبری ۹۳-مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۱۵ع (جیسا کہ اونکی ترمیم اشتہار نمبری ۱۰۵۲ (تجارت و صنعت و حرفت) مورخہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع کے ذریعہ کی گئی ہے) کیطرف دلاتے ہیں جو ایکٹ آبکاری کی دفعہ ۳۵ (۲) کی رو سے عاید کردہ آئینی پابندی کو نافذالعمل کرنے کی غرض سے وضع کئے گئے ہیں اور وہ پابندی یہہ ہے کہ کسی جدید دوکان خوردہ فروشی کے لئے لائسنس دینے سے پیشتر مقامی عام رائے معلوم کرلی جائے- قواعد میں جو ترمیم اب کی گئی ہے وہ یہہ ہے کہ آبکاری کی خاص کمیٹی مشاورت کی جگہ میونسپل کمیٹیاں اور ڈسٹرکٹ بورڈیں ایسی جماعتوں کی حیثیت میں کام کرینگی جن سے پالیسی مذکور کو نافذالعمل کرنے کی غرض سے مشورہ کیا جائے- یہہ تبدیلی اون احکام میں منظور ہوچکی ہے جو صاحب وائسرائے کے مراسلہ نمبر ۷۷ - مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۴ع کے فقرہ ۶ میں درج ہیں-

لیکن جہاں ایک طرف قواعد کی وسعت نفاذ کو جو بدرجہ قانون ہیں اوس آئینی پابندی کے نفس مضمون تک محدود کرنا مناسب ہے جسکے بموجب قواعد وضع کئے گئے ہیں (یعنی موجودہ صورت میں کسی ایسی دوکان کھولنے سے پیشتر جو (الف) شراب کی خوردہ فروشی کے لئے ہو اور (ب) ایسے مقامات میں واقع ہو جن کے لئے پہلے لائسنس حاصل نہ کیا گیا ہو مقامی عام رائے کے دریافت کرنے تک محدود کرنا) - وہاں دوسری طرف آئینی پابندی نہیں بلکہ انتظامی پالیسی کے لحاظ سے یہہ بھی ویسا ہی مناسب ہے کہ بورڈوں اور کمیٹیوں کو نظم و نسق آبکاری کے دیگر سوالات کے متعلق خصوصاً جبکہ انتظامات میں کوئی تبدیلیاں عمل میں لانے کی تجویز کی جاوے اپنے اظہار خیالات کا موقع دیا جائے چنانچہ ہر سال ۳۱ - اکتوبر سے پہلے پہلے کلکٹر مقامی جماعت ہائے متعلقہ کو یعنی میونسپل رقبہ جات میں میونسپلٹی یا رقبہ مشتہرہ کی کمیٹی اور دیہی رقبہ جات میں ڈسٹرکٹ بورڈ کو ان تبدیلیوں کی اطلاع دیگا جو وہ سال من ابتدائے یکم اپریل آئندہ کے دوران میں مندرجہ ذیل مدات میں جن پر قواعد مشتہرہ ہمراہ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبری ۹۳ [illegible] ضلع کے نظم و نسق آبکاری کے متعلق کرنی

چاہتا ہو :—

۱—اوقات فروخت-

۲—استعمال شراب کے لائیسنس کے علاوہ جدید لائیسنسوں کی عطائیگی-

۳—میلوں کے لئے خاص لائیسنسوں کی عطائیگی-

۴—محل وقوع دوکانات-

۵—لائیسنسوں کی مجوزہ تخفیف-

۶—قابل استفادہ آسائشوں کا انصرام اور دوکانوں کو چلانے کے طریقے-

۷—دوکانوں میں انتظام رکھنے اور نا جائز حرکات کو روکنے کے طریقے-

۸—لائیسنس کی عام شرائط بشمول اوس بندش کے جو دوکان میں شراب کے پینے کے لئے فروخت کے متعلق ہے-

اس قسم کی اطلاع دینے وقت کلکٹر کو یہہ بات بھی بتا دینی چاہئے کہ وہ صرف مجوزہ تبدیلیوں کے متعلق عرضداشتوں پر ہی غور کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوگا بلکہ مذکورہ بالا مدات کے ماتحت معاملات جو بورڈ یا کمیٹی متعلقہ پیش کرنا چاہے کی بابت عرضداشتوں پر بھی غور کریگا خواہ ایسے معاملات کے متعلق کسی تبدیلی کی بابت یہہ مشتہر نہ کیا گیا ہو کہ وہ زیر تجویز ہے-

۳—کلکٹر مذکورہ بالا اُمور کے متعلق کسی ایسی عرضداشتوں پر غور کریگا جو اوسے یکم دسمبر سے پیشتر مقامی جماعتوں کی طرف سے موصول ہوں عام اس سے کہ وہ اوسکی اپنی تجاویز کے متعلق ہوں یا اون میں مقامی جماعتوں کی اپنی پیش کردہ تجاویز ہوں-

۴—آئندہ سال کے نیلامات لائیسنس کی مقررہ تاریخ سے دو ہفتے پہلے کلکٹر کو ایک حکم قلمبند کرنا چاہئے جو تمام ایسی عرضداشتوں کے متعلق ہو جو مقامی جماعتوں کیطرف سے موصول ہوں اور اس حکم میں وہ بیان کریگا کہ کس حد تک وہ اون کو عمل میں لانے کے قابل ہوا ہے- اس حکم کی نقول صاحب کمشنر اور مقامی جماعت ہائے متعلقہ کو ارسال کرنی چاہئیں-ایک نقل ضلع کی سالانہ رپورٹ آبکاری کے ہمراہ بھی بھیجی جانی چاہئے-

ضمیمہ—ب

(دیکھو سوال نمبر ۵۰ کارروائی کونسل مورخہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۹ء کا جواب)

نقشہ جس سے اون زمیندار کانسٹیبلوں کی تعداد معلوم ہوتی ہے جو علی الترتیب ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی ہیں—

ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	میزان
۱۸۳۴	۹۱۱۹	۶۹۰	۳	[illegible]

ضمیمہ۔ ج

(دیکھو سوال نمبر ۱۰ اور ۱۱ کا جواب)

۱	۲	۳	۴	۵	۶
ضلع	آیا ایکٹ ۸۔ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع (گاؤں میں گشت لگانے کا ایکٹ) ضلع میں کسی جگہ نافذ کیا گیا ہے۔	اور سکے اطلاق کی مختصر وجوہات	آیا ایکٹ ۸۔ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کے قانون بالا سے پیشتر ٹھیکری پہرہ نافذ العمل تھا۔	آیا ٹھیکری پہرہ ابھی تک رضامندانہ طریق کرو سے نافذ العمل ہے۔	آیا کہ
حصار ...	نہیں	ندارد	ہاں ...	ہاں۔	
رہتک ...	ہاں۔ حال ہی کے فسادات میں صرف ریلوے لائن کے متصل مواضعات میں۔ ...	ریلوے لائن اور ٹیلیگراف کی تاروں کی حفاظت کیلئے۔	ہاں ...	ہاں۔	
گوڑگاؤں ...	ہاں ۔۲۹۶ مواضعات میں ...	رضامندانہ طریق کے ناکام رہنے کے باعث ...	ہاں ...	ہاں۔	
کرنال ...	نہیں	ندارد	نہیں ...	ہاں۔	
انبالہ ...	ہاں ۔۲۸ مواضعات میں	رضامندانہ طریق کے ناکام رہنے کے باعث ...	ہاں ...	ہاں۔	
شملہ ...	نہیں	ندارد	نہیں ...	نہیں۔	
ہوشیارپور ...	ہاں ۔ ۱۹ گاؤں میں	نقب زنی کے انسداد کے لئے ...	ہاں ...	ہاں۔	
جالندھر ...	نہیں	ندارد	ہاں ...	ہاں۔	
لودھیانہ ...	نہیں	ندارد	ہاں ...	ہاں۔	
کانگڑہ ...	نہیں	ندارد	نہیں ...	نہیں۔	
فیروزپور ...	ہاں	جرم میں بیشی ہونے یا رضامندانہ طریق کے ناکام رہنے کے باعث	ہاں ...	ہاں۔	
لاہور ...	ہاں ۔ صرف دو مواضعات میں ...	جرم میں بیشی	ہاں ...	ہاں۔	
امرتسر ...	۱۴۳ مواضعات میں	رضامندانہ طریق کے ناکام رہنے کے باعث ...	ہاں ...	ہاں۔	
گورداسپور ...	۸۳ مواضعات میں	جرم میں بیشی	ہاں ...	ہاں۔	
سیالکوٹ ...	نہیں	ندارد	ہاں ...	ہاں۔	

۱	۲	۳	۴	۵	۶
ضلع	آيا ايكٹ ۸-مصدره سنه ۱۹۱۸ع (كاؤں مين كشت اكانے كا ايكٹ) ضلع مين كلستهيل مائد كيا گيا هے-	اُس كے اطلاق پذير كرنے كي مختصر وجوهات	آيا ايكٹ مصدره سنه ۱۹۱۸ع كے قانون بالے سے پيشتر ٹهكرى پهره نافذالعمل تها-	آيا ٹهكرى پهره ابهي تک رضامندانه طريق كي رو سے نافذالعمل هے-	آرائے
…واله	نهين	نداره	هان	هان-	
…ري	نهين	نداره	هان	هان-	
…ور	هان—۱۵ مواضعات مين	جرم مين بيشي هونے اور رضا مندانه طريق كي ناكامي كے باعث-	هان	هان-	
…	هان	ايضاً ايضاً	هان	هان-	
…	هان—بهت سے مواضعات مين	ايضاً ايضاً	هان	هان-	
…و	۷۲ مواضعات مين	ايضاً ايضاً	هان	هان-	
…ازيخان	نهين—كيونكه مجموعه ضوابط جرائم سرحدي نافذالعمل هے-	نداره	هان	هان-	
…	نهين	نداره	هان	هان-	
…)	نهين—ليكن بعض مقامات مين جاري كرنے كے لئے كار روائي كي جارهي هے-	جرم لين بيشي هونے اور رضامندانه طريق كي ناكامي كے باعث-	هان	هان-	
…	نهين	نداره	هان	هان-	
…	نهين	نداره	هان	هان-	
…	نهين	نداره	هان	هان-	
…	نهين	نداره	هان	هان-	

ضمیمہ (د)

مرتبہ مسودہ روئداد مالی گورنمنٹ پنجاب

بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع-

ترمیمہ مسودہ مالی روئیداد گورنمنٹ پنجاب بابت

روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں۔

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸—۱۹ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹—۲۰ء	ترمیمہ بابت سنہ ۱۹۱۹—۲۰ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰—۲۱ء
بقایا ابتداء سال	...	۱۹۳۵۲	۲۲۶۸۵	۲۳۰۹۵	۲۵۳۱۵
محاصل و آمدنی صوبہ					
اول—معاملہ زمین	...	۱۴۲۵۹	۱۵۱۹۸	۱۴۵۹۹	۱۳۷۹۳
چہارم—اسٹامپ	...	۳۰۶۹	۳۰۰۵	۲۹۴۰	۳۰۴۰
پنجم—آبکاری	...	۵۲۵۹	۵۵۲۸	۶۴۲۵	۷۲۵۰
ششم—ریٹ ہائے صوبہ	...	۳۱	۲۲	۳۳	۳۲
ہفتم—انکم ٹیکس	...	۱۸۷۷	۲۰۶۲	۲۴۲۵	۴۷۵۰
نہم—جنگل	...	۲۱۵۴	۳۶۳۵	۳۹۵۹	۴۸۱۱
دہم—رجسٹری	...	۴۰۶	۳۷۵	۵۰۰	۵۰۰
دوازدہم—سود	...	۲۴۱	۲۳۸	۲۴۷	۲۷۹
شانزدہم (الف)—قانون و داد گستری—عدالت ہائے قانون	...	۹۵۳	۹۹۰	۸۰۸	۷۱۹
شانزدہم (ب)—قانون و داد گستری—جیلخانجات	...	۶۷۹	۶۲۲	۵۰۵	۴۵۵
ہفدہم—پولیس	...	۱۸۶	۲۱۱	۳۵۹	۳۴۸
نوزدہم—تعلیم	...	۵۳۳	۵۴۹	۵۳۹	۵۰۸
بستم—(الف)—طب	...	۷۹	۷۵	۷۹	۸۱
بستم—(ب)—حفظان صحت	...	۱۹۱	۱۰۹	۱۳۳	۱۳۸
بست و یکم—(الف)—زراعت	...	۷۰۱	۷۹۳	۸۲۵	۸۳۹
بست و یکم—(ب)—سائنس و محکمہ جات متفرق ...	...	۳۰	۳۲	۳۱	۳۱
بست و دوم—آمدنی بابت پیرانہ سالی ...	...	۸۵	۸۵	۸۹	۸۹
بست و سوم—کاغذ—قلم—دوات و چھپائی ...	...	۱۰۱	۹۲	۱۰۴	۱۰۵
بست و پنجم—متفرق	...	۱۰۰۶	۷۴۳	۸۵۸	۸۵۹
بست و نہم—آبپاشی—تعمیرات کلاں	محاصل بلا واسطہ —				
	سول ...	۵	۵	۳	۳
	تعمیرات سرکاری ...	۱۳۸۵۹	۱۴۹۰۰	۱۶۰۰۰	۱۵۸۰۰
	محاصل بالواسطہ —				
	حصہ معاملہ زمین بابت آبپاشی	۶۸۰۴	۶۸۰۸	۵۹۵۰	۷۹۰۰
سی ام—آبپاشی—تعمیرات خورد و کھائی رانی—	سول ...	۱	۳	۳	۳
	تعمیرات سرکاری ...	۱۱۳	۱۳۰	۱۲۱	۱۱۷
سی و یکم—تعمیرات سول ...	سول ...	۱۷۴	۱۴۹	۲۰۹	۱۸۱
	تعمیرات سرکاری ...	۲۵۴	۲۴۰	۲۷۰	۲۹۰

...۱۹۲۰ع-

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	مرحمہ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع
اخراجات صوبہ				
...س وکمی	۱۲۵	۱۲۹	۱۳۵	۱۳۵
...کی و معاوضہ جات	۳۴	۳۵	۳۴	۲۵
...لہ زمین	۳۹۳۱	۵۳۷۵	۵۷۸۶	۹۰۲۶
...مپ	۹۸	۹۹	۱۰۸	۱۱۲
...ی	۱۱۷	۱۳۸	۱۳۰	۱۵۱
...ٹیکس	۲۹	۵۴	۵۵	۹۳
...ل	۱۷۹۹	۲۹۱۵	۳۴۹۳	۳۷۹۴
...تری	۱۳۴	۱۲۷	۱۷۰	۱۵۶
...سولی قرضہ پر سود	۱۸۳	۲۲۶	۲۱۹	۲۵۸
...م نظم و نسق	۱۲۲۷	۱۲۲۳	۱۳۱۱	۱۵۰۹
...ف)—قانون و داد گستری—عدالت ہائے قانون ...	۳۹۲۲	۳۸۱۸	۵۲۹۴	۵۳۹۲
...ب)—قانون و داد گستری—جیل خانجات	۲۳۳۸	۲۰۴۵	۲۳۲۹	۲۲۳۰
...س	۷۱۱۹	۷۲۲۳	۸۳۴۵	۷۷۴۹
...ام	۵۳۵۶	۶۰۳۴	۵۸۵۷	۷۵۱۸
...ف)—طب	۱۱۶۷	۱۷۸۴	۱۴۲۹	۲۱۷۵
...ب)—حفظان صحت	۸۰۶	۱۰۳۴	۱۰۱۲	۱۲۸۹
...ف)—زراعت	۱۹۸۴	۲۹۸۷	۲۲۵۸	۲۹۰۸
...ب)—سائنس و محکمہ جات متفرق	۱۶۹	۲۰۷	۲۹۳	۳۹۴
...اجب پیرانہ سالی و پنشن	۲۵۹۱	۲۷۱۱	۲۵۷۶	۲۹۵۹
...ف-قلم-دوات و چھپائی	۸۴۵	۸۹۹	۹۲۴	۹۴۹
...فرق	۱۹۵۵	۲۳۷۲	۲۰۴۱	۹۹۴۳
...داد قحط	۱۷	۱۰۰	۷	...
...پاشی—تعمیرات کلاں ... اخراجات کارروائی—سول	۱	...	...	...
...پاشی—تعمیرات کلاں ... تعمیرات سرکاری ...	۵۱۵۰	۵۲۶۴	۵۶۲۴	۵۳۳۲
...پاشی—تعمیرات کلاں ... قرضہ پر سود ...	۳۷۸۴	۳۸۰۸	۳۸۰۱	۳۸۲۴
...میرات خورد و کشتی رانی ... سول	۳۱	۲۹	۳۰	۳۰
...میرات خورد و کشتی رانی ... تعمیرات سرکاری ...	۳۸۱	۳۹۵	۵۱۰	۳۴۰
...میرات سول ... سول	۸۰۰	۱۳۶۰	۱۳۳۴	۱۵۶۶
...میرات سول ... تعمیرات سرکاری ...	۹۲۲۳	۷۱۳۰	۸۵۰۰	۹۸۶۰
میزان خرچ	۵۳۷۲۳	۹۰۲۲۸	۹۲۶۹۲	۷۳۲۰۴
[illegible]	[illegible]	۲۱۶۰۷	۲۵۳۲۵	۱۸۳۵۶

ضمیمہ

انتقالات معاہ

(روپیہ کے اع

	حسابات بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	نظر ثانی شدہ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع
۱ انتقالات امپیریل معاملات سے پراونشل معاملات میں بازگشت :—				
۱—مقررہ رقم برو‌ئے معاہدہ متعلقہ صوبہ	۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶
۲—بقایا جات صوبہ میں سے ایک کروڑ روپیہ کے اوپل گورنمنٹ کی طرف سے گورنمنٹ ہند کے حوالہ کئے جانیکے متعلق عطیہ۔	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰
۳—پنجاب کے قصبات میں دوکانوں و رہائشی مکانوں کی زمین کی آمدنی فروخت کے امپیریل حصہ کی بابت۔	۲۱۴	۱۲۱	۶۳۷	۴۰۰
۴—عطیہ برائے تعلیم	۱۰۳۸	۱۰۳۸	۱۰۳۸	۱۰۳۸
۵—اسلامیہ کالج لاہور کی سائنس لیبوریٹری کی قائمی و سامان کے لئے۔	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۶—عطیہ برائے یونیورسٹی	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۷—لارنس ملٹری اسائیلم سناور کے عطیہ کی بابت ...	۴۰	۴۰	...	...
۸—لارنس میموریل سکول مری کے لئے عطیہ	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۹—ملتان کی قلعہ‌واہ کی اصلاح و اسکی ترمیم کے لئے ...	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۱۰—گورنمنٹ ٹریننگ کلاس واقع سناور کے لئے ...	...	۲۵	۲۵	۲۵
۱۱—حفظان صحت کے لئے عطیہ	۴۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۴۰۰
۱۲—آبادیوں حفظان صحت کی اصلاح کے لئے عطیہ ...	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۳—اخراجات ارمد حرب کی معافی کے لئے عطیہ ...	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸
۱۴—معافیہ زمینہ جات کی فیس سٹامپ معاف وصول کرنے کی بابت معمولی صوبہ کے نقصان کی تلافی کے لئے۔	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵—مقامی جماعتوں سے قرض واجب الوصول رقوم کی معافی کی بابت۔	۳۰۴	۳۰۴	۳۰۴	۳۰۴
۱۶—میونسپلٹیوں کو اخراجات پولیس سے سبکدوش کرنے کے لئے	۵۲۲	۵۲۲	۵۲۲	۵۲۲
۱۷—بابت عطیہ جو مہامہوپادھیائے و شمس العلماء کے خطاب داروں کو ۱۰۰ روپیہ سالانہ عطیہ دینے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے دیا گیا۔	۱	۱	۱	۱
۱۸—محکمہ سول ویٹرنری کے افسروں کی تنخواہوں اور ماہر شفاخانوں کے اخراجات کو صوبہ کے حساب میں درج کرنے کے لئے	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۹—جدید صوبہ دہلی کے منضبط ہونے کے متعلق ...	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۰—جوس ر برہنگ گزار پاورش پنجاب سے دہلی میں درآمد کرنیکی اسکیم کے متعلق۔	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۱—آمدنی انکم ٹیکس میں نقصان کیلئے عطیہ جسکی ضرورت	...	۲۳۰	۳۳۰	۳۳۰

الف

امپیریل و پراونشل

ہزاروں میں ہیں

	حساب اصلی سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	تخمینہ نظر ثانی سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع	کیفیت
غیر باز گشت—					
(۲٥) وزیر آباد میں دریائے چناب اور پاکھو پر پل ھائے سڑک کی تعمیر۔	...	...	٥٧٥	۳۰۰	
(٠٦) واکر اسپتال شملہ کے چندہ کے حصہ امپیریل کی بابت...	٦	...	٦	...	
(۲۷) سر ہارکورٹ بٹلر سکول کی نگرانی کے منتقل ہونے کے باعث۔	...	...	...	۴	
(۲۸) آرکیولوجیکل (آثار قدیمہ) خرچ کے لئے ...	٦	...	۲	...	
(۲۹) خالصہ کالج امرتسر کے عطیہ کے لئے	۱٥۰	...	...	...	
(۳۰) مقبرہ آصف جاہ واقع شاہدرہ کی خاص مرمت ...	...	...	٥	...	
(۳۱) بمقام سفاور سرکاری ٹریننگ جماعت کی عمارتوں کی تعمیر کے لئے۔	٥۰	...	۳۷	...	
(۳۲) زرعی تعلیم کے لئے	۳٦۹	...	۲٦۲	...	
(۳۳) مدرسہ نجاری جالندھر کے لئے	۱٥۰	...	...	...	
(۳۴) پنجاب یونیورسٹی کمیٹی کے لئے	۱٥۰	...	۱۸۴	۱٦٥	
(۳٥) ہائر کنٹرولر سپلائز کے اخراجات کے لئے	۲٦	۲۴	۱۹	٥	
(۳٦) لاہور میں از کار رفتہ سپاہیوں کی السنی ٹیوٹ میں رہنے والوں کے لئے عارضی رہائشی مقامات کی تعمیر کے لئے۔	...	...	۱۰	...	
(۳۷) مکینیکل انجینیئروں کی ٹریننگ کے لئے مغل پورہ میں ایک انسٹی ٹیوٹ کے قیام کے لئے۔	...	...	۱٥۰	...	
	۱۰۰۷	۲۴	۱۲٦۰	۴۷۴	
کل عطیہ جات جو مد امپیریل سے مد پراونشل میں دئے گئے	۴۹۷۸	۳۳۸۸	٦۱۳۷	٥۱۴۴	
وہ چندہ جات جو مد پراونشل سے مد امپیریل میں دئے گئے—باز گشت۔					
(۳۸) دفتر حساب کے حصہ تعمیرات سرکاری کے اخراجات کی تقسیم میں تبدیلی ہونے کے باعث۔	...	۲۳	۲۳	۲۳	
(۳۹) اضافہ شدہ واصلات از مد آبکاری کے پراونشل حصہ کی بابت—	٥٥	٥٥	٥٥	٥٥	
(۴۰) اضافہ شدہ واصلات از مد انکم ٹیکس کے پراونشل حصہ کی بابت—	۲۰۷	۱۰۷۳	٥۸۷	۷۴۰	
(۴۱) پہرہ داران خزانہ (پولیس یا برق انداز) کے خرچ کی بابت جو صیغہ تعمیرات سرکاری میں ملازم رکھے گئے۔	٥۱	٥۱	٥۱	٥۱	

غیر باز گشت

یادداشت صاحب ممبر مال

حصہ اول

۱- یاد داشت هذا کے پہلے حصہ میں جو بجٹ کی اشاعت ثانی پر صادرہ گورنمنٹ هذہ کے مشروط احکام پر مبنی ہے صوبہ کی عام مالی حالت بابت سال رواں و سال آئندہ کا تذکرہ درج ہے - دوسرے حصہ میں جسکو حسب معمول انڈر سیکریٹری فنانشل (مسٹر هورن) نے مرتب کیا ہے زیر مختلف مدات کلاں آمدنی و خرچ کے تخمینہ جات اور نیز زیر مدات خورد اہم تبدیلیوں کی تشریح درج ہے۔

۲ - مندرجہ ذیل نقشہ سے صورت حالات کی ایک عام کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔

—		سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع		سنہ ۱۹۱۹—۲۰ع		سنہ ۱۹۲۰—۲۱ع
		مرسمہ	اصل رقوم	بجٹ	مرسمہ	بجٹ
بقایا ابتدائے سال	...	۱۰۴۵۴	۱۹۴۵۲	۲۱۹۸۵	۲۳ ۹۵	۲۵۴۲۵
آمدنی ...	...	۵۶۴۳۱	۶۷۳۷۱	۵۹ ۸۰	۹۳۱۹۲	۹۹۱۳۵
خرچ ...	...	۵۳۱۹۸	۵۳۷۳۳	۹۰۲۲۸	۹۲،۶۲	۷۲۲۰۴
بقایا اختتام سال	...	۲۲۶۸۵	۳۳۰۹۵	۲۱۹۰۷	۲۵۴۲۵	۱۸۳۵۶

یہہ واضح رہے کہ اصل رقوم بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ع کی مرسمہ تخمینہ کے مقابلہ میں آمدنی کے کہاتہ میں ۹½ اور خرچ کے کہاتہ میں ½۵ لاکہہ کی بیشی ظاہر ہوتی ہے - اصل رقوم و مرسمہ کے اعداد کے درمیان اہم تفاوت زیر مد واصلات حسب ذیل ہے۔

(روپیہ کے اعداد هزارون میں هین)

چہارم—اسٹامپ	...	...	...	...	...	+۱۰۴
هفتم—انکم ٹیکس	...	...	...	...	...	+۱۲۷
نہم—جنگلات	...	...	...	...	...	—۱۴۶
بست و پنجم—متفرق ...		...	...	...	...	+۲۰۳
بست و نہم—آبپاشی—تعمیرات کلان ...			...	...	...	+۳۰۳

گورنمنٹ هذہ نے اون تجاویز کو منظور نہین کیا جو زیر مد " چہارم—اسٹامپ " مرسمہ تخمینہ مین بقدر ۱۵۰ کے اضافہ کرنے کے متعلق مارچ مین بذریعہ تار ارسال کی گئی تہین ورنہ وہ تفاوت ظہور مین نہ آتا جو اون بڑی بڑی واصلات کی وجہ سے ظہور مین آیا ہے جو فروری و مارچ مین حاصل ہوئی تہین بیشی زیر مد " هشتم انکم ٹیکس " کو اوس شکل کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے جو خاص عملہ ہائے تشخیص کے کام کے نتائج اور اون بڑی بڑی رقوم کا اندازہ لگانے سے پیش آئی ہو جو جدید ایکٹ کی رو سے سال کے اختتام کے نزدیک فراہم ہوئین - کمی زیر مد " نہم—جنگلات " کی وجہ زیادہ تر وہ تاخیر ہے جو دریائے ستلج و اوسکے معاونین مین پانی کے خاص طور پر کم ہونے کی وجہ سے بشہر کی چوب عمارتی کی ترسیل مین واقع ہوئی - زیر مد " بست و پنجم—متفرق " کی وجہ پنڈی بہاؤ الدین کی قصباتی سفید زمین کی وہ آمدنی فروخت ہے جسکو مد امپیریئل سے مد پراونشل مین منتقل کیا جا رہا ہے - نہر اپر باری دوآب پر بڑے بڑے رقبہ جات کی آبپاشی کی وجہ سے جو موسم مین بہت دیر کے بعد عمل مین آئی زیر مد " بست و نہم—آبپاشی—تعمیرات کلان " براہ راست واصلات بڑہ گئی تہین اور بلا واسطہ واصلات مین بتایا جمع شدہ رقوم کو حساب مین درست

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہین)

۳—معاملہ زمین	-۱۲۷ ...
۱۹- ب—قانون و عدالت کسٹوڈی جیلخانجات	+۹۹ ...
۲۰- پولیس	+۱۱۹ ...
۴۵- تعمیرات سول-تعمیرات سرکاری	+۷۲۳ ...

* زیر مد "۳ معاملہ زمین" کمی کی وجہ مختلف قلیل رقمین ہین - بیشی زیر مد "۱۹ - ب
...یل خانجات" کی جزوی وجہ وباء انفلوائنزا ہے اور غلہ ہائے خوردنی و مصالحہ خام کا اعلی نرخ ایک
...دادی سبب تہا - بیشی زیر مد "۲۰-پولیس" کی وجہ بستی ہائے اقوام جرائم پیشہ کے وہ عطیات تہے جو
...ال مین دیر کے بعد منظور ہوئے - مرممہ زیر مد "۴۵ - تعمیرات سرکاری" کے مقابلہ مین بیشی کی وجہ
غیر معمولی افزون خرچ تہا جو اختتام سال پر سڑکون کی مرمت و اسٹاک کی خرید اور جدید سول
...یکریٹری ایٹ کے لئے اراضی کی خرید پر ہوا

مرممہ تخمینہ جات سنہ ۲۰—۱۹۱۹ع

۳—اصل بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع مین ۵۹۱ لاکہہ آمدنی اور ۶۰۲ لاکہہ خرچ یا ۱۱ لاکہہ
...سارہ کا انتظام کیا گیا - مرممہ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ آمدنی و خرچ کے ان ہر دو تخمینہ جات سے
...رہ جانے کا احتمال ہے - آمدنی بقدر ۵۸½ لاکہہ زیادہ ہے لیکن اس رقم مین سے ۲۲½ لاکہہ کی وجہ گورنمنٹ
...ند کے وہ پیش از پیش عطیات ہین جن کی مقدار کا اندازہ بجٹ مرتب کرتے وقت نہین لگایا جا سکتا اور
...مدنی کی خاص بیشی در حقیقت ۳۶ لاکہہ ہے خرچ کے کہاتہ مین رقم مندرجہ بجٹ کے مقابلہ مین تخمینہ شدہ
...یشی کی مقدار ۲۳½ لاکہہ ہے - پس ۱۱ لاکہہ کا متوقع خسارہ زائد از ۲۳ لاکہہ کی فاضلہ رقم مین
...دل گیا -

۴—آمدنی مین بیشی ہونے کے اسباب متعدد ہین - فصل ربیع متوقع سے بہی قدرے کم تہی اور
...گو چہ موسمی بارش جتنی دیر سے ہوئی اچہی ہوئی مگر وہ قبل از وقت بند ہوگئی اور فصل خزان معمولی سے
...چہہ زیادہ اچہی نہ تہی-لہذا مستقل معاملہ زمین کی فراہم شدہ رقوم قدرے مایوس کن ہین - برخلاف اسکے سال
...ر کے اندر موسمی حالات ایسے تہے کہ نہری پانی کی مانگ بہت زیادہ رہی کچہہ اس وجہ سے اور
...چہ اپر چناب کینال پروجکٹ (انہار ثلاثہ) کے جدید جاری شدہ حصص پر آبپاشی مین حسب معمول توسیع
...ونے سے آبپاشی کی بالواسطہ و بلا واسطہ واصلات مین وہ گران قدر اضافہ ہوا جس سے مستقل معاملہ
...مین کا خسارہ کافی سے زیادہ پورا ہو گیا ہے ایک اور سبب آبادی کے زراعت پیشہ و تجارت پیشہ حصہ کی
...روز افزون خوشحالی ہے جسکا ثبوت شراب کی عظیم فروخت اور زیر مد اسٹامپ و انکم ٹیکس اور رجسٹری
...یش از پیش واصلات ہونے سے ملتا ہے

تیسرا اور شائد سب سے زیادہ اہم سبب جو اقتصادی اور تقریباً اچہے اثرات مین عالم گیر ہے یہہ
...ے کہ روپیہ و نوٹون وغیرہ کی مقدار بڑہ گئی اور اسکے مقابلہ مین اشیاء کی پیداوار مین متناسب اضافہ نہ ہوا جس
...ی وجہ سے اشیاء کی قیمتین بڑہ گئین اور روپیہ کی مالیت کم ہو گئی - اس سبب کا نہایت ہی حیرت انگیز
...ر رسوم آبکاری کے لائیسنسون کی فروخت سے ظاہر ہوتا ہے اس مد مین لائیسنس ہائے برائے فروخت کی
...داد مین بتدریج کمی ہونے اور اس کے ساتہہ لائیسنسون کی خرید کے لئے مطلوبہ سرمایہ مین بڑا اضافہ ہونے
...ے واصلات مین مسلسل اور غیر معمولی بیشیان ہو رہی ہین -

۵—آخر الذکر سبب یعنی گرانی خرچ کے کہاتہ مین بہی اضافہ ہونے کا بڑا سبب ہے سال رواں
...ا بجٹ تیار کرتے وقت یہہ خیال تہا کہ ضروریات زندگی کا نرخ انتہائی کمال کو پہونچ گیا ہے اور وہ اب کم
...ونا شروع ہو جائیگا - لیکن بد قسمتی سے یہہ خیال پورا نہین ہوا - سال رواں کے دوران مین نرخ پہلے سے بہی
...ہ رہا ہے اور اسکی وجہ سے قلیل مقررہ آمدنی کے لوگون کو سخت تکلیف لاحق ہوئی ہے - بنا برین اس امر
...ی ضرورت پیش آئی ہے کہ لوگون کی دستگیری کی جائے چنانچہ قلیل المشاہرہ سرکاری ملازمون کو بیش از

پیش الاؤنس دئے گئے ھین جو زیر مدات معاملہ زمین و عام نظم و نسق و رجسٹري و جیلخانجات و پولیس و آبپاشي اور تعمیرات سول بیشیان ھونے کا بڑا سبب ھین - بیشي مذکور کي جزوی وجہ اون ملازمون کي تنخواہ کي نظر ثاني بھی ھے جن کے متعلق پبلک سروسس کمشن نے کار روائی کي ھے اور جیل خانون اور صیغہ تعمیرات - ورکري بے ھد دو شعبون کی صورت مین مزدورون و مصالحہ کا اعلے نرخ و اُجرت بھی ھے - متذکرۃ الصدر اسباب کي وجہ سے بجٹ کے مقابلہ مین اضافہ اور بھی بہت زیادہ ھوتا گر زیر مدجات تعلیم و طب و زراعت اور متفرق وہ گرانقدر بچتنہ ھوتي جس کي تشریح بعد مین کي جائیگي -

۶- متذکرۃ الصدر تشریح سے یہہ واضح ھو جائیگا کہ آمدنی و خرچ کے ھر دو کہاتون مین رقم مندرجہ بجٹ سے تجاوز ھونے کی وجہ اصل مین یہہ نہین ھے کہ بجٹ تیار کرنے مین غلطیان ھوئي ھین بلکہ اسکي وجہ وہ موسمی و اقتصادي حالات ھین جنکا پہلے ھی سے علم یا تدارک نہین ھوسکتا تھا یہہ توقع ھے کہ سال کی کار روائي کا اصل نتیجہ ۲۳½ لاکھہ کے بقایا مین اضافہ کي صورت مین ظاھر ھوگا جس سے بقایا مذکور ۲۴۴۲۵۰۰۰ روپیہ تک بڑہ جائیگا - اون مشکلات کی وجہ سے جو جنگ کے مابعد اثرات کے باعث پیدا ھو گئی ھین - اس نتیجہ کو نہایت ھی تسلي بخش خیال کیا جا سکتا ھے -

۷- آمدنی و خرچ کی بڑي بڑي مدات کی ذیل مین جن کو یاد داشت ھذا کے دوسرے حصہ مین تفصیل کے ساتھہ درج کیا گیا ھے بجٹ و مرممہ تخمینہ جات کے درمیان زیادہ اھم تفاوتون کي وجوھات کا یہان اختصار کے ساتھہ ذکر کیا جاتا ھے آمدنی کے کہاتہ مین کمی زیر مد معاملہ زمین تہتر معمولي معاملہ مین ھوئي ھے اور اسکي وجہ سنہ ۱۹۱۹ع کی ناموافق فصل ربیع اور خدمات جنگ کے صلہ مین معاملہ زمین کی معافیان ھین - لیکن ان وجوھات سے جو نقصان ھوا ھے اوسکی جزوي تلافي اوس بیشي سے ھوئي ھے جو زیر مد فروخت محالات - سرکاری و فروخت بنجر اراضیات مجموعاً ۳ لاکھہ کي ھوئي ھے اور نیز اوس بیشي سے ھو گئي ھے جو اسي قدر مقدار مین زیر مد متفرق ھوئي ھے -

۸- زیر مد "چہارم - اسٹامپ" بڑی بیشي کی وجہ جزواً یہہ ھے کہ رقم مندرجہ بجٹ کم تھی کیونکہ گورنمنٹ ھند نے بجٹ کي آخری طبع مین ۱½ لاکھہ کی مجوزہ ایزادي کو منظور نہین کیا تھا - لیکن بیشی مذکور کی اصل وجہ وہ بڑي بیشي ھے جو اراضی و دیگر املاک کي قیمت مین ھوئي ھے اور نیز کار و بار کي ترقی اور شائد مقدمہ بازي کا اضافہ ھے مد کورٹ فیس اسٹامپ کی نسبت زیر مد جنرل اسٹامپ بہت زیادہ بیشی ھونے کي وجہ بظاھر یہہ معلوم ھوتي ھے کہ صوبہ کے بڑے بڑے شہرون مین نفع کي اُمید پر اراضي کي فروخت وسیع پیمانہ پر کی گئي اور بہت سي زمین سال کے دوران مین اکثر ایک مالک سے دوسرے مالک کے پاس بدلتي رھي اور ھر دفعہ پہلے سے بہت زیادہ نرخ پر فروخت ھوتي رھی -

۹- زیر مد "پنجم آبکاري" - یہہ تخمینہ لگایا گیا ھے کہ رقم مندرجہ بجٹ سے بقدر ۱۸ لاکھہ (پراونشل حصہ ۹ لاکھہ) کا اضافہ ھو جائیگا - جس حد تک اس بیشی کی وجہ اضافہ شدہ سوم ربع ھے بڑا سبب وھی ھے جو اوپر بیان کر دیا گیا ھے یعنی روپیہ کی قیمت کا کم ھو جانا مگر اس بیشی کا کہین زیادہ حصہ زیر مد محصول کشید شراب واقع ھوا ھے لہذا اس بیشی کو شراب کے بیش از پیش استعمال سے منسوب کیا جا سکتا ھے - لیکن اس امر سے (گرچہ پرھیزگاري کے نکتہ خیال سے یہہ قابل افسوس ھے) زراعت پیشہ اور ان دیگر اقوام کي خوشحالي کا بین ثبوت ملتا ھے جو مے نوش اقوام سمجھي جاتي ھین -

۱۰- زیر مد ھشتم انکم ٹیکس - زیر تحتی مد محصول زاید منافع بڑي بیشي کي وجہ یہہ امر ھے کہ تین لاکھہ کی رقم مندرجہ بجٹ ایک نہایت ھي قیاسي تخمینہ تھي جو گورنمنٹ ھند نے لگا دیا تھا مرممہ تخمینہ ۱۷ لاکھہ ھے جس مین سال رواں کے دوران مین صرف ۷ لاکھہ کے وصول ھونے کي توقع ھے - معمولی انکم ٹیکس کے متعلق گذشتہ سال کي یاد داشت کے حصہ دوم مین زیر مد ھذا یہہ بیان کر دیا گیا تھا کہ جدید ایکٹ کے نفاذ اور اسکے ساتھہ خاص عملہ تشخیص کو ملازم رکھنے کی پالسي کو نمایان توسیع دینے سے ابتري پھیل گئي تھي اور سال کے اختتام سے پہلے جملہ واجب الوصول رقوم فراھم نہ ھو سکین - اصل بقایا بقدر ۱۰

سال رواں میں بھی جاری رہی ہے اور کثیر المقدار بقایا جات کے پھر واجب الوصول رہنے کی توقع ہے - اگر ایسا نہ ہوتا تو بجٹ کے مقابلہ میں مرمّمہ سے تجاوز اور بھی زیادہ ہوتا -

۱۱ - زیر مد آبپاشی - تعمیرات کلاں عظیم بیشی کی تشریح فقرہ ۴ - مذکور میں کر دی گئی ہے -

۱۲ - خرچ کے کھاتہ میں فاضلہ خرچ زیر مد معاملہ زمین کی وجہ بیش از پیش مواجب گرانئی غلہ ہے اور عارضی الاؤنس کا خرچ اور بھی زیادہ ہوتا اگر قریباً ۲ لاکھ کی وہ بچت نہ ہوتی جسکی وجہ جدید ضلع شیخوپورہ کے انضباط کی منظوری کی تاخیر اور نیز یہہ امر ہے کہ کوہستان سوالک میں پانی کی وجہ سے مٹی کے بہنے کے انسداد کیلئے مہیا کردہ رقم کو استعمال نہیں کیا جاسکا -

۱۳ - کمی زیر مد ۱۱ - جنگلات کی وجہ زیادہ تر یہہ معلوم ہوتی ہے کہ جلو کے کارخانہ میں روال کشی کے خرچ کا حد سے زیادہ تخمینہ لگا دیا گیا ہے -

۱۴ - زیر مد " ۱۹ - الف - قانون و داد گستری - عدالت ہائے قانون و ۱۹ - ب - جیل خانجات اور ۲۰ - پولیس " بیشیوں کو زیادہ تر مواجب گرانئی غلہ مواجب جنگ اور اوس عارضی الاؤنس کے فالتو خرچ سے منسوب کیا جا سکتا ہے - جو عملہ ہائے ماتحت کو دئے گئے اور ان بیشیوں کے امدادی اسباب عدالت ہائے قانون و پولیس کی صورت میں بد امنی اور جیل خانوں کی صورت میں خوراک و مصالحہ خام کا بیش از پیش خرچ ہے -

۱۵ - زیر مد تعلیم بچت کی وجہ یہہ ہے کہ ترکھانہ سکول جالندھر اور مدرسین کی ٹریننگ کی اصلاح کے عطیات کے لئے رقم مندرجہ بجٹ کو پورے طور پر استعمال نہیں کیا گیا - کمی زیر مد " ۲۴ - الف - طب " کی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ میڈیکل سکول کو امرتسر میں منتقل کرنے کی تجویز کو ملتوی کر دیا گیا اور تنخواہوں کے مقابلہ میں بڑی بڑی بچتیں ہوئیں کیونکہ نہایت ہی کم عہدہ دار فوجی کام سے واپس آئے - زرعی تعلیم کے متعلق دو لاکھ کے عطیہ کے بیشتر حصہ کو جو مد ۲۶ - الف - زراعت میں غلطی سے جمع ہو گیا تھا مد تعلیم میں منتقل کر دینے سے اور نیز اوس غلطی کی وجہ سے جس کے باعث اراضی بارا کی بنجر شگافی کے متعلق تین سال کا کل خرچ اس سال کے بجٹ میں درج کر دیا گیا زیر مد " ۲۶ - الف - زراعت " بچت ہوئی ہے -

۱۶ - کمی زیر مد " ۳۲ - متفرق " - صرف برائے نام ہے اور اس کی وجہ یہہ ہے کہ اخراجات متفرق و غیر متوقع کے لئے ۶ لاکھ کی پیدا کردہ رقم کو مناسب مدات کلاں میں تقسیم کر دیا گیا -

۱۷ - صیغہ تعمیرات سرکاری کی ہر دو شعبوں (یعنی ۴۲ - آبپاشی و تعمیرات کلاں و ۴۵ - تعمیرات سول باہتمام افسران تعمیرات سرکاری) میں اضافہ کی وجہ مصالحہ و مزدوروں کا اعلے نرخ و اجرت اور نیز مواجب گرانئی غلہ و عارضی الاؤنس و تنخواہوں کا افزوں خرچ ہے - شعبہ آبپاشی کی صورت میں اضافہ خرچ میں اون وسیع مرمتوں سے اور بھی زیادتی ہو گئی ہے جو بہاری موسمی بارشوں کی وجہ سے انہار کے کناروں کی کی گئیں اور شعبہ عمارات و سڑکہائے کی صورت میں چناب برج کی تعمیرات میں زیادہ بسرعت ترقی کا ہونا بھی اس اضافہ کا باعث ہے چنانچہ اس کی وجہ سے قریباً ۳½ لاکھ کے زائد عطیہ کی ضرورت پڑی -

تخمینہ جات بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰ - ۲۱ع

۱۸ - بجٹ اس توقع پر کہ یہہ سال زرعی لحاظ سے عمدہ ہوگا اور اس قیاس کو جگہ دیکر تیار کیا گیا ہے کہ موجودہ اعلے نرخوں میں کوئی معقول کمی نہیں ہوگی اور کہ زراعت و تجارت پیشہ اقوام کی موجودہ خوشحالی جاری رہیگی لیکن سال رواں کے مرمّمہ کے مقابلہ میں کھاتہ آمدنی میں ۱۱½ لاکھ کی تخمینہ شدہ بیشی روبہ ترقی محکمہ جات مثلاً جنگلات و تعلیم و طب و زراعت اور تعمیرات سول کی توسیع کو نا واجبہ ... کے گراں خرچ کی وجہ سے سرکاری ملازمین

کي افزون تنخواهون و اون کو مواجب سفر اور دیگر مواجب دینے کے بهاري خرچ کو پورا کرنے کے لئے کافی نہین هو سکتي تخمینہ شدہ خرچ کي مقدار ۷۰۲ لاکھ سے کم نہین اور وہ سال روان کے متوقع خرچ سے بقدر زائد از ایک کروڑ کے اور سنہ ۱۹ــ ۱۹۱۸ع کے اصلي خرچ سے بقدر ۲ کروڑ کے متجاوز هے۔ آمدني کے مقابلہ مین خرچ کی زیادتی ۷۰½ لاکھ هے جس سے بقایا ۲۵۴ لاکھ سے کم هو کر ۱۸۴ لاکھ رہ جاتا هے فرد بقایا کے خرچ کے کهاته مین اتني بڑي زیادتي کوبالخصوص ایسي صورت مین جبکہ جدید خرچ کا کثیر حصہ باز گشت هے اطمینان کي نظرون سے نہین دیکها جا سکتا - اور یہہ صاف ظاهر هے کہ گو پراونشل بقایا کي مقدار بہت زیادہ هےتاهم اس مین سے هم عرصہ دراز تک اس رفتار سے روپیہ نہین لے سکتے- لیکن اگلا سال موجودہ مالي انتظام کا آخري سال هے اور یہہ اُمید هے کہ جدید ریفارم اسکیم کے انتظام کے مطابق اپنے روز افزون خرچ کو پورا کرنے کے لئے صوبہ کے پاس کافي آمدني رہ جائیگی-تاوقتیکہ یہہ توقع پوری نہ هو ٹیکس مین نمایان اضافہ کرنا ضروري هوگا-

۱۹ــ زیر مد " اول ــ معاملہ زمین " بجٹ اس اُمید پر تیار کیا گیا هے کہ یہہ سال زرعي لحاظ سے عمدہ هوگا - فصل ربیع کا عمدہ هونا تقریباً یقیني معلوم هوتا هے لیکن فصل خریف کي حالت بلا شبہ معلوم نہین هے- لہذا یہہ اُمید هے کہ قریباً معمولي معاملہ زمین اس سال کے تخمینہ سے بقدر ۲۰ لاکھہ کے بڑھ جائیگا لیکن چونکہ یہہ بیشي آبپاشي شدہ رقبہ مین هوگي اسواسطے کل بیشي براہ راست واصلات کي صورت مین " بست و نہم- آبپاشي- تعمیرات کلان " مین چلي جائیگي- مد معاملہ زمین سے کمي ظاهر هونے کي وجہ کاہم وہ نہي هے جو اون بنجر اراضیات و سرکاري محالات کي فروخت کي آمدني مین هوئي جنکي آمدني اب نو آبادیون کے ترقي پکڑنے کے ساتھہ لازمي طور پر کم هوجائیگی-

۲۰ــ آمدني آبکاری کا تخمینہ لگانا آسان کام نہین هے کیونکہ بہت سے جدید اسباب و بواعث پیدا هورهے هین- دیسي شراب کا محصول کشید شراب اور افیون اور چرس کا محصول یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ع سے بڑهایا جا رها هے-اور اس بات کے متعلق پیشینگوئی کرنا کہ کہپت پر ان تبدیلیون کا کیا اثر پڑیگا مشکل هے - لیکن آمدني مین ایک بڑي بهاري بیشي یقیني معلوم هوتي هے کیونکہ اون فیس هائے فروخت کے نیلامات کی اصلی واصلات جو گذشتہ جنوری مین منعقد هوئے تهے سال ماسبق کے عدیم النظیر اعداد سے کم از کم ۱۳ لاکهہ زیادہ هین- اس اُمید سے کہ سال روان کے بقایا جات آئندہ سال زیادہ مکمل طریق مین فراهم کئے جائینگے اور نیز صوبہ کي روز افزون خوشحالي اور خاص عملہ تشخیص کے معقول اضافہ سے انکم ٹیکس مین بیشي کا هونا بجا معلوم هوتا هے- صیغہ جنگلات کي سرگرمیون مین جو ترقي هوئی هے وہ قابل ذکر هے اور اوس سے آمدني مین اور بهاري بیشي کے هونے کي توقع هے - زیر مد ' بست و نہم ــ آبپاشي- واصلات بلا واسطہ ' بهاري اعداد کی تشریح فقرہ ماسبق مین کردي گئي هے- اسکي وجہ آئندہ سال سے نہر اپر جہلم سے واجب الادا واصلات بلا واسطہ کي وصولی هے-

۲۱ــ کهاتہ خرچ مین ایک کثیر عملہ کے فوجی کام سے واپس آنے - اور جملہ عملہ جات کي اضافہ شدہ تنخواہ اور مواجب سفر اور دیگر مواجب کا انتظام کیا گیا هے- موخر الذکر کے لئے عملہ جات مانحت کي صورت مین زیر مد ' ۲۲ متفرق ' ایک یکمشت رقم کا انتظام کیا گیا هے- اور اسلئے اون مختلف مدات کي ذیل مین جنپر اثر پڑا هے بیشي اتنی زیادہ نہین هوئي جتني کہ وہ بحالت دیگر هوتي اور بعض صورتون مین یہہ بیشي مصنوعي تخفیف کا موجب هے- مثلاً زیر مدات جیلخانجات پولیس - اور آبپاشي ــ بیشی زیر مد ' ۳- معاملہ زمین ' کوهستان سوالک کو بہ جانے سے بچانے کی غرض سے انسدادي تدابیر کے لئے دو لاکهہ کی یکمشت رقم کا انتظام کیا گیا هے- ایسي هي ایک رقم پٹوار خانون کي تعمیر کے لئے رکھی گئي هے - ایک لاکہہ روپیہ اون نشانات پیمائش کے لئے هو پیمائش سندہ ساگر کے لئے مطلوب هین اور نصف لاکهہ روپیہ اوس اضافہ کے لئے رکھہ لیا گیا هے جو عملہ جات خزانچیان کے مشاهرہ کے لئے درکار هے - بیشي زیر مد " ۱۱- جنگلات آمدنی مین اضافہ هونے کا ایک لازمی نتیجہ هے - کار خانہ رال واقع جاو کي بعض کلون کو ایک کی بجائے دو دو کرنے کی لاگت اور محکمہ مذکور کی مکرر تنظیم کي ایک مکمل سکیم کی لاگت کی ابتدائي

کی تدوین کے اخراجات اور گواہان کے زرخوراک اور مواجب سفر کا انتظام کیا گیا ہے۔
اوس نہایت تسلی بخش بیشی سے جو زیر مد تعلیم ہوئی ہے محکمہ مذکور کی ترقی کی بہت کافی گنجائش ہو گئی ہے۔ اس میں ۴ لاکھ کی رقم زرعی تعلیم کے لئے - ۲ لاکھ اوستادوں کی ٹریننگ کے لئے - ۴ لاکھ ورنیکلر مدرسوں کے متعلق مقامی جماعتوں کو عطیہ جات عمارت کے لئے - ایک لاکھ ترقی تعلیم نسواں کے لئے اور اسی قسم کی ایک رقم مقامی جماعتوں کے ہائی مدارس کو صوبہ کے حساب میں داخل کرنے کے لئے - اور ۲ لاکھ دستکاروں کے ٹریننگ سکول کی لاگت کے لئے شامل ہے - زیر مد " ۲۴ - الف - طب " کی اہم بیشی کے بڑے اسباب یہہ ہیں کہ ملازمت طب صوبہ کی تنخواہ کی نظر ثانی - میڈیکل سکول کے امرتسر میں بدل دینے کے لئے سفری شفاخانوں کی بیش از بیش تعداد - موجودہ شفا خانوں کی اصلاح کے متعلقہ ایک جدید عطیہ اور ایک کثیر عملہ کے فوجی کام سے واپس آنے کی توقع پر یکمشت رقوم کا انتظام کیا گیا - زیر مد ۲۰ ب - حفظان صحت دو لاکھ روپیہ سکیم اصلاح شملہ کی لاگت کے لئے - ایک لاکھ روپیہ جدید بورڈ نکاس آب کے لئے اور سیقدر رقم بعض اضلاع میں دیہی افسران صحت اور لاہور اور مری میں ویکسین ڈپوؤں کی اصلاحات کے لئے رکھا گیا ہے اضافہ شدہ رقم زیر مد ' زراعت ' اس اہم صیغہ کی ضروری ترقی کے انتظام کے لئے جہاں تک سال ہذا کے مالی حالات اجازت دیں مقصود ہے ۵ لاکھ روپیہ بیج کی خرید و فروخت وغیرہ کے لئے ۳ لاکھ روپیہ زرعی سٹیشن لائلپور کی توسیع کے لئے - ڈیڑھ لاکھ زاید میشین ہائے احداث چاہات کی خرید کے لئے ایک لاکھ بارا اراضی کی اصلاح اور اسیقدر رقم ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ڈیمو نسٹریشن فارموں کے حصول اور ضروری سامان کے لئے اور نصف لاکھ کی ایک قلیل سی قسط محکمہ ہذا کے عملہ اور سامان کی ابزادی کے متعلق الک بہاری سکیم کی لاگت کے لئے شامل کیا گیا ہے - زیر مد " ۳۲ - متفرق " جو حیرت انگیز بیشی ہوئی ہے اس کی وجہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے یہہ ہے کہ اس مد کی ذیل میں ۳۵ لاکھ روپیہ کی یکمشت رقم عہدہ جات ماتحت کے عارضی مواجب اور اونکی نظر ثانی کے لئے اور ۷½ لاکھ روپیہ اضافہ شدہ مواجب سفر اور مواجب سواری کے لئے رکھا گیا -

۲۲— زیر مد " ۴۵ - تعمیرات سول - باہتمام افسران سول " بقدر ۱۳ لاکھ روپیہ کی گنجائش ذرایع آمد و رفت کی اصلاح کے لئے رکھی گئی ہے اور ۹½ لاکھ روپیہ قصبہ جات او رقبہ جات نو آبادی کی ترقی کے لئے شامل کیا گیا ہے - بیش از بیش معمولی حالات کے عود کرنے سے زیر مد " ۴۵ - تعمیرات سول - باہتمام افسران تعمیرات سرکاری " ایک نمایاں ترقی کا امکان پیدا ہو گیا ہے - تیس لاکھ روپیہ اون تعمیرات کے لئے رکھا گیا ہے جو تیار ہو رہی ہیں اور ۲۲½ لاکھ جدید ذرایع آمد و رفت - مصالحہ - اور محکمہ تعمیرات کلاں اور خورد کے لئے رکھا گیا ہے - مقدم الذکر میں یہہ عمارات شامل ہیں - زرعی کالج کے لئے ایک تجربہ گاہ کی تعمیر گورنمنٹ کالج و میو سکول آف آرٹ کے لئے ہوسٹل - اضلاع گوجرانوالہ اور گجرات میں ۲ نارمل مدارس - گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ کے لئے ایک جدید عمارت - شیخوپورہ کے صدر مقامات ضلع کے لئے جدید عمارات - فتح جنگ سے چاہات تیل واقع کھور تک ایک سڑک - چناب اور پلکھو کے پل ہائے سڑک کی تعمیر کی مزید ترقی - سڑک لارجی منڈی - بہاؤالدین میں ایک منڈی - اور امرتسر میں میڈیکل سکول کے لئے زمین کا حاصل کرنا - جدید عمارات میں نہایت ضروری امور حسب ذیل ہیں :—

وسیع تر کونسل واضع آئین و قوانین کے لئے جدید ایوان کونسل - اور اگزیکٹو کونسل اور وزراء کے لئے دفاتر - سنٹرل ٹریننگ کالج کے میدان کھیل کود کے لئے زمین حاصل کرنا - ہائی کورٹ کی توسیع - بروک ہرسٹ اسٹیٹ شملہ کی اصلاح - لکڑی وغیرہ کے لئے لیجانے جانے کے لئے ریلوے چھکڑوں کی خرید - زیر آباد میں ایک جدید تحصیل اور تھانہ کی تعمیر - اللہ ہر میں ایک مدرسہ تجارتی کے لئے زمین کا حاصل کیا جانا - لائلپور میں ایک ٹریننگ اور ملتان اور لودھیانہ میں گورنمنٹ کالجوں کی تعمیر - نارمل سکول واقع کیملپور کی تعمیر - مری میں ایک جدید ویکسین انسٹی ٹیوٹ - رائلپور میں ایک جدید کارخانہ انجینیئری - اور حصار میں ایک جدید عدالت سشن کا مکان -

۲۳— اون تمام مالی معاملات میں جو سال کے دوران میں پیدا ہوئے نہایت ضروری معاملہ جدید مالی انتظام زیر سکیم اصلاحات ہے - اس مضمون پر رپورٹ دربارہ آئینی اصلاحات ہند کے فقرہ ۲۰۰ لغایت ۲۰۷ اور سلسلہ اصلاحات گورنمنٹ ہند کے فقرہ جات ۶۰ لغایت ۹۳ میں بحث ہو چکی ہے - جیسا کہ آنریبل ممبران

کو غالباً معلوم ھے موجودہ مالی انتظام کي رو سے گورنمنٹ ھذہ اون آھم مدات مین سے جو آمدنی کا ذریعہ ھین ایک حصہ لے لیتی ھے اور اسکي فاضلہ رقم مین سے وہ صوبون کو ضروري خرچ کیلئے روپیہ دیتي ھے - لیکن سکیم اصلاحات کی رو سے معاملہ برعکس ھوگا - یہہ سوال کہ صوبہ ھذا کو آمدنی کا کونسا حصہ ملیگا اور کہ سکیم صلاحات کي رو سے آمدنی کا کونسا حصہ گورنمنٹ ھذہ کو دیا جائیگا فی الحال اوس کمیٹي دربارہ مالی تعلقات کے زیر غور ھے جو ۱۱ مارچ کو مقامي گورنمنٹ اور کمیٹي خزانہ کے غیر سرکاري ممبران کي رائے معلوم کرنے کے لئے لاھور مین آئیگی - اسلئے اس یاد داشت مین آئندہ کے انتظامات کے متعلق زیادہ تر تفصیلی حالات بیان کرنا ممکن نہین ھے .

۲۴ - ایک اور نہایت ضروري سوال اون تمام سرکاري ملازمین کي تکلیف اور پریشانی کو کم کرنیکی ضرورت ھے جو وہ معیشت کے گران خرچ کیوجہ سے محسوس کر رھے ھین - اون تمام ملازمون کی تنخواہ کی نظر ثانی ھو چکی ھے جنکے متعلق پبلک سروس کمشن نے بحث مباحثہ کیا بجز ملازمت ھائے زراعت وٹیرنری اور صوبہ کی ملازمت ھائے جنگلات و ڈاکٹري کے ماتحت عملہ جات مین سے اون بہت سے عملہ جات کلرکان کی تنخواہ جنکے متعلق سنہ ۱۹۱۲ع اور سنہ ۱۹۱۳ع کي کمیٹیون نے غور کیا تھا ان کمیٹیون کی سفارشات کے مطابق صلاح کردي گئي ھے اور سال کے دوران مین وٹیرنری انسپکٹرون - سب انسپکٹرون - سب اسسٹنٹ سرجنون - ماتحت عملہ جنگلات - انسپکٹران آبکاري و سب انسپکٹران آبکاري اور چند ایک ادنے عملہ جات کو معقول بیشیان عطا کیگئی ھین مگر سوائے ایسی صورتون کے جہان شرح تنخواہ جنگ یا بعد از جنگ کي قیمتون پر مبنی ھے مثلاً سب اسسٹنٹ سرجنون اور عملہ وٹیرنري کي صورت مین یہہ نظر ثاني اب خارج از بحث ھے - اس صورت حالات کے انسداد کے لئے جو تدابیر گورنمنٹ نے اختیار کین وہ حسب ذیل ھین :- گورنمنٹ ھذہ کی منظوري سے اوس مواجب معاوضہ غلہ کی اعلے شرح جو سنہ ۱۹۱۵ع مین بطور خاص حالات جنگ منظور کیا گیا تھا جنگ کے بعد چھہ ماہ تک یا اوسوقت تک جاري رکھي جائیگی جبتک کہ کسي ایسے عملہ کی تنخواہ کي مستقل طور پر نظر ثاني نہ ھو جائے جو مواجب معاوضہ غلہ کے لینے کا حقدار ھو - مواجب جنگ جو یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع کو ۵۰ روپیہ یا اس سے کم تنخواہ لینے والے سرکاري ملازمون کے لئے جاري کیا گیا تھا یکم اپریل سنہ ۱۹۱۹ع سے چھہ ماہ کیلئے دو چند کر دیا گیا اور یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ع سے عارضي مواجب کی ایک سکیم جو مواجب جنگ سے زیادہ فراخ دلانہ تھي ۷۵ روپیہ یا اس سے کم تنخواہ لینے والے تمام ایسے سرکاري ملازمون کے لئے جاري کی گئي جنکي تنخواھون مین موجودہ قیمتون کے سلسلہ مین کوئي ترمیم نہین کیگئي - یہہ مواجب اوس قت تک جاري رھینگے جب تک کہ عہدہ داران متعلقہ کي تنخواھون مین مستقل طور پر ترمیم نہ کي جائے یا اختتام جنگ کے بعد چھہ ماہ تک جاری رھیگا یا دونون مین جونسا عرصہ کمتر ھوگا - فی الحال آنریبل مسٹر ھیلیفیکس ابتدائے سال سے من جملہ دیگر امور کے تمام ماتحت عملہ جات کي تنخواھون مین حسب ضرورت جسقدر جلد ممکن ھو مستقل طور پر ترمیم کرنے کی غرض سے کارخاص پر مامور کئے گئے ھین ایک اور کمیٹی زیر صدارت مسٹر ھیلیفیکس بدین غرض منعقد کی گئي ھے کہ گورنمنٹ ھذہ کي مقرر کردہ بعض حدود کے اندر مواجب سفر - مواجب اسپ اور مواجب سواري کی اضافہ شدہ شرحین تجویز کرے اور

سے پیدا شدہ مشکلات کو دور کرنے کے لئے مختلف ملازمتون اور عملون کے لئے صاحب وزیر ہند نے بعض دیگر اصلاحات منظور فرمائی ہین۔ موجودہ مالی سال کی ابتداء سے عین پہلے مواجب رخصت کی وہ شرح حساب روپیہ منظور کیگئی جسکی ریورٹ پبلک سروسز کمشن کے فقرہ جات ۸۱ لغایت ۸۳ مین سفارش کیگئی ہے۔ جنگ کے دوران مین رخصت پر جانے کی بندش کیوجہ سے جو دقت پیدا ہوگئی اوس کو رفع کرنے کیلئے صاحب وزیر ہند نے اس بات کی عارضی منظوری دیدی ہے کہ عرصہ چھہ ماہ کے لئے رعایتی رخصت اکٹھی ہوسکتی ہے رعایتی رخصت اور فرلو کے اصلاح یافتہ قواعد جاری ہوئے ہین جن مین سے نہایت ضروری یہہ ہین کہ اون افسرون کو جو قواعد رخصت ملازمت یورپین یا ملازمت ہند کے تابع ہین ۱۲ ماہ تک رعایتی رخصت اکٹھا کرنے کی اجازت ملتی ہے اور نیز اون افسرون کو جو قواعد رخصت یورپین سروس کے تابع ہین زیادہ سے زیادہ ۸ ماہ کی فرلو یا اوسکی ذیل مین پوری اوسط تنخواہ پر مجتمع رخصت حاصل کرنے کی اجازت مانگنی لوکل گورنمنٹ کو یہہ بہی اختیار دیا گیا ہے کہ بار بار رخصت لینے کے متعلق بعض موجودہ قیود مین نرمی کردے۔ پنشنون کے متعلق بعض امپیریل پراونشل ملازمتون مین گزیٹڈ افسرون کو اصلاح یافتہ شرحین عطا کیگئی ہین اور لوکل گورنمنٹون کو یہہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ملازمت کو جو پنشن کے لئے شمار نہ ہوسکتی ہو پنشن مین شمار کئے جانے کی اجازت دین اور وہ انفرادی صورت مین ۱۲ ماہ تک کی ایسی ملازمت کو پنشن کے لئے شمار کئے جانے کی اجازت دے جو پنشن کے لئے شمار نہ ہوسکتی ہو ایک اور قابل قدر رعایت یہہ ہے کہ جنرل پراویڈنٹ فنڈ مین جمع کردہ روپیہ کی شرح سود کو یکم اپریل سنه ۱۹۱۹ع سے ۴ سے بڑھاکر ۵½ فیصدی کردیا گیا ہے۔

۳۶—عوام الناس کی سہولیت کے نقطہ خیال سے ایک نہایت ضروری اختراع گورنمنٹ ہند کا حال ہی کا یہہ فیصلہ ہے کہ اون مقامات مین جہان خزانہ کا کام پریذیڈنسی بنکون کی کوئی شاخ کرتی ہو تو اون بنکون کے نام کے چک جو پریذیڈنسی بنکون کے ساتھہ حساب رکھتے ہون سرکاری رقوم کی ادائیگی یا دیگر کار و بار کی انجام دہی مین لے لئے جایا کرینگے۔

۳۷—ایک ادنی لیکن نہایت ضروری تجویز خزانچیون کے عملہ جات کی تنخواہ کی ترقی کے متعلق ہے جسپر یکم اپریل سنه ۱۹۲۰ع سے عملدرآمد شروع ہوگا۔ قدیم طریق کے مطابق وہ خزانچی جو اپنے نوکر خود رکہتا ہو یا بدستور رکہیگا اوسے اون کی تنخواہ گورنمنٹ سے خاص شرح کے مطابق ملا کرتی تھی یہہ شرحین کم تھین اور اس بات کی کوئی ضمانت نہین تھی کہ آیا خزانچی اون کو سرکاری شرحون کے مطابق تنخواہ دیتا ہے یا آیا وہ اوس عملہ کو ملازم بہی رکھتا ہے یا نہین جسکے لئے اوسے تنخواہ ملتی تھی۔ یہہ طریق ایک قسم کا ٹھیکہ تھا اگرچہ اسے ٹھیکہ نہین تسلیم کیا گیا تھا۔ جدید سکیم کے مطابق صوبہ کے ہر ایک خزانہ کے لئے عملہ کی ایک شرح مقرر کی گئی ہے اور اس شرح کی بناء پر ایک مجتمع عطیہ ہر ایک ڈویژن کو دیا گیا ہے جسے صاحب کمشنر اپنی اقتضائے رائے سے تقسیم کرینگے۔ خزانچیون کی ادائگیان جو بہ نسبت پہلے کے قریباً ۱۰۰ فیصدی زیادہ ہین ان شرائط کے تابع ہین کہ وہ اپنے عملہ کی مقررہ تعداد کم نہ کرین اور اپنے نوکرون کو گورنمنٹ کی مقرر کردہ شرحون سے تھوڑی تنخواہ نہ دین۔

حصہ دوم

آمدني

۱ــ معامله زمين

(روپيه کے اعداد هزارون مين هين)

مدات حساب	اصل رقوم سنه ۱۹۱۸-۱۹ع	بجٹ سنه ۱۹۱۹-۲۰ع	ترميم شده سنه ۱۹۱۹-۲۰ع	بجٹ سنه ۱۹۲۰-۲۱ع
آمدنی و وصولات				
۱ــ معامله زمين				
معمولی معامله ...	۳۶۹۷۱	۳۸۱۶۴	۳۶۶۹۱	۳۸۴۷۶
فروخت سرکاري املاک	۹۰۶	۶۶۵	۱۰۶۵	۵۰۵
بنجر اراضی کی فروخت اور محصول زمين کی واگزاري	۳۰۴۴	۳۷۹۲	۳۶۱۲	۲۹۱۵
منتقل شده اراضی کا لگان بعد منہا کی معافي لگان نقد بالعرض خدمت	۱۷۵	۱۸۴	۱۸۴	۱۹۲
ماهی گيري کے لگان وغيره	۱۴	۱۳	۱۷	۱۷
متفرق	۱۳۱۳	۱۱۳۵	۱۴۷۰	۱۲۲۱
ميزان	۴۲۱۲۳	۴۳۹۵۳	۴۳۰۳۹	۴۳۳۲۶
منہا کرو ــ معامله زمين کا حصه بابت آبپاشی جو مد دست و نهم آبپاشی تعميرات کلان مين منتقل هوا ــ	۱۳۶۰۴	۱۳۶۱۹	۱۳۹۰۰	۱۵۸۰۰
خالص کل رقم تقسيم کرده	۲۸۵۱۹	۳۰۳۳۷	۲۹۱۳۹	۲۷۵۲۶
منہا کرو ــ گورنمنٹ هند کا حصه نصف ...	۱۴۲۶۰	۱۵۱۶۹	۱۴۵۷۰	۱۲۷۶۳
پراونشل گورنمنٹ کا حصه نصف ...	۱۴۲۵۹	۱۵۱۶۸	۱۴۵۶۹	۱۴۷۰۳

بجٹ کے مرتب کرنے کے وقت فصل ربيع کي حالت کسی قدر خراب تهی ليکن بعد ازاں کار توقع سے بهي بد تر ثابت هوئي ـ لهذا معامله بيش از پيش مقدار مين ملتوي کيا گيا اور بقايا نسبتاً کم وصول هوا اور کمی اون معافيون کي وجه سے اور بهي زياده هوگئی جو خدمات جنگ کے عوض عطا کي گئين جس کے واسطے بجٹ مين کوئي انتظام نہين کيا گيا تها اور يه کمي اور بهی زياده هوتی اگر زرعی پيداوار کا نرخ اعلے نه هوتا مزيد بر آن انفلوئنزا نے متعدد اضلاع بالخصوص ملتان و گوجرانواله مين فصل ربيع کي تخم ريزی مين روکاوٹ پيدا کی لهذا اگرچه خريف متوسط تهي ليکن ان وجوهات کے باعث يه اغلب معلوم نہين هوتا که رقم مندرجه بجٹ پوري هو جائيگی اور ترميمه تخمينه (پراونشل حصه) اس سے ۶ لاکهه کم هے بجٹ بابت سنه ۱۹۲۰-۲۱ع اس توقع پر تيار کيا گيا هے که بارش حسب معمول هو جائيگي اور ربيع اس قدر هوگي جو خدمات جنگ کی بابت معافيات کا مناسب لحاظ رکهکر اغلباً اوسط سے قدرے زياده هوگی ...

زیر مد فروخت بنجر اراضیات آئندہ سال کمي کي توقع ہے کیونکہ اوس وقت تک سنین ماسبق مین عمل مین آئي فروختگیون پر واجب الادا اقساط کا ایک بڑا حصہ ادا ہو چکیگا۔آبپاش شدہ و سیلاب اراضیات و ر بیش از پیش پختہ شدہ رقبہ زیر عارضی کاشت واقع ضلع منٹگمري مین لگان کا في ایکڑ ۲ روپیہ سے ۵ روپیہ تک بڑھا دینا زیر مد متفرق مرممہ اعداد مین بیشي ہونے کا زیادہ تر ذمہ وار ہے -

---

*چہارم—اسٹامپ

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہین)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع-	بجٹ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع-	ترمیم شدہ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع-	بجٹ سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع-
چہارم—اسٹامپ—				
عام اسٹامپ کی فروخت	۲۱۲۴	۲۰۰۰	۴۰۲۰	۳۲۵۳
اسٹامپ کورٹ فیس کی فروخت ...	۳۷۹۷	۳۷۹۸	۳۵۴۵	۴۵۳۵
فروخت سادہ کاغذ جو کہ اسٹامپ کورٹ فیس کے ساتھ استعمال ہوتا ہے-	۶۷	۷۵	۷۲	۷۷
دستاویزات منقش کا محصول	۱۳۰	۱۳۵	۲۰۰	۱۶۰
جرمانے اور تاوان	۳۷	۳۰	۴۰	۳۱
متفرق	۳	۲	۳	۳
میزان ...	۶۱۳۸	۶۰۵۰	۷۸۸۰	۸۰۸۰
منہا کرو امپیریل حصہ-نصف... ...	۳۰۶۹	۳۰۲۵	۳۹۴۰	۴۰۴۰
پراونشل کا حصہ نصف*	۳۰۶۹	۳۰۲۵	۳۹۴۰	۴۰۴۰

* بحث نہین ہوسکتي

نفع کي اُمید پر بیش از پیش خرید و فروخت جو شاید زیادہ تر جائداد سکني کے متعلق عمل مین آئي اور جنگ کی وجہ سے کار و بار بند رہنے کے بعد کار و بار کي ترقی سے عام اسٹامپ کی فروخت کے اعداد مین عظیم اور غیر متوقع بیشي ہوئي-ان اسباب کا اثر کورٹ فیس اسٹامپ کی فروخت مین بھی ظاہر ہوا ہے - چیف کورٹ کے درجہ مین تبدیلی ہونے کی وجہ سے دستاویزات منقش کے محصول کی آمدني مین بیشي ہوئی ہے کیونکہ پلیڈرون کو ہائی کورٹ مین داخلہ و نام درج کرانے کے لئے فیس ادا کرني پڑی - تجارتی کار و بار مین کمی ہونے کے کوئي آثار نہین ہین - لہذا اس سال کے اعداد کے مقابلہ مین آئندہ سال

پنجم — آبکاری

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع	بجٹ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	ترمیم شدہ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	بجٹ سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع
پنجم — آبکاری —				
فیس لائیسنس بھٹی کشید شراب اور شراب اور اشیاء منشی کی فروخت کا محصول۔	۹۳۲۵	۹۷۳۹	۱۱۷۲۳	۱۳۲۲۳
اراضیات کا محصول فی ایکڑ جن میں پوست کاشت کیا جاتا ہے۔	۳	۲	۴	۲
محصول راہداری افیون آبکاری ...	۸۸	۱۵۰	۹۰	۱۱۹
افیون آبکاری کی فروخت سے منافع ...	۹۹۷	۱۱۶۱	۱۰۲۸	۱۱۵۳
جرمانہ ضبطیاں و متفرق	۳	۵	۴	۵
میزان ...	۱۰۵۱۷	۱۱۰۵۷	۱۲۸۵۰	۱۳۵۰۰
منہا کرو امپیریل حصہ نصف	۵۲۵۸	۵۵۲۹	۶۴۲۵	۷۲۵۰
پراونشل حصہ نصف	۵۲۵۹	۵۵۲۸	۶۴۲۵	۷۲۵۰

کثیر التعداد افواج کی موجودگی بلا شبہہ آمدنی آبکاری کی ترقی کی جزوی وجہ ہے لیکن اس کی بڑی وجہ بلا شک صوبہ کی وہ عام خوشحالی ہے جسکا ثبوت اس مد سے زیادہ کسی اور مد میں نہیں ملتا۔ بجٹ مرتب کرتے وقت یہہ توقع نہیں تھی کہ شراب مقطر و شراب کی کھپت سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع کی طرح اعلی درجہ پر قائم رہیگی۔ لیکن اس کی اصل رقوم سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ توقع بجا نہیں تھی اور اب یہ توقع ہے کہ محصول کشید شراب کے متعلق سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع کے اعلے ترین اعداد کے مقابلہ میں قلیل بیشی اور اعداد مندرجہ بجٹ کے مقابلہ میں عظیم بیشی ہوگی۔

بازاری لائیسنسوں کے لئے جنوری کے نیلام کی بولیوں سے آئندہ سال آمدنی آبکاری میں مزید غیر معمولی بیشی کی توقع ہے کیونکہ کچھہ تو اوس تجربہ کی بنا پر جو تین سال کے لئے لائیسنس دینے کے متعلق چند ایک اضلاع میں کیا گیا ہے لیکن زیادہ تر روپیہ کی کثرت کی وجہ سے لائیسنس فیس کی آمدنی کے گذشتہ سال کی نیلام کی آمدنی سے تقریباً ۱۳ لاکھہ بڑھ جانے کی توقع ہے۔

شراب کی کھپت میں اضافہ ہونے کا ہر ممکن میلان پایا جاتا ہے اور یہہ مشتبہ امر ہے کہ آیا محصول کشید شراب کو یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ع سے ۶ روپیہ ۴ آنہ سے بڑھا کر ۷ روپیہ ۸ آنہ کر دینے سے کھپت کے رک جانے سے زیادہ کوئی اثر ہوگا۔ لہذا یہہ توقع ہے کہ بیش از بیش محصول کی وجہ سے زیر مد ہذا تقریباً ۷ لاکھہ روپیہ کی بیشی ہوگی۔ افیون کی کھپت میں بدستور کمی ہو رہی ہے۔ لیکن یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ع سے محصول میں مزید اضافہ ہونے سے عملی طور پر واصلات زیر مد خورد ہذا میں ترقی ہو جائیگی۔ ان اسباب کے لحاظ سے

ششم—شرح ہائے صوبہ

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہین)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع-	بجٹ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع-	ترمیم شدہ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع-	بجٹ سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع-
ششم—شرح ہائے صوبہ —				
(رات ہائے) شرح ہائے و حبوب ارضي ...	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴

*ہشتم—انکم ٹیکس

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہین)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع-	بجٹ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع-	ترمیم شدہ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع-	بجٹ سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع-
ہشتم—انکم ٹیکس —				
زیادہ منافع کا محصول-امپیریئل ...	...	۳۰۰	۷۰۰	۱۰۰۰
سوپر ٹیکس امپیریئل	۲۷۸	۲۵۰	۳۰۹	۵۳۶
میزان	۲۷۸	۵۵۰	۱۰۰۹	۱۵۳۶
انکم ٹیکس	۳۷۵۴	۳۱۲۵	۳۶۵۰	۵۵۰۰
منہا کرو امپیریئل حصہ نصف	۲۱۵۵	۲۹۱۳	۳۳۰۳	۳۲۸۹
حصہ صوبہ نصف	۱۸۷۷	۲۰۶۲	۲۳۲۵	۲۷۵۰

* بحث نہین ہوسکتي-

زیر مد محصول زائد منافع عظیم بیشی کي وجہ یہہ ہے کہ رقم مندرجہ بجٹ گورنمنٹ ہند کا مرتب کردہ قیاسی تخمینہ ہے - مرممہ تخمینہ ۱۷ لاکھ ہے جس مین سے ۷ لاکھ کے سال رواں مین اور ۱۰ لاکھ کے سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع مین جمع ہوجانے کي توقع ہے بیشی زیر مد سوپر ٹیکس کي تصدیق اصل رقوم کي ترقي سے ہوتی ہے-زیر مد معمولي انکم ٹیکس گذشتہ سال کے مقابلہ مین بڑے بڑے بقایا جات کي فراہمی کا کام اس سال کے کل ٹیکس کے مالی سال کے اختتام سے پہلے حسب توقع فراہم نہ ہونے سے کسی حد تک رک گیا ہے جس کي وجہ وہ تاخیر ہے جو عملہ ہائے تشخیص کي طرف سے تشخیصات کا اعلان ہونے مین ہوئی ہے اگرچہ ایکٹ نمبر ۷-مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کي رو سے ضابطہ انکم ٹیکس کي مکرر ترتیب اور عملہ ہائے [illegible] تک معلوم نہین ہوا تاہم یہہ تسلي بخش امر ہے کہ ان عملون کي عام

سر گرمیون اور اس کے ساتھ آمدنیون و خوشحالی مین اضافه ہونے سے ۶½ لاکھ کے اوس نقصان کا کافی سے زیادہ ازاله ہو گیا ہے جو ۲۰۰۰ روپیه سے کم آمدنیون کو مستثنی کرنے کی وجه سے ہوا تھا - لیکن یهه اُمید ہے که اگلے سال وه حالات جن کے تابع ٹیکس جمع کیا جاتا ہے زیادہ اُستوار ہوجاوینگے اور که اختتام سال پر واجب الوصول بقایا جات حسب معمول اعداد پر پہونچ جاوینگے اور صرف یہی وجه ہے که بجٹ مین اس سال کے مقابله مین اضافه کیا گیا ہے-

نہم—جنگلات

(روپیه کے اعداد ہزارون مین ہین)

مدات حساب	اصل قوم سنه ۱۹—۱۹۱۸ع	بجٹ سنه ۲۰—۱۹۱۹ع	ترمیمه سنه ۲۰—۱۹۱۹ع	بجٹ سنه ۲۱—۱۹۲۰ع
نہم—جنگلات-				
اول—چوب عمارتی و دیگر پیداوار جو سرکار نے جنگلات سے نکالی-	۱۰۱۵	۲۹۲۹	۲۳۸۷	۳۷۵۱
دوم—چوب عمارتی و دیگر پیداوار جو صرف کرنے والون یا خریدارون نے جنگلات سے نکالی-	۷۱۹	۹۰۰	۷۲۳	۳۴۱
سوم—ضبط شده لاوارث اور آواره لکڑی ...	۵۰	۲۵	۹۴	۵۰
چہارم—اون جنگلات کی آمدنی جن کا انتظام سرکار نہین کرتی-	...	۳	۸	۴
پنجم—متفرق	۳۷۰	۳۷۸	۳۵۴	۵۷۳
میزان ...	۲۱۵۴	۳۹۳۵	۳۵۵۶	۱۸۱۹

سال هذا کے بجٹ مین سنه ۱۹—۱۹۱۸ع کی اصل و قوم کے مقابله مین ۷۰ فیصدی کی عظیم الشان بیشی دکھائی گئی ہے اور یهه تسلی بخش امر ہے که یهه ہر طرح سے اُمید ہے که یهه خفیف طور پر تجاوز کر جائیگی - اعداد مین ترقی ہونے کے اسباب عام طور پر بہتر نرخ و واجب الوصول رقوم کی وصولی اور ایندھن-چوب عمارتی-رال اور تارپین کی بیش از پیش مانگ ہے-بیشی زیر مد سوم کی وجه سال هذا کی بھاری طغیانیان ہین اور بیشی زیر مد پنجم کا سبب وه بیش از پیش داخلات ہین جن کے چھانگا مانگا و چیچا وطنی اور خانیوال مین عارضی کاشت کے پتون کی فروخت سے ہونے کی توقع ہے۔

آمدنی جنگلات مین آئنده سال بوجوهات ذیل مزید اصلاح ہونے کی توقع ہے یعنی (الف) کلر کے جنگل پر محکمانه کارروائی کے طریق کی توسیع (جس کی وجه سے اگرچه زیر مد اول بڑی بیشی ہوجائیگی مگر مد دوم پر کسی قدر کم درجه مین مخالف اثر پڑیگا) - (ب) وه بیش از پیش داخلات جنکے بشہر قویڑن مین صنوبر و شمشاد کے سلیپر محکمه ریلوے کو بہم پہنچا کر حاصل ہونے کی توقع ہے - اور (ج) رال و تارپین کی پیداوار مین توسیع اگرچه عارضی کاشت کے پٹه جات

دہم—رجسٹری

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہین)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع-	بجٹ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع-	ترمیم شدہ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع-	بجٹ سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع-
دہم—رجسٹری—				
رجسٹری دستاویزات کی فیس ...	۳۱۲	۲۸۵	۳۹۰	۳۹۰
رجسٹری شدہ دستاویزات کی نقل کی فیس ...	۹۸	۶۶	۸۰	۸۰
متفرق	۲۶	۲۴	۳۰	۳۰
میزان ...	۴۰۶	۳۷۵	۵۰۰	۵۰۰

بجٹ کے مقابلہ مین اصلاح ہونے کي وجہ وہ بیشي ہے جو جنگ کے اختتام و خراب فصل ربیع اور اراضي و مکانات کے اعلے نرخون کی وجہ سے رجسٹر شدہ دستاویزات کي تعداد و مالیت مین ہوئي ہے اور اس توقع سے کہ مرمہ مین جو رقم اختیار کي گئی ہے اوس سے (اگر ہوا) تو سال ہذا مین تجاوز ہوجائیگا اس رقم کو آئندہ سال کے بجٹ مین مکرر درج کر دیا گیا ہے۔

دوازدہم—سود

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہین)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع-	بجٹ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع-	مرمہ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع-	بجٹ سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع-
دوازدہم—سود				
میونسپل و دیگر پبلک کارپوریشنون کو (بعز پورٹ ٹرسٹ کارپوریشنون کے) دئے ہوئے قرضہ کا سود۔	۱۲۷	۱۱۰	۱۱۶	۱۳۰
زمینداروں و معززان کو دئے ہوئے قرضہ کا سود	۹	۹	۹	۸
زمینداروں کي تقاویات پر سود ...	۹۸	۱۰۸	۱۱۰	۱۲۵
متفرق قرضہ جات اور پیشگیون پر سود ...	۹	۷	۸	۱۱
انجمن ہائے امداد باہمي کو دئے ہوئے قرضہ کا سود۔	۳	۳	۳	۵
میزان ...	۲۴۱	۲۳۸	۲۴۷	۲۷۹

منظور شدہ بجٹ مین قابل تبدیلی کی توقع ہے اور آئندہ سال کی واصلات مین بیشي ہونے کي توقع ہے

* نوزدھم—الف—قانون و معدلت گستری-عدالت ھائے قانون

(روپیہ کے اعداد ھزارون مین ھین)

مدات حساب	اصل رقم سنہ ۱۹–۱۹۱۸ع-	بجٹ سنہ ۲۰–۱۹۱۹ع-	ترمیمہ سنہ ۲۰–۱۹۱۹ع-	بجٹ سنہ ۲۱–۱۹۲۰ع-
لاوارث اور ضبط شدہ مال کی فروخت سے آمدنی-	۲۹	۲۴	۳۲	۳۰
کورٹ فیس جو نقدی مین وصول ہوئی ...	۶	۶	۵	۵
عام فیس جرمانے و ضبطیان	۳۸۲	۵۰۵	۶۴۲	۵۵۱
متفرق فیس-اور جرمانے	۱۳۸	۱۲۲	۱۲۵	۱۲۹
متفرق	۵	۳	۴	۴
میزان	۶۵۳	۶۶۰	۸۰۸	۷۱۹

* بجٹ نہین ہوسکتی-

بجٹ مرتب کرتے وقت زیر مد ہذا کسی قدر بیشی کی توقع تھی لیکن بیشی توقع سے زیادہ ہوئی ھے کیونکہ فیس اور اون جرمانون کی وجہ سے جو عدالت ھائے مارشل لاء نے وصول کئے واصلات مین ۵۵۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوگیا-آئندہ سال کیلئے رقم مقرر کرتے وقت اون اصلاحات کو شامل نہیں کیا گیا جو سال کی غیر معمولی حالات کی وجہ سے واجب الوصول ھین-

ھانزدھم—ب-قانون و معدلت گستری-جیل خانجات

(روپیہ کے اعداد ھزارون مین ھین)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹–۱۹۱۸ع-	بجٹ سنہ ۲۰–۱۹۱۹ع-	ترمیم شدہ سنہ ۲۰–۱۹۱۹ع-	بجٹ سنہ ۲۱–۱۹۲۰ع-
شانزدھم—ب-قانون و معدلت گستری جیل خانجات—				
جیل خانجات	۱۱۴	۷۲	۱۰۵	۵۵
اشیاء ساختہ جیل خانجات	۵۰۲	۵۵۰	۴۰۰	۴۰۰
میزان	۶۱۶	۶۲۲	۵۰۵	۴۵۵

جنگ کے ختم ہونے کے ساتھ جیل خانون کے مزدوران اور نیز اشیاء ساختہ جیل ہردو کے متعلق محکمہ فوج کی فرمائیشین عملی طور پر بند ہوگئین جیل خانون مین کمبلون کے ساخت برائے فوج گذشتہ مارچ سے بند ہوگئی اور کھیوڑہ و دھاریوال کے جیل خانے ھی اب ایسے جیل خانے ھین جہان کہ قیدیون کی مزدوری سے کسی بیش از پیش واصلات کی توقع ہوسکتی ھے سال ہذا کے اعداد مین اس واجب الوصول رقوم کی

هفتدهم—پولیس

(روپیه کے اعداد هزارون مین هیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹—۱۹۱۸ع	بجٹ سنہ ۲۰—۱۹۱۹ع	ترمیم شدہ سنہ ۲۰—۱۹۱۹ع	بجٹ سنہ ۲۱—۱۹۲۰ع
هفتدهم—پولیس—				
پولیس جو سرکاری محکموں نیز کمپنیوں اور اشخاص کو مہیا کی گئی۔	۲۱۰	۱۵۵	۲۸۱	۲۵۷
نقد آمدنی زیر ایکٹ اسلحہ	۱	...	۲	۱
فیس جرمانہ اور ضبطیاں	۲۳	۲۶	۲۱	۲
آمدنی بابت پیداوار سالی	۱	۲	۱	۳
متفرق	۵۱	۲۸	۵۳	۶۶
میزان	۲۸۶	۲۱۱	۳۵۹	۳۱۸

بیشی کی وجہ تقریباً تمامتر وہ رقوم هیں جو اوس تعزیری پولیس کی وجہ سے وصول هوئین جو بدامنی و شورش کے باعث مختلف مقامات مین تعینات کی گئی اعداد زیر مد متفرق مین جرائم پیشہ اقوام کی آبادی بستی کی اون واصلات سے اضافہ هوگیا جنکو اصل بجٹ مین شامل نہین کیا گیا تھا۔

نوز دهم—تعلیم

(روپیه کے اعداد هزارون مین هین)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹—۱۹۱۸ع	بجٹ سنہ ۲۰—۱۹۱۹ع	ترمیم شدہ سنہ ۲۰—۱۹۱۹ع	بجٹ سنہ ۲۱—۱۹۲۰ع
نوز دهم—تعلیم—				
فیس گورنمنٹ کالج ہائے عام	۹۷	۸۰	۹۹	۸۰
فیس گورنمنٹ کالج پیشہ	۳	۲	۳	۳
فیس سکول عام	۳۸۸	۳۹۰	۳۹۰	۳۹۰
فیس خاص	۱۲	۱۰	۱۱	۷
متفرق	۲۳	۶۴	۶۲	۲۸
میزان ...	۵۲۳	۵۴۶	۵۶۵	۵۰۸

ملتان و لدھیانہ مین دو ثانوی کالجوں کا افتتاح امسال ممکن نہین هوسکا لہذا طالب علموں سے ۱۰۰۰۰ روپیہ کی متوقع فیس وصول نہین هوئی۔

چونکہ انجینئرنگ سکول واقع رسول کو آئندہ سال سے محکمہ تعمیرات سرکاری کی تحویل میں منتقل کیا جا رہا ہے اس واسطے اس مد کی آمدنی کو حذف کردیا گیا ہے اور زیر مد متفرق ۳۴۰۰۰ روپیہ کی تخفیف کی وجہ یہہ ہے کہ ایچیسن کالج کے سالانہ چندہ کو حذف کردیا گیا ہے جو آئندہ اغلباً خرچ کی تخفیف سے پورا کیا جائیگا۔

قسم الف—طبی

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقم سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع	بجٹ سنہ ۱۹۱۹—۲۰ع	ترمیم شدہ سنہ ۱۹۱۹—۲۰ع	بجٹ سنہ ۱۹۲۰—۲۱ع
قسم الف—طبی				
میڈیکل سکول اور کالج کی فیس ...	۵۷	۵۷	۵۷	۶۲
آمدنی پاگل خانہ	۹	۱۱	۱۰	۱۱
ادویات جو سول سرجنوں نے فروخت کیں ...	۱	۱	...	۱
متفرق	۹	۹	۹	۷
میزان ...	۷۶	۷۵	۷۶	۸۱

سال سنہ ۲۱—۱۹۲۰ع میں فیس کی رقم میں قلیل بیشی کی وجہ یہہ توقع ہے کہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ع کو امرتسر میں میڈیکل سکول کے کھل جانے سے سکول و کالج ہر دو کی تعداد میں اضافہ ہوجائیگا۔

قسم (ب)—حفظان صحت

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقم سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع	بجٹ سنہ ۱۹۱۹—۲۰ع	ترمیم شدہ سنہ ۱۹۱۹—۲۰ع	بجٹ سنہ ۱۹۲۰—۲۱ع
قسم ب—حفظان صحت—				
لمف (ٹیکا) ٹیکہ چیچک کی فروخت ...	۳۷	۳۲	۳۵	۳۷
کونین کے پیکٹوں کی فروخت	۱۰۰	۶۰	۸۰	۸۰
پلیگ ڈس انفکشن ڈپو کی ادویات کی فروخت ...	۲۰	۱۳	۱۵	۱۸
دیگر آمدنی	۴	۳	۳	۱۳
میزان	۱۶۱	۱۰۹	۱۳۳	۱۴۸

خفیف تبدیلیاں جو کی گئی ہے وہ اصل رقوم کی ترقی پر مبنی ہے اور اسکے بجٹ میں ... درج

بست و یکم (الف)—زراعت

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم شدہ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع
بست و یکم الف—زراعت—				
آمدنی زراعت	۴۹۶	۵۵۰	۵۹۱	۷۷۳
آمدنی وٹرنری	۲۰۵	۱۵۳	۲۱۴	۱۶۳
میزان	۷۰۱	۷۰۳	۸۰۵	۹۳۶

زرعی پیداوار کے اعلے نرخوں پر سرکاری فارموں کی واصلات کا خوشگوار اثر پڑا ہے۔اور سال رواں میں اون زرعی کلوں کی آمدنی فروخت سے نفع ہونے کی توقع ہے جو بشہر میں حکام فوج کی اشد ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اونکے پاس فروخت کی گئیں - مزید برآن آمدنی کی ان بیشیوں کے مقابلہ میں محکمہ ہذا کی طرف سے فروخت تخم سے متوقع سے کم روپیہ وصول ہوا ہے۔

وٹیرنری واصلات بڑھا دی گئی ہیں کیونکہ جاوا گورنمنٹ نے یہہ اطلاع دی ہے کہ اونکا ارادہ گیڈل فارم حصار سے بہت سے مویشی خریدنے کا ہے۔

بجٹ زیادہ تر بیج کی آمدنی فروخت پر مرتب کیا جاتا ہے جسکا تخمینہ لگانا مشکل ہے - اس مد خورد کی رقم ۲۰-۱۹ کے مقابلہ میں ایک لاکھہ زیادہ تجویز کی گئی ہے جسکی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ اس سال تقاویات سال گذشتہ کے مقابلہ میں ایک لاکھہ زیادہ ہیں -

بست و یکم—ب—سائنٹیفک محکمہ جات متفرق

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع
بست و یکم—ب—سائنٹیفک و محکمہ جات متفرق۔				
فیس امتحانات	۱	۲	۲	۲
فیس بابت معائنہ بائلرہائے	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
صنعتی کاروبار کی آمدنی	۳	۶	۴	۵
متفرق	۳	۶	۴	۵
میزان ...	۳۰	۳۲	۳۱	۳۱

بست و دوم—آمدنی بابت مواجب پہوانہ سالی-پنشن و تراحم

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع
بست و دوم-آمدنی بابت مواجب پہوانہ سالی پنشن و تراحم—مواجب-				
چندہ برائے پنشن و انعامات	۸۵	۸۵	۸۶	۸۶

بست و سوم—کاغذ-قلم-دوات و چھپائی

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع-	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع-	ترمیم شدہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع-	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع-
بست و سوم—کاغذ-قلم-دوات و چھپائی—				
گزٹ و دیگر مطبوعات کی فروخت ...	۷	۸	۸	۸
دیگر آمدنی و چھاپہ خانہ	۹۴	۸۴	۹۶	۹۷
میزان ...	۱۰۱	۹۲	۱۰۴	۱۰۵

بست و پنجم — متفرق

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ ع	مرمہ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع
بست و پنجم—متفرق—					
جنگ ...	...	...	۳۰	...	...
وضع شدہ رقوم ...	...	۱۲۲	۱۰۰	۱۰۰	۱۱۰
مالی و اسباب کی فروخت	...	۵	۳	۵	۴
و مکانات کی فروخت ...	...	۳۲۳	۳۰	۴	۳۸
ڈل سرکاری ...	...	۱۴	۶۲	۱۴	۱۳
... ...	...	۷	۹	۹	۹
س - جرمانہ او رضبطیات	...	۲۷	۲۸	۲۳	۲۹
... ...	...	۵۰۶	۵۳۰	۶۵۵	۶۵۵
س کو بہم پہونچانے والے اسباب کی ال پر فیصدی-		۱	۱	۱	۱
والی رقوم ...	...	۱	...	...	...
میزان	...	۱۰۰۶	۷۲۳	۸۵۸	۸۵۹

بیشی زیر مد خورد متفرق کی وجہ وہ رقم ہے جو بلواؤں کے دوران میں سرکاری املاک کو نقصان کی وجہ سے اس مد میں جمع کی گئی ہے۔ واصلات زیر وار بورڈھائے کو حساب میں درست کرنے کی ے اس کے بالمقابل زیر مد ۳۲ - متفرق خرچ کی تخفیف کی جارہی ہے۔

———

بست و نہم—آبپاشي—تعميرات کلان

(روپيه کے اعداد هزارون مين هين)

مدات حساب	اصل رقم بابت سال سنه ۱۹۱۸-۱۹ع-	بجٹ بابت سال سنه ۱۹۱۹-۲۰ع-	ترميم شده بابت سال سنه ۱۹۱۹-۲۰ع-	بجٹ بابت سال سنه ۱۹۲۰-۲۱ع-
بست و نہم—آبپاشی—تعميرات کلان—				
محاصلات بلا واسطه—				
باهتمام افسران سول (شرح مالكان) ...	۸	۸	۷	۷
امپيريل حصه—نصف	۴	۴	۳	۴
پراونشل حصه—ايضاً	۴	۴	۳	۳
محاصلات بلا واسطه—				
باهتمام افسران تعميرات سركاري ...	۲۷۷۱۹	۲۹۲۰۰	۳۲۰۰۰	۳۱۶۰۰
امپيريل حصه—نصف	۱۳۸۶۰	۱۳۶۰۰	۱۶۰۰۰۰	۱۰۵۸۰۰
پراونشل حصه—ايضاً	۱۳۸۵۹	۱۴۶۰۰	۱۶۰۰۰	۱۵۸۰۰
محاصلات بالواسطه—				
حصه معامله زمين بوجه آبپاشي (مد ۱ معامله زمين سے منتقل شده)-	۱۳۶۰۴	۱۳۶:۹	۱۳۹۰۰	۱۵۸۰۰
امپيريل حصه اصف	۹۸۰۲	۹۸۰۸	۹۹۵۰	۷۹۰۰
پراونشل حصه—ايضاً	۹۸۰۲	۹۸۰۸	۹۹۵۰	۷۹۰۰

براه راست واصلات مين امسال بهت بڑي بيشي هونے كي وجه يهه هے كه سنه ۱۹۱۹ع كي هر دو فصلات يهي تهين كه موسمی حالات كي وجه سے مدامی انهار پر پاني كی مانگ غير معمولی تهي-انهار سرهند و جمن غربي او ر اپر باري دوآب پر فصلات خريف كي صورت مين خاص طور پر ايسا هوا - جو عدم بروقت بارشون كي بدولت متوقع سے زياده رقبه مين كاشت كي گئين او ر جو موسمی بارش کے جلدي بند هوجانے كی وجه سے نهري آبپاشی سے پخته هو گئين -اس کے علاوه انهار لوئر باري دوآب و اپر چناب پر آبپاشي كی توسيع توقع سے تجاوز كر گئي - انهار لوئر چناب و لوئر باری دوآب پر زير مد واصلات براه راست بيشيان ظاهر هوتی هين جسكي وجه يهه هے كه توقع سے زياده رقبه مين كاشت كی گئی -ليكن يهه بيشيان

بجٹ فصل ربیع کے عمدہ اور فصل خریف کے حسب معمول ہونے کي توقع پر اور رقبہ زیر آبپاشي کی
توسیع کا مناسب لحاظ رکھکر تیار کیا گیا ہے ۔ بیشی زیر مد واصلات بلا واسطہ اس توقع پر کي گئی
ایر جہلم کي بلا واسطہ واصلات کا سوال آئندہ سال فیصل کیا جائیگا۔

سي‌ام ـــ آبپاشی ـ تعمیرات خورد و کشتي راني

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۰،۸ع	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع
آبپاشی ـ تعمیرات خورد و کشتی راني ـــ				
سول افسران	۱	۳	۳	۳
افسران تعمیرات سرکاري ...	۱۱۳	۱۳۰	۱۲۱	۱۱۷

سي و یکم ـــ تعمیرات سول

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع
یکم ـ تعمیرات سول ـــ				
سول افسران	۱۷۳	۱۳۹	۲۰۹	۱۸۱۰
افسران تعمیرات سرکاری ...	۲۵۴	۲۳۰	۲۷۰	۲۶۰

۱ واصلات زیر اول مد خورد محصول راہداري اور پلہ ہائے معابر کي بیش از پیش بولیوں اور ضلع

انتقال مابین مد امپیریل و پراونشل

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصلی رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء
انتقال مابین مد امپیریل و مد پراونشل — خاص عطیہ از مد امپیریل بمد پراونشل ... تفصیل یاد داشت مال کے گوشوارہ الف میں درج ہے۔	۴۶۶۵	۳۱۸۵	۵۴۲۰	۴۲۷۵

باز گشت انتقالات کی صورت میں مرمدہ میں اہم تبدیلی صرف پنجاب کے قصبات میں دوکانوں وسکولنی مکانوں کی سفید زمین کی آمدنی فروخت کے حصہ میں ہے جہاں پراونشل محاصل کو تخمینہ بجٹ کے مقابلہ میں بقدر ۵ لاکھہ کے فائدہ ہوا ہے - بجٹ مرتب ہونے کے بعد بقدر زائد از ۱۲ لاکھہ کے غیر باز گشت عطیات دئے گئے ہیں جس میں سے نہایت ہی اہم عطیات حسب ذیل ہیں :--

۵۷۵۰۰۰ روپیہ کا عطیہ جو بمقام وزیر آباد دریائے چناب و پلکھوں پر پل بنانے کے واسطے دیا گیا و ۲۶۲۰۰۰ روپیہ کا عطیہ جو زرعی تعلیم کے لئے دیا گیا اور ۱۸۴۰۰۰ روپیہ کا عطیہ جو پبلسٹی کمیٹی کے لئے دیا گیا اور ۱۵۰۰۰۰ روپیہ کا عطیہ جو مکینیکل انجینیئران کی ٹریننگ کے لئے بمقام مغل پورہ ایک انسٹیٹیوٹ کے قیام کے لئے دیا گیا- پراونشل محاصل کو قریباً ۵ لاکھہ کی اوس کی سے بہی فائدہ ہوا ہے جو سنہ ۱۹۱۹ع میں اضافہ شدہ ٹیکس کے عائد کرنے کی وجہ سے و اصلاحات انکم ٹیکس کے زائد آمدنی کی بابت تخمینہ شدہ امپیریل حصہ میں ہوئی ہے -

بحیثیت مجموعی انتقالات از مد آمدنی امپیریل بمد آمدنی پراونشل کی کل مقدار رقم مندرجہ بجٹ کے مقابلہ میں ۲۲½ لاکھہ زیادہ ہے بجٹ میں باز گشت عطیہ جات میں کوئی قابل ذکر تبدیلی نہیں کی گئی اور غیر باز گشت عطیات جن کو اہم خیال کیا جا سکتا ہے صرف حسب ذیل ہیں : — (۱) چناب و پلکھو کے پلوں کے لئے ۳ لاکھہ اور (۲) پنجاب پبلسٹی کمیٹی کے لئے ۱۱۵۰۰۰ روپیہ -

خرچ

عملی طور پر ہر ایک مد میں بیشی کے اسباب حسب ذیل ہیں:—

(۱) یکم اپریل سنہ ۱۹۱۹ع سے وار الاؤنس کا چھہ ماہ کے لئے دو چند کرنا اور اوس عارضی الاؤنس کا عطا کرنا جو گورنمنٹ ہند نے ۷۵ روپیہ یا اس سے کم تنخواہ کے جملہ سرکاری ملازموں کے لئے یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ع سے منظور کیا ہے- ان ہر دو اسباب کی وجہ سے اوس رقم مندرجہ بجٹ سے ۲۰ لاکھہ مستزاد خرچ ہونے کا تخمینہ لگایا گیا جو اس اُمید پر مقرر کی گئی کہ وار الاؤنس اصلی منظور شدہ شرح کے حساب سے صرف یکم اکتوبر تک عطا کیا جا رہا ہے۔

درمیانی شرح پر ۹ ماہ کے لئے عطا کیا جا رہا ہے ۰۴ لاکه زیاده تخمینه شده بیشی کی وجه یهی خرچ هے۔

(۴) شورش و بد امنی اور نیز یکم جنوری سنه ۱۹۱۹ ع سے ڈاکخانه کی شرحون کی بیشی کی وجه سے ایزاد شده مصارف کنٹنجنٹ۔

عمله کلرکان کی تنخواه و جمعیت کی حال کی نظر ثانی کی وجه سے واجب الادا اخراجات کی تقسیم اب اولهی اصولون پر کی گئی هے جنکی کمیٹی عمله جات اضلاع نے سفارش کی هے اور یهی تقسیم اون اختلافات کا باعث هے جو متعدد مدات بالخصوص مدات معامله زمین و آبکاری و قانون اور داد گستری کی ذیل مین واقع هوئے هین۔

۱—واپسیان و کمیان

(روپیه کے اعداد هزارون مین هین)

بجٹ بابت سنه ۲۱—۱۹۲۰ع۔	ترمیم شده بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع۔	بجٹ بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع۔	اصل رقوم بابت سنه ۱۹—۱۹۱۸ع۔	مدات حساب
				۱—خرچ – واپسیان و کمیان–
۱۳۵	۱۴۵	۱۲۹	۱۲۵	واپسیان – پراونشل ... ...

بجٹ تیار کرنے کے وقت انکم ٹیکس کی واپسیون مین مزید توسیع کے لئے روپیه کا جو انتظام کیا گیا تها وه اس وجه سے نا کافی ثابت هوا هے که خاص عمله ها ئے تشخیص کی بعض تشخیصات اپیل پر درهم برهم هوگئین – بجٹ مین نسبتاً کم رقم درج کی گئی هے کیونکه سال روان کے تخمینه مین ضلع لاهور کی بعض جاگیرون کی صورت مین معامله زمین کی مکرر درستی کی وجه سے خاص واپسیان شامل نهین۔

* ۲—عطیه جات و معاوضه جات

(روپیه کے اعداد هزارون مین هین)

بجٹ بابت سنه ۲۱—۱۹۲۰ع۔	ترمیم شده بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع۔	بجٹ بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع۔	اصل رقوم بابت سنه ۱۹—۱۹۱۸ع۔	مدات حساب
۳۵	۳۴	۳۵	۳۴	عطیه جات و معاوضه جات ... ...

۳—معاملہ زمین

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع-	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع-	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع-	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع-
۳—معاملہ زمین—				
نظم و نسق ضلع کے اخراجات	۲۳٦۰	۲۹۳۹	۲۸۷۰	۳۱۸۹
پیمائش و بندوبست	۹۹۳	۷۲٦	۷۳٦	۸۰۲
کاغذات زمین	۱۷۷۱	۱۷۸۷	۲۱۵٦	۲۰۲۰
مواجب افسران ضلع و تحصیل	۱۳	۱۰	۱۰	۱۲
انتظام معاملات سرکاری	۴	۳	۴	۳
میزان	۳۹۳۱	۵۳۷۵	۵۷۸٦	٦۰۲٦

ان عام اسباب کے علاوہ جنکا قبل ازیں ذکر کر دیا گیا ہے نظم و نسق ضلع کے اخراجات کے متعلقہ اعداد مندرجہ مرممہ کے اختلاف کی وجہ وہ تاخیر ہے جو جدید ضلع شیخو پورہ کے انضباط کے متعلق صاحب سیکریٹری آف اسٹیٹ بہادر کی منظوری حاصل ہونے میں ہوئی تھی جسکے خرچ کے واسطے ۱۳۳۰۰۰ روپیہ بجٹ میں اس خیال سے درج کیا گیا تھا کہ ضلع مذکور کا انضباط مالی سال کے آغاز سے وجود میں آجائیگا اور ۱½ لاکھ کی بچت وہ رقم بالمقطع ہے جو انبالہ و ہوشیار پور میں کوہستان سوالک کی مٹی کے بہنے کے تدارک کے متعلقہ انسدادی تدابیر کے لئے مہیا کیگئی تھی لیکن اس اسکیم کو امسال شروع کرنا ممکن نہیں ہوسکا۔زیر مد کاغذات زمین عظیم بیشی کی وجہ ایزاد شدہ مواجب گرانئے غلہ و مواجب جنگ ہے۔

بجٹ میں ۳۵ لاکھ کی بالمقطع رقم عارضی مواجب اور جملہ عملہ جات کی تنخواہ کی نظر ثانی کے لئے زیر مد ۳۲—متفرق درج کی گئی ہے اور برخلاف مرممہ کے اس رقم کو مختلف مدات کلاں میں تقسیم نہیں کیا گیا۔اس کی وجہ سے زیر مختلف مدات مرممہ کے مقابلہ میں برائے نام کمی ہوئی ہے۔

لیکن انڈین سول سروس کی تنخواہ کی نظرثانی کی بابت چار لاکھ روپیہ کا نصف اور پراونشل سول سروس کی نظر ثانی کی بابت ۱۳۷۰۰۰ روپیہ زیر مد ہذا درج کیا گیا ہے۔اور دیگر نصف حصہ زیر مد ۱۹—الف۔قانون و دستور گستری درج کیا گیا ہے حالانکہ ۲۰۵۰۰۰ روپیہ و ۲۱۰۰۰۰ روپیہ (بمقابلہ ۲۰۰۰۰ روپیہ کے جو اس سال کے بجٹ میں درج کی گئی ہے) اور ۱۰۰۰۰۰ روپیہ کی بالمقطع رقوم علی الترتیب کوہستان سوالک کی اصلاح و پٹوار خانوں اور سندھ ساگر سروے کے لئے مطلوبہ نشانات پیمائش کی تعمیر و مرمتوں کے لئے عطا کی گئی ہیں کچھہ گذشتہ عرصہ سے اضلاع کے خزانوں نے یہہ اطلاع دی ہے کہ انکے عملہ کا خرچ انکی تنخواہوں سے تجاوز کرگیا ہے چنانچہ ۳۵۰۰۰ روپیہ اضافہ شدہ اہلکاروں کی اوس اسکیم کے خرچ کے لئے مہیا کیا گیا ہے جو یکم اپریل سے نافذ کی جائیگی

۶—اسٹامپ

(روپیه کے اعداد هزارون مین هین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنه ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم شده بابت سنه ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنه ۲۱-۱۹۲۰ع
...-اسٹامپ —				
...انی	۳۵	۳۶	۳۹	۳۵
...اسٹامپ کی فروخت کے لئے اخراجات ...	۷۹	۷۵	۹۰	۹۰
...اسٹامپ رسوم عدالت کی فروخت کے اخراجات	۲۶	۳۰	۲۸	۲۹
...ده کاغذ کی کٹوتی ...	۳	۵	۵	۵
...ه اسٹامپ جو سنٹرل سٹورز سے مہیا کیا گیا	۵۲	۵۲	۵۴	۵۵
میزان	۱۹۹	۱۹۸	۲۱۶	۲۲۳
...ا کرور-امپیریل حصه اصف	۹۸	۹۹	۱۰۸	۱۱۲
...زهل حصه اصف	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۱۲

اهمیت کے لحاظ سے واحد اختلاف زیر مد اخراجات برائے فروخت عام اسٹامپ هے اور اوسکی وجه
...ن از پیش فروختنی هین۔

۷—آبکاری

(روپیه کے اعداد هزارون مین هین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنه ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم شده بابت سنه ۲۰-۱۹۱۱ع	بجٹ بابت سنه ۲۱-۱۹۲۰ع
...-آبکاری —				
...نظامیه محله جات ضلع	۱۰۵	۲۵۸	۲۱۹	۲۵۹
...ی ها کی کشید شراب	۳۱	۳۸	۳۱	۳۳
میزان	۲۳۴	۲۹۶	۲۶۰	۳۰۲
...ا کرور-امپیریل حصه اصف	۱۱۷	۱۳۸	۱۳۰	۱۵۱
...زهل حصه اصف	۱۱۷	۱۳۸	۱۳۰	۱۵۱

۴۸،۰۰ روپیہ کي بالمقطع رقم جو ذرائع سراغرساني کے متعلق زاید عملہ کے ملازم رکھنے کے واسطے منظور کي گئي هے وہ امسال اغلبا صرف جزواً استعمال کي جائیگی اور اسکي وجہ سے موجودہ کے اعداد مین کمی هوئي هے - اگلے سال کے بجٹ مین ایک ماهر فن آبکاری کو ملازم رکھنے اور عملہ آبکاري کي مزید توسیع کے لئے روپیہ کا انتظام کیا گیا هے .

---

۱۰ — انکم ٹیکس

(روپیہ کي اعداد هزارون مین هین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	مرمرہ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع
۱۰ — انکم ٹیکس —				
تحصیل انکم ٹیکس	۵۸	۱۰۸	۱۱۰	۱۸۵
منہا کرو امپیریل حصہ نصف	۲۹	۵۴	۵۵	۹۲
صوبہ جاتی حصہ نصف	۲۹	۵۴	۵۵	۹۳

بجٹ مین بیشی کي وجہ خاص عملہ هائے تشخیص کي مجوزہ توسیع هے - فی الحال ایسے عملے ۶ هین اور یہہ تجویز هے کہ اون کي تعداد کو بڑھاکر ۱۱ کو دیا جائے - ان عملون کي کوششون سے جو کارآمد نتائج پیدا هوئے هین اون سے ثابت هوگیا هے کہ بہت سي قابل تشخیص آمدنیان ایسي هین جو اب ٹیکس کي تشخیص سے بچ جاتي هین اور یہہ توقع هے کہ ان عملون کي کوششون کو وسعت ملنے کے ساتھہ انکم ٹیکس کي آمدني مین بڑي بیشی هوگی-

۱۱—جنگلات

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ء	بجٹ بابت سنہ ۲۰—۱۹۱۹ء	نظرثانی بابت سنہ ۲۰—۱۹۱۹ء	بجٹ بابت سنہ ۲۱—۱۹۲۰ء
۱۱—جنگلات—				
الف—حفاظت اور تعمیرات				
۱—چوب عمارتی اور دیگر پیداوار جو سرکاری ایجنسی نے جنگل سے اٹھائی—	۶۸۸	۱۲۱۸	۸۷۲	۱۷۵۲
۲—چوب عمارتی اور دیگر پیداوار جو صرف کنندگان یا خریداروں نے جنگل سے اٹھائی—	۴	۵	۳	۳
۳—ضبط شدہ — آوارہ اور لاوارث لکڑی—	۲۱	۱۳	۲۹	۲۱
۴—محاصل جنگل جو زیر انتظام گورنمنٹ نہیں—	...	...	...	...
۵—ٹھیکہ پر دئے ہوئے جنگلات کا لگان اور وہ رقوم جو ان جنگلات کے حصہ داروں کو ملیں جو زیر انتظام سرکار ہیں—	۳۴	۳۱	۳۹	۲۹
۶—مویشی اور دیگر سامان ...	۲۵	۱۹۷	۱۵۰	۱۹۳
۷—راہیں اور عمارات	۸۶	۸۹	۱۳۵	۲۹۰
۸—جنگلات کی حد بندی و ترقی اور توسیع	۹۱	۱۵۷	۱۵۱	۱۰۹
۹—متفرق	۲۹۷	۲۸۲	۳۹۶	۳۰۶
میزان حفاظت و تعمیرات	۱۲۴۶	۱۹۹۱	۱۲۸	۲۸۰۳
ب—عملہ				
۱—افسران	۱۳۸	۱۰۴	۱۸۷	۲۱۰
۲—عملہ جات	۲۲۹	۲۸۸	۲۶۳	۲۰۶
۳—مواجب	۱۳۱	۱۲۲	۱۸۲	۱۲۸
۴—مصارف کنٹنجنٹ	۳۵	۵۰	۵۰	۶
۵—جنگل و مکرمیوں کے لئے بالمقطع رقم ...	...	...	...	۲۰۰
میزان عملہ ...	۵۵۰	۹۲۴	۶۸۲	۹۰۰
میزان ...	۱۷۹۶	۲۰۱۵	۲۳۹۳	۳۷۶۳

نوٹ:—زیر مد خورد—الف—اول کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ رال کے کارخانہ واقع جلو کی رال سازی کی

زیر مد الف چہارم راولپنڈی مغرب ڈویژن مین موٹرلاریون کیلئے گنجائش رکھی گئی تھی مگر وہ خریدی نہین گئین اور نیز کارخانہ رال کیلئے مشین خریدنے کیلئے بھی گنجائش رکھی گئی تھی جس کے اس سال پہونچنے کی اُمید نہین ہے ۔ ان رقوم مین جو بچت ہوئی اوسکا ازالہ اوس بیشی سے ہوا جو چھانگا مانگا کیلئے سامان متعلقہ ٹریم وے کی لاگت مین واقع ہوئی ۔ بیشی زیر مد الف ہفتم کی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ اون چھ رسون کے پل (کدل) کے بنانے پر روپیہ صرف ہوا جو بشہر مین عمارتی لکڑی کے محکمانہ طور پر نکالنے کے لئے درکار تھے اور نیز یہہ کہ ملتان اور رچنا ڈویژن مین بعض عمارات تعمیر کی گئین ۔ بیشی زیر مد نہم متفرق کی وجہ اوس سامان خوردنی کی بیش از پیش مقدار اور اعلے نرخ ہین جو بشہر اور کلو مین مزدورون کے پاس فروخت کرنے کے لئے خریدا گیا ۔

محکمہ جنگلات کی بیش از پیش سرگرمیون کا ذکر مد نہم جنگلات کی ذیل مین کیا گیا ہے ۔ جن مین حسب ذیل شامل ہین :—

بشہر ۔ کلو اور مشرقی ڈویژن راولپنڈی مین عمارتی لکڑی کے محکمانہ طور پر نکالنے کا وسیع کام راولپنڈی ڈویژن مین رال کی ایک بھاری مقدار کا نکالا جانا ۔ اور جلو کے کارخانہ کی توسیع اور اوسکی وجہ سے ڈویژن رال کی ساختہ اشیاء کے ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے اور پلندون وغیرہ مین بند کرنے کے بھاری اخراجات ۔ ان سکیمون کے علاوہ جو بذات خود ایک بھاری زائد خرچ کا موجب ہین محکمہ مذکور کی مکرر تنظیم اور ترقی کی ایک مکمل سکیم کیلئے ابتدائی قسط کے طور پر دو لاکھ روپیہ کی رقم مہیا کی گئی ہے زیر مد تنخواہ اور عملہ جات جو معمولی سی تبدیلی ہوئی ہے اوس کی وجہ ملازمت جنگلات ہند اور ماتحت ملازمت جنگلات کی تنخواہ کی ترمیم کی لاگت ہے ۔

۱۲ - رجسٹری

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ء	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء
۱۲—رجسٹری—				
خراجات ضلع	۱۲۴	۱۳۷	۱۷۰	۱۵۹

ان تبدیلیون کی زیادہ تر وجہ یہہ ہے کہ عملہ کے اخراجات کو کمیٹی عملہ ضلع کے سفارش کردہ طریق کے مطابق تقسیم کیا گیا ۔

۱۳—معمولی قرضہ پر سود

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ء	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء
۱۳—معمولی قرضہ پر سود—				
پراونشل پیشگی رقوم اور حساب قرضہ کا سود..	۱۸۳	۲۲۶	۲۰۹	۲۵۸

۱۸—عام نظم و نسق

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہین)

۔دات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ء	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء	مرممہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء
۱۸—عام نظم و نسق—				
۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ...	۹۶	۹۶	۱۰۲	۱۰۰
۔جات	۶	۶	۶	۶
۔ملہ و خانگی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر۔	۵۸	۷۱	۶۵	۷۴
۔رہ صواحب	۱۹	۱۸	۱۸	۲۰
۔ورہ	۳۳	۳۵	۳۱	۳۵
۔ع آئین و قوانین	۸	۸	۹	۹
۔تری ایٹ	۳۸۰	۳۸۲	۳۸۸	۵۸۹
۔فسران	۲۳۲	۲۳۵	۲۳۰	۲۳۳
... ...	۳۰۰	۳۰۷	۳۳۷	۳۲۷
حساب و پڑتال	۹۰	۹۵	۹۶	۹۵
میزان ...	۱۲۲۷	۱۲۶۳	۱۳۱۱	۱۵۰۹

وہ قلیل بیشی جو مرممہ مین لفٹنٹ گورنر کي تنخواہ کے بالمقابل دکھائي گئی ہے سر مائیکل اوڈوائر
ب رخصت کي وجہ سے ہے اور آئندہ بجٹ مین ۳ في صدي سالانہ جو آئي-سي-ایس کے تمام افسر
ہین دکھائي جائیگي جس کی وجہ یہہ ہے کہ یہہ اخراجات ان افسرون کے پنشن یابی پر اونکے فائدہ
جمع کئے جاتے ہین فسادات کے متعلق افسران بکار خاص کی تنخواہ اور تارون کے بھاري اخراجات
شي کا موجب ہین جو زیر مد سول سیکریٹري ایٹ مرممہ مین دکھائي گئي ہے - اور سال رواں کے
ے مقابلہ مین اعداد بجٹ کي بیشی کی بڑي وجوہات انتظامات رخصت و بعض افسران کا کارخاص
ر مامور رہنا ہین-اون اخراجات کو پورا کرنے کے لئے جو اصلاحات کے نفاذ سے برداشت کرنے پڑینگے

۱۹-الف-قانون و معدلت گستری - عدالتہائے قانون

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع
۱۹-الف-قانون و معدلت گستری عدالتہائے قانون—				
ہائی کورٹ	۵۹۲	۹۰۹	۹۴۰	۹۷۷
افسران قانون	۳۲۰	۳۰۶	۳۳۹	۳۲۳
ایڈمنسٹریٹر جنرل و آفیشل ٹرسٹی	۳	۳	۰	۵
عدالتہائے سول و سشن	۱۷۷۷	۱۸۳۹	۲۰۲۶	۱۹۲۵
عدالتہائے مطالبات خفیفہ ...	۵۳	۵۴	۵۵	۵۳
عدالتہائے فوجداری	۱۸۳۴	۱۸۹۷	۲۱۲۰	۲۲۱۹
وپسیان	۸۳	۱۰۰	۸۰	۹۰
میزان ...	۴۶۲۲	۴۸۱۸	۵۲۶۴	۵۳۹۲

مرمت میں بیشی زیر مد ہائی کورٹ کی مختلف وجوہات ہیں جو اس قابل نہیں ہیں اون کا مفصل ذکر کیا جائے آئندہ سال کے بجٹ میں مزید بیشی کی وجہ یہہ ہے کہ کئی ایک اسکیمون کی گنجائش رکھی گئی ہے جن میں مفصل ذیل شامل ہیں :—

مترجمین کی سیکشن برانچ کا صوبہ میں داخل کیا جانا ۱۲۳۳۶

عملہ ہائی کورٹ کی نظر ثانی ۹۲۴۰

لاہور لاء رپورٹ کی اشاعت ۱۱۰۰۰

اعداد زیر افسران قانو. میں اس سال اس وجہ سے اضافہ ہوا ہے کہ اون پیروکاران سرکار کو زائد فیس دی گئی جو فسادات کیوجہ سے پیدا شدہ مقدمات کے سلسلہ میں رکھے گئے انتظامات - رخصت - مارشل لاء کشنون میں افسرون کا مقرر کیا جانا - اور قانون رواج کے لئے ایک بالمقطع رقم کا دیا جانا ایسے اسباب ہیں جنکی وجہ سے زیر عدالت ہائے سول اور سشن بیشی ہوئی لیکن ان میں سب سے بڑا اور عام سبب اضافہ شدہ مواجب غلہ اور مواجب جنگ ہے - اعداد بجٹ میں تخفیف کی وجہ سے خرالف کرخرچ کا نظر انداز کیا جانا ہے لیکن کسی حد تک اس کی تلافی اوس بیشی سے ہوجاتی ہے جو قانون رواج کی تدوین کی لاگت میں ہوئی جس کے لئے ۵۴۶۸۸ روپے شامل کئے گئے ہیں۔

اخراجات عملہ ضلع کی تقسیم زیادہ تر اوس بیشی کا موجب ہے جو زیر مد عدالت ہائے فوجداری دکھائی گئی ہے اور بجٹ میں مزید اضافہ ...

۱۹-ب-قانون و معدلت گستری-جیلخانجات

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین هین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم بجٹ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع
۱۹-ب-قانون اور معدلت گستری				
جیل خانجات	۱۸۰۹	۱۹۸۸	۲۰۷۶	۱۹۵۵
جیل خانہ کی ساختہ اشیاء	۵۲۳	۳۵۷	۳۴۹	۲۷۵
واپسیان	۹	...	۲	...
میزان ...	۲۳۳۸	۲۰۴۵	۲۳۲۶	۲۲۳۰

فسادات کیوجہ سے قیدیون کی تعداد مین اضافہ هونے اور غلہ جات خوردنی کی نہایت گران قیمتون کے باعث مرمہ مین اخراجات خوراک کی بابت تخمینہ بجٹ کے مقابلہ مین کم از کم ۲۳۹۵۰۰ روپے کی بیشی هوئی. قیدیون کے کپڑون اور بستر ون اور وارڈرون کی وردیون کی اضافہ شدہ قیمت جس کی وجہ روئی اور اونی سوت کے گران نرخ هین ۹۲۰۰۰ روپیہ کی بیشی کی ذمہ وار ہے۔جیلخانون مین ساختہ اشیاء کے متعلقہ اخراجات کی کمی کی وجہ یہہ ہے کہ جیل خانہ مین بیشی هوئی چیزون کی فوجی مانگ ختم هوگئی اور اس کی وجہ سے حکام جیلخانہ کی طرف سے خام مصالحہ خاص کر اونی سوت کی خرید مین تخفیف واقع هوئی بجٹ حسب معمول آبادی جیل خانہ اور قیدیون کی ضروری خوراک اور پوشاک کی قیمتون کے اعلی نرخون کو مد نظر رکھکر مقرر کیا گیا ہے - اور بورسٹل سنٹرل جیل کے ڈیمونسٹریشن فارم کے لئے اراضی حاصل کرنے کی گنجائش بجٹ مین رکھی گئی ہے اعداد زیر مد جیلخانہ کی ساختہ اشیاء مرمہ کے مقابلہ مین کسیقدر بڑھا دئے گئے هین کیونکہ یہہ توقع ہے کہ روئی کے سوت کے موجودہ بھاری ذخائر جلد ختم هوجائینگے۔

۲۰- پولیس

(روپیہ کے اعداد هزارون مین هین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع
۲۰-پولیس-				
نگرانی (سپرنٹنڈنس)	۲۳۰	۲۰۶	۲۲	۱۸۷
انتظامیہ پولیس ضلع	۵۱۹۸	۹۰۷۵	۷۰۲۰	۹۵۳۹
خاص پولیس	۳۹	۱۰۲	۱۹۱	۱۵۷
ریلوے پولیس	۳۷۳	۹۱۰	۵۸۸	۵۳۰
محکمہ تفتیش جرائم	۲۶۲	۲۸۱	۳۰۶	۳۰۷
چونکی هائے دیہی	۲	۳	...	...
متفرق	۱۰	۹	۱۱	۱۲
واپسیان	۵	۶	۷	۷
	[illegible]	[illegible]	۸۳۳[illegible]	۷۷۳۹

بجٹ کے مقابلہ میں بیشی کی زیادہ تر وجہ اضافہ شدہ مواجب معاوضہ غلہ۔مواجب جنگ اور متفرق اخراجات ہیں جو بذات خرد زیر نتظامیہ جمعیت ضلع ۷۶۲۰۰۰ روپیہ کی بیشی کا موجب ہیں۔فسادات کیوجہ سے جو تعزیری پولیس کام پر لگائی گئی ہوس پر ۱۴۰۰۰۰ روپیہ کا زائد خرچ برداشت کیا گیا ہے یکم جنوری سنہ ۱۹۱۹ء سے انڈین پولیس کی تنخواہ کی قائم سکیل (تنخواہ بلحاظ قدامت ملازمت) کااجراء ۱۳۷۰۰۰ روپیہ کے زائد خرچ کا ذمہ وار ہے جو مختلف مدات خورد میں تقسیم کردیا گیا ہے۔اوس مقامی مواجب کی اضافہ شدہ شرح جو اضلاع لاہور اور امرتسر میں ہیڈ کنسٹیبلوں اور کانسٹیبلوں کے لئے منظور کیا گیا ۵۱۰۰۰ روپیہ کی بیشی کا موجب ہے۔زیر مد ریلوے پولیس بیشی کی وجہ گورنمنٹ اور ریلوے کمپنیوں کے مابین ریلوے پولیس کے اخراجات کی تقسیم کا ترمیم شدہ طریق ہے پھاٹک ہائے مویشی کے متعلقہ اخراجات کے نہ ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ وہ مقامی جماعت ہائے متعلقہ کے پاس منتقل کردئے گئے ہیں معولہ بالا وجوہات کا اثر آئندہ سال صرف جزوی طور پر محسوس کیا جائیگا اور بجٹ گذشتہ سال کی اصل رقوم اور موجودہ سال ترمیم شدہ کے مابین ایک درمیانی عدد پر مقرر کیا گیا ہے۔

۲۲ تعلیم

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء
۲۲—تعلیم—				
یونیورسٹی	۸۷	۸۸	۹۲	۱۱۷
ڈائرکشن	۷۵	۹۷	۹۹	۹۸
معائنہ	۳۲۰	۳۵۷	۳۶۰	۳۹۵
گورنمنٹ کالج ہائے—عام	۱۹۹	۲۱۵	۲۰۹	۲۶۹
گورنمنٹ کالج ہائے—پیشہ	۱۰۱	۹۲	۱۲۰	۱۳۶
گورنمنٹ مدارس—عام	۹۳۱	۸۹۷	۹۲۵	۹۶۳
گورنمنٹ مدارس—خاص	۳۸۴	۷۶۷	۶۹۰	۱۱۴۳
گرانٹس ان ایڈ (امدادی عطیہ جات) ...	۳۰۲۶	۳۲۵۴	۳۱۷۲	۴۰۲۰
وظائف	۱۷۱	۱۷۷	۱۷۱	۱۸۰
متفرق	۳۰	۴۹	۴۱	۷۸
پنشن	...	...	...	...
ملازمت تعلیم صوبہ کی تنخواہ کی ترمیم کے لئے بالمقطع رقم۔	...	..	...	۱۱۷
میزان	۵۳۵۶	۶۰۴۴	۵۸۵۷	۷۲۱۸

ملتان اور لودھیانہ میں دو جدید ثانوی کالجوں کے لئے ۷۸۷۰۰ روپیہ کی بالمقطع رقم کے جزوی طور پر غیر صرف شدہ ہونے سے جنکا ازالہ کسی حد تک اضافہ شدہ اخراجات زیر مد تنخواہ عملہ۔ مواجب معاوضہ غلہ و مواجب جنگ سے ہوگیا۔ مزید میں بجٹ زیر مد گورنمنٹ کالج ہائے عام واقع ہوئی۔ اعداد زیر گورنمنٹ مدارس خاص میں جو تبدیلی ہوئی اوس کے کئی متضاد اسباب ہیں جن میں نہایت اہم یہہ ہیں - ۱½ لاکھ

تخفیف زیر مد عطیہ جات امدادی اوس بیشی کا خالص نتیجہ ہے جو زیادہ تر کالجوں اور سکولوں کے
ہ جات امدادی اور یورپینوں کی تعلیم کے عطیہ میں واقع ہوئی ہے جنکا ازالہ اون بچتوں سے ہوا جو
فرق عطیہ جات اور عطیہ جات عمارات میں ہوئیں

بجٹ مد ایک بھاری توسیع کی گنجائش رکھی گئی ہے - پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ایک
دہ سکول علم کیمیاء کے قیام میں گورنمنٹ ۱۵۰۰۰ روپیہ کے باز گشت عطیہ سے مدد دے رہی ہے
کے کچھہ مدت گذرنے پر ۳۰۰۰۰ روپیہ ہوجانے کی اُمید ہے - اور ۶۲۴۰ روپے کی رقم بجٹ میں علم
حیوانات کے ایک یونیورسٹی پروفیسر کے لئے مہیا کی گئی ہے - ۲۰۳۶۰ روپے زیر مد معائنہ پبلک سروسز کمشن
ہ سفارش کردہ طریق پر عملہ معائنہ کنندگان کی نظر ثانی کا انتظام کرنے کے لئے بجٹ میں داخل کئے گئے ہیں-
زیر گورنمنٹ کالج ہائے عام ۷۰۰۰۰ روپے کی ایک رقم دو جدید ثانوی کالجوں کے لئے اس اُمید پر مہیا کی
گئی ہے کہ وہ عنقریب کھولے جائینگے - بیشی زیر مد گورنمنٹ مدارس عام کی بڑی وجہ یہہ ہے کہ ایک لاکھہ
روپیہ لوکل بورڈ ہائی مدارس کو حساب صوبہ میں داخل کرنے کے لئے بجٹ میں رکھا گیا اور اوس بیشی
کا ازالہ سال ہذا کے بجٹ کے مقابلہ میں مختلف چھوٹی چھوٹی بچتوں سے ہوگیا - زرعی تعلیم کے لئے (۳۱۵۰۰۰
روپے) کی رقم بجٹ زراعت میں نہیں بلکہ زیر گورنمنٹ مدارس خاص رکھی گئی ہے اور دو لاکھہ روپیہ
مغلپورہ میں مکینیکل انجینیئروں کے لئے ایک ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی غرض سے بجٹ میں رکھا گیا
ہے جس میں گورنمنٹ ہند نے ۱½ لاکھہ کا غیر بازگشت اور ۴۰۰۰۰ روپیہ کا باز گشت عطیہ دیا ہے - زیر مد ہذا
(۵۵۰۰۰ روپیہ) کی دیگر قابل ذکر تبدیلی کی وجہ یہہ ہے کہ انجینیئرنگ سکول واقع رسول کی لاگت کا بجٹ صیغہ
تعمیرات سرکاری میں منتقل کردیا گیا ہے - زیر عطیہ جات امدادی زیادہ رقم کے بہم پہنچائے جانے کی وجہ زیادہ تر
حسب ذیل ہے :-

(الف) ڈسٹرکٹ بورڈوں کی طرف سے ورنیکلر تعلیم کی توسیع کے لئے پنجسالہ پروگرام کے اجراء کے باعث لوکل جماعتوں کے عطیہ برائے ورنیکلر تعلیم میں ۱۷۲۰۰۰ روپے کی بیشی-

(ب) تعلیم نسوان کی اشاعت کے لئے ایک لاکھہ روپے کی رقم (۵۰۰۰۰ روپے باز گشت اور ۵۰۰۰۰ روپے غیر بازگشت)-

(ج) مقامی جماعتوں کو ورنیکلر مدارس کے لئے ۴ لاکھہ روپیہ کا عطیہ عمارات-

بڑے بڑے گاؤں اور چھوٹے چھوٹے قصبہ جات میں کتب خانے قائم کرنے کی سکیم کے لئے ۱۱۰۰۰ روپے کا بہم پہنچانا بیشی زیر مد متفرق کا باعث ہے-

۲۴—الف—ڈاکٹری

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء-	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء-	مرصمہ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء-	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء-
۲۴—الف—ڈاکٹری —				
عملہ ڈاکٹری	۳۵۰	۳۸۰	۳۳۸	۶۵۵
اسپتالہائے و شفاخانہ جات ...	۳۵۸	۵۷۷	۳۸۶	۷۳۳
عطیہ جات برائے طبی اغراض	۵	۸	۸	۹
میڈیکل سکول و کالج	۳۵۶	۶۰۱	۳۸۵	۶۳۷
پاگل خانے	۹۲	۱۱۱	۱۰۴	۱۳۳
کیمیکل اگزیمینر	۶	۷	۸	۷
راہسپتال	...	...	...	...
	[illegible]	۱۷۸۴	۱۳۲۹	۲۱۷۵

طبي افسرون کا فوجي ملازمت سے واپس آنے مین اوس سے زیاده تا خیر هوئی هے جسکي ایک وقت أمید کیجاتی تهي اور اسکی وجه سے اس سال وه بچت هوئي هے جسکا ازاله تنخواهون کي نظر ثاني کے باعث اضافه شده خرچ سے هوگیا هے - اسی سبب کي طرف اوس تاخیر کو منسوب کیا جا سکتا هے جو جدید سفري شفاخانون کو سامان بهم پهونچانے مین واقع هوئی اور جسکا یهه نتیجه هوا هے که ۳۲۰۰۰ روپیه کي بچت هوئي - میڈیکل سول کے لاهور سے امرتسر مین منتقل کرنے کی تجاویز ایسی کافی طور پر پخته نهین هوئین جس سے ۱۳۳۹۷۰ روپیه کي بالمقطع رقم جو اس غرض کے لئے مهیا کي گئي تهی سال روان مین خرچ هو سکتي اور اسے آئنده سال کے بجٹ مین پهر شامل کیا گیا هے -

اسیطرح زنانه میڈیکل سکول لودهیانه مین مٹرنٹی بلاک (کمره زچگان) کي تعمیر کے متعلقه ۱۴۰۰۰۰ روپیه کي بالمقطع رقم خرچ نهین کیگئی کیونکه اون دقتون کے باعث جو عمارت کے محل وقوع کے متعلق پیدا هوگئین زمین حاصل نه کی جا سکي - کیونکه گمان غالب هے که اس معامله مین ابهي کسیقدر تاخیر هوگی بجٹ مین صرف ایک لاکهه روپیه کی رقم شامل کیگئي هے صاحب انسپکٹر جنرل کے لیڈي اسسٹنٹ کے عهده کے لئے ایک زنانه ڈاکٹر اب بهرتي کي گئي هے اور اوسکي تنخواه کے لئے ضرورري رقم بجٹ مین داخل کر لیگئي هے - بجٹ مین مندرجه دیگر رقوم مین سے حسب ذیل کا ذکر کیا جاتا هے —

	روپیه
موجوده اسپتالون اور شفاخانون کی اصلاح اور سامان کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈون اور میونسپلٹیون کو عطیه جات امدادي	۵۰۰۰۰
جدید سفري شفاخانه جات کا عمله	۵۰۰۰۰
بمقام مرید کے ایک شفاخانه کا کهولا جانا	۱۵۸۹۸

۴۱—ب—حفظان صحت

(روپیه کے اعداد هزارون مین هین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹-۱۹۱۸ع-	بجٹ بابت سنه ۲۰-۱۹۱۹ع-	ترمیم شده بابت سنه ۲۰-۱۹۱۹ع-	بجٹ بابت سنه ۲۱-۱۹۲۰ع-
۴۱—ب—حفظان صحت —				
عمله حفظان صحت اور ٹیکه چیچک ...	۸۲	۱۰۹	۹۳	۱۳۹
عطیه جات برائے اغراض حفظان صحت ...	۴۴۷	۹۲۳	۹۲۷	۷۲۳
اخراجات متعلقه بیوبانک پلیگ - ملیریا اور وبائي امراض-	۲۵۳	۳۱۳	۲۹۲	۳۸۲
بیکٹیریا لوجیکل لیبوریٹري هائے اور پاسچر انسٹیٹیوٹ هائے-	۴۳	۴۲	۲۸	۴۴
واپسیان	...	...	۱	...
میزان	۸۰۶	۱۰۶۳	۱۰۱۲	۱۲۸۹

لیریا اور وبائي امراض کے متعلق زیادہ کثیر خرچ کي گنجائش نکل آئیگي اور نیز اس بیشی بہه هے که گورنمنٹ هند نے یهه درخواست کی تهی که آئنده سال گورنمنٹ پنجاب ۲ لاکهه روپیه سکیم لمه مین دے - بورڈ نکاس آب ایک لاکهه کا عطیه دیا گیا هے اور ۲۵۰۰۰ روپیه پنجاب مین دیهي حفظان کي مکور تنظیم کے متعلق خرچ کے لئے مهیا کیا گیا هے-

اور تقریباً ۷۵ هزار روپیه وکسین ڈپو واقع مری کي اصلاح کے لئے مهیا کیا گیا۔

۲۶-الف-زراعت

(روپیه کے اعداد هزارون مین هین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹-۱۹۱۸م-	بجٹ بابت سنه ۲۰-۱۹۱۹م-	ترمیم شده بابت سنه ۲۰-۱۹۱۹م-	بجٹ بابت سنه ۲۱-۱۹۲۰ع-
۲۶—الف زراعت				
... .	۱۰۱۰	۱۹۳۳	۱۳۱۶	۱۹۰۸
ت وٹیرنری	۵۶۰	۵۷۲	۹۷۱	۷۵۱
می امداد	۱۱۳	۱۷۱	۱۷۰	۲۴۹
... .	...	...	۱	...
میزان	۱۶۸۳	۲۶۸۷	۲۲۵۸	۲۹۰۸

جو بجٹین مرصمه مین دکهائی گئی هین وه کسي حد تک صرف برائے نام هین کیونکه خرچ متعلقه زرعي جسکے لئے ۲ لاکهه روپیه بجٹ مین داخل کیا گیا تها مد تعلیم مین منتقل کر دیا گیا هے لیکن زائد از ۳ لاکهه کي کمي کي زیر مد زراعت توقع هے اور زیاده تر مندرجه ذیل اسباب کی وجه سے هے - وه رقم جو بجٹ مین ئمي نهر لوئر باری دوآب کي بارا اراضیات کی اصلاح کے لئے رکهی گئی تهی وه کل رقم تهی جس کے ه تین سالون کے لئے سکیم کے متعلق برداشت کئے جانے کا خیال تها - اور جو زیاده سے زیاده رقم اس خرچ کی جاسکتي هے تخمیناً ایک لاکهه هے انگلستان سے مشینون کے دستیاب هونے کی سخت دقت کے ث چا هات مین سوراخ کونے کی مشینون کے متعلق ۶۵۰۰۰ روپے کی بچت هوگي - زرعی کالج کے چاه سوراخ کونے کا کام مکمل نهین هو گا اور خیال هے که ۴۰۰۰۰ روپیه کي رقم مین سے جو بهموساني آب کے ام کیلئے مهیا کی گئی تهي ۱۵۱۰۰ روپیه کي (جو آئنده سال کے بجٹ مین منتقل کر دیا گیا هے) بچت ئی - گورداسپور فارم کو دیکهنے کے لئے آنے والے اصحاب کے واسطے جو سرائے تیار کی جاتی هے اوس کے نقشه جات متعلق دیر هونے کي وجه سے ۴۱۴۰۰ روپیه کي کل رقم کا ایک قلیل سا حصه اس سال صرف جا ئیگا -

منظور شده بجٹ کے مقابله مین اخراجات وٹیرنری کی بیشي کی ابتدائی تین وجوهات هین :-

(۱) دفتر ماهر شتران واقع دهاوا کا یکم ستمبر سنه ۱۹۱۹ع سے صیغه سول کے پاس منتقل کیا جانا -

(۲) سیرم کي دوگنی مقدار کے طریق کا اجراء جس کا نتیجه یهه هوا هے که سیرم کا خرچ تخمیناً سے ۴۱۰۰۰ روپے بڑه گیا هے -

(۳) یکم اکتوبر سنه ۱۹۱۹ع سے وٹیرنري اسسٹنٹون کی تنخواه کی نظر ثانی کے لئے بالمقطع رقوم مین مندرجه زراعت کا انتظام ها گیا هے اور زیاده اضافه شده خرچ

روپیہ

(۱) نو آبادی نہر لوئر باری دوآب میں بارا اراضی کی اصلاح	۱۰۱۱۰۰
(۲) ڈسٹرکٹ بورڈ کے ڈیمونسٹریشن فارم (فارم مظاہرہ)	۱۰۰۰۰۰
(۳) مشین احداث چاہات	۱۰۰۰۰۰
(۴) بیج کی خرید و فروخت	۵۰۰۰۰۰
(۵) ۲۷۳۰ ایکڑ اراضی حاصل کرکے زرعی سٹیشن لائل پور کی توسیع ...	۲۷۵۰۰۰
(۶) جدید زرعی کارخانہ انجینیئرنگ کے لئے مشین	۳۵۰۰۰
(۷) لائلپور کے ایلیویٹر گندم کا عملہ اور اوسکے چلانے کے اخراجات ...	۲۵۰۰۰
(۸) تین زائد ڈپٹی ڈائرکٹران زراعت کا ملازم رکھا جانا	۱۸۰۰۰
(۹) محکمہ کوائف زیر نگرانی ڈائرکٹر	۵۰۰۰

بیشی زیر مد ویٹیرنری اخراجات کی وجہ وہ زائد خرچ ہے جسکی پبلک سروسز کمشن کی سفارشات کے باعث توقع ہے اور نیز ویٹیرنری اسسٹنٹوں کی تنخواہ کی نظر ثانی انجمن ہائے امداد باہمی کے کام کی زود رفتار ترقی جسکے سنبھالنے کے لئے زائد عملہ کی سخت ضرورت ہے بیشی زیر مد ہذا کی ذمہ وار ہے۔

۲۶—ب سائنٹیفک اور محکمہ جات متفرق

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

تعداد حساب	اصل رقم بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع
۲۶—ب سائنٹیفک اور محکمہ جات متفرق۔ سائنٹیفک۔				
پراونشل عجائب خانہ جات	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲
عطیہ جات جو سائنٹیفک سوسائیٹیوں کو دئے گئے	...	۱	۱	۱
اخراجات	۷	۵	۵	۵
کرنٹیور کرانفی داد داشتیں	...	۲	۲	۲
کوائف صوبہ	۱۳	۱۱	۱۰	۱۰
کتبہ جات قدیمہ کی حفاظت اور توجہ ...	...	...	...	...
انسپکٹر کارخانہ جات	۳	۱۳	۱۱	۲۳
رجسٹرار کمپنی ہائے سرمایہ مشترکہ ...	۳۸	۳۱	۵۶	۸۲
بائلر ہائے دخانی کے معائنہ کرنے والا عملہ ...	۱۷	۱۹	۱۸	۲۰
ترقی صنعت	۵۲	۷۶	۸۲	۲۰۷
متفرق	۲۷	۲۶	۶۶	۳۲

...سول سپلائز کے کام کے متعلقہ اضافہ شدہ خرچ مرمعہ کی اہم تبدیلی کا موجب ہے اور بجٹ مین ...ہوئی ہے اوسکی وجوہات زیادہ تر یہہ ہین۔

(۱) ڈائرکٹر مصنوعات کے ایک علیحدہ دفتر کے عملہ اور محکمہ مذکور کی سرگرمیون کی ترقی ...اضافہ شدہ خرچ (جو ایک لاکہہ کے برابر ہے)۔

(۲) ماہر سیمنٹ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ۱۰۰۰۰ روپیہ کی رقم جو صوبہ مین ایک سرکاری ...سیمنٹ کے قیام کے امکانات کے متعلق رپورٹ کرنے کے لئے ملازم رکہا گیا ہے۔

(۳) محکمہ ماہی گیری کے لئے زائد عملہ رکہنے کا ۵۲۲۸ روپیہ کا تخمینہ شدہ خرچ۔

۲۹—مواجب پیوانہ سالی و پنشن

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء	مرمعہ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء
...وب پیوانہ سالی و پنشن—				
...ے ایک حصہ کی یکمشت ادائیگی ...	۱۰۶	۱۲۵	۷۰	۱۰۰
...پیوانہ سالی وپنشن	۲۳۰۷	۲۵۰۰	۲۳۲۵	۲۳۷۵
...تراحم	۴۲	۲۷	۳۱	۳۵
...ت	۲۸	۳۳	۳۳	۳۰
...اور قابل قدر خدمات کی پنشن ...	۵	۵	۵	۵
...ن	۳	۱	...	
میزان ...	۲۵۹۱	۲۷۱۱	۲۵۷۹	۲۶۵۹

مرمعہ مین تبدیلی اصلی رقوم کے لحاظ سے کی گئی ہے۔

۳۰ کاغذ-قلم-دوات وغیرہ و چھپائی

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸—۱۹ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹—۲۰ء	مرمعہ بابت سنہ ۱۹۱۹—۲۰ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰—۲۱ء
...۱—کاغذ-قلم دوات وغیرہ و چھپائی—	۱۵۹	۲۸	۲۶	۱۲۹
...غذ-قلم-دوات وغیرہ جو اس ملک مین خریدے گئے-	۲۳۷	۲۹۲	۳۱۰	۳۱۴
...سرکاری مطابع ...	۲۸	۳۳	۳۵	۳۳
...چھپائی جو غیر سرکاری مطابع مین کرائی گئی	۵	۳۶	۵۲	۵۳
...لیتھوگرافی ...	۲۰۱	۳۹۷	۴۰۱	۳۱۰
...کاغذ-قلم-دوات جو سنٹرل سٹورز سے مہیا کئے گئے	...	...	...	...
...راہسیان ...				
میزان ...	۸۳۵	۸۹۶	۹۲۳	۹۳۶

...کہ معلوم ہوتی ہے جسکی زیادہ تر وجہ اعلی نرخ ہین۔

۳۲--متفرق

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	مرحمہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع
۳۲--متفرق--				
زراعت اور محصولات ...	۳	۳	۳	۳
انعامات برائے "قابلیت بزبان ہائے مشرقی" و مواجب برائے کمیٹی ہائے امتحان زبان-	۶	۱۰	۴	۵
چندہ جات برائے اغراض خیرالقی ...	۱۰۶	۱۱۵	۱۰۶	۹
اخراجات بابت دوربین آرارہ کردہ ای-	۲	۳	۲	۳
انعامات برائے ہلاکت شکار جانوران ...	۱	۳	۱	۳
چھوٹی چھوٹی رقمیں	۳۶۹	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۰
عارضی قرضہ جات ناممکن الوصول جو قلمزن کردئے گئے-	۱	۱	۱	...
تفرق اخراجات بابت معالجہ مریضان پاسچر انسٹیچیوٹ کسولی-	۱۷	۱۴	۱۶	۱۶
جدید مواجب سفر کے باعث زاید خرچ کو پورا کرنے کے لئے بالمقطع رقم-	...	۳۱	...	...
چندہ جات	۱۰۳۶	۱۰۹۹	۱۰۵۸	۱۰۵۶
متفرق و غیر متوقع اخراجات ...	۱۵۰	۹۷۷	۱۳۸	۳۸۵۰
متفرق واپسیاں	۳	۵	۵	۵
سالانہ وظائف برائے عام خطاب یافتگان ..	..	...	۱	۱
زار بورڈ	۱۵۰	...	۱۸۳	۱۹۵
کتابیں اور رسالے	...	...	...	...
تحقیقات اقتصادیات کی سنڈیکیٹ بورڈ کے لئے بالمقطع رقم-	...	...	...	۲۰
میزان	۱۹۵۵	۲۳۷۲	۲۰۳۱	۶۶۳۳

مرحمہ میں تفاوت زیادہ تر برائے ...

متفرق اور اخراجات غیر متوقع دکھائی گئی ہیں حسب ذیل شامل ہیں :—

(۱) فسادات سے متعلقہ اخراجات اور دیگر متفرق اخراجات ۹۰۰۰۰

(۲) جنگلات ریاست بشہر کی فاضلہ آمدنی کے ½ حصہ کے باعث اضافہ شدہ عطیہ جات ۳۵۲۴۵

اشاعت کے کام کے متعلقہ خرچ کے لئے بجٹ میں کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی تھی لیکن وہ خرچ کے اس سال زیر مد ہذا میں ہونے کا خیال ہے وہ تخمیناً ۱۸۳۰۰۰ روپیہ ہے۔

بجٹ میں زیر مد چندہ جات وہ حسب معمول مجتمع عطیات اور عطیہ جات غور و پرداخت شامل ہیں سلوکٹ بورڈوں کو دئے جاتے ہیں متفرق اور اخراجات غیر متوقع کی بابت ۳۸۵۰۰۰۰ روپیہ کی قم مندرجہ ذیل رقوم پر مشتمل ہے :—

روپیہ

(۱) نان گزیٹڈ عملہ جات کی تنخواہ کی نظر ثانی ۳۵۰۰۰۰۰

(۲) مواجب سفر کی ابزادی ۲۰۰۰۰۰

(۳) اضافہ شدہ مواجب اسپ اور شتر ۱۵۰۰۰۰

(۴) سرکاری محفوظ رقم ۵۰۰۰۰۰

۳۳۔ امداد قحط

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹—۲۰ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۹—۲۰ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰—۲۱ع
امداد قحط ...	۶۶	۳۰۰	۳۰	...
پکل حصہ—تین چوتھائی ...	۴۹	۳۰۰	۲۳	...
منتقل حصہ—ایک چوتھائی ...	۱۷	۱۰۷	۷	...

اس مد کی ذیل میں کسیقدر یقینی طور پر بجٹ میں رقوم کا شامل کرنا ناممکن ہے اور نمنٹ ہند نے یہہ صلاح دی ہے کہ آئندہ سال کے بجٹ میں کوئی رقم شامل نہ کی جائے اور اد قحط کے متعلق کوئی خرچ جو ضروری ہو سرکاری محفوظ رقم سے جہاں تک سرکاری حصے کا تعلق کیا جائے—

۴۲—آبپاشی—تعمیرات کلاں

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع
۴۲—آبپاشی—تعمیرات کلاں				
کارروائی چلانے کے اخراجات باہتمام افسران سول—				
واپسیاں بابت شرح مالکان ...	۳	۱		۱
امپیریل حصہ—نصف	۲	۱	۱	۱
پراونشل حصہ—نصف	۱		...	...
کارروائی چلانے کے اخراجات باہتمام افسران تعمیرات سرکاری—	۱۰۳۰۰	۱۰۵۲۸	۱۱۳۲۸	۱۰۶۸۵
امپیریل حصہ—نصف	۵۱۵۰	۵۲۶۴	۵۶۶۴	۵۳۴۳
پراونشل حصہ—نصف	۵۱۵۰	۵۲۶۴	۵۶۶۴	۵۳۴۲
* قرضہ پر سود	۷۵۶۹	۷۷۱۷	۷۶۰۲	۷۶۴۸
امپیریل حصہ—نصف	۳۷۸۵	۳۸۰۹	۳۸۰۱	۳۸۲۴
پراونشل حصہ—نصف	۳۷۸۴	۳۸۰۸	۳۸۰۱	۳۸۲۳

* بحصص برابر منقسم ہے-

بیشی زیر مد کام چلانے کے اخراجات-باہتمام افسران تعمیرات سرکاری کی وجہ یہہ ہے کہ بھاری موسمی بارشوں کے باعث نہروں کے کناروں کی بہت زیادہ مرمت کی ضرورت پڑی-زیر مواجب جنگ اور مواجب معاوضہ غلہ بہت سا خرچ برداشت کیا گیا اور ان اخراجات کو بہ حصہ رسدی تقسیم کیا گیا جو زیر مد ۴۹-کلاں مد مذکور کی ذیل میں تخفیف خرچ کے باعث شامل کیا گیا-

۴۳—آبپاشی—تعمیرات خورد و کشتی رانی

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹-۱۶۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	مرممہ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع
۴۳—آبپاشی—تعمیرات خورد و کشتی رانی—				
باہتمام سول افسران	۳۱	۲۸		

مرممه مین بیشي کي وجه وه خرچ هے جس کے لئے دید ڈویژن نکاس نهر اپر باری دوآب کے متعلق بجٹ مین کوئی انتظام نهین کیا گیا تها او ر نیز اسکي وجه پیمائش تهل کا اضافه شده خرچ هے بجٹ کي تخفیف کي وجه وه قلیل تر خرچ هے جسکے پیمائش تهل کے پر هونے کی توقع هے

۴۵-۱--تعمیرات سول

(روپیه کے اعداد هزارون مین هین)

مدات حساب	اصل رقوم سنه ۱۹۱۸-۱۹ء	بجٹ سنه ۱۹۱۹-۲۰ء	ترمیم شده سنه ۱۹۱۹-۲۰ء	بجٹ سنه ۱۹۲۰-۲۱ء
۴۵--تعمیرات سول--				
باهتمام سول افسران	۸۰۰	۱۳۹۰	۱۳۳۴	۱۵۹۹
باهتمام افسران تعمیرات سرکاری ...	۶۲۳۳	۷۱۳۰	۸۹۰۰	۹۸۶۰

سال ماسبق کي اصلی رقوم کو مد نظر رکهتے هوئے ۱۰ لاکهه روپیه سال هذا کے بجٹ سے اون رقوم کي بابت وضع کیا گیا هے جنکے غالباً غیر صرف شده رهنے کی اُمید هے لیکن تخمینه جات کے جلد تر منظور هونے کی وجه سے اور زیاده معمولي حالات کے باعث اور بهت سے افسران کے سول ملازمت پر واپس آنے کی وجه سے اور انفلوئنزا یا کسی دیگر وبائی مرض کے شدید طریق مین نمودار نه هونے سے جنکے باعث گذشته سال مزدورون کي بهمرساني پر برا اثر پڑا تها یهه خیال هے که بچتین متوقع سے بهت کم هونگي چناب اور پلکهو دریاؤن پر پل سڑک کے زائد اخراجات لائلپور کے ایلیویٹر غله اور عمله انجینئران کی نظر ثاني سے یهه بات غالب معلوم هوتی هے که ۸۵ لاکهه کي رقم خرچ کی جاسکیگی زیر مد تعمیرات سول باهتمام افسران سول پکی سڑکون کي اصلاح کے عطیه جات مین ایک لاکهه کي تخفیف کی گئي اور قصبه جات نوآبادي مین جدید میونسپلٹیون اور رقبه جات مشتهره کے عطیه جات کي ذیل مین ۳۰۰۰۰ روپیه کی بچت کی اُمید هے مگر ان بچتون کے مقابله مین ایک لاکه کے اوس خرچ کو بهی شمار کرنا چاهئے جو جشن صلح کي تقریب پر سرکاری عمارتون پر چراغان کرنے مین هوا-

بجٹ مین زیر مد تعمیرات سول زیر اهتمام افسران سول مندرجه ذیل رقوم شامل کی گئی هین :-

بورڈ ذرائع آمد و رفت	۷۵۰۰۰
سڑک هائے نوآبادی	۵۰۵۰۰۰
نوآبادیون کی جدید میونسپلٹیون و رقبه جات مشتهره کے عطیه جات اور دیگر تعمیرات کے اخراجات کے لئے	۳۰۰۰۰۰
عطیه برائے اصلاح پخته سڑک هائے	۳۰۰۰۰۰

مد تعمیرات سول زیر اهتمام افسران صیغه تعمیرات افسران سرکاري مین اغلب بچتون کے متعلق کوئي بالمقطع تخفیف نهین کی گئي کیونکه اس سال کے تجربه نے صاف طور پر یهه ثابت کردیا هے که یهه محکمه زیاده روپیه صرف کرنے کي قابلیت رکهتا هے اور بهت سي اون ضروري تعمیرات پر روپیه صرف کرنے کی کافي گنجائش هے جو اب تک مکمل هوجانی چاهئین تهین لیکن جنگ کیوجه سے وه معرض تاخیر مین رهین-

بجٹ حسب ذیل پر مشتمل هے :--

	روپیه
محکمانه تعمیرات کلان و خورد کے لئے کم سے کم مقرره اعداد	۳۶۲۳۰۹
تعمیرات جو تیار هو رهی هین	۲۵۵۱۰۰
تعمیرات کلان جن کے لئے سرمایه جات سال هذا کے بجٹ مین مهیا کئے گئے تهے لیکن جنهین ابهی تک شروع نهین کیا گیا	۴۶۹۰۰۰

تعمیرات خورد جن کے لئے سرمایه جات سال هذا کے بجٹ مین مهیا کئے گئے تهے

	روپیہ
عملہ	۱۰۳۵۰۰۰
اوزار اور کلین	۹۰۰۰۰
الثواء...	۵۰۰۰۰
جدید خرچ	۲۵۹۸۲۴۸
کل میزان	۹۸۵۹۳۵۷

جدید اخراجات کی رقوم میں مندرجہ ذیل نہایت ہی ضروری ہیں :—

کونسل اصلاحات کے لئے ایوان کونسل دفاتر و زراء	۱۵۰۰۰۰
بروکہرسٹ اسٹیٹ شملہ کی توسیع (رہائشی مکانات اور یورپین کلرکوں کے کوارٹروں کی تعمیر)	۱۰۰۰۰۰
جرنیلی سڑک (سکشن بیاس) پر گڑھوں کی اصلاح اور ان پر پلوں بنانے کا کام	۳۰۰۰۰
جہلم اور راولپنڈی کے مابین بعض لکڑی کی پرانی پلوں کی مکرر تعمیر ...	۵۰۰۰۰
سٹیم روڈ رولروں کی مزید تعمیر	۵۰۰۰۰
پتھروں وغیرہ کے اٹھا کر لیجانے جانے کے لئے ریلوے چھکڑے	۱۰۰۰۰۰
سٹیم ٹریکٹروں اور چھکڑوں کی خرید	۴۰۰۰۰
غیر متوقع ضروریات و آثار قدیمہ و تاریخی تعمیرات اور اوزار و کلوں و الواے کے لئے محفوظ رقم	۲۳۲۰۰۰
صیغہ تعمیرات سرکاری کی تعمیرات خورد	۱۵۰۰۰۰
وزیر آباد میں ایک اکٹھی تحصیل اور تھانہ کی تعمیر	۷۰۱۷۸
حصار میں ڈسٹرکٹ و سشن جج اور ۲ سب ججوں کے لئے مکان عدالت کی تعمیر	۳۶۱۶۹
موجودہ ہائی سکول کی عمارت کی توسیع اور تبدیلی	۱۰۰۰۰
جالندھر کے مجوزہ مدرسہ نجاری کے لئے زمین کا حاصل کیا جانا ...	۷۵۰ ۰
لائلپور میں ٹریننگ کالج کی عمارت	۵۰۰۰۰
مجوزہ گورنمنٹ کالج ملتان و لدھیانہ کی عمارات	۵۰۰۰۰
نارمل سکول کیمبلپور کی عمارات	۷۵۰۰۰
سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کے لئے کھیل کود کے میدانوں کے لئے زمین کا حاصل کیا جانا...	۲۰۰۰۰۰
" اوین ولا " مری کا پنجاب ویٹرنری انسٹی ٹیوٹ کے لئے حاصل کیا جانا اور عملہ کے لئے مکانات کی تعمیر	۶۲۰۰۰
لائلپور میں ایک جدید کارخانہ انجینئری کی تعمیر	۵۷۹۸۰

پراونشل بقائے

جب گذشتہ مارچ میں تخمینہ جات بجٹ منظور کئے گئے تھے تو مالی سال رواں کے اختتام سال کے بقایوں کی نسبت یہہ توقع تھی کہ وہ علی الترتیب ۲۲۶۰۵۰۰۰ روپیہ و ۲۱۰۰۷۰۰۰ روپیہ ہونگے - ابتدائی سال کے واقعی بقایا میں تخمینہ کے مقابلہ میں ۳۱۰۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوگیا جسکی وجہ یہہ ہے کہ سال ماسبق کے اختتام پر زیر مد آبکاری و انکم ٹیکس بیش از پیش واصلات ہوئیں - اختتام سال کا بقایا جسکی اب توقع ہے ان وجوہات کی بناء پر جن کا یاد داشت ہذا میں قبل ازیں تفصیل کے ساتھہ ذکر کیا گیا ہے تخمینہ بجٹ کی نسبت بقدر ۳۸۱۸۰۰۰ زیادہ ہے-اگرچہ یہہ واضح رہے کہ [illegible]

اس بقایا میں خاص اغراض کے متعلقہ امپیریل عطیات کی مندرجہ ذیل غیر صرف شدہ رقوم بھی شامل ہیں :-

		روپیہ
تعلیم عام کے لئے-		
باز گشت	... ...	۲۲۹۰۰۰
غیر باز گشت	... ...	۵۰۰۰۰
ٹیکنیکل تعلیم-		
باز گشت	... ...	۲۰۰۰۰
غیر باز گشت	... ...	۲۵۰۰۰۰
زرعی تعلیم-		
غیر باز گشت	... ...	۵۳۱۰۰۰
حفظان صحت کے لئے-		
باز گشت	... ...	۲۴۳۰۰۰
غیر باز گشت	... ...	۷۹۰۰۰۰
منافع المدم کے لئے عطیہ	... ...	۱۸۷۰۰۰
میزان	...	۲۳۰۰۰۰۰

سنہ ۲۱-۱۹۲۰ ع کے لئے ایک بہت بڑا خسارہ کا بجٹ اختیار کرنے کے متعلق گورنمنٹ ہند کی منظوری حاصل کرلی ہے۔

خرچ کے آمدنی سے بقدر $70\frac{1}{2}$ لاکھ بڑھ جانے کی توقع ہے اور اس سے اختتام سال کا بقایا کم ہوکر ۱۸۳۵۶۰۰۰ روپیہ اور عطیات کا غیر صرف شدہ بقایا کم ہوکر ۱۲۴۰۰۰۰ روپیہ رہ جائیگا-عطیہ جات کے غیر صرف شدہ بقایا کو نکالکر دس لاکھ کے اوس اقل مقدار بقایا کے علاوہ جسکو بروئے قواعد قائم رکھنا ضروری ہے اختتام سال کا کل بقایا ۱۶۱۱۶۰۰۰ روپیہ رہ جاتا ہے۔

لاہور }
۹ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع-

دستخط-بی-ٹی-گبسن
فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ ہند

ضمیمہ

اون رقوم کا نقشہ جو دس ہزار سے زاید ہیں اور جنکی مالی سال کے آغاز سے دو بارہ تصرف میں لانے کی اجازت گورنمنٹ نے منظوری دی ہے-

۲-- تفویضگی اور معاوضہ	...	بعض جاگیرداروں اور معافی داروں کو نقصان معاملہ زمین کے معاوضہ کے طور پر ادا کرنے کے لئے-	۲۳۶۸۰
۲--نظم ونسق ضلع کے اخراجات معاملہ زمین		پنجاب میں عملہ دفتر ضلع کی نگرانی کے لئے مہیا کردہ رقم سے زاید رقم کو پورا کرنے کے لئے-	۱۱۳۷۲
ایضاً ایضاً	...	مواجب معاوضہ غلہ کے عطیہ بجٹ سے زائد رقم کو پورا کرنے کے لئے-	۱۵۶۰۰
ایضاً ایضاً	...	ضلع شیخوپورہ کے لئے خیموں اور سامان کمپ کی خرید کے لئے-	۱۲۷۰۰
ایضا ایضا	...	عملہ دفتر ضلع کے بعض کلرکوں کو بطور معاوضہ ذاتی ... عطائگی کی بابت۔	۲۹۳۰۰

نظم و نسق ضلع کے اخراجات معاملہ زمین...	ڈپٹی کمشنر فیروز پور کی رھائش کے واسطے نیا مکان خریدنے کے لئے۔	۱۰۳۰۰
۶۔پیمائش معاملہ زمین اور بندوبست ...	نہر سندہ ساگر اور سکیم آبادی کے متعلقہ خرچ کو پورا کرنے کیلئے۔	۱۷۴۶۰
۳۔معاملہ زمین۔کاغذات زمین اور ۱۲۔رجسٹری	مواجب معاوضہ غلہ کے عطیہ بجٹ سے زاید رقم کو پورا کرنے کے لئے۔	۹۰۰۰۰
۱۸۔عام نظم و نسق - سول سیکریٹری ایٹ	فسادات کے متعلق تاروں کے اضافہ اور دیگر اخراجات کو پورا کرنے کے لئے۔	۲۸۰۰۰
۲۰۔پولیس سپرنٹنڈنس ...	انعامات کے لئے زاید عطیہ	۵۰[illegible]۰
ایضاً ایضاً ...	اضلاع لاهور و امرتسر کےادنے ماتحت ملازمین کو مواجب مع مقام دینے کے لئے۔	۱۲۶۰۰۰
ایضاً ایضاً ...	شرح ہاے ڈاک خانہ میں بیشی کے باعث زاید خرچ کو پورا کرنے کے لئے۔	۹۳۱۶۰
ایضاً ایضاً ...	لاهور کے لئے اخراجات تعزیری پولیس ...	۱۲۵۰۰۰
ایضاً ایضاً ...	ضلع میانوالی میں علاقہ عیسے خیل کے لئے زاید پولیس کی وجہ سے جو اخراجات ہوئے ان کا انتظام کرنیکے لئے۔	۱۵۲۲۱
۲۲۔تعلیم ا مدادی عطیات ...	عطیہ جو گوروونت اینگلو ورنیکولر مڈل سکول کانگڑہ کو دیا گیا	۱۵۰۰۰
۳۰۔کاغذ قلم و دوات وغیرہ گورنمنٹ پریس	شملہ برانچ پریس کے لئے نئے ٹائپ کی خرید کے متعلق ...	۱۶۳۰۰
۳۲۔کاغذ - قلم و دوات وغیرہ جو سنٹرل سٹورز (مرکزی دفاتر) سے مہیا کی گئی۔	شملہ برانچ پریس کےلئے چھاپنے کی مشینوں کی خرید کے متعلق۔	۱۳۰۰۰
۳۲۔متفرق بجز محفوظ رقم کے ...	راجہ پدم سنگھ صاحب رئیس بشہر کو منظور شدہ عطیہ سے زاید روپیہ دینے کے لئے۔	۱۷۹۰۰
۴۲۔آبپاشی۔تعمیرات کلاں - کام چلانے کے اخراجات - باهتمام افسران متعلقہ تعمیرات سرکاری۔	متوقع اضافہ شدہ خرچ کو پورا کرنے کے لئے ...	۱۵۰۰۰۰
ایضاً ایضاً ...	ایضاً ایضاً ...	۱۵۰۰۰۰
۴۳۔تعمیرات خورد - کشتی رانی - باهتمام تعمیرات سرکاری۔	ایضاً ایضاً ...	۸۳۰۰۰
۴۵۔تعمیرات سول - تعمیرات سرکاری ...	دریائے ستلج هڈرو الکٹرک سکیم کی پروجیکٹ کی تیاری کے لئے۔	۲۵۰۰۰

نوٹ :۔ایسی رقوم حذف کردی گئی ہیں جو صرف اس وجہ سے مکرر تصرف میں لائی گئی ہیں کہ محض خرچ کی رقوم اوس مد کے سوائے کسی دوسری مد میں درج حساب کی گئی ہیں جس میں اوس خرچ کے لئے بجٹ میں روپیہ مہیا کیا گیا تھا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۴] لاہور — ۲-اپریل (مجریہ ۹-اپریل) سنہ ۱۹۱۹ع-یوم جمعہ [جلد ۴۸

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئین و قوانین منعقد ہوئی-

ترمیم شدہ مسودہ مالی روئداد بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ ع

(گذشتہ سے پیوستہ)-

(بہ سلسلہ اشاعت مورخہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۱۹ع)-

آنریبل مسٹر جوزف-

" وہ کان عالی میں مدات " ششم — شرح ہائے سود " اور مدات تفریحی - جنگلات متفرقات ہی و قانون اور داد گستری اور پولیس کے خرچ کے کھاتوں کا ذمہ دار ہوں-

" میں نے اس امر کی احتیاط کے ساتھ تلاش کی ہے کہ آیا موجودہ کسی پیشرو نے شرح ہائے سود

و نفع رسانی ہائی اور رسد آوری کے متعلق ابھی کوئی دلچسپ امور بیان کئے گئے ہیں لیکن جواب نفی میں ہے اور میں اون کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا جنگلات کے معاملہ میں سال کی سالانہ آمدنی قریب قریب اوتنی ہی ہے جس کا بجٹ دیا گیا تھا لیکن آئندہ سال کے بجٹ میں بہت بڑی بیشی یعنی تخمیناً ۳۳ فیصدی کی بیشی ہوئی ہے یہہ توقع ہے کہ جنگلات کی پیداوار کا (میں فرض کر رہا ہوں) کہ زمانہ حال کے اون زیادہ عمدہ طریقوں کو کام میں لانے سے جو اب اختیار کئے جا رہے ہیں بہت زیادہ ہوجائیگی - ممبر صاحبان کے لئے شاید یہہ مسئلہ باعث دلچسپی ہوگا کہ اوس جدید ورکنگ پلین (تجاویز کارروائی) کو اختیار کرنے سے جو کہوٹہ کے جنگلات (چول پائین کے جنگلات) کے لئے مسٹر جونم نے تیار کیا ہے لکڑی کی سالانہ پیداوار ۱۰۴۰۰۰ مکعب فٹ سے بڑھ کر ۶۶۴۰۰۰ ہوگئی ہے اسی طرح مسٹر ٹریور کے جدید ورکنگ پلین متعلقہ کلو میں (تخمیناً) ۱۲ ½ لاکھ مکعب فٹ کے مقابلہ میں جو ہم اس وقت نکال رہے ہیں قریباً ۴۳ ½ لاکھ مکعب فٹ کی سالانہ مجموعی پیداوار کا انتظام کیا گیا ہے جو ایک ایسی بیشی ہے جس کی سالانہ قیمت ۲۲ ½ لاکھ روپیہ لگائی جاسکتی ہے - علاوہ ہی اس کے یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ مناسب طریقوں کو کام میں لاکر سلوفور کے جنگلات سے لکڑی سالانہ ۲۰ لاکھ مکعب فٹ حاصل ہوسکتی ہے صوبہ میں اس قسم کی لکڑی کے استعمال کی اس وقت تک کوئی سبیل پیدا نہیں ہوئی تھی - اس کو محکمہ ریلوے سلیپروں کے لئے پسند نہیں کرتا تھا - محکمہ ریلوے ہمیشہ بہترین قسم کی دیودار کی لکڑی مانگتا تھا - لیکن اب محکمہ ریلوے کو بہترین دیودار اوس مقدار میں میسر نہیں ہوسکتا جس مقدار میں وہ چاہتے تھے - اور اس قسم کی لکڑی کو کام میں لانے کے طریقے اب معلوم ہوگئے ہیں اور اب ہم نے فر (صنوبر) کی لکڑی کے ۴ ½ لاکھ سلیپر تین سال کے عرصہ میں (جس میں سے پہلا سال اب گزر رہا ہے) محکمہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو بہم پہونچانے کا ٹھیکہ کر لیا ہے - اسی طرح رال کے کارخانہ واقع جلو کی آمدنی بڑھتی گئی ہے یہاں تک کہ اب ۴ ½ لاکھ کی خالص مقدار آمدنی تک پہونچ گئی ہے جس میں سے ۲ ½ لاکھ خالص منافع ہے - اور کلوں وغیرہ کو دوگنا کرنے سے اس آمدنی کو اور بھی بڑھا رہا ہے اور آئندہ بجٹ میں یہہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ آئندہ سال ۹ ½ لاکھ آمدنی ہوگی - اور آئندہ چند سالوں کے اندر رقم یہہ دوگنی ہوجانی چاہئے - جلو کے کارخانہ کی پیداوار کے لئے اب ہمارے پاس افریقہ و آسٹریلیا اور مشرق بعید سے فرمائشیں آرہی ہیں اسی طرح ترقی جنگل سے اور بھی بہت سے مفید کام ہوسکتے ہیں ان میں سے بعض ہو رہا ہے اور بعض دیگر ایسے دستکاریاں ہیں جن کو اختیار کرنے سے پہلے یہہ ضرورت ہے کہ اون کے متعلق بہت سی تحقیقات اور چھان بین کی جائے لیکن کسی نہ کسی رنگ میں صوبہ کے جنگلات میں آمدنی کو بڑھانے کا ایک ظاہرہ اور نہایت ہی بڑا امکان پایا جاتا ہے

محکمہ نے اب اپنا پہلا فرض ادا کر دیا ہے جو جنگلات کا اس غرض سے انتظام و حد بندی کرنے کے متعلق ہے تا کہ اوس پیداوار جنگل کے متعلق جسکی لوگوں کو اپنی روزانہ ضروریات زندگی میں ضرورت ہوتی ہے لوگوں کے حقوق کو محفوظ کرنے کی غرض سے بندوبست والے جنگل کی تیاری کے ذریعہ لوگوں کے مفاد کو قائم اور اونکی حفاظت کی جائے - اور اس مدعا کے حصول کے بعد اب یہہ ضروری ہے کہ ہم اپنی توجہ عمومیت کے ساتھ ٹیکس ادا کنندگان کے مفاد کی خاطر تا حد امکان جنگلات کو ترقی دینے کے معاملہ پر مبذول کریں - اس مدعا کے حصول کی غرض سے محکمہ کو ایک بڑی حد تک بڑھانا ضروری ہوگا - مثلاً ہمیں درخت پیدا کرنے کے کام کے مقابلہ میں ایک ایسے Utilization Conservator کنسرویٹر یوٹیلائزیشن کی ضرورت ہے جو جنگلات کی اقتصادی ترقی کا انتظام کرے - اور ان جدید مارکیٹوں کی تلاش اور پڑتال کرے جس میں ہم ایسی دستکاریوں کو شروع کرسکیں جن میں ہم اپنے جنگلات کی اوس فروعی پیداوار کو استعمال کرسکیں جسکا استعمال ابھی تک معلوم نہیں ہوا - جب ہمیں Utilization Conservator (کنسرویٹر برائے استعمال پیداوار جنگل) مل جائیگا تو ہمارے پاس صوبہ میں تین کنسرویٹر ہوجائینگے - اور پھر ہمیں ایک چیف کنسرویٹر کی بھی ضرورت ہوگی تا کہ محکمہ کا کام مناسب ارتباط باہمی کے ساتھ باقاعدہ چلایا جائے - پرانے ورکنگ پلانوں کی ترمیم کرنے اور اون انتظام کے لئے جنکے متعلق ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کیگئی پلان (تجاویز) بہم پہونچانے کی غرض سے ایک عملہ کی بڑی سخت ضرورت ہے ایسے پلان (تجاویز) حاصل ہونے میں جتنی دیر ہوگی اوتنا ہی زیادہ ہمکو اون بڑی بڑی آمدنیوں کے لئے انتظار کرنا پڑیگا جنکی بابت میں نے ابھی

بیان کیا ہے کہ وہ مری و کلو اور دیگر مقامات کے لئے جدید ور کنگ پلان مہیا کرنے سے حاصل ہو سکتی ہیں ہمیں ایک ایسے عملہ کی ضرورت ہے جو اپنے محکمہ کی طرف سے ہمارے جنگلات کا کام انجام دے جس سے حکومت کو ٹھیکہ داروں کے ذریعہ درختوں وغیرہ کے نکالنے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے - ایسے عملہ کی ضرورت ہے جو زمانہ حال کے انجینئیری کے طریقوں کے مطابق درخت نکالنے کے کام میں امداد دے ساتھ ہی اسکے اس طریق میں کام جتنا زیادہ وسیع ہوتا جاتا ہے اوتنا ہی یہہ ضروری ہے کہ آپ جنگلات کے کام کو چھوٹے چھوٹے حلقوں میں تقسیم کرتے جائیں - ہم نے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ایک جامع اسکیم ارسال کی ہے جسمیں ۱۷ امپیریل ۱۱-پراونشل اور ۵-زائد افسران مشتہ کی خدمات طلب کیگئی ہیں - لہذا ہمیں خرچ کے کھاتہ میں بھی ترقی کی توقع کرنی چاہئے اگرچہ سرعت میں اوسکی رفتار آمدنی کی ترقی کی رفتار سے کم ہوگی بنابریں کونسل کو جنگل کے اخراجات میں بڑی بڑی بیشیاں دیکھکر اندیشہ ناک نہیں کرنا چاہئے - یہہ ایک ایسا خرچ ہے جسکے بغیر جنگلات سے پوری پوری آمدنی حاصل نہیں ہو سکتی یہہ بیان کردینا باعث دلچسپی ہوگا کہ مرہجات متعددہ کے عملہ میں جسکی ہم نے ان معاملات میں تقلید کی ہے سنہ ۱۹۱۱ع میں ۱۹-امپیریل و ۱۲-پراونشل افسر یعنی کل ۳۱-عہدہ دار شامل تھے-سنہ ۱۹۱۸ع تک اوس میں کلہم ۷۲-عہدہ دار شامل تھے-لیکن اس عرصہ کے دوران میں ۷ سالوں میں اوسکی آمدنی ۳۳ لاکھ سے بڑھکر ۹۱ لاکھ ہوگئی-مثال کے طور پر میں قریباً ۱½ لاکھ کی رقم کا ذکر کر دینا چاہتا ہوں جو جہانگا مانگا کے ذخیرہ کے لئے ایکزیکٹیو ٹرام وے کی خرید کے واسطے بجٹ میں درج ہے جو ایک قسم کی لکڑی کی بڑی مانگ ہے اور جیسا کہ آپکو معلوم ہے شہتوت بڑی اچھی طرح پیدا ہونے لگ گیا ہے اور کھیلوں کے سامان میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اسکی کی سلکوں اور کھیل ورزش کے دیگر آلات کی مانگ زیادہ ہورہی ہے - گذشتہ چار سالوں کے اندر اعلیٰ قسم کی شہتوت کی لکڑی کی قیمت ۹-۱۲-۰ سے بڑھکر ۳-۸-۱۰ روپیہ ہو گئی ہے اور یہہ ایک ایسی لکڑی ہے جسکو جتنی تازہ آپ کاٹ سکیں کھیلوں و ورزش کا سامان بنانے والے اوتنا ہی زیادہ اوسکو پسند کرینگے - لیکن بیل گاڑیوں کے ذریعہ اس لکڑی کو نکالنے کے موجودہ طریق ایسے ناکافی اور گران خرچ ہیں کہ لکڑی اور چوب سوختنی ایک بڑی مقدار میں زمین پر پڑی خراب ہو رہی ہے اور تازہ حالت میں ہم پہونچانا تو درکنار خشک حالت میں ہم پہونچائی جاتی ہے - اگر ہم جنگلات کی بیش از بیش پیداوار کے پورے پورے فوائد اوٹھانا چاہتے ہیں تو صرف اس قسم کے کام پر روپیہ خرچ کرنے سے اوٹھا سکتے ہیں -

* اب یہہ لیجئے مد قانون و داد گستری کو - موجودہ اعداد بابت سال رواں سے اوس آمدنی سے بہت زیادہ آمدنی ظاہر ہوتی ہے جس کی ہماں ابتدا میں توقع تھی اور گذشتہ سال کے اعداد کے مقابلہ میں آئندہ سال کے بجٹ میں خفیف بیشی ہوئی ہے اگرچہ آئندہ سال اوس آمدنی سے کم آمدنی ہونے کی توقع ہے جو امسال فی الواقع حاصل ہوئی ہے لیکن جس رقم سے کوئی کوالقدر اختلاف ظاہر ہوتا ہے وہ صرف ایک رقم ہے اور وہ جرمانوں کی آمدنی کی رقم ہے - اس آمدنی میں سال رواں میں اضافہ ہو گیا ہے جس کی وجہ جزواً پیر مارشل لاء کی عدالتوں کی سرگرمیاں ہیں - (زیر مد خرچ فوجداری مقدمات میں گواہوں کے خرچہ خوراک کے معیار کو بڑھانے کی غرض سے ۸۰۰۰۰ روپیہ مہیا کیا گیا ہے - ایک عرصہ سے یہہ خیال تھا کہ فوجداری مقدمات میں گواہوں کو شہادت دینے کی ترغیب دینے کے راستہ میں جو اہم مشکلات پیش آتی ہیں اون میں سے ایک بڑی مشکل یہہ ہے کہ خوراک کی وہ رقم بالکل ناکافی ہوتی ہے جو ان کو ادا کی جاتی ہے یعنی اوس وقت و تکالیف کے بدلے جو وہ اوٹھاتے ہیں اونکو روزانہ ادا کی دیا جاتا ہے تاوقتیکہ ہم اس بات کا اندازہ نہ لگا سکیں کہ بہ نظر انصاف ایک شخص کا روزینہ فی الواقع کیا ہوسکتا ہے ہم لوگوں سے یہہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ عدالتوں میں شہادت دے کر پولیس کی امداد پر آمادہ ہونگے - توقع ہے کہ دیگر اصلاحات کی طرح یہہ اصلاح بھی گران خرچ ثابت ہوگی اور اگر ہم گواہوں کے روزینہ کو اس حد تک بڑھانا چاہتے ہیں جسکو ایک دن کی اجرت (مزدوری) کہا جاسکے تو ۸۰۰۰۰ روپیہ کی رقم غیر ضرورت کے لئے بالکل کافی نہیں ہوگی - لیکن اس رقم کے ساتھ ہم آئندہ مالی سال کے دوران میں ابتدا کرسکینگے انکاین لا ریورنس کے سلسلہ لاہور کے اخراجات کے خرچ کے لئے ۱۱۰۰۰ روپیہ کی رقم مہیا کی گئی ہے - ممبر صاحبان پورا طے مطبوعات موسومہ پنجاب ریکارڈس سے واقف ہونگے - پنجاب ریکارڈ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے مالکوں کی ملکیت تھی جنکی اشاعت کا کام جزواً گورنمنٹ انجام دیتی تھی اور گورنمنٹ سرکاری حلقہ

میں تقسیم کی غرض سے اوس کی ایک مقررہ تعداد خرید لیتی تھی ورنہ وہ غیر سرکاری ملکیت تھی ہائی کورٹ کے انضباط کے ساتھہ یہہ ضروری ہے کہ لا رپورٹس کا ایک مستند سلسلہ جاری ہو جس کو معلی القاب گورنر جنرل بہادر نے منظور کر لیا ہے اور دوسرے صوبوں کے دوش بدوش ہو کر انڈین لا رپورٹس کا ایک سلسلہ موسومہ Lahore series شایع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پہلا نمبر قبل ازیں شایع ہو چکا ہے اور اشاعت کا کام گورنمنٹ پریس نے اختیار کیا ہے اور یہہ اُمید ہے کہ اوس کی فروخت کی آمدنی اشاعت کے خرچ کی کفیل ہو جائیگی۔

" ایک اور رقم بھی ہے جس کو بجٹ میں علیحدہ نہیں دکھایا گیا لیکن جو ۳۹ لاکھ کی رقم مندرجہ زیر مد ۳۲ - متفرق میں شامل ہے - اور وہ ۱۵۲۰۰۰ روپیہ کی وہ رقم ہے جو عملہ تعمیل عدالت کی تنخواہ کی ترقی کے لئے مہیا کی گئی ہے - ضروریات زندگی کے روزانہ روز افزون خرچ کے علاوہ یہہ خیال ہے کہ عملہ مذکور ایک ایسا عملہ ہے جس میں دیانت داری اور فراست اوس سے زیادہ درکار ہے جسکی معمولی ادنی ملازمون سے توقع ہے ۔ حالانکہ آخر الذکر ملازمون کی تنخواہ ویسے ہی اچھی ہے جیسی عملہ تعمیل عدالت کی ہے - اور اس اصلاح پر جس کی بڑی مدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی ہے - ہائی کورٹ اور لوکل گورنمنٹ عنقریب اب غور کر رہی ہے - ساتھہ ہی اس کے جج صاحبان سے فرمائش کی گئی ہے کہ رسوم تعمیل کے معیار کو بڑھانے کے سلسلہ پر غور کیا جائے جس سے یہہ اُمید ہے کہ خرچ کسی حد تک ضرور پورا ہو جائیگا ۔

" دوسری مد زیر قانون و داد گستری جیل خانون کی ہے - یہہ واضح ہو جائیگا کہ اس سال کی واصلات مقدار مندرجہ بجٹ سے زاید از ایک لاکھ کم ہیں اور آئندہ سال ہم نے متوقع واصلات میں پھر مزید نصف لاکھ کی تخفیف کر دی ہے - امر واقع یہہ ہے کہ لڑائی کی وجہ سے پنجاب کے جیل خانون کی مزدوری کی آمدنی بہت بڑھ گئی تھی اور اب جبکہ لڑائی بند ہو گئی ہے تو قیدیون کی مزدوری اور نیز مد اشیاء ساختہ جیلخانجات کی واصلات میں ایک بڑی حد تک کمی ہو گئی ہے - راولپنڈی و فیروز پور کے ضلعہ خانون کے لئے مصارف خرچ کو اب قیدی مزدورون کی ضرورت نہین رہی اور جیل خانہ کے کمبلون کے لئے اب اوس قسم کا کوئی مسلسل مطالبہ نہین رہا جس کے باعث دھاریوال کا کارخانہ مصروف رہا کرتا تھا - اور اب دھاریوال کیمپ جیل کو بند کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو کارخانون میں کمبلون کے نکاس کو بڑھانے کے لئے قائم کیا گیا تھا - برخلاف اس کے خرچ کے کھاتہ میں گذشتہ سال کے بجٹ کے مقابلہ میں قریباً ۲ لاکھ کی بیشی ہوئی ہے اور سال روان کا اصل خرچ اور بھی زیادہ ہوا ہے - اس بیشی کی وجہ زیادہ تر وہ بیش از بیش خرچ ہے جو زمانہ حال کے حالات کے مطابق قیدیون کو خوراک اور نیز اون کے وارڈرون کے لباس پر ہوا ہے میرے خیال میں جیلخانہ کے عام نظم و نسق کے متعلق کچھہ کہنے کی ضرورت نہین کیونکہ مجوزہ تجاویز کے موجودہ زمانہ کے علم کے مطابق نظم و نسق جیل کے عام مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک مہینہ کے اندر لاہور میں جیل خانون کے متعلق ایک کمیٹی قائم ہو جائیگی - اور میرے خیال میں صوبہ بڑی عمدگی کے ساتھہ یہہ اُمید کر سکتا ہے کہ جہان کمیٹی غور کرےگی - وہان ساتھہ ہی اس کے اوسکو یہہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ ہماری موجودہ تہذیب میں پنجاب کے مجرمون کے ساتھہ دور حاضرہ کے زیادہ مکمل طریقون کے مطابق سلوک کرنے کے متعلق بہت سی اصلاحات تجویز جیل خانون کا انتظام موثر اور نیز شریفانہ رہا ہے۔

" ۱۷ - پولیس - یاد داشت میں مذکورہ بیشی کو ایک بڑی حد تک تخفیف کرنا پڑا کیونکہ یکم اپریل آئندہ تک ان اسامیون کو منسوخ کرنے کے متعلق احکام صادر ہو چکے ہیں خرچ کے متعلق گذارش ہے کہ امسال بیشی کی وجہ بیش از بیش مواجب گرانئی غلہ و مواجب جنگ اور متفرق کے عام اسباب ہیں - بیشی کے دیگر مد اسباب یہہ ہیں کہ امپیریل پولیس کے لئے تنخواہ بلحاظ قدامت ملازمت کا طریق جاری کیا گیا اور اضلاع لاہور و امرتسر میں ہیڈ کانسٹیبلون و کانسٹیبلون کے لئے گرین الاونس کی بیش از بیش شرح منظور کی گئی - زیر مد ریلوے پولیس بیشی ہوئی ہے جسکی وجہ جزواً گورنمنٹ و ریلوے کے مابین تقسیم کا مرحمہ طریق ہے - بیشی زیر مد انتظامیہ پولیس ضلع میں ۴۰۰۰۰ روپیہ کی تخفیف اولہی وجوہات کی بناء پر کی

جائیگی جو میں نے آمدنی کی تخفیف کے متعلق بیان کی ہیں یعنی یہہ کہ تمزیری چوکیاں بند ہوجائینگی۔

" آخیر میں لیجئے اقوام جرائم پیشہ کی پولیس کا سوال۔ بندوبست ہائے کی تعداد میں جو اب ۱۹ سے بڑھکر ۲۳ ہوگئی ہے گذشتہ سال سے مزید بیشی ہوگئی ہے۔ بیشی تقریباً تمامتر اون زرعی بستیوں میں ہوئی ہے جو نو آبادی لوئر باری دو آبہ میں قائم کی گئی ہیں اور ہماری بستیوں کی آبادی ۶۵۰۰ سے بڑھ کر قدرے زائد از ۸۵۰۰ ہوگئی ہے۔ عام پالیسی بڑی حد تک حسب معمول جاری رہی ہے اور اعداد مندرجہ بجٹ کے قلیل اختلاف سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی حیرت انگیز تبدیلیاں واقع نہیں ہوئیں۔ دھاریوال کے متعلق (میری مراد دھاریوال کیمپ جیل سے نہیں بلکہ جرائم پیشہ اقوام کی بستی واقع دھاریوال سے ہے) کچھ عرصہ سے بہت سی تشویش پیدا ہو رہی ہے کیونکہ اوسکے باشندوں کی صحت اچھی نہیں ہے شاید اوسکی وجہ یہہ ہے کہ بستی کا جائے وقوع کوئی بہت اچھا منتخب نہیں کیا گیا اور دوسرے جرائم پیشہ لوگوں کو آوارہ گردی کی آزادانہ زندگی سے اچانک بارکوں و چار دیواری کے اندر خلاف طبع بند کردینا اور اسکے ساتھہ اون سے کارخانوں میں کام لینا ایسی تبدیلی ہے جسکا بذات خود اونکی صحت پر برا اثر پڑنا ضروری ہے۔ گورنمنٹ نے مزید طبی امداد منظور کرلی ہے اور صاحب کمشنر حفظان صحت کو موقع کا ملاحظہ کرنے کی بابت کہا گیا ہے۔ اس وقت صاحب ڈپٹی کمشنر اقوام جرائم پیشہ زیادہ تر بدترین قسم کے مجرموں کو اکٹھا کرنے و اونکو اپنی بستیوں میں آباد کرنے اور اونکے لئے روزگار تلاش کرنے کے کام میں دلچسپی لیتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے حل طلب مسائل ہیں جنکا اونکو علم ہے اور میں یہہ ذکر کردینا چاہتا ہوں کہ اونہوں نے ان جرائم پیشہ اقوام کی زندگی کو اونکی بستیوں میں دلچسپ و شاندار بنانے کے لئے اور اونکو بالخصوص اون میں سے اون افراد کو جو کسی ایک زرعی بستی میں جہاں سب افراد کے لئے زمین کافی نہیں ہے اور جہاں بعض افراد کام کرنا یقیناً پسند نہیں کرینگے آخری رہائی کی کچھہ امید دلانے کے متعلق گورنمنٹ کی خدمت میں بہت سی تجاویز حال میں ارسال کی ہیں۔ اون جرائم پیشہ اقوام کے ساتھہ آئندہ برتاؤ کے متعلق یہہ امور ہیں جنپر گورنمنٹ توجہ مبذول کر رہی ہے ان معاملات کے متعلق میں صرف اسی قدر بیان کرنا چاہتا ہوں "۔

آنریبل مسٹر وون۔

" پولو آئر۔ مورے متعلقہ مداخ آمدنی کے کہاتہ میں مد سی و یکم۔ تعمیرات سول اور خرچ کے کہاتہ میں مد ۴۵۔ تعمیرات سول اور آمدنی کے کہاتہ میں مد بست و نہم۔ آبپاشی اور خرچ کے کہاتہ میں مد ۳۲۔ آبپاشی تعمیرات کلاں ہیں۔ آنریبل ممبر صاحبان کو معلوم ہوجائیگا کہ اعداد مندرجہ زیر مداخ ہذا تمام روئداد میں قریباً سب سے بڑے اعداد ہیں۔ اور میں ان رقوم پر مفصل بحث کرکے کونسل کو زیادہ دیر تک ٹہرانا نہیں چاہتا۔ میں صرف چند عام آرائے کے اظہار پر ہی اکتفا کرونگا۔

" پہلے میں اون مداخ کا ذکر کرونگا جو محکمہ تعمیرات سرکاری کے شعبہ عمارات و سڑک ہائے کی نگرانی میں ہیں اور شعبہ مذکور کے چیف انجینیئر کے مرسلہ نوٹ کے فقرات سناؤنگا:۔

" ۱۔ ۴۵۔ تعمیرات سول۔ پراونشل تعمیرات سول باہتمام افسران صیغہ تعمیرات سرکاری زیر مد ۴۵ تعمیرات سول۔ صوبہ ۷۱۳۰۰۰۰ روپیہ کا عطیہ بجٹ سال مذکور کے دوران میں بڑھاکر ۸۹۰۰۰۰۰ روپیہ کردیا گیا تھا۔

" ۲۔ ۱۷،۷۰ لاکھہ کی بیشی کی وجوہات زیادہ تر حسب ذیل ہیں۔

(الف) ۱۰ لاکھہ کی اوس منفی اندراج کا اخراج جو گذشتہ اصل رقوم کے لحاظ سے روپیہ کے عدم استعمال کے باعث منقضی المیعاد ہوکر بچ رہنے کے اغلب خیال سے ۸۱،۳۰ روپیہ کے تخمینہ بجٹ کے مقابلہ میں کیا گیا۔

" ۳۔ بمقام وزیر آباد۔ دریائے چناب و پلکہو کے اوپر پختہ پل بنانے اور لائل پور کی کوٹھی ایجوکیشنر کے واسطے زائد روپیہ کا عطیہ۔ ان دو کاموں کو تا حد امکان بسرعت تمام ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

* ۳- خرچ کا مرصمہ تخمینہ ۸۵۰۰۰۰۰ روپیہ لگایا گیا ہے- لیکن حال کے معلومات سے یہہ اغلباً معلوم ہوتا ہے کہ ۸۹۰۰۰۰ روپیہ کا عطیہ کار روائی پورا خرچ ہو جائیگا- چناب کے پل کے واسطے گرڈرون اور دیگر اشیاء کے لئے اور نیز مختلف سڑکون کے واسطے پتھر کی بغرض ریل بچھانے کے خرچ کا فیصلہ کرنے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ساتھہ ماہ مارچ کے حساب میں روپیہ کی بڑی بڑی رقمون کا تصفیہ کیا جائیگا- صرف اول الذکر کی بابت تخمینہ قریبا ۳ لاکھہ روپیہ لگایا گیا ہے اور آخر الذکر کے متعلق غیر ادا شدہ رقمون کے اعداد قابل استفادہ نہیں ہیں- لیکن خیال ہے کہ وہ بہت زیادہ ہیں- مزید برآن عملہ کی تنخواہون کی نظر ثانی کی وجہ سے جسکی بابت میں ابتدائی گذشتہ اکتوبر و اگست روپیہ ادا کیا جارہا ہے زیر مد ھذا خرچ میں قریبا ایک لاکھہ کا اضافہ ہوگیا ہے-

* ۴- آئندہ مالی سال میں یہہ توقع ہے کہ ۹۸۶۰۰۰ روپیہ کی مجوزہ رقم خرچ ہو جائیگی اور جن اہم تر تجاویز پر رقم ھذا صرف کی جائیگی اون میں سے بعض تجاویز کی تفصیل مرصمہ روئداد مالی کے صفحہ ۳۷ پر درج ہے-

بست و نہم — آبپاشی — تعمیرات کلان

* محاصل آبپاشی کے متعلق سب سے آخری اعداد زیر مد بست و نہم — تعمیرات کلان — واصلات بالواسطہ بابت سال رواں یعنی ۳۲۰۰۰۰۰۰ روپیہ ہے (جس میں سے پراونشل حصہ ۱۶۰ لاکھہ ہے) تخمینہ بجٹ کے مقابلہ میں ۴۸ لاکھہ کی بیشی ظاہر ہوتی ہے- اس بیشی کی وجہ یہہ امر ہے کہ سنہ ۱۹۱۹ع کے ہر دو زرعی موسمون میں آبپاشی شدہ رقبہ جات توقع سے تجاوز کر گئے ہیں- بعض اظہار پر بارش ابتدائی ربیع سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع میں کم تھی جسکی وجہ سے نہری پانی کی مانگ زیادہ تھی اور دیگر اظہار پر بارشون کے بروقت ہونے سے وسیع رقبہ میں تخم ریزی کی گئی- جسکو بعد میں امساک باران کی وجہ سے نہری پانی سے پختہ کرنا پڑا- جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آبپاشی شدہ رقبہ ربیع سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع کی نسبت ۲۳۰۰۰۰ ایکڑ زیادہ تھا- جس رقبہ پر معاملہ زمین تشخیص کیا گیا وہ اور بھی زیادہ یعنی ربیع سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع کی نسبت ۲۶۹۰۰۰ ایکڑ زیادہ تھا سنہ ۱۹۱۹ع کا موسم ربیع اون حالات میں شروع ہوا جو آبپاشی کی توسیع کے حق میں مفید تھے اور آبپاشی شدہ رقبہ خریف سنہ ۱۹۱۸ع کے رقبہ کی نسبت ۵۰۰۰۰۰ ایکڑ زیادہ تھا- نہری پانی کی مانگ سارے عرصہ میں بہت زیادہ تھی- اور یہ تسلی بخش طور پر پوری ہو گئی اگرچہ دریاؤن میں پانی کم تھا کیونکہ سنہ ۱۹۱۹ع کی موسمی بارش خاصی معمول کے مطابق تھی اور سنہ ۱۹۱۸ع کی بارش سے قریباً دو گنی تھی- سنہ ۱۹۱۹ع کی موسمی بارش زیرین کوہ اقطاع میں ۲۴-انچ سے لیکر پنجاب کے جنوب مشرقی حصہ میں قریباً ۴ انچ تک اور جنوب مغربی حصہ میں قریباً ۸ انچ تک ہوئی-

* آئندہ سال سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع کا تخمینہ ۳۵۶۰۰۰۰۰ روپیہ مقرر کیا گیا ہے جس میں موسم کے حسب معمول حالات اور نظام انہار ثلاثہ پر آبپاشی کی کسی قدر توسیع کا لحاظ رکھہ لیا گیا ہے- جنوری سنہ ۱۹۲۰ع کے اختتام تک آبپاشی شدہ رقبہ ربیع اوس رقبہ سے ۴۳۰۰۰۰ ایکڑ زیادہ ہے جو جنوری سنہ ۱۹۱۹ع کے اختتام تک آبپاشی کیا گیا- جنوری و فروری کے دوران میں بروقت بارش سے ربیع کے موسم رواں کی اُمید بڑھ گئی ہے اور محاصل کے نکتہ خیال سے حالت بہت اُمید افزا ہے-

* زیر مد واصلات بالواسطہ ۱۳۹۰۰۰۰۰ روپیہ کا مرصمہ تخمینہ بابت سال حال مذکور رقم منظور شدہ بجٹ سے ۲۸۴۰۰۰۰ روپیہ زیادہ ہے- بیشی زیادہ تر انہار لوئر چناب و لوئر باری دوآب پر واقع ہوئی ہے اور وہ اور بھی زیادہ ہوتی اگر نہر اپر جہلم کے متعلقہ اعداد بالکل حذف نہ کر دئے جاتے- نہر مذکور پر محاصل بالواسطہ کو بند آمدنی جمع کرنے کے سوال کا ابھی تک قطعی فیصلہ نہیں ہوا-

* بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع واصلات بالواسطہ کا تخمینہ ۱۵۸۰۰۰۰۰ روپیہ یا ترمیم شدہ تخمینہ بابت سال رواں کی نسبت ۱۹ لاکھہ زیادہ لگایا گیا ہے- بیشی کا یہہ تخمینہ اس قیاس پر مبنی ہے کہ نہر اپر جہلم اور نہر اپر چناب کے اضلاع گوجرانوالہ و لائلپور میں واصلات بالواسطہ کے سوال کا فیصلہ عنقریب ہو جائیگا اور یہہ رقم صرف سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع کے نقدہ جات کے حساب میں ہی نہیں بلکہ سنین ماسبق کے بقایا جات کے حساب میں بھی درج ہوگی-

" ۴۴ — خرچ — تعمیرات کلاں آبپاشی — زیر مد " ۴۲ — تعمیرات کلاں — اغراجات کارروائی ترمیم شدہ بابت سال رواں ۱۰۵۲۸۰۰۰ روپیہ منظورشدہ بجٹ کے مقابلہ میں ۱۱۳۲۸۰۰۰ روپیہ ہے (جس میں سے ل حصہ ۵۶۶۴۰۰۰ روپیہ ہے) لیکن سال کا کام چلانے کا عطیہ کارروائی صرف ۱۱۱۲۸۰۰۰ روپیہ ہے د رجہ بجٹ کے مقابلہ میں ۶ لاکھ کی بیشی کی وجہ مرمتوں کے خرچ کی وہ رقم ہے جو جنگ کے ں میں روپیہ کی تنگی کی وجہ سے ملتوی کر دی گئی لیکن جسکو رفاہیت عامہ کے مفاد کو نقصان ئے بغیر کسی مزید عرصہ کے لئے ملتوی نہیں کیا جا سکا اور نیز بیشی مذکور کی وجہ وہ رقم ہے جو عملہ یگران کی تنخواہوں کو بڑھانے اور ماتحت عملہ کو مواجب جنگ دینے کیلئے مہیا کیگئی -

" تخمینہ بجٹ بابت سال آئندہ سنہ ۲۱ — ۱۹۲۰ ع ۱۰۶۸۵۰۰۰ مقرر کیا گیا ہے کیونکہ مرمتوں کا چ ہونے کی توقع ہے - کمی کی وجہ نیز یہہ ہے کہ اون مواجب جنگ کے واسطے روپیہ کا کوئی انتظام کیا گیا جن کے واسطے معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ سول کے تخمینہ جات میں علیحدہ روپیہ کا انتظام کیا ہے -

" عام آزادگی — سال سنہ ۲۰ ۱۹۱۹ ع کے دوران میں پنجاب میں سرکاری انہار سے کل آب پاش شدہ ں تعداد (بشمول دیسی ریاستوں کے) تقریباً ۱۱۳۰۰۰۰۰ - ایکڑ ہے - اور یہہ توقع ہے کہ اون فصلات کا وقعہ اس آبپاشی سے کامیاب طور پر پختہ ہوجائیگا تقریباً ۱۰۳۰۰۰۰۰ ایکڑ ثابت ہوگا -

" یہہ مسرت بخش امر ہے کہ موسم خریف میں آبپاش رقبہ سے اوس رقبہ کے ساتھ ساتھ بیشی کے ظاہر ہوئے ہیں جو موسم ربیع کے دوران میں آبپاش ہوا - اور زرعی پیداوار کی قیمت میں حال کی بیشی سے زمینداروں کو موسم خریف کی زیادہ بکثرت بہم رسانی آب سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب ہے -

" پنجاب کی سرکاری انہار کی بابت سال سنہ ۲۰-۱۹۱۹ ع کی مجموعی واصلات معاملہ (صرف ت بلاواسطہ) کے تقریباً ۳۲۰ لاکھ اور اخراجات کارروائی کے تقریباً ۱۱۱ لاکھ ہونے کی امید ہے جس سے ں آمدنی تقریباً ۲۰۹ لاکھ رہ جائیگی - اصل سرمایہ کی بابت ۷۶ لاکھ روپیہ تک اخراجات سود کو منہا ے بعد خالص منافع کے اغلباً ۱۳۳ لاکھ تک ہوجانے کی امید ہے جس میں سے امپیریل و پراونشل گورنمنٹ برابر حصہ لے لینگی - خالص منافع کا نصف حصہ جو ۶۶½ لاکھ کے قریب پراونشل گورنمنٹ کو واجب الادا ہے اوسط مقدار سے تقریباً ۲۲ لاکھ زیادہ ہے جو گذشتہ دس سالوں کے دوران میں حاصل ہوئی - اور اوس سے بڑی رقم سے تقریباً دو لاکھ زیادہ ہے جو عرصہ مذکور کے دوران میں حاصل ہوئی - امپیریل گورنمنٹ کے معاہدہ موجودہ کے مطابق آبپاشی کے خالص منافع کو امپیریل و پراونشل گورنمنٹیں آپس میں مساوی تقسیم ی ہیں لیکن اگر پراونشل نصف حصہ کسی خالص سال میں ۴۱ لاکھ سے کم ہو تو امپیریل گورنمنٹ ونشل گورنمنٹ کا خسارہ پورا کرنا پڑتا ہے -

" گذشتہ ۱۰ سالوں کے دوران میں امپیریل گورنمنٹ کو صرف دو مواقع پر ۴۱ لاکھ سے کم ل گورنمنٹ کا خسارہ پورا کرنا پڑا ہے جس میں سے ایک سال سنہ ۱۰-۱۹۰۹ ع کا ہے جس میں ں حد سے زیادہ ہوئی تھیں اور جب کہ خسارہ دو لاکھ کے قریب تھا اور دوسرا سال سنہ ۱۶-۱۹۱۵ ع جس میں بارش نہایت ہی قلیل ہوئی تھی اور جس میں خسارہ ۱۳ لاکھ کے قریب تھا -

" پراونشل معاہدہ کی ترمیم کا سوال امپیریل گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور یہہ توقع ہے کہ معاہدہ رائط کی ایسی ترمیم کی جائیگی کہ جس سے پراونشل گورنمنٹ کو خالص منافع کا بیش از بیش پہنچ سکے -

" پنجاب کی سرکاری انہار پر (صرف انہار کلاں پر) سنہ ۲۰-۱۹۱۹ ع کے اختتام تک پراونشل نٹ کی طرف سے کل اصل خرچ ۲۲۵۰ لاکھ کے قریب ہوگا - سال کے دوران میں نہری آبپاشی سے شدہ فصلات کی مالیت کا تخمینہ ۲۴ روپیہ فی پختہ شدہ ایکڑ کے حساب سے ۶۶۰۰ لاکھ کے قریب یا ں کل اصل خرچ سے تقریباً ۳ گنا لگایا گیا ہے -

* ۱۰۰ سال کا عرصہ گزر چکا ہے جب برٹش گورنمنٹ نے نہر جمن غربی کے نام سے آبپاشی کی غرض سے شہنشاہ فیروز شاہ و شہنشاہ اکبر کے زمانہ کے قدیم نظام نہری کو دہلی تک بحال و جاری کر کے پنجاب میں زمانہ حال کی نہری آبپاشی کی ابتدا کی تھی۔

* مالکان اراضی و زراعت پیشہ اشخاص نے اولاً نہری آبپاشی کے فوائد کو محسوس کرنے میں سستی ظاہر کی اور اس سے ۵۰ سال پیشتر پنجاب میں انہار سے آبپاشی شدہ مجموعی رقبہ صرف ۱۲۵۱۰۰۰-ایکڑ کے قریب تھا جس میں ایستادہ فصلات کی مالیت ۵۲۲ - لاکھ روپیہ تھی۔

* ۵۰ سال پہلے کے اعداد کے مقابلہ میں نہری آبپاشی شدہ رقبہ اب ۹ گنا ہے اور اوس پر ایستادہ فصلات قریباً ۱۲ گنا ہیں۔

* نہری پانی کی فروخت سے گورنمنٹ کو مجموعی واصلات (جس سے مراد صرف بلا واسطہ واصلات ہیں) سالہ ۲۰-۱۹۱۹ء میں نہری آبپاشی سے کاشت شدہ فصلات کی تخمینہ شدہ مالیت کی صرف ۵ فیصدی کے قریب ہے۔

* اوس نقشہ میں جو میں نے بتاریخ ۷ مارچ گذشتہ کونسل ہذا کے اجلاس میں پیش کیا میں نے صوبہ ہذا میں جدید انہار کی تعمیر کی مختلف اہم تجاویز یا تجاویز آبپاشی کا ذکر کیا تھا ان تجاویز کے متعلق ترقی کی موجودہ حالت حسب ذیل ہے:—

* تھل کینال پروجکٹ—اس پروجکٹ کے نقشے و خرچ کے تخمینہ جات اور رپورٹ پنجاب گورنمنٹ نے گذشتہ ستمبر میں منظور کی تھی اور وہ اون کے بعد زیر طبع رہی ہیں اور مطبوعہ کاغذات عنقریب گورنمنٹ ہند کو بھیجے جانے والے ہیں۔

* یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ پروجکٹ مذکور کا خرچ قریباً ۹۲۹ لاکھ تک ہوگا اور مالی معاوضہ اصل خرچ کی قریباً ۱۰ فیصدی ہوگا۔ زیر پروجکٹ ہذا سالانہ آبپاشی شدہ رقبہ قریباً ۲۰-لاکھ ایکڑ ہوگا۔

* ستلج ویلی کینال پروجکٹ—اس دریائے ستلج کے اوس مقام سے نیچے جہاں پر دریائے بیاس سے ملتا ہے تین ویر (بند) اور نہری ہیڈ ورکوں کی تعمیر اور ایک چوتھے بند (ویر) کے دریائے چناب پر اوس مقام سے نیچے جہاں پر ستلج سے ملتا ہے تعمیر کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ پانچ مدامی اور چھ غیر مدامی انہار جن کی مجموعی حیثیت فی سیکنڈ ۳۵۰۰۰ مکعب فٹ ہوگی مذکورہ دریاؤں پر ان بندوں (wear) سے نکلینگی۔

تجویز مذکور میں اوس رقبہ کے علاوہ جو علاقہ متعلقہ میں قبل ازیں سالانہ آبپاشی ہوتا ہے ۲۵۰۰۰۰۰-ایکڑ سالانہ آبپاشی کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

* اس تجویز سے سرکاری بنجر اراضی قریباً دس لاکھ نو آبادی کی اغراض کے لئے قابل استفادہ ہوجائیگی۔ پروجکٹ کے خرچ کا تخمینہ ۱۲۰۰ لاکھ اور اوس سے سالانہ معاوضہ کا تخمینہ ۱۰ فیصدی لگایا گیا ہے۔

بہاولپور اور بیکانیر کی ریاستوں کو اس تجویز سے زیادہ تر تعلق ہے جس کے متعلق سال زیر ریویو کے دوران میں ریاستہائے مذکور کے نمائندوں کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔

* ستلج ڈیم پروجکٹ— اس پروجکٹ میں سلسلہ کوہستان ہمالیہ میں دریائے ستلج کے پار بمقام بھکرہ قریباً ۳۹۵ فٹ بلند ایک ریزرو وائر ڈام بنانے کی تجویز کی گئی ہے۔ ریزرو وائر مذکور کی طاقت ۱۲۰۰۰۰۰ مکعب فٹ یا ۲۷۴۳۰۰۰-ایکڑ فٹ ہوگی۔ نیز پروجکٹ مذکور میں پہلور کے نزدیک دریائے ستلج پر ایک ویر (بند) اور نہر کے ہیڈ ورکس تعمیر کرنے کا انتظام کیا گیا ہے اس مقام سے ایک نہری نظام جاری کیا جاویگا اور اوس سے اوس حصہ ملک کو سیراب کیا جائیگا جو قبل ازیں نہر سرہند اور نہر جمن غربی کے ایک حصہ سے سیراب ہوتا ہے۔ اس حصہ ملک میں اس وقت سالانہ آبپاشی شدہ رقبہ کل رقبہ کی صرف قریباً ۳۰ فیصدی ہے۔

"پروجکٹ مذکور کے خرچ کا تخمینہ ۱۳۵۰ لاکھہ اور معاوضہ کا تخمینہ اصل خرچ کے مقابلہ میں ۷ فیصدی لگایا گیا ہے۔ اس کے حجم و عظمت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسوان ڈام میں جو مصر میں دریائے نیل پر بنایا ہوا ہے صرف ۳۶۰۰۰۰ مکعب فٹ پانی جمع ہوتا ہے۔

"ہویلی پروجکٹ — اس پروجکٹ میں دریائے چناب پر عین اوس مقام سے اوپر جہاں یہہ دریائے جہلم کے ساتھہ ملتا ہے ایک بند (ویئر) اور نہر کے ہیڈ ورکس بنانے کی تجویز کی گئی ہے۔ موجودہ انہار طغیانی کی آبپاشی کو یقینی بنانے کے لئے اور رقبہ زیر آبپاشی کو وسیع کرنے کی غرض سے ایک نہری سلسلہ جاری کیا جائیگا۔ توقع ہے کہ اس تجویز کے بروئے کار آنے سے ۲۰۰ لاکھہ روپیہ کے اصل خرچ پر ۷ فیصدی معاوضہ ملیگا۔

"ولر بیراج پروجکٹ — اس پروجکٹ میں دریائے جہلم پر بمقام سوپور اوس مقام سے ذرا نیچے جہاں یہہ کشمیر میں جھیل ولر سے نکلتا ہے ایک بیراج بنانے کی تجویز کی گئی ہے۔ مدعا یہہ ہے کہ جھیل مذکور میں موسم گرما کے دوران میں اس غرض سے پانی جمع رکھا جائے تا کہ اوسکو موسم سرما میں پنجاب کی ان انہار میں استعمال کیا جا سکے جو جہلم اور چناب سے نکلتی ہیں۔

"اس پروجکٹ کی تکمیل کے متعلق تجاویز جو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ع میں دربار کشمیر کو ارسال کی گئی تھیں دربار مذکور ابھی غور کر رہا ہے۔

آنریبل لفٹننٹ کرنل ڈیوڈسن —

"یور آنر میں طب و حفظان صحت کے متعلقہ مدات بجٹ کو پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ واقعات زیر مدات قسم الف — طب اور قسم ب — حفظان صحت کے متعلق کسی اظہار رائے کی ضرورت نہیں کیونکہ قلیل بیشیوں کی وجوہات آنریبل مسٹر کیسن نے بیان کردی ہیں۔

"۲ — خرچ کی مد ۲۴-الف طب کے متعلق یہہ واضح رہے کہ تفصیلی مد "کیمیکل اگزامینر" کے سوا کے ہر ایک تفصیلی مدات کی ذیل میں بحیثیت مجموعی ۳۹۱۰۰۰ روپیہ کی بیشی ہوئی ہے۔ "عملہ طبی" و "اسپتال ہائے و شفاخانہ جات" و "میڈیکل سکول و کالج اور پاگل خانہ" ہی ایسی مدات ہیں جنکے متعلق کسی اظہار خیال کی ضرورت ہے۔ ان میں سے اول الذکر مد کی ذیل میں سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع کے اعداد کے مقابلہ میں ۱½ لاکھہ کی بیشی ہوئی ہے جسکی وجہ جزواً یہہ ہے کہ فوجی کام سے واپس آمدہ عہدہ داروں کی تنخواہ کے لئے روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے لیکن اسکی وجہ زیادہ تر ۱۳۵۰۰۰ روپیہ کی وہ رقم ہے جو پراونشل میڈیکل سروس کی تنخواہ کی اوس نظر ثانی کے لئے مہیا کی گئی ہے جو اس وقت زیر غور ہے۔

"۳ — زیر مد "اسپتال ہائے و شفاخانہ جات" ۱۵۷۰۰۰ روپیہ کی بیشی ہوئی ہے۔ اسکی وجہ جزواً وہ قلیل بیشیاں ہیں جو مختلف مدات خورد کی ذیل میں ہوئی ہیں اور جنکے متعلق کسی خاص نکتہ چینی کی ضرورت نہیں لیکن بیشی مذکور کی وجہ زیادہ تر ½ لاکھہ کی وہ رقم ہے جو موجودہ اسپتالوں و شفاخانوں کی اصلاح و ساز و سامان کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں و میونسپلٹیوں کو امدادی عطیات دینے کے لئے مہیا کی گئی ہے۔ اور دوسرے ½ لاکھہ کی وہ رقم ہے جو جدید سفری شفاخانوں کے افتتاح کے لئے دی گئی ہے۔ جیسا کہ آنریبل ممبر صاحبان کو معلوم ہے لوکل گورنمنٹ نے مقامی جماعتوں اور انجمنوں کو جدید شفاخانہ کے کھولنے میں امداد دینے کے لئے گذشتہ مالی سال میں ایک لاکھہ اور امسال ۱½ لاکھہ روپیہ منظور کیا اور اسی قسم کی رقم آئندہ سال کے لئے دی جارہی ہے۔ یہہ امداد ڈسٹرکٹ بورڈوں و میونسپلٹیوں کے حق میں بڑی معین و تقویت بخش ثابت ہوئی ہے۔ ۱۸ جدید شفاخانے کھولے گئے ہیں اور بہت سے اور شفاخانے عنقریب وجود میں آجائینگے۔ لیکن ان جدید شفاخانوں کے کھلنے سے طبی امداد کے متعلق مقامی جماعتوں کا خرچ قدرتاً بڑہ گیا ہے جسکا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ بعض اضلاع بالخصوص اون اضلاع میں جنکی حالت بہت خراب ہے موجودہ اسٹیبلشمنٹوں کی ضروریات پورے طور پر پوری نہیں ہوئیں۔ ان اسٹیبلشمنٹوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے گورنمنٹ مقامی جماعتوں کو امدادی عطیات دینے کی غرض سے ½ لاکھہ کی رقم مہیا کر رہی ہے۔

"۴ - سفری شفاخانوں کے قیام کے متعلق یہہ افسوس ناک امر ہے کہ سب اسسٹنٹ سرجنوں کی بھاری قلت کی وجہ سے امسال کوئی کارروائی کرنی ناممکن ایسا معلوم ہوئی - اب حالات بہت اُمید افزا معلوم ہوتے ہیں اور زیادہ توقع ہے کہ پوری تعداد (تخمیناً پچاس) سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع کے دوران میں قائم ہوجائیگی -

۵ - جدید شفاخانے کھولنے کے لئے مقامی جماعتوں کو امداد دینے اور سفری شفاخانوں کے قیام کا کام اپنے ذمہ لینے کے علاوہ گورنمنٹ نے رقبہ جات نوآبادی میں ان صورتوں میں جن میں مقامی خزانہ خرچ کو پورا کرنے کے قابل نہ ہو جدید شفاخانے مہیا کرنے کا ابتدائی خرچ ادا کرنے کی ذمہ واری بھی اختیار کرلی ہے اور سرگودہا میں اسکا آغاز بھی کردیا گیا ہے -

"۶ - دوسری مد " میڈیکل سکول و کالج " کی ہے اس کے متعلق اظہار رائے کی چنداں ضرورت نہیں - مستقل عمارتوں کے تعمیر ہونے تک عارضی رہائش کا انتظام مکمل نہ ہونے کی وجہ سے میڈیکل سکول کو امرتسر میں منتقل کرنے کی تجویز کو ملتوی کرنا پڑا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ رقم مذکور کو امسال پھر بجٹ میں درج کرنا ضروری معلوم ہوا - ایسا ہی زنانہ طبی سکول پنجاب واقع لدھیانہ کی توسیع کی غرض سے معمول امداد کی رقم کو مکرر درج کرنا پڑا - لیکن کمرہ زچگان کی تعمیر کی رقم کو گھٹا کر ۳۰۰۰۰ روپیہ کردیا گیا ہے کیونکہ یہہ مشتبہ امر ہے کہ آیا اس تجویز کی تکمیل کا کام اتنا ترقی کر جائیگا جس سے امسال کل رقم منظورہ بجٹ صرف ہوجائے - لیڈی ڈاکٹروں کی تنخواہ کی بابت سکول کے عطیہ میں بھی ۹۶۰۰ روپیہ کا اضافہ کردیا گیا ہے -

" ۷ - زیر مد " پاگل خانہ " بیشی کی وجہ خدمتگاروں کی تنخواہ کا نظر ثانی اور مریضوں کی خوراک و لباس کے خرچ کا اضافہ ہے -

" ۸ - خرچ زیر مد ۳۴ - ب - حفظان صحت کے متعلق گذارش ہے کہ صوبہ میں امسال خوش قسمتی سے وباء طاعون پھر ہلکی نمودار ہوئی ہے اور ملیریا اوس حد سے زیادہ نہیں بڑھا جس حد تک کہ وہ معمولاً ملیریا کے موسم میں نمودار ہوا کرتا ہے - انفلوانزا چند ایک اضلاع میں کسی حد تک نمودار ہوا لیکن تحصیل کیمبل پور کے دو مواضعات میں تازی کے ساتھہ نمودار ہونے کے سوا اس نے خوفناک صورت اختیار نہیں کی -

" گوجرانوالہ - روہتک اور جالندھر کے لئے تین ڈپٹی ڈیلتھہ افسر ملازم رکھنے کے واسطے ۲۵۰۰۰ روپیہ مہیا کیا گیا ہے اور سرسی و پیکسانن ڈپو کی اصلاح کے لئے ۷۵۰۰۰ روپیہ واسکیم ترائی شملہ کے لئے دو لاکھہ کا عطیہ اور ڈرینیج بورڈ کے تصرف کیلئے ایک لاکھہ روپیہ مہیا کیا گیا ہے " -

آنریبل مسٹر رائیٹ -

" پہلے اور - میں مد آمدنی اور دوم - تعلیم اور مد خرچ ۲۲ - تعلیم کا ذمہ وار ہوں - محکمہ تعلیم مالی واصلات کی صورت میں کوئی قابل ذکر آمدنی نہیں دکھا سکتا اگرچہ میں مسٹر رچی کے اوس خیال کی پورے طور پر تائید کرتا ہوں جو اونہوں نے گذشتہ سال کونسل ہذا میں اسپارہ میں ظاہر کیا تہا کہ تعلیم کے خرچ سے زیادہ کوئی خرچ منافع بخش نہیں ہے - ہماری واصلات تقریباً تمامتر فیسوں تک محدود ہیں - واصلات میں درحقیقت کمی ہوئی ہے جسکی وجہ یہہ ہے کہ لدھیانہ و ملتان میں دو انٹر میڈیئیٹ کالجوں کے واسطے جو منظوری نہ ملنے کی وجہ سے امسال کھولے نہیں جاسکے سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع کے منظور شدہ تخمینہ میں ۱۰۰۰۰ روپیہ درج کیا گیا ہے - لیکن آنریبل ممبر یہہ سنکر خوش ہونگے کہ یہہ کالج اب مئی آئندہ سے کھل جائینگے - سال رواں کے منظور شدہ بجٹ اور تخمینہ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع کے باہمی تفاوت کی وجہ (جیسا کہ یادداشت میں بیان کیا گیا ہے) یہہ ہے کہ سکول آف انجینئرنگ واقع رسول کو محکمہ تعمیرات سرکاری کی نگرانی میں بدل دیا گیا ہے اور کہ ایچیسن کالج کے (عملہ اعلے کے لئے ۳۴۰۰۰ روپیہ کے) سالانہ عطیہ کو حذف کر دیا گیا ہے - کالج مذکور گورنمنٹ ہند کے ماتحت ہے -

" اب میں خرچ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں - آنریبل ممبر صاحبان کو یادداشت کے صفحہ ۴۷ کے ملاحظہ سے معلوم ہو جائیگا کہ میرا بجٹ امسال بقدر ۱۸۷۰۰۰ روپیہ کے کم ہو گیا ہے ملتان و لدھیانہ میں

ہو مجوزہ انگر مرکنی اسکول کالجوں کے لئے مہیا کردہ رقم کے جزوی عدم استعمال اور ان کالجوں کے لئے مفید زمین حاصل کرنے کے لئے ۳۸۷۰۰ روپیہ کی رقم کو صیغہ تعمیرات سرکاری کے پاس منتقل کر دینے سے اور اسکے بالمقابل زیر مد ہائے تنخواہ و عملہ و مواجب گرانئی غلہ و مواجب جنگ بیش از پیش خرچ ہونے سے زیر مد " گورنمنٹ کالج ہائے - عام " ۵۶۰۰۰ روپے کی ظاہرہ بچت ہوئی ہے - زیر مد " گورنمنٹ مدارس خاص " اعداد میں تبدیلی ہونے کی وجہ زرعی تعلیم کا متوقع خرچ ہے جس کے بالمقابل ترکہانہ سکول واقع جالندھر کے کیلئے ۷۵۰۰۰ روپیہ کی مہیا کردہ رقم اور مدرسین کی تنخواہ کی اصلاح و اونکی ٹریننگ کے لئے ۲۵۷۰۰۰ روپیہ کی مہیا کردہ رقم میں سے ۱۱۴۰۰۰ روپیہ استعمال نہیں ہوا - مدرسین کی تنخواہ کی اصلاح و اونکی ٹریننگ کے عطیہ کے فراہم شدہ روپیہ کے مقابلہ میں اصل صرف ۱۶۳۰۰۰ روپیہ صرف کرنا ممکن ہوسکا -

" گورنمنٹ ہند نے زرعی تعلیم کے لئے اصل ۲۶۲۵۰۰ روپیہ کا عطیہ منظور کیا ہے اور اس عطیہ کا جزو غالب اصل الاباً استعمال ہو جائیگا -

" زیر مد " امدادی عطیات " ۳۲۵۴۰۰۰ روپیہ کی رقم کے کم ہو کر ۳۱۷۲۰۰۰ روپیہ رہ جانے کی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ سکولوں کے منیجران اون عمارتی عطیہ جات کا مطالبہ نہیں کر سکے جو اون کے لئے منظور رکھے گئے تھے اور نیز اسکی وجہ یہہ ہے کہ سال مذکور کی بابت ۵۰۰۰۰ روپیہ کے اوس اسپیشل عطیہ کو استعمال نہیں کیا گیا جو گورنمنٹ ٹریننگ کلاس واقع سنا ور کیلئے جدید عمارات تعمیر کرنے کیلئے دیا گیا زیر مد گورنمنٹ کالج ہائے پیشہ - (۹۲۰۰۰ روپیہ سے ۱۲۰۰۰۰ روپیہ تک) بڑھتی ہونے کی وجہ بمقام لائل پور ایک ٹریننگ کالج کا افتتاح اور سنٹرل ٹریننگ کالج کے عملہ میں افزادی کا ہونا ہے - دیگر مدات خورد کی ذیل میں کوئی امر قابل ذکر نہیں ہے -

" اب آیندہ آئندہ سال کے تخمینہ کو - جیسا کہ مرحمہ مسودہ مالی روئداد کو پیش کرنے والے آنریبل ممبر نے بیان کیا تھا آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ سال رواں کی منظور شدہ رقم کے مقابلہ میں ۱۳۷۳۰۰۰ روپیہ کی بیشی ہوئی ہے اور یہہ ضروری ہے کہ میں کونسل کو اس عظیم الشان بیشی کی وجہ بتادوں - میں ہر ایک مد کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرونگا :—

" یونیورسٹی :- " ہم نے یونیورسٹی کے اوس مجوزہ سکول کے لئے جو عنقریب قائم ہونے والا ہے ۱۵۰۰۰ روپیہ کا بڑ گشتہ عطیہ اور یونیورسٹی کے ایک پروفیسر فزیالوجی کے واسطے ۹۲۵۰ روپیہ مہیا کیا ہے -

" معائنہ :- اس مد میں (۳۵۷ روپیہ سے ۳۹۵ روپیہ تک) بڑھتی ہونے کی وجہ زیادہ تر پبلک سروسس کمشن کے مجوزہ طریقوں کے مطابق عملہ معائنہ کی مجوزہ ترمیم ہے -

" گورنمنٹ کالج- عام :- ہم نے سائنس کی لیبوریٹوریوں کے لئے کیمیکلوں کے زائد خرچ کے لینے کے واسطے روپیہ کا انتظام کر دیا ہے -

" گورنمنٹ کالج ہائے- پروفیشنل :-' بڑھتی کی وجہ ولکھور میں ایک ٹریننگ کالج کا افتتاح اور سنٹرل ٹریننگ کالج کے عملہ کی ترمیم ہے -

" گورنمنٹ مدارس- عام - بیشی کی وجہ ۱۰۰۰۰۰ روپیہ کی وہ رقم ہے جو لوکل بورڈ ہائی سکولوں کو مد پراونشل میں شامل کرنے کے لئے دیگئی اور وکٹوریا گرل سکول لاہور و لارنس سکول گھوڑا گلی کے عملوں کی ترمیم ہے جسکا ازالہ ایچیسن کالج لاہور کے لئے مہیا کردہ رقم کو حذف کر دینے سے اور ۱۵۰۰۰ روپیہ کی اوس بالمقطع رقم کو مد خورد و متفرق میں منتقل کر دینے سے ہو گیا جو جنگ میں کام آنے ہونے سپاہیوں کے یتیم بچوں کی تعلیم کے لئے اور سکول میں پڑھنے والے بچوں کو کوکین کھلانے کے واسطے دی گئی -

" ' گورنمنٹ مدارس- خاص ' - (۷۹۲ روپیہ سے ۱۱۳۴ روپیہ تک) بیشی کی وجہ یہہ ہے کہ میانوالی میں دو جدید مردانہ نارمل سکول کھولے گئے (جس سے کل تعداد ۱۲ ہو گئی) اور گوجرانوالہ میں

ایک زنانہ نارمل سکول کھولا گیا (جس سے کل تعداد ۶ ہو گئی) اور جالندھر و ملتان و سرگودھا اور کرنال میں مردانہ نارمل سکولوں کے متعلق ایس - وی جماعتیں کھولی گئیں اور لاہور و سیالکوٹ و راولپنڈی و امرتسر اور ملتان کے زنانہ نارمل سکولوں کے عملوں کی ترمیم کی گئی اور مکینیکل انجینیروں کی ٹریننگ کے لئے مقام مغل پورہ ایک انسٹیٹیوٹ کے واسطے سفید زمین خریدنے کے واسطے ۲۰۰۰۰۰ روپیہ کی رقم مہیا کیگئی جسکے خرچ کے واسطے گورنمنٹ ہند نے ۱۵۰۰۰۰ روپیہ کا غیر باز گشت اور ۳۰۰۰۰ روپیہ کا باز گشت عطیہ دیا ہے اور ایک مردانہ جدید نارمل سکول کے واسطے جو سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع میں کھولا جائیگا ۱۵۰۰۰۰ روپیہ کی رقم مہیا کیگئی اور (جیسا کہ آنریبل مسٹر مینارڈ نے آج کو اجلاس ھذا میں اپنی تقریر میں بیان کیا ہے) ۴۹۹۰۰۰ روپیہ کے امپیریل عطیہ میں سے زرعی تعلیم کے واسطے ۳۸۵۰۰۰ روپیہ دیا گیا - مدرسین کی تنخواہ کی اصلاح اور اولی ٹریننگ کے عطیہ میں سے ۲۰۳۹۷۶ روپیہ کا غیر صرف شدہ بقایا درج کیا گیا ہے - اور اس روپیہ کو آئندہ سال اوس اصل خرچ کو پورا کرنے کیلئے جو ٹریننگ انسٹیٹیوشنوں کی عمارات میں اصلاح کرنے کے متعلق برداشت کرنا پڑیگا - پورے طور پر استعمال کیا جائیگا - آنریبل ممبر یہ سنکر خوش ہونگے کہ (۱۷۵۰۰۰ روپیہ) کا یہ امپیریل عطیہ سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع کے باز گشت خرچ میں جذب ہو جائیگا -

" گورنمنٹ انجینیرنگ سکول واقع رسول کے لئے کوئی رقم مہیا نہیں کیگئی جسکو یکم اپریل آئندہ سے محکمہ تعمیرات سرکاری کی نگرانی میں منتقل کر دیا جائیگا -

" امدادی عطیات " اس مد میں ہم نے (۳۲۵۴ سے ۴۰۲۰ روپیہ تک) ۷۶۶۰۰۰ روپیہ کی بیشی کا بجٹ میں انتظام کیا ہے جسکا بڑا حصہ یعنی ۳۰۰۰۰۰ روپیہ سکول کی عمارتوں کی تعمیر کیلئے مقامی جماعتوں کو عطیات دینے کے متعلق ہے اور زنانہ تعلیم کی اشاعت کے واسطے ایک لاکھ کی اور رقم (۵۰۰۰۰ روپیہ باز گشت اور ۵۰۰۰۰ روپیہ غیر باز گشت) مہیا کی گئی ہے - اور بجٹ کے پاس ہونے کی امید اس آخر الذکر رقم کے استفادہ کی تجاویز قبل ازیں تیار کیجا رہی ہیں - اور ہم نے اوس زائد خرچ کے سرکاری حصہ کو پورا کرنے کے لئے جو ۱۷۲۰۰۰ روپیہ مہیا کیا ہے جو پانچ سالہ پروگرام کے متعلق دیہی رقبہ جات میں ورنیکلر تعلیم کی اشاعت کے لئے مقامی جماعتوں کو برداشت کرنا پڑیگا - نیز ہم نے امدادی انسٹیٹیوشنوں کے عطیہ جات اور سرمایہ جات دہ زائد بیشی کے خاص عطیات کے زاید خرچ کو پورا کرنے کے لئے ۲۳۰۰۰ روپیہ کی رقم مہیا کی ہے - اس بارہ میں خرچ ہر سال بسرعت بڑھ رہا ہے - اور چونکہ اس کی وجہ امدادی سکولوں کی تعداد کی بیشی اتنی زیادہ نہیں ہے جتنی کہ ان کے عملوں کی تنخواہ و قابلیتوں کی اصلاح ہے اس واسطے یہ اضافہ بیشی قابل مبارکباد ہے کیونکہ اس سے ہمارے تمامی مدارس کی روز افزوں استعداد کا ثبوت ملتا ہے - زیر مد " عطیات برائے تعلیم یوروپین اشخاص " ۵۰۰۰ روپیہ کی بیشی از پیش رقم اوس اصل خرچ پر مبنی ہے جو سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع میں برداشت کیا گیا -

" زیر مد " وظائف " کوئی امر قابل تنقید نہیں ہے - " متفرق " - بیشی کی وجہ ۱۱۰۰۰ روپیہ کی وہ رقم ہے جو بڑے بڑے مواضعات اور چھوٹے چھوٹے قصبات میں چھوٹی چھوٹی [illegible] کے قیام کے لئے مہیا کی گئی - اور نیز اوس کی وجہ یہ ہے کہ جنگ کے کام آئے ہوئے سپاہیوں کے یتیم بچوں کی تعلیم اور مدارس میں تعلیم پانے والے بچوں کے [illegible] کے خرچ کے متعلق ۱۵۰۰۰ روپیہ کی رقم کو مد " سرکاری مدارس - عام " سے زیر مد ھذا تبدیل کر دیا گیا -

" مذکورۃ الصدر کے علاوہ ۱۱۷۰۰۰ روپیہ کی خاص رقم [illegible] تعلیم صوبہ کے [illegible] داروں کی تنخواہ کی نظر ثانی کے لئے دی گئی -

" ان چند الفاظ کے ساتھ میں اون مدات کو پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جن کا میں ذمہ دار ہوں -"

آنریبل مسٹر ٹاؤنزنڈ —

" جناب عالی میں آج بعض چھوٹی چھوٹی مدات مثلاً معائنہ دخانی بائیلر ہائے وغیرہ کا (جو عملی طور پر سب کی سب خرچ کی مدات ہیں) ذمہ دار ہوں - میرے ذمہ سب سے زیادہ اہم مد مصارفات

کی ہے - جیسا کہ بجٹ سے ظاہر ہوتا ہے ہم اس مد کے لئے موجودہ سال کی نسبت آئندہ سال بہت زیادہ روپیہ طلب کر رہے ہیں - بلکہ عالی پورے وقت کا محکمہ ابھی تک ابتدائی حالت سے نہیں گزرا اور میں سردست ان اغراض کے متعلق صرف عام امور بیان کرسکتا ہوں جن پر زائد رقم مذکور صرف کی جائیگی رقم مذکور جو بجز ڈائرکٹر مصنوعات اور اونکے عملہ کی تنخواہ کے قطع نظر زیادہ تر حسب ذیل کاموں پر صرف کی جائیگی-

(۱) ٹیکنیکل انسٹیچیوشنوں کے قیام اور اصلاح پر صنعت و حرفت کے کام میں کوئی نمایاں ترقی ہونے سے پہلے قدرتاً یہہ ضروری ہے کہ لوگوں کو ٹیکنیکل تعلیم دی جائے-

(۲) اون مصنوعات کو مکمل کرنے کے لئے ماہرین فن اصحاب کو ملازم رکھنے کے کام پر جو موجود تو ہیں لیکن اون کے اوس مقابلہ کے ہوتے ہوئے نشو و نما پانے کی اُمید نہیں جو انکو نہ صرف یورپ و امریکہ اور جاپان کی بلکہ ہندوستان کے دیگر صوبوں کی اشیاء کے ساتھ بھی کرنا پڑتا ہے اور جس کا ہمیں یقیناً سامنا کرنا پڑیگا-میں اس امر پر زور دینا چاہتا ہوں کہ کسی چیز کو بنا لینا ہی کافی نہیں ہے-بلکہ ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ اوس شے کی فروخت کے بہترین موقع اور اسکو مشتہر کرنے کے مناسب و موزوں طریقے معلوم کئے جائیں وغیرہ وغیرہ-

(۳) اون دستکاریوں کا کام شروع کرنا جن کے لئے پنجاب خاص طور پر موزوں ہے-

"میں یہہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے اُمید ہے کہ پنجاب کے لوگ یہہ توقع نہیں کرینگے کہ ایک پورے وقت کے ڈائرکٹر مصنوعات صوبہ اور اونکا ضروری عملہ مقرر کرنے سے پنجاب فی الفور زرعی صوبہ سے صنعتی صوبہ میں مبدل ہو جائیگا-زراعت ہماری سب سے زیادہ اہم دستکاری ہے اور ہمیشہ رہنا چاہئے-لیکن حدود کے اندر ہماری دستکاریاں یقیناً ترقی پاسکتی ہیں اور گورنمنٹ اسبارہ میں جملہ ممکن امداد دیگی-لیکن کسی حیرت انگیز ترقی کے فی الفور ہونے کی اُمید رکھنا غلطی ہوگی-

اسکے بعد کونسل لنچ کے لئے برخاست ہوئی-

[باقی مضمون آئندہ]

۲۱ سی ایس—۳۸۰—۱۰-۴-۱۹۲۰ع—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۵] لاہور — ۹-اپریل (مجریہ ۱۶-اپریل) سنہ ۱۹۱۹ع-یوم جمعہ [جلد ۴۸

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئین و قوانین منعقد ہوئی-

(بہ سلسلہ اشاعت مورخہ ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۱۹ ع)-

(گذشتہ سے پیوستہ)-

کونسل نے لنچ کے بعد ۳ بجے بعد دوپہر مکرر اجلاس کیا

مسودہ بمراد ترمیم ایکٹ آبادی اراضیات سرکار (پنجاب) سنہ ۱۹۲۰ ع--

آنریبل مسٹر جوزف—

* یو لو آئی— جس مسودہ کو میں اب پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مسودہ ہے جو ابھی تک بغرض رائے مشتہر یا متداول نہیں ہوا - ساتھ ہی اس کے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کو کوئی شخص کسی

۷۵ پی جی جی-

طرح بصیغہ راز رکھنا چاہے نہ ہی اس میں کوئی ایسی بات ہے جو ذرا بھی انقلاب انگیز ہو۔ موجودہ ایکٹ آبادی اراضیات سرکار (پنجاب) میں جو عام طور پر ایکٹ نو آبادی کے مختصر نام سے مشہور ہے یہہ حکم درج ہے کہ ابھی مزارعہ کی وفات پر وراثت کے معاملہ میں عام طور پر وراثت کے اوس معمولی طریق پر عمل کرنا چاہئے جس کے ان مزارعان میں سے کوئی مزارعہ اپنے اپنے اضلاع میں عادی ہو۔ یہہ فیصلہ کمیٹی نو آبادی ہالے سنہ ۱۹۱۷ م کی سفارشوں کے مطابق کیا گیا تھا۔ لیکن ایک صورت میں ہم عام قانون وراثت کی تقلید نہیں کرتے یعنی اگر پہلا آباد کار جس کے پاس اراضی ہو مر جائے اراضی اون جملہ اشخاص کو نہیں پہونچتی جو متوفی کی جدی اراضی کا ورثہ حاصل کرے۔ کمیٹی نو آبادی ہائے مذکور کا خیال تھا کسی آبادی کے ابتدائی رواج میں یہہ مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ اراضی کو کثرت سے اور سرعت کے ساتھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں منقسم کردیا جائے۔ پس یہہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اول مزارعہ کے بعد عام طور پر صرف ایک شخص کو وراثت ملنی چاہئے۔ اگر آپ ایکٹ مذکور کی دفعہ کو ملاحظہ کرینگے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ اس میں سب سے پہلے یہہ حکم درج ہے کہ آبادکاروں کی نرینہ اولاد صلبی کو وراثت ملنی چاہئے۔ یعنی عام طور پر یوں کہئے کہ جب مزارعہ اول مر جائے تو اوس کے لڑکے و پوتے وارث ہونگے اگر یہہ نہ ہو سکے اور کوئی لڑکا یا پوتا موجود نہ ہو تو اوس کی بیوہ وارث ہوگی جو تا حین حیات یا تا ازدواج ثانی وارث ہوگی۔ اگر وہ پہلے ہی مکرر شادی شدہ ہو یا فوت ہوچکی ہو تو اوس شخص کی نا کتخدا لڑکی وارث ہوگی یا اگر اوس کی نا کتخدا لڑکی نہ ہو تو اوس کو پھر اختیار ہے کہ وہ اپنی والدہ یا شادی شدہ لڑکیوں یا نواسے یا اپنی ہمشیرہ یا ہمشیرہ زادہ یا اپنے خاندان کے کسی نرینہ یکجدی شخص میں سے کسی ایک یا زیادہ اشخاص کو وارث نامزد کرے۔ اور اگر ان اشخاص میں سے وہ کسی کو نامزد کرنے سے قاصر رہے تو پھر کلکٹر اون میں سے کسی کو نامزد کرسکتا ہے۔ لہذا دفعہ ۲۰ و دفعہ ۲۱ میں یہہ حکم درج ہے "کہ پہلی وراثت کے سوائے جس میں وراثت بہت سے آدمیوں کو نہ ملے" اس کے بعد وراثت اوسی عام قاعدہ کے مطابق جاتی ہے جو اوس کی جدی جائداد کی وراثت پر حاوی ہے۔

واضح رہے کہ ہم نے حال میں اراضی اون عورتوں کو دی ہے اون میں اون لوگوں کی بیوگان یا شاید لڑکیاں شامل ہوں جنہوں نے بھرتی کے کام میں نہایت اعلیٰ خدمات انجام دیں لیکن جو خود مر چکے تھے اون کی بیوگان کو گورنمنٹ نے اون لوگوں کی فہرست میں درج کر دیا تھا جن کو خدمات جنگ کے صلہ میں نو آبادی میں اراضی کے چھوٹے چھوٹے عطیات دئے گئے تھے۔ اسی طرح یہہ توقع ہے کہ بہت سے دیگر عطیات اراضی اس قسم کے بھی ہونگے جو اون لوگوں میں عورتوں کو دئے گئے ہیں جن کو اوس ۱۷۸۰۰۰ - ایکڑ اراضی کا فالتو پہونچا جو ہندوستانی فوج کے عہدہ داروں و ملازموں کے لئے محفوظ رکھی گئی ہے۔ اون آدمیوں کا جزو غالب جن کی خدمات کا معاوضہ فوج اعتراف کرنا چاہتا ہے اون لوگوں کا ہے جنہوں نے جنگ کے دوران میں ملک کے لئے جانیں دی ہیں اور اس واسطے وہ یہہ چاہتے ہیں کہ اونکی لڑکیاں یا اونکی بیویاں وارث ہوں۔ جو کچھ میں نے پہلی وراثت کے قواعد کے متعلق بیان کیا ہے اگر آنریبل ممبروں کو وہ سمجھ میں آ گیا ہے تو اون کو معلوم ہوجائیگا کہ یہہ اون صورتوں پر اطلاق پذیر نہیں ہوسکتا جس میں معطی الیہم بیوہ عورتیں ہیں ایکٹ نو آبادی میں زمین حاصل کرنے کے متعلق عورت کا کہیں خیال تک نہ تھا۔ ایکٹ مذکور میں صرف مردوں کا ہی ذکر ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ابتدائی معطی الیہ کے بعد پہلے نرینہ اولاد صلبی کو اور اوس کے نہ ہونے کی صورت میں بیوہ کو وراثت ملتی تھی۔ کسی بیوہ کی بیوہ نہیں ہوسکتی۔ لہذا یہہ بالکل واضح ہے کہ دفعہ ہذا اون پر اطلاق پذیر نہیں۔ لیکن اون کی لڑکیاں ہو سکتی ہیں اور لڑکیوں کے موجود نہ ہونے کی صورت میں وراثت والدہ یا شادی شدہ لڑکیوں یا لڑکی کے لڑکے یا ہمشیرہ یا ہمشیرہ کے لڑکے یا خاندان کے نرینہ یکجدی رشتہ دار میں سے کسی نہ کسی کو پہونچیگی پس اگر اوس بیوہ کی ماں کو جس کو آپ پہلا عطیہ دیں یا خاندان مذکور کے کسی نرینہ یکجدی رکن کو وراثت دی جائے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اراضی اون اشخاص کے خاندان سے نکل جائیگی جن کی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے اراضی عطا کی ہو۔ اس صورت میں اراضی اوس کی بیوہ کے خاندان میں چلی جائیگی اور کہ اراضی کا اس طرح بیوہ عورت کے خاندان میں منتقل ہو جانا گورنمنٹ کے ارادہ کے بھی بر خلاف ہے

جو اوس آدمی کو صلہ عطا کرنا چاہتی ہے جس نے لڑائی میں اپنی جان دی ہو اور نیز ویسے ہی میرا خیال ہے کہ عام طور پر زراعت پیشہ اقوام اور اون سپاہیوں کے جذبات کے بھی برخلاف ہے جنہوں نے صلہ مذکور پانے کا استحقاق حاصل کیا ہو - لہذا دفعہ مذکور کی ترمیم اس غرض سے ضروری ہے تا کہ وہ اوس صورت میں اطلاق پذیر ہو سکے جس میں پہلی معطی الیہ عورت ہو اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ ابتدائی عورت معطی الیہ کا وارث کون ہونا چاہئے یہہ خیال ہے کہ بہتر ہوگا کہ اوس کو خود اس بات کا اختیار حاصل نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنے متوفی خاوند یا اپنے متوفی باپ کی والدہ یا شادی شدہ لڑکی یا لڑکی کے لڑکے یا ہمشیرہ یا ہمشیرہ زادہ یا اوپلہ یکجدی اشخاص میں سے کسی کو منتخب کرسکے لیکن یہہ کہ گورنمنٹ کو جو اس عورت کو جائداد کا حق تا حین حیات عطا کرتی ہے چاہئے کہ اوسکی وفات پر جائداد مذکور کو اوس کے متوفی خاوند کے قریبی خاندانی یا دیگر رشتہ داروں میں سے کسی شخص کو (جیسی کہ صورت ہو) دیدے اور کہ اوسکی وفات پر خاندان کے اسی دیگر نمائندہ کو جانشین کر دے - اس کے بعد وراثت ٹھیک اوس طریق میں جائیگی جس طرح دیگر صورتوں میں صرف یہی ایک نئی تجویز ہے جو مسودہ ہذا کی رو سے عمل میں لانا مطلوب ہے تا کہ اون صورتوں میں زراعت کا انتظام ہو سکے جس میں ابتدائی معطی الیہ عورت ہو اور جبکہ ایکٹ مذکور کا منشاء یہ مرد نہ ہو - لیکن اس مشکل سوال پر غور کرتے ہوئے کہ ہمیں ابتدائی زنانہ معطی الیہم کے متعلق کیا کار روائی کرنی چاہئے ہمیں اتفاقیہ یہہ عجیب و غریب امر معلوم ہوا کہ دفعہ ۲۱ کا مسودہ جو بعد کی وراثت پر حاوی ہے غلط مرتب ہوا ہوا ہے اور اوس سے مقصود حاصل نہیں ہوتا اور وہ یہہ تھا کہ جب نرینہ اولاد صلبی کے وارث پہلی مرتبہ پر وراثت پالیں تو اوسکے بعد وراثت اون معمولی قواعد کے مطابق جانی چاہئے جو جدی اراضی پر حاوی ہیں لیکن دفعہ مجوزہ حسب ذیل ہے :- "اگر ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کوئی مزارعہ مر جائے جس نے اپنا کہاتہ وراثت میں بالواسطہ یا بلا واسطہ کسی ابتدائی مزارعہ سے حاصل کیا ہو*

• • • •

تو کہاتہ کی وراثت اوس شخص یا اشخاص کو دی جائیگی جو اوس صورت میں وارث ہوتے جب کہاتہ رعیتی ایسی جدی زرعی اراضی ہوتی جسکو پہلے ایسے ابتدائی مزارعہ کے والد نے حاصل کیا ہوتا *

• • • •

اگر کسی آنریبل ممبر کو میرے عندیہ کے متعلق کوئی شک ہو تو وہ براہ مہربانی کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اور پنسل لے لیں اور آؤ ہم فرض کر لیں کہ ایک شخص مسمی زید ہے جسکے کئی ایک لڑکے ہیں جن کے نام فرض کر لو کہ بکر عمر اور خالد ہیں فرض کرو کہ کہاتہ اصل میں صرف بکر کو عطا ہوا بکر کا انتقال ہو گیا اوسکی وفات کے بعد زیر دفعہ ۲۰ پہلی وراثت اوس کے لڑکے کو جاتی ہے جس کا نام فرض کرو حامد ہے - اب فرض کرو کہ حامد کا ایک لڑکا رہ جاتا ہے جس کا نام فرض کرو کہ محمود ہے ملک کے رواج کے مطابق کہاتہ صرف محمود کو ملنا چاہئے اور ایکٹ مذکور کے واضعان اور کمیٹی نو آبادی ہائے کا ارادہ یکسان طور پر یہی تہا - لیکن دفعہ مذکور کی موجودہ عبارت کے مطابق کہاتہ محمود کو نہیں ملیگا - بلکہ اسکا ⅓ حصہ محمود کو ملیگا اور ⅔ حصہ اوسکے دادا کے بہائیوں مسمیان عمر و خالد یا (جیسی کہ صورت ہو) اونکی اولاد کو ملیگا مگر یہہ علانیہ ملک کے جذبہ اور ایکٹ کے منشاء کے برخلاف ہے - ممبر صاحبان یہہ پوچھہ سکتے ہیں کہ اگر صورت معاملہ یہہ ہے تو عملاً کیوں کوئی مشکل پیدا نہیں ہوتی - میں نہیں بتا سکتا اصل واقع یہہ ہے کہ میں نے کبھی اسبارہ میں تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ آیا کوئی وراثت واضعان قانون کے ارادہ کے برخلاف ایکٹ مذکور کے مطابق پہونچتی ہے لیکن میرے خیال میں اس وجہ سے کوئی بہت زیادہ صورتیں پیش نہیں آئیں - ایکٹ ہذا سنہ ۱۹۱۲ع میں نافذ ہوا تہا جس وقت تک میرے خیال میں لائل پور میں کثیر التعداد کہاتہ جات رعیتی حقوق مالکانہ میں مبدل ہو چکے تہے - ایکٹ مذکور اب اطلاق پذیر نہیں ہے واضح رہے کہ جدید نو آبادیوں میں بالخصوص لوئر باری دوآب میں وراثت ثانی کی اغلباً معدودے چند واقعات ظہور میں آئے ہیں وراثت کا عمل صرف ایک ہی دفعہ ہوا ہے اور دوسری وراثت ابتک نہیں ہوئی پس اوس صورت میں جب ابتدائی مزارعہ کوئی عورت ہو وراثت کا قاعدہ بنانے کے علاوہ مسودہ میں مزید کار روائی صرف یہہ کی گئی ہے کہ دفعہ ۲۱ کو مکرر مرتب کیا گیا ہے اور اس امر کو واضح کر دیا گیا ہے کہ

محض ابتدائي مزارعان کا براہ راست سلسلہ ختم ہونے کي صورت مين ہي ابتدائي مزارعہ کے پیکھدي اشخاص يعني ابتدائي مزارعہ کے ديگر لڑکون کي اولاد ہي وراثت پاسکتي ہے جب تک ابتدائي مزارعہ کي براہ راست اولاد مين سے کوئي شخص موجود ہوگا تب تک وہ شخص پیکھدي اشخاص کو بيدخل کرکے جائداد سے فائدہ اٹھا سکيگا اب مين مسودہ کو پيش کرنے کي اجازت چاہتا ہون "۔

تحريک پيش ہو کر منظور کي گئي۔

آنريبل مسٹر جوزف —

" يور آنر — مين اب اوس مسودہ کو باضابطہ پيش کرتا ہون جسکو متداول کيا جا چکا ہے اور جو سب ممبر صاحبان کے سامنے موجود ہے ميرے خيال مين اونکو معلوم ہو جائيگا کہ اس مسودہ مين اوس سے زيادہ کچھہ نہين ہے جس کا مين نے قبل ازين اجمالي ذکر کر ديا ہے۔ مين يہہ تحريک کرتا ہون کہ اس مسودہ پر ۱۳ ماہ حال کونسل کے آئندہ اجلاس مين غور کي جائے "۔

آنريبل رائے بہادر بخشي سوہن لال —

" يور آنر مين تحريک کي تائيد کرتا ہون "۔

تحريک پيش ہو کر منظور کي گئي۔

مسودہ متعلق (اختيار اعتراض) رواج پنجاب

آنريبل مسٹر جوزف —

" جناب عالي مين اب اوس منتخب کميٹي کي رپورٹ پيش کرتا ہون جو مسودہ متعلق (اختيار اعتراض) رواج پنجاب پر غور کرنے کے لئے مقرر کي گئي تھي۔ منتخب کميٹي کي رپورٹ کونسل کے جملہ ممبر صاحبان کو قبل ازين ارسال کر دي گئي ہے اور ميرے خيال مين جو کچھہ رپورٹ مين مذکور ہے اوس پر کچھہ مستزاد کرنے کي چندان ضرورت نہين ليکن اگر کچھہ ضرورت ہے تو مين اس امر پر زور دينا چاہتا ہون کہ ہم نے منتخب کميٹي مين ان جملہ امور کو رفع کر ديا ہے جنپر اعتراض ہو سکتا تھا يعني اگر آپ نے مسودہ کو پاس ہي کرنا ہے تو ميرے خيال مين مسودہ مين کوئي ايسي بات نہين رہي جسپر اعتراض ہو سکے اور اب ہمارے پيش نظر يہہ صاف سوال ہے کہ آيا قانون مسودہ وضع کرنا چاہئے يا نہين تين بڑے امور جن کے متعلق ہم نے مسودہ کو ترميم کيا ہے يہہ ہين اولاً اوس مسودہ کي جو کونسل مين پيش ہوا تھا دفعہ ۶ مين کسي انتقال يا تقرر مہ وارث پر اعتراض کرنے کا حق صرف اس بات پر موقوف نہين تھا کہ معترض تقرري عمل مين لانے والے شخص کے پر دادا کي نرينہ اولاد صلبي ہو بلکہ اسکا انحصار اس بات پر بھي تھا کہ وہ انتقال يا تقرري عمل مين آنے سے پہلے پيدا ہوا ہو۔ يعني خواہ انتقال عمل مين لانے والے شخص کا لڑکا ہي کيون نہ ہو مگر اوس کو پيش شدہ مسودہ کي رو سے انتقال پر اعتراض کرنے کا حق صرف اس وجہ سے نہين رہيگا کہ اوس باپ کي طرف سے انتقال عمل مين آنے کے صرف ايک دن بعد پيدا ہوا۔ اس حکم کو خارج کرديا گيا ہے۔ يہہ معلوم ہوا تھا کہ يہہ مطالبہ کرنا معقول نہين تھا کہ وہ انتقال عمل مين آنے کے وقت عالم وجود مين ہو۔ اور نيز يہہ بڑے زور کے ساتھہ محسوس کيا گيا تھا کہ چونکہ وہ استقراريہ ڈگري جو کسي ايسے ديگر وارث باز گشت نے حاصل کي ہو جو انتقال سے پہلے موجود ہو اور اوسکي نسبت بہت زيادہ دور کا رشتہ دار ہو بعد مين پيدا شدہ لڑکے کے حق مين فائدہ رسان رہيگي اسواسطے بعد مين پيدا شدہ لڑکے کو وراثت پانے کي ممانعت نہين تھي اوس کو حق نالش سے محروم کرنا کسي قدر مضحکہ خيز امر تھا۔ اس حکم کي رو سے مسودہ کے احکام سے اعلانيہ گريز کا موقع ملتا تھا۔ لہذا کچھہ اس وجہ سے اور کچھہ بہ تقاضائے انصاف منتخب کميٹي نے يہہ سفارش کي ہے کہ حکم مذکور کو ترک کرديا جائے اور کہ نالش کا حق صرف اوس رشتہ کے درجہ پر ہونا چاہئے جو معترض کا انتقال عمل مين لانے والے شخص کے ساتھہ ہو۔ دوسرا بڑا امر جس کے متعلق مسودہ مين تبديلي کي گئي ہے دفعہ ۵ کے تحت

...ین ہے جس کي رو سے پیش شدہ مسودہ جملہ انتقالات و تقرري وارث منجانب مستورات پر اور کسی ...رت کي طرف سے انتقال پر اعتراض کرنے کے حق پر یکسان طور پر اطلاق پذیر تھا۔

" ہم نے اس کے اطلاق کو اون انتقالات یا تقرري وارث کي صورتون پر قابل اطلاق رہنے دیا ہے جو ...ی عورت کي طرف سے عمل مین آئین لیکن اوسي دفعہ کے اخراج کي سفارش کی ہے جسکي روسے دفعہ مذکور ... کسي انتقال یا تقرري وارث پر اعتراض کرنے کے متعلق کسی عورت کے حق پر اطلاق پذیر کیا گیا تھا ۔ نیز ...س بناء دعواي کو مستثنی کرنے کے متعلق ہے جو مسودہ کے پیش ہونے سے پہلے پیدا ہو اس سے پہلے ...سودہ کي رو سے (جیسا کہ وہ مرتب کیا گیا تھا) صرف وہ بناء دعواي مستثنے تھا جس مین نالشات و کارروائي ...روع ہو چکی ہو لیکن جس مین آخري فیصلہ ابھی نہ ہو چکا ہو. منتخب کمیٹي کی راے مین یہہ کافی نہین تھا ...ذا ہم نے سفارش کي کہ اوس بناء دعواي کو مستثنے کر دینا چاہئے جو ایکٹ مذکور کے نفاذ سے پہلے پیدا ہو ...یسا کہ بیان کیا گیا ہے اس سے کوئي فرق پیدا نہین ہوتا - اسکی رو سے بناء دعواي کي صرف تھوڑي سي مزید ...ور قسمیں مستثنی ہوجائینگي یعني وہ صورتین مستثنی ہوجائینگي جن مین پانچوین درجہ کے بعد کي اولاد یا ...رثان باز گشت کے اوس حق کا سوال پیدا ہو جو اونہین ایکٹ مذکور کے نفاذ سے پہلے عمل مین آئے ...لے انتقالات یا تبنیتون پر اعتراض کرنے کے متعلق حاصل ہو اور جس مین کوئی کار روائی شروع نہ کی گئی ہو لیکن ...و ابھی تک مجوزہ میعاد کے اندر ہون لہذا جن صورتون پر اسکا اثر ہوا ہے اونکي تعداد قلیل ہے لیکن ساتھہ ہي ...ں کے جب آپ ایک ایسا ایکٹ پیش کر رہے ہین جس کي رو سے کسی قدر مخالفت پیدا ہونے کا احتمال ہو ...قرین انصاف یہہ ہے کہ اس امر کو تسلیم کیا جائے اور بناء دعوای کی اون صورتون کو مستثنی کردیا جائے جو ...ل ازین موجود ہون - میرے خیال مین صرف یہی وہ امور ہین جن کے متعلق امي تشریح کي ضرورت ہے ...ب مین تحریک کرتا ہون کہ مسودہ کو غور کرنے کے بعد پاس کردیا جائے "۔

آنر یبل کپتان گوپال سنگھ —

" یونین آنر زمیندارون و دیسی فوج کے قائمقام کی حیثیت مین مین یہہ تحریک کرتا ہون کہ مسودہ کو ...ے سے نا منظور کیا جائے۔

" قانون کا منشاء ہمیشہ یہہ رہا ہے کہ پنجاب کے جفا کش کسانون کو زندہ رکھا جائے جو دیہی فوج ...ی بمنزلہ ریڑھ کي ہڈی کے ہین - کسي قانون کا جس مین چھوٹے چھوٹے کھاتون کے مالکان کو تباہ کرنے اور ...ے بڑے سردارون یا زمینداروں کو ہمسایہ چھوٹے کھاتہ کے مالک کو بلا اطلاع ہضم کر جانے کی ترغیب ملے ...خر یہہ نتیجہ ہوگا کہ موجودہ کسان مالکون کي جگہ مزارعان تابع مرضي کا سلسلہ قائم ہوجائیگا جو ایسي ...رت معاملات ہے جو میرے خیال مین کونسل ہذا کا کوئي ممبر اطمینان کي نظرون سے نہین دیکھیگا۔

اوس مسودہ کی رو سے جو اب تجویز کیا گیا ہے مقصود یہہ ہے کہ اوس شخص کو جسکا پانچوین درجہ ...ے اندر کوئي وارث باز گشت موجود نہ ہو کھلا اختیار دے دیا جائے - ایسا شخص اپنی جدي جائداد کا ...ں حسب مرضي تصفیہ کر سکتا ہے

" اگر وہ زاني یا فضول خرچ ہو تو وہ بلا لحاظ یا ضرورت انتقال عمل مین لا سکتا ہے یا اپنا روپیہ ...رب اخلاق اغراض پر صرف کر سکتا ہے اور دنیا مین اوسکو قابو مین رکھنے والي کوئي طاقت نہین ہوگی۔

" پنجاب کے کسان اراضي کو ایک طرح مقدس سمجھتے ہین - یونین آنر کو ایسے مواضعات کي ...ر تعداد اسانی کے ساتھہ مل سکیگي جن کو آباد کرنے والا صرف ایک اولوالعزم شخص تھا اور اس وقت تک ...ع اوسي اولاد کے قبضہ مین ہے موضع کا مشترکہ رشتہ بدستور قائم و سالم ہے اور وہ کبھي ٹوٹنے مین نہین ... اہل دیہات ایک هي مشترکہ جد کی اولاد ہونے مین ایک طرح کی تقویت محسوس کرتے ہین- موضع کي ...ضیات کي اس وقت تک حاسدانہ طور پر محافظت کي گئي ہے اور اس وقت تک کسی ایک اجنبی شخص ...ی موضع مین داخل نہین ہونے دیا اس ایکٹ کی رو سے وارثان باز گشت اوس شخص کے رحم پر ہونگے۔

" اگر یہہ مسودہ منظور ہو گیا تو اس کي رو سے پنجاب کے اوس قدیم رواج کے گلے پر جسے صدر ...پ پھر جائیگي جس کو قانوناً تسلیم کیا جا چکا ہے - اس قانون کي رو سے کسان مالکون کو کوئي فائدہ نہین

پھولیگا - ایک نو بلہ لاولد مالک اپنی جدی جائداد کو تباہ کرنے کا ہمیشہ خواہشمند ہوتا ہے اور وہ اچھے وارثان باز گشت کے لئے کچھ چھوڑنا نہیں چاہتا - اس امر سے سب پنجابی واقف ہیں حکومت کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ اس کی کوشش کرے کہ زمین کی تقدیس کا جذبہ ہمیشہ محفوظ رہے اور لاولد نو بلہ مالک آبائی مال کو تباہ کرنے کی خواہش میں کامیاب نہ ہو -

* مسودہ ہذا اگر پاس ہو گیا تو وہ پنجابی کسانوں کے مفاد کے حق میں نہایت ہی مضر ثابت ہوگا اور میری موءدبانہ گذارش ہے کہ یہہ قانون نہایت نا پسندیدہ قانون ہوگا جس کا اثر پنجاب کے زراعت پیشہ اشخاص کی ہستی پر تباہ کن ہوگا -

* جائداد کے آزادانہ تصفیہ کے خیال کو پنجاب کے کسانوں کے دلوں میں جاگزین نہیں ہونے دینا چاہئے ورنہ خود کسانوں کا بہت جلد خاتمہ ہوجائیگا جو ایک ایسا نتیجہ ہے جس کو مجھے اعتماد ہے کہ کوئی شخص بھی پسند نہیں کریگا ان وجوہات کی بناء پر میں اس مسودہ کی نہایت زور کے ساتھ مخالفت کرتا ہوں ان الفاظ کے ساتھ میں پر زور آواز سے درخواست کرتا ہوں کہ مسودہ ہذا کو واپس لے لیا جائے یا اس کو جدید کونسل کے انعقاد تک ملتوی کر دیا جائے جس میں زمینداروں کے قائمقاموں کی کافی تعداد موجود ہوگی "-

آنریبل راؤ بہادر چودھری لال چند -

* پرزور الفاظ میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں چونکہ میں ان دو ممبروں میں سے تھا جو مسودہ کو ہر صورت میں منتخب کمیٹی میں پیش کرنے کے مخالف تھے - لہذا میرے خیال میں مجھے اس کی وجہ بتا دینی چاہئے - ابتدا میں یہہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ مسودہ ہذا کی رو سے فضول او رتکلیف دہ مقدمہ بازی کا انسداد ہوجائیگا - در حقیقت یہہ نہایت ہی قابل تحسین مدعا ہے اور میرے بہترین دوست بھی مجھے معاف نہیں کرینگے اگر میں ایک ایسے مسودہ کی مخالفت کروں جس کا مدعا بے سود اور تباہ کن مقدمہ بازی کو گھٹانا ہو - واضح رہے کہ میں یہہ ہرگز تسلیم نہیں کرتا کہ اگر موجودہ مسودہ قانون بن گیا تو مقدمہ بازی کم ہوجائیگی - برخلاف اس کے مجھے یہہ بالکل اغلب معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ فی الحال معدودے چند انتقالات پر اعتراض ہوتا ہے اس واسطے جس وقت لوگوں کو یہہ معلوم ہوا کہ قیود و پابندیاں عائد کی گئی ہیں اور افراد صرف ایک تنگ دائرہ کے اندر ایک قلیل میعاد کے اندر اعتراض کر سکتے ہیں تو خیال پڑتا ہے کہ وہ فی الفور اس پر اعتراض کرینگے - مثال کے طور پر واضح ہو کہ شفع کے لئے صرف ایک سال کی میعاد ہے مگر باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ مشکل سے کوئی ایسی بیع عمل میں آتی ہے جس پر اعتراض نہ ہوتا ہو - انتقال کی تاریخ سے طویل عرصہ بعد عدالتوں میں مقدمات دائر کرنے کی وجہ یہہ نہیں ہے کہ لوگ شروع شروع میں سکوت اختیار کر لیتے ہیں اور پھر بغض کی وجہ سے یا فریق ثانی کے ایماء پر نالش دائر کر دیتے ہیں بلکہ اس کی وجہ یہہ ہے کہ ایسے لوگ بدرجہ غایت مفلس و قلاش ہوتے ہیں عدالت دیوانی میں کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے کل فصل کی کمائی درکار ہوتی ہے میرے آنریبل دوست مسٹر فضل حسین نے مسودہ ہذا کے برخلاف نہایت قوی دلائل بیان کی ہیں لیکن استدلال کی غرض سے میں یہہ تسلیم کر لیتا ہوں کہ زیر بحث قسم کی دیوانی مقدمہ بازی کم ہوجائیگی - لیکن سوال یہہ ہے کہ کیا اس خاص قسم کی مقدمہ بازی کی کمی سے لوگوں میں خوشحالی و فارغ البالی عود کر آئیگی اور کیا اس سے دیہی اقوام میں برادری کا رشتہ استوار ہوجائیگا - اس سوال کے جواب میں میں پورے زور کے ساتھ کہونگا کہ "نہیں" آج کل یہہ مقدمات کیوں دائر کئے جاتے ہیں - کسی خاص جگہوں یا موضع میں ایک اجنبی زمین خرید لیتا ہے وہاں آباد ہوجاتا ہے اور کچھ عرصہ تک مشتری و بائع اور اوس کے رشتہ دار امن و امان سے رہتے ہیں - کچھ عرصہ کے بعد اجنبی شخص کی موجودگی محسوس ہونے لگ جاتی ہے اور بائع کا خاندان یہہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اونہوں نے اپنے پہلو میں ایک کانٹا بو دیا ہے اور وہ کسی نہ کسی حیلہ سے اوس کو نکالنا چاہتے ہیں - نالش فی الفور دائر کر دی جاتی ہے - لیکن ایسے ۵۰ فیصدی مقدمات میں کسی فیصلہ کے سنائے جانے سے پہلے راضی نامہ ہو جاتا ہے اور خاندان کو اراضی واپس مل جاتی ہے اور جملہ قسم کی آئندہ شکایت کا خاتمہ ہو جاتا ہے - باقی ماندہ

فیصدی مقدمات میں هر دو فریقین کے مواقع یکساں هوتے هیں - پس صرف قلیل‌التعداد مقدمات میں
مه بازی مبنی پر شرارت ثابت هوجاتی هے ایک لمحه کے لئے میں اس قدر تسلیم کر لینا چاهتا هوں
هیں ان ۲۵ فیصدی مشتریوں کو بهی مفسدانه مقدمه بازی سے محفوظ کرنا چاهئے اس نقص کے تدارک
لئے مسوده میں کوئی حکم وضع نهیں کیا گیا - هی اس کا انتظام کرنا همارے بس کی بات هے - هم
عه کا فیصله کسی قانونی عدالت میں کرانے سے انکار کر سکتے هیں اور بائع اور اوس کے خاندان کو یهه کهه سکتے
وه همارے پاس حق رسی کے لئے نه آئیں - هم اوس کو یهه کهه سکتے هیں کهه اگر هم اوس کے اختیار پر
قیود عاید کر رهے هیں تو اس کی وجه یهه هے که هم ساهوکار مشتریوں کو اون کے حقیت کی محفوظی کا
ینان دلا کر تنازعات کا خاتمه کرنا چاهتے هیں اور اراضی کی حیثیت کو بڑهانا چاهتے هیں
مالک اور عدالت بهی هے جسکے سامنے بائع و اوسکا خاندان بلا روک ٹوک حاضر هو سکتا هے اور جو آز سے
ت میں اونکی امداد سے کبهی دست کش نهیں هوتی اور یهه اغلب هے که هم ان مایوس دیهاتیوں کو اس
الت کی تعظیم کرنے پر مجبور کر رهے هیں جسکا نتیجه یهه هوگا که بد ترین قسم کی مقدمه بازی شروع
جائیگی عدالت مذکوره سے میری مراد لاٹهی سے هے شمله کانفرنس نے اپنی قانونی و عدالتی اور انتظامیه
الت کے باوجود بقول مسٹر کوپک اس عظیم الشان وجه کا کوئی خیال نه کیا - کانفرنس مذکور نے اوس
وت کا لحاظ نهیں رکها جو یهه دیهی اقوام اراضی کو اپنے خاندان میں سالم و صحیح رکهنے کے معامله کو دیکهی میں
خواهش اونکی فطرت میں ودیعت هے اور اس غرض کے لئے صدیاں درکار هونگی تب کهیں قومی اصول کی
یه الفوائدی اصول جگهه پائیگا - جونهی که مشتری کو یهه معلوم هوگا که اوسکی حقیت محفوظ هے تو وه اپنا حق
س کرنا شروع کردیگا اور بائع کا خاندان اوس کے مطالبه کی مخالفت کریگا - دیوانی عدالتوں کے دروازے بند
گے اور نتیجه یهه هوگا که فوجداری عدالتوں کی طرف رجوع کیا جائیگا اور همارا مدعا فوت هو جائیگا - لهذا میں
ریبل ممبر صاحبان سے نهایت زور کے ساتهه یهه درخواست کرتا هوں که وه مسوده هذا کے حق میں ووٹ دینے
پهلے اس جذبه کو ملحوظ رکهکر غور کر لیں۔

* جس خیال کا میں نے ذکر کیا هے وه بهت زور کے ساتهه پایا جاتا هے اور اوسکی تصدیق کی ضرورت
تو میں آنریبل مسٹر فرنچ سے درخواست کرتا هوں که وه اون کثیر التعداد درخواستوں کا ذکر کردیں جو جنگ
دوران میں اونکے پاس لام پر گئے هوئے اشخاص کی طرف سے بمراد اس امر کے آئی تهیں که اوس زمین کو
سالوں کے خاندان کے کسی فرد نے اجنبی شخص کے پاس فروخت کی هوئی تهی اونکے خاندان کو واپس
دی جائے - یهه تهی اونکی بڑی خواهش اور یهی تهی وه سب سے بڑی عنایت جسکے وه طلبگار تهے۔

* تشریح کی غرض سے ایک مثال بیان کئے دیتا هوں اعلی حضرت ملک معظم قیصر هند کو ایک دفعه
ستان کے ایک اسپتال میں ایک پنجابی کو شرف ملاقات بخشنے کا اتفاق هوا - ذات شاهانه نے استفسار فرمایا
ایا اوسکو کوئی تکلیف تو نهیں هے - سپاهی نے اس خیال کو بهلا کر که حضرت قیصر هند اوس سے اوسکے
موں و علاج کا استفسار فرما رهے هیں یهه گذارش کی که اوسکے آبا و اجداد میں سے کسی شخص نے اوسکی
دالی زمین کا ایک حصه دیدیا تها وه اوسکے خاندان کو واپس دلا دیا جائے - اوس نے نه تو مربع مانگے اور نه
لیو جو ضرور اوسکو مل جاتی بلکه اوسنے ایک خاص قطعه زمین کی واپسی کی التجا کی جو اغلباً بارانی
اور جو پیدائشی حقوق کے مطابق اوسکی ملکیت تهی اور کسی اجنبی کے هاتهوں میں چلی گئی تهی
قیقات کرنے پر معلوم هوا که اراضی مذکور کا مقدمه انتهائی عدالت تک چلایا گیا تها اور هارا گیا تها - بهتو
هے وه جذبه جو عام پنجاب میں موجزن هے اسکو نظر انداز نهیں کرنا چاهئے - بحیثیت قانون پیشه شخص
اگرچه مجهے وه ۳۵ ساله تجربه نهیں هے جو میرے اوس آنریبل دوست کو هے جو میرے دائیں طرف تشریف
هیں حاصل هے تاهم میں کسی قدر دعوے کے ساتهه کهه سکتا هوں که وه رواج کل صوبه میں موجود نهیں هے
کو هم لوگوں کے لئے قانون کی صورت میں لانا چاهتے هیں اور جسکے لئے هم لوگوں کو اثبات پر مجبور کر رهے
که وه اوسکو صوبه کے طول و عرض میں اپنے رواج کے طور پر تسلیم کریں۔

* اس غلطی کا ارتکاب کیوں کیا گیا هے - شمله کانفرنس نے ایسی تجویز کو کیوں منظور کیا هے جو
وں کے جذبات کے اسقدر برخلاف هے اور گورنمنٹ اوس وعده کو توڑنے پر کیوں آماده هے جو اوس نے

ایکٹ قوانین پنجاب کو پاس کرنے کے وقت اس بارہ میں دیا تھا کہ اس قسم کے معاملات میں وہ مداخلت نہین کرینگی مین اون سوالات کا جواب دونگا لیکن آخری سوال کا جواب آنریبل معرک کو دینا چاہئے۔

" اس غلطی کا ارتکاب کیوں کیا گیا اور شملہ کانفرنس نے اسے کیوں تسلیم کیا۔غلطی کا ارتکاب صرف اس وجہ سے ہوا کہ سوال کے صرف ایک پہلو کو مد نظر رکھا گیا تھا اور شملہ کانفرنس نے بھی سوال کے صرف ایک پہلو پر غور کی اس سوال پر زور نہین دیا گیا تھا کہ اس مسودہ کا اغلباً کن اشخاص پر اثر ہوگا اور اون کے خیالات معلوم کرنے کے لئے کیا کارروائی کرنی چاہئے ۔ مسودہ مذکور کا تمامتر دیہی اقوام پر اثر ہوگا جنکا اتحاد مسودہ کے قانون کی شکل مین پاس ہو جانے کی صورت مین ٹوٹ جائیگا کیا اون سے مشورہ لیا گیا ہے اور کیا اونکے خیالات کا مناسب احترام کیا گیا ہے ۔ مین کہونگا کہ نہین - آنریبل مسٹر جوزف اغلباً یہہ کہینگے کہ بہت سے ڈسٹرکٹ بورڈ مسودہ کے حق مین ہین اور اسی طرح بہت سے ڈپٹی کمشنر بھی جو مقامی حالات سے باخبر ہوتے ہین اسکے حق مین ہین - مین ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور کی رائے سے کونسل کو مطلع کرنا چاہتا ہوں۔جس مین صوبہ کے جملہ اضلاع کے آدمی شامل ہین اور جسکو صوبہ کی دیہی رائے کا بجا طور پر ترجمان کہا جاسکتا ہے۔بورڈ مذکور کہتا ہے " بورڈ کا خیال ہے کہ موجودہ قانون مین کوئی دست اندازی نہین کرنی چاہئے جسکا اثر جائداد غیر منقولہ کے انتقالات پر اعتراض کرنے کے متعلق وارثان باز گشت کے اختیار پر ہوتا ہے "۔مین یہہ ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ اس زبردست رائے کے باوجود اوس جگہہ کا ڈپٹی کمشنر جو اغلباً خود ہی صدر جلسہ بھی ہے اتفاق رائے نہین کرتا اور اس سے اوس تعصب کا ثبوت ملتا ہے جو کسی سرکاری تجویز کے متعلق ظاہر کیا جاتا ہے لیکن سرکاری اہلکارون کو الزام کیون دین۔مین اپنے دعوای کے حق مین خود سرکاری عہدہ دارون کی رائے پیش کرتا ہون رجسٹرار انجمن ہائے امدادی قرضہ کو دیہاتیون سے براہ راست تعلق ہے۔انکو دیہاتیون کے جذبات کا علم ہے اور وہ اپنے خیالات کو لوگون سے ایسے طریق مین نہین منواتا جس طرح کہ ایک انتظامیہ عہدہ دار اپنے خیالات کو منوانے کا عادی ہے۔میرے پاس مسٹر کیلورٹ کی رائے کی کاپی موجود نہین ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ مسودہ کے مخالف تھے - اور ہواو آنر کی اجازت سے آنریبل معرک سے درخواست کرتا ہون کہ وہ رائے مذکور کو آنریبل ممبران کی اطلاع کے لئے یہان پڑھکر سنا دین۔

" لاہور مین مسودہ کے متعلق منتخب کمیٹی کے اجلاس مین حاضر ہونے کے بعد مجھے دوسرے دن وللپور مین ایک اور جلسہ مین حاضر ہونا پڑا۔مسٹر ڈارلنگ قائم مقام رجسٹرار نے مجھہ سے پوچھا کہ لاہور مین آپ کیا کر رہے ہین جب مین نے اونکو مسودہ ہذا کے متعلق بتایا تو وہ فی الفور بول اٹھے کہ "مسٹر کیلورٹ نے مسودہ ہذا میرے پاس بھی بغرض رائے ارسال کیا تھا اور مین نے موقع پر جاکر از ایک درجن انجمنون کے خیالات دریافت کئے لوگ اس کے سخت مخالف تھے "۔میرے خیال مین مجھے آنریبل ممبر کو اسبارہ مین قائل کرانے کیلئے کہ دیہی رائے مسودہ کے برخلاف ہے کسی مزید حوالہ کے پیش کرنے کی ضرورت نہین۔ میری گذارش ہے کہ اس امر پر باضابطہ غور نہین کی گئی۔

" دوسرے سوال کا جواب دینا ابھی باقی ہے۔شملہ کانفرنس کیون اس بارہ مین متفق تھی۔کانفرنس مذکور کے ممبرون کا واجبی احترام محفوظ رکھتے ہوئے مین اسکو ایک ایسی جماعت کہونگا جو اسبارہ مین عام رائے کی قائم مقام نہین تھی اور نہ ہی ہوسکتی تھی۔کانفرنس مذکور مین فاضل جج اور قابل مقنن موجود تھے نیز اوس مین بڑے بڑے زمیندار اور جاگیردار شامل تھے - بلا شبہ اوس مین تجربہ کار انتظامیہ عہدہ دار شامل تھے لیکن جو کچھہ تھا بس اسی قدر تھا - باقی ماندہ صوبہ کا کوئی قائم مقام موجود نہین تھا۔ کانفرنس مین صوبہ کے بہترین قانونی و عدالتی اور انتظامیہ قابلیت کے اصحاب موجود تھے۔لیکن اس سے زیادہ وہان کچھہ نہین تھا بالعموم ایک فریق اور متعلقہ فریق ہے مگر اوسکا کوئی قائم مقام وہان موجود نہین تھا۔اونکے ترجمان یعنی رجسٹرار انجمن ہائے امدادی قرضہ کو بھی شامل نہین کیا گیا تھا اور اس اہم فریق یا اوس کے ایجنٹ کی عدم موجودگی مین کانفرنس نے اجلاس کرکے فیصلہ صادر کردیا۔ پس فیصلہ مذکور محض یکطرفہ فیصلہ ہے اور اس کا آنریبل ممبرون کے فیصلہ پر ہوا اثر نہین پڑنا چاہئے۔ میرے آنریبل دوست سردار بہادر سردار گجن سنگہ مسودہ کی تائید کرتے ہوئے لوگون کی مرضی کے برخلاف ذمہداری کو اپنے سر پر لے رہے ہین اور پیشتر اس کے کہ آخری فیصلہ صادر کیا جائے مین اون سے التجا کرتا ہون

تو میں یہہ کہونگا کہ یہہ آنریبل ممبر مہتمم مسودہ اور اوس منتخب کمیٹی کی جو مسودہ کو اسکی موجودہ صورت میں یعنی ایک بالکل مساوی صورت میں چھوڑ دینے کی ذمہ وار ہے مبارکبادی ہے کہ اس مسودہ کو ایسی صورت میں وضع کیا گیا ہے جس سے نہ کسی شخص کو کوئی نفع ہے نہ نقصان ہو تکرار انگیز امور کو جن سے موجودہ رواج میں انقلاب پیدا ہونے والا تھا آنریبل ممبر مہتمم نے بعد مباحث تسلیم کر لیا اور اونکو ایک بہت ہی معقول و مدلل طریق میں مسودہ کے احکام سے خارج کر دیا گیا - اونہوں نے رواج کے اُن دو امور کو بخوشی قلمزن کر دیا اور یہہ تسلیم کر لیا کہ امور مذکور کے متعلق جو اعتراضات کئے گئے ہیں وہ معقول ہیں - مسودہ کی پہلی دفعہ میں فقط مسودہ کا نام اور دوسری دفعہ میں اسکی تعریف درج ہے - تیسری دفعہ میں مسودہ کے دائرہ اثر کا ذکر ہے اور چوتھی مستثنے کرنے والی دفعہ ہے جسکو آنریبل ممبر مہتمم نے اون اصحاب کی مرضی کے مطابق بدل دیا جو منتخب کمیٹی میں اسکے مخالف تھے صرف دفعہ ۶ کا حکم بدستور رہنے دیا گیا ہے اور اوس میں بھی صرف یہہ حکم درج ہے کہ "پانچویں درجہ کے بعد براہ مہربانی عدالت میں نہ آئیں "-

میں کہتا ہوں کہ ایسے اشخاص صرف خال خال ہیں جو قبل ازیں عدالتوں میں آتے ہیں خواہ کامیاب ہونے کے لئے یا نا کام ہونے کے لئے آئیں - کیا اس غرض کے لئے تکلف گوارہ کرنا مناسب ہے کہ یہہ درخواست کم و بیش اون اشخاص سے کی جائے جو عدالت میں آ سکتے ہیں - مسودہ ھذا کی دفعہ ۶ کا اثر کیا ہے - سوا یہہ دعوے ہے کہ بہت سی صورتوں میں دفعہ ۶ موجودہ رواج کو منسوخ کرتی ہے - اگر میں یہہ تسلیم بھی کر لوں کہ کوئی اور ایسا قانون موجود نہیں ہے جو ایک خاص اصول کے مفاد کے لحاظ سے آزادانہ انتقال کے حق کی حمایت میں ہو تو بھی میں اون سے یہہ اعتراف کراؤنگا کہ ایسا کرتے وقت میں صوبہ کے کئی حصص میں رواج کو منسوخ کر رہا ہوں - میں اسکو ترمیم کر رہا ہوں اور اس حقیقت سے اچھی طرح سے واقف ہونے کے باوجود میں امر واقع کو نظر انداز نہیں کر سکتا جس میں ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ پانچویں درجہ کے بعد ایسا رواج موجود نہیں ہے -

رواج پنجاب کا ایک خواص یہہ ہے کہ اس میں بطور رواج پنجاب کوئی رواج موجود نہیں ہے لیکن ہر ایک علاقہ کا اپنا اپنا دستور ہے جسپر اوس علاقہ کے لوگ کاربند ہوتے ہیں اور اون علاقوں کے نہ صرف اپنے اپنے رواج ہی ہیں بلکہ اونپر قبائل کی روائتوں کا بھی اثر اور رسوخ ہے - جس رواج کو غلطی سے پنجاب کے رواج کے نام سے پکارا جاتا ہے وہ انہی دستوروں کا بنا ہوا ہے لیکن وہ درحقیقت علاقہ کا اپنا دستور ہے لہذا کونسل ھذا کی غلطی ہوگی اگر وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ جو کچھہ ہم کر رہے ہیں اوس سے صرف رواج کا تنقیہ مراد ہے - کیونکہ جب آپ چھٹے - ساتویں یا آٹھویں درجہ کے اور بعض صورتوں میں نویں درجہ کے پشتی اشخاص کو اپنے پشتی اشخاص کے انتقال کی نگرانی کا اختیار دیتے تو یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ آپ رواج کا تنقیہ کر رہے ہیں - برخلاف اسکے یہہ کہنا چاہئے کہ ہم رواج کو پنجاب کے بعض حصص میں جبراً نافذ کرنا چاہتے ہیں ایک قانون داں کی حیثیت میں میں یہہ نہیں چاہتا ہوں کہ مجھے شک ہے کہ آیا کونسل کو ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہے - نیز بحیثیت قانون داں میں گورنمنٹ کو اس امر کی طرف زور سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ دیہی اقوام کے دلوں پر یہہ نقش پیدا کرنا بھی نامناسب ہے کہ ایکٹ قوانین پنجاب میں جس چیز کو اون کے لئے مقدس قرار دیا گیا تھا اوسکی کونسل خلاف ورزی کرسکتی ہے اور کونسل ھذا کے ممبر کی حیثیت میں جو اپنی ترمیم شدہ میعاد کو پورا کر رہی ہے میں گورنمنٹ کو پھر اس امر کی طرف بڑے زور کے ساتھہ متوجہ کرتا ہوں کہ یہہ نہایت ضروری ہے کہ کونسل ھذا میں مسودہ ھذا کے متعلق مزید کارروائی نہ کی جائے - بلکہ مسودہ پر مزید غور کرنے کے کام کو آئندہ سال تک ملتوی کردیا جائے تا کہ وہ لوگ جو اوس وقت کونسل کی جمعیت کی ۸۰ فیصدی تک دیہی رقبہ جات کے قائم مقام ہونگے اس بات کا فیصلہ کرسکیں کہ آیا وہ رواج کو اس حد تک ترمیم کرنے پر آمادہ ہیں یا نہیں - میرے خیال میں اسکا درحقیقت یہہ مطلب ہے کہ اگر لوگ یہہ کہدیں کہ " یہہ حد سے زیادہ تعریف ہے اور کہ اراضی کی قیمت کو بڑھانے کی غرض سے اور تہذیب و ترقی کے مفاد کے لحاظ سے ہم آجکے دن سے اسکو اپنا رواج تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں " تو صرف اوس صورت میں واضعان قوانین کے لئے یہہ ممکن ہوگا کہ وہ صاف ضمیر کے ساتھہ

ایسا قانون وضع کرنے کا کام شروع کرین جس سے پنجاب کے بعض حصص کا اور صوبہ مین رھنے والے بعض ایسے لوگون کا رواج بدل جائیگا جو اس سے پہلے مختلف روایات کے پابند تھے-یورٓ آنر میرا ذاتی خیال یہہ ھے اور اسکو مین نہایت ادب کے ساتھہ کونسل کی غور کے لئے پیش کرتا ہون-

" اب مین ان آنریبل ممبران کی آرائے کے متعلق کچھہ کہنا چاہتا ہون جنہون نے مسودہ کی حمایت کی ھے یہہ کہا گیا ھے کہ (اگرچہ میرا خیال ھے کہ میرے آنریبل دوست نے سنجیدگی کے ساتھہ ایسا نہین کہا) کہ در اصل سنہ ۱۸۸۷ع سے پہلے رواج موجود نہین تھا-مجھے اس بیان کی صحت پر اعتراض ھے یہہ بالکل غلط خیال ھے کہ سنہ ۱۸۸۷ع کے اجلاس کامل کے فیصلہ سے پہلے پنجاب مین رواج کوئی مختلف شے تھی فیصلہ (رولنگ) نمبر ۱۰۷-مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کے ذریعہ بقول مسٹر کریک موجودہ رواج کا صرف تنقیہ کیا گیا تھا انتقال کی نگرانی کا رواج سنہ ۱۸۸۷ع سے بہت پہلے کا موجود تھا اور سنہ ۱۸۸۷ع کے فیصلہ کا اس سے زیادہ کوئی اثر نہین ہوا تھ کہ رواج مذکور کی اجلاس کامل کے فیصلہ سے تصدیق ہوگئی تھی ڈویژن بنچ کے فیصلون کی کثیر تعداد پہلے سے ھی موجود تھی لیکن رائے مین اختلاف تھا اور فیصلہ نمبر ۱۰۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کے ذریعہ صرف اختلاف دور ہو گیا تھا لہذا میرے فاضل دوست کا یہہ کہنا صحیح نہین ھے کہ رواج ھذا صرف تھوڑے عرصہ سے وجود مین آیا ھے-دوسری دلیل یہہ پیش کی گئی ھے کہ مفسدانہ مقدمہ بازی ہوتی ھے جس کی بنیاد پختہ نہین ہوتی اس اعتراض سے میرے خیال مین اس حق کی نوعیت کے متعلق اصل مغالطہ کا انکشاف ہوگیا اگر انتقال کی نگرانی کا یہہ حق حقیقی حق ھے تو پھر یہہ کس طرح سے کہا جاسکتا ھے کہ جو شخص حق مذکور کی بناء پر عدالت مین آیا ھے وہ کسی ایسے حق پر بھروسہ کرکے آیا ھے جو حقیقی نہین ھے یا جو محض عارضی ھے-

" مجھے کچھہ شک نہیں کہ کونسل ھذا کے آنریبل ممبران پر اوس زبردست مخالفت کا نمایان اثر ہوا ہوگا جو صرف ایک قابل غور امر پر مبنی ھے اس سے میری مراد اوس محبت سے جو پنجاب کے زمینداروں کو اپنی اراضی سے ھے خواہ یہہ محبت معقول ہو یا غیر معقول-مجھے یہہ معلوم ہوتا ھے کہ جب پنجابی زمیندار مے نوشی کی عادت سے مجبور ہوکر یا کسی اور وجہ سے اپنی اراضی سے دست بردار ہونا چاہتا ھے تو جس وقت وہ ایسا کرنے لگتا ھے اوس وقت اوسکو یہہ بھی خیال آتا ھے کہ وہ ایک ایسی حرکت کر رہا ھے جسکو اسکا بھائی ضرور برا سمجھتا ہوگا اور اپنے دل مین وہ اپنے اس فعل کو خود بھی برا سمجھتا ہوگا-یہہ جذبہ جو درحقیقت بڑا قوی جذبہ ھے میرے خیال مین ایسا جذبہ ھے جسکو نظر انداز نہین کرنا چاہئے اگرچہ مجھے اس کیفیت کا کچھہ بہت زیادہ گہرا اور پختہ علم نہین ھے جو دیہاتی لوگون کے دلون کی ہوتی ھے تاہم میرا خیال ھے کہ ارتاً مین اوس جذبہ کو محسوس کرتا ہون جسکی ایک قسم کی تعلیم ہونے کے باوجود میرا دل تائید کرتا ھے- لہذا خاتمہ پر مین یورٓ آنر سے التجا کرتا ہون کہ آپ اپنے اختیار کو کام مین لاکر یہہ حکم دین کہ مسودہ ھذا پر اس جلسہ مین غور نہ کی جائے اور کوئی ایسا انتظام فرماوین جس سے یہہ مسودہ آئندہ سال کسی جلسہ مین جس مین اس کی گنجائش ہو مزید غور کے لئے پیش ہو"-

آنریبل مسٹر جوزف—

یورٓ آنر—مسودہ ھذا کی ایک خاص حد تک جو مخالفت کی گئی ھے وہ میرے خیال مین غلط فہمی پر مبنی ھے کم از کم مجھے معلوم ہوتا ھے کہ آنریبل سردار گوپال سنگھ نے مسودہ ھذا پر زیادہ تر اس بناء پر اعتراض کیا ھے کہ اسکی رو سے بعد مین پیدا شدہ لڑکا انتقال پر اعتراض نہین کرسکیگا-لیکن اگر انہون نے اپنی تقریر کو منتخب کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھہ متداول ہونے کے بعد کیا ہوتا تو میرا خیال ھے کہ انکو یہہ معلوم ہوگیا ہوتا کہ دفعہ ۶ مین کوئی اس قسم حکم کا درج نہین ھے اور کہ ھمارا کسی ایسے شخص کی پیدائش کی تاریخ کے سوال سے اب کوئی سروکار نہین ھے جس کو کسی انتقال یا تقرری وارث پر اعتراض ہوسکتا ھے- اسی طرح آنریبل رائے بہادر چوھدری لال چند کا بھی (اگر مجھے ان کے عندیہ کی نسبت غلط فہمی نہین ہوئی) یہہ خیال ھے کہ چونکہ ان نالشات کے ارجاع کی میعاد تھوڑی ہوگی اس واسطے نالشات کا بڑا زور ہوجائیگا- مسودہ ھذا مین اوس میعاد کے متعلق ایک لفظ بھی مذکور نہین ھے جسکے اندر ایسی نالشات دائر ہو سکتی ھین یہہ ایک بالکل جداگانہ مسودہ ھے جس پر ھم نے ابھی بحث نہین کی- آنریبل چوھدری لال چند

اون بعض آرائے کو بھی سننا چاھتے تھے جو ظاھر کی گئی ھین - اونھون نے خود بھی مسٹر پارکر مرحوم کی ایک رائے کو تفصیل کے ساتھہ بیان کیا ھے - اور شائد میرے خیال مین مجھے مسٹر پارکر کی دیگر آرائے کا ذکر کرنے کی ضرورت نہین اگرچہ مین نے گذشتہ موقع پر اس امر کا ذکر کیا تھا کہ اس مسودہ کو بغرض استصواب رائے ایک نہ ایک صورت مین کئی ایک مواقع پر متداول کیا جا چکا ھے ایک موقع پر مسٹر پارکر نے بیان کیا تھا کہ " مجھے مسودہ کے اصول پر کوئی اعتراض نہین " - لیکن آنریبل راؤ بہادر چوھدری لال چند نے رجسٹرار انجمن ھائے امدادی قرضہ (مسٹر کیلورٹ) کی آرائے کو سننے کی از حد خواھش ظاھر کی ھے اور اونھون نے اشارتاً یہہ ظاھر بھی کردیا ھے کہ مسٹر کیلورٹ کو پیچھے ھی رکھا گیا ھے اور اون کو اوس کوٹیج ٹیکیشن کمیٹی کا ممبر نہین بنایا گیا جس نے اپنا اجلاس شملہ مین کیا تھا - میرے پیش نظر مسودہ ھذا کے متعلق مسٹر کیلورٹ کی دو آرائے ھین ایک جو اونھون نے سنہ ۱۹۱۸ع مین دی تھی اور دوسری جو سنہ ۱۹۱۹ع مین ظاھر کی تھی - سنہ ۱۹۱۸ع کی رائے مین مسٹر کیلورٹ نے بیان کیا تھا کہ " مسودہ پر ھوشیارپور مین نہ بلدارون ، سفید پوشون اور سود برآوردہ باھم ملکر کام کرنے والون کے ایک جلسہ مین بحث کی گئی اور یہہ فیصلہ کیا گیا کہ یہہ قانون مقدمہ بازی کے انسداد مین مفید ثابت ھوگا - اس کے کسی حصہ پر اعتراض نہین کیا گیا " - سنہ ۱۹۱۹ع مین مسٹر کیلورٹ نے بیان کیا " مین آپ کی توجہ آپ کی چٹھی نمبری ۴۳۴۵ (ھوم - جوڈیشل) مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۹ع کی طرف دلاتا ھون جس کے ھمراہ مسودہ (متعلق اختیار اعتراض) رواج پنجاب کے ایک تازہ خاکہ کی ایک کاپی ارسال کی گئی ھے اور یہہ گذارش کرتا ھون کہ چونکہ مین نے پہلے مسودہ کے متعلق ھوشیارپور کے باھم مل کر کام کرنے والون کے ساتھہ بحث کی تھی اس واسطے مین نے دوسری نقل کو مسٹر ڈارلنگ کے پاس بھیجدیا جنھون نے ۸ مختلف یونین جلسون مین قریباً ۵۰۰ زمینداروں کے ساتھہ اس پر بحث کی - مسٹر ڈارلنگ مجھے اطلاع دیتے ھین کہ ایک شخص کے سوائے باقی سب اشخاص تنقیہ کے طور پر تبدیلی کے مخالف ھین اور کہ لوگ عام طور پر معاملات کو اوسی حالت مین رکھنا پسند کرتے ھین جس حالت مین کہ وہ اس وقت ھین " -

مسٹر کیلورٹ نے مزید یہ بیان کیا کہ " اس بارہ مین کوئی رائے ظاھر نہین کی جاسکتی کہ اس مخالفت کی وجہ کس حد تک وہ نفرت ھے جو تبدیلی کے متعلق یا اوس خیال کے متعلق ھے جو مقدمہ بازی کو مسدود کرنے کا پایا جاتا ھے یا اس کی وجہ کسی حد تک یہہ ھے کہ لوگون مین اچھے حقیقی مفاد کو سمجھنے کا مادہ نہین ھے "

" ھمارے پاس یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہین ھے کہ مسٹر کیلورٹ جس کو زمیندارون کی رائے سے نہایت قریب کا تعلق تھا اور جو خوش قسمتی سے اوس تعصب سے مبرا ھین جس سے یہہ خیال ھے کہ افسران ضلع عام طور پر موثر ھوجاتے ھین زمیندارون کے مفاد کے مخالف ھین - چوھدری لال چند نے اوس رائے کا مفصل ذکر کیا ھے جو ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور نے ظاھر کی ھے اور اونھون نے اس رائے پر خاص طور پر زور دیا ھے کیونکہ ضلع لائلپور مین کل پنجاب کے جملہ اضلاع کے قائمقام شامل ھین - جیسا کہ مین نے کہا ھے مسودہ ھذا کئی ایک دفعہ متداول کیا گیا ھے اور ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور سے ایک سے زیادہ دفعہ مشورہ لیا گیا ھے ایک موقع پر اوس نے یہہ رائے دی کہ " ڈسٹرکٹ بورڈ کی عام طور پر یہہ رائے ھے کہ نالشات پر مجوزہ قیود فائدہ مند ھونگی اور اون کو پسند کیا جاویگا " - لہذا مین موجودہ آرائے کے سوال پر کوئی لمبی چوڑی بحث نہین کرنا چاھتا مین صرف اوس خیال کی تائید اور تاکید مزید کرونگا جس کی آنریبل چوھدری لال چند مجھ سے توقع رکھتے ھین اونھون نے کہا ھے کہ مین اغلباً یہہ کہونگا کہ غیر سرکاری اصحاب کی رائے کا جز و غالب مسودہ کے حق مین ھے اور کہ سرکاری اصحاب کی رائے بھی اس کے حق مین ھے مین کہتا ھون کہ ھان اور میرا یہہ کہنا اون مختلف اقسام کی رائے کا نتیجہ ھے جو مین نے ملاحظہ کی ھین -

" اس کے بعد یہ تجویز پیش کیگئی کہ مسودہ کو تجویز شدہ کونسلون کی غور کیلئے ملتوی رکھا جائے بندگان عالی میرا یہہ خیال ھے کہ ھم اغلباً ایسا نہین کرسکتے ھین یا تو مسودہ کو منظور کرنا چاھئے یا نامنظور میرا یہہ کہنا صحت کے تابع ھے اور اغلباً مین غلطی پر ھون لیکن میرا خیال ھے کہ مین بہتر دیکھ

اصلاحات پر غور کیا جائے که کوئی مسوده ایک کونسل سے کسی ایسی دوسری کونسل تک ملتوی هو سکتا هے جو اس سے بالکل مختلف کونسل هوگي اور اسکے ممبر بالکل جداگانه طریق مین منتخب شده هونگے۔ لیکن یهه کوئي اهم سوال نهین هے - مسوده کو اصلاحات کے عمل مین آنے کے وقت تک ملتوی کرنے کي تجویز ایک ایسی دلیل هے جو مین نے خود بهی بعض اوقات کسي ایسي مثل کے تصفیه مین پیش کي هے جسکے متعلق مجهے کوئی ٹهیک کاروائي نهین سوجهتي - لیکن میرا خیال هے که میرے اس خیال کي سرکاری تائید کبهی نهین هوئي اگر مسوده هذا کو اصلاح شده کونسل تک ملتوی کرنا تجویز کیا جائے تو اسکو رد کردینا بهي علانیه ایسا هي آسان هے اور ابتر اگر اس مسوده کو آج پاس کرنے کي مرضي نه هو تو اسکو نا منظور کیا جاسکتا هے اور اگر کسي شخص کي یهه خواهش هو تو اسکو بعد مین پیش کیا جاسکتا هے لیکن میرے خیال مین زیاده آسان بهي تجویز هے که صرف اس امر کا فیصله کردیا جائے که آیا همین اس مسوده کو پاس کرنا چاهئے یا نهین-

" اسباره مین بهت کچهه کها جا چکا هے که آیا آپ رواج پر فی الواقع قیود عاید کررهے هین یا نهین- بعض اوقات کسي ایک واحد ممبر کي تقریر سے بهی یهه بات سمجهه مین نهین آتي که آیا اونکا یهه خیال هے یا نهین که بهت سی صورتون مین هم رواج پر قیود عاید کردینگے لیکن مین یهه تسلیم کرنے پر بالکل آماده هون که مقدمات کي ایک خاص تعداد ایسي هوگي جس مین ایکٹ کے پاس نه هونے کي صورت مین کوئی شخص آئنده اور کوئي شخص پانچوین پشت مین انتقال پر اعتراض کرنے کا حق ثابت کرسکیگا-لیکن اگر ایسا هو بهی جائے پهر بهي مجهے اسباره مین پورے طور پر یقین نهین هے که آیا ایکٹ مذکور کو پاس کرنے سے انکار کرنے کیلئے کافي دلیل هے اور بهت سے ایکٹ بهی تو پاس کئے گئے هین (چنانچه ایکٹ انتقال بهی اونهی مین سے ایکٹ هے جو زمینداروں کو سب سے زیاده عزیز هے) جنکي رو سے حقوق اور رواج محدود هوچکا هے- میرے خیال مین اسکو بطور ایسي دلیل کے پیش نهین کیا جاسکتا جس سے ایکٹ مذکور کا اثر کسی طرح زائل هو- ایکٹ هذا کو پاس کرکے هم کثیر التعداد فضول نالشات کے ارجاع کے امکان کا تدارک کرنا چاهتے هین- اس امر پر زور دیا گیا هے که پانچوین درجه کے بعد کے بهت سے مقدمات هائي کورٹ مین ناکام یا کامیاب نهین هوئے اور اس امر پر زور دیا گیا هے که انتقال یا تبادلات پر اعتراض کرنے مین بهت زیاده لوگون کو کامیابي نهین هوئي (اگرچه بعض لوگون کو کامیابی هوئي هے) لیکن وه اصل معامله یهه نهین هے- سوال تو یهه هے که کتنے لوگ نالشات دائر کرنے کي کوشش کرینگے ممکن هے که نالشات هائي کورٹ مین نه پهونچین مگر ماتحت عدالتون مین نالشات ضرور دائر هوتي هین-داخل خارج کے وقت همیشه شور وشر هوتا هے اور اگر یهه ٹهیک طور پر معلوم هوگیا که پانچوین درجه پر کوئي خاص قید لگا دي گئي هے جسکو مسوده کے ایک سب سے زیاده مخالف نے بهي معقول قید خیال کیا هے اور اگر یهه معلوم هو گیا که یهه قید عاید کي گئي هے اور که اوس درجه کے بعد کے وارثان بازگشت کي طرف سے کوئی نالشات دائر نهین هوسکتین تو اس سے اون لاولد مالکون کی جنکا کوئي نزدیکي رشته دار نهین هوگا ایک طرح کی حفاظت هوجائیگي اور اس سے اس قسم کي کوئی فضول نالشات دائر نهین هوسکینگي کیونکه وه شروع هي مین هي خارج هوجائینگی ...."

آنریبل خان بهادر فضل حسین—

" میں قواعد کے متعلق کچهه کهنا چاهتا هون معلوم هوتا هے که آنریبل ممبر مهتمم مسوده کو اسباره مین شک هے که آیا بروئے قواعد مسوده کو واپس لیا جاسکتا هے مجهے معلوم هوتا هے که ضوابط کے صفحه ۷۷ پر مطبوعه قاعده نمبر ۳۳ کي رو سے مسودات کو واپس لینے کا ضروري اختیار فی الواقع حاصل هوتا هے "۔

آنریبل مسٹر جوزف—

" هاں- مجهے معلوم هے که مسوده واپس لیا جاسکتا هے- لیکن تجویز تو یهه پیش کي گئي هے که مسوده کو آئنده کونسل تک ملتوی کر دیا جائے "۔

آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند—

حضور انور—میں یہہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آنریبل ممبر نے اسبارہ میں شک پیدا کر دیا ہے کہ آیا کوئی ...مسودہ ایک کونسل سے دوسری کونسل میں پیش کیا جاسکتا ہے - مثال کے طور پر میں یہہ گذارش کرتا ہوں ...سردار بہادر سردار گجن سنگھ کا مسودہ گذشتہ کونسل سے اس کونسل میں پیش کیا گیا تہا "۔

آنریبل مسٹر جوزف—

" کونسلیں ایک ہی انضباط کے تابع منتخب کی گئی تہیں - یہہ ابہی بیان کیا گیا ہے کہ ہم ...پنجاب کے ایک حصہ کے رواج کو دوسرے حصص میں زبردستی رائج کرنا چاہتے ہیں - میں یہہ تسلیم کرتا ...یہ ممکن ہے کہ خیال صورتوں میں لوگ کامیاب نہیں ہوسکینگے لیکن وہ بصورت دیگر نالش بہی ...نہ کرسکتے بہر حال ہمارے خیال میں ہم ایک حصہ کے رواج کو دوسرے حصہ میں جبراً نافذ نہیں ...ہے - میرا مطلب یہہ ہے کہ چونکہ ہم یہہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص پانچویں درجہ کے بعد نالش دائر نہیں ...کرے گا اسواسطے اس وجہ سے کسی شخص کو اس بات کی مخالفت نہیں ہوگی کہ وہ اس مقامی رواج ...نالش نہ کرسکے نہ پانچویں درجہ کے اندر نالشات دائر نہیں ہوسکتیں - یہہ بالکل ممکن ہے کہ رواج ہر ایک ...مختلف ہے - ایسے خاندان بہی ہیں جن کے رشتہ دار ایک خاص درجہ کے اندر فرض کرو کہ تیسرے درجہ ...اندر نالش دائر نہیں کر سکینگے۔

" میں کچہہ اور زیادہ کہنا نہیں چاہتا " اس معاملہ پر دونوں طرف سے کافی بحث ہو چکی ...اب ہمارے سامنے ایک ایسا مسودہ پیش ہے جس کی بابت اس کے مخالف یہہ تسلیم کرتے ہیں ...وجہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا مگر اس کا کوئی نقصان بہی نہیں ہوگا - اس مسودہ کی عبارت نہایت ہی ...ہے جس میں اس کو ڈسٹرکٹ فیکیشن کمیٹی کی بعض سفارشیں درج ہیں - جسمیں بقول سردار گجن سنگھ ...چیف کورٹ کے بہترین دماغ اور صاحبان فنانشل کمشنر بہادر اور بہت سے دیگر اصحاب شامل تہے جنکو ...زمینداروں کے مفاد کا یقیناً دل سے ایسا ہی خیال تہا جیسا کہ کسی اور شخص کو ہو سکتا ہے "۔

یہہ تحریک کہ مسودہ کو جیسا کہ اوسے منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا ہے پاس کر دیا جائے پیش ...منظور کی گئی۔

آنریبل خان بہادر فضل حسین نے تقسیم رائے کی تحریک کی اور کونسل کی رائے کی تقسیم ...حسب ذیل ہے :—

موافق (۱۴)

- ...آنریبل مسٹر فرانچ۔
- ...آنریبل مسٹر رائیٹ ۔
- ...آنریبل خواجہ یوسف شاہ۔
- ...آنریبل مسٹر میتارڈ۔
- ...آنریبل مسٹر گبسن۔
- ...آنریبل سردار گجن سنگھ۔
- ...آنریبل پنڈت جواہر لال۔
- ...آنریبل مسٹر ووڈز۔
- ...آنریبل بخشی سوہن لال۔
- ...آنریبل مسٹر ٹاؤن زنڈ ۔
- ...آنریبل مسٹر جوزف۔
- ...آنریبل کرنل ڈیوڈسن۔
- ...آنریبل مسٹر فیگن۔
- ...آنریبل مسٹر ہیلیفکس۔

مخالف (۷)

- آنریبل کپتان گوپال سنگھ۔
- آنریبل چوہدری لال چند۔
- آنریبل سید مہدی شاہ ۔
- آنریبل مخدوم راجن شاہ۔
- آنریبل مسٹر فضل حسین۔
- آنریبل مرزا اکرام اللہ خان۔
- آنریبل ملک محمد امین خان

لہذا تحریک منظور ہوئی۔

مسودہ میعاد (رواج) پنجاب

آنریبل مسٹر جوزف —

" یور آنر - مجھے بد قسمتی سے منتخب کمیٹی کی ایک رپورٹ پیش کرنے کا فرض ادا کرنا پڑا ہے جس سے میری مراد مسودہ میعاد (رواج) پنجاب کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ سے ہے مسودہ ہذا دیکھنے میں پچھلے مسودہ کی نسبت بہت زیادہ دہشت زا معلوم ہوتا ہے - لیکن دراصل یہہ بہت ہی سادہ ہے اب ہمیں صرف میعاد کے سوال سے تعلق ہے میں نے اس مسودہ پر کونسل کے گذشتہ اجلاس میں بحث کی اور تنقیح طلب امور کی تشریح کرنے کی حتے الامکان پوری کوشش کی منتخب کمیٹی میں ہم نے در حقیقت صرف ایک تبدیلی کی اور وہ دفعہ ۲ میں کی گئی ہے جو ایک مستثنیٰ کرنے والی دفعہ ہے اور جس کا تعلق اون نالشات کی میعاد کے سوال سے ہے جو ابھی تک دائر نہین کی گئین اور میعاد جواب تجویز کی گئی ہے وہ اوس میعاد سے کم ہے جو سابقہ نافذ الوقت قوانین کی رو سے مقرر تھی - دفعہ مذکور کو جیسا کہ وہ پہلے مرتب کی گئی تھی - گورنمنٹ ہند نے کسی قدر بھدی دفعہ خیال کیا تھا - اور گورنمنٹ ہند کی اس رائے مین ہم نے بھی منتخب کمیٹی مین پورا حصہ لیا ہے اور اس کی ہیئت کو بدلتے ہوئے اور اسکی زبان کو زیادہ سادہ کرتے ہوئے ہم نے اس مین ایسی تبدیلی کردی ہے کہ جس سے قانون مین کوئی تبدیلی کر دینے کے باوجود میعاد کسی صورت مین بھی بڑھ نہین سکیگی - دفعہ مذکور مین جیسا کہ اوسکو پہلے مرتب کیا گیا تھا یہہ مذکور تھا کہ ایسی نالشات ایک سال کے اندر دائر ہوسکینگی

" کسی ایسے امر کے باوجود جو دفعہ ہذا مین درج ہو کوئی شخص جسکو ایکٹ ہذا کے نفاذ کے وقت کسی ایسی نالش کو دائر کرنے کا حق حاصل ہو جسکے واسطے ایکٹ ہذا کی رو سے مجوزہ میعاد کا عرصہ اوس عرصہ سے کم تر ہو جو ایکٹ میعاد ہند یا ایکٹ انتقال پنجاب کی رو سے تجویز کیا گیا ہے اور جس کا حق نالش ایکٹ ہذا کے احکام کی رو سے مسدود ہو جاتا مجاز ہوگا کہ ایسے حق کو ایکٹ ہذا کے نفاذ سے ایک سال اندر استعمال کرے "

یہہ ہے وہ دفعہ جو مسودہ کو پیش کرتے وقت مرتب کی گئی تھی اور اس کا اثر یہہ ہے کہ اگر جدید ایکٹ کے نافذ العمل ہونے کے بعد کے دن کسی شخص کی میعاد گزر جائے تو جدید ایکٹ کی رو سے یہہ میعاد ۳۰۳ مزید ایام کیلئے بڑھ جائیگی -

ترمیم شدہ مسودہ مین اب یہہ دفعہ حسب ذیل ہے :—

" کسی ایسے امر کے باوجود جو دفعہ ہذا مین درج ہو کوئی نالش جس کے واسطے عرصہ میعاد مجوزہ بروئے ایکٹ ہذا اوس عرصہ میعاد سے کم تر ہو جو ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع و ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدی اراضی) سنہ ۱۹۰۰ع مین تجویز کیا گیا ہو ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کے ایک سال کے عرصہ کے اندر یا اوس عرصہ میعاد کے اندر جو ایسی نالش کے لئے ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع یا ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدی اراضی) سنہ ۱۹۰۰ع کی رو سے تجویز کیا گیا (دونون مین سے جو عرصہ پہلے ختم ہو) دائر ہو سکتی ہے -

یعنی ایک سال کی میعاد کو ہم اس شرط کے تابع بڑھاتے ہین کہ یہہ ایک سال کے اندر ختم نہین ہو جائیگی منتخب کمیٹی نے صرف یہی ایک تبدیلی کی ہے اور اب مین یہہ تحریک کرتا ہون کہ مسودہ پر غور کرنے کے بعد اوسکو پاس کر دیا جائے -

آنریبل چوہدری لال چند؟ / آنریبل بھائی گوپال سنگھ —

یور آنر :— مین یہہ تحریک کرتا ہون کہ مسودہ کو سرے سے نامنظور کر دیا جائے اور یہہ عرض کرتا ہون کہ ان سب قوانین رواج کا مقصد یہہ ہے کہ کسانون کی زرعی اراضی کو اون لوگون کے قبضہ مین جانے سے محفوظ رکھا جائے جو پچھلے تو پندہ مالکون کی اولاد یا یکجدی ہون اگر قوانین رواج کے بر عکس انتقالات کے برخلاف نالشات کی میعاد کو ۱۲ سال سے گھٹا کر ۶ سال یا تین سال

کر دیا گیا تو اس سے قانون کا مدعا فوت ہو جائیگا - ہندوستان کے زمیندار عام طور پر ناخواندہ اور اپنے حقوق کی حفاظت میں سست ہیں - وہ ضروری کارروائی کرنے میں مستعد نہیں ہیں - یہہ ہر شخص جانتا ہے کہ مرتہن یا مشتری راہن یا بائع کے بہ نسبت اشخاص کی نسبت ہمیشہ فائدہ میں ہوتے ہیں جو اشخاص زمین پر روپیہ منافع کی غرض سے لگاتے ہیں وہ ایسی حالات پر جن میں اونکے مفاد پر حملہ کیا جائے اوس راہن یا بائع کے یکجدی شخص کی نسبت اعتراض کرنے کے زیادہ بہتر طور پر اہل ہوتے ہیں جو عام طور پر فضول خرچ یا اوباش ہوتا ہے یا جوا اور بہت سی بری عادات کا عادی ہوتا ہے -

* ممکن ہے کہ اوسکے حالات پراگندہ ہوں - لہذا وہ مرتہن یا مشتری کا آسانی سے شکار ہو جاتا ہے عام طور پر اوسکے لڑکے یا یکجدی اشخاص کا زمینداروں (کسانوں) کی جاہل سادہ لوح جماعت سے تعلق ہوتا ہے - فرض کرو کہ ۲۸ سال کی عمر کے کسی لڑکے کو یہہ معلوم ہو کہ اوسکے چچا نے اپنی زمین ۵۰۰۰ روپیہ کے عوض رہن یا بیع کر دی ہے اگر میعاد ۶ سال ہو تو کئی ایک وجوہات ایسی ہیں جن میں سے کسی ایک وجہ سے اوکا مذکور مرتہن یا مشتری کے برخلاف استقرار حق کی نالش دائر نہیں کر سکیگا - جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ قانون رواج کے برخلاف انتقال پر نالش نہیں ہو سکیگی اور رفتہ رفتہ کسانوں کی جگہہ وہ بڑے بڑے زمیندار لے لینگے جو اپنی اراضیات کو مزارعان تابع مرضی کو اجارہ پر دے دینگے —

* (الف) نوجوان مذکور ۱۸ و ۲۴ سال کے درمیان خام عقل ہونے کی وجہ سے ممکن ہے کہ اوسے طاقتور با رسوخ زمیندار یا سودار کی مخالفت کی جرات نہ کر سکے جس نے زمین رہن لی ہو یا خریدی کی ہو اور اگر اوسکو ۱۲ سال کی میعاد دیجائے تو اوسکو ۱۸ و ۳۰ سال کے درمیان مشتری یا مرتہن کے مقابلہ کی کافی جسارت ہو جائیگی -

* (ب) ممکن ہے کہ نوجوان مذکور ۱۸ سال کی عمر میں اپنے ذاتی خانگی معاملات میں حد سے زیادہ الجھا ہوا اور اتنا غریب ہو کہ اوس زبردست سودار یا زمیندار پر نالش کرنے کے لئے قرض دام نہ کر سکے یہہ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ سودار یا زبردست زمیندار اس بات کا انتظام کرنے کیلئے اپنا سارا رسوخ استعمال کریگا کہ نوجوان مذکور مقدمہ بازی کیلئے روپیہ قرض نہ لے سکے -

* (ج) فصلات کے خراب ہو جانے کی وجہ سے نوجوان مذکور کی مالی حالت پراگندہ ہو سکتی ہے اور یہہ ممکن ہوسکتا ہے کہ اوسکو ایسی حالت میں انتقال پر اعتراض کرنے میں سخت مشکل کا سامنا ہو کیونکہ یہہ سب لوگ جانتے ہیں کہ کافی روپیہ کے بغیر نوجوان مذکور زبردست زمیندار یا سودار کا ہرگز مقابل نہیں ہو خواہ اوسکا دعوے کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو - دوسرا امر یہ ہے کہ سودار یا زمیندار مذکور نوجوان شخص مذکور کو خواہ وہ پہلی عدالت میں مقدمہ جیت بھی جائے آرام نہیں لینے دیگا کیونکہ سودار یا زبردست زمیندار مذکور مقدمہ کو ہائی کورٹ تک پہونچادیگا جہاں وہ اچھے مقدمہ کی پیروی کیلئے بہترین وکیل کر سکیگا پس نوجوان مذکور کو یہہ معلوم ہوگا کہ اوسکو اپنے مقدمہ کی کامیابی کے ساتھہ پیروی کرنے کے لئے (خواہ اوسکا مقدمہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو) بہت سا روپیہ درکار ہے اور اوسکو ضروری رقم جمع کرنے میں کئی سال لگ جائینگے -

* (د) مقدمہ بازی کی تخفیف یقیناً مشتری یا مرتہن کے حق میں مفید ہوگی کیونکہ اونکو کسی حفاظت کی ضرورت نہیں ہے وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو قانونی مشورہ لے سکتے ہیں اور عام طور پر زمین کا بیوپار کرنے کے عادی ہوتے ہیں اور وہ اپنے حقوق کی نگہداشت اچھی طرح سے کرنی چاہتے ہیں - اگر کوئی قانون بنانا مقصود ہے تو وہ ایسا قانون ہونا چاہئے جس سے غریب اور حاجتمند لوگوں اور چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی کے حقوق کی حفاظت ہوسکے ورنہ ایکٹ انتقال اراضی کا مدعا فوت ہوجائیگا -

[باقی مضمون آئندہ]

۷۵ سی اس — ۳۸۰ — ۲۰-۳-۱۹۲۰ — ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۶] لاہور—۱۶-اپریل (مجریہ ۲۳-اپریل) سنہ ۱۹۲۰ع—یوم جمعہ [جلد ۴۸

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو
بغرض وضع آئین و قوانین منعقد ہوئی۔

(گذشتہ سے پیوستہ)۔

مضبوط اور معتمد کاشتکار ۵۰ سال کے عرصہ کے اندر اندر مفقود ہو جاوینگے اور کاشتکار اون بڑے بڑے
زمینداروں اور سوداروں کے مزارعہ قابل مرضی ہو جاوینگے جنہوں نے اون کے کہاتے خرید لئے ہونگے۔

(۵) جب ایک دفعہ طاقتور زمیندار اسامیات کو محسوس کرلے اک جائیداد کا میدان کے کمتر عوضہ

۱۱۷۳ پی جی جی

کی وجہ سے اونکی خرید اراضی مقابلۃً محفوظ ہوگی ہے تو اون کے دلوں میں کسانوں کو مختلف قسم کے غیر ضروری خرچ میں پڑنے کی ترغیب دینے کا لالچ پیدا ہو جائیگا اور اسطرح وہ چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی کسانوں کی تباہی میں ممد ہونگے۔

(۱) فرض کیجئے کہ ایک نابالغ لڑکے کو ۱۲ برس کی عمر میں کسی ایسے انتقال کا علم ہوتا ہے جو اوسکے مفاد کے خلاف ہو جب وہ ۱۸ برس کی عمر کا ہوگا تو ۶ سال کی میعاد ختم ہو جائیگی قانون کی رو سے اسے صرف تین سال اور ملینگے جن کے اندر ایک تو اوسے تمام زبردست بڑے بڑے زمینداروں کے مقابلہ میں استقراری نالش دائر کرنے کا فیصلہ کرنا ہوگا اور دوسرے روپیہ جمع کرنا ہوگا - آپ فرض کریں کہ وہ لوگ بالعموم ہے اور وہ اسی عیش آدمی کی سرپرستی میں ہے جسنے اچھے کپاؤ کو فروخت کر ڈالا ہے اور اب نابالغ کی زمین پر گزارہ کرتا ہے جسے وہ از روئے قانون منتقل نہیں کر سکتا - کیا ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ اوس عیش پرست آدمی کا اثر تین سال کے اندر اسقدر اٹھ جائیگا کہ وہ نابالغ قانون رواج کے مقابلہ میں انتقال کا دعوے کریگا ممکن ہے کہ نابالغ تین سال خود زمین کے واپس لینے میں صرف کردے جسکے بغیر اسے اون انتقالات کے خلاف اعتراض کرنے کا خواب تک بھی نہیں آ سکتا۔

" جو ممکن عذر تخفیف میعاد کے متعلق ظاہر کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ ۱۲ سال کے اندر ثبوت تلف ہو جائیگا۔

" اس کا جواب یہہ ہے کہ ہر ایک شخص کی نسبت یہہ متصور ہوتا ہے کہ وہ قانون سے واقف ہے اور خصوصاً اوس قانون سے جو کئی سالہائے گذشتہ سے نافذ العمل ہے مشتری آگاہ باشد کا مقولہ ایک مشہور و معروف مقولہ ہے جو شخص زمین خریدتا ہے یا کسی دیگر نہج پر زمین کے متعلق سودا کرتا ہے ضروری ہے کہ اوسے کسیقدر خطرہ میں ضرور پڑنا پڑتا ہے اوسے اپنی ذمہ واری پر ثبوت رکھنا ہوگا - ۱۲ سال کوئی اس قدر طویل عرصہ نہیں ہے جسکے اندر ثبوت تلف ہو جائے - علاوہ ازیں ایسے مقدمات میں عدالتوں کو اس بات کے دیکھنے کا پورا اختیار حاصل ہے کہ آیا کوئی انتقال قیمت لیکر اور قانونی ضرورت کے لئے کیا گیا ہے یا نہیں عدالت ایسی صورتوں کی تمیز کر سکتی ہے جن میں ثبوت مشتری یا مرتہن کے اچھے قصور کے بغیر تلف ہوا ہو اور ایسی صورتوں میں قانونی عدالتیں ہمیشہ مشتری یا مرتہن کے حق میں پوری رعایت دیتی ہیں - زیر ایکٹ میعاد قرضہ پنجاب قرضہ کی وصولی کا عرصہ میعاد ۳ سال سے بڑھاکر ۶ سال کر دیا گیا تھا حالانکہ ایسی نالشات کا عرصہ میعاد زیر ایکٹ میعاد ماسوا جو باقی ہندوستان پر اطلاق پذیر ہے تین سال ہے۔

" برخلاف اس کے نالشات استقرار یہہ زیر قانون رواج پنجاب کے عرصہ میعاد کو ۱۲ سال سے کم کرکے ۶ سال کر دینے کے متعلقہ موجودہ مجوزہ ترمیم مذکور کا بالا پالیسی کے مطابق نہیں ہے - ہم سب بڑے بڑے زمینداروں یا سرداروں اور ساہوکاروں کو پنجاب کے اون جفاکش کسانوں کی حفاظت کی خاطر اپنے مفاد قربان کر دینے چاہئیں جو افواج ہند کی پشت و پناہ اور سلطنت برطانیہ کے پشتیبان ہیں - اگر موجودہ راستہ اختیار کیا گیا تو صاف ظاہر ہے کہ ہم اونہیں مالکان اراضی جماعتوں کو نیست و نابود کرنے میں مدد دینگے اور وہی صورت حالات پیدا کر دینگے جو صوبجات متحدہ - بنگال اور انگلستان میں موجود ہے - پنجاب کے بڑے بڑے زمینداروں کو اپنے آپ کو وہ بڑی مچھلی ثابت نہیں کرنا چاہئے جو چھوٹیوں کو نگل جاتی ہے - ان وجوہات کی بناء پر مجھے افسوس ہے کہ میں قانون میعاد میں مجوزہ تبدیلی کی حمایت نہ کر سکا اور اسکی مخالفت کرنے پر مجبور ہوں۔

" ضمیمہ کی دفعہ (۲) ضمن (ب) اور دفعہ ۳ ضمن (ب) اور دفعہ (۶) ضمن (ب) کے متعلق میں حسب ذیل گذارش کرنا چاہتا ہوں:—

موجودہ ایکٹ میعاد کی رو سے کسی ایسے وارث کیطرف سے قبضہ اراضی دلائے جانے کی نالشات کا عرصہ میعاد جس نے مرتہن یا مشتری کے خلاف استقراریہ ڈگری حاصل کر لی ہو ۱۲ سال تھا دیکھو ایکٹ ۱ مجریہ سنہ ۱۹۰۰ع ضمیمہ کا اندراج ۲- میعاد کو گھٹاکر ۳ سال کر دینے سے ڈگری دار کو دقت کا سامنا ہوگا تخفیف میعاد کے حق میں کوئی دلیل پیش نہیں کی جا سکتی کیونکہ اس صورت میں ثبوت باطل ہونا قرار دیا ہے کیونکہ تنازعہ کا فیصلہ استقراریہ ڈگری کے ذریعہ ہو جاتا ہے کسی ایسے

ڈگری دار کی مثال لیں جو ایسے بائع سے دو مہینے بعد مر جائے اور اوسکے پیچھے ایک نابالغ لڑکا رہ جائے اگر وہ نابالغ لڑکا بائع کی موت سے ۲ سال کے اندر قبضہ کی نالش نہ کرے تو مجوزہ ایکٹ میعاد کی رو سے میعاد ختم ہو جائیگی کیونکہ میعاد بائع کی موت کی تاریخ ہی سے اوس نابالغ کے حق میں کم ہونی شروع ہوتی ہے چونکہ میعاد کی ابتداء اوس کے باپ کی حین حیات ہی میں ہو گئی تھی اس طرح اوسکے باپ کی حاصل کردہ ڈگری کالعدم ہو جائیگی کیونکہ ممکن ہے کہ نابالغ کا کوئی ایسا بالغ اور قابل رشتہ دار نہ ہو جو اوسکے حق کی نگہداشت پر رضامند ہو ایک اور ایسے ڈگری دار کی مثال لیں جو بائع سے پہلے مر جائے اور اوسکا بیٹا بائع کی وفات کے وقت ۱۸ برس کی عمر کا ہو - موجودہ قانون میعاد اوس لڑکے کو تین سال کا عرصہ دیگا جس کے اندر وہ نالش کر سکتا ہے ممکن ہے کہ لڑکا پہلے درجہ کا احمق - جاہل یا بے پروا ہو اور تین سال کے اندر قبضہ کی نالش کرنے میں غفلت کرے اس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ زمین مشتری کے پاس رہیگی اگرچہ قانوناً یہہ فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ فروخت قانونی ضرورت یا روپے کے عوض عمل میں آئی تھی -

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین —

" حضور انور — ایک یا دو معاملات ہیں جن کی طرف میں کونسل کی توجہ اور خاص کر آنریبل ممبر باہتمام و ز منتخب کمیٹی کے دیگر ممبران کی توجہ دلانی چاہتا ہوں - آپ دیکھینگے کہ دو دفعات ۴ اور ۶ جو زاو تجویز نالشات یا حقوق کے متعلقہ میعاد کے بارہ میں ہیں معرض وجود میں آئی ہیں منتخب کمیٹی کے ممبران کو یاد ہوگا کہ دوسرے مسودہ میں بھی اس قسم کے احکام موجود تھے جس میں اس بات پر بحث ہوئی تھی کہ آیا وہ حقوق جو جدید قانون کے اطلاق سے پہلے پیدا ہوئے ہیں جدید قانون کے ماتحت ہونے چاہئیں یا قدیم قانون کے اور اوس مسودہ میں جو ابھی پاس ہوا ہے ہم نے کامل غور کے بعد یہہ فیصلہ کیا تھا وہ تمام حقوق جو مسودہ کے قانون بننے سے پہلے پیدا ہوئے ہیں جدید قانون کی وسعت اطلاق سے خارج کر دینے چاہئیں اور میرے خیال میں اگر صرف مسودہ مذکور (نمبر ۱۱) کی دفعہ ۴ ضمن ہائے ۴ اور ۶ کی جگہ اس مسودہ میں رکھی گئی تو یہہ اعتراض رفع ہو جائیگا موجود مسودہ کی ضمن ہائے ۴ اور ۶ عملی طور پر وہی ہیں جیسا کہ وہ ضمن ہائے جو مسودہ نمبر ۱۱ میں موجود ہیں اور تمام معاملہ پر بحث کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ ایسے حقوق میں جو اس مسودہ کے پاس ہونے سے پہلے معرض وجود میں آگئے ہیں کسی قسم کی دست اندازی نہیں ہونی چاہئے " -

آنریبل مسٹر جوزف —

" جنابعالی — میں ایک امر ضابطہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں - مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر ایک ترمیم پیش کر رہے ہیں - خان بہادر میاں فضل حسین منتخب کمیٹی کے ممبر تو تھے مگر وہ اوس کے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکے اور اونہوں نے اپنی رائے تحریری طور پر پیش کردی تھی جس تحریک کی وہ اب تجویز کر رہے ہیں وہ ایک ترمیم معلوم ہوتی ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے اس ترمیم کے متعلق کوئی نوٹس موصول نہیں ہوا " -

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین —

" آنریبل ممبر باہتمام نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل بجا ہے اور میرے اس نوٹس نہ دینے کی صرف یہی ایک وجہ تھی کہ ہم میں سے بہت سے اصحاب کا یہہ خیال تھا کہ ان مسودات پر اوس فہرست امور (ایجنڈا) کی ترتیب سے غور کی جائیگی جو ہمیں ابتداء میں موصول ہوئی تھی اور اوس ایجنڈا میں ان مسودات پر غور کرنے سے پیشتر اون چار ریزولیوشنوں پر بحث ہونی تھی جو آج کے لئے رکھے گئے تھے - اور اس لئے ہمارا خیال تھا کہ جو کام آج ختم نہ ہو سکیگا وہ ۱۳ تاریخ کو پیش ہوگا - اس سے ترمیم کے پیش کرنے کے لئے کافی وقت مل جاتا - یہی وجہ ہے کہ میں نے اس مسودہ میعاد کا بغور مطالعہ نہیں کیا اور اوس کے متعلق میری ترمیم درج نہیں ہوئی میرے آنریبل دوست راؤ بہادر چودھری لال چند کی بھی یہی کیفیت ہے - اس میں شک نہیں کہ آج صبح ہمیں یہہ کہا گیا تھا کہ قواعد کی رو سے جیسا کہ وہ موجود ہیں ریزولیوشنوں کو اوس دیگر کام پر ترجیح نہیں دیجا سکتی جو کونسل کے لئے مقرر کیا گیا ہو " -

ہز آنر پریزیڈنٹ—

"اس وقت آنریبل ممبر فی الحقیقت کسی ترمیم کی تحریک نہیں کر رہے ؟"

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین—

"حضور والا میں چاہتا ہوں مگر کر نہیں سکتا تا وقتیکہ کارروائی چلانے کے قواعد کو مجھے ایسا کرنے کے قابل بنانے کے لئے معطل نہ کیا جائے۔ اس بات کا فیصلہ حضور والا پر ہے کہ آیا صورت معاملات کے خاص حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسا کیا جائے یا نہ۔ میں دیگر آنریبل ممبران کے ہمراہ جو میرے ساتھ شریک ہونے کے خواہشمند ہیں یہہ درخواست کرتا ہوں کہ کارروائی چلانے کے قواعد کو معطل کیا جائے تا کہ ہم ان دو ترمیموں کی تحریک کو سکیں جن میں سے ایک توفی الحقیقت مسودہ کے ارشاد کے متعلق ہے اور دوسری عرصہ میعاد کے اصلی اصول کے بارہ میں ہے۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

"میں جیسا کہ مجھے فی الحال صلاح دی گئی ہے کارروائی چلانے کے قواعد کو برطرف کرنا نہیں چاہتا۔ میرے خیال میں آنریبل ممبر کو اوس تحریک کے متعلق کو اصل آگے رو برو کچھ تقریر کرنی چاہئے جو مسودہ کے پاس کرنے کے متعلق ہے۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین—

"تو حضور اور دو باتیں جو میں کہنی چاہتا ہوں ایک یہہ ہے کہ اس مسودہ کی ضمن ہائے ۳ اور ۶ کی رو سے ایسے حقوق کے متعلق عرصہ میعاد میں تخفیف ہوجاتی ہے جن کے متعلق نالش کرنے کا حق پیدا ہو گیا ہو پہلے مسودہ نمبر ۱۱ میں یہہ صورت نہیں تھی۔ اس بات پر غور کرنا کونسل ہذا کے ممبروں کا کام ہوگا کہ آیا اس تمیز کو مد نظر رکھا ہوگی جس سے کسی شخص کے حقوق پر مخالف اثر پڑتا ہو وہ مسودہ کے متعلق رائے دینے کے معاملہ پر کس طرح غور کریں۔ دوسرا امر اصلی عرصہ میعاد کے متعلق ہے۔ موجودہ بل کی تشریحی ضمن میں صرف اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ ایکٹ ۱۔ مصدرہ سنہ ۱۹۰۰ع منسوخ کیا جاتا ہے۔ ایکٹ ۱۔ مصدرہ سنہ ۱۹۰۰ع میں صرف اون صورتوں کو ممنوع کرنے یا اوس کے لئے میعاد مقرر کرنے کے متعلق احکام درج ہیں جن میں کسی لاولد مرد مالک نے کوئی انتقال کیا ہو۔ موجودہ مسودہ زیادہ وسیع ہے کیونکہ یہہ انتقال کی اون صورتوں پر بھی اطلاق پذیر ہے جو کسی بیوہ کی طرف سے عمل میں آئی ہوں دوسرا اس کا نتیجہ یہہ ہے کہ قانون میں اون انتقالات کو جو ہوتا ہی سے قریباً کالعدم سمجھی جاتی ہیں وہی حیثیت مل جاتی ہے جو انتقالات من جانب مرد مالک کو۔ کسی شخص کے نالش کرنے کے حق پر یہہ ایک بڑی بھاری قید ہے اور جیسا کہ جناب غیر منقولہ کے معاملات میں بیشتر ازیں بیان کیا جا چکا ہے ایکٹ میعاد ہند کی رو سے عرصہ میعاد ۱۲ سال ہے اور ہم آخر باقی ہندوستان کی نسبت زیادہ ترقی یافتہ ہونے کا تو دعوے کر ہی نہیں سکتے اور میرے خیال میں اوس عرصہ کو جس کے اندر کسی شخص کے مفاد کے خلاف نالش دائر کی جا سکتی ہے باقی ہندوستان میں مروجہ میعاد سے زیادہ میعاد تک محدود کرنا کسی قدر قبل از وقت ہوگا اس لئے اس بناء پر یعنی یہہ کہ ۱۲ سال کے عرصہ کو گھٹا کر ۶ سال کر دیا گیا ہے میں اس مسودہ کے مخالف ہوں مجھے آنریبل ممبر بااہتمام سے عرصہ میعاد کو مزید طور پر تخفیف کرتے وقت اس بات کی توقع رکھنی چاہئے تہی کہ وہ اون وجوہات کو بیان کرینگے جن پر یہہ مبنی ہے اور اس کی کیا وجہ ہے کہ ۱۲ سال کا عرصہ جو ایکٹ میعاد ہند اور ایکٹ میعاد پنجاب نمبر ۱ - مصدرہ سنہ ۱۹۰۰ع کی صورت میں مناسب سمجھا گیا تھا اب بہت زیادہ خیال کیا جاتا ہے۔ جو تقریریں کی گئی میں اون سے اور بیان اغراض و وجوہات سے جو وجہ مجھے معلوم ہوئی ہے وہ صرف یہہ ہے کہ ہمیں کسی حقیقت کو شک یا تاریکی میں نہیں رکھنا چاہئے۔ اب وہ اصول تقریباً ایسے امر پر عائد ہوگا جو مشتری کی حقیت کے تاریکی میں نہ رکھے جانے کے حق میں ہو۔ آپ ۱۲ سال کی میعاد کو گھٹا کر ۳ سال یا ۶ سال کر سکتے ہیں۔ بہر حال کم و بیش اس کا مطلب ایسا ہی ہے۔ لہٰذا میں اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہوں کہ میعاد کو ۱۲ سال سے گھٹا کر ۶ سال کر دینے اور بعض صورتوں میں ۳ سال کر دینے کے لئے اس اصول

کی سادہ تعریف کو کہ حقیت کو دیر تک شک میں نہ رکھے کس طرح کافی سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر یہہ مسودہ قانون کی شکل میں پاس ہو گیا تو پنجاب میں سے اس سے سخت مشکل پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لعل بھار گو—

"حضور والا میں مسودہ کی جیسا کہ وہ ہے تائید کرتا ہوں دو اعتراضات ہیں جو اوس کے خلاف پیش کئے گئے ہیں — ایک اعتراض یہہ ہے کہ اس بات کی کوئی وجہ نہیں بتلائی گئی کہ کیوں عرصہ میعاد کو کم کیا جا رہا ہے — یہہ وجہ بالکل واضح ہے۔ ایک وجہ یہہ ہے (جیسا کہ پیشتر ازیں آنریبل مسٹر فضل حسین نے کہا ہے) کہ اوس عرصہ کو جس کے اندر منتقل کنندہ کا حق معطل یا شک میں رکھا جا سکتا ہے جہاں تک ممکن ہو کم کر دینا چاہئے۔ یہہ صرف ایک وجہ ہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ اس قسم کی نالشات ایسے عرصہ کے اندر دائر کی جانی چاہئیں جس میں شہادت قابل استفادہ ہو جب اس قسم کی نالشات انتقالات سے عمل میں آنے کے بہت عرصہ بعد دائر کی جاتی ہیں تو عدالت کے سامنے جھوٹی شہادت پیش کی جاتی ہے اور صحیح شہادت بمشکل پہنچتی ہے۔ میرے خیال میں یہی بڑی بڑی وجوہات ہیں جو ایکٹ ہذا کے انضباط میں مضمر ہیں۔ دوسرا اس اعتراض کو کہ ایکٹ میعاد حدی اراضی پنجاب مصدرہ سنہ ۱۹۰۰ع کو منسوخ کرنے سے یہہ ایکٹ اوس حد تک منسوخ ہو جائیگا جس حد تک کہ انتقال ملحقہ اب نہران کا بھی تعلق ہے سچ تو یوں ہے کہ ایکٹ مذکور اون انتقالات پر عائد نہیں ہوتا جو عورتوں کی طرف سے عمل میں آئیں صرف اون انتقالات پر عائد ہوتا ہے جو مردوں کی طرف سے عمل میں آئیں اور وہ بھی جدی جائداد کے متعلق اس لئے یہہ ایکٹ نالشات کے اوس عرصہ انتقال پر کسی طرح متاثر نہیں ہوگا جن میں انتقالات مردوں کی طرف سے عمل میں آتے ہیں۔

"میں اس تحریک کی تائید کرتا ہوں اور میرے خیال میں مسودہ کو اوس کی موجودہ شکل میں پاس کر دینا چاہئے"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

"حضور عالی—میں اس تحریک کی تائید کرتا ہوں۔ میری وجوہات یہہ ہیں کہ میرا یہہ پورا پورا یقین ہے کہ یہہ مسودہ اگر وہ قانون کی شکل میں پاس ہو گیا تو وہ زراعت پیشہ اصحاب کے لئے نہایت مفید ہوگا۔ اگر انتقال کے خلاف اعتراض کرنے کے حق کے نتیجہ معنی ہیں تو حضور والا میری یہہ گذارش ہے کہ اسے حتی المقدور جلد استعمال میں لانا چاہئے نہیں تو ان اشخاص کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے جن کے حق میں کوئی قانونی رواج مفید ہے۔ اگر نالش میں دیر ہوجائے تو منظوری اور رضامندی کے مخالف عذرات اوٹھائے جاتے ہیں۔ اسلئے میری یہہ بڑی قوی رائے ہے کہ اگر یہہ مسودہ قانون کی شکل میں پاس ہو گیا تو اس قسم کے قصبہ جات کو فائدہ پہونچیگا۔ میرے معزز دوست کپتان گوپال سنگھ کے اندیشے صحیح نہیں ہیں۔ اونہوں نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ تمام چھوٹے چھوٹے مالک مزارعان قابض مرضی ہو جائینگے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا کیوں ہوگا۔ میرے دوست نے اس معاملہ پر اسطرح پر استدلال کی ہے گویا کہ اونہیں کسی میعاد کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ غالباً یہی وجوہات ۱۲ سال کی میعاد پر عاید ہونگی۔ اسلئے مجھے افسوس ہے کہ میں اون کے ساتھہ اتفاق نہیں کرسکتا وہ کہتے ہیں کہ "اون ہمارے لئے ۶ سال ہو اور باقی ہندوستان کے لئے ۱۲ سال؟" جواب عالی میں یہہ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اسکی خاص وجوہات ہیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ہندوستان میں کوئی دوسرا صوبہ ایسا نہیں ہے جس میں یکجدی عدالت میں آنے اور محض رواج کی بناء پر انتقال پر اعتراض کرنے کے حقدار ہوں۔ اسلئے ہمارے حالات خاص ہیں اور جناب میری گذارش ہے کہ حقوق کی حفاظت اور قیمت اراضی کی افزائی یہہ تمام باتیں میرے اس خیال کی تائید کرتی ہیں کہ مسودہ مفید ثابت ہوگا۔ میں کپتان گوپال سنگھ صاحب کو یاد دلا دیتا ہوں کہ ایک اور صورت میں جسمیں اس سے زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے میعاد کا عرصہ ایک سال ہے۔ میری مراد قانون شفع سے ہے۔ کسی نے آج تک یہہ شکایت نہیں کی کہ شفع کا حق ایک سال تک محدود ہے۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ شفع کے مقدمات میں مدعی کو زر خرید عدالت میں جمع کرنا پڑتا ہے

اچھا تو اسی صورت میں صرف ایک استقراریہ نالش حاصل کرنی پڑتی ہے اور روپے کی ایک تھوڑی سی رقم لینی پڑتی ہے۔اسلئے جنابعالی میرے خیال میں میرے فاضل ندیم کے اندیشے صحیح نہیں ہیں اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہہ ایکٹ ان اصحاب کے فائدہ کے لئے ہوگا جن کے لئے یہہ منظور ہے"۔

آنریبل مسٹر جوزف—

"یورآنر—میں نے اب صرف چند ایک الفاظ ہی کہنے ہیں۔میں آنریبل مسٹر فضل حسین کے پانچ اعتراضات کا جواب دونگا۔مجھے حیرت ہے کہ اگرچہ وہ منتخب کمیٹی کے ممبر تھے میں نے یہہ اعتراضات اب پہلی مرتبہ ہی سنے ہیں۔جیسا کہ میں سمجھتا ہوں ان کا خیال ہے کہ مسودہ کی دفعات ۴ اور ۶ کسی حد تک ان نالشات کے عرصہ کو کم کردینگی جو پہلے دائر ہوچکی ہوں"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین—

"نہیں—ان حقوق کے متعلقہ نالشات جو پیدا ہوچکے ہوں"۔

آنریبل مسٹر جوزف—

"اگر وہ حقوق پیدا ہوگئے ہوں اور نالشات دائر کردی گئی ہوں تو پھر دفعہ ۴ کی روسے وہ محفوظ ہوجاتے ہیں کیونکہ دفعہ ۴ میں یہہ بات واضح طور پر درج ہے کہ ایکٹ اوس نالش پر متاثر نہیں ہوگا جو اوس کے نافذالعمل ہونے کی تاریخ پر کسی عدالت میں زیر تجویز ہو۔اگر برخلاف اس کے وہ دائر نہ کی گئی ہوں تو پھر دفعہ ۶ کی روسے وہی میعاد ہوگی جو قدیم قانون کی روسے تھی یا ایکٹ ھذا کی تاریخ نفاذ سے ایک سال دونوں میں سے جونسا عرصہ کمتر ہو۔یہہ ایک دفعہ ہے جو ایکٹ میعاد ھند کی دفعہ ۳۰ کی تمثیل پر پاس کی گئی ہے اور مجھے یہہ ایک بالکل معقول حکم معلوم ہوتا ہے۔پھر آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے یہہ بھی کہا تھا کہ اونہیں امید تھی کہ میں ان وجوہات کا ذکر کرونگا جن پر یہہ مسودہ مبنی ہے۔میرے خیال میں میں نے گذشتہ اجلاس میں کونسل کو اسکے متعلق کسیقدر تکلیف دی تھی اور اوس وقت کسی قدر تفصیل کے ساتھہ اس کا ذکر کیا تھا۔اصل نکتہ یہہ ہے جیسا کہ آنریبل پنڈت جواہر لعل نے بیان کیا ہے کہ ہم گواہی اوسوقت لینا چاہتے ہیں جبکہ وہ تازہ ہو اور ساتھہ اس کے ہم حق کو بھی محفوظ کردینا چاہتے ہیں۔آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین دریافت کرتے ہیں کہ چھہ سال میں کیا خاص نکتہ ہے کیوں نہ تین سال یا چار سال یا کوئی دیگر تعداد مقرر کی جائے۔آنریبل ممبر اور مفاد کاشتکاران کے بہادر حامی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ فضول اور نوجوانوں کے مفاد کی نگہداشت کرنی چاہئے جنکی المناک تصویر کھینچتے ہوئے اونہوں نے کہا کہ ممکن ہے کہ وہ پہلے درجہ کا کاہل ہو۔اسقدر بیوقوف ہو کہ چھہ سال کے عرصہ کے اندر نالش دائر نہ کرے یا اپنی درسی تعلیم میں انہماک سے زیادہ مصروف ہو یا عیش وعشرت کا ازبس دلدادہ ہو۔اچھا تو ایسا ہی شخص پھر ایک دلیل قدیم قانون کی روسے اوس بدنصیب لڑکے پر عائد ہوگی جسکی عمر ۱۲ سال کی ہو اور آنریبل ممبر کی دلیل عرصہ میعاد کو بڑھانے کے حق میں مکتفی ہے میعاد خواہ کوئی مقرر کی جائے۔آپ کو ایسی صورتیں ضرور ملینگی جن میں دقت کا سامنا ہو۔اصل میں ہم نے جو کچھہ کرنا ہے وہ یہہ ہے کہ ہم مناسب امور کا موازنہ کریں اور پھر کوئی معقول عرصہ مقرر کریں۔۶ سال کا عرصہ نہایت معقول سمجھہ کر مقرر کیا گیا تھا یا بالفاظ دیگر یہہ کہ یہہ عرصہ اس بات کے لئے کافی ہے کہ ہر ایک شخص کو نالش دائر کرنے کے لئے فیصلہ کرنے کا کافی وقت مل سکے اور اسقدر کمتر ہے کہ شہادت کے مفقود ہونے اور اوسکے مہمل ہونے میں دقت کا سامنا ہونے کا اندیشہ نہایت ہی دور ہو۔ضروری امور یہی ہیں جو ہمیں یاد رکھنے چاہئیں اب میں اس بات کی تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ پاس کیا جائے"۔

یہہ تحریک کہ مسودہ جیسا کہ اوسے منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا ہے پاس کیا جائے پیش ہوکر منظور ہوئی۔

التوائے کونسل

کونسل ۸ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع یوم دوشنبہ ساڑھے دس بجے تک ملتوی کی گئی۔

لاہور
۲۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع

ایچ ھیریسن
سیکریٹری لیجسلیٹو کونسل—

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو زیر احکام ایکٹ گورنمنٹ ھند سنہ ۱۹۱۵ع و قوانین و آئین وضع کرنے کی غرض سے جمع ہوئی۔

کونسل کا اجلاس بروز دوشنبہ مورخہ ۸ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع کو ساڑھے دس بجے صبح گورنمنٹ ہوس مین ہوا۔

حاضرین جلسہ

ھز آنر سر ایڈورڈ ڈگلس میکلیگن صاحب بہادر کے-سی-آئی-ای-و آئی-سی-ایس لفٹننٹ گورنر او صدر جلسہ۔

آنریبل مسٹر لیونس فرنچ-سی-آئی-ای و سی-بی-ای و آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر ولیم تھامسن رائٹ۔
آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ صاحب او-بی-ای۔
آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب سی-آئی-ای۔
آنریبل مسٹر ہربرٹ جان مینارڈ سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر بیسل تھیوڈور گبسن آئی-سی-ایس۔
آنریبل رائے بہادر چودھری لعل چند صاحب او-بی-ای۔
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ صاحب او-بی-ای۔
آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ صاحب او-بی-ای۔
آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لعل صاحب بھارگو۔
آنریبل مسٹر فرینک و یورلنگ وڈس۔
آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال صاحب۔
آنریبل سید مخدوم راجن شاہ صاحب۔
آنریبل خان بہادر میان فضل حسین صاحب۔
آنریبل مسٹر چارلس جوزف ہیلیفیکس سی-بی-ای۔
آنریبل خان صاحب مرزا اکرام الہہ خان صاحب۔
آنریبل مسٹر آسٹس الیگزنڈر آکرتھر جوزف آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان صاحب۔
آنریبل لفٹننٹ کرنل ڈیوڈ ویکڈونالڈ ڈیوڈسن ایم-ڈی-آئی-ایم۔
آنریبل مسٹر ہنرک ڈیوس مینکی سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس۔

حضور ملک معظم کے اعلان دربارہ اصلاحات کے متعلق ریزولیوشن

آنریبل خان بہادر میان فضل حسین —

"حضور والا! آج مجھے جو عزت کا موقع حاصل ہوا ہے کہ مین اوس ریزولیوشن کی تحریک کرون جو میرے نام درج ہے - یہہ ریزولیوشن حسب ذیل ہے :-

"کہ کونسل ھذا ھز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ کونسل ھذا کی طرف سے اوس کی مخلصانہ اطاعت گذاری اور عقیدت مندانہ وفاداری کے جذبات اعلی حضرت حضور ملک معظم ادام اللہ اقبالہ کی خدمت با برکت مین پہونچا ئے جاوین اور اوس شاہی اعلان کے لئے کونسل ھذا کی کمال شکر گذاری کا اظہار کیا جائے جو حضور ملک معظم نے مسودہ گورنمنٹ ھند کو اپنی شاہانہ منظوری عطا کرنے کے موقع پر جاری فرمایا اور جس کے ذریعہ اون ارفع اور اعلے اصول حکومت کی

تصریح کی گئی ہے جو آئندہ حضور ملک معظم کے افسروں کی پالیسی کا چراغ ہدایت ہوگی تا کہ ہندوستانی قوم سلطنت برطانیہ کے ایک مساوی الرتبہ رکن کی حیثیت سے کامل ذمہ وارانہ حکومت اور پوری پوری ملکی آزادی سے بہرہ مند ہوسکے - اور مؤید براں کونسل ھذا کی طرف سے شاہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کو اون کے ہندوستان میں تشریف آوری کے وقت نہایت وفا دارانہ اور دلی خیر مقدم کا یقین دلایا جائے۔

" حضور انور پہلے مجھے اوس تاخیر کی وجہ بیان کرنی چاہئے جو ہماری طرف سے اس موقع پر اعلیحضرت حضور ملک معظم ادام اللہ اقبالہ کی خدمت با برکت میں اپنی مخلصانہ اطاعت گذاری اور عقیدتمندانہ وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے واقع ہوئی ہے چونکہ اعلان ۲۴ دسمبر کو جاری ہوا اور چونکہ اعلان کے بعد یہہ پہلا ہی اجلاس ہے جو منعقد ہوا ہے اسلئے ہم اعلیحضرت حضور ملک معظم کی خدمت با برکت میں اپنی اطاعت گذاری کرنے کا اظہار کرنے میں یقیناً کسی دیگر کونسل سے پیچھے نہیں رہے یعنی جلدی سے جلدی جو موقع ہمیں ملا - کا ہم نے اوس سے فائدہ اوٹھایا ہے۔

" اس ریزولیوشن کی تحریک کرتے ہوئے میرے لئے یہہ ضروری ہے کہ میں اس اعلان کے موقع کا نہایت اختصار کے ساتھہ ذکر کروں اور پھر اوس وقعت کے متعلق چند الفاظ بیان کروں جو اس اعلان کو تمام ہندوستانیوں کی نظروں اور میرا یقین ہے کہ اون تمام اصحاب کی نظروں میں حاصل ہے جو ہندوستان کی ترقی کے خواہاں ہیں- اوس جد و جہد کی تفصیل یا اوس کے مختلف مراحل کا ذکر کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے جو اینکٹ اصلاحات کے پاس ہونے یا اعلان کے اجراء پر منتج ہوئی- اگرچہ یہہ تمام جد و جہد اور تمام مدارج طے ہوئی ہیں تاہم جس چیز کی ہم اب انتظار کر رہے ہیں وہ مستقبل ہے یعنی وہ وقت جس میں ہمیں اپنی محنتوں کا نہایت عمدہ پھل ملنے کی اُمید ہے جیسا کہ حضور انور کو معلوم ہے گذشتہ پانچ یا چہہ سالوں کے دوران میں ہماری سلطنت ایک زبردست دشمن کے مقابلہ میں ایک نہایت خونریز جنگ اور ایک عظیم الشان فتح کے حاصل کرنے میں مصروف تھی جو پروردگار عالم کی مہربانی سے اوسے نصیب ہوئی - اس جنگ میں صرف جسمانی طاقت کو جسمانی طاقت پر ہی کامیابی حاصل نہیں ہوئی بلکہ یہہ فتح جمہوریت اور لوگوں کے حقوق کے کامل اعتراف کے اصولوں کو خود اختیاری اور استبداد کے اون اصولوں پر حاصل ہوئی ہے جنہوں نے لوگوں کے دلوں کو ایک آہنی نظام میں جکڑ رکھا تھا۔ آخر الامر اس نے یہہ ثابت کردیا ہے کہ کوئی استبداد پسند خواہ وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو - خواہ اوس کا نظام کیسا ہی عظیم الشان کیوں نہ ہو اور خواہ اوس کا علم سائنس کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو لیکن ان تمام باتوں کی اوس وقت تک کوئی حقیقت نہیں جب تک کہ عظیم الشان انفرادی اہمیت اور احترام کے اصول کو تسلیم نہ کیا جائے - وہ تمام آہنی نظام برطانیہ کی نمائندہ انسٹی ٹیوشن کی بھاری طاقت اور تعاون باہمی (یعنی وہ حیرت انگیز اتفاق جو سلطنت کے مختلف حصوں میں موجود تھا) کے مقابلہ میں آ کر رہ گیا۔ اس میں شک نہیں کہ سلطنت کے تمام حصوں کو یکسان حقوق حاصل نہیں ہیں اور اگر سلطنت کی طاقت نہ ہوتی تو ممکن تھا کہ سلطنت کے یہہ حصے نا کام رہ جاتے۔ طاقت سے میری مراد اخلاقی طاقت روحانی طاقت اور اصلی طاقت ہے اور محض جسمانی طاقت نہیں ہے - یہہ اون کا اعتقاد تھا جس نے اونہیں اوس دن کا انتظار کرنے کے قابل بنادیا جب کہ سلطنت خونریز جنگ سے فارغ ہوجائے تا کہ اون تمام ممالک کو اون کا حق مل جائے جو سلطنت مشتمل تھی - شاہی اعلان کا یہہ ہی موقع تھا- یہہ ہی موقع تھا جبکہ یہہ خونریز جنگ ختم ہوئی اور جبکہ سلطنت اپنی کونسل ہائے صلح میں سلطنت کے مختلف حصص کے رتبہ کو بڑھا کر ایک مشترکہ بلندی پر لانے کی تجاویز پختہ کر رہی تھی - یہہ اسی سلسلہ کے ذیل میں تھا کہ اینکٹ اصلاحات کا مسودہ تیار کیا گیا وہ پختہ ہوا اور آخر کار پاس ہو گیا۔ لیکن حضور انور اینکٹ اصلاحات انجام کار ایک ایسا قانون ہے جس سے بہتر اس قسم کے کئی قانون مرتب ہوچکے ہیں اور جیسا کہ یہہ ہے یہہ صرف ایک عارضی قانون ہے۔ شاہی اعلان کی ایک نرالی شان ہے اور اوس شان کی جگہ دل میں ہے جس سے اون لاکھوں بنی نوع انسان کی خواہشات کی ہمدردانہ قدردانی ظاہر ہوتی ہے جن کے دل میں انگلستان کی نمائندہ انسٹی ٹیوشنوں کے رشک کی ایک خواہش پیدا ہوگئی اور جو اب نشو و نما پا رہی ہے - یہہ ہمدردانہ اعتراف کسی ایسے دیگر تمغائے آزادی کے مقابلہ میں

جو کسی قوم نے دوسری قوم کو عطا کیا ہو ایک نمایاں خصوصیت رکھتا ہے - دوسرا نکتہ جو خوش اسلوبی کے ساتھہ اعلان میں بیان کیا گیا ہے وہ یہہ ہے کہ یہہ ایک فیاضانہ قوم کا ایک غریب قوم کو محض ایک فیاضانہ عطیہ ہی نہیں ہے بلکہ یہہ باشندگان ہند کے اوس چیز کے حاصل کرنے کے موروثی حق کا اعتراف ہے جو برطانیہ نے از راہ عطوفت ہندوستان کو عطا کی ہے - اس عطیہ کے یہہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی شخص کسی غریب آدمی کو چند کوڑیاں دیدے بلکہ یہہ عطیہ اوس سرپرست کا عطیہ ہے جس نے نابالغ کو اوس کے بہہ ثابت کرنے پر کہ وہ اوس حق کے حاصل کرنے کا مستحق ہے اوس کا حق واپس کر دیا ہو - یہہ اپنا اور یہہ دینا انسانی تعلقات کی شریف ترین خصوصیت ہے یعنی جہاں دینے والا اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ موقع ایسا ہے جس کا تقاضا لینے والے کی ترقی کی طرف سے ہو رہا ہے - اور لینے والا بھی اوس فیاضانہ عطیہ کے لینے سے شرم نہیں کرتا کیونکہ وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اوس عطیہ کا مستحق ہے -

لیکن حضور والا یہہ تمام اصلاحات ملک کے لئے کوئی فائدہ مند نہیں ہیں کیونکہ ان تمام اصلاحات کو وہ لوگ جن کے ذمہ اونہیں عملی جامہ پہنانے کا کام سپرد کیا گیا ہے گزند پہونچا سکتے ہیں - با الفاظ دیگر یہہ کہ ان اصلاحات کے ذریعہ بھی کامیاب ہونے کی امید نہیں ہو سکتی اگر باشندگان ہند حضور ملک معظم کے افسروں کو انہیں کامیاب بنانا مقصود نہو - یہہ دونوں جماعتیں - ان دونوں گروہوں میں سے کوئی ایک - ان دونوں ذمہ وار اصحاب میں سے کوئی ایک اس ایکٹ کو بگاڑ سکتا ہے اور صرف ان دونوں کی شرکت عمل ہی اسے بنا سکتا ہے انہیں معنوں میں اعلان شاہی ایسی رہنمائی مہیا کرتا ہے جو بیشمار ایکٹوں سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی جب میں یہہ کہتا ہوں کہ دو جماعتیں ہیں جو ایکٹ ہذا کو کامیاب بنانے میں مدد دیسکتی ہیں تو میرے یہہ الفاظ بالکل صحیح نہیں ہیں کیونکہ اس اعلان کے ذریعہ جو تنبیہ باشندگان ہند کو کیگئی ہے وہ اس قابل ہے کہ وہ اوس پر غور کریں اور اسے مناسب احتیاط کے ساتھہ سوچیں - باشندگان ہند کا کوئی فریق بھی اگر چاہے تو ایکٹ ہذا کی کامیابی کو تقریباً نا ممکن بنا سکتا ہے - ہمارے مفاد متضاد واقع ہوئے ہیں - یہہ مفاد مختلف ہیں - اس ملک میں مسلمان بھی ہیں - ہندو بھی ہیں - سکھہ بھی ہیں - پھر یہاں دیہی جماعتیں ہیں اور شہری بھی - اگر ان جماعتوں - فریقوں اور قوموں میں سے کسی کے دل میں یہہ خیال پیدا ہو گیا کہ وہ اس کے راستے میں حارج ہو تو وہ اس ایکٹ کی کامیاب انجام دہی کے راستے میں آسانی کے ساتھہ رکاوٹ پیدا کر سکتا ہے - یہہ صرف تب ہی ممکن ہے جب کہ یہہ مختلف فریق - قومیں اور مذہب آپس میں یکجہتی سے کام لیں اور حضور ملک معظم کے افسروں کے ساتھہ خوشی سے سعی کے ساتھہ اور ایمانداری کے ساتھہ ملکر کام کریں کہ اوس عظیم الشان پروگرام کو کامیابی کے ساتھہ جاری رکھا جائے جو امر ایکٹ نے ہمارے سامنے رکھہ دیا ہے - اسلئے اس تنبیہ کے دینے میں اعلان نے وہ بہاری مدد دی ہے جو ایکٹ میں موجود نہیں ہے - اس میں شک نہیں کہ باشندگان ہند کے بعض فریق یا تو دیکھینگے کہ ان کی طرف توجہ نہیں دی گئی یا یہہ کہ ان کے حقوق کا کافی اعتراف نہیں کیا گیا اور بعض صورتوں میں ایسا خیال کرنے میں وہ حق بجانب ہونگے لیکن میں ہندوستان کے مستقبل کی خاطر ان سے یہہ اپیل کرونگا کہ وہ ملک کی آئندہ ترقی کے لئے قربانیاں کرنے کے لئے آمادہ رہیں اور آئندہ دس سال کے عرصہ کے لئے قربانی جاری رکھیں تا کہ وہ اپنے حقوق کو اوس وقت تک پیش از پیش محفوظ رکھہ سکیں جب کہ مکمل حکومت خود اختیاری کے راستہ کی پہلی منزل بخیر و خوبی طے ہو جائے - مجھے یقین ہے کہ وہ نئے خطرات جو ہمارے سامنے ہیں ہمیں بہت نقصان نہیں پہونچائینگے -

میں اراکین کونسل ہذا کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک ہمیں حضور ملک معظم کے افسروں کی دلی شرکت عمل میسر نہوگی تو ہم جاہل لوگوں کے لئے جو ملکداری کے فن عظیم سے بالکل بے بہرہ ہیں موجودہ حالات کا سلجھانا تقریباً نا ممکن ہو جائیگا - ہم نے ابھی بہت کچھہ سیکھنا ہے اور یہی ایک وجہ ہے جسکی بناء پر ہمیں برطانوی رعایا نے حکومت خود اختیاری کے راستہ پر صرف ایک قدم اوٹھانے کی اجازت دی ہے -

اس موقع پر میں یہہ ضروری خیال کرتا ہوں کہ میں ایک بات کو وضاحت سے بیان کروں جس کے متعلق بعض حلقوں میں غلط فہمی پیدا ہونے کا احتمال ہے - اور وہ یہہ ہے کہ تمام تعلیم یافتہ ہندوستانی اوس نہایت ہی اہم کام کو قدر دانی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو گذشتہ زمانہ میں

ملازمت عالی نے سر انجام دیا ہے وہ شخص جس نے مختلف گزشتہ عالی بندوبست کی مختلف رپورٹوں اور عرصہ سنہ ۱۸۶۰ء سے سنہ ۱۸۲۰ء تک کے مختلف کاغذات کو دیکھا اور اون کا مطالعہ کیا ہو وہ اوس بھاری مستعدی۔ اوس انصاف پسندی اور باشندگان ہند کو مدد دینے کی اوس آرزو خواہش کی جو ان کاغذات سے ظاہر ہوتی ہے تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔معمولی قسم کے تفصیلی معاملات میں بھی سرکاری عہدہ داروں نے جس فہم و فراست۔محنت و مشقت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے اوسے دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے میرے خیال میں میں یہہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے خیال کے صحیح طور پر قدر دانی نہیں کی جاتی جب یہہ کہا جاتا ہے وہ اوس کام کو قطعاً قدر دانی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے جو اون کے لئے ملازمت عالی نے سر انجام دیا ہے - یہہ صحیح ہے کہ جب کوئی نظام کم و بیش دقیانوسی ہو جائے اور لوگوں کا کوئی خاص فریق اوس نظام کو بدلنا چاہے تو اوس نظام کے حامیوں کو صدمہ پہونچائے بغیر اونکے لئے اوسکا بدلنا نہایت ہی مشکل ہے - اور جو شخص اسوقت خاص نظام کے متعلق کام کر رہے ہیں وہ غالباً ایسے معاملہ میں سمجھینگے کہ اوس خاص نظام پر نہیں بلکہ اون کی ذات پر حملہ کیا جا رہا ہے - میرے خیال میں اوس وقت ایسا طرز عمل انسانی طبیعت کا خاصہ ہے - میرے خیال میں نکتہ چینوں کے لئے یہہ امر طبعی ہے کہ وہ خاص خاص صورتوں پر حاشیہ چڑھا کر بات کا بتنگڑ بنالیں اور اوس تمام کارروائی کو بھلا دیں جو دوسروں نے یا ان کے پیشروؤں نے انجام دی ہو - لیکن یہہ گذشتہ زمانے کی باتیں ہیں -شاہی اعلان کے الفاظ کے مطابق زمانۂ ماضی میں خواہ نکتہ چینوں کی گرمجوشی نے کچھہ ہی کیا ہو اور خواہ کسی خاص نظام میں کتنے ہی نقائص کیوں نہ رہے ہوں ہمیں ان سب باتوں کو بھلا دینا چاہئے اور اگر کچھہ قابل عفو ہے تو ہمیں اوسے فراخدلی کے ساتھہ در گذر کرنا چاہئے - اس معاملہ میں پیغام کے الفاظ واضح ہیں -

"شاہی اعلان نے ہمیں اپنی آخری منزل مقصود کے متعلق پیغام دیا - یعنی مکمل حکومت خود اختیاری کا مطالبہ سلطنت برطانیہ کا ایک ذمہ دار رکن بننے کے نہایت مرغوب نصب العین کا مطالبہ اور جو کچھہ ہمیں ان تمام مقاصد کی راہ میں پہلے قدم کی صورت میں دیا گیا ہے وہ ہرگز ہرگز مفید ثابت نہ ہوتا اگر اس میں انسانی ہمدردی کی وہ چھاپ موجود نہ ہوتی جسکا احسان شاہی اعلان میں اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور وہ فقرہ معافی ہے۔حضور والا کے اوس ہمدردانہ غور کا جو حضور انور نے لوگوں کی التجاؤں اور نیز اون لوگوں کے مقدمات پر کیا جو فقرہ مذکور کی تحت میں آئے تعلیم یافتہ جماعتوں کی طرف سے کامل اعتراف کیا گیا ہے - وہ حضور انور کے اس بات کے لئے مشکور ہیں کہ حضور نے حتی المقدور مظلوموں اور بعض صورتوں میں لوگوں کے زخمی دلوں پر مرہم لگائی - ابھی بعض لوگ ایسے ہیں جو اوس ارحم کے منتظر ہیں جو حضور والا فقرہ معافی کی ان قیود کا کامل خیال رکھکر جو اوس پر شاہی اعلان کی رو سے عائد ہوتی ہیں ان پر فرمانے کے لئے آمادہ ہیں - ممکن ہے حکومت صوبہ کو اس معاملہ میں کلی اختیار نہو اور کہ وہ صرف ایسی سفارش کر سکتی ہے جو وہ لوگوں کی آسائش و آرام کی خاطر مناسب سمجھے ہم چاہتے ہیں کہ یہ کو آپ اوس سے زیادہ آگے نہ جائیں جو شاہی اعلان میں درج کیا گیا ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ اس معاملہ میں یورکم اور عامۃ الناس کے احساسات کا پورا پورا خیال رکھینگے اور اون پر ہمدردانہ غور فرمائینگے - یہہ معمولی باتیں (کیونکہ آخرالامر یہہ باتیں سیاسی ترقی کے عظیم الشان معاملات کے مقابلہ میں معمولی ہیں) جہاں تک کہ سکیم کے آئندہ عملدرآمد کا تعلق ہے ایک نہایت تسکین دہ اور عمدہ اثر رکھتی ہیں۔

" جہانتک کہ اس صوبہ کے غیر سرکاری یورپین اصحاب کا تعلق ہے مجھے یہہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ جیسا کہ وہ بمبئی یا بنگال کے مقابلہ میں اس صوبہ میں کمتر تعداد میں ہیں ہم اونکی حسن نیت کا بلا خوف و خطر اعتبار کر سکتے ہیں جب ہم اصلاحات کے اس کام کی ابتدا کریں - غیر سرکاری یورپین ممبران اور ہندوستانی غیر سرکاری ممبران کے باہمی تعلقات ہمیشہ نہایت عمدہ رہے ہیں - مثلاً مسٹر پار کو مرحوم اون کی تمام خواہشات میں اونکے نہایت پکے اور عزیز دوست رہ چکے ہیں -

" اس میں شک نہیں کہ اس وقت ہمارے سکھہ دوست مختلف قسم کے مطالبات پیش کرتے رہے ہیں لیکن مجھے ذرا بھی شک نہیں کہ پانچ دریاؤں کی اس سرزمین کی خاطر وہ اس بات کو محسوس کرینگے کہ جونہی کہ قواعد و ضوابط مرتب ہو جائیں آئندہ دس سال کے لئے مسلمان - ہندو یا سکھہ

اپنی باہمی رنجشوں کو قائم رکھنے سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ انہیں چاہئے کہ وہ آئندہ دس سال کے عرصہ میں ہر ایک قوم کے پاس جو کچھ اوسے ملا ہے رہنے دیں اور اسے مرتبہ کے بہترین فائدہ میں صرف کریں۔ اونہیں اس قسم کی ترقی کرنی چاہئے جس کی حالات اجازت دیں۔

"حضور انور مجھے یقین ہے کہ میں یہہ اُمید کرنے میں بجا ہوں کہ ان اصلاحات کا کام چلانے میں حضور ملک معظم کے افسروں کی شرکت عمل اوسی آزادگی سے میسر ہوگی جیسی حضور ملک معظم کی خواہش ہے۔ میں اونہیں غیر سرکاری ممبروں کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ وہ اپنی مجبوریوں۔ اپنی ناتجربہ کاری اور ہندوستان کے دیگر حصص کی طرح ترقی کرنے کی خواہش تسلیم کرتے ہیں اور کہ تعاون باہمی حاصل کرنے میں کسی ایسی چیز میں کوتاہی کرتے ہوئے نہیں پائے جائینگے جس کی واجبی طور پر ان سے توقع کی جائے۔ اور مجھے اعتماد ہے اوس عرصہ میں جب کہ ہم یہہ قواعد اور ضوابط مرتب اور انتخابات منعقد کر رہے ہونگے وہ شرکت عمل پہلے ہی سے شروع ہوگئی ہوگی اور اس منزل پر کسی قسم کا کوئی رنجش نہیں رہیگی۔ اس بات کی وجہ کہ کیوں میں یہہ چاہتا ہوں کہ یہہ قواعد و ضوابط مرتب کرنے اور انتخابات منعقد کرنے کی منزل سکون و امن سے گذرے۔ یہ ہے کہ ہمیں اُمید ہے کہ ہز رائل ہائنس شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز اصلاحات کو داخل العمل کرنے کے لئے یہاں تشریف فرما ہونگے۔ واقعی افسوس ایک ہوگا اگر ان انتخابات اور ضوابط کے مرتب کرنے کے دوران میں کوئی ایسی بات واقع ہوگی جس سے کسی قسم کی دل آزاری یا کوئی اضطراب یا کوئی اور ایسی شکایت پیدا ہو جائے جس سے اوس مدعا کو نقصان پہنچے جو شاہی اعلان کے مدنظر ہو۔ میں اپنی تقریر کو ان الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے لئے ہندوستان اور پنجاب چشم براہ ہیں تاکہ ہمیں اس کامل اور وفادارانہ محبت اور عقیدت مندی کے ظاہر کرنے کا موقع ملے جو ہمیں اپنے شہنشاہ سے ہے اور نیز مجھے اس بات کے اظہار کا موقع ملا ہے کہ خواہ ہماری خواہشات کچھ ہی ہوں۔ ہماری تکالیف کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ اپنے اندرونی معاملات میں ہماری مصائب خواہ کیسی ہی ہوں لیکن وہ فرض اور وفاداری اور اطاعت گذاری جو ہمیں شہنشاہ کی ذات مبارک سے ہے ایسے معاملات ہیں جن میں ملکی نظم و نسق روزمرہ کے واقعات یا سوالات جو وقتاً فوقتاً ملک کے سامنے پیش ہوں کسی طرح دست درازی نہیں کر سکتے۔

"ان معروضات کے ساتھ میں اس ریزولیوشن کو کونسل کے روبرو پیش کرتا ہوں"۔

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ—

"حضور والا—میں بھی اوس ریزولیوشن کی تائید کرنے کا ارادہ رکھتا تھا جس کی تحریک میرے آنریبل دوست نے کی ہے۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ میرے آنریبل دوست اس کی تحریک کرینگے تو میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اس کی تائید میں ایک تقریر کروں۔

"یہہ ریزولیوشن محض رسمی نہیں ہے بلکہ یہہ لکھوکھا باشندگان پنجاب کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتا ہے ہم جو کونسل ہذا کے منتخب شدہ ممبر ہیں اپنے فرائض کی بجا آوری (یعنی عوام الناس کی نیابت) میں کوتاہی کرینگے اگر ہم نے یہاں اوس مخلص شکر گزاری کا اظہار نہ کیا جس سے حضور ملک معظم دام اللہ اقبالہ کے اعلان شاہی کے لئے پنجاب کے تمام لوگوں کے دل لبریز ہیں۔ یہہ اعلان ایک ایسے دل سے نکلا ہے جو سچا بھی ہے اور پاک بھی۔ اور یہہ اس راست بازی اور پاکیزگی قلب کی نتیجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت حضور ملک معظم نے تمام باشندگان پنجاب کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ دیہاتی مزدور کی غریبانہ جھونپڑی سے لیکر شہر کے رہنے والے شخص کے عالیشان مکان تک حضور ملک معظم کی تعریف و توصیف کے گیت گائے جا رہے ہیں یہہ نہایت ہی ضروری ہے کہ اعلیٰ حضرت حضور ملک معظم کی پنجابی رعایا کے دلی شکریہ کے یہہ جذبات بادشاہ سلامت کی خدمت بابرکت میں پہنچا دئے جائیں وہ ترحم خسروانہ جو حضور ملک معظم نے سیاسی اسیروں کو معاف کرنے میں ظاہر فرمایا ہے عین مشرقی خیالات کے مطابق ہے اور ہمارے مشرقی ملک کے باشندوں کے دل تسخیر کرنے میں جادو کا سا اثر رکھتا ہے۔ جس وسیع پیمانہ پر پنجاب میں فرمان شاہی کی تعمیل کی گئی ہے ہم اوس کے لئے حضور انور کی گورنمنٹ کا دلی شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ او

اوس کے لئے حضور انور کا نام گرامی لارڈ ہارڈنگ بہادر کی طرح زندہ جاوید رہیگا۔ حضور والا میری گستاخی کو معاف فرمائینگے اگر میں نہایت ادب و احترام کے ساتھ یہ عرض کرنے کی جرأت کروں کہ یہہ ترحم رفتہ رفتہ عطا کئے جانے کی بجائے اب فی الفور انتہائی حد تک مرحمت فرمایا جائے - اس طرح فیاضانہ کارروائی کی اہمیت میں بھاری اضافہ ہوجائیگا اور باشندگان پنجاب کی شکرگذاری کی بھی کوئی انتہا نہیں رہیگی۔

باشندگان پنجاب اوس وقت کا بڑے شوق کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں جبکہ مارشل لاء کے زمانہ کے اور دیگر سیاسی اسیروں کو بھی جو ابھی تک جیلخانہ میں ہیں یا جنہیں سزائے جرمانہ ملی ہوئی ہے معاف کر دیاجائیگا اور اونہیں امید ہے کہ اونکی معافی کے احکام عنقریب صادر ہونگے۔ پنجاب کے اون اخبارات کو بھی جو ابھی تک قانون کی گرفت میں ناچار ہیں آزاد کیا جائے - ہمیں یہہ بھی امید ہے کہ پنجاب کے سرکاری عہدہ دار بہ تعمیل فرمان شاہی رعایائے پنجاب اور اونکے لیڈروں کے ساتھ ایسی خوش اخلاقی سے پیش آئینگے جس سے وہ پنجاب کے لوگوں کے دلوں کو ویسا ہی تسخیر کرینگے جس طرح حضور ملک معظم نے کیا ہے

حضور ملک معظم کے فرمان شاہی کی تعمیل صرف ہندوستانی لیڈر گورنمنٹ اور سرکاری عہدہ داروں ہی کا فرض نہیں ہے بلکہ رعایا کا بھی ویسا ہی فرض ہے کہ وہ گورنمنٹ اور اسکے عہدہ داروں کے ساتھ کامل طور پر ملکر کام کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں اور کہ کسی ایسے فعل کا ارتکاب نہ کریں جس سے اون گذشتہ واقعات کی ناگوار یاد دلوں میں تازہ ہو جو جیسا کہ حضور ملک معظم کا اصلی منشاء ہے بالکل فراموش اور محو ہوجانے چاہئیں۔ ہر ایک سمجھدار پنجابی کا یہہ فرض ہے کہ وہ اسبات کا خیال رکھے کہ اونکے اہالی وطن میں سے کوئی بھی اس قسم کے خیالات کو دل میں جگہہ نہ دے جنکا نتیجہ راعی اور رعایا کے درمیان نااتفاقی کا پیدا ہونا ہو۔ یہہ خیال کہ کوئی شخص اوسوقت تک کسی ملک یا قوم کا لیڈر بننے کے قابل نہیں ہے جب تک کہ وہ بغاوت اور بلوہ کے مقدمات میں بار بار قید نہ ہوچکا ہو کبھی بھی پنجابیوں میں پیدا نہیں ہونے دینا چاہئے۔ پبلک میں تقریر کرنے والوں کو بھی دلسے یہہ خیال بالکل نکال دینا چاہئے کہ جب تک اون کی تقریروں میں گورنمنٹ کے خلاف سخت سست الفاظ نہ کہے جاویں وہ تقریریں ایسی ہیں جیسا کہ کھانا بغیر نمک کے۔

" آنریبل سوندرا ناتھہ بینرجی جو ابھی کل کی بات ہے تمام سیاسی حلقوں میں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور وہ بزرگ خاتون مسز بسنٹ صاحبہ جسکی تعظیم و تکریم اوسی طرح سے کی جاتی تھی جس طرح ایک ماں کی - اور وہ دانا مدبر لارڈ سنہا صاحب جونیشنل کانگرس کے صدر جلسہ منتخب کئے جاچکے ہیں - ان تمام قابل ہستیوں کو آج عام جلسوں میں کھلم کھلا اسبات پر کوسا جا رہا ہے کہ وہ اسبات کی تلقین کرتے ہیں کہ نوجوانوں کو انتہائی کارروائی سے الگ رہنا چاہئے اور اپنے سیاسی مطالبات میں اعتدال سے کام لینا چاہئے۔ پنجاب کے لوگوں کو ان کے خلاف احساس میں کبھی حصہ نہیں لینا چاہئے۔ ملک کے لیڈروں کا یہہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے اہل وطن کو سیدھے راستہ کی طرف لے جائیں نہ یہ کہ خود اپنی تقریروں پر تالیاں بجتے ہوئے دیکھکر اور عام جلسوں میں عزت حاصل کرنے کے خیال سے گمراہ ہوجائیں اور اس طرح اپنی باگ اون انتہا پسندوں کے ہاتھ میں دے دیں جنکی حب الوطنی اس سے زیادہ نہیں ہے کہ وہ گورنمنٹ اور اوس کے عہدہ داروں کی مخالفت کریں اور ایسی تقریریں کریں جن سے قانون کی خلاف ورزی ہو۔

" گورنمنٹ کا یہہ ایک اہم فرض ہے کہ وہ ملک میں امن قائم کرے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ گورنمنٹ اور اوس کے عہدہ دار صرف ایک خاص حد تک برداشت کر سکتے ہیں - اس قسم کی انتہائی کارروائیں یقیناً ہماری امید افزا آئندہ زندگی کو بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔ ہندوستانیوں کو ایکٹ اصلاحات کے فائدوں سے محروم کراتی ہیں اور حضور ملک معظم کے اس ارفع خیال کے راستہ میں روکاوٹ پیدا کرتی ہیں کہ ہندوستان کو بتدریج کامل حکومت خود اختیاری عطا کی جائے۔ ایکٹ گورنمنٹ ہند اور اعلان شاہی کے پاس ہونے کے بعد اس ملک میں ایک دور جدید کی ابتدا ہوئی ہے۔ سرکاری عہدہ داروں اور رعایا دونوں کو اب ایک نئی راہ کو اختیار کرنا چاہئے۔ ہمکو یاد رکھنا چاہئے کہ اب وہ دن نہیں رہے

چونکہ وہ الفاظ "سب بھی" اور "جی حضور" سننا چاہتے تھے اور کہ جب تک وہ رعایا کے ساتھہ ملکر کام نہیں کرینگے سلطنت کا انتظام خوش اسلوبی کے ساتھہ نہیں ہوسکیگا۔ اسی طرح لوگوں کو بھی جان لینا چاہئے کہ سرکاری عہدہ داروں سے الگ رہنے اور گورنمنٹ اور رعایا کے درمیان نا اتفاقی کا بیج بونے سے وہ محض اپنے بھائیوں کو دھوکہ دینگے۔الغرض اب دونوں فریقوں کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھہ دلی صفائی سے ملنے کے لئے تیار ہوں۔مصرعہ

تب مزا الفت کا ہے کچھہ میں بوجھوں کچھہ تو بوجھے

"یہہ تمام باتیں کہنے سے میرا اصلی مدعا یہہ ہے کہ اعلان شاہی کے لئے اظہار شکر گذاری کا عملی طریقہ یہہ ہے کہ موجودہ سکیم اصلاحات کو کامیاب بنانے میں دونوں فریق بدل و جان شریک ہوں اور ملکر کام کریں۔

"ریزولیوشن کے آخری حصہ میں شہزادہ والا تبار کی ہندوستان میں تشریف آوری کا ذکر ہے اور ہر شخص جو پنجاب کے وفادارانہ خیالات سے واقف ہے فی الفور اسبات کو تسلیم کریگا کہ وہ خیر مقدم جو کیا جائیگا خالص اور سچا ہوگا جب شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز پنجاب کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمائینگے تو ان پر یہہ بات ثابت ہوجائیگی کہ پنجاب نے کس شوق اور محبت کے ساتھہ ان کا خیر مقدم کیا ہے۔

تمام فضائے پنجاب سے یہی ایک آواز نکلیگی—

اے آمدنت باعث آبادئ ما
ذکر تو بود زمزمۂ شادئ ما

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگہ—

"حضور انور—میں اس ریزولیوشن کی تہہ دل سے تائید کرتا ہوں جس کی تحریک میرے دوست آنریبل میاں فضل حسین نے اس قدر خوش اسلوبی سے کی ہے۔لیکن یہہ تائید کرتے ہوئے میں خصوصیت سے یہہ امر حضور انور کے گوش گذار کرونگا کہ دوران کارکردگی عدالت خاص ملتان کے تجویز کردہ تقریباً تمام ملزمان کی سزائیں معاف کردی گئیں اور رقوم ضبط شدہ کے شاہی اعلان کے اجراء سے پہلے ان تمام اشخاص کو آزاد کر دیا گیا مگر مقدمات سازش لاہور کے مجرمان کے ساتھہ مختلف سلوک کیا گیا۔ حضور انور آنجہانی ملتان والوں کے جرم مجرمان سازش لاہور کے جرموں سے کسی طرح تک کم نہیں تھے۔لیکن میرے خیال میں گورنمنٹ نے ازراہ نوازش ان تمام کو سیاسی وجوہات کی بناء پر معاف کردیا لیکن یہہ میرا ایک افسوسناک فرض ہے کہ میں یہہ بیان کروں کہ سازش لاہور کے مجرمان کو جنہوں نے غیر ممالک کے زیر اثر جرائم کا ارتکاب کیا اس قسم کی کوئی معافی نہیں دی گئی"۔

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر—

"میں آنریبل ممبر کو یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ بہتر ہوگا کہ وہ اس ریزولیوشن پر بحث کریں اور کہ انہیں کسی قسم کے بحث طلب مضامین کو لینے کی ضرورت نہیں۔تاہم بھی میں یہہ بات آنریبل ممبر پر چھوڑتا ہوں کہ وہ خود اس بات کا فیصلہ کریں"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگہ—

"حضور انور—میرا یہہ ارادہ نہیں ہے کہ میں کسی بحث طلب مضمون کو چھیڑوں لیکن میرا یہہ ارادہ ہے کہ میں خاص طور پر خاص عدالت ہائے لاہور کا مقدمہ حضور کے نوٹس میں لاؤں۔یہہ کوئی نیا مضمون نہیں ہے یہہ وہ مضمون ہے جس کا ذکر میں نے فسادات سے بہت عرصہ پہلے سنہ ۱۹۱۹ع کی تقریر کے بحث میں کیا تھا۔میں نے یہہ مضمون حضور کے ممتاز پیشرو کے گوش گذار بھی کیا تھا اور میرے پاس یہہ باور کرنے کی وجہ رہتی ہے کہ یہہ زیادہ تر مداخلت کی وجہ سے تھا کہ فالحال کوئی کارروائی نہ کی جاسکی۔

اب جب کہ اون میں سے بعض کے متعلق کارروائی کی جا چکی ہے مجھے واقعی اُمید ہے کہ حضور ملک معظم کے اعلان کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے ...."

آنریبل مسٹر فونیچ—

جناب عالی—میں ایک امر ضابطہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں-کیا مجھے یہہ پوچھنے کی اجازت ہے کہ اسکا رزولیوشن سے کیا تعلق ہے ؟ ۔

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر—

" یہی بات ہے جو میں آنریبل ممبر کو کہنی چاہتا ہوں—جو کچھہ آنریبل ممبر نے کہنا ہے میں اسکے سلسلہ کے لئے بالکل آمادہ ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ وہ فی الحال اپنے آپ کو موجودہ رزولیوشن کے الفاظ تک محدود رکھیں "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

حضور انور—بہت اچھا "۔

آنریبل خان صاحب مرزا اکرام اللہ خان—

" یور آنر—میں بدل و جان اس رزولیوشن کی تائید کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں-جو کچھہ میرے آنریبل دوست نے کہا ہے اس کے بعد اوس رزولیوشن کے متعلق تفصیل کے ساتھہ کچھہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں-جس کی میرے خیال میں تمام کونسل یکزبان ہوکر تائید کریگی۔ مگر میں چند ایک لفظ اپنی اور اپنے حلقہ انتخاب کی طرف سے کہنا چاہتا ہوں - اعلیٰ حضرت حضور ملک معظم کے تخت سے جو وفاداری ہمیں ہے وہ ہمیشہ ہی نہایت عقیدتمندانہ رہی ہے اور رہیگی۔ ہم حضور ملک معظم کے تخت کے پاؤں میں اپنا سب کچھہ قربان کرنے میں کسی دوسرے سے پیچھے نہیں رہے اور نہ ہی ہم اگر کوئی اور موقع آیا تو ایسی قربانی کرنے سے کبھی دریغ کرینگے - وہ اعلان جو شاہی چشمہ فیض سے جاری ہوا ہے اوس نے ہندوستان میں اور اوس کے سلسلہ میں پنجاب میں اوس نہایت نازک حالت کے بعد جس سے گذشتہ سال صوبہ گذرا ایک نئی روح پیدا کردی ہے اس اعلان کو بجا طور پر ہندوستان کا اعظم حقوق کہا جا سکتا ہے جس کے ہم معنے ایک دور جدید کی ابتدا میں جس کی لوگ دیر سے آرزو رکھتے تھے - اصلاح یافتہ ایکٹ گورنمنٹ ہند یقیناً حکومت کے موجودہ حالات سے کہیں بہتر ہے - اور ہم سب کو یقین ہے کہ عنقریب کامل ذمہ وارانہ حکومت کا نصب العین جیسا کہ اعلان شاہی میں اوس کی توضیح کی گئی ہے حاصل ہوجائیگا - اوس جنگ عظیم میں فتح حاصل کرنے کے بعد جس میں برطانیہ کلاں محض اصول آزادی کی حمایت کے لئے شریک ہوا تھا - یہہ قدرتی امر تھا کہ ہندوستانی رعایا کو یہہ سند عطا ہو - ہمیں صرف اس بات ہی پر کمال شکر گذاری اور اطمینان کا اظہار نہیں کرنا چاہئے کہ ہندوستان میں برٹش پالیسی کا نصب العین سیاسی آزادی کا اعلان ہے بلکہ اس بات پر بھی کہ اوس منزل مقصود کی طرف پیش قدمی کے لئے اوس نے ہمیں معقول ساز و سامان سے آراستہ کیا ہے -

" اعلان شاہی کے الفاظ کے مطابق " ایک جدید دور کی ابتداء ہوتی ہے " اور ملک کا مستقبل سرکاری عہدہ داروں اور رعایا کے تعاون باہمی پر منحصر ہے اور میں حضور انور کو یقین دلاتا ہوں کہ جدید سکیم اصلاحات کو چلانے اور اون بیش از بیش مراعات کو مد نظر رکھتے ہوئے جو کامل ذمہ وارانہ حکومت کے راستہ پر ہمارے پیش نظر میں سکیم مذکور کامیاب بنانے میں ہم گورنمنٹ کو ہر ممکن امداد دینگے-میں اپنے فرض میں کوتاہی کرونگا اگر میں اعلان میں مندرجہ ترحم خسروانہ کے مضمون کا ذکر—حضور ملک معظم کا شکریہ ادا کئے بغیر - اور آپکا اور هز ایکسیلنسی جناب وائسرائے کا شاہانہ ادا کئے بغیر کروں جنہوں نے حضور ملک معظم کی خواہشات کو فراخدلی کے ساتھ پورا کیا - عالی مشاہدہ تدبیر اور ترحم کی اوس کارروائی نے لوگوں کے دل اور خیالات پر اثر کیا ہے۔

" حضور انور کو میرے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ لوگ اوس موقع کا بڑے ذوق و شوق سے انتظار کر رہے ہیں جب ہز رائل ہائینس شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز ہندوستان میں تشریف فرما ہونگے اور مجھے یقین ہے کہ لوگ اونکا نہایت وفادارانہ اور دلی استقبال کرینگے - وہ موقع ہندوستان کے لئے ایک نہایت مبارک موقع ہوگا کیونکہ اوس وقت ملک کی ایک جدید پارلیمنٹ کا افتتاح شہزادہ والا تبار کے دست مبارک سے ہوگا "-

آنریبل رائے بہادر بخشی موہن لعل -

" حضور انور - اس ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے میں نہ صرف قسمت جالندھر کے علاقہ جات کی دیہی آبادی (جس کی اس کونسل میں نیابت کرنے کا مجھے فخر حاصل ہے) بلکہ صوبہ کی تمام جماعتوں اور اقوام کی عام اوس سے کہ وہ دیہی ہوں یا شہری نہ صرف صوبہ بلکہ تمام ہندوستان کے اندرونی جذبات کی ترجمانی کر رہا ہوں وہ سب اعلے حضرت حضور ملک معظم کے اوس شاہی اعلان کیلئے مشکور ہیں جو حضور ملک معظم نے مسودہ گورنمنٹ ہند کو اپنی شاہانہ منظوری عطا فرماتے وقت جاری کیا اور جس کے واسطے گورنمنٹ کے اعلے اور ارفع اصولوں کا اعلان کیا گیا - وہ حضور ملک معظم کے بدیں وجہ بھی ممنون احسان ہیں کہ اعلے حضرت نے ہندوستان کے سیاسی رتبہ کو برطانوی نو آبادیات کے برابر کردیا ہے جس کے ساتھ اونہیں مکمل ذمہ وارانہ حکومت کی تدریجی ترقی کی اُمید ہے اور نیز اُمید ہے کہ آخر کار اس ملک کے لوگ نہ صرف اپنے سیاسی حقوق کے لحاظ سے بلکہ اچھے معاشرتی - ذہنی اور تعلیمی موقعہ کے اعتبار کے لئے دنیا کی تمام مہذب قوموں کے ہم پلہ ہو جائینگے - وہ ایکٹ جس کو اعلی حضرت حضور ملک معظم نے اپنی شاہانہ منظوری عطا فرمائی ہے ہندوستان کے لوگوں کے لئے ایک نہایت طویل اندھیری رات کے بعد گویا نمود سحر ہے اور اوس نے باشندگان ہندوستان کے لئے سیاسی خود مختاری اور آزادی کے حصول کا ایک شاندار مستقبل اونکے سامنے رکھ دیا ہے جو کسی قوم کے اعلے ترین چال چلن - بہترین صحت - بھاری دولت فراوان خوشحالی اور نہایت مضبوط طاقت کا بنیادی پتھر ہیں - اس ملک کے لوگ شاہی اعلان کی اس خبر کو پڑھ کر بہت خوش ہوئے ہیں کہ حضور ملک معظم کا ارادہ ہے کہ وہ آئندہ موسم سرما میں ہز رائل ہائینس شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کو جدید چیمبر آف پرنسز اور برٹش ہندوستان میں جدید سلسلہ نظم و نسق کے افتتاح کے لئے روانہ کرینگے - اُمید ہے کہ شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کی مبارک تشریف آوری اور اوس موقع کی بدولت جو لوگوں کو ان کے دیدار فرخندہ آثار سے حاصل ہوگا رنجش کے تمام ممکن نشانات محو ہو جائینگے اگر ابھی تک کوئی ایسے نشانات ملک کے کسی حصہ میں لوگوں اور اون عہدہ داروں کے درمیان موجود ہوں جو گورنمنٹ کی طرف سے ذمہ وار ہیں - اور ہمیں کامل یقین ہے کہ اس ملک کے تمام لوگ ہز رائل ہائینس شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کو اونکی آئندہ تشریف آوری کے موقع پر ایک نہایت وفادارانہ اور دلی خیر مقدم پیش کرنے میں یکدل و یکزبان ہیں -

آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند -

" حضور انور - میں اوس ریزولیوشن کی تائید کرنا اپنے لئے ایک فخر سمجھتا ہوں جس کی آنریبل میاں فضل حسین نے ایسی حسن لیاقت کے ساتھ تحریک کی ہے - ایکٹ گورنمنٹ ہند کا پاس ہونا فی الحقیقت نہ صرف ہمارے ملک کی تاریخ میں ایک عظیم الشان واقعہ ہے بلکہ تاریخ انگلستان میں بھی وہ طریق جس میں برطانوی مدبرین نے ہندوستانی مسئلہ کو حل کیا ہے نہایت ہی قابل تعریف ہے جہاں وائسرائے اور حضور وزیر ہند کا ہمدردانہ طرز عمل جو اون کی متحدہ رپورٹ سے عیاں ہے از بس قابل تحسین ہے سچ تو یہ ہے کہ وہ دونوں اپنی اپنی جگہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں ہر دو دیوان ہائے کی مقررہ کمیٹی نے بعض پہلوؤں میں اس مسودہ کو ہندوستان کے حق میں بہتر بنایا اور ہمارے دل اون کے لئے شکر گذاری اور احسانمندی کے جذبات سے لبریز ہیں - ہر دو ایوان ہائے میں سے مسٹر مانٹیگو اور لارڈ سنہا نے اس مسودہ کو جس خوش اسلوبی کے ساتھ نبھایا وہ تدبر کے عظیم الشان کرشمے ہیں -

ہمارے دل ان اشخاص کے لئے شکریہ کے ساتھہ معمور ہیں جنہوں نے اس مسودہ کے پاس کرنے میں مدد دی لیکن آخری کرشمہ ایسا ہے کہ وہ افراد یا جماعتوں کے تمام دیگر افعال پر سبقت لے گیا ہے ۔ ہمیں اس مسودہ کو منظوری دئے جانے کے سوا کسی اور چیز کی توقع نہیں تہی جبکہ دفعتاً شاہی اعلان کی نعمت ہمیں عطا ہو گئی ۔ اس دستاویز کو بجا طور پر " ہندوستانیوں کی سیاسی آزادی کے حقوق " کا نام دیا گیا ہے حضور ملک معظم کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ کافی نہیں ۔ یہہ واقعہ ایک شاہی ایکٹ ہے اور حضور ملک معظم نے اپنی قلم کی ایک جنبش سے تمام مخالف الرائے اصحاب کو اپنے قدموں پر گرا دیا ہے اور اب سب ایسے اصحاب حضور ملک معظم کی اطاعت گذاری میں شریک ہیں ۔ وہ صدا جو ہندوستان کو اس اعلان کے ذریعہ پہنچی ہے اس نے تمام ہندوستانیوں کے دلوں کو خوشی سے بہر دیا ہے اور سب کے منہہ سے یہی صدا اور دعا نکل رہی ہے " یا رب رکھہ سلامت فرمانروا ہمارا " حضور ملک معظم نے لوگوں کو آپس میں ملکر کام کرنے کی تلقین کی ہے اور گورنمنٹ کے افسروں کو بہی یہی ارشاد کیا ہے کہ وہ بہی اسی طریق پر عمل پیرا ہوں اسلئے ایک دور جدید کی ابتدا ہوگئی ہے دنیا کی کوئی قوم شاہی الفاظ کا ایسا احترام نہیں کرتی جیسا ہم ہندوستانی کرتے ہیں ہماری تاریخ ایسی مثالوں سے معمور ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کو کثرت سے عقیدتمندانہ وفاداری رہی ہے ہندوستانیوں کے دل تسخیر ہوگئے ہیں اور ہم اسوقت حضور ملک معظم کے احکام کو بلا اتفاق لفظ بلفظ پورا کر رہے ہیں ۔ یہہ اس قسم کی شاہانہ نوازشیں ہیں جو لوگوں کو اس بات کی ترغیب دلاتی ہیں کہ وہ اپنا ایثار یا خون سلطنت کی حفاظت کے لئے بہادیں ۔ ہم کسی دباؤ کے زیر اثر عراق عرب ۔ فلسطین اور مشرقی افریقہ کو روانہ نہیں ہوئے تہے ۔ یہہ اونچی بڑی تنخواہوں کا لالچ نہیں تہا جس نے ہمارے لڑکوں میں فوج میں تعداد کثیر کے ساتھہ بہرتی ہونے کی ترغیب دی ۔ بلکہ میں کہونگا کہ یہہ محض عزت اور شان اور میدان جنگ میں سہرا حاصل کرنے کی خواہش تہی جس نے جنگی اقوام میں اسوقت اسقدر زبردست جوش خروش پیدا کر دیا جبکہ بوقت ضرورت پر رنگروٹوں کا مطالبہ کیا گیا تہا ۔ یہہ گورنمنٹ کی طرف سے پیش کردہ بہاری شرح سود نہیں تہی جس نے ہمارے بہائیوں کو قرضہ جنگ میں پانی کی طرح روپیہ بہانے کی ترغیب دی یہہ کسی دباؤ یا خوف کی وجہ سے نہیں تہا کہ غریب زراعت پیشہ اصحاب نے جو خود مقروض تہے ہزاروں کی مقدار میں قرضہ جنگ میں روپیہ دیا اس کی تمامتر وجہ وہ کامل احترام ہے جو اپنے شہنشاہ کی طرف سے ہمارے دلوں میں موجود ہے ۔ یہہ بات ہمیں انگریزوں نے نہیں سکہائی ۔ یہہ بات ہمیں اپنے آبا و اجداد سے ترکہ میں آئی ہے اور اسلئے یہہ ہمارا پیدائشی حق ہے ۔ یورپ کی مرکزی حکومت نے اس بات کو دل سے بہلا دیا جب اوس نے یہہ امید رکہی کہ جونہی کہ ہندوستان میں جنگ یورپ کی خبر پہنچیگی لوگ آمادہ بغاوت ہو جائینگے مگر اوسکا یہہ خیال غلط ثابت ہوا اونہوں نے ہمارے مسلمان بہائیوں کی نسبت غلط رائے قائم کی اونہوں نے ترکوں کو جنگ میں شریک ہونے کی ترغیب دی تہی تاکہ وہ ... کہ ہم اپنے شہنشاہ کے فرمان کی تعمیل کے لئے اپنے تفرقہ مٹا دیا کرتے ہیں اور کہ تاج کے ساتھہ وفادارانہ عقیدتمندی کے تعلقات محض رابطہ ... سب سے زیادہ مضبوط ہیں ہم نے اپنی اوس جان نثاری کا ثبوت دیا ہے جو ہمیں شہنشاہ کے ساتھہ ہے اور حضور ملک معظم کو یقین رکہنا چاہئے کہ جہاں تک ہندوستانی رعایا کا تعلق ہے اعلان کے الفاظ کا پورا پورا احترام کیا جائیگا اور اونکی لفظ بلفظ تعمیل کی جائیگی ۔ اہل ہنود اسے اپنی گیتا میں شامل کرینگے اور مسلمان اسکی ایسی ہی عزت کرینگے میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ حضور ملک معظم نے اپنے افسروں کو بہی تاکید کی ہے کہ وہ شرکت عمل کے ساتھہ کام کی ابتدا کریں ۔ اس پہلو میں یور آنر بہت کچھہ پہل کر چکے ہیں اور تہوڑے سے عرصہ میں حضور والا نے پنجابیوں کے دل تسخیر کر لئے ہیں مگر میں یہہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ابہی بہت کچھہ کرنا باقی ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اگر شاہی اعلان کو فی الفور عمل میں لانے کو ... مصروف ہیں اور حضور انور کے رو برو ہر ایک معاملہ پیش کرنے میں ابہی بہت کچھہ وقت لگیگا مگر نہاد شخص اکثر اس قسم کی تاخیروں کی کچہہ اور نہو پل کیا کرتے ہیں۔

" یہہ ریزولیوشن حکومت کے اون ارفع اصولوں کی یاد دلاتا ہے جو اللہ ہمارے راہ نما ہونگے اور اوس ذمہ داری کی جو عنقریب ہم پر عائد ہوگی ۔ اس ذیل میں میں نے اپنے ابنائے وطن سے چند ایک الفاظ کہے ہیں۔

ہم سے بعض کی یہہ رائے ہے کہ ہندوستان ... ابھی ... ہے یہہ بات ہے ... ہندوستان نے شکر گزاری کے ساتھہ
ں کو لینا چاہئے - اور سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے ہندوستان ... کرنی چاہئے بعض ایسے ہیں جو
کہتے ہیں کہ وعدے کو پورا نہیں کیا گیا اور اسلئے ہماری تسلی نہیں ہوئی - لیکن ایک بات ہر ایک
ں کو ماننی پڑتی ہے کہ ہم نے ایک قدم آگے کو ضرور اٹھایا ہے - ... اب ...
ن نکالنے اور اور حکومت کی عیب جوئی کرنے میں اپنی بہت طاقت زائل کر رہے ہیں - ہمارے اچھ
میں وہ آبادی کے مختلف فرقوں کی اس بوجھہ کے اٹھانے کی قابلیت یا ناقابلیت کے متعلق رائے
کرنے میں مصروف ہیں بعض تو ہر ایسی نمائندہ جماعت لعن طعن کرنے میں لگے ہوئے ہیں جس
اونکی منظوری حاصل نہیں کی یہاں تک کہ اس کونسل کو بھی جو قواعد مرتب کرنے کی غرض سے ایک
اس شوری کی حیثیت سے اجلاس کر رہی ہے ایک رجعت پسند جماعت خیال کیا جاتا ہے ایوان جماعت
یرہ کے باہر کے لوگ یہہ نہیں جانتے کہ اس ایوان میں قواعد پر کس آزادی کے ساتھہ بحث ہو
ہے اور کمشنر اصلاحات اسکا کس طرح استعمال کر رہے ہیں - اون کی اطلاع کے لئے بیان ... بیان کر
ہوں کہ آنریبل مسٹر ہیلیفیکس نے ہر ایک رائے کے آدمی کی بات کو نہایت متانت کے ساتھہ سنا ہے
ر ہر معمولی بات میں اونہوں نے عامۃ الناس کی رائے کو تسلی دینے کی کوشش کی ہے ایک بڑی
شی کے ساتھہ اپنی تجاویز اون کے پاس بھیج سکتے ہیں اور اونہیں یقین رکھنا چاہئے کہ اون کی تجاویز
نہایت اچھی طرح اور ہمدردانہ غور کیا جائیگا - بعض حلقہ جات میں اسبات کی کوششیں کی جارہی
ں کہ دیہی رائے کے اثر کو جس قدر ممکن ہو کم کیا جائے - اون سے میں یہہ کہتا ہوں کہ تمام سکیم کا کام
کی اگر دیہی رائے دھندگان نے شہری نمائندے بھیجنے شروع کردئے - کیونکہ اس سے رائے دھندگان اور ممبروں
درمیان ایسی کشیدگی پیدا ہوجائیگی جسے کوئی بھی پھر رفع دفعہ نہیں کرسکیگا - اسلئے میں اپنے قصباتی
ون سے یہہ التماس کرونگا کہ وہ اون انتخابوں کو چھین لینے کی کوشش نہ کریں جو دیہی جماعتوں کو
کی گئی ہیں بلکہ وہ انہیں اس بات میں مدد دیں کہ وہ اپنے میں سے موزوں آدمیوں کو منتخب کریں
القعداد آدمیوں کو اس بات کی کوشش نہیں کرنی چاہئے کہ وہ کثیرالتعداد آدمیوں پر اپنا اقتدار جمائیں -

" حضور والا - ابھی تک میں نے ریزولیوشن کے ایک حصہ پر بحث کی ہے - حضور ملک معظم
یہہ وعدہ ... فرمایا ہے کہ وہ اپنے فرزند دلبند شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کو دور ... کی بنا
کے لئے ہندوستان کیطرف روانہ فرماوینگے - میں اپنے حلقہ انتخاب کی طرف سے پورے طور پر اسبات کا یقین
میں اپنے آنریبل ندیم سے متفق ہوں کہ ہم ہزرائل ہائنس شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کا
وفادارانہ اور دلی خیر مقدم کرینگے - ان چند الفاظ کے ساتھہ میں ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں "-

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لعل بہار گو —

" حضور والا - ہندوستان کے طول و عرض میں کوئی ایسا دل نہیں ہے جو حضور ملک معظم کے
ں شاہی اعلان کے لئے دلی شکریہ اور وفادارانہ عقیدت مندی کے جذبات سے لبریز نہ ہو -

" ہندوستان میں شاہی الفاظ کچھہ ایسی تقدیس اور اہمیت رکھتے ہیں جو اپنی شان میں نرالی ہوتی
ملکہ یہہ کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے کہ ہر شاہی اعلان سیدھا لوگوں کے دلوں میں جاتا ہے اور ایک
انگریز طریق میں اونکے تصور کو مسخر کرلیتا ہے لیکن حضور انور تمام شاہی اعلانات میں سے وہ اعلان شاہی
ور ملک معظم نے مسودہ گورنمنٹ ہند کو منظوری دیتے وقت جاری فرمایا ہر ایک نقطہ خیال سے صف
ان جگہہ رکھتا ہے اور کوئی اظہار شکر گذاری خواہ وہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو ہندوستانیوں کے احساسات
الی کا عام طور پر اور پنجابیوں کے احساسات کی گہرائی کا خاص طور پر کافی اندازہ نہیں لگا سکتا - یہہ اعلان
ماسبق کی ۹ تاریخ میں ایک نہایت موزوں وقت پر آیا اس نے صرف زخمی اور مجروح دلوں کی
کام ہی نہیں کیا بلکہ فی الحقیقت یہہ اپنے ساتھہ دو نعمتیں لایا - اس نے زخموں کو بھرنے کے ساتھہ لوگوں
موے نو تازگی پیدا کردی - اسے نہ صرف گذشتہ زمانہ کی خلیج کو ملانا مقصود تھا بلکہ اس نے
ے لئے ایک راستہ بنانے کا وعدہ دلایا۔

" شاہی اعلان کی تعمیل میں کئی سیاسی و مارشل لاء قیدی اس صوبہ میں آزاد کئے گئے اور حضور انور کی بدولت کئی ویران اور بے خانمان گھروں کو مسرت اور آسائش نصیب ہوئی ہے کئی اشخاص کی آزادی کی بندشوں کو رفع کیا گیا ہے اور مجھے کامل یقین ہے کہ حکام متعلقہ شاہی اعلان کے الفاظ اور معنوں کی پوری پوری تعمیل کرینگے۔ میں اسی سلسلہ میں عرض کردینا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے لوگ اوس دن کا بڑے شوق کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں جب حضور انور کی سفارش اور وسیلہ سے اون قابل رحم اشخاص پر ترحم کیا جائیگا جنکے مقدمات ابھی زیر غور ہیں۔

" یہ عام موافق ایک عام قرینہ معاملہ ہے۔ اعلان شاہی کو بحیثیت اوسکے ایک نادر دستاویز ہونے کے اس بات سے اہمیت حاصل ہے کہ اسمیں اون ارفع اصولوں کا ذکر کیا گیا ہے جو آئندہ گورنمنٹ کی پالیسی کا چراغ ہدایت ہونگے اور کہ اوس نے ہندوستان میں برطانوی حکومت کے نصب العین کو صریح الفاظ میں ظاہر کردیا ہے یہاں شہنشاہ کے اپنے منہ سے ہمیں یہ الفاظ کہلواتا ہے کہ ہندوستان کو کامل ملکی آزادی عطا کی جائیگی اس نے ہندوستان کو سلطنت کے باقی حصوں کے ساتھ مساوی شرکت عطا کردی ہے اور اوسے سلطنت کے جزو ہائے لاینفک ہونیکے مقتضیٰ مساوی المرتبہ بنا دیا ہے۔

" سلطنت متحدہ کے نامور مدبرین عرصہ دراز سے ہندوستان کو اس وجاہت کا نقشہ دکھا رہے تھے اور ہندوستان کے ارباب سیاست کئی سالوں سے اس موجودہ سرزمین کے خواب دیکھ رہے تھے شاہی اعلان نے تمام شک و شبہ کو دور کردیا ہے اور دیرینہ آرزوؤں کو پورا کردیا ہے۔ شاہی اعلان کے ذریعہ حضور ملک معظم نے ہندوستان کے لوگوں اور گورنمنٹ کے افسروں کو ایک روشن پلیٹ فارم مہیا کیا ہے جو مکمل ذمہ دارانہ حکومت کے حصول کے لئے مضبوط طریق کا کام دیگا۔

" پرنس آف ہندوستان کے لوگوں کو اپنی روایات اور فطرت کے لحاظ سے خاندان شاہی کے رکنوں کے ساتھ محبت والفت ہے۔ یہہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہز رائل ہائینس شہزادہ والا تبار ڈیوک آف کناٹ کو خاصکر جبکہ وہ جدید چیمبر آف پرنسز اور جدید اسمبلی کونسل آف انڈیا کے افتتاح کے مبارک کام کے لئے ہندوستان میں تشریف لا رہے ہیں خیر مقدم کہتے وقت جو خوشی اور مسرت اہل ہند کو حاصل ہوئی اوس کی کوئی انتہا نہیں ہز رائل ہائینس شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کے استقبال کے لئے ہر ایک ہندوستانی دل سے ایثار اور وفاداری کے دلی جذبات نکلینگے جنہوں نے ازراہ کمال شفقت ہندوستان میں تشریف لانے کی تکلیف گوارا کی ہے اور جدید اصلاحات کے ساتھہ اپنا نام گرامی وابستہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

" ان چند الفاظ کے ساتھہ میں اس ریزولیوشن کی تہہ دل سے تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ—

" پنجاب کے سکھوں کی طرف سے (جو اپنے انگریزی ہم نبردوں کے ساتھہ پہلو بہ پہلو کھڑے رہے اور جنہوں نے اعانت برطانیہ کے لئے خون بہایا دار جنکی وفاداری تمام نازک وقتوں پر خاصکر بغاوت۔ جنگ کابل اور موجودہ عالمگیر جنگ میں غیر متزلزل رہی) میں اس ریزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں "۔

سکھوں کی طرف سے (جنکی خدمات۔ جوکہ پنجاب میں رہتے اور جنکی فوجی اور ملکی اہمیت اور جن کی افواج ہند میں طاقت حضور ملک معظم کو بخوبی معلوم ہیں اور جنکے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ ایک علیحدہ حلقہ انتخاب عطا کرنے سے ان سب کا اعتراف کیا جاچکا ہے) یہہ کہنا غیر موزوں نہ ہوگا کہ پنجاب کونسل میں اونکی نیابت مناسب طور پر اون کے لئے محفوظ ہوتی جائیگی۔

" ہم سکھہ اعلیٰ حضرت ملک معظم کی اوس دائمی گہری دلچسپی اور ہمدردی کے لئے مشکور ہیں جو وہ اپنی ہندوستانی رعایا کے حق میں ہمیشہ ظاہر کرتے رہے ہیں۔

" شاہی اعلان حضور ملک معظم کی اوس محبت کا مزید ثبوت ہے جو اونہیں اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھہ ہے۔

" ہندوستانی افواج نے تاج برطانیہ کے زمانۂ ماضی اور حال میں تمام نازک اوقات پر اپنی غیرمتزلزل وفاداری کا کامل ثبوت دیا ہے اور وہ ہمیشہ نمک حلال رہی ہے اور میں حضور انور کو اس بات کا مزید یقین دلانے کی جرأت کرتا ہوں کہ جب کبھی آئندہ کوئی بیرونی یا اندرونی مشکلات پیش آئینگی حضور ملک معظم کی ہندوستانی افواج جنکی نیابت کا کونسل ہذا میں مجھے انتہائی فخر حاصل ہے ہمیشہ کو وفاداری کے ساتھہ رہیگی اور خزانہ اونکی جان پر کھیلنے ہی پڑے جب تک اون کے جسم میں خون کا آخری قطرہ ہوگا اون کی وفاداری غیرمتزلزل رہیگی-اور کو رنمنٹ کا کوئی غنیم ہندوستان یا اوس کی گورنمنٹ کو دھمکی دینے کی کبھی جرأت نہیں کرسکیگا-اخیر میں میں پھر ایک دفعہ اس رزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں ۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ—

" حضور والا—میں اس رزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل خواجہ یوسف شاہ—

" حضور انور—میں اس رزولیوشن کی دل سے تائید کرتا ہوں-مجھے کامل یقین ہے کہ سکیم اصلاحات کے متعلق حضور ملک معظم کے افسر جو اس ملک میں ہیں اعلی حضرت ملک معظم کی پالیسی کو وفاداری کے ساتھہ سر انجام دینگے-لیکن ساتھہ ہی اس کے حضور انور میں اون نمائندوں کو جو اس کونسل میں کام کرینگے یہہ اپیل کرونگا کہ وہ افسروں کے ساتھہ ملکر کام کریں اور تعاون باہمی-باہمی اعتماد اور باہمی خوشنودی کے جذبات کو ترقی دیں-حضور والا نمائندوں کی کثیر تعداد اور خاص کر وہ امداد دے جو اس کونسل میں دیہی حلقہ جات انتخاب کی طرف سے منتخب کئے جاوینگے کام کے حق میں بالکل نئے ہونگے اور میں یہہ ضرور کہونگا کہ افسروں کے ساتھہ ملکر کام کرنے سے اونہیں کا فائدہ ہوگا کیونکہ وہ کام کے حق میں نئے ہونگے اور انہیں بہت کچھہ سیکھنا ہوگا میں یہہ بات اس اصول کی بناء پر کہتا ہوں کہ ہم ابتدائی میں کہ ایک بڑی تجارتی دوکان میں نئے نئے جونیئر حصہ داروں کو کام سیکھنے کے لئے کچھہ عرصہ کے لئے پرانے اور سینیئر حصہ داروں کے زیر ہدایت کام کرنا پڑتا ہے ان چند الفاظ کے ساتھہ میں اس رزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین—

" حضور انور—میں بھی اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل مسٹر میننارڈ—

" اس ریزولیوشن کے آنریبل محرک نے سرکاری افسروں کے جدید حلقہ انتخاب کے نمائندگان کے ساتھہ ملکر کام کرنے کی ضرورت جتائی ہے تا کہ اصلاحات کو تسلی بخش طریق میں نافذ العمل کیا جائے اس بات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ بعض ایسی باتیں کہی جاچکی ہیں جس سے لوگ یہہ یقین کرنے لگ گئے ہونگے کہ اس قسم کی امداد باہمی نہیں دی جائیگی-ایسی باتیں بعض سرکاری افسروں کی طرف سے اور نیز بعض غیر سرکاری اصحاب کی طرف سے کہی جاچکی ہیں-اس بات سے بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ بعض انگریز اگر اصلاحات کے مرتب کرنے کا کام اون کے سپرد کیا جاتا کوئی ایسی اصلاحات مرتب کرتے جو اس سے مختلف ہوتیں جسے اب قانون اور بادشاہ سلامت کی منظوری حاصل ہوئی ہے-یہہ بھی واضح ہے معلوم ہے کہ بعض غیر سرکاری اصحاب بھی نتیجہ کا کچھہ بنا دیتے-لیکن میں اس کونسل کے سرکاری ممبروں کے قدیم ترین ممبر کی حیثیت سے جس نے ۳۰ سال تک پنجاب کی خدمت کی ہے حضور انور اور نیز اس کونسل کو کامل شرکت عمل کا یقین دلاتا ہوں (نعرۂ تحسین) میں شرکت کی مشکلات کو نظر انداز نہیں کرونگا لیکن حضور انور اور اس کونسل کی توجہ اون ضمانتوں کی طرف مبذول کراتا ہوں جو افسروں کی طرف سے ایک مصمم اور دلی شرکت عمل کے متعلق موجود ہیں-

" کئی گذشتہ سالوں سے انگریزوں نے جن میں کئی غیر سرکاری اور کچھہ سرکاری اصحاب شامل تھے

یہہ اپنا اعتماد اور یقین ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں حکومت خود اختیاری اون تمام کوششوں کا صحیح نصب العین رہا ہے جو برطانیہ عظمی نے اس ملک میں کی ہیں-یہہ سچ ہے کہ کچھہ عرصہ سے سرکاری اصحاب کی طرف سے شاید اس قسم کا اظہار پہلے کی نسبت کسی قدر کم ہو گیا ہے-اسکی وجہ یہہ ہے کہ اس مسئلہ کی مشکلات جو اوس وقت کے بعد پیدا ہوئی ہیں دن بدن نزدیک آتی گئیں-یعنی یہہ سوال پیدا ہوگئے کہ اس نصب العین کو کسی طرح-کب اور کس حد تک عملی جامہ پہنایا جائے-جب یہہ سوالات ضروری سوالات ہو گئے تو اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ سرکاری اصحاب اپنے منہہ بند کرین-جونہی کہ وہ آئین پاس ہوگیا جس نے یہہ ظاہر کر دیا کہ اصلاحات کی نوعیت کیا ہوگی تو اس قسم کی خاموشی کی ضرورت اٹھہ گئی- قانون نے اون موہوم امیدوں کو پورا کر دیا جو پہلے موجود تھین اور اوس نے اون شکوک کو رفع کر دیا جو پہلے کس طرح-کس قدر اور کب کے سوالات کے متعلق ہمارے دل مین پیدا ہو گئے تھے-احترام قانون مین جو تمام ملازمون کی ایک ضروری روایت ہے اوس احترام سے اضافہ ہو گیا جو ہم کو آپکے شہنشاہ کے فرمان واجب الاذعان کے ساتھہ ہے- جب بادشاہ سلامت نے اپنے ارادے کا اظہار فرمایا تو اوس امداد کا تمام سوال جو اعلی حضرت کے ملازمون کی طرف سے دیجائیگی اٹھہ گیا-سرکاری عہدہ دارون کی شرکت عمل کی ضامن ایک اور بات ہے- ہم نے اس ملک کی خدمت کے لئے اپنی جانین وقف کی ہین اور کر رہے ہین- ہمارے دل مین اس ملک کی بہبودی ہے- ہم جانتے ہین کہ ہمارے کام کی یہہ ایک روایت ہے (جو ہمین ہمارے تجربہ نے سکھائی ہے) کہ سب سے پہلے ضروری بات یہہ ہے کہ ہم ہر انسٹی ٹیوشن کو اس قابل بنائین کہ وہ کام دے سکے-ہم جانتے ہین کوئی انسٹی ٹیوشن کام نہین کرسکتی جب تک کہ اون تمام لوگون کے درمیان جنکا اوس کے چلانے سے تعلق ہو کامل اور دلی شرکت عمل نہ ہو- اسلئے ہمین معلوم ہے کہ اصلاحات کا کام ہماری دلی شرکت عمل کے سوائے چل نہین سکتا اسلئے ہم جانتے ہین کہ اس قسم کی شرکت عمل سے گریز کرنے مین ہم ہندوستان کو یقیناً صدمہ پہنچائینگے جس کی ہم خدمت کرتے ہین اور جس کی بہبودی کے ہم خواہان ہین ہماری دلی شرکت عمل کی یہہ ایک ضمانت ہے-

" جنابعالی-مگر ایک اور ضمانت ہے برطانیہ کلان نے دنیا کو یہہ سکھایا ہے کہ آزاد انسٹی ٹیوشنون کس طرح چلاتے ہین-موجودہ سلطنت کی اصلاحات اور آئین مین تبدیلی واقع ہوگی تو ہمارے ملک کے لئے یہ ایک غیر فانی عظمت ہوگی کہ اوس نے سب سے پہلے آزادی کا راز اپنے لئے دریافت کیا اور پھر یہہ راز دنیا کی دوسری اقوام کو بتایا-تمام اقوام جو آزادانہ انسٹی ٹیوشن سے مستفید ہین اونہون نے یا تو اسے برطانیہ عظمی سے یا نقل کیا ہے یا اسے بطور عطیہ کے حاصل کیا ہے اور ہم جو دنیا کے دیگر حصص مین اپنے ملک کے اس فرض کو پورا کرنے مین مدد دیتے ہین اس فرض کی شان و عظمت کے حصہ دار ہین-"

حضور والا ہم نظام حکومت کے چلانے والے ہین اور اس حیثیت سے ہم اوس احتیاط کو بالائے طاق نہین رکھہ سکتے جو ہمارے تجربہ نے ہمین سکھائی ہے- ہم انسان ہیں اور اس حیثیت سے ہم اون ذاتی امیدون اور اوس زندگی کے ذاتی مفاد کو فراموش نہین کر سکتے جو ہم نے اختیار کی ہے- لیکن بہ ادب آنرمایر جتاتا ہون کہ حضور والا کو اور کونسل ہذا کو اس قسم کا یقین دلاتے ہوئے اپنے ہم جماعت افسرون کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتا ہون جب اون کی طرف سے اون گونہ گون خیالات کا اظہار کرتا ہون جو انگریزی خیالات ہین-شعور کیونکہ آزاد سلف گورنمنٹ کے اصول کا اعتقاد ہمارے رگ و ریشہ مین سرایت کر چکا ہے اور فرض منصبی کا احساس کیونکہ ہمین قانون کا احترام مقصود ہے اور اظہار وفاداری کیونکہ ہمین شہنشاہ کی مرضی کی تکریم مطلوب ہے اور ہندوستان کی محبت کیونکہ ہم جانتے ہین کہ ہماری شرکت عمل کے بغیر اصلاحات کا منشاء فوت ہو جائیگا اور سب کے مفاد کو نقصان پہونچیگا اور سب سے آخیر وہ فخر جو ہمین اپنے ملک (انگلستان) نے اوس شاندار مقصد پر ہے جس نے دنیا کو اس کے موجودہ قالب مین ڈھالا ہے اور آئینی آزادی ہے یہہ تمام ہمین بتاتے ایک عظیم الشان جدید تجربہ کی

کامیابی کے لئے ہمارے دل سے دعائیں نکلتی ہیں - جیسا کہ ہم خدمت کرتے رہے ہیں ویسا ہی آئندہ بھی کرینگے (اظہار خوشی)"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین—

"حضور والا مجھے اُمید تھی کہ اوس ریزولیوشن کی جس کے تحریک کرنے کا مجھے فخر حاصل ہوا ہے عام تائید ہوگی اور وہ اُمید کامل طور پر پوری ہوگئی ہے۔ اب صرف یہہ باقی رہ گیا ہے کہ میں اوس وعدہ کا اعتراف کروں جو آنریبل مسٹر مینارڈ نے کونسل ہذا کے سرکاری ممبران کی طرف سے دیا ہے۔ آنریبل مسٹر مینارڈ کو کچھہ عرصہ کے لئے یونیورسٹی اور کئی دیگر بورڈوں میں غیر سرکاری اصحاب کے ساتھہ کام کرنے کا موقع ملا ہے جو اون کے زیر ہدایت نہایت عمدہ کام انجام دے رہے ہیں۔ اگر میں ایسا کہہ سکتا ہوں اونہیں ہندوستانی ملک کے نہایت شریف فریق جس سے میری مراد یونیورسٹی کی تعلیم یافتہ جماعتیں ہیں کے ساتھہ مل کر کام کرنے کا موقع مل چکا ہے اور اونہیں وہ شرکت عمل بخوبی معلوم ہے کہ جس کی یہہ جماعتیں خواہشمند ہیں۔ جس شرکت عمل کا وہ وعدہ کرتے ہیں وہ اون کے لئے زمانہ ماضی میں ایک حقیقت رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اسی طرح آئندہ بھی ایک حقیقت ہوگی اور اگر ممکن ہوا تو پہلے سے بڑھ کر ہوگی۔

"مجھے بذات خود تو اوس وقت بھی کبھی اس بات کے متعلق کسی قسم کے شکوک نہیں تھے جب اکلاء جاتی نہایت بلند آہنگی کے ساتھہ نکتہ چینی کر رہے تھے کہ کسی انگریز کو اوس کا سچا جذبہ کبھی اس بات کی اجازت دے سکتا ہے کہ وہ ہندوستانیوں کو اون کے اپنے نصب العین کے حصول میں مدد دینے سے روکے یہہ بات کبھی کسی انگریز کی خصلت میں داخل ہی نہیں کہ میں نے تمہیں کافی دور پہنچا دیا ہے اب میں تمہیں اپنے آپ پر چھوڑتا ہوں۔ اب آگے جانا یا نہ جانا تمہاری مرضی پر منحصر ہے مگر میرا اس سے آگے تمہارے ساتھہ کوئی تعلق نہیں ہے"۔ کسی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مدد دینا خاص کر انگریزوں کی ایک خصوصیت ہے۔ فی الحقیقت یہہ وہ چیز ہے جس کی ہم تعریف کرتے ہیں اور اوس کی تقلید کے آرزو مند ہیں - یہہ ہے احساس ذمہ داری اور اس بات کا احساس کہ ایک اعلی قوم کا احسان اوتارنا ہے جو حق دوستی اس درجہ ادا کر رہی ہے جو ایک قوم دوسری قوم سے کر سکتی ہے یعنی اس کے کنسٹی ٹیوشن کی تقلید کرنا - اوس کے قدم بقدم چلنے کی آرزو کرنا اور اوسکی نقل اوتارنا اور یہی حق دوستی ہے جو اس موقع پر تمام ہندوستانی انگریزوں کے لئے ادا کر رہے ہیں - یعنی اونکی اعلیٰ انسٹی ٹیوشن ہائے کی تقلید کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضور والا میرے خیال میں ہندوستانیوں کے اس نکتہ خیال کی تمام انگریزوں کو کما حقہ قدر کرنی چاہئے اور یہہ امر اس بات کا کفیل ہوگا کہ ہندوستانیوں کے دلوں میں بہ حیثیت مجموعی اون انگریزوں کی طرف سے جو اس ملک میں ہیں سوائے محبت اور دوستی کے خیالات کے کسی دوسری چیز کو جگہ حاصل نہیں ہوگی جو کچھہ کہ آنریبل مسٹر مینارڈ نے سرکاری اصحاب کی طرف سے کہا ہے میں اوس کو دلی لبیک کہتا ہوں اور اونہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ ہندوستانی جو اصلاحات کے کام کو بہ انجام دینے کی کوشش کر رہے ہیں کسی ایسی بات میں پیچھے نہیں رہینگے جو حضور ملک معظم کے افسروں کے کام کو آسان اور مؤثر بنانے والی ہو - فی الواقع جو کچھہ ہم چاہتے ہیں وہ ایسی سادہ اور خالی شرکت عمل نہیں جو با دل ناخواستہ دی جائے بلکہ وہ دلی شرکت عمل ہے اور جو کچھہ آنریبل مسٹر مینارڈ نے کہا ہے اوس کے بعد مجھے یقین ہے اور میں اور میرے ساتھہ کونسل کے تمام دیگر غیر سرکاری ممبر اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ واقعی ہی دلی سرگرم مخلصانہ اور حقیقی شرکت عمل سے کام لیا جائیگا اور مجھے ان اصلاحات کا مستقبل اُمید افزا معلوم ہوتا ہے - یہی ہے سب کچھہ جس کے مجھے اس مقام پر کہنے کی ضرورت ہے اور مجھے یقین ہے کہ حضور والا اس عاجزانہ ریزولیوشن کو مناسب حکام کے پاس بھیجدینگے تا کہ وہ اسے حضور ملک معظم کی خدمت بابرکت میں پہنچا دیں۔

یہہ ریزولیوشن

"کہ کونسل ہذا ہز آنر جناب نواب گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ کونسل ہذا کی طرف سے

اوسکی مخلصانہ اطاعت گذاری اور عقیدتمندانہ وفاداری کے جذبات اعلیٰ حضرت ملک معظم ادام اللہ اقبالہ کی خدمت با برکت میں پہنچا دئے جائیں اور اوس شاہی اعلان کے لئے کونسل ھذا کی کمال شکر گذاری کا اظہار کیا جائے جو حضور ملک معظم نے مسودہ گورنمنٹ ھند کو اپنی شاہانہ منظوری عطا کرنے کے موقع پر جاری فرمایا اور جس کے ذریعہ اون اعلیٰ اور ارفع اصول حکومت کی تصریح کی گئی جو آئندہ حضور ملک معظم کے افسروں کی پالیسی کا چراغ ھدایت ہونگے تا کہ ھندوستانی قوم سلطنت برطانیہ کے ایک مساوی المرتبہ رکن کی حیثیت میں کامل ذمہ وارانہ حکومت اور پوری پوری ملکی آزادی سے بہرہ مند ہو سکے اور مزید برآن کونسل ھذا کی طرف سے شاہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کی ھندوستان میں تشریف آوری کے وقت نہایت وفادارانہ اور دلی خیر مقدم کا یقین دلائے۔

کونسل کے روبرو پیش ہوکر پاس ہوا۔ جب صاحب پریذیڈنٹ بہادر نے اس کا مضمون پڑھا تو اس اثنا میں تمام حاضرین جلسہ کھڑے رہے۔

میڈیکل کالج لاھور کے عملہ میں ایک ھندوستانی کے تقرر کے متعلق ریزولیوشن۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین۔

حضور والا۔ اب میں نے کونسل کے روبرو ایک ریزولیوشن پیش کرنا ہے جو لاھور میڈیکل کالج کے متعلق ہے۔ اس ریزولیوشن کی عبارت ذیل ہے :۔

"کہ یہہ کونسل ھز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ میڈیکل کالج لاھور میں ڈاکٹر کیلب صاحب کے عہدہ پروفیسری سے پنشن پر جانے کے سلسلہ میں کوئی ھندوستانی عملہ کالج میں مقرر کیا جائے"۔

"میرا خیال ہے کہ عرصہ گذرا کہ میں نے اسی مضمون کے متعلق ایک ریزولیوشن کی تحریک کی تھی اور اوس ریزولیوشن میں میں نے ایک غیر جانب دار کا پہلو اختیار کیا تھا کیونکہ اوس وقت میں نے جس بات پر زور دیا تھا وہ یہ تھی کہ دائرہ انتخاب، ملازمت طب ھند کے باہر تک توسیع دی جائے یعنی یہہ کہ میڈیکل کالج میں عہدہ پروفیسری کا انتخاب ملازمت طب ھند تک ہی محدود نہ رکھا جائے اگر ملازمت طب ھند کے علاوہ بھی قابل امیدوار دستیاب ہوں تو حکام کو یہہ اختیار دیا جائے کہ وہ ملازمت طب ھند کے علاوہ باہر سے بھی امیدوار انتخاب کر لیا کریں۔ میرا پہلو جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں محض غیر جانب دارانہ تھا اور مجھے یقین ہے کہ کونسل کے تمام غیر سرکاری ممبروں نے اس کی تائید کی تھی اور اوسے گورنمنٹ نے بھی قبول فرمایا تھا۔ جو ریزولیوشن کہ میں اب پیش کرنے والا ہوں وہ چنداں غیر جانب دارانہ نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک ھندوستانی کے تقرر کے لئے ایک خاص اور صریح عذر پیش کیا گیا ہے۔ اس تبدیلی کی وجہ یہہ ہے کہ اوس وقت میرا خیال یہہ تھا کہ مناسب یہہ ہوگا کہ ہر ایک شخص کو بلا امتیاز قومیت موقع دیا جائے کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ اوس جنگ نے جو یورپ میں استبداد اور جمہوریت کی طاقتوں کے درمیان واقع ہوئی یہہ سبق پڑھا دیا ہے کہ یہہ اصول مزاج و مرلجان خواہ وہ کیسا ہی اچھا کیوں نہ ہو ہر ایک ملک کے لئے یہہ ضروری ہے کہ اس میں سرزمین کی محبت زیادہ ہو اسلئے کہ اسے اپنے ذرائع آپ ہی استعمال کرنے چاہئیں اور کہ اوسے اپنی وسیع النظری کو اپنے ملک کی ترقی وفروغ کے لئے محدود کرنا چاہئے۔ اصل میں وہ اصول جس پر یہہ ریزولیوشن مبنی ہے ایکٹ اصلاحات مصدرہ سنہ ۱۹۱۹ء کی تمہید کا ایک حصہ ہے جس میں یہہ بیان کیا گیا ہے کہ پارلیمینٹ کی یہہ صریح پالیسی ہے کہ ھندوستانی نظم و نسق کے ہر ایک شعبہ میں ھندوستانی کو بیش از بیش موقع دئے جائیں۔ اسلئے وہ اصول جو اس ریزولیوشن میں مضمر ہے موجودہ قانون پر مبنی ہے اور لہذا اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت [illegible] لاھور میڈیکل کالج [illegible] ۱۸۶۰ع میں کھلا تھا اور سنہ ۱۹۱۸ع

میں زائد از دو لاکھہ روپیہ اس پر صرف ہوا تھا - اس مدرسہ میں طلباء کی کل تعداد ۳۲۵ ہے اور عملہ مدرسہ ۱۵ یا ۱۹ پروفیسروں پر مشتمل ہے جن میں ۲ ادویات کے ۲ جراحی کے ۱ پیتھالوجی کے ۲ فن قابلہ کے ایک فزیالوجی کا ایک علم تشریح الابدان کا ایک انالوجی کا اور ایک بائیو اور ہیں جو امراض چشم - کان اور ناک کے متعلق ہیں اور علی ہذا القیاس گذشتہ دو سالوں سے ڈاکٹر کیلب صاحب میڈیکل کالج کے عملہ میں تھے اور عملہ کالج میں صرف وہی ایک ہندوستانی تھے - ان کے پنشن یاب ہونے سے عملہ کالج ہندوستانی عنصر سے قطعاً محروم ہوگیا ہے اس سے میرا یہہ منشاء نہیں ہے کہ کالج کے عملہ میں کسی ہندوستانی کے نہ ہونے سے کالج کی عمدگی میں کوئی فرق آجائیگا یا اوس کا انتظام قائم نہیں رہ سکیگا - میں کراسل کو ان وجوہات کی بناء پر اس ریزولیشن پر غور کرنے کے لئے نہیں کہتا میری وجوہات یہہ ہیں - اول یہہ کہ ہندوستانیوں کو میڈیکل کالج کے یورپین عملہ کے ساتھہ بطور هم پیشہ اصحاب کے کام کرنے کا موقع دیا جائے - جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ میڈیکل کالج میں اپنے قابل مصاحبوں کے ساتھ کام کرنے سے تجربہ حاصل کرلینے کے بعد جب کبھی موقع ہوگا وہ صوبہ کے دیگر حصص میں زائد طبی درسگاہیں جاری کرنے کے قابل ہوجاوینگے اتنے بڑے صوبہ کے لئے ایک میڈیکل کالج کافی خیال نہیں کیا جا سکتا - اسپتالوں میں گورنمنٹ کی کوششوں میں رفتہ رفتہ لوگوں کی اپنی کوششوں سے اضافہ ہونا چاہئے دیگر مہذب ممالک میں اون کالجوں و اسپتالوں کے سوا جو گورنمنٹ نے لوگوں کے لئے مہیا کئے ہوئے ہیں اور بہی کالج و اسپتال ہیں اور تاوقتیکہ ہندوستانی کثیر التعداد میں بلکہ روز افزوں کثیر التعداد میں کالجوں کو چلانے کے کام میں اپنے یورپین بھائیوں کے ساتھہ ملکر کام نہ کر سکیں یہہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ خود کالج جاری کرنے کا کام ویسی ہی آسانی کے ساتھہ سیکھہ سکتے ہیں - میری گذارش ہے کہ یہہ بذات خود اس ضرورت کو کافی طور پر ثابت کر دیتی ہے کہ گورنمنٹ اس امر کا انتظام کرے کہ کم از کم ایک ہندوستانی اور وقت آنے پر زیادہ ہندوستانیوں کو میڈیکل کالج کے عملہ میں جگہہ دیجائے - مزید برآں مجھے ایک سرکاری اشتہار سے یہہ معلوم ہوا ہے کہ اب اس بات کا قطعی فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ اب ملازمت تعلیم ہند میں وقت آنے پر کل جمعیت کی ۵۰ فیصدی ہندوستانی ہوا کرینگے کیا یہہ واجب نہیں ہے کہ اندرین حالات میڈیکل کالج کے لئے بھی جو نیز تعلیمی درسگاہ ہے (اگرچہ اسکے افراد کا ملازمت تعلیم ہند سے تعلق نہیں) ایک ایسی قسم کا نصب العین مقرر کیا جائے اور اسکے حصول کی کارروائی کیجائے - میرے خیال میں مجھے ہندوستانیوں کی استعداد کے متعلق کچھہ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ پورے طور پر سند قابلیت حاصل کردہ ہندوستانی میڈیکل کالج میں پروفیسری کے عہدہ کے لئے مل سکتے ہیں اور اس سے کالج مذکور کی استعداد میں کسی طرح کمی نہیں ہوگی یہہ ضروری ہے کہ استعداد میں کسی حالت میں بھی انحطاط واقع نہیں ہونے دینا چاہئے۔

اگر تقریباً اس سے ایک نسل پہلے ڈاکٹر کیلب ایسی اہم آسامی پر کام کرنے کے لئے مل سکتے تھے اور اگر ڈاکٹر کیلب اس کام کو استعداد کے ساتھہ انجام دینے کے لئے مل سکتے تھے اور جیسا کہ رزولیوشن ھذا کے تجویز ہونے کے وقت پچھلی دفعہ یہہ کہا گیا تھا کہ انہوں نے پروفیسر سائی کالوجی (علم النفس) کے کام کو امتیاز کے ساتھہ انجام دیا ہے اور اوسکا وجود کالج کے انتظام اور کالج کی تعلیم کے حق میں تقویت کا باعث تھا تو کیا وجہ ہے کہ ایک نسل گذر جانے کے بعد دوسرا ہندوستانی اون کی جگہہ کام کرنے کے لئے نہ ملسکے ہمیں ضرورت ایسے آدمی کی ہے جسکے پاس اعلے علمی ڈگریاں ہوں اور جسکا تجربہ اور رسوخ ایسا ہو کہ وہ طالبعلموں کے حق میں فائدہ رساں ہو سکے - کوئی وجہ نہیں کہ کیوں ایسا ہندوستانی نہ مل سکے جس میں یہہ صفات موجود ہوں- شاید مجھے بعض اصحاب کی طرف سے طرفدارانہ صوبہ کا الزام دیا جائے اگر میں یہہ کہوں کہ ہم اہل پنجاب ایسے شخص کو قدرتاً ترجیح دینگے جو اس امتیاز و اعتماد کے درجہ کے لئے پنجاب میں سے منتخب کیا جائے اسکی وجہ یہہ نہیں ہے کہ میں ہندوستانیوں کے حقوق کے اعتراف کے معاملہ میں بہت تنگ نظری ظاہر کر رہا ہوں-چونکہ میرا خیال ہے کہ یہہ صرف خودداری کا احساس ہے جو کسی شخص کو یہہ دعوے کرنےپر مجبور کرتا ہے کہ خود پنجابیوں میں ایسے آدمی موجود ہیں جو ایسے ہی اچھے ہیں جیسے کہ وہ آدمی جنکو کسی دیگر صوبہ میں زندگی کی کسی دوڑ میں پیدا کیا ہے - اسکی وجہ یہہ ہے کہ وہ اغلباً ایسے باتونی یا اپنی قابلیت کا ادعا کرنے والے نہیں ہیں جیسا کہ دیگر صوبجات کے افراد ہیں- اس خیال کے اظہار سے بھی میرا کبھی یہہ مطلب نہ

سمجھہ لیا جائیگا کہ میں دیگر صوبجات کے لوگوں پر خوردہ گیری یا نکتہ چینی کررہا ہوں بلکہ میں پنجابی بھائیوں کی خوبیوں یا کمزوریوں کو ظاہر کررہا ہوں۔ یہ امر بھی اس خیال کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ امر بخوبی معلوم ہے کہ تقریباً پنجابی ہیں اور پنجابیوں کی کمزوریوں و خوبیوں سے پورے طور پر واقف ہیں اور یقینی امر ہے کہ اگر کوئی انتخاب کیا جائیگا تو اوس میں اون کے مفاد کی پوری پوری نگہداشت کی جائیگی – ان الفاظ کے ساتھہ میں اس ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہ اس بارہ میں ایک ہندوستانی کو اور زیادہ اچھا ہوگا اگر کسی پنجابی کو مقرر کیا جائے اور کہ ایسا تقرر انسٹیٹیوشن مذکور کے مفاد اور اوس قانون کی تعمیل کے لحاظ سے عمل میں آنا چاہئے جو ریفارم ایکٹ میں وضع کیا گیا ہے اور کہ ایسا تقرر اوس پالیسی کی تعمیل کی خاطر عمل میں آنا چاہئے جو ہندوستانیوں کو نظم و نسق کے مختلف شعبوں میں شریک کرنے کے متعلق صاحب سیکریٹری آف سٹیٹ بہادر نے تجویز کیا ہے اور اس خیال کے دل میں جگہہ دیکر کہ ایسے ہندوستانی بلکہ پنجابی مل سکتے ہیں اور دستیاب ہو سکتے ہیں مجھے اطمینان ہے کہ اس رزولیوشن کی کونسل ھذا کے جملہ ممبر صاحبان متفقہ طور پر تائید کرینگے اور بعد میں گورنمنٹ اسکا اعتراف اور اوسپر غور ایسے طریق میں کریگی جسکا یہہ رزولیوشن مستحق ہے"۔

آنریبل مخدوم سید راجن شاہ —

حضور والا—پہلے میرا ارادہ تھا کہ میں اوس رزولیوشن کے متعلق جسکی تحریک میاں فضل حسین نے کی تھی اس ترمیم کی تحریک کروں کہ اس آسامی کو ایک ایسے ہندوستانی سے پر کیا جائے جو اس کے لئے نہایت موزوں اور قابل ہو تا کہ کسی کو یہہ شکایت کرنے کا موقع نہ ملے کہ یہہ عہدہ ایک ہندوستانی کو محض اوس کے ہندوستانی ہونے کی وجہہ سے دیا گیا ہے نہ کہ اوسکی قابلیت کے اعتبار سے – لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ آنریبل میاں فضل حسین اس معاملہ کو واضح کر دینگے کیونکہ اونہوں نے اس معاملہ کے متعلق مجھہ سے اتفاق رائے کیا اور اس لئے میں نے کسی ترمیم کی تجویز پیش کرنا ضروری خیال نہ کیا – نہ تو کسی ہندوستانی کو کسی اعلے عہدہ سے اوس کے ہندوستانی ہونے کی وجہہ سے محروم کرنا چاہئے اور نہ ہی اوسکو ہندوستانی ہونے کی وجہہ سے اوسے کسی اعلے عہدہ پر متمکن کرنا چاہئے – بلکہ ہمیں تمیز مذہب و ملت کے علاوہ امیدوار کی قابلیت اور اوسکے استحقاق کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے اور اس یقین کی بناء پر کہ اس ملک میں ایسے قابل اور نہایت مستحق ہندوستانی ہیں جو عہدہ پروفیسر کو پر کرنے کے لئے خوب موزوں ھیں میں اس رزولیوشن کی تائید کرتا ہوں – اسی اصول پر پنجابی صاحبان وطن کی یہہ خواہش ہے کہ آنریبل جسٹس شادی لعل صاحب کو لاہور ہائی کورٹ کا چیف جج مقرر کیا جائے۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لال بھارگو—

" یور آنر—میں رزولیوشن کی تائید کرتا ہوں – میں اون دلائل کے اعادہ کی ضرورت نہیں سمجھتا جو آنریبل محرک نے بیان کی ھیں – دلائل مذکور سے اون سفارشوں کی کافی تصدیق ہوجاتی ہے جو رزولیوشن میں مذکور ہیں – فقط اس قدر کہ دینا کافی ہوتا کہ یہہ مناسب ہے کہ میڈیکل کالج لاہور کے عملہ میں کم ازکم ایک قابل ہندوستانی اور بہتر ہوگا کہ پنجابی مقرر کیا جائے جو آسامی کو استعداد و امتیاز کے ساتھہ پر کر سکے۔

" ان چند الفاظ کے ساتھہ میں اس رزولیوشن کی تائید کرتا ہوں "

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

" یور آنر—میں رزولیوشن کی تائید کرتاہوں"۔

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ—

" یور آنر—میں اس کی تائید مزید کرتا ہوں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال -

"یور آنر۔ میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل خان صاحب مرزا اکرام اللہ خان۔

"یور آنر۔ میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان۔

"یور آنر۔ میں بھی ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل کرنل ڈیوڈسن۔

"یور آنر۔ اس خاص اسامی کے لئے گورنمنٹ ہند نے قبل یہہ اطلاع دی ہے کہ اولاً ارادہ انڈین میڈیکل سروس کے ایک یورپین عہدہ دار کو مقرر کرنے کا ہے لیکن اگر انتظامیہ تبدیلیوں کی وجہ سے یورپین عہدہ دار مقرر نہ ہو سکا تو پھر دیگر انتظام کیا جائیگا ایک یورپین عہدہ دار کے نام سے گورنمنٹ ہند کو اطلاع دیگئی ہے لیکن اونکو اس امر سے بھی مطلع کیا گیا ہے کہ اگر یورپین عہدہ دار نہ مل سکے تو کوئی اور قابل عہدہ دار خواہ وہ یورپین ہو یا ہندوستانی بھیج دیا جائے۔

"میں مزید بیان کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اس اصول کو تسلیم کرتی ہے کہ کالج میں کم از کم ایک اور بصورت امکان دو اسامیاں ہندوستانیوں کے لئے مخصوص کی جائیں۔ یہہ سفارش کی گئی ہے کہ موسم گرما کے دوران میں ایک قائمقام خالی اسامی پر انڈین میڈیکل سروس کا ایک ہندوستانی عہدہ دار مقرر کیا جاوے جو آئندہ سال مستقل طور پر خالی ہوجائیگی۔ نیز یہہ ممکن ہے کہ ایک نئی اسامی قائم کی جائے اور اوسی صورت میں ایک اور ہندوستانی پروفیسر مقرر کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

"اگر آنریبل ممبر الفاظ "ڈاکٹر کیلب کے پروفیسر کی اسامی سے پنشن پر جانے کے سلسلہ میں" حذف کر دیں تو میں ریزولیوشن مذکور کو منظور کرنے پر آمادہ ہوں"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین۔

"حضور والا - میں اوس ترمیم کو قبول کرنے کے لئے بالکل آمادہ ہوں جو ممبر باقتدار مضمون نے تجویز کی ہے کہ الفاظ "ڈاکٹر کیلب صاحب کے عہدہ پروفیسری سے پنشن پر جانے کے سلسلہ میں" حذف کئے جائیں اور ریزولیوشن کی آخری سطر میں لفظ "کالج کی جگہ" الفاظ "میڈیکل کالج لاہور" ثبت کئے جائیں اور ایسا کرنے میں آنریبل ممبر باہتمام صیغہ ہذا اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اونہوں نے اس معاملہ میں ہندوستانیوں کی ضروریات پر پہلے غور کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ کونسل ہذا کے ممبر اور کونسل کے باہر کے تعلیم یافتہ ہندوستانی حضور انور کے نہایت ممنون منت ہونگے کہ یور آنر نے میڈیکل کالج میں اس اشد ضرورت کو پورا کیا ہے۔

ترمیم شدہ ریزولیوشن جس کا مضمون حسب ذیل ہے پیش ہوکر منظور ہوا۔

"کہ یہہ کونسل ہز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ کوئی ہندوستانی عملہ میڈیکل کالج لاہور میں مقرر کیا جائے"۔

مضمون کے رتبہ اور مشاہرہ کے متعلق ریزولیوشن

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین۔

حضور انور میرا ریزولیوشن جو میرے نام درج ہے حسب ذیل ہے

"کہ یہہ کونسل ہز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر سے سفارش کرتی ہے کہ پنجاب میں مضمون کے رتبہ اور مشاہرہ کو اوس سطح تک بڑھانے کے لئے ضروری کارروائی کی جائے جو ہندوستان کے دو حصے والوں میں مروج ہے"۔

* یہہ ریز ولیوشن پنجاب کی عدالتون کے متعلق ہے اور اس سلسلہ مین اعداد بیان کرنے اور اپنا معاملہ پیش کرنے سے پیشتر مناسب ہوگا کہ مین ایک دو یا باتون کا ذکر کرون جو اسکی مورد ہوئی ہین پہلی بات یہہ ہے یہان پنجاب مین ہمارا یقین ہے کہ ہم کام ویسی ہی خوش اسلوبی کے ساتھہ کرتے ہین جیسا کہ ہندوستان کے دوسرے ضلعون مین کیا جاتا ہے لیکن کسی نہ کسی وجہ سے جو تنخواہین کام کرنے والون کو ملتی ہین اور جو امتیاز ملازمون کو حاصل ہوتے ہین وہ کسی صورت مین بہی ویسے قابل قدر اور عمدہ نہین ہوتے جو دوسرے صوبون مین کام کرنے والون کو ملتے ہین مثلاً اپ منصفون کی مثال کو لے لین جو اس ریزولیوشن مین موضوع خاص ہین ہمارے منصف بطور منصف درجہ اول کام کرتے ہین وہی کام جو صوبجات متحدہ یا بنگال یا مدراس یا بمبئی کے منصف کرتے ہین جن کی تنخواہین اون سے بالکل مختلف ہوتی ہین جو پنجاب منصفون کو دی جاتی ہین منصفون کو ایک صوبہ مین اونکے تقرر کے وقت ۱۷۵ روپیہ ماہوار دیا جاتا ہے وہ ۲۵۰ روپیہ تک ترقی کر سکتے ہین اونکے تین درجہ ہین - اول-دوم اور سوم - ان تینون درجون کے عہدے حسب ذیل ہین سب سے بڑا درجہ - ۱۴ آسامیان ۲۵۰ روپے - درجہ دوم مین ۲۵ آسامیان ہین جنکی تنخواہ ۲۰۰ روپے ہے - اور درجہ سوم مین ۵۱ آسامیان ہین جنکی تنخواہ ۱۷۵ روپیہ ہے - اس سے آنریبل ممبران کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ پنجاب مین کل ۹۰ منصف ہین جن مین سے صرف ۱۴ منصف ۲۵۰ روپیہ ماہوار لیتے ہین اور اون مین سے نصف سے زیادہ یعنی ۵۱ کو ۱۷۵ روپیہ ماہوار ملتا ہے ان ۹۰ منصفون مین سے کم از کم ۷۵ منصف ایسے ہین جو اول درجہ کے اختیار استعمال کرتے ہین - اس لئے ہم دیکھتے ہین کہ ۹۰ منصفون مین سے کم از کم ۷۵ منصف وہ کام کرتے ہین جو منصفان درجہ اول (وہ منصف جو اختیار سماعت کے متعلق اختیارات درجہ اول استعمال کرتے ہین اور ۱۰۰۰ روپیہ کی مالیت کے مقدمات کا فیصلہ کرتے ہین و علی ہذا القیاس) اب پنجاب مین یہی کام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنرون کے سپرد کیا جاتا ہے جن کی کم سے کم تنخواہ ۲۵۰ روپیہ ہے-۲۵۰ روپیہ - ۳۰۰ روپیہ اور ۴۰۰ روپیہ تنخواہ لینے والے ای-اے-سی بہی وہی کام کرتے ہین اور بہت سے اسسٹنٹ کمشنر جو اس سے بہت زیادہ تنخواہ لیتے ہین کچھہ سالون تک وہی اختیارات استعمال کرتے ہین جو منصفان درجہ اول کرتے ہین اب بہ حیثیت مجموعی وہی کام جو ۱۷۵ روپیہ تنخواہ لینے والا منصف کرتا ہے (جو ایک ہی قسم کا ہوتا ہے اور بعض صورتون مین ایسا اعلی اہم ہوتا جیسا کہ منصفون کا) اون اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنرون سے جنکی تنخواہ ۲۵۰ روپیہ ہوتی ہے اور اسسٹنٹ کمشنرون سے لیا جاتا ہے جنکی تنخواہ ۳۰۰ روپیہ - ۵۰۰ روپیہ اور بعض صورتون مین ۷۰۰ روپیہ ہوتی ہے یہہ صورت حالات پنجاب مین ہے اگر وہی کام جو منصفون کے سپرد کیا جاتا ہے ویسی ہی اعلی قسم کا نہ ہوتا جو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنرون یا اسسٹنٹ کمشنرون کے سپرد کیا جاتا ہے تو معاملہ بالکل مختلف ہوتا - جب ایک شخص کو وہی کام دیا جائے جو الف-ب-ج-کو دیا جاتا ہے تو میری سمجھہ مین نہین آتا کہ اوس کام کا معاوضہ وہی کیون نہ دیا جائے جو الف-ب اور ج کو دیا جاتا ہے لطف تو یہہ ہے کہ معاملہ یہان ختم نہین ہوتا - دیگر صوبجات کے منصفون کو اوس سے بہت زیادہ تنخواہ ملتی ہے جو پنجاب کے منصفون کی قسمت مین لکہی ہے - اونکی تنخواہ ۲۵۰ سے لیکر ۸۰۰ روپیہ تک ہوتی ہے پبلک سروسز کمیشن کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اس نے سفارش کی ہے کہ پنجاب کے منصفون کو جو اول درجہ کا کام کر رہے ہین وہی تنخواہ دی جائے جو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنرون اور دوسرے عہدون کے اون منصفون کو دیجانے والی ہے جو ایک جیسا رتبہ رکھتے ہون در آن حالیکہ زیادہ اہمیت رکہنے والے اشخاص یعنی وہ افسر جن کا کام منصفون سے زیادہ اہم ہے اپنی امیدین کسی نہ کسی طرح پوری ہوتی ہوئی دیکھہ رہے ہین یہہ منصف جنکی جماعت ایک چہوٹی سی جماعت ہے اور ایسے اہم نہین ہین جیسا کہ دوسری جماعتین ہین-کم و بیش اس بات کو محسوس کر رہے ہین کہ چونکہ وہ کافی رسوخ اور طاقت کے لحاظ سے کمزور ہین اسلئے حکام اونہین کم و بیش نظر انداز کر رہے ہین اور میرے اس معاملہ کو کونسل کے روبرو پیش کرنے کی وجہ یہہ ہے کہ مین اوس شخص کی حیثیت سے جو عدالت گستری کے کام مین گورنمنٹ کا ہاتھہ بٹا رہا ہے اس بات کو محسوس کرتا ہون کہ جب تک کہ عدالتین مطمئن نہ ہونگی اونکی تنخواہین معقول نہ ہونگی اور وہ قانع نہ ہونگی اوسوقت تک ہرگز اوسقدر کام کی امید نہین ہوسکتی جو اون سے لیا جانا مقصود ہوتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جب تک کہ ان ایام مین اونہین زندگی کی مالی تشویش سے اطمینان اور فارغ البالی

حاصل نہ ہو گی ۔ منصف اوسقدر کام نہین کر سکتے جو اون سے ہر روز لیا جاتا مقصود ہے ۔ بعض اوقات مجھے یہہ دیکھہ کر تعجب ہوتا ہے کہ اوس جماعت کے افراد کے لئے جس مین سے منصف لئے جاتے ہین یعنی تعلیم یافتہ طبقہ کے افراد کے لئے جن مین گریجویٹ شامل ہے ہین اور جنہون نے بعض اوقات قانونی ڈگریان بھی حاصل کی ہوتی ہین ۔ ۱۷۵ روپیہ ماہوار کی تنخواہ یہ یہہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ دس بجے سے چار بجے تک لگاتار قلم چلاتے رہین اور پھر گھر پر بھی فیصلہ لکھتے رہین اور بعض اوقات ۲۹ روپے ۳ آنے کے ایک معمولی تنازعہ کے متعلق جو کسی زمیندار اور ساہوکار کے مابین بناء دعوے ہوتا ہے ۱۵ صفحہ سے ۲۰ صفحہ تک کے لمبے چوڑے فیصلہ لکھین شاید ان ۲۹ روپے ۳ آنے ۔ پالی میں سے ۱۸ یا ۱۹ روپے سود ہوتا ہے ۔ مین عدالتون کے اس رکن کی تعریف کرتا ہون کیونکہ وہ کام بھی بڑی مقدار مین کرتا ہے اور اوسکا کام بعض نہایت اعلے قسم کا ہوتا ہے جیسا کہ آنریبل ججان بیان فرما چکے ہین ۔ یہی عذر ہے جس کی بناء پر مین ان قابل تنخواہ دار اور اوقات سے زیادہ کام کرنے والے اور میرے خیال مین نہایت سمجھدار اور قابل عہدہ دارون کے معاملہ کو کونسل کے روبرو پیش کرتا ہون ۔ اور مجھے یقین ہے کہ جو درخواست مین کر رہا ہون یعنی جو کچھہ کہ ان لوگون کو پنجاب سروسز کمیشن کی رپورٹ کے کمشنرون نے عطا کیا ہے اوس سے اونہان اس بناء پر محروم نہین کیا جائیگا کہ جیسا کہ مین کہہ چکا ہون اون کی تعداد تھوڑی سی ہے اور وہ کوئی چندان اہم اور با رسوخ نہین ۔ اس وجہ سے اونہیں محروم نہین رکھنا چاہئے۔ مجھے اعتماد ہے کہ اس ملازمت کے متعلق یہہ اندیشے بے بنیاد ہین اور کہ عنقریب مستقبل مین گورنمنٹ اون کے لئے کچھہ کرنے کے قابل ہو جائیگی ۔ مجھے کونسل کو یہہ یاد دلانے کی ضرورت نہین کہ ۱۷۵ روپے کی رقم اوتنی ہی نہین ہے جتنی کہ وہ ۳۰ سال پیشتر تھی ۔ اس زمانہ مین ایک اچھا دیانت دار منصف ایک ٹٹو اور گاڑی رکھنے کی خواہش نہین کر سکتا اور اگر وہ عدالت کو پیدل جائے تو شاید اوسکی عزت مین فرق آئے اور کماحقہ انصاف کرنے مین اوسے دقت ہو ۔ ان الفاظ کے ساتھہ مین یہہ رزولیوشن کونسل کے روبرو پیش کرتا ہون " ۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لعل بھارگو —

" حضور انور ۔ مین اس رزولیوشن کی تائید کرتا ہون یہہ رزولیوشن نہ صرف محکمہ کے افسرون کے لئے اہم ہے بلکہ تمام پبلک کیلئے بھی ہے ۔ یہہ کوئی چھپی ہوئی بات نہین ہے کہ پنجاب مین منصف اچھی حالت مین نہین ہین ۔ تمام جوڈیشل افسرون مین سے اون کے پاس کام اپنی بساط سے زیادہ ہوتا ہے اور جس کام کی اون سے توقع کی جاتی ہے وہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اونہین نہ صرف کم مالیت کے مقدمات کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے بلکہ بعض صورتون مین اونہین غیر منقولہ اور زمین کے متعلقہ مقدمات کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے جو بعض اوقات نہایت پیچیدہ ہوتے ہین اور جن کے فیصلہ کے لئے بہت سی محنت درکار ہوتی ہے ۔ تاکہ اوسکے فیصلے لوگون پر اعتبار قائم کر سکین منصف سے اس بات کی توقع کی جاتی ہے کہ اس مین کافی قانونی علمیت ۔ زبردست فہم و فراست ۔ حکمت اور تحمل ہو اور ان ضروری قابلیتون اور خصوصیتون والے آدمیون کو کھینچنے کے لئے ضروری ہے کہ اوس عہدہ کے رتبہ اور تنخواہ کو بڑھا دیا جائے ۔ اس تجویز یا مطالبہ کو مد نظر رکھتے ہوئے جو بسا اوقات کیا جاتا ہے کہ منصف قانونی پیشہ اصحاب مین سے لئے جایا کرین یہہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ اس عہدہ کے رتبہ اور تنخواہ کو بڑھا دیا جائے تاکہ وہ ا[illegible] قابل ہو جائے کہ اوس مین کسیقدر تجربہ کار قانونی اصحاب بھرتی کئے جا سکین یہہ نہایت ضروری ہے کہ اس صوبہ کے منصفون کی رتبہ اور تنخواہ کو دوسرے صوبون کے رتبہ اور تنخواہ کے ساتھہ مساوی کر دیا جائے ۔

آنریبل راؤ بہادر چوہدری لال چند —

" حضور انور — آنریبل محرک نے اپنا معاملہ کونسل کے روبرو ایسی حسن لیاقت سے پیش کیا ہے [illegible]ر ایسے زبردست دلائل پیش کئے ہین کہ اوس سے زیادہ اور کچھہ نہین کہا جا سکتا ۔ اسلئے جو کچھہ لوگون نے [illegible] ہے مین اوسکی دلی تائید کرتا ہون اور آنریبل ممبران کو دیر تک روکنے کے بغیر مین سرکار آنر سے درخواست [illegible] ہون کہ یہ گو آلو اس کے متعلق ضروری کارروائی کرین ۔ جو کام منصفون کو کرنا ہوتا ہے وہ بڑی ذمہ واری کا

کام ہوتا ہے اور صرف قابل اور دیانتدار اشخاص ہی ان اعلے فرائض کو ایسی خوش اسلوبی سے انجام دے سکتے ہیں جس سے لوگوں کی اور گورنمنٹ کی تسلی ہو فی الحال اس ملازمت میں گوناگوں قابلیتوں اور کیرکٹر کے اشخاص ہیں - ایک طرف نہایت اعلے تعلیمی قابلیتیں رکھنے والے اشخاص جنکی موجودگی لوگوں کے لئے ایک نعمت ہے اس سروس میں موجود ہیں - دوسری طرف ایسے آدمی بھی موجود ہیں جو ہائیکورٹ کے لئے باعث ننگ ہیں یہہ مقدم الذکر اصحاب ہی ہیں جنسے اس صداقت کا نام روشن ہے اگر کچھہ اور نہیں تو اونکی تعداد بڑھانے کی غرض سے منصفوں کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے - اس امر کی ایک وجہ کہ کیوں یہہ عہدہ دار بد دیانتی کرنے لگتے ہیں یہہ ہے کہ اونکی تنخواہیں کم ہوتی ہیں اور آئندہ توقعات ترقی اچھی نہیں ہوتے - وہ آدمی جو ہر روز ہزاروں روپے کی ڈگریاں پاس کرتا ہے - لوگوں کی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کی فروخت کا حکم دیسکتا ہے - جو لوگوں کو اسلئے جیل خانہ میں بھیجسکتا ہے کہ وہ اپنا قرض ادا نہیں کر سکتے ایک ایسا آدمی ہونا چاہئے جس کی قابلیت بھی ہو اور جسکا کیرکٹر بھی اچھا ہو -

" یہہ بات کہ ہم کسطرح اس ملازمت میں قابل اور دیانتدار اشخاص ملازم رکھہ سکتے ہیں یا کسطرح رشوت ستانی کے مواقع کو کم کر سکتے ہیں اس رزولیوشن کو مناسب طریق پر سرانجام دینے پر منحصر ہے میرا ہرگز یہہ منشاء نہیں ہے کہ منصف سب سے زیادہ بری حالت میں ہیں اور اون کی صورت میں محکمہ جات مال - پولیس اور نہر کی ملازمتوں سے پہلے کچھہ کارروائی کی جانی چاہئے - میں اسبات کو صاف تسلیم کرتا ہوں کہ ایسے اشخاص موجود ہیں جو منصفوں سے زیادہ تنگ حالت میں ہیں اور جنکی طرف گورنمنٹ کی فوری توجہ کی ضرورت ہے - لیکن اس رزولیوشن کو اوسکی موجودہ صورت میں لاتے ہوئے میں پھر یہہ کہتا ہوں کہ لوگوں کا انصاف کرنے کے لئے قابل اور دیانتدار اشخاص کی ضرورت ہے اور اگر انصاف کی فروخت کا سدباب منظور ہے تو منصفوں کی تنخواہ اور رتبہ کو فوراً بڑھا دیا جائے -

" اگر ان جوڈیشل افسروں کی تنخواہیں معقول نہ ہوئیں تو اوسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ اون میں سے بہت سے اوس مشہور و معروف جج کی طرح کام کرینگے جس نے بلیوں کے ساتھہ بلا رو و رعایت انصاف کیا - اسلئے میں اس رزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں " -

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل -

" حضور انور - میرے خیال میں اس گرانی کے زمانہ میں اوس نہایت سادہ مگر نہایت ضروری رزولیوشن کی اشد ضرورت کو ثابت کرنے کے لئے جسکی تحریک میرے آنریبل دوست میاں فضل حسین نے نہایت حسن قابلیت کے ساتھہ کی ہے کسی لمبی چوڑی دلیل کی ضرورت نہیں ہے - ہمیں بخوبی معلوم ہے کہ باقی تمام دنیا کے جوڈیشل نظم و نسق کی تاریخ ہمارے اس خیال کی تائید کرتی ہے کہ عدالتوں کی پاکیزگی اور طاقت سلطنت کی پاکیزگی اور استحکام کی روح رواں ہے -

چونکہ منصفوں کے عہدے ملک کے جوڈیشل نظم و نسق میں اعلے اسامیوں کی سیڑھی کا سب سے نچلا (پایہ) ہیں اسلئے اونہیں قدرتاً اون نوجوانوں میں سے بھرتی کرنا پڑتا ہے جنکی تعلیم - فہم و فراست اور دیانتداری نہایت اعلے قسم کی ہو یا اونہیں مذکورہ بالا مسلمہ قابلیتوں والے بار کے نوجوان ممبروں میں سے منتخب کرنا پڑتا ہے لیکن یہہ اوسوقت تک کیسے ممکن ہوسکتا ہے جب تک کہ منصفوں کی ۱۷۵ سے ۲۵۰ روپیہ تک کی موجودہ تنخواہوں میں اتنا اضافہ نہ کیا جاوے کہ اعلے تعلیم رکھنے والے دیانتدار نوجوان جو اس عہدہ کی فرائض کی وجہ احسن بجا آوری کے لئے موزوں ہوں اسکو حاصل کرنے کی خواہش کریں اسبات سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ برطانیہ عظمے کی عدالت ہائے قانون و انصاف کی معدلت گستری پر لوگوں کو جو کامل ترین اعتماد ہے وہ کسی زیادہ تر وجہ یہہ ہے کہ ادلے سے ایکو اعلے درجہ کے جج بار کے ممبروں میں سے منتخب کئے جاتے ہیں اور اونکو تنخواہیں بھی معقول ملتی ہیں - اس ملک کے بعض صوبوں میں بھی جہاں منصفوں کی تنخواہیں اور آئندہ توقعات ترقی اس صوبہ کی تنخواہوں سے بہتر ہیں عدالتوں میں قابل آدمی ملازم ہوتے ہیں اور اس صوبہ کی نسبت لوگوں کو اون پر زیادہ اعتماد ہوتا ہے اور یہہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ پنجاب کے مقابلہ میں ماتحت اور اعلے عدالتوں کے بالاتر درجوں میں بھی انصاف و قانون کے لئے زیادہ قابل - زیادہ آزاد اور زیادہ موزوں ہوتے ہیں - اب جبکہ اس صوبہ میں

اعلی ترین عدالت انصاف کے مرتبہ کو چیف کورٹ سے بڑہا کر ہائی کورٹ کردینے کے باعث اعلی ترین عدالت کے ججون کی تنخواہون - مشاہرون اور پنشنون وغیرہ مین تقریباً ۱۵ فیصدی کا اضافہ کردیا ہے - ادنی درجون کے ججون کے لئے اس تناسب سے اپنی تنخواہون - مشاہرون اور پنشنون وغیرہ مین اضافہ کی امید رکھنا کوئی غیر معمولی بات نہین ہے - اور خاص کر منصفون کے لئے جن کا کام اوس کام کی مقدار اور خاصیت کے نقطہ خیال سے جو اون سے لیا جانا مقصود ہوتا ہے نہایت محنت طلب ہوتا اور اون کی استطاعت سے بڑھکر ہوتا ہے مگر یہہ بہت تعجب خیز امر ہے کہ دوران حالیکہ اعلی درجہ یا اوسط درجہ کی تقریباً باقی تمام ملازمت ہائے امپیریل یا صوبہ کی مکرر تنظیم عمل مین آ رہی ہے اور اونکی تنخواہون مین کم و بیش ترقی کی جا رہی ہے گذشتہ زائد از چالیس سال کے عرصہ مین جبکہ گذشتہ صدی کے سنہ ۱۸۸۰ع کے قریب اس صوبہ مین یہہ پہلی دفعہ جاری کی گئی تہی منصفون کی ملازمت کی تنخواہون اور مشاہرون مین اضافہ کرنے کے متعلق اسقدر تہوڑی کار روائی کی گئی ہے-

"جب یہہ ملازمت اس صوبہ مین سنہ ۱۸۷۶ع مین زیر ایکٹ نظم و نسق جوڈیشل نمبر ۲۵- مصدرہ سنہ ۱۸۷۵ع پہلے پہل جاری کی گئی تہی تو تقررات زیادہ تر انگریزی پاس نوجوان الگزیجوایٹون یا ریڈرون وغیرہ کے و رنیکولر عملہ مین سے عمل مین آتے جاتے تہے اور وہ ایسا وقت تہا جبکہ زندگی کا خرچ موجودہ خرچ کے ایک چوتہائی سے کم تہا - اب جبکہ پنجاب یونیورسٹی کے قابلیت رکہنے والے گریجوایٹون اور قانون دانون یا انگلش بار کے ممبرون کو بہی یہہ ملازمت دی جاتی ہے یہہ نہایت ضروری ہے کہ اسکی تنخواہ اور رتبہ کو ایک معقول حد تک بڑہا دیا جائے جو اون کی حیثیت کے شایان شان ہو اور اون ذمہ واریون کے لئے موزون ہو جو آدمیون کے درمیان عدالت گستری کے لئے اون کو تفویض ہین - میری اپنی ذاتی رائے یہہ ہے کہ منصف کی تنخواہ شروع مین ۲۵۰ روپیہ ماہوار سے کم نہین ہونی چاہئے - اور کہ اوس کا رتبہ آئندہ توقعات ترقی اور مشاہرہ کی طرح ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے کم نہین ہونا چاہئے - لوگون کے درمیان یہہ خیال اب پختہ ہوتا چلا جاتا ہے کہ منصفون کی تنخواہ وغیرہ کی طرف کوئی توجہ اسوجہ سے نہین دیجاتی کیونکہ وہ تقریباً اسی ملک کے لوگون مین سے بھرتی کئے جاتے ہین - یہہ خیال خواہ وہ صحیح ہو یا غلط دور ہوجانا چاہئے - اسلئے اس زمانہ مین منصفون کے رتبہ - تنخواہ اور مشاہرہ مین اضافہ کرنا اس وقت کی بڑی اہم ضروریات مین سے ہے اور پنجاب مین منصفون کے رتبہ اور تنخواہ کو بڑہانے کے ریزولیوشن کا مطالبہ نہایت معقول ہے اور سراسر انصاف پر مبنی ہے اور مین اسکی دلی تائید کرتا ہون-

آنریبل سردار بہادر سردار [illegible]ن سنگہ —

"حضور والا—آنریبل محرک نے اس ریزولیوشن کی تحریک کرنے مین بہت معقول دلائل سے کام لیا ہے اونہون نے تقریباً تمام دلائل پیش کردئے ہین - مین صرف اسقدر کہونگا یہہ ملازم تقریباً وہی فرائض ادا کرتے ہین جو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران ادا کرتے ہین - اُنہین ۱۰۰۰ روپے کی مالیت کے مقدمات کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے لیکن یہہ ایک مصنوعی مالیت ہوتی ہے - بعض اوقات مقدمات کی اصلی مالیت ۲۰۰۰ روپیہ - ۳۰۰۰ روپیہ اور ۴۰۰۰ روپیہ یا ۵۰۰۰ روپیہ ہوتی ہے اور پہر جابجالی ان لوگون کی قابلیتین بڑی اعلی قسم کی ہوتی ہین اور وہ سب عیالدار ہوتے ہین اور اونہین اپنے بال بچون کی تعلیم کا انتظام بہی کرنا ہوتا ہے اسلئے میری گذارش ہے کہ منصفون کی حالت دیگر صوبون کے برابر کردی جائے اور مجہے کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ کیون اس صوبہ کے منصفون کو دوسرے صوبون سے کم خیال کیا جاتا ہے - ان الفاظ کے ساتہہ مین ریزولیوشن کی تائید کرتا ہون"-

آنریبل کپتان گوپال سنگہ —

"حضور والا—پنجاب مین منصفون کی تنخواہان ایسی اچہی نہین ہین جیسا کہ صوبجات متحدہ بنگال وغیرہ مین اون کے دوسرے بہائی افسرون کی ہین - حالانکہ پنجاب مین اون کا کام صوبجات متحدہ اور بنگال وغیرہ کے منصفون سے کسی طرح کم اور آسان نہین ہے - اوس بہاری اور سخت سرکاری کام کو مد نظر رکہتے ہوئے جو پنجاب مین جوڈیشل افسرون کی یہہ جماعت سرانجام دیتی ہے مین یہہ منت گذارش کرتا ہون کہ

حضور والا اون کی تنخواہ اور مشاہرہ کے معاملہ پر ہمدردانہ غور فرماوینگے جس کے وہ ہر طرح سے مستحق ہیں - چونکہ میرے آنریبل دوست محرک ریزولیوشن اور دیگر آنریبل ممبران نے پنجاب کے منصفوں کی تنخواہ اور رتبہ کے سوال کو بڑی قابلیت کے ساتھہ پیش کیا ہے اور اسکی اچھی طرح تشریح کر دی ہے اسلئے میری طرف سے اس کے متعلق کچھہ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ان چند الفاظ کے ساتھہ میں اس ریزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ ۔۔

حضور انور — میں اس ریزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں اگر میری اطلاع صحیح ہے تو مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہائی کورٹ پہلے ہی اس معاملہ کے متعلق کچھہ کارروائی کرنے والی ہے اور مجھے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں پنجاب کے منصف دوسرے صوبوں کے منصفوں کے ہم مرتبہ نہ بنائے جائیں - ان چند الفاظ کے ساتھہ میں ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل مسٹر فرنیچ ۔

یور آنر — میں نے آنریبل محرک ریزولیوشن اور دیگر آنریبل ممبروں کی تقریروں کو بڑی دلچسپی اور فخر کے ساتھہ سنا ہے جو انہوں نے ان سرکاری ملازموں کی قابل مستحقی اور میں یہہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا - قلیل تنخواہ دار جماعت کے یعنی منصفوں کے متعلق کی ہیں - میں اس ریزولیوشن کے آنریبل محرک سے اس بات میں متفق ہوں کہ عام طور پر جو کام ہم اس صوبہ میں کرتے ہیں اس کی وہ قدر نہیں ہوتی جسکے کہ وہ لائق ہوتا ہے ۔

" زیر قاعدہ (۳) (ج) میں جملہ قواعد دربارہ بحث ریزولیوشن ہائے یہہ ریزولیوشن صرف حضور والا کی صریح اجازت سے پیش کیا جا سکتا ہے - کیونکہ ریزولیوشن کا نفس مضمون فی الواقعہ گورنر جنرل بکجلاس کونسل اور لوکل گورنمنٹ کے درمیان زیر بحث ہے - لیکن یور آنر نے یہہ اجازت فی الفور اسلئے دی ہے کہ گورنمنٹ اس کونسل کو یقین دلا دے کہ منصفوں کے تنخواہ پر ہمدردانہ غور ہو رہی ہے اور تا کہ میں بتا دوں کہ صورت حالات کس طرح ہے - ان سوالات پر جو آنریبل ممبر نے اپنے ریزولیوشن میں اوٹھائے ہیں پنجاب سروسز کمشن جیسا کہ اونہیں معلوم ہے غور کرچکی ہے - اب ۴½ سال کا عرصہ گذرا ہے جبکہ رائل کمشن نے ہندوستان کی مختلف ملازمت ہائے کے متعلق اپنی سفارشات کی تہیں - ہمارے مذہبی کتابوں میں لکہا ہے " اپنی روٹی پانی میں پہینکدے کیونکہ کئی دنوں کے بعد پہر تجھے مل جائیگی " ممکن ہے نہیں مجھے یقین ہے کہ یہہ امر واقعہ ہے کہ بہت سے ایسے سرکاری ملازموں نے جو لڑائی کے طویل عرصہ کے دوران میں اپنے مستقبل کی اصلاح کے خواہشمند تہے عبرانی بزرگ کے اقوال پر اون کا اعتقاد کمزور ہو گیا ہے اور وہ اس خیال کو دل میں جگہہ دینے پر مائل ہو گئے ہیں کہ رائل کمشن نے جو روٹی پہینکی تہی اوس کو پانی کی رو ہمیشہ کے لئے بہا لے گئی ہے - لیکن ایسا نہیں ہے - اختتام جنگ پر یعنی گذشتہ سال کے شروع میں سپریم گورنمنٹ نے مقامی حکومتوں سے کہا کہ وہ ملازمت ہائے کے موجودہ اور تنخواہ کی ترقی کے متعلق اپنی تجاویز بہیجیں - گذشتہ جولائی میں اس گورنمنٹ نے پراونشل سول سروسز اور منصفوں کی تنخواہ اور آئندہ توقعات ترقی کی اصلاح کے متعلق اپنی تجاویز ارسال کیں - منصفوں کے متعلق ہماری تجاویز خاص زبردست تہیں اور میرے خیال میں فراخدلانہ بہی تہیں اگرچہ مالی اور دیگر وجوہات کے باعث ہماری تجاویز اوس حد تک نہیں تہیں جس حد تک کہ آنریبل محرک ریزولیوشن کی تجاویز ہیں - بالکل حال ہی میں جیسا کہ ہز آنر بہادر پچہلی دفعہ دورہ پر جانے کو تیار تہے ہمیں پراونشل سول سروس کی تنخواہ اور آئندہ توقعات ترقی کی اصلاح کے متعلق گورنمنٹ ہند کی طرف سے وزیر ہند کی منظوری موصول ہوئی - وزیر ہند کی منظوری عام الفاظ میں تہی - اس سے ہمیں ایک خاکہ مل گیا اور باقی تفصیلات ہم نے خود پر کرلی ہیں - بعض حدود قائم کردی گئی ہیں اور شرائط عائد کی گئی ہیں اور اگرچہ کونسل کے روبرو پیش کردہ ریزولیوشن سے اس کا کوئی خاص تعلق نہیں ہے تا ہم میں آنریبل ممبران کی اطلاع کے لئے یہہ کہہ دیتا ہوں کہ میں پراونشل سول سروس ایسو سیئیشن سے جو میرے خیال میں ایک نمایندہ جماعت

ہے اس بات کا انتظام کرتا ہوں کہ ان سے اسکے متعلق مشورہ کیا جائے۔مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پراونشل سول سروس کی سکیم کے مرتب کرنے کے متعلق اس سے مشورہ ہو چکا ہے۔بہرحال اس بات میں اسکی تنخواہ (جو اگر وہ آخر کار منظور ہوگئیں) یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء سے نافذ ہوجائینگی۔جوڈیشل افسروں کے متعلق ہمیں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انکا معاملہ زیر غور ہے اور کہ عنقریب اس کے متعلق احکام موصول ہونگے۔ہمارے پاس اسبات کے باور کرنے کی وجہ موجود ہے کہ صاحب وزیر ہند ہماری تجاویز پر ہمدردانہ غور فرمائینگے اور اس میں شک نہیں کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عام طور پر منصفوں کی تنخواہ اور رتبہ بڑھ جائیگا۔اس نتیجہ کو مد نظر رکھتے ہوئے میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ بات جناب آنریبل ممبر پر چھوڑتا ہوں کہ آیا وہ اس ریزولیوشن کو آگے چلائیں یا ان سے واپس لے لیں۔اگر مقدم الذکر راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں تو گورنمنٹ اس میں مزاحم نہیں ہوگی بلکہ وہ اس بات کا وعدہ کرتی ہے کہ وہ کونسل کی سفارشات گورنمنٹ کی خدمت میں بھیج دیگی۔اگر چہ اوس راستہ کے اختیار کرنے میں یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ وہ ریزولیوشن میں مندرجہ سفارشات کی قطعاً تائید کریگی"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین--

یور آنر—سب سے پہلے میں حضور والا کا اس بات کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس ریزولیوشن کی تحریک کی ضروری اجازت عطا فرما کر ایک خاص رعایت سے کام لیا اور دوسرے میں خوش ہوں کہ میری یہ امیدیں کہ گورنمنٹ منصفوں کے معاملہ پر ہمدردانہ غور فرمائیگی کامل طور پر پوری ہوگئی ہیں۔لیکن اس ریزولیوشن کے متعلق بہترین طریقہ اختیار کرنے کے متعلق میں ایک دقت اور تذبذب کی حالت میں ہوں۔اگر آنریبل ممبر باختتام مہربانی کرکے مجھے اتنا بتا دیویں کہ آیا تجاویز جو وزیر ہند کے غور کے لئے بھیجی گئی ہیں کم و بیش رائل کمشن کی رپورٹ یا سفارشات کے مطابق ہیں تو میرا کام مقابلتاً آسان ہوجاتا۔کیونکہ اوس صورت میں مجھے اپنا ریزولیوشن واپس لینے میں کوئی تامل نہیں ہوسکتا تھا اسلئے اس سے کوئی مفید مطلب......"

آنریبل مسٹر فرئیر--

کیا جناب والا مجھے یہ کہنے کی اجازت ہے کہ ہماری سفارشات زیادہ تر پبلک سروسز کمشن کی سفارشات پر مبنی تھیں"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین--

" تو اوس صورت اس ریزولیوشن پر مزید بحث کرنے سے کوئی مفید مطلب حاصل نہیں ہوگا اور حضور انور کی اجازت سے میں اسے واپس لینا چاہتا ہوں"۔

حسب اجازت ریزولیوشن واپس لیا گیا۔

[باقی مضمون آئندہ]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

۱۷] لاہور—۲۳-اپریل (مجریہ ۳۰-اپریل) سنہ ۱۹۲۰ع-دوم حصہ [جلد ۴۸

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئین و قوانین منعقد ہوئی-

(گذشتہ سے پیوستہ)-

...س سے زائد عرصہ کے لئے لائیسنس ہائے شراب کی فروخت نیلام کی ممانعت کے متعلق ریزولیوشن-

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین—

حضور والا آخری ریزولیوشن جو میرے نام درج ہے حسب ذیل ہے:-

"کہ یہہ کونسل ہز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ ایک سال سے زائد [عرصہ کے] لئے فروخت شراب کے لائیسنس جاری یا نیلام نہ کئے جائیں"-

• اس ریز و لیوشن کے نفس مضمون سے جہان تک کہ ہمارے خیالات کا تعلق ہے اون مین ایک کامل تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور چونکہ یہہ ریز و لیوشن ایک نہایت اہم ریز و لیوشن ہے اس لئے مین آنریبل ممبران سے درخواست کرتا ہون وہ تہوڑے عرصہ کے لئے میرے ساتھہ ملکر اس سوال پر غور کرین اور اس کے متعلق اپنی رائے قائم کرین-اس ریزو لیوشن کا نفس مضمون آبکاری ہے اس ریزو لیوشن کا نفس مضمون آمدنی بہی ہے - حضور والا مجھے اس مین ذرا بہی شک نہین کہ آمدنی کی اوس کثیر رقم کی توقعات جو اس ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے آنریبل ممبران کو کسی طرح اپنی طرف نہین کہینچیگی - کیونکہ آنریبل ممبر باہتمام مضمون نے بحث پیش کرتے وقت جو کچھہ کہا تہا اوس سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم اس سال مین جہان آمدنی مین اضافہ ہوا ہے وہان اوس شراب کی مقدار مین بہی بیشی ہوئی ہے جو صوبہ مین استعمال کی گئی - بے شک یہہ کہا گیا تہا کہ اس قابل افسوس نتیجہ کی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ گندم فروشون یعنی زمینداروں کی گرہون مین روپیہ زیادہ آگیا-لیکن یہہ امر بہی ویسا ہی قابل افسوس ہے کہ خوشحالی مین اضافہ ہونے کے ساتھہ ضبط نفس کی طاقت مین کوئی ترقی نہین ہوئی اور کہ شاید حکومت نے اون مزدورون سے جو منڈیون مین آتے ہین اور اون زمیندارون سے جو وہان اپنا غلہ فروخت کرنے کی غرض سے آتے ہین اس دلفریب شراب کو دور رکہنے مین اتنی کوشش سے کام نہین لیا جتنی کوشش سے وہ لے سکتی تہی -مین بذات خود اس محکمہ کے نشیب و فراز سے واقف نہین ہون لیکن اس ریز و لیو شن کو تیار کرتے وقت مین نے بعض رپورٹون اور قواعد و ضوابط کا مطالعہ کیا تہا تا کہ مین اس ریزو لیوشن کو کونسل کے روبرو پیش کرون -مین نے دیکہا ہے کہ دستورالعمل آبکاری مین صریح الفاظ مین یہہ لکہا ہے کہ فروخت شراب کے لائیسنسون کا نیلام ہر سال عمل مین آتا ہے یعنی یہہ کہ فروخت شراب کے لائیسنس ہر سال ایک برس کے لئے نیلام کئے جاتے ہین میرے خیال مین وہ طریق جس مین محکمہ ہذا تحریک ٹمپرنس کی امداد کر سکتا ہے صرف یہی ہے کہ دوکانون کی تعداد کو گہٹا دیا جائے اور ایسی کارروائی کی جائے جس سے خریدار کے لئے دوکان پر شراب خرید کر پینا اگر نا ممکن نہین تو دشوار ضرور ہو جائے اور نیز شراب کی قیمت مین اضافہ کر دیا جائے-

جہان تک کہ دوکانات کی تعداد کے گہٹانے کا تعلق ہے مجھے یقین ہے کہ محکمہ ہذا اس مین محتاط رہا ہے اور ایسا کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے -جہان تک کہ خاص شراب کے دوکانون مین استعمال کئے جانے کے انسداد کی تدبیر سوچنے کا تعلق ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ سربمہر بوتلون کا طریق جاری کیا گیا ہے اور وہ فائدہ مند ثابت ہوا ہے لیکن جہان تک روپیہ پیدا کرنے کا تعلق ہے مجھے یقین ہے کہ محکمہ ہذا اس پہلو مین اپنی آمدنی کو بڑہانے کی خواہش کو روک نہین سکا-اب جب مین دیکہتا ہون کہ ایک ضلع مین شہر اور مضافات مین اس ذریعہ سے حاصل کردہ روپیہ مین ایک ہی سال کے اندر ۵۰۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے تو مین قدرتاً اپنے آپ سے یہہ سوال کرتا ہون کہ آمدنی کی اس بیشی کی کیا وجہ ہے ؟ کیا وجہ ہے کہ جو آدمی پچہلے سال اس لائیسنس کی خرید کے لئے ایک لاکہہ روپیہ دینے کو تیار تہا وہ اس سال ایک لاکہہ اور پچاس ہزار روپیہ دینے کو آمادہ ہے جہان تک کہ شراب کی قیمت کا تعلق ہے وہ تو اتنی ہی ہے جتنی کہ پچہلے سال تہی - پچہلے سال کی نسبت ۵۰۰۰۰ روپیہ زیادہ دینے سے اس شخص کو کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ وہ شراب کی قیمت کو تو بڑہا نہین سکتا اس لئے اس ۵۰۰۰۰ روپیہ کی زائد رقم کو وہ صرف اسی طرح ادا کر سکتا ہے کہ اپنے مال کو زبردستی اپنے گاہکون کے پاس فروخت کرے یعنی یہہ کہ پچہلے سال کی نسبت وہ اپنے گاہگ زیادہ تعداد مین پیدا کرے پس اس سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جہان محکمہ ہذا لائیسنس نیلام کرتے وقت بڑی بڑی رقمین وصول کرتا ہے وہان دوسری طرف گویا وہ اسبات پر بہی رضامند ہوتا ہے کہ لائیسنس دار شراب کو پہلے سے زیادہ وسیع پیمانے پر فروخت کرین اگر محکمہ ہذا کے خیال مین یہہ میرا دعوے صحیح نہین ہے تو پہر اسکے یہہ معنی ہین کہ پچہلے سال اوس نے لائیسنس اوسکی اصلی قیمت سے کم قیمت پر فروخت کیا اس عمل کے جاری رہنے کی توقع نہین ہوسکتی کیونکہ گذشتہ تین سالون کے اعداد دیکہنے سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ سال بسال لگاتار اور بہاری بیشی ہوتی چلی جاتی ہے میرے خیال مین تو یون ہونا چاہئے تہا کہ جب ایک دفعہ کوئی شراب فروش لائیسنس کے لئے آگے آجائے اور ایک معقول رقم ادا کر دے تو پہر محکمہ کا یہہ کام نہین ہے کہ وہ اس کے لئے محکمہ کو ادا کردہ تمام روپیہ کے کمانے مین آسانی پیدا کر دے بلکہ اگر ممکن ہو تو اسبات کا انتظار کرنا چاہئے اور خیال رکہنا چاہئے کہ وہ اسقدر روپیہ وصول نہ کرسکے جتنا کہ اوس نے محکمہ

کو ادا کیا ہو تا کہ آئندہ ان لائیسنسوں کے خریدنے والوں کو پتہ چل جائے کہ اونہیں اتنی زیادہ بولیاں نہیں دینی چاہئیں جتنی کہ وہ اب دینے کے عادی ہیں - اگر لوگوں کو شراب کے خریدنے پر زور دینے کے اس معنی کا انسداد کرنا مقصود نہیں ہے تو میرے خیال میں جائز لین دین کے معاملہ کو جس کے معنے بے شک یہہ ہیں کہ کسی شخص کو اوسکی قیمت خرید پر نقصان نہ ہو اوس شخص کے ہاتھوں میں رکھنا غلطی ہے جس کے ذمے محکمہ ہذا کا نظم و نسق ہو-

واضح رہے کہ صوبہ پنجاب کی ٹمپرنس سوسائیٹیاں کم و بیش ہمیشہ اس محکمہ کے آگے اپنا نکتہ خیال پیش کرتی رہی ہیں اور اونکا خیال ہے جب یہہ محکمہ کسی ہندوستانی وزیر کے پاس آجائیگا تو انکی تمام ضرورتیں پوری ہوجائینگی جس بات کو شراب خوری سے بچانے والی جماعت کے کارکن برداشت نہیں کر سکتے وہ یہہ ہے کہ گورنمنٹ لائیسنسوں کی فروخت کے لئے دن بدن زیادہ روپیہ لئے جاتی ہے - اگرچہ وہ ٹیکس دینے والے کو ایک طریقہ میں ادا کر دینی ہے تاہم مجھے یقین ہے کہ بہت سے آنریبل ممبر اس بات کو محسوس کرینگے کہ کسی اور قسم کا ٹیکس اوس اضافہ شدہ ٹیکس سے اس صوبہ کی روایات کے زیادہ شایان شان ہوگا جس کے ساتھ شراب کی فروخت میں بیشی ہو - میں یہہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ جوں جوں سال گذرین فروخت کردہ شراب کی مقدار میں کمی ہو اور آمدنی کی رقم میں اضافہ ہو میں جانتا ہوں کہ یہہ کہا جائیگا کہ یہہ اصول صرف زبانی زبانی صحیح ہے لیکن دقت اوس وقت آن کر پڑتی ہے جب کہ شراب کے استعمال کرنے والے شراب کو زیادہ قیمت پر خریدنے کی بجائے ناجائز کشید شراب اختیار کرنے لگ جاتے ہیں - اسی طرح محکمہ ہذا کا یہہ فرض بھی ہے کہ وہ نہ صرف اس بات کا خیال رکھے کہ آیا آمدنی بڑھتی ہے یا نہیں بلکہ اس بات کا خیال بھی رکھے کہ قیمتوں میں اضافہ ہو اور ناجائز کشید شراب نہ اختیار کی جائے اور شراب کی کھپت کی مقدار میں کمی ہو - اب اس کام کا کرنا بہت مشکل ہے - میرا خیال ہے کہ اون مشکلات کے باوجود جو اس میں پیش آسکتی ہیں ہر وہ شخص جو محکمہ ہذا کے اہتمام پر ہو ایک سال سے زیادہ عرصہ کے لئے محکمہ ہذا کو پابند ٹھہرانے میں نہایت احتیاط سے کام لیگا - اون لوگوں نے جنہیں انسداد شراب خوری کے معاملہ میں دلچسپی ہے اس بات کو محسوس کیا ہے کہ چونکہ دور جدید میں آبکاری منتقل شدہ مضمون ہوگا لوگوں کے نمائندے حیرت انگیز نتائج پیدا کر دینگے یہاں تک کہ ایک سال کے عرصہ کے اندر شراب اور ادویات کا استعمال معدوم ہوجائیگا - میں اون کے ساتھ اس امید توقع اور خیال میں شریک نہیں ہوں کہ لوگوں کے نمائندے ایک سال کے اندر شرابخوار لوگوں میں اس قدر اصلاح پیدا کر دینگے اور نہ ہی میرا یہہ خیال ہے کہ وہ اس بات کو پسند کرینگے کہ شراب خواری اتنی جلدی رک جائے کیونکہ اس سے ان کی صحت کو نقصان پہونچیگا - لیکن لوگوں کا یہہ اعتقاد ہے - ممکن ہے کہ جدید نظم و نسق کی ناکامی اس قسم کی موہوم امیدوں میں مضمر ہو - لیکن ساتھہ ہی اس کے آنریبل ممبر با اہتمام کے لئے بھی یہہ نہیں ہے کہ وہ ایسی بات کریں (اگر اونہوں نے کوئی ایسی بات کی ہے) جو آئندہ کے محکمہ آبکاری کے نظم و نسق پر پابندی عائد کرنے والی معلوم ہوتی اور محکمہ کو یا لوگوں کو اس بات کے کہنے کا موقع دیں کہ اون کے ہاتھہ باندھے ہوئے ہیں اور کہ وہ کچھ نہیں کر سکتے اور کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو شراب خواری کی برائی کا انسداد کبھی کا ہوگیا ہوتا - اس بات کا خیال رکھنا گورنمنٹ کے اپنے حق میں مفید ہے کہ لوگوں کی اون تدابیر پر معقول طور سے نکتہ چینی کرنے کا موقع نہ ملے جو جدید دور سے ماقبل حال میں اختیار کی جا ئیں-

" میرے خیال میں اس موقع پر اوس سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں جو کچھ کہ میں کہہ چکا ہوں اور مجھے امید ہے وہی عام طریقہ جس پر اب تک عمل ہوتا رہا ہے آئندہ بھی جاری رہیگا اور کہ جدید لائیسنس نیلام نہیں کئے جائینگے - لوگوں کو اس قسم کی جائز یا ناجائز نکتہ چینی کرنے کا موقع دینے کی بجائے کہ آئندہ نظم و نسق کے ہاتھہ بندھے ہوئے ہونگے اور کہ یہہ مناسب نہیں ہے اس تکلیف کو برداشت کر لیا جائیگا ان حالات میں اس موقع پر اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا "-

آنریبل مسٹر - ہیئارڈ —

" یونٹر آلر — آنریبل ممبر اپنی تقریر کے پہلے حصہ میں اس بات کو ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ لائیسنس کو

نیلام کرنے کا طریق بالکل برا ہے۔ اور نہ یہ دلیل یہہ نہیں کہ ان رقموں کو بڑھانے کے لئے جو لائسنسوں کے لئے وصول کی جاتی ہیں ہمیں فروخت کنندگان پر فروخت شراب کو بڑھانے کے لئے ضرور زیادہ دباؤ ڈالنا پڑتا ہے۔ میرے خیال میں یہی ان کی دلیل تھی اور اس کے یہہ معنی نہیں کہ فروخت شراب کے حق کو نیلام نہیں کرنا چاہئے اور ایک تھوڑی مقررہ فیس پر اسے دیدینا چاہئے۔ اب اس معاملہ میں آنریبل ممبر کی کیفیت معقول طور پر اس طرح ہوگی۔ اگر یہہ صحیح ہے کہ آپ ہر مرتبہ اس قیمت کو بڑھا دیتے ہیں جو فروخت کنندہ نے فروخت شراب کے حق کے لئے ادا کی ہو تو آپ اسے استعمال شراب کو بڑھانے کے لئے ایک زائد اور نئی ترغیب دیتے ہیں۔ اس لئے مناسب تو یہی ہوگا کہ فروخت کنندہ سے اس حق کے لئے کچھ بھی وصول نہ کریں۔ اگر اس سے کچھ وصول نہ کیا گیا تو وہ خاص ترغیب جس کا آنریبل ممبر نے ذکر کیا ہے مفقود ہوجائیگی بالفاظ دیگر اگر ہم لائسنس دیدیں تو فروخت کنندہ کو لوگوں پر دباؤ ڈالنے کی نہایت ہی کم ترغیب ملیگی۔ جنابعالی ساتھ ہی اس کے آنریبل ممبر نے یہہ بھی کہا ہے کہ یہہ نہایت ہی نامناسب ہے کہ قیمت میں اضافہ کر دیا جائے کیا وہ یہہ خیال کرتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ کو زیادہ قیمت ادا کرنے کی بجائے فروخت کنندہ کو یہہ حق مفت ملیگا تو وہ شراب کی قیمت اتنی زیادہ رکھیگا کہ استعمال کرنے والے اس قیمت پر شراب کو خرید نہ سکیں؟ میرے خیال میں اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے چونکہ نیلام کا یہہ سوال اٹھایا گیا ہے اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مختصر طور پر بیان کروں کہ پنجاب میں اصلی دستور کیا ہے اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟ جیسا کہ آنریبل ممبر کو معلوم ہے کہ پنجاب میں معمولی طریقہ یہہ ہے کہ حق فروخت کو نیلام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوسرا طریق بھی ہے اور وہ مقررہ قیمتوں یا ان فیسوں کا طریق ہے جو فروخت کی مقدار کے مطابق محسوب کی جائیں۔ میں کونسل کو مختصراً یہہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ طریق نیلام کے مقابلہ میں اس طریق کے جس سے میری مراد مقررہ فیسوں کے طریق سے ہے بڑے بڑے نقص کیا ہیں جو یا تو یونہی مقرر کی جاتی ہیں یا فروخت کنندہ کی فروخت کی اغلب مقدار کا اندازہ لگا لیا جاتا ہے اپنے حق فروخت کیلئے براہ راست فیس تو مقرر کرلی مگر کسی نہ کسی شخص نے آخر فروخت کنندہ کو بھی منتخب کرنا ہے فروخت کنندہ کو منتخب کرنے کا اختیار براہ راست ایک سرکاری عہدہ دار پر عائد ہوتا ہے جس سے اسے ایک ایسا موقع حاصل ہوجاتا ہے جس کی وسعت کا اندازہ لگانے کا کام میں آنریبل ممبر پر چھوڑتا ہوں یہہ موقع ماتحت عملہ آبکاری کے ملازمین کو حق فروخت کے لئے مقابلہ کنندگان سے روپیہ وصول کرنے کے متعلق مل جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس طریق کا منشاء یہہ ہے کہ گورنمنٹ ان ادائیگیوں سے محروم ہو جائے جو اسے دیگر حق فروخت کے لئے کی جائینگی اور اس منافع کا ایک حصہ ناجائز طریق کے ذریعہ عملہ آبکاری کے ماتحت ممبروں کی جیب میں جائے۔ فروخت کی مقررہ فیسوں کے طریق کا یہہ ایک بڑا نقص ہے لیکن ابھی ایک اور بڑا بھاری اعتراض ہے جس کی سلطنت متحدہ کے تجربہ سے بڑی اچھی طرح تصدیق ہوگئی ہے۔ مقررہ فیسوں کے طریق کے مطابق اگرچہ یہہ وہی طریقہ کیوں نہ ہو جس کے ذریعہ حق فروخت کی قیمت کا اندازہ لگانے کی کوشش کیجاتی ہے ایکسال سے دوسرے سال تک، یا ایک عرصہ سے دوسرے عرصہ تک فروخت کنندہ کی نیت کہ حق فروخت کی اصلی قیمت کے برابر کرنا بالکل ناممکن ہے سلطنت متحدہ میں نظم و نسق آبکاری اور اصلاحات آبکاری کے راستہ میں مشکلات کا یہہ ایک بڑا بھاری منبع رہا ہے۔ لائسنس ایک قیمتی جائداد بن گئے ہیں اور فروخت کنندگان کو ایک ایسے پیمانہ پر معاوضہ دئے بغیر خارج کر دینا جس سے اصلاحات میں نہایت دقت پیدا ہوگئی ہے ناممکن ہوگیا ہے۔ فروخت کی مقررہ فیسوں کے طریق کے خلاف یہہ بھی ایک اعتراض ہے۔

اچھا تو جنابعالی پھر مقررہ فیسوں کے طریق کے خلاف اعتراض ضرور پیدا ہوتے ہیں۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ نیلام کے طریق کے خلاف بھی بعض اعتراضات ہیں۔ طریق نیلام میں یہہ بڑا بھاری نقص ہے کہ جوابازی کی خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔ جس شخص کے پاس پچھلے سال لائیسنس تھا وہ مجبور ہوجاتا ہے کہ اس سال بھی اپنے لائیسنس کو جاری رکھنے کے لئے سب سے بڑھ کر بولی دے۔ یہہ بالکل ممکن ہے کہ اس کے پاس کے لوگ یعنی اس کے حریف اس کے خلاف اس سے زیادہ بڑھ کر بولی دیں جتنی کہ اس حق فروخت کے لئے دینی چاہئے اور ایسی صورت میں اتنا روپیہ ادا کرنے کے بعد وہ مجبوراً اپنی رقم کو وصول کرنے کی غرض سے ناجائز طریقوں سے کام لیتا ہے۔ اب اس میں شک نہیں کہ طریق نیلام میں

اسی طرح نقص ہیں جس طرح کہ مقررہ فیسوں کے طریق میں۔ آپ نے دو برائیوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے اور یہہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ نیلام کا طریق کم درجہ کی برائی ہے

" ایک طریق ایسا ہے جو اگو اعتراضات سے خالی نہیں تاہم دونوں میں سے کم قابل اعتراض ہے معقول طریقہ تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ طریق نیلام کو برقرار رکھیں مگر ان برائیوں کو جو نیلام کی وجہ سے واقع ہوتی ہیں بیجا کثرت کے ساتھہ ظہور پذیر نہ ہونے دیں۔ آنریبل ممبر نے کہا ہے کہ دستور العمل ابکاری میں ایک سال کا عرصہ تجویز کیا گیا ہے لیکن دستور العمل آبکاری میں کوئی چیز مقدس نہیں ہے جس میں ترمیم وغیرہ نہ ہوسکے۔ دستور العمل آبکاری ایک دستور العمل ہے جس میں افسران آبکاری کے لئے انتظام کی ضروریات کے مطابق ہدایات درج ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس کے ایک حصہ میں قانون آبکاری اور اشتہارات درج ہیں جو وقتاً فوقتاً جاری ہوتے رہتے ہیں بلکہ اس میں زیادہ تر انتظامی قواعد ہوتے ہیں جو وقتاً فوقتاً انتظام کی ضروریات کے لئے مفید ہونے کے لحاظ سے بدل دئے جاتے ہیں دستور العمل آبکاری میں کوئی خاص مقدس چیز نہیں ہے اور ایک سال کے عرصہ میں بھی کوئی خاص مقدس چیز نہیں ہے۔ ایک سال کا عرصہ یا دو سال کا عرصہ یا تین سال کا عرصہ کافی ہوگا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ عرصہ اتنا قلیل نہ ہو کہ جس سے قمار بازی کی برائیاں ناواجب طور پر کثرت کے ساتھہ پیدا نہ ہوجائیں اور برخلاف اس کے اتنا طویل نہ ہوکر جس سے مفوضہ حقوق کی برائیاں پیدا ہونے کا امکان نہ ہوجائے ان جملہ امور کو مد نظر رکھکر جو عملی طور پر ایک دوسرے کی نقیض ہیں میں گورنمنٹ کو یہہ مشورہ دیتا ہوں کہ بعض اضلاع میں سہ سالہ میعاد کا طریق رائج کر دیا جائے۔ چھہ اضلاع متعلقہ تھے جن میں طریق مذکور دیسی شراب کے لائیسنسوں اور ممالک غیر کی شراب کے اون لائیسنسوں کے لئے رائج کیا گیا ہے جو بازاروں میں شراب کو فروخت کرے اور دوکانوں میں بیٹھکر پینے کے متعلق ہیں۔ وہ اضلاع شملہ و جالندھر و فیروز پور و امرتسر و راولپنڈی اور لائل پور کے ہیں۔ آنریبل ممبر نے یہہ ظاہر کیا ہے کہ اس تجویز پر عمل کرنے کا مالی نکتہ خیال سے مدعا یہہ تھا کہ روپیہ زیادہ حاصل کیا جائے۔ صاحبان روپیہ پیدا کرنے والی مدات میں سے ایک مد کا مہتمم ہونے کی حیثیت میں آمدنی کو اوس صورت میں بڑھانے کے فائدہ کو نظر انداز نہیں کرتا جب کہ ایسی آمدنی کو بڑھایا جاسکے۔ اصل مدعا مالی مدعا نہیں تھا۔ مقصود یہہ تھا کہ اس خاص قسم کی قمار بازی کی وارداتوں کے بار بار ظہور میں آنے کی برائیوں کو کم کیا جائے جو نیلام کے موقع پر دیکھنے میں آتی ہیں۔۔ میں مختصراً یہہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ اصل مالی نتائج کسی قدر اسی قسم کے ہونگے۔ کل صوبہ کی بیشی ۴۸ فیصدی تھی اون چھہ اضلاع میں جن میں طریق مذکور رائج کیا گیا تھا۔ ۵۷ فیصدی تھی لیکن آنریبل ممبروں کو یاد رکھنا چاہئے کہ تین سال کے عرصہ کے لئے لائیسنسوں کو نیلام کرتے وقت گورنمنٹ کو اوس بیشی کی توقع ہوتی ہے جو بصورت دیگر عرصہ مذکور کے دوسرے و تیسرے سال میں حاصل ہوسکتی ہو۔ ممکن ہے کہ یقین نہ ہو اور یہہ کسی طرح بھی یقینی نہیں ہے کہ اوس کارروائی میں جو کی گئی ہے کوئی واقعی مالی فائدہ مضمر ہے جو میں اب آپکو مختصراً یہہ بتاؤنگا کہ کیوں یہہ چھہ اضلاع منتخب کئے گئے تھے۔ اس قسم کا طریق صرف اون اضلاع میں رائج کرنا مناسب خیال کیا گیا تھا جن میں یہہ خیال کیا تھا کہ طریق آبکاری مستحکم ہو گیا تھا یعنی یہہ کہ دوکانوں کی تعداد و اجرا و محصول کشید شراب کی مقدار و دوکانوں کے انتظام کی نوعیت نے ایسی صورت اختیار کر لی تھی جس کے لحاظ سے طریق آبکاری کے استحکام پر کچھہ سالوں تک بھروسہ کیا جاسکتا تھا۔ جیسا کہ آنریبل ممبروں کو معلوم ہے کہ محصول کشید شراب کو کل صوبہ کے اندر یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ع سے بڑھایا جا رہا ہے۔ ثانیاً ان چھہ خاص اضلاع میں اور اسکے ساتھہ آٹھہ یا دس دیگر اضلاع میں ایک نیا طریق رائج کیا گیا ہے جس سے مجھے یقین ہے کہ ٹمپرنس (تحریک اجتناب مے نوشی) اور خرش انتظامی کو فائدہ پہونچیگا اور جس کو اس نکتہ خیال سے اصلاح مذکور کے جملہ حامیان پسند کرینگے۔ میری رائے شراب کو بند بوتلوں میں بند فروخت کرنے کے اوس طریق سے ہے جس کے مطابق شراب صرف دوکانوں سے باہر استعمال کے لئے فروخت کی جائیگی۔ ان ہر شش اضلاع کے طول و عرض میں طریق مذکور یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ع سے نافذ کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں اس کارروائی کے کرنے سے پہلے کل صوبہ کے اندر آبکاری کی دوکانوں کی جائے وقوع کی تعداد کے متعلق نہایت احتیاط سے جانچ بھی کیگئی۔ ان چھہ اضلاع کی اس تعداد میں کل میزان کی ۹ فیصدی کی نسبت سے تخفیف کیگئی ہے

س یہہ خیال کیا گیا تھا کہ دیسی شراب کے متعلق طریق آبکاری اون اضلاع مین اسنقامت پکڑ گیا ہے جس ون اس جدید طریق کو رائج کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

آنریبل ممبر کی تقریر کے دوسرے حصہ مین صرف یہہ مذکور ہے کہ ایسے وقت مین جبکہ آبکاری کا معاملہ ایک منسٹر کی تحویل مین منتقل کیا گیا ہے صوبہ کے آئندہ نظم و نسق کے ہاتھہ باندہ دینا غلطی ہے مجھے بذات خود اس بات کا در حقیقت بہت افسوس ہوگا اگر مین اصلاحات کے مستقبل کا ایسی صورت مین قیافہ لگاؤن جبکہ نظم و نسق آبکاری ایک ہندوستانی سے منسٹر کے قبض و اختیار مین جا رہا ہے۔ مجھے اس امر کا یقین ہے کہ اصلاحات و فوائد بہت ہی نمایان ہونگے اور اوسکی بدولت نظم و نسق آبکاری سابقہ اصلاحات و فوائد کے مقابلہ مین قابل رشک ہو جائیگا لیکن میرے خیال مین اسبارہ مین بہت سی غلط فہمی پیدا ہوئی ہوئی ہے جسکو مین دور کر دینا چاہتا ہون۔ میرے خیال مین آنریبل ممبر کا یہہ خیال ہے کہ آبکاری کے آئندہ نظم و نسق کو ایسے طریق مین پابند کیا گیا ہے جس طریق مین وہ اس سے بھی مرتب نہین کیا گیا تھا۔

اولاً میرا خیال ہے کہ کونسل ہذا کے ہر ایک ممبر کو معلوم ہے کہ لائیسنسدار یا اوسکے کسی ملازم یا ایجنٹ کی طرف سے لائیسنس کی شرائط کی کسی خلاف ورزی کی صورت مین ہر ایک لائیسنس منسوخ ہو سکتا ہے قانون کا منشاء واقعی یہہ ہے۔ یہہ ایک امر ہے۔ اس نکتہ خیال سے دوسرا اہم تر امر یہہ ہے کہ نظم و نسق کی حالت کی کسی تبدیلی یا محصول شراب کے کسی اضافہ یا کسی ایسے دیگر معاملات کے متعلق جنکا نظم و نسق آبکاری سے تعلق ہو معاوضہ حاصل کرنے کا کوئی دعوے نہین ہو سکتا۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۴۱ اس معاملہ کو اور بھی واضح کر دیتی ہے ۔ اوس مین مذکور ہے کہ عہدہ دار عطا کنندہ لائیسنس ۱۵ دن کی نیس لائیسنس ادا کرنیپر کسی وجہ سے لائیسنس واپس لیسکتا ہے اور اوسکو کوئی اور معاوضہ ادا نہین کرنا پڑیگا بشرطیکہ اوس نے ۱۵ دن کا نوٹس دیدیا ہو ۔ مین یہہ نہین کہنا چاہتا کہ منصفانہ قسم کی کوئی اور روکاوٹ موجود نہین ہے۔ اگر لائیسنسدار کی طرف سے کوئی خلاف ورزی نہو تو ذاتی طور پر میری یہہ نہایت زور کے ساتھہ رائے ہے کہ کبھی لائیسنس کو واپس لینے کی صورت پر اگر قانوناً نہین تو انصافاً معاوضہ دینے کی ضرورت ہوگی ۔ لیکن آبکاری کے متعلق کسی بہت زیادہ حقیقی و انقلاب انگیز تدابیر کی صورت مین تھوڑا سا منصفانہ معاوضہ جو اس خاص لائیسنسدار کو واجب الادا ہوگا اوس کل معاوضہ کی محض ایک کسر ہوگی جو نظم و نسق آبکاری کو ادا کرنا پڑیگا۔

خاتمہ پر مین یہہ کہنا چاہتا ہون کہ اس طریق کو جو ان اضلاع مین اختیار کیا گیا ہے اوسوقت تک کسی صورت مین بھی مزید وسعت نہین دی جاسکتی۔ جب تک کہ جنوری سنہ ۱۹۲۱ع مین آئندہ نیلام منعقد ہونے کا وقت نہ آ جائے۔ اوس وقت تک ہمین امید ہے کہ اصلاح شدہ کونسل قائم ہو جائیگی اور اس مین کچھہ شک نہین کہ آبکاری کا معاملہ ایک منسٹر کی تحویل مین چلا جائیگا۔ لہذا اس طریق کو مزید وسعت دینیکا کوئی امکان یا سوال نہین ہے خواہ یہہ واضح بھی ہو جائے کہ مجوزہ انتظامات مین کوئی مالی فائدہ مضمر ہے مین یہہ کہہ دینا چاہتا ہون کہ مین اس رزولیوشنون کو ایک خفیف ترمیم کے ساتھہ تسلیم کر لینے پر بالکل تیار ہون۔ بشرطیکہ وہ حسب ذیل الفاظ مین پیش کی جائے ۔" کہ کونسل ہذا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ کے واسطے فروخت شراب کے مزید لائیسنس اوس وقت تک عطا نہ کئے جائین جبتک کہ اصلاح شدہ کونسل منضبط نہ ہو جائے "۔

" اس ترمیم کے ساتھہ مین رزولیوشن مذکور کو تسلیم کرنے پر بالکل رضا مند ہون "۔

آنریبل خان بہادر میان فضل حسین —

" آنریبل ممبر مہتمم نے بیان کیا ہے کہ چھہ اضلاع مین تین سال کے عرصہ کے لئے ہر ایک لائیسنس نیلام کیا گیا ہے اور کہ اصلاحات کے نفاذ سے پہلے ان چھہ اضلاع کے سوائے کسی اور ضلع مین کسی لائیسنس کے نیلام ہونے کا خطرہ یا امکان نہین۔ پھر اونہون نے ہر دو بالمقابل طریقون کے فوائد و نقصانات کی نہایت واضح کیفیت بیان کی ہے جس مین میری مراد طریق نیلام اور مقرر فیس کے طریق سے ہے۔ اونہون نے بیان کیا ہے کہ ہر دو طریقون مین نقائص موجود ہین ۔ لیکن اونکا خیال ہے کہ مقررہ فیس کے طریق کے نقائص نیلام کے طریق کے نقائص سے زیادہ ہین۔ نیز اونہون نے یہہ بتایا ہے کہ اونہون نے ایک سال سے زیادہ عرصہ یعنی تین سالون کے لئے

لائیسنس نیلام کرنے کے طریق کی طرف رجوع کرکے طریق نیلام کی نقائص کو کم کرنے کی کوشش کی ہے - وہ کہتے
ہیں کہ یہہ کارروائی اس غرض سے کیگئی ہے کہ قمار بازی کے پلان کو روکا جائے اور کہ قمار بازی کا آزادانہ
موقع ہر سال ملنے کی بجائے ہر تیسرے سال ملا کرے - جیسا کہ مین نے قبل ازین بیان کیا ہے میں اس مد کے
طریقوں مین ماہر نہین ہون دراصل مجھے ان طریقوں کی بہت کم واقفیت ہے اور اس مد کے مالہ و ماعلیہ سے
پورے طور پر واقف نہ ہونے کی وجہ سے مین دعوے کے ساتھہ کوئی بات نہین کر سکتا لیکن ایک غیر واقفکار
کی حیثیت سے ان اوس تھوڑی سی واقفیت کی بناء پر جو مجھے اس محکمہ کے حالات سے ہے مین اپنا یہہ
فرض خیال کرتا ہون کہ مین آنریبل ممبر صاحب کی غور کے لئے ایک دو امور اس خیال سے پیش کرون تا کہ اونکو
اس امر پر آمادہ کیا جائے کہ وہ اون چھ اضلاع کے متعلق بھی اپنے خیال کو بدل لین جنکے لائیسنس آئندہ تین
سالون کے لئے نیلام کئے گئے ہین - یوئر آنر جیسا کہ مین نے قبل ازین بیان کیا ہے لوگون بالخصوص ٹمپرنس
سوسائٹیون کی اُمیدون و توقعات کی اوس کارروائی کے متعلق کوئی حد نہین ہے جو محکمہ ہذا کے انتظام مین
لوگون کے نمائندون کی طرف سے ہونے والی ہے - یہہ بالکل ممکن ہے کہ ایک اولعزم منسٹر کہے کہ مقررہ فیس
کے طریق مین بھی نقائص ہین اور نیلام کے طریق مین بھی نقائص ہین - مین دونون مین سے کسی کو بھی
اختیار نہین کرنے لگا - مین شراب کی اوس مقدار کو محدود کرنا چاہتا ہون جو ایک سال کے دوران مین
خرچ ہونے والی ہے - مین اس کی مقدار اس قدر مقرر کرنا چاہتا ہون - مین ان پیشہ ور آدمیون کو
شراب اپنے ذاتی فائدہ کے لئے فروخت کرنے کی اجازت نہین دیدونگا کیونکہ وہ اپنی جنس (شراب) کی
فروخت کو بڑھانا چاہتے ہین - مین یہہ تجویز کرنا چاہتا ہون کہ ایک ایسا ذریعہ قائم کردیا جائے جس کی طرف
لوگ نہایت مجبوری کے سوائے کبھی رجوع نہ کرین - میری مراد اس سے پولیس سے ہے - کوئی شخص اپنے
بس و مقدور کے مطابق پولیس مین نہین جائیگا کیونکہ وہ اوس کی کوئی اچھی طرح آؤ بھگت نہین کریگی - اگر
وہ کسی غیر سرکاری شراب فروش کے پاس جائیگا تو وہ اس سے کمو بیش مانوس ہوگا لیکن اگر شراب کی دوکان کسی
ایسے سرکاری عہدہدار کی تحویل مین ہوگی جسکی تنخواہ مقرر ہوگی اور جسکو منسٹر سے اس مضمون کا ایک
سرٹیفیکیٹ لینا پڑیگا کہ اُسنے شراب کی کوئی ایسی بڑی مقدار فروخت نہین کی بلکہ شراب کی اتنی قلیل مقدار فروخت کی
ہے تو کیا یہہ قرین قیاس نہین ہے کہ اوس صورت مین شراب کی فروخت دن دوگنی رات چوگنی ترقی نہین کریگی - بلکہ
اوس مین تخفیف ہونے کا بہت اچھا موقع پیدا ہوجائیگا - لہذا طریق نیلام و مقررہ رسوم کے ہر دو طریقون کے
بالمقابل ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہہ ہے کہ شراب کی ایک محدود مقدار گراں قیمت پر سرکار کی
طرف سے اون ذمہ دار اشخاص کی وساطت سے فروخت کرائی جائے جنکو راہ گذر اشخاص یا لوگون کو شراب خریدنے
پر مجبور کرنے مین کوئی فائدہ نہین ہوگا - برخلاف اس کے یہہ بھی ممکن ہے کہ ان سرکاری عہدہدارون کی
امداد کے لئے ہم ٹمپرنس سوسائٹی کے ایک ایسے عہدہدار کی خدمات سے فائدہ اُٹھا سکتے ہین جو شراب سے
پرہیز کرنے کی تلقین کے متعلق اپنے رسالون کو لیکر اوسکے پاس بیٹھ جائیگا اور شراب خریدنے والے شخص کو
اپنا رسالہ دیکر یہہ کہیگا " آپ شراب خریدنے لئے ہین - آپ کو اختیار ہے لیکن مین آپ کو یقین دلاتا ہون
کہ لوگ شراب کے پینے سے مرچکے ہین " یہہ بالکل قرین قیاس ہے کہ لوگون کا قائم مقام ٹمپرنس سوسائیٹی کی
امداد و معاونت حاصل کرسکیگا - بہر کیف یہہ رائے ایک غیر پیشہ ور شخص کی اوس واقفیت کا نچوڑ ہے جو اوسے
محکمہ آبکاری کے معاملات سے ہے اس سے اس بات کا امکان ثابت ہوتا ہے کہ ٹمپرنس سوسائٹی منسٹر کو بہت سی
تجاویز از قسم انسداد اختیار کرنے کا مشورہ دینے کے قابل ہوگی - اگر لوگون نے منسٹر کی امداد کی تو یہہ بالکل
ممکن ہے کہ ایک قسم کا تبلیغی کام شروع ہوجائیگا جس سے ممکن ہے کہ ایک قلیل عرصہ کے اندر لوگون کے
جذبات پر اثر ہونے لگ جائے اور اونکی میخوشی کی خواہش کم ہونے لگ جائے - اس صورت مین ان چھ
اضلاع کے بدبخت لائیسنسدارون کی حالت کیا ہوگی ہے اونکو معلوم ہوجائیگا کہ منسٹر کی سرپرستی مین جو محکمہ ہذا کا
ذمہ دار ہوگا لوگون کو شراب نوشی کی مخالفت کرنے کے لئے مے نوشی کے برخلاف مجادلہ ہو رہا ہے - وہ تو
اس خیال مین ہوگا کہ اوس نے بہت بڑی فیس ادا کی ہوئی ہے اور کہ اور اوس کو اطمینان کی نظرون سے
دیکھتے ہین اور وہ لوگون کو شراب پینے سے نہین روکینگے کیونکہ وہ اپنے فعل کے خود مختار ہین - پس جب
ایک جدید تبلیغی کام اچانک شروع ہو جائیگا تو بچارہ لائیسنسدار تباہ ہوجائیگا - میرے خیال مین پیشہ ور
بایع شراب کا فائدہ اس مین ہے کہ وہ لائیسنس تین سالون کے لئے نہ خرید سے بلکہ وہ صرف ایک سال کے لئے
خریدنے پر ہی اکتفا کرے - ثانیاً مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یکسالہ طریق کے مقابلہ مین سہ سالہ طریق مین یہہ

نقصان ہے کہ اوس سے مفوضہ حق پیدا ہوجائیگا اور نیز شراب بیچنے والون کي ایک خاص جماعت پیدا ہو جائیگي جو میرے خیال مین نہایت ہي سنجیدہ معاملہ ہے - اگر آپ ہر سال لائیسنس کا خریدار بدلتے رہینگے تو اس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ اوس کو دوسرے سال شراب فروخت کرنے کا موقع نہین ملیگا لیکن اگر اوس کو تین سال کے لئے لائیسنس مل گیا تو یہہ کام اوس کی سرشت مین سرایت کر جائیگا اور وہ اوس کا پیشہ ہو جائیگا اور یہہ ممکن ہے کہ بہت سا منافع حاصل کرنے کے بعد سارا خاندان ہي آئندہ شراب کي تجارت کرنے کا تہیہ کرلے - ثالثاً مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مفوضہ حقوق کے پیدا ہونے اور ایک شخص کو پیشہ ور بنانے کے علاوہ (جس کو مجھے یقین ہے کہ آنریبل ممبر نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین) رعایا کے لئے بھي یہہ معیوب بات ہے کہ شراب جیسي خطرناک شے کي فروخت کا کام ایک ایسے شخص کے سپرد کردیا جائے جس کے اس کام مین ماہر ہوجانے کا احتمال ہو - اگر لائیسنسدار ناآزمودہ کار ہوگا - تو شراب کي فروخت کو بڑھانے کي بدعتون سے واقف نہین ہوگا اور محکمہ کي نگرانی کا اطاعت کش ہوگا -

طویل میعاد کے لائیسنسون کے برخلاف میرے خیال مین یہہ تین اعتراض بہت سنجیدہ ہین -

" نیز آنریبل ممبر مہتمم نے کہا ہے اگرچہ لوگ یہہ کہینگے کہ وہ صرف روپیہ کا خواستگار ہے مگر یہہ وسوسہ ہے لیکن اس مین کوئی خلاف بات نہین ہے - لیکن دراصل یہہ وہ الزام نہین ہے جو مین اونکے برخلاف لگانا چاہتا ہون - برخلاف اون کے میرا خیال ہے کہ اگر نیلام مین لائیسنسون کے خریدارون کی طرف سے دن بدن زیادہ شراب فروخت کرنے کا کام جاري رہا - تو اس تبدیلي سے محکمہ کو نقصان پہنچیگا میرا خیال ہے کہ سال سنہ ۱۹۱۹ع (جنوري سنہ ۱۹۱۹ع) مین امرتسر مین وصول شدہ روپیہ کي مقدار جنوري سنہ ۱۹۱۸ع مین وصول شدہ روپیہ کی مقدار سے ۵۰۰۰۰ روپیہ زیادہ تھی جیسا کہ آنریبل ممبر نے بیان کیا ہے - امسال یہہ مقدار غالباً ۵۷ فیصدي سے زیادہ ہے کیا اندرین حالات یہہ خیال کرنے کي کوئي وجہ ہے کہ اگر یہہ میلان جاری رہا اور اگر زراعت پیشہ اشخاص کي خوشحالی بڑھتی رہی جیسا کہ آنریبل ممبر کا بیان ہے کہ وہ بڑھ رہی ہے تو کیا یہہ خیال کرنے کی کوئی وجہ ہے کہ جنوري سنہ ۱۹۲۱ع مین مزید بیشی واقع نہین ہوگي میرے خیال مین یکسالہ میعاد کے لائیسنس فروخت کرنے کي بجائے سہ سالہ میعاد کے وہ لائیسنس فروخت کرنے سے دراصل محکمہ ہذا کو کوئی فائدہ نہین ہوگا - لیکن اس سے میرا کہین یہہ مطلب نہ سمجھہ لیا جائے کہ مین صرف اس وجہ سے سہ سالہ میعاد کے طریق پر اعتراض کر رہا ہون - میرے اعتراض کی وجوہات کو خالص مالی وجوہات سے کوئي تعلق نہین - قمار بازي کے جذبہ کا انسداد درحقیقت اوس طریق مین ہوسکتا ہے جو مین نے بیان کیا ہے یعني یہہ کہ طریق نیلام یا مقرر فیس کے طریق کی بجائے شراب سرکاري فروشندہ کی وساطت سے فروخت کي جائے -

" اب مین دوسرے حصہ کی طرف متوجہ ہوتا ہون - مجھے اس بارہ مین کوئی شک نہین کہ آنریبل ممبر مہتمم سب سے آخري شخص ہونگے جو آئندہ منسٹر کے اختیارات کو سلب کرنا چاہینگے - دراصل وہ اون کو فعل مختار ہی دیکھنا پسند کرینگے - اون کا یہہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ تین تجاویز ایسي ہین جس سے آئندہ منسٹر کے اختیارات کسی طرح سلب نہین ہونگے - اول - یہہ کہ لائیسنس کسي ایک شرط کی خلاف ورزي مین منسوخ ہوسکتے ہین جو میرے خیال مین دوکاندار ہر وقت کرتے رہتے ہین - لہذا اون کو ہر وقت گوشمالي دي جاسکتي ہے - دوم - یہہ کہ قابض لائیسنس کو کسي ایسے معاوضہ کے مطالبہ کا کوئي حق نہین ہوگا جو شرائط کی کسی تبدیلي یا محصول کی کسی بیشي یا کسي دیگر وجہ سے دینا پڑے - محکمہ آبکاري قابض لائیسنس پر کسی نہ کسی طرح مین دباؤ ڈال سکتا ہے - سوم - یہہ کہ معاوضہ کا کوئي زیادہ حق دیئے بغیر لائیسنس ہر وقت واپس لے جاسکتے ہین - کوئی قانوني رکاوٹ نہین ہے اور معاوضہ کا حق چندان زیادہ مانع نہیں ہوگا لہذا ان ہرسہ حفاظتی تدابیر کے لحاظ سے آنریبل ممبر مہتمم کا یہہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ منسٹر کے اختیارات تمیزي مین کسی طرح حارج ہونا نہین چاہتے - میري گذارش یہہ ہے کہ دراصل ان جملہ شرائط سے وہ قیود عاید ہوتي ہین جو قانوني شرائط کي بجائے منصفانہ و اخلاقی کہا جاسکتا ہے - اگرچہ یہہ چھوٹي سي شرائط ہین اور اگر کوئي شخص قانوني لحاظ سے لائیسنسدار کو گرفت مین لانا چاہے تو وہ ایسا کرسکیگا - لیکن اوسکا یہہ فعل اخلاقاً درست نہین ہوگا - میرے خیال مین انتظامیہ نقطہ خیال سے درست نہین ہوگا - منسٹر کي کارروائي محض نگراني کي اغراض کے علاوہ دیگر اغراض پر مبنی ہوگي - ان ہرسہ شرائط مین سے کسی ایک شرط کي

خلاف ورزی کی تاک میں رہیگا۔لہذا میرے خیال میں منسٹر کو یہہ اختیار نہیں دینا چاہئے کہ وہ شرائط مذکورہ کی کسی خلاف ورزی سے فائدہ اُٹھانے کی تاک میں رہے اور قابض لائیسنس پر اس طریق میں غلبہ پالے۔میں اپنی تقریر کو اس درخواست کے ساتھہ ختم کرتا ہوں کہ آنریبل ممبر مہتمم اس امر پر غور کریں کہ آیا فروخت سے محکمہ مذکور کو جو فوائد حاصل ہونگے اون سے اوس نقصان کی کسی طرح تلافی ہوجائیگی جو اوس نکتہ چینی سے ہوگا جو اس تجویز پر قبل ازیں کی جاچکی ہے۔میرا خیال ہے کہ وہ رزولیوشن جو ٹمپرنس سوسائیٹی امرتسر کی سرپرستی میں ایک عام جلسہ میں پاس کیا گیا ہے اور جس میں تین سالہ طریق نیلام کے برخلاف سختی سے صدا احتجاج بلند کی گئی ہے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجا جاچکا ہے جو وقت مقررہ پر غور کیلئے آنریبل ممبر مہتمم کے پاس پہونچ جائیگا اس قسم کی نکتہ چینی کا موقع دینے سے کونسی فائدہ پہونچ سکتا ہے ؟ کم از کم میں تو اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ ان اضلاع میں ایک سال کی بجائے تین سال کے عرصہ کے لئے شراب کی فروخت کی اس طرح نگرانی کرنے سے جو فوائد حاصل ہونگے اون سے اوس ناراضگی کا کسی طرح ازالہ ہوجائیگا جو لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوگئی ہے اگر لائیسنس ہر سال فروخت کئے جائیں تو آمدنی آبکاری کو کوئی نقصان نہیں پہونچیگا اور اگر کوئی نقصان ہو بھی تو بھی مجھے یقین ہے کہ تحریک اجتناب مے نوشی کے مفاد کے لحاظ سے گورنمنٹ اوس کو بخندہ پیشانی برداشت کریگی "۔

آنریبل مسٹر میننارڈ—

" یوئر آنر—میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں ۔مجھے کچھہ کہنے کا حق حاصل نہیں ہے لیکن یوئر آنر کی اجازت سے میں صرف ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔آنریبل محرک نے بیان کیا ہے کہ سہ سالہ میعاد کا طریق رائج کرنے سے اون پیشہ ور آدمیوں کی ایک جماعت پیدا ہوجائیگی جو اپنے فن میں ماہر ہونگے اور اونکو اپنے گاہکوں کو شراب خریدنے کی ترغیب دینے کی خاص طور پر مہارت حاصل ہوگی۔میں مختصراً صرف یہہ عرض کرونگا کہ عملی طور پر پیشہ ور آدمیوں کی ایک جماعت قبل ازیں موجود ہے اور اون اشخاص کی تعداد صرف معدودے چند ہے جنکے خاندان میں یہہ پیشہ موروثی ہے اور جو آبکاری کے ٹھیکے لینے پر رضامند ہیں۔بالفاظ دیگر وہ قبل ازیں پیشہ ور ہیں وہ آگے ہی اس فن میں ماہر ہیں اور صرف میعاد کو بڑھا دینے سے اس بارہ میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوگا۔

" ثانیاً میں طریق مذکور کے متعلق صرف ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں۔یہہ بیان کیا گیا ہے کہ جدید اصلاح شدہ کونسل کے وجود میں آنے سے یہہ ممکن ہے کہ ایک سرکاری عہدہ دار مقرر کیا جائے جو شاید پولیس کا آدمی ہو اور ثانیاً یہہ ممکن ہے کہ ٹمپرنس سوسائیٹی کی طرف سے ایک شخص مقرر کیا جائے جو شاید فروشندہ کے دائیں طرف بیٹھکر یہہ کہے " میاں صاحب اس خوفناک چیز کو نہ خریدو " صاحبان میں سرکاری فروشندہ شراب کے متعلق صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں ۔ آنریبل ممبر نے یہہ فرض کرلیا ہے کہ سرکاری فروشندہ شراب بالکل قابل اعتبار آدمی ہوگا اور وہ رشوت ستانی کے عیب سے مبرا ہوگا۔ لیکن عملاً یہہ ثابت نہیں ہوا کہ جن لوگوں کو مختلف اقسام کے پبلک ہاؤس ٹوسٹوں کے تابع اس منصب پر مقرر کیا گیا ہے وہ روپیہ پیدا کرنے سے باز رہتے ہیں ۔ خیالی دعوی خواہ کچھہ ہی ہو عملی نتیجہ ہمیشہ یہی پیدا ہوا ہے کہ شراب فروخت کرنے کے لئے کسی اور شخص کے حوالہ کردی جاتی ہے جو اوس سے جس قدر فائدہ اُٹھا سکتا ہے اُٹھا لیتا ہے ۔ میں تحریک ٹمپرنس کے اوس خاص تقرر کے امکان کے متعلق کچھہ کہنا نہیں چاہتا جو سرکاری فروشندہ کے دائیں طرف بیٹھہ کر تبلیغ کریگا لیکن میں اوس کوشش کے متعلق صرف ایک لفظ کہنا چاہتا ہوں جو اضلاع متحدہ امریکہ میں کی گئی تھی۔ملک مذکور اب بالکل زائد خشک مزاج بن گیا ہے اور اوس نے خیالاً بادہ نوشی ترک کردی ہے۔ طریق ہذا شمالی کیرولینا میں تھوڑا عرصہ قبل جاری کیا گیا تھا ۔ طریق مذکور " تھوڑی تھوڑی شراب دینے کے طریق " کے نام سے مشہور تھا ۔ اور اوس کے مطابق معزز آدمیوں کو بادہ فروشی کے کام پر لگایا جاتا تھا اول تو معزز آدمی بادہ فروشی پسند نہیں کرتے تھے لیکن اس کے سوا ایک اور مشکل بھی تھی جس کی طرف میں توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں

جس سے میری مراد یہہ ہے کہ عوام الناس نے اس طریق پر اس قدر سختی کے ساتھہ اعتراض کیا کہ بلوائیوں کے انسداد کے لئے ملیشیا فوج بلانی پڑی لیکن ملیشیا فوج کے آدمی بلوائیوں کے ہمدرد بن گئے اور اون کے بر خلاف کار روائی کرنے سے انکار کر بیٹھے۔پس قانون کا وجود کالعدم ہوگیا۔

ریز و لیوشن پیش ہوکر نا منظور کی گئی۔

التوا ئے

کونسل کا اجلاس روز ۰ہ شنبہ مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع دن کے ساڑھے دس بجے تک ملتوی ہوا۔

مقام لاہور مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع۔	دستخط ا م-ہیڈیسن سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

تصحیح

اردو ترجمہ کار روائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب۔مطبوعہ حصہ پنجم۔
اردو گورنمنٹ گزٹ پنجاب۔نمبر ۱۷۔مورخہ ۱۷۔اپریل (مجریہ ۲۳۔اپریل سنہ ۱۹۲۰ ء) کے
صفحات ۱۳۵ اور ۱۵۸ اغلاط ۱۶۱ کی جگہ مندرجہ ذیل صفحہ ثبت کرو :—

کی سادہ تعریف کو کہ حقیقت کو دیر تک شک میں نہ رکھو کس طرح کافی سمجھا جانا چاہئے - اگر یہہ مسودہ قانون کی شکل میں پاس ہوگیا تو پنجاب میں سے اس سے سخت مشکل پیدا ہونے کا احتمال ہے -

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لعل بھارگو —

" حضور والا میں مسودہ کی جیسا کہ وہ ہے تائید کرتا ہوں دو اعتراضات ہیں جو اوس کے خلاف پیش کئے گئے ہیں - ایک اعتراض یہہ ہے کہ اس بات کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی کہ کیوں عرصہ میعاد کو کم کیا جا رہا ہے - یہہ وجہ بالکل واضح ہے - ایک وجہ یہہ ہے (جیسا کہ پیشتر از یں آنریبل مسٹر فضل حسین نے کہا ہے) کہ اوس عرصہ کو جس کے اندر منتقل کنندہ کا حق معطل یا شک میں رکھا جا سکتا ہے جہاں تک ممکن ہو کم کردینا چاہئے - یہہ صرف ایک وجہ ہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ اس قسم کی نالشات ایسے عرصہ کے اندر دائر کی جانی چاہئیں جس میں شہادت قابل استفادہ ہو جب اس قسم کی نالشات انتقالات سے عمل میں آنے کے بہت عرصہ بعد دائر کی جائیں تو عدالت کے سامنے جھوٹی شہادت پیش کی جاتی ہے اور صحیح شہادت بمشکل پہنچتی ہے - میرے خیال میں یہ بڑی بڑی وجوہات ہیں جو ایکٹ ھذا کے انضباط میں مضمر ہیں - اب لیجئے اس اعتراض کو کہ ایکٹ میعاد جدی اراضی پنجاب - مصدرہ سنہ ۱۹۰۰ع کو منسوخ کرنے سے یہہ ایکٹ اوس حد تک منسوخ ہوجائیگا جس حد تک کہ انتقال منجانب نسواں کا بھی تعلق ہے - سچ تو یوں ہے کہ ایکٹ مذکور اون انتقالات پر عائد نہیں ہوتا جو عورتوں کی طرف سے عمل میں آئیں یہہ صرف اون انتقالات پر عائد ہوتا ہے جو مردوں کی طرف سے عمل میں آئیں اور وہ بھی جدی جائداد کے متعلق اس لئے یہہ ایکٹ اون نالشات کے عرصہ میعاد پر کسی طرح متاثر نہیں ہوگا جن انتقالات میں عورتوں کی طرف سے اعتراض ہو -

" میں اس تحریک کی تائید کرتا ہوں اور میرے خیال میں مسودہ کو اوس کی موجودہ شکل میں پاس کردینا چاہئے " -

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ —

" حضور عالی — میں اس تحریک کی تائید کرتا ہوں - میری وجوہات یہہ ہیں کہ میرا یہہ پورا پورا یقین ہے کہ یہہ مسودہ اگر وہ قانون کی شکل میں پاس ہوگیا تو وہ زراعت پیشہ اصحاب کے لئے نہایت مفید ہوگا - اگر انتقال کے خلاف اعتراض کرنے کے حق کے کچھہ معنی ہیں تو حضور اور میری یہہ گذارش ہے کہ اسے حتی المقدور جلد استعمال میں لانا چاہئے نہیں تو اون اشخاص کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے جن کے حق میں کوئی قانونی رواج مفید ہے - اگر نالش میں دیر ہو جائے تو منظوری اور رضامندی کے مختلف عذرات اٹھائے جاتے ہیں - اسلئے میری یہہ بڑی قوی رائے ہے کہ اگر یہہ مسودہ قانون کی شکل میں پاس ہوگیا تو اس قسم کے قصبہ جات کو فائدہ پہنچیگا - میرے محترم دوست کپتان گوپال سنگھ کے الفاظ صحیح نہیں ہیں - اونہوں نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ تمام چھوٹے چھوٹے مالک مزارعان تابع مرضی ہوجائینگے - میری سمجھہ میں نہیں آتا کہ ایسا کیوں ہوگا - میرے دوست نے اس معاملہ پر اسطرح پر استدلال کی ہے گویا کہ اونہیں کسی میعاد کی ضرورت ہی نہیں ہے - غالباً یہی وجوہات ۱۲ سال کی میعاد پر عائد ہونگی - اسلئے مجھے افسوس ہے کہ میں اون کے ساتھہ اتفاق نہیں کر سکتا وہ کہتے ہیں کہ " کیوں ہمارے لئے ۶ سال ہو اور باقی ہندوستان کے لئے ۱۲ سال ؟ " جناب عالی میں یہہ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اسکی خاص وجوہات ہیں - جہاں تک مجھے معلوم ہے ہندوستان میں کوئی دوسرا صوبہ ایسا نہیں ہے جس میں پکھیدی عدالت میں آئے اور محض رواج کی بنا پر انتقال پر اعتراض کرنے کے حقدار ہوں - اس لئے ہمارے حالات خاص ہیں اور جنابمن میری گذارش ہے کہ حقوق کی حفاظت اور قیمت اراضی کی ایزادی یہہ تمام باتیں میرے اس خیال کی تائید کرتی ہیں کہ مسودہ مفید ثابت ہوگا - میں کپتان گوپال سنگھ صاحب کو یاد دلا دینا ہوں کہ ایک اور صورت میں جس میں اس سے زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے میعاد کا عرصہ ایک سال ہے - میری مراد قانون شفع سے ہے - کسی نے آج تک یہہ شکایت نہیں کی کہ شفع کا حق ایک سال تک محدود ہے - ہم سب کو معلوم ہے کہ شفع کے مقدمات میں مدعی کو زر خرید عدالت میں جمع کرنا پڑتا ہے

* شاہی اعلان کی تعمیل میں کئی سیاسی اور مارشل لا قیدی اس صوبہ میں آزاد کئے گئے اور حضور انور کی بدولت کئی دلوں اور بہ خاندان گھروں کو مسرت اور آسائش نصیب ہوئی ہے کئی اشخاص کی آزادی کی بندشوں کو رفع کیا گیا ہے اور مجھے کامل یقین ہے کہ حکام متعلقہ شاہی اعلان کے الفاظ اور معنوں کی پوری پوری تعمیل کرینگے۔ میں اسی سلسلہ میں یہہ بھی کہہ دینا ہوں کہ پنجاب کے لوگ اوس دن کا بڑے شوق کے ساتھہ انتظار کر رہے ہیں جب حضور انور کی سفارش اور وسیلہ سے اون قابل رحم اشخاص پر توجہ کیا جائیگا جنکے مقدمات ابھی زیر غور ہیں۔

* مگر عام معافی ایک عام تاریخی معاملہ ہے۔اعلان شاہی کو بحیثیت اوسکے ایک نادر دستاویز ہونے کے اس بات سے اہمیت حاصل ہے کہ اسمیں اون ارفع اصولوں کا ذکر کیا گیا ہے جو آئندہ گورنمنٹ کی پالیسی کا چراغ ہدایت ہونگے اور کہ اوس نے ہندوستان میں برطانوی حکومت کے نصب العین کو صریح الفاظ میں ظاہر کردیا ہے۔یہہ شہنشاہ کے اپنے منہہ میں سے ہمیں یہہ الفاظ کہلواتا ہے کہ ہندوستان کو کامل ملکی آزادی عطا کی جائیگی اس نے ہندوستان کو سلطنت کے باقی حصوں کے ساتھہ مساوی شرکت عطا کروائی ہے اور اوسے سلطنت کے جزو ہائے لاینفک ہونیکے ساتھہ مساوی المرتبہ بنا دیا ہے۔

* سلطنت متحدہ کے نامور مدبرین عرصہ دراز سے ہندوستان کو اس وجاہت کا نقشہ دکھا رہے تھے اور ہندوستان کے ارباب سیاست کئی سالوں سے اس موجودہ سر زمین کے خواب دیکھ رہے تھے۔شاہی اعلان نے تمام شک و شبہ کو دور کردیا ہے اور دیرینہ آرزوؤں کو پورا کردیا ہے۔شاہی اعلان کے ذریعہ حضور ملک معظم نے ہندوستان کے لوگوں اور گورنمنٹ کے افسروں کو ایک روشن مینار مہیا کیا ہے جو مکمل ذمہ وارانہ حکومت کے حصول کے لئے خضر طریق کا کام دیگا۔

* پرنگر آنو ہندوستان کے لوگوں کو اپنی روایات اور فطرت کے لحاظ سے خاندان شاہی کے رکنوں کے ساتھہ محترمانہ محبت و الفت ہے۔یہہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہز رائل ہائینس شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کو خاصکر جبکہ وہ جدید چیمبر آف پرنسز اور جدید کانسٹی ٹیوشن آف انڈیا کے افتتاح کے مبارک کام کے لئے ہندوستان میں تشریف لا رہے ہیں خیر مقدم کہنے میں جو خوشی اور مسرت اہل ہند کو حاصل ہوگی اوس کی کوئی انتہا نہیں۔ہز رائل ہائینس شہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کے استقبال کے لئے ہر ایک ہندوستانی دل سے ایثار اور وفاداری کے دلی جذبات نکلینگے جنہوں نے ازراہ کمال شفقت ہندوستان میں تشریف لانے کی تکلیف گوارا کی ہے اور جدید اصلاحات کے ساتھہ اپنا نام گرامی وابستہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

* ان چند الفاظ کے ساتھہ میں اس ریزولیوشن کی تہہ دل سے تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ—

* پنجاب کے سکہوں کی طرف سے (جو اپنے انگریزی ہم نبردوں کے ساتھہ پہلو بہ پہلو کھڑے رہے اور جنہوں نے سلطنت برطانیہ کے لئے خون بہایا اور جنکی وفاداری تمام نازک وقتوں پر خاصکر بغاوت۔جنگ کابل اور موجودہ عالمگیر جنگ میں غیر متزلزل رہی) میں اس ریزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں "۔

سکہوں کی طرف سے (جنکی خدمات۔جنکا پنجاب میں رتبہ اور جنکی فوجی اور ملکی اہمیت اور جن کی افواج ہند میں طاقت حضور ملک معظم کو بخوبی معلوم ہیں اور جنکے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ ایک علیحدہ حلقہ انتخاب عطا کرنے سے ان سب کا اعتراف کیا جاچکا ہے) یہہ کہنا غیر موزوں نہ ہوگا کہ پنجاب کونسل میں اونکی نیابت مناسب طور پر اون کے لئے محفوظ ہونی چاہئے۔

* ہم سکہہ اعلی حضرت ملک معظم کی اوس مسلسل گہری دلچسپی اور ہمدردی کے لئے مشکور ہیں جو حضور شہنشاہ اپنی ہندوستانی رعایا کی بہبود کے متعلق ہمیشہ ظاہر کرتے رہے ہیں۔

* شاہی اعلان حضور ملک معظم کی اوس محبت کا مزید ثبوت ہے جو اونہیں اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھہ ہے۔

"ہندوستانی افواج نے تاج برطانیہ کے زمانہ ماضی اور حال میں تمام نازک اوقات پر اپنی غیرمتزلزل وفاداری کا کامل ثبوت دیا ہے اور وہ ہمیشہ نمک حلال رہی ہے اور میں حضور انور کو اس بات کا مزید یقین دلانے کی جرأت کرتا ہوں کہ جب کبھی آئندہ کوئی بیرونی یا اندرونی مشکلات پیش آئینگی حضور ملک معظم کی ہندوستانی افواج جنکی نیابت کا کونسل ھذا میں مجھے نہایت فخر حاصل ہے ہمیشہ گورنمنٹ کے ساتھہ رہیگی اور خواہ اونکی جان پر کچھہ ہی بنے جب تک اون کے جسم میں خون کا آخری قطرہ ہوگا اون کی وفاداری غیرمتزلزل رہیگی۔اور گورنمنٹ کا کوئی غنیم ہندوستان یا اوس کی گورنمنٹ کو دھمکی دینے کی کبھی جرأت نہین کرسکیگا۔اخیر میں مین پھر ایک دفعہ اس رزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں۔"

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ۔—

"حضور والا—مین اس رزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل خواجہ یوسف شاہ۔—

"حضور انور—مین اس رزولیوشن کی دل سے تائید کرتا ہوں۔مجھے کامل یقین ہے کہ سکیم اصلاحات کے متعلق حضور ملک معظم کے افسر جو اس ملک میں ہیں اعلی حضرت ملک معظم کی پالیسی کو وفاداری کے ساتھہ سر انجام دینگے۔لیکن ساتھہ ہی اس کے حضور انور میں اون نمائندوں کو جو اس کونسل میں کام کرینگے یہہ اپیل کرونگا کہ وہ افسرون کے ساتھہ ملکر کام کرین اور تعاون باہمی۔باہمی اعتماد اور باہمی خوشنودی کے جذبات کو ترقی دین۔حضور والا نمائندوں کی کثیر تعداد اور خاص کر وہ نمائندے جو اس کونسل میں دیہی حلقہ جات انتخاب کی طرف سے منتخب کئے جائینگے کام کے حق میں بالکل نئے ہونگے اور مین یہہ ضرور کہونگا کہ افسرون کے ساتھہ ملکر کام کرنے سے اونہیں کا فائدہ ہوگا کیونکہ وہ کام کے حق مین نئے ہونگے اور انہین بہت کچھہ سیکھنا ہوگا۔مین یہہ بات اس اصول کی بناء پر کہتا ہوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بڑی تجارتی دوکان میں نئے یا جونیئر حصہ دارون کو کام سیکھنے کے لئے کچھہ عرصہ کے لئے پرانے اور سینیئر حصہ دارون کے زیر ہدایت کام کرنا پڑتا ہے ان چند الفاظ کے ساتھہ مین اس رزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین۔—

"حضور انور—مین بھی اس رزولیوشن کی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل مسٹر میئنارڈ۔—

"اس رزولیوشن کے آنریبل محرک نے سرکاری افسرون کے جدید حلقہ انتخاب کے نمائندگان کے ساتھہ ملکر کام کرنے کی ضرورت جتائی ہے تا کہ اصلاحات کو تسلی بخش طریق مین نافذ العمل کیا جائے اس بات سے انکار نہین ہوسکتا کہ بعض ایسی باتین کہی جاچکی ہیں جس سے لوگ یہہ یقین کرنے لگ گئے ہونگے کہ اس قسم کی امداد باہمی نہین دی جائیگی۔ایسی باتین بعض سرکاری افسرون کی طرف سے اور نیز بعض غیر سرکاری اصحاب کی طرف سے کہی جاچکی ہیں۔اس بات سے بھی انکار نہین ہوسکتا کہ اصلاحات کے مرتب کرنے کا کام بعض سرکاری اصحاب کے سپرد کیا جاتا تو وہ کوئی ایسی اصلاحات مرتب کرتے جو اون اصلاحات سے مختلف ہوتین جنکے متعلق اب قانون اور بادشاہ سلامت کی منظوری حاصل ہوگئی ہے۔یہہ بھی ویسا ہی صحیح ہے کہ بعض غیر سرکاری اصحاب بھی کچھہ کا کچھہ بنا دیتے۔لیکن مین اس کونسل کے سرکاری ممبرون کے قدیم ترین ممبر کی حیثیت سے جس نے ۳۳ سال تک پنجاب کی خدمت کی ہے حضور انور اور نیز اس کونسل کو کامل شرکت عمل کا یقین دلاتا ہون۔(نعرۂ تحسین) مین شرکت کی مشکلات کو نظر انداز نہین کرونگا لیکن حضور انور اور اس کونسل کی توجہ اون ضمانتوں کی طرف مبذول کراتا ہون جو افسرون کی طرف سے ایک صحیح اور دلی شرکت عمل کے متعلق موجود ہیں۔

"کئی گذشتہ سالون سے انگریزون و بہت سے غیر سرکاری اور کچھہ سرکاری اصحاب

نے اپنا عقیدہ ان الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں حکومت خود اختیاری اون تمام کوششوں کا صحیح نصب العین رہا ہے جو برطانیہ عظمی نے اس ملک میں کی ہیں-یہہ سچ ہے کہ کچھہ عرصہ سے سرکاری اصحاب کی طرف سے شاید اس قسم کی رائے کا اظہار پہلے کی نسبت کسی قدر کم ہو رہا ہے-اسکی وجہ یہہ ہے کہ اس مسئلہ کی مشکلات دن بدن زیادہ نمایاں ہوتی گئی ہیں کہ اس نصب العین کو کسی طرح-کب اور کس حد تک عملی جامہ پہنایا جائے-جب یہہ سوالات ضروری سوالات ہو گئے تو اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ سرکاری اصحاب اپنے منہہ بند کر لیں-جولائی کہ وہ آئین پاس ہوگیا جس نے یہہ ظاہر کر دیا کہ اصلاحات کی نوعیت کیا ہوگی تو اس قسم کی خاموشی کی ضرورت اٹھہ گئی- قانون نے اون موہوم اُمیدوں کو پورا کر دیا جو پہلے موجود تھیں اور اوس نے اون شکوک کو رفع کر دیا جو پہلے کس طرح-کس قدر اور کب کے سوالات کے متعلق ہمارے دل میں پیدا ہو گئے تھے-احترام قانون میں جو تمام ملازموں کی ایک ضروری روایت ہے اوس احترام سے اضافہ ہو گیا جو ہم کو اپنے شہنشاہ کے فرمان واجب الاذعان کے ساتھہ ہے-جب بادشاہ سلامت نے اپنے ارادے کا اظہار فرمایا تو اوس امداد کا تمام سوال جو اعلے حضرت کے ملازموں کی طرف سے دیجائیگی اُٹھہ گیا- سرکاری عہدہ داروں کی شرکت عمل کی ضامن ایک اور بات بھی ہے- ہم نے اس ملک کی "خدمت کے لئے اپنی جانیں وقف کی ہیں اور کر رہے ہیں- ہم اس ملک کی بہبودی کے خواہاں ہیں- ہم جانتے ہیں کہ ہمارے کام کی یہہ ایک روایت ہے (جو ہمیں ہمارے تجربہ نے سکھائی ہے) کہ ہمارا سب سے مقدم فرض یہہ ہے کہ جو نظام ایک دفعہ قائم ہو جائے اوس کو چلایا جائے- ہم جانتے ہیں کوئی انسانی تدبیر کام نہیں کرسکتی جب تک کہ اون تمام لوگوں کے درمیان جنکا اوس کے چلانے سے تعلق ہو کامل اور دلی شرکت عمل نہ ہو- اسلئے ہمیں معلوم ہے کہ اصلاحات کا کام ہماری دلی شرکت عمل کے سوائے چل نہیں سکتا اسلئے ہم جانتے ہیں کہ اس قسم کی شرکت عمل سے گریز کرنے میں ہم ہندوستان کو یقیناً صدمہ پہنچائینگے جس کی ہم خدمت کرتے ہیں اور جس کی بہبودی کے ہم خواہاں ہیں ہماری دلی شرکت عمل کی یہہ ایک ضمانت ہے-

" جنابعالی—مگر ابھی ایک اور ذمہ واری باقی ہے برطانیہ عظمی نے دنیا کو یہہ سکھایا ہے کہ نظام حریت کو کس طرح چلانا چاہئے-موجودہ سلطنت کی اصلاحات اور آئین میں تبدیلی واقع ہوگی تو میرے ملک کے لئے یہہ ایک غیر فانی عظمت ہوگی کہ اوس نے سب سے پہلے آزادی کا راز اپنے لئے دریافت کیا اور پھر یہہ راز دنیا کی دوسری اقوام کو بتایا وہ تمام اقوام جنکو نظام آزادی حاصل ہے اونہوں نے اوس کو یا تو برطانیہ عظمی سے حاصل یا نقل کیا ہے یا وہ اونکو برطانیہ عظمی کی طرف سے بطور عطیہ ملا ہے اور ہم جو دنیا کے دیگر حصص میں اپنے ملک کے اس مقصد کو پورا کرنے میں مدد دیتے ہیں اس مقصد کی شان و عظمت کے حصہ دار ہیں-

حضور والا ہم نظام حکومت کے چلانے والے ہیں اور اس حیثیت سے ہم اوس احتیاط کو بالائے طاق نہیں رکھہ سکتے جو ہمارے تجربہ نے ہمیں سکھائی ہے- ہم انسان ہیں اور اس حیثیت سے ہم اون ذاتی اُمیدوں اور اوس زندگی کے ذاتی مفاد کو فراموش نہیں کر سکتے جو ہم نے اختیار کی ہے- لیکن میں گو آخر میں جاتا ہوں کہ حضور والا کو اور کونسل ہذا کو اس قسم کا یقین دلاتے ہوئے میں اپنے ہم جماعت افسروں کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتا ہوں جب اون کی طرف سے اون گونہ گون خیالات کا اظہار کرتا ہوں جو بہتریں خیالات ہیں-شعور کیونکہ آزاد حکومت خود اختیاری کے اصول کا اعتقاد ہمارے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے اور فرض منصبی کا احساس کیونکہ ہمیں قانون کا احترام مقصود ہے اور اظہار وفاداری کیونکہ ہمیں شہنشاہ کی مرضی کی تکریم مطلوب ہے اور ہندوستان کی محبت کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری شرکت عمل کے بغیر اصلاحات کا منشا فوت ہو جائیگا اور سب کے مفاد کو نقصان پہونچیگا اور سب سے اخیر وہ فخر جو ہمیں اپنے ملک (انگلستان) کے اوس شاندار مقصد پر ہے جسنے اقوام عالم کو یہہ سکھایا ہے کہ آئینی آزادی کسطرح حاصل ہو سکتی ہے- ان جملہ اُمور کو مد نظر رکھکر ہماری یہہ دلی دعا ہے کہ اس عظیم الشان جدید تجربہ

میں کامیابی حاصل ہو — جس طرح ہم اس وقت تک خدمت کرتے رہے ہیں اوسی طرح ہم آئندہ بھی کرتے رہینگے (اظہار خوشی)"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین۔

" حضور والا مجھے امید تھی کہ اوس ریزولیوشن کی جس کے تحریک کرنے کا مجھے فخر حاصل ہوا ہے عام تائید ہوگی اور وہ امید کامل طور پر پوری ہوگئی ہے - اب صرف یہہ باقی رہ گیا ہے کہ میں اوس وعدہ کا اعتراف کروں جو آنریبل مسٹر مینارڈ نے کونسل ہذا کے سرکاری ممبران کی طرف سے دیا ہے۔ آنریبل مسٹر مینارڈ کو کچھہ عرصہ کے لئے یونیورسٹی اور کئی دیگر بورڈوں میں غیر سرکاری اصحاب کے ساتھہ کام کرنے کا موقع ملا ہے جو اون کے زیر ہدایت نہایت عمدہ کام انجام دے رہے ہیں۔ اگر میں ایسا کہہ سکتا ہوں اونہیں ہندوستانی ملک کے نہایت شوربلے فریق جس سے میری مراد یونیورسٹی کی تعلیم یافتہ جماعتیں ہیں کے ساتھہ مل کر کام کرنے کا موقع مل چکا ہے اور اونہیں وہ شرکت عمل بخوبی معلوم ہے کہ جس کی یہہ جماعتیں خواہشمند ہیں۔ جس شرکت عمل کا وہ وعدہ کرتے ہیں وہ اون کے لئے زمانہ ماضی میں ایک حقیقت رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اسی طرح آئندہ بھی ایک حقیقت ہوگی اور اگر ممکن ہوا تو پہلے سے بڑھ کر ہوگی۔

" مجھے بذات خود تو اوس وقت بھی کبھی اس بات کے متعلق کسی قسم کے شکوک نہیں تھے جب نکتہ چین نہایت بلند آہنگی کے ساتھہ نکتہ چینی کر رہے تھے کہ کسی انگریز کو اوس کا سچا جذبہ کبھی اس بات کی اجازت دے سکتا ہے کہ وہ ہندوستانیوں کو اون کے اچھے نصب العین کے حصول میں مدد دینے سے روکے یہہ بات کہنی کسی انگریز کی خصلت میں داخل ہی نہیں کہ میں نے تمہیں کافی دور پہنچا دیا ہے اب میں تمہیں اچھے آپ پر چھوڑتا ہوں - اب آگے جانا یا نہ جانا تمہاری مرضی پر منحصر ہے مگر میرا اس سے آگے تمہارے ساتھہ کوئی تعلق نہیں ہے " - کسی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مدد دینا خاص کر انگریزوں کی ایک خصوصیت ہے - فی الحقیقت یہہ وہ چیز ہے جس کی ہم تعریف کرتے ہیں اور اوس کی تقلید کے آرزومند ہیں - یہہ ہے احساس فرض داری اور اس بات کا احساس کہ ایک اعلی قوم کا احسان اوتارنا ہے جو حق دوستی اس درجہ ادا کر رہی ہے جو ایک قوم دوسری قوم سے کر سکتی ہے یعنی اس کے نقش قدم کی تقلید کرنا - اوس کے قدم بقدم چلنے کی آرزو کرنا اور اوسکی نقل اوتارنا اور یہی حق دوستی ہے جو اس موقع پر تمام ہندوستانی انگریزوں کے لئے ادا کر رہے ہیں - یعنی اونکی نمائندہ انسٹی ٹیوشن ہائے کی تقلید کی کوشش کر رہے ہیں - حضور والا میرے خیال میں ہندوستانیوں کے اس نکتہ خیال کی تمام انگریزوں کو کما حقہ قدر کرنی چاہئے اور یہہ امر اس بات کا کفیل ہوگا کہ ہندوستانیوں کے دلوں میں بہ نسبت مجموعی اون انگریزوں کی طرف سے جو اس ملک میں سوائے محبت اور دوستی کے خیالات کے کسی دوسری چیز کو جگہ حاصل نہیں ہوگی جو کچھہ کہ آنریبل مسٹر مینارڈ نے سرکاری اصحاب کی طرف سے کہا ہے میں اوس کو دلی لبیک کہتا ہوں اور اونہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ ہندوستانی جو اصلاحات کے کام کو سرانجام دینے کی کوشش کر رہے ہیں کسی ایسی بات میں پیچھے نہیں رہینگے جو حضور ملک معظم کے افسروں کے کام کو آسان اور موثر بنانے والی ہو - فی الواقع جو کچھہ ہم چاہتے ہیں وہ ایسی سادہ اور خالی شرکت عمل نہیں جو بادل ناخواستہ دی جائے بلکہ وہ دلی شرکت عمل ہے اور جو کچھہ آنریبل مسٹر مینارڈ نے کہا ہے اوس کے بعد مجھے یقین ہے کہ میں اور میرے ساتھہ کونسل کے تمام دیگر غیر سرکاری ممبر اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ ویسی ہی دلی رضا مندانہ اور حقیقی شرکت عمل سے کام لیا جائیگا اور مجھے ان اصلاحات کا مستقبل امید افزا معلوم ہوتا ہے - یہی ہے سب کچھہ جس کے مجھے اس مقام پر کہنے کی ضرورت ہے اور مجھے یقین ہے کہ حضور والا اس عاجزانہ ریزولیوشن کو مناسب حکام کے پاس بھیجینگے تاکہ وہ اسے حضور ملک معظم کی خدمت بابرکت میں پہنچا دیں۔

یہہ ریزولیوشن

" کہ کونسل ہذا ہز آنر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ کونسل ہذا کی طرف سے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۸] لاهور — ۳۰ اپریل (مجریه ۷ مئی) سنه ۱۹۲۰ع — یوم جمعه [جلد ۵۸

پانچوں حصه

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغه وضع آئین و قوانین

خلاصه کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو زیر احکام ایکٹ گورنمنٹ هند سنه ۱۹۱۵ع بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

کونسل کا اجلاس گورنمنٹ هوس لاهور میں بروز شنبه — مورخه ۱۳ مارچ سنه ۱۹۲۰ع صبح ساڑھے دس بجے منعقد ہوا —

حاضرین جلسه

هز آنر سر ایڈورڈ ڈگلس میکلیگن صاحب بہادر کے۔سی۔آئی۔ای۔سی۔ایس۔آئی و آئی

۲۶۴ پی جی جی

سی - ایس لفٹننٹ گورنر صدر جلسہ۔

آنریبل مسٹر ایورس فرانچ سی - آئی - ای - سی - بی - ای - آئی - سی - ایس۔

آنریبل مسٹر ولیم تھامس رائٹ۔

آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ او - بی - ای۔

آنریبل مسٹر ہوبرٹ جان مینارڈ سی - ایس - آئی - آئی - سی - ایس۔

آنریبل مسٹر باسل تھورنو ر گبسن آئی - سی - ایس۔

آنریبل راؤ بہادر چودھری لال چند او - بی - ای۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ او - بی - ای۔

آنریبل نواب سر بہرام خان مزاری کے - سی - آئی - ای۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ او - بی - ای۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لال بھارگوا۔

آنریبل مسٹر فریڈرک ویو رلانگ وڈز۔

آنریبل مسٹر فریڈرک کھوگن ویلر۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال۔

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین۔

آنریبل مسٹر چارلس جوزف ہیلیفکس سی - بی - ای - آئی - سی - ایس۔

آنریبل مسٹر گوڈو آر منڈ ھملٹن ٹون سینڈ آئی - سی - ایس۔

آنریبل خانصاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان۔

آنریبل مسٹر جان پاول او - بی - ای۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے۔

آنریبل مسٹر ایورس گیس انگزانگ را کورتھ جو زف آئی - سی - ایس۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان۔

آنریبل لفٹننٹ کرنل ڈیوڈ میکڈونالڈ ڈیوڈسن ایم - ڈی - آئی - ایم - ایس۔

آنریبل مسٹر پیٹرک جیمز فیگن سی - ایس - آئی - آئی - سی - ایس۔

حلف عہدہ

آنریبل مسٹر جان پاول نے تاج کی حلف اطاعت اٹھائی۔

سوالات اور جوابات

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ نے سوال کیا —

۱۔ "کیا گورنمنٹ کو ذیلداروں اور نمبرداروں کے اس احساس کا علم ہے جو انکو اسلئے ہوا ہے کہ انکے فرائض منصبی اب بہت اہم ہوگئے ہیں اور گذشتہ زمانہ میں جبکہ ایک ذیلدار یا نمبردار اپنا کام بلا شرکت غیرے کامیابی کے ساتھ انجام دے لیا کرتا تھا اب اسکو اپنے عہدے کے کام کی سرانجام دہی کی امداد کے لئے نوکر یا چاکر آدمی ملازم رکھنے پڑتے ہیں؟ اگر علم ہے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ذیلداروں کے حق الخدمت کے اضافہ کی مصلحت پر اور انکے ایسے فرائض کے تفویض کرنے کے معاملہ پر غور کریگی جو انکی سرکاری اور معاشرتی حیثیت کے زیادہ مطابق ہوں؟" ذیلداروں اور نمبرداروں کے حق الخدمت میں اضافہ

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا —

"اس قسم کے احساس کی جسکا ذکر سوال میں کیا گیا ہے کوئی یادداشتیں گورنمنٹ کے پاس نہیں

پہونچیں اور نہ ہی فنانشل کمشنر کو اطلاع دی گئی ہاں جس نے گذشتہ موسم سرما میں صوبہ کے حصص میں بہت سے دورے کئے ہیں۔ ان حالات میں گورنمنٹ کوئی ایسی کارروائی کرنا نہیں چاہتی جسکی تجویز پیش کیگئی ہے"۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ نے سوال کیا —

۲۔ "(الف) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ گذشتہ آٹھ سالوں میں پنجاب میں کتنے ہندوستانی اصحاب ملازمت تعلیم ہند میں مقرر کئے گئے اور ان میں کتنے مسلمان ہیں"۔

"(ب) اس تجویز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ملازمت تعلیم ہند میں ہندوستانیوں کا عنصر تمام ملازمت کا پچاس فیصدی بڑھایا جائے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اس بات کا انتظام کریگی کہ ملازمت تعلیم ہند میں جو آئندہ نئی آسامیاں پُر کی جائینگی ان میں سے کم سے کم نصف آسامیاں مسلمانوں سے پُر کی جائیں"۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا —

"(الف) گذشتہ آٹھ سال میں ملازمت تعلیم ہند میں ۶ ہندوستانیوں کا تقرر ہوا ہے۔ ان میں سے دو ہندوستانی عیسائی ہیں جنکا تقرر انگلستان میں سیکریٹری آف سٹیٹ نے کیا۔ ایک سکھ مقرر ہوا تھا جو اب پنشن پر چلا گیا ہے۔ باقی ماندہ تین آسامیوں میں سے ایک آسامی مسلمان کے پاس ہے اور دو پر ہندو قابض ہیں"۔

"(ب) ان آسامیوں کو ایسی نسبت ایسے وقت دیدینا کہ جس نسبت کا آنریبل ممبر نے مشورہ دیا ہے قطعی ناممکن ہے یہ نسبت صرف اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب وقت موعود پر آسامیاں خالی ہوتی جائیں"۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ سوال کیا —

(۳) "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی میز پر ایک ایسی فہرست رکھیگی جس سے ظاہر ہو کہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۹ع سے ایکر ملازمت تعلیم صوبہ پنجاب میں کتنے مسلم اور غیر مسلم مقرر کئے گئے ہیں"۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا —

"یکم اپریل سنہ ۱۹۱۹ع سے سات ہندو اور ایک مسلمان ملازمت تعلیم صوبہ میں مقرر کئے گئے ہیں سات ہندوؤں میں سے چار اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ دو خاص پیشہ ور درسگاہوں کے افسر ہیں اور ایک اسسٹنٹ انسپکٹر ہے۔ مسلمان اسسٹنٹ انسپکٹر ہے"۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ نے سوال کیا —

(۴) "محکمہ تعلیم کے عملہ معائنہ کے زیر تجویز مقرر تنظیم کے لحاظ سے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی صوبہ میں مسلمان ڈسٹرکٹ انسپکٹروں کی تعداد میں اضافہ کرنا پسند کریگی"۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا —

"اس معاملہ کو نظر انداز نہیں کیا جا رہا اور جوں جوں موقع ملیگا یہہ امید کی جاتی ہے کہ مسلمان ڈسٹرکٹ انسپکٹروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائیگا"۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ نے سوال کیا —

(۵) "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ لاہور کے مرکزی ٹریننگ کالج میں ہندوستانی پروفیسروں میں سے کتنے مسلمان ہیں"۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا—

" مرکزی ٹریننگ کالج میں نو ہندوستانی پروفیسر اسسٹنٹ پروفیسر اور لکچرار ہیں۔ ان میں سے پانچ ہندو-تین مسلمان اور ایک عیسائی ہیں "۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ نے سوال کیا—

(۶) " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ایک ایسی فہرست میز پر رکھیگی جس سے ظاہر ہو کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں ہندو سکھ اور مسلمان ڈیمانسٹریٹروں-اسسٹنٹ پروفیسروں اور کلینیکل اسسٹنٹوں کی اور میڈیکل سکول لاہور میں لکچراروں اور ڈیمانسٹریٹروں کی تعداد کیا ہے "۔ ...یڈیکل کالج ...ں ...سسٹنٹ ...ر وفیسروں ...و ر کلینیکل ...انسٹریٹروں ...ی تعداد ...لحاظ مذہب۔

آنریبل کرنل ڈیوڈسن نے جواب دیا—

" ایک فہرست* میز پر رکھی ہے جس سے اس تعداد کا پتہ لگتا ہے جس کی بابت سوال کیا گیا ہے "۔

آنریبل سید مہدی شاہ نے سوال کیا—

(۷) " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ سکول کا جدید بورڈ منضبط ہوگیا ہے اور کیا اس بورڈ میں مسلمانوں کی مناسب نیابت کا انتظام ہوگیا ہے "۔ سکول کے جدید بورڈ میں مسلمانوں کی تعداد۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا—

" ہاں سکول کا نیا بورڈ منضبط ہو گیا ہے اس میں ۱۲ ممبر ہیں جن میں سے تین مسلمان ہیں "۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ نے سوال کیا—

(۸) " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی حسب ذیل فہرستیں میز پر رکھیگی :—

(الف) ایک فہرست جس سے ان مسلم اور غیر مسلم فیلوز کی تعداد ظاہر ہو جنکا انتخاب درج رجسٹر شدہ گریجوایٹوں نے کیا ہے۔

(ب) ایک فہرست جس سے ان مسلم اور غیر مسلم فیلوز کی تعداد ظاہر ہو جن کو فیکلٹیز نے منتخب کیا ہو۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا—

" (الف) ان فیلوز کو درج رجسٹر گریجوایٹوں نے منتخب کیا ہے اور یہ تمام غیر مسلم ہیں۔

" (ب) پانچ فیلوز کو فیکلٹیز نے منتخب کیا ہے جنمیں سے ایک مسلمان ہے "۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ نے سوال کیا—

(۹) " (الف) کیا یہ درست ہے-پنجاب یونیورسٹی کے سائنس فیکلٹی میں ایک بھی مسلمان نہیں درحالیکہ اسمیں ۳۱ ممبران ہیں "۔ سائنس فیکلٹی میں مسلمان۔

" (ب) کیا گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ کم سے کم ۶ ایم-سی-ایس مسلمان ہیں جو آج کل ایسے کالجوں میں کام کر رہے ہیں جو یونیورسٹی سے ملحق ہیں "۔

" (ج) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اسبات کا انتظام کریگی کہ سائنس فیکلٹی میں مسلمانوں کے مفاد کی مناسب طور پر نیابت ہو جائے "۔

---

* دیکھو ضمیمہ الف۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا—

" (الف) ہاں سائنس فیکلٹی میں کوئی مسلمان نہیں "۔

" (ب) گورنمنٹ کو صرف پانچ کا علم ہے "۔

" (ج) فیکلٹیز میں فیلوز کا مقرر کرنا سینیٹ کا کام ہے اور گورنمنٹ کو ان کے تقرر کی تجویز میں کوئی دخل نہیں-یہہ دریافت کیا گیا ہے کہ ایک مسلمان فیلو کی آئندہ نامزدگی کے موقع پر چانسلر کوشش کریگا کہ ایک ایسے مسلمان کو نامزد کرے جسمیں سائنس کی قابلیت ہو "۔

آنریبل خان بہادر سید مہدي شاہ نے سوال کیا—

۱۰—" (الف) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی میز پر ایک ایسی فہرست رکھیگی جس سے ظاہر ہو کہ پنجاب یونیورسٹی کے ۲۱ بورڈ آف سٹڈیز میں سے ہر ایک بورڈ میں مسلمان اور غیر مسلمانوں کی کیا تعداد ہے۔

" (ب) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اس بات کا خیال رکھے گی کہ ان بورڈوں میں جن کے ہاتھ میں درسي کتابوں کا انتخاب اور شروع میں یونیورسٹی کے ممتحنوں کا تقرر ہے۔ مسلمانوں کی معقول نیابت ہو "۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا—

" (الف) بہت سے بورڈ آف سٹڈیز میں پانچ ممبر ہوتے ہیں - مفصل ذیل بورڈوں میں مسلمان ممبران ہیں اور اونکی تعداد ہر ایک کے سامنے دی گئی ہے :—

						ممبر
فلسفہ	...	...	...	...	...	۱
قانون	...	...	...	...	...	۱
پنجابی	...	...	...	...	...	۲
عربی-فارسی- اردو اور پشتو			...	...	...	۳

" (ب) بورڈ آف سٹڈیز کے ممبر فیکلٹیز کی طرف سے منتخب ہوتے ہیں گورنمنٹ کا اس میں کچھ دخل نہیں "۔

آنریبل سردار بہادر کپتان گوپال سنگھ نے سوال کیا—

" (الف) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتائیگی کیا یہہ درست ہے کہ ہرنی زمینداروں سے بحیثیت مجموعی ابھي تک ایسا ھی سلوک کیا جاتا ہے جیسا کہ اقوام جرائم پیشہ سے ؟ اور کیا انکو اپنے گاؤں کے حدود کے باہر پروانہ (اجازت نامہ) کے بغیر جانے کی اجازت نہیں ہوتی ؟-

" (ب) اگر یہہ درست ہے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی زمینداروں کي اس جماعت پر سے اس قید کو اٹھالیگي ؟ "-

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا—

" (الف) یہہ بالکل درست ہے۔

" (ب) گورنمنٹ یہہ ماننے کو تیار نہیں کہ تمام ہرنی درحقیقت زمیندار ہیں - تمام صوبہ بھر میں فہرستوں کی اس خیال سے ترمیم ہورہی ہے کہ ان میں صرف انہیں لوگوں کے نام رکھے جائیں جو واقعی جرائم پیشہ ہیں اور لوگوں کو مستثنے کردیا جائے جنکا چال چلن اچھا ہے مثلاً ضلع گوجرانوالہ میں ۳۸۲ درج رجسٹر شدہ افراد کو جنکي نقل و حرکت محدود تھی بالکل مستثنے کر دیا گیا ہے اور صرف ۳۷ اشخاص کے نام رکھے گئے ہیں اور یہہ بھي اُمید کی جاتي ہے کہ مزید غور و خوض کرنے پر موخرالذکر اشخاص میں سے بھی قریباً نصف کو مستثنے کردیا جا سکیگا "۔

آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ نے سوال کیا—

(۱۲)— کیا گورنمنٹ براہ مہربانی گاؤں کے چوکیداروں کی تنخواہ بڑھاکر ۸ روپیہ ماہوار کردیگی تا کہ وہ اخراجات زندگی کے عظیم الشان اضافہ کو پورا کرسکیں "۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا—

" دو سال سے کم عرصہ گذرا ہے کہ حکام مقامی کی سفارش پر دیہاتی چوکیداروں کی تنخواہوں کی غایت مقدار بڑھاکر ۶ روپیہ ماہوار کردی گئی تھی تا ہم آنریبل ممبر نے جو تجویز پیش کی ہے اس پر گورنمنٹ کمشنروں کی رائے طلب کرنے پر آمادہ ہے "۔

آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ نے سوال کیا—

(۱۳)— " (الف) کیا گورنمنٹ کو ان تکلیفات اور بے آرامیوں کا علم ہے جو ریل میں سفر کرنیوالے مسافروں کو پیش آرہی ہیں ؟ "۔

(ب) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ آیا ریل کے قواعد اور ضوابط کے مطابق درجہ دوم کے ایک کمرہ میں ۲۴ مسافر سفر کر سکتے ہیں اور درجہ سوم کے مسافر اس سے بھی زیادہ تعداد میں ٹھوسے جاسکتے ہیں ؟ کیا یہہ درست ہے کہ گاڑی میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے مسافروں کو اکثر مجبوراً پاؤں رکھکر گاڑی میں چڑھنے والے تختہ پر سوار ہونا پڑتا ہے ؟ -

" (ج) کیا گورنمنٹ ان حالات کی اصلاح کی طرف توجہ کریگی جنکا ذکر اوپر کے سوالوں میں کیا گیا ہے "۔

آنریبل مسٹر گبسن نے جواب دیا—

" (الف) گورنمنٹ کو ان تکلیفات اور بے آرامیوں کا علم ہے جو گاڑیوں کی کمی کی وجہ سے ٹرینوں کی تعداد کے محدود ہو جانے کا ناقابل گریز نتیجہ ہے - منتظمان ریلوے اس کمی کی اصلاح کرنے کی کوشش کررہے ہیں جو محض لڑائی کی وجہ سے پڑگئی ہے -

" (ب) درجہ دوم کے معمولی وسعت کے کمرہ میں ٹھیک طور پر ۹ سواریوں کی گنجائش ہوتی ہے اور یہہ تعداد گاڑی میں صاف طور پر لکھی ہوئی ہوتی ہے - گاڑی میں پاؤں رکھکر چڑھنے والے تختہ پر مسافروں کا سوار ہوکر سفر کرنا جرم ہے اور اس کے روکنے کی ہر ایک کوشش کی جاتی ہے - البتہ یہہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ خاص کر موسم گرما میں بہت سے مسافر اس طرح کے سفر کو ترجیح دیتے ہیں-

" (ج) سوال کے اس حصہ کا جواب سوال ۱۳ (الف) کے جواب میں آگیا ہے "۔

آنریبل سردار بہادر کپتان گوپال سنگھ نے سوال کیا—

(۱۴)— " (الف) کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ جدید ضوابط ایکٹ اصلاحہ ہند کی رو سے والیسرائی دینے کے معاملہ میں پنجاب اور دوسرے صوبہ جات میں جو تخصیص رکھی گئی ہے اس سے صوبہ ھذا کے لوگ ناراض ہیں -

" (ب) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ایکٹ اسلحہ کے تحت میں پنجاب کے باشندوں کو بالکل وہی مراعات عطا کرنے کی تجویز پر غور کریگی جو صوبہ جات متحدہ کے باشندوں کو عطا کی گئی ہیں ؟"۔

آنریبل مسٹر فوچ نے جواب دیا۔

" (الف) یہہ خیال ہے کہ آنریبل ممبر کا سوال ان اندراجات کی نسبت ہے جو ان قواعد کے ضمیمہ نمبر ۲ میں درج ہیں۔ گورنمنٹ کو اس مضمون پر اُس ریزولیوشن کی ایک نقل موصول ہوئی ہے جو ... کے ... گذشتہ ... مقام ... منظور ہوا۔ لیکن یہہ واضح رہے کہ جس حد تک اسلحہ آتشی ... کے ... اسلحہ کا تعلق ہے جدید قواعد کے رو سے صوبہ ہذا کے لوگوں پر اسلحہ قبضہ میں رکھنے کے متعلق کوئی مزید پابندی عاید نہیں کی گئی۔ قسم اسلحہ کے قبضہ پر حسب دستور سابق ایکٹ نمبر ۱۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۸ع کی دفعہ ۱۵ کے احکام بدستور جاری رہینگے۔

" (ب) گورنمنٹ اس فرضی دعوے کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ پنجاب کے حالات صوبہ جات متحدہ کی طرح ہیں البتہ اس معاملہ پر جسکا حوالہ دیا گیا ہے گورنمنٹ مناسب غور کر رہی ہے "۔

آنریبل سردار بہادر کپتان گوپال سنگھ نے سوال کیا۔

صوبہ پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین میں سکھوں کی نیابت

(۱۵) " کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ صوبہ جات متحدہ اور مدراس میں مسلمانوں کی قلت تعداد کے باوجود انہیں اس تناسب سے زیادہ نیابت دی گئی ہے جو صوبہ پنجاب میں سکھوں کی قلیل جماعت کو حاصل ہے اگر علم ہے تو کیا گورنمنٹ پنجاب میں سکھوں کی نیابت کا انتظام ازراہ مہربانی اسی نسبت سے کریگی جو صوبہ جات متحدہ اور مدراس کے مسلمانوں کے لئے کیا ہوا ہے "۔

آنریبل مسٹر ہیلیفکس نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ یہہ تسلیم نہیں کرتی کہ صوبہ جات متحدہ اور مدراس کے مسلمانوں اور پنجاب کے سکھوں کے حالات بالکل ایک سے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ ان خاص ضرورات کا پورے طور پر اعتراف کرتی ہے جنکی بناء پر اس صوبہ کی کونسل واضع آئین و قوانین میں سکھوں کو اس تعداد سے متجاوز آسامیاں دینے کی ضرورت ثابت ہوتی ہے جس تعداد کے وہ محض اعداد مردم شماری کے لحاظ سے مستحق ہیں۔ لہذا گورنمنٹ سکھوں کو یقین دلاتی ہے کہ سکھوں کی نیابت کے معاملہ کے ساتھ اس کی خصوصیات کے لحاظ سے حد امکان ہمدردانہ سلوک کیا جائیگا "۔

آنریبل سردار بہادر کپتان گوپال سنگھ نے سوال کیا۔

کانسٹیبلوں اور ہیڈ کانسٹیبلوں کی تعداد مذہب لحاظ سے۔

(۱۶) " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ایسے اعداد بتلائیگی جن سے ظاہر ہو کہ پنجاب پولیس میں کانسٹیبلوں اور ہیڈ کانسٹیبلوں کی تعداد بلحاظ مذاہب کیا ہے اور نیز یہہ ظاہر ہو کہ پولیس میں کتنے ... ملازم ہیں "۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا۔

" آنریبل ممبر نے جبکہ گذشتہ نومبر میں یہہ سوال کیا تھا تو میں نے جواب دیا تھا کہ ہیڈ کانسٹیبلوں متعلق اطلاع اس فہرست میں دی گئی تھی جو ۶ فروری سنہ ۱۹۱۹ع کو میز پر رکھی گئی تھی اور جو کہ پہلے سوال کے جواب میں تھی اور کہ آنریبل ممبر کو یہہ بھی کہا گیا تھا کہ کانسٹیبلوں کے متعلق فراہم کی جا رہی ہے۔ آنریبل ممبر کو اس کے بعد اطلاع دے دی گئی تھی کہ کانسٹیبلوں کی تعداد جو ... ہیں ۱۱۶۴۵ ہے۔ جنمیں سے ۹۱۱۹ مسلمان، ۱۸۳۴ ہندو ۶۹۰ سکھہ اور دو عیسائی ہیں۔ ہیڈ کانسٹیبلوں کے متعلق اطلاع ... ہوئی ہیں۔ اس کے متعلق دریافت کیا گیا ہے اور موصول ہوتے ہی بتلا دیا جائیگا "۔

آنریبل سردار بہادر کپتان گوپال سنگھ نے سوال کیا—

(۱۷) "(الف) کیا گورنمنٹ نے دربار صاحب امرتسر کے متعلق وہ چٹھی ملاحظہ فرمائی ہے جو لائل گزٹ لاہور مورخہ ۳ نومبر سنہ ۱۹۱۹ع میں شائع ہوئی ہے اور نیز وہ مضمون ملاحظہ کیا ہے جو خالصہ ایڈوکیٹ امرتسر کی حال ہی کی کسی اشاعت میں شائع ہوا ہے -

دربار صاحب امرتسر کے منیجر کا عہدہ معطل۔

"(ب) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی دربار صاحب کے منیجر اور کمیٹی انتظامیہ کی میعاد عہدہ مقرر کرنے کے معاملہ پر اس طرح مقرر غور کریگی جس طرح کہ سنہ ۱۸۸۱ع تک کیا گیا تھا اور نیز ننکانہ صاحب کے لئے سکھ ٹرسٹیز مقرر کرنے کے معاملہ پر غور کریگی"-

آنریبل مسٹر فرینچ نے جواب دیا—

"(الف) گورنمنٹ نے وہ چٹھی اور اس مضمون کا ملاحظہ کیا ہے جو خالصہ ایڈووکیٹ مورخہ ۱۰ فروری گذشتہ میں شائع ہوا-

"(ب) دربار صاحب امرتسر کے انتظام کا سوال کچھ عرصہ تک گورنمنٹ کے زیر غور رہا ہے۔ یہہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس پر اسوقت تک عملدرآمد ملتوی رکھا جائے جبتک کہ ریفارم سکیم نافذ العمل نہ ہوجائے- سکھوں کی انجمنوں کے مذہب شدہ نمائندوں سے اسبات قبل غور انقلابات کی نسبت مشورہ لیا جائیگا- اگر ضروری معلوم ہوا تو ایسی ہی کارروائی ننکانہ صاحب کے گوردوارہ کی نسبت عمل میں لائی جائیگی-

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

(۱۸) "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ یہہ کہاں تک درست ہے کہ :—

فیروز پور ڈسٹرکٹ بورڈ کا لالہ لالچی مل۔

"(الف) کہ لالہ لالچی مل ساکن ابوہر ضلع فیروز پور ڈسٹرکٹ بورڈ فیروز پور کا ایک ممبر ہے -

"(ب) کہ ماہ مئی سے لیکر اب تک باوجود اسکے ڈسٹرکٹ بورڈ کے کئی جلسے ہوچکے ہیں مگر لالہ لالچی مل کے نام ان جلسوں میں سے کسی ایک جلسے میں شامل ہونے کی بابت کوئی اطلاع نہیں بھیجی گئی-

(۱۹) "(الف) کیا لالہ لالچی مل کے نام ڈسٹرکٹ بورڈ کے جلسوں کی اطلاع جاری نہ ہونے کا سقم ایک غلطی اور سہو ہے یا پریزیڈنٹ یا ڈسٹرکٹ بورڈ کے دفتر کے کسی دوسرے افسر نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے ؟-

فیروز پور ڈسٹرکٹ بورڈ کا لالہ لالچی مل۔

"(ب) کیا ڈسٹرکٹ بورڈ فیروز پور کے پریزیڈنٹ نے لالہ لالچی مل کے نام جلسوں کی اطلاع نہ بھیجے جانے کا کوئی زبانی یا تحریری حکم دیا تھا یا کوئی ایسی ہدایت کی تھی اگر ایسا کیاتھا تو وہ حکم یا ہدایت کیا تھے-

"(ج) کیا لالہ لالچی مل نے پریزیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کو اپنے ڈسٹرکٹ بورڈ سے علاحدگی کی نسبت کوئی درخواست بھیجی تھی اگر بھیجی تھی تو اوسکا نتیجہ کیا ہوا تھا-

"(د) کیا ڈسٹرکٹ بورڈ کے اجلاس جنکی اطلاع اسکے ممبروں میں سے ایک ممبر کے نام جاری نہ ہوئی ہو قانوناً جائز ہو سکتے ہیں یا ناجائز ؟"

آنریبل مسٹر گبسن نے جواب دیا—

(۱۸) "اس سوال کے مرد، حصص کا جواب اثبات میں ہے"

(۱۹) "(الف) اور (ب) لالہ واجی مل نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے اجلاس میں واقعات شامل نہ ہونے کی وجہ سے اپنے آپکو اس قابل نہ پایا تھا کہ اسے علیحدہ کیا جائے اور لہٰذا اسکی بعض اجلاس کا روائیوں سے خیال کیا گیا تھا کہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا ناقابل ممبر ہے چونکہ ڈسٹرکٹ بورڈ ممبر کے سکی میعاد فوراً جلدی ختم ہونے والی تھی۔ اسلئے پریذیڈنٹ نے ضروری خیال نہیں کیا کہ گورنمنٹ کو اسکی ڈسٹرکٹ بورڈ سے علیحدگی کی بابت لکھے مگر اس نے اسبات کا خیال کیا کہ چونکہ لالہ واجی مل خود بے قاعدگی کر رہا ہے اس لئے اس نے ڈپٹی ڈسٹرکٹ بورڈ کو ۳ مئی سنہ ۱۹۱۹ء کو ہدایت کی کہ وہ لالہ واجی مل کے نام آئندہ اجلاسوں کی اطلاع جاری نہ کیا کرے۔

"(ج) لالہ واجی مل نے پریذیڈنٹ کے نام ایسی کوئی عرضداشت ارسال نہیں کی۔

"(د) یہہ سوال کہ آیا ایسے اجلاس قانوناً جائز تھے یا نہیں۔ عدالتوں میں حل ہو سکتا ہے اور گورنمنٹ اس بارے میں کوئی رائے ظاہر کرنا نہیں چاہتی"۔

مسودہ بعنوان ترمیم ایکٹ آبادی اراضیات سرکار (پنجاب) سنہ ۱۹۱۲ء

آنریبل مسٹر جوزف—

"یور آنر—اس امر کی باضابطہ تحریک کرنے سے پہلے کہ مسودہ بعنوان ترمیم ایکٹ آبادی اراضیات سرکار (پنجاب) سنہ ۱۹۱۲ء پر غور کی حالت میں جناب والا کی اجازت سے ایوان ھذا میں موجودہ کونسل کے جملہ ممبر صاحبان کی توجہ ہدایۃ کی اوس غلطی کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو اوسکے پیش نظر مسودہ میں ہو گئی ہے۔ میں مسٹر ہیلیفکس کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے میری توجہ اس غلطی کی طرف دلائی ہے—

"مطبوعہ مسودہ کی دفعہ کو حسب ذیل طریق میں پڑھنا چاہئے :—

"دفعہ ۱۲ کی جگہ مندرجہ ذیل دفعہ تبدیل کی جائیگی یعنی :—

"جب ایکٹ ھذا کے نفاذ کے بعد کوئی مرد مزارعہ جو اصل مزارعہ ہو مر جائے (لفظ "مر جائے" چھوڑ دیا گیا ہے) یا کوئی عورت مر جائے یا شادی یا عقد شادی کرلے تو کیا بعوض کی وراثت .... میں یور آنر کی اجازت سے چیف آنریبل ممبر صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ دفعہ ۳ کی سطر ۲ میں لفظ مر جائے داخل کر لیں۔

میں مسودہ ھذا کے متعلق کچھہ مزید کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا جیسا کہ میں نے ترمیم کو پیش کرتے ہوئے بیان کیا تھا اس کے اغراض دو ہیں اولاً یہہ کہ اوس غلطی کی اصلاح کی جائے جو موجودہ ایکٹ کی دفعہ ۱۲ میں موجود ہے (موجودہ ایکٹ کی ایک کاپی کونسل کے آنریبل ممبر صاحبان کے روبرو موجود ہے) اور جسکے متعلق میرا خیال ہے کہ تنازعہ پیدا ہوگا تا ہم اوس صورت میں جس میں اصلی معطی الیہ ضرورت ہو اور جسکے متعلق موجودہ ایکٹ میں کوئی حکم درج نہیں وراثت کا انتظام کیا جائے اسکے علاوہ کوئی اور تبدیلی تجویز نہیں کی گئی مرد اصل مزارعہ کی صورت میں وراثت اوسکی وفات پر تحریک اوس قانون کے مطابق پہونچائی جو اس وقت موجود ہے اب میں باضابطہ تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ پر غور کیا جائے"۔

آنریبل صدر فضل حسین—

یور آنر—پیشتر اسکے کہ مسودہ کے متعلق ترمیمات پر بحث کی جائے کیا یہہ درست نہیں ہوگا کہ بعض ممبران کو اوس تحریک کے متعلق تقریر کرنے کا موقع دیا جائے جس پر غور ہونے والا ہو۔

هز آنر پریزیڈنٹ ـــ

میرے خیال میں مسودہ پر اب ضرور غور ہونی چاہئے کیونکہ گذشتہ جلسہ میں یہہ رائے پاس کی گئی تہی کہ مسودہ پر ۱۳ مارچ کو غور کی جائے اب ہمیں ترمیمات پر بحث کر لینی چاہئے اور اسکے بعد آنریبل ممبر صاحبان کو اختیار ہوگا کہ مسودہ کو پاس کرنے کی تحریک کے متعلق تقریر کریں۔"

آنریبل مسٹر فضل حسین ــ

"جیسا یور آنر کی مرضی"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال ــ

"یور آنر - میں نے اپنی مجوزہ ترمیمات کو واپس لینے کی اطلاع قبل از یں صاحب سیکریٹری کو دے دی ہے کیونکہ دفعہ ۲۰ ضمن (ہ) میں اس بات کا انتظام کر دیا گیا ہے کہ متوفی مزارع کی طرف سے کوئی وارث نامزد نہ ہونے کی صورت میں مالک اراضی کی والدہ مشورہ یا سوتیلی ماں کو بطور وارث نامزد کر سکتا ہے - انحالات میں ان ترمیمات کو پیش کرنا ضروری نہیں سمجھتا ہوں جن کا میں نے نوٹس دیا تہا"۔

"ہز آنر کی اجازت سے ترمیمات واپس لے لی گئیں"

آنریبل مسٹر فضل حسین ــ

یور آنر - جو ترمیمات میرے نام پر درج ہیں انکی تعداد چہہ ہے اور چونکہ وہ ترمیمات تین دفعات (۳ و ۴ اور ۲) کے متعلق ہیں اسواسطے اگر یور آنر قواعد کارروائی کونسل کو معطل کرنے کا حکم دیں تو میں ان چہہ ترمیمات کو تین شقوں میں پیش کرونگا یعنی ایک دفعہ کے متعلقہ جملہ ترمیمات ایک شق میں علی ہذا لقیاس -

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر ـــ

اب آپ کونسی ترمیمات کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔

آنریبل میاں فضل حسین ـــ

یور آنر - میں دفعہ ۴ کے متعلق ترمیم کو یعنی ترمیم نمبر (۳) کو جو فہرست کارروائی میں درج ہے اور جو حسب ذیل ہے - زیر بحث لانا چاہتا ہوں۔

یعنی دفعہ ۴ کی دوسری سطر میں لفظ "مرد" اور دوسری سطر میں الفاظ "شادی یا مکر ر شادی کرے" اور سطر ۵ لغایت ۸ بالفاظ دیگر کل ضمن (الف) اور ضمن (ب) میں الفاظ "جماعہ دیگر صورتوں میں حذف کرو"۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر ـــ

"بہت خوب"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین ـــ

"اوس مسودہ کی رو سے جو آنریبل محرک مہتمم مسودہ نے پیش کیا ہے اوس غلطی کی اصلاح مقصود ہے جو ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۹۱۲ء کی دفعہ ۲۱ کو دیکہنے سے معلوم ہوتی ہے اور یہہ حیرانی کی بات ہے کہ جن مسودات کو کونسل نے پیش ہونے کے بعد غور و خوض کر کے پاس کر دیا تہا ان سے کچھ عرصہ کے بعد اب یہ حقیقت آشکارہ ہوتی ہے کہ ان کو پاس کرتے وقت اوس کونسل نے مناسب غور اہین کی تہی جو اس امر کا سوال رکہتی کی ذمہ دار ہے کہ مسودات مناسب اسلوب میں پاس کئے جائیں - مجہے آنریبل ممبر یا ہتمام مسودہ کے ساتھ اس بارہ میں کلی اتفاق ہے کہ دفعہ ۲۱ (جیسا کہ وہ اس وقت موجودہ ایکٹ میں درج ہے) صرف غلطی کا نتیجہ نہیں بلکہ اوس کے ترتیب کرنے میں بڑا ہر فحش غلطی کی گئی ہے

کسی قانون کو مرتب کرنے اور اوس کا مسودہ تیار کرنے وغیرہ وغیرہ میں دو مقاصد پیش نظر رکھنا چاہئے۔ مسودہ موجودہ کی اغراض دوگونہ ہیں ایک غرض تو اوس غلطی کی اصلاح ہے جو دفعہ ۲۱ میں پائی جاتی ہے اور دوسرے یہہ کہ اون صورتوں کے متعلق حکم وضع کیا جائے جس کے متعلق ایکٹ نمبر ۷-مصدرہ سنہ ۱۹۱۲ء میں کوئی حکم درج نہیں یعنی اون صورتوں کے متعلق احکام وضع کئے جائیں جن میں وہ اشخاص جن کو اراضی عطا ہوئی مقصود یہ ہے کہ جو عطا اراضی سے نافع ہو گئے ہوں جس کی وجہ سے گورنمنٹ کو اس عقدہ کو حل کرنا پڑا ہے کہ آیا مجوزہ اراضی عطا کی جائے یا آیا وہ اوس شخص کو عطا کر دی جائے جو اوس حق کے لحاظ سے عطیہ اراضی کا سب سے زیادہ مستحق ہو جو اوس کو اوس شخص کی وراثت کا ہو جس کو اراضی عطا ہونے والی ہو اپنی طرف سے یہہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس بارہ میں مسودہ ہذا کی ایک ایسی ضرورت پوری ہونے والی ہے جو حقیقی ضرورت ہے اور محسوس کی جا رہی ہے لیکن آئندہ دفعہ ۲۱ یا مسودہ کی دفعہ ۲ میں درج ہے :-

"دفعہ ۲۱ کی جگہ حسب ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی یعنی ... . " یہہ اوس میں اوس غلطی کی اصلاح اور نیا ایزادی کا انتظام کیا گیا ہے میری عاجزانہ رائے میں قدیم دفعہ ۲۱ کی اصلاح اور ساتھ ہی اس کے زائدہ معطی الیہ کی وراثت کے متعلق جدید حکم کا وضع کرنا کوئی عمدہ تجویز نہیں ہے۔ بدرجہا بہتر ہوتا اگر دفعہ ۲۰ کو بدستور رہنے دیا جاتا اور دفعہ ۲۱ کو دو حصص میں تقسیم کر دیا جاتا ایک حصہ اوس شخص کی موت پر وراثت کے قاعدہ کے متعلق ہوتا جو ابتدائی مرد معطی الیہ کا جانشین ہوتا اور دوسرا حصہ کسی عورت معطی الیہ کی وفات کے بعد کی وراثت کے متعلق ہوتا کہ جو خیال میں کونسل کے روبرو ظاہر کرنا چاہتا ہوں وہ یہہ ہے کہ معطی الیہ کا عطیہ کا حاصل کرنا اوس کا خود پیدا کرنا ہے یعنی یہ ایسی وراثت نہیں ہے جو ... جا سکے کہ تو کہ ... میں ملے لہذا ہمارے لئے وراثت کا کوئی نیا طریق تجویز کرنا ضروری نہیں ہے۔ ہم ایسے عطیہ کو اوس شخص کی خود پیدا کردہ جائداد تصور کرتے ہیں جس کے لئے یہ عطیہ مقصود تھا فرض کرو کہ زید ایک ایسا شخص ہے جس کو گورنمنٹ عطیہ مذکور دینا چاہتی ہے اگر وہ زندہ ہے تو وہ یہہ عطیہ حاصل کریگا لیکن سوال تو یہہ ہے کہ اوس کی موت پر عطیہ مذکور کس طرح پہونچنا چاہئے اس کا جواب آسان ہے یعنی ٹھیک اوس طریق میں پہونچنا چاہئے جس طرح کہ اوس شخص کی خود پیدا کردہ جائداد اوس کے وارثوں کو ملتی۔ فرض کرو کہ وہ ایک مکان خریدتا ہے یا ایک مربع اراضی خریدتا ہے جس طرح اس مکان یا اس مربع کی وراثت پہونچیگی ٹھیک اسی طرح اوس مربع اراضی کی وراثت پہونچیگی۔ مجوزہ دفعہ ۲۱ کی تہہ میں جو اصول مضمر ہے اوس کا منشا در حقیقت کہیں سے لیو لکہ اوس میں مذکور ہے "کہ جب ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کوئی مرد مزارعہ جو اصل مزارعہ نہ ہو یا کوئی عورت مزارعہ مر جاوے یا شادی یا مکرر شادی کرے تو اوس مزارعہ کی وراثت اوس شخص یا اشخاص کو پہونچیگی جو اوس صورت میں وارث ہوتا یا ہوتے جبکہ وہ زرعی اراضی ہوتی جو اصل مزارعہ نے حاصل کی ہوتی"۔ میری مراد یہہ ہے کہ جو اصول میں گوش گذار کر رہا ہوں وہ بعینہ وہی اصول ہے جو آنریبل ممبر مہتمم نے دفعہ چار کے پہلے حصہ اور اوس کی ضمن (ب) میں درج کیا ہے"۔

آنریبل مسٹر جوزف:—

"میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے کوئی اصول درج نہیں کیا"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین:—

"بہر حال وہ اصول جس پر میری تقریر کا انحصار ہے دفعہ ۴ میں موجود ہے اگر ایک طرف اوس مرد معطی الیہ کا معاملہ لیا جائے جس کی وفات کے بعد وراثت اوس طریق میں پہونچیگی گویا وہ جائداد معطی الیہ کی خود حاصل کردہ جائداد کی وارث ہے - اور دوسری طرف اوس معاملہ کو لیا جائے جس میں معطی الیہ مر گیا ہو اور اوس کی بیوہ یا لڑکی برائے نام اصل معطی الیہ بن گئی ہو تو ان دونوں صورتوں میں فرق کیا ہے - صاف ظاہر ہے کہ ہر حالت میں اصل معطی الیہ وہ شخص ہو گا جس نے

واسطے عطیہ مقصود ہو۔ کیا وجہ ہے کہ اس صورت میں بھی وہی قاعدہ عائد نہ کیا جائے جس سے میری مراد یہہ ہے کہ عطیہ اراضی کی نسبت یہہ سمجھا جائیگا کہ گویا کہ وہ اوس شخص کو تفویض کیا گیا ہے جس کے واسطے وہ مقصود تھا خاندان کی جائداد اوسی طرح وراثت میں جائیگی جیسا کہ ملک پنجاب کے اندر رواج ہے یعنی عورت معطی الیہ کی وفات کے بعد اراضی دوسرے وارث کو اس حیثیت میں ملیگی کہ وہ فی الواقع اوس شخص کو عطا ہوئی ہے جس کے واسطے وہ اصل میں مقصود تھی۔ با الفاظ دیگر اوس عورت کے والد یا خاوند کو جس نے اراضی مذکور کا واقعی قبضہ حاصل کیا ہوا ہو اس سے دفعہ ۳ اور سابقہ دفعہ ۲ بالکل سادہ ہوجائیگی کیونکہ اوس کی صورت بالکل حسب ذیل ہوگی :— " جب ایکٹ ھذا کے نفاذ کے بعد کوئی مزارعہ جو اصل مزارعہ نہ ہو مر جائے تو کہاتہ رعیتی کی وراثت اوس شخص یا اشخاص کو پہونچیگی جو اوس صورت میں وارث ہوتا یا ہوتے جب کہ کہاتہ رعیتی وہ زرعی اراضی ہوتی جو اصل مزارعہ نے حاصل کی ہوتی " ان الفاظ کے بعد ' اصل مزارعہ ' کی یہہ تعریف کردو کہ اس سے ایسا شخص مراد ہے جسکو اگر وہ مرد ہو تو اراضی فی الواقع عطا کی جائے یا وہ شخص ہو جس کو زندہ رہنے کی صورت میں اراضی عطا ہوتی اور جس کی جگہ قبضہ بیوہ یا لڑکی کو (جیسی کہ صورت ہو) دیا جائے۔ اس صورت میں ہمارے خیال میں ضمن (الف) ساری کی ساری غیر ضروری ہو جائیگی یا الفاظ " کوئی عورت مزارعہ " غیر ضروری ہو جائینگے یا الفاظ شادی یا مکرر شادی کرے " بھی غیر ضروری ہو جائینگے۔

" دوسرا امر یہہ ہے کہ چونکہ قانون وراثت وہی قانون وراثت ہوگا جو اوس شخص پر حاوی ہوگا جس کو عطیہ فی الواقع ملا ہو یا جس کے واسطے مقصود ہوا گو چہ وہ فی الواقع اوس کی بیوہ کو (جیسی کہ صورت ہو عطا ہوا ہو) اس واسطے وراثت کے اون قواعد میں کوئی تمیز نہیں ہوگی جو ہر دو صورتوں پر حاوی ہونگے اسی طرح تجویزی سطور میں الفاظ " شادی یا مکرر شادی کر لے " حذف ہو جائینگے سطر ۵ لغایت ۸ یعنی کل ضمن (الف) خارج ہوجائیگی اور ضمن (ب) سطر ۵ میں الفاظ (جملہ دیگر صورتوں میں حذف ہو جائینگے۔ یہہ دفعہ مثل اور صرف حسب ذیل رہ جائیگی — جب ایکٹ ھذا کے نفاذ کے بعد کوئی مزارع جو اصل مزارعہ ہو مرجائے تو کہاتہ رعیتی کی وراثت اوس شخص یا اشخاص کو پہونچیگی جو اوس صورت میں وارث ہوتا یا ہوتے جب کہاتہ رعیتی وہ زرعی اراضی ہوتی جو اصل مزارعہ نے حاصل کی ہوتی "۔

" میری مجوزہ ترمیم نمبر (۳) کا مطلب یہہ ہے اور میرا یہہ دعوے ہے کہ اس ترمیم سے مجوزہ دفعہ ۳ میں صلاح ہوجائیگی۔ یعنی اسکی بدولت ہر دو صورتیں ایک ہی قانون کے تابع ہوجائینگی۔

" تو دونوں صورتوں کے درمیان کوئی حقیقی امتیاز نہیں ہے اور جیسا کہ ضمن (الف) میں الفاظ " یا اوس شخص کی نوینہ یکجدی اشخاص میں سے نامزد کیا ہو جسکی خدمات کی وجہ سے کہاتہ رعیتی عورت مذکور کو عطا ہوا ہو " موجود ہیں۔ یہی وہ تعریف ہے جو بعد میں دفعہ ۲ میں منتقل ہوجائیگی۔ گو یہہ ایک علیحدہ ترمیم ہے تاہم میں ابھی آپکو یہہ بتلاؤنگا کہ دفعہ ۲ میں کیا تبدیلی ہوجائیگی۔ دفعہ ۲ حسب ذیل ہوگی — " اصل مزارعہ " سے مراد ایسا مزارعہ ہے جسکو کہاتہ رعیتی کلکٹر نے ابتداً عطا کیا ہو اور اس میں ایسے مزارعہ کا مرد منتقل الیہ شامل ہے اور عورت کے متعلق ترمیم مذکور کی رو سے حسب ذیل الفاظ ایزاد ہوجائینگے " مگر شرط یہہ ہے کہ عورت کی صورت میں اصل مزارعہ سے مراد وہ شخص ہے جسکی خدمات کی وجہ سے کہاتہ رعیتی اوس عورت کو عطا ہوا ہو " یہہ الفاظ درحقیقت دفعہ ۳ (الف) کے لئے ہیں آپ صرف انکو تعریفی دفعہ میں منتقل کردیں اور سارا معاملہ بالکل سادہ ہوجائیگا "۔

آنریبل مسٹر جوزف -

میں امر ضابطہ کے متعلق کچھہ کہنا چاہتا ہوں میں آنریبل ممبر سے یہہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اونہوں نے اپنے الفاظ کہاں سے لئے ہیں "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

میں آنریبل ممبر کی توجہ مسودہ کے صفحہ ۴ (اُردو گزٹ کا صفحہ ۱۱) کی طرف دلانا چاہتا ہوں جہاں دفعہ ۳ (الف) حسب ذیل درج ہے —

"اوس عورت کی صورت میں جسکو کہ قبضہ رعیتی ابتداً عطا ہو اوس وارث کا جسے کلکٹر نے ایسی عورت مزارعہ کی اولاد میں سے یا اوس شخص کے لواحقین یا جدی اشخاص میں سے نامزد کیا ہو — اس کے بعد شخص مذکور کی تعریف درج ہے — یعنی وہ شخص جسکی خدمات کی وجہ سے کہ قبضہ رعیتی عورت مذکور کو عطا ہوا ہو یہہ آخری الفاظ ہیں"۔

آنریبل مسٹر جوزف —

"جناب والا — میرا مطلب یہہ ہے کہ آنریبل ممبر اب دفعہ ۲ میں وہ الفاظ شامل کر رہے ہیں جو وہ اس سے پہلے درج کرنا نہیں چاہتے تھے"۔

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر —

"میرے خیال میں مسٹر جوزف کا یہہ مطلب ہے کہ آنریبل ممبر ایک ایسی ترمیم پیش کر رہے ہیں جسکا اونہوں نے نوٹس نہیں دیا"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

"میں اس امر کا صرف اس وجہ سے ذکر کر رہا ہوں کہ دفعہ ۳ کی ترمیم واضح ہو جائے میرا مطلب ممبر صاحبان کونسل ہذا کو اس امر سے آگاہ کرنے سے ہے کہ یہہ الفاظ جنکے میں حذف کرنے کی خواہش کرتا ہوں وہ در اصل مجوزہ ترمیم کی [illegible] کی تصریح کی غرض سے دفعہ متعلقہ تعریف میں شامل ہو جائینگے"۔

بوگر آنو — میں اس بارہ میں صرف ایک لفظ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اس تبدیلی کی کیوں تجویز کر رہا ہوں اور کہ اگر اس تبدیلی کو کونسل نے منظور کر لیا تو کیا کسی شخص کو نقصان پہونچیگا یا کسی اصول میں دست اندازی ہوگی یا اوس سے انحراف ہوگا۔

"اگر یہہ ترمیم جو میں تجویز کر رہا ہوں منظور نہ ہوئی تو اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ واضح رہے کہ وراثت کے دو طریقے ہو جائینگے — اور دو ہی اس کے قانون ہونگے — ایک اوس شخص کے متعلق جو زندہ ہو اور جسنے عطیہ خود ہی لیا ہو اور دوسرا اوس شخص کے متعلق جو بد قسمتی سے مر گیا ہو اور گورنمنٹ سے عطیہ (اراضی) کا قبضہ نہ لے سکا۔ میں یہہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ میرا یہہ دعوے درست ہے یا نہیں — جس حد تک اوس شخص کا تعلق ہے جو زندہ ہو اور عطیہ (اراضی) کا قبضہ لے لے دفعہ ۲۰ میں اس امر کے متعلق حکم درج ہے کہ اوس کی وفات پر اسکا وارث کس طرح تلاش کیا جائیگا اور نیز دفعہ مذکور میں اوس کے لڑکے کے متعلق حکم درج ہے — لڑکے کی عدم موجودگی میں بیوہ کی باری آتی ہے اور بیوہ کی عدم موجودگی میں ناکتخدا لڑکیوں کو وراثت ملتی ہے اگر لڑکیاں بھی نہ ہوں تو اوس وراثت والوں ورثاء کو ملیگی جو مزارعہ نے نامزد کیا ہو یا کئے ہوں — اور اونکی عدم موجودگی میں کلکٹر کے نامزد کردہ وارث یا وارثان کو۔ اوس شخص کی صورت میں جو مر جائے اور بیوہ چھوڑ جائے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وراثت کا جو طریق دفعہ ۲۰ میں تجویز کیا گیا ہے وہ اوس کے لئے جائز نہیں ہے۔ کیوں؟ — فرق کیا ہے؟ — یہہ کیوں فرض نہ کیا جائے کہ بیوہ عورت صرف اپنے خاوند کے ورثاء کے متعلق کل جائداد کی قائم مقام ہوتی ہے؟ — اسکی وفات پر اس جائداد کے ورثہ کے متعلق وراثت کا وہی اصول کیوں حاوی قرار نہ دیا جائے — میرے خیال میں دو مختلف اصولوں کو وضع کرنے کی کوئی ضرورت ثابت نہیں ہوتی۔ ایسا کرنے کی نا انصافی اوس شخص کی صورت میں جو موجود ہو رہا ہے کہ وراثت کے اصول کو تسلیم نہیں کیا جاتا اور اس معاملہ میں کلکٹر کو بیش از بیش اختیار ملتا ہے جس سے اوسکا کام بلا وجہ و بلا ضرورت بڑھ جائیگا لہذا میں یہہ ترمیم بدین امید کونسل کے روبرو پیش کرتا ہوں کہ سادگی و

یکسانیت کے مفاد کے لحاظ سے اوس شخص کی صورت میں جو اراضی عطا ہونے کے وقت زندہ ہو اور اوس شخص کی صورت میں جو اراضی عطا ہونے سے پہلے مر چکا ہو اصول وراثت ایک ہی اختیار کیا جاویگا۔ کیونکہ دونوں صورتوں میں درحقیقت کوئی فرق نہیں ہے۔ اور کہ مجھے اُمید ہے کہ ترمیم ہذا کو منظور کر لیا جاویگا اور اس طرح اون دونوں صورتوں میں جو درحقیقت متخالف نہیں ہیں کوئی امتیاز نہیں رکھا جاویگا"۔

آنریبل مسٹر جوزف—

"مجھے اس کا جواب دینا کچھہ مشکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ آنریبل ممبر کی مجوزہ ترمیم اوس ترمیم سے بالکل مختلف ہے جسکا اونہوں نے نوٹس دیا تھا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دفعہ ۲ میں کسی ایسے حکم کو منتقل کرنا چاہتے ہیں جو اس وقت دفعہ ۳ میں موجود ہے اور اوسکو کسی اور جگہ منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن چونکہ مجھے اونکی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکا فی الواقعہ یہہ خیال ہے کہ اوس صورت میں جس میں اصل مزارعہ فوت ہو اور اوس عام صورت میں جس میں اصل مزارعہ فوت ہو وراثت کا کوئی علیحدہ قاعدہ بنانا کچھہ خلاف انصاف ہے۔ نیز وہ موجود کی صورت میں ابتدائی وراثت کی صورت بدلنا چاہتے ہیں۔ چونکہ موجودہ قانون کی رو سے ہمیں وراثت کا ایک کامل و واضح قاعدہ ملتا ہے۔ اصل مزارعہ کے بعد جو ایکٹ مذکور کی رو سے ہمیشہ موجود ہی فرض کیا جاتا ہے وراثت شروع میں اوسکی نرینہ اولاد صلبی کو ملتی ہے اور اوسکی نرینہ اولاد صلبی میں سے کوئی شخص موجود نہ ہو تو اوسکی وراثت اوسکی بیوہ کو پہونچتی ہے جسکا حق تاحین حیات یا ازدواج ثانی کے وقت تک ہوتا ہے۔ اگر اوسکی بیوہ نہ ہو تو وراثت اوس کی نا کتخدا لڑکیوں کو اونکی موت یا شادی تک پہونچتی ہے اگر اوسکی نا کتخدا لڑکیاں نہ ہوں تو اوسکو اختیار ہے کہ یا تو وہ اپنی والدہ یا شادی شدہ لڑکی یا لڑکی کے بیٹے یا ہمشیرہ کو یا اپنے بھانجے یا اپنے خاندان کے کسی نرینہ رکن کو وراثت کے لئے نامزد کردے اوسکا اختیار تمیزی بہت وسیع ہوتا ہے اور اگر وہ اس کے باوجود بھی وارث نامزد نہ کرے تو کلکٹر کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا اشخاص میں سے کسی کو نامزد کردے۔ پہلی وراثت کا قاعدہ یہہ ہے میں اس امر کی تشریح کردینا چاہتا ہوں کہ آنریبل ممبر نے اپنی ترمیم کی تحریک کرتے وقت خود پیدا کردہ جائداد کا ذکر بطور قاعدہ وراثت کے کیا ہے۔ اون کی پوری طور پر یہہ بات سمجھہ میں نہیں آئی کہ کینال نوآبادی والے و گورنمنٹ ہند اور واضعان ایکٹ ہذا کا ارادہ یہہ تھا کہ نوآبادی میں کھاتہ رعیتی کی وراثت عام طور پر خود حاصل کردہ جائداد کے اصول پر نہیں پہونچنی چاہئے بلکہ جدی جائداد کی وراثت کے اصول پر ہونی چاہئے یہہ صرف اسلئے کیا گیا ہے کہ بہت سے افسران نوآبادی نے بڑے زور سے اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ اگر پہلی وراثت کے وقت نرینہ اولاد صلبی کی عدم موجودگی میں زمین چچوں یا دیگر رشتہ داروں کو مل گئی تو ایسی صورتوں میں سخت تکلیف کا سامنا ہوگا جہاں مزارعہ کو بہت سی شرائط کی پابندی کرنی پڑتی ہے اور افسر نوآبادی کو ہر شدہ مزارعان کو ہوشیار رکھنا پڑتا ہے اور دیکھنا پڑتا ہے کہ وہ اپنی زمینوں کو مناسب حالت میں رکھتے ہیں اور کہ مکانات تعمیر کرتے ہیں یہہ خیال تھا کہ شروع ہی میں عطیہ اراضی کو مختلف حصص میں تقسیم کردینا یا بہت سے مزارعان سے واسطہ کا پڑنا تکلیف دہ ہوگا۔ اسواسطے یہہ تجویز کیا گیا تھا کہ جس وقت تک کھاتہ رعیتی غیر دخیلکار مزارعہ تابع مرضی کے حیثیت میں ہے اوس وقت تک جدی جائداد کی وراثت کے عام قواعد اطلاق پذیر نہیں ہونے چاہئیں بلکہ اوس شخص کی وراثت صرف ایک وارث کو ملنی چاہئے بجائے اس کے یہہ فیصلہ کیا گیا کہ پہلی وراثت کے موقع پر زیر دفعہ ۲۰ یہہ خاص قاعدہ عائد ہونا چاہئے یہہ خیال تھا کہ پہلی وراثت کے بعد حالات زیادہ تبدیلی پذیر نہیں رہینگے اور اوس وقت تک غیر الاٹ شدہ اراضی اور تاوان بازگشت کی وراثت کے معمولی قانون پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا یا اگر ہوگا تو بہت کم اعتراض ہوگا۔ وراثت کا وہی قاعدہ پہلی وراثت کے سوائے باقی سب صورتوں پر نافذ ہوتا ہے۔ پہلی وراثت کے موقع پر وراثت صرف اصلی مزارعہ کی نرینہ اولاد صلبی کو پہونچتی ہے اور نرینہ اولاد صلبی کی عدم موجودگی میں مزارعہ کی بیوہ وارث ہوتی ہے۔ اگر وہ بیوہ بھی موجود نہ ہو تو مزارعہ کی نا کتخدا لڑکیاں وارث ہوتی ہیں۔ لیکن مزارعہ مذکور کی لڑکیاں بھی نہ ہوں تو اسے یہ اختیار حاصل ہے کہ اپنی والدہ و شادی شدہ لڑکی و دختر زادے و

مقبوضہ و ملاجھ اور اپنے خاندان کے زندہ یکجدی افراد میں سے کسی کو نامزد کردے - اگر وہ اپنا یہہ اختیار استعمال کرنے سے قاصر رہے تو اوس صورت میں کلکٹر کا یہہ فرض ہے کہ وہ ان اشخاص میں سے کسی شخص کو نامزد کردے جس کے بعد معمولی قانون عائد ہوتا ہے - واضح رہے کہ یہہ قانون کئی سالوں سے نافذ العمل ہے اسکے متعلق کبھی کوئی شکایت نہیں کی گئی اور لوگ جہاں تک مجھے معلوم ہے کبھی کسی آنریبل ممبر کو ایکٹ ھذا کی ترمیم کی تحریک کا خیال آیا ہے لیکن صاف ظاہر ہے کہ وراثت کا یہہ قاعدہ اون صورتوں پر اطلاق پذیر نہیں ہے جو اب پیدا ہو گئی ہیں یعنی اصل عورت مزارعہ - ایکٹ ھذا میں عورت مزارعہ کا کبھی خیال نہیں کیا گیا تھا - اب جنگ کی وجہ سے بعض ایسی صورتیں پیدا ہو گئی ہیں جن میں بعض اشخاص کی بیوگان یا لڑکیوں کو عطیات (اراضی) دیئے ہوئے ہیں اسلئے ہم نے اصل عورت مزارعہ کی بجائے وراثت کے لئے کوئی قاعدہ مقرر کرنا ہے چونکہ ہم نے ایسا کرنا ہے اسلئے کوئی ممکن وجہ نہیں ہے کہ کیوں ہم اب وراثت کے اوس قاعدہ میں دست اندازی کریں جو اصل مرد مزارعہ کی صورت میں مقرر ہے اور جو مزارعوں کی صورتوں میں بالکل اچھی طرح کام دے رہا ہے اور جسکی نسبت کبھی کوئی شکایت بھی سننے میں نہیں آئی - اسلئے میں وراثت کو جہاں تک اوسکا تعلق جماعت مذکور سے ہے تبدیل کرنے کی کوشش کو ہرگز پسند نہیں کرونگا - اور میرے خیال میں کونسل کو اپنی توجہ ان صورتوں کے لئے جن کا آج تک کبھی خیال بھی نہیں آیا تھا کسی قاعدہ وراثت مقرر کرنے کی ضرورت تک محدود رکھنا چاہئے اور ان صورتوں سے ماوری مراد اصل عورت مزارعہ ہے اچھا تو اصل مزارعہ عورت جانشین اوسکی بیوہ نہیں ہو سکتی اور پھر جب ہم کسی زندہ اولاد اصلی یا غیر شادی شدہ لڑکیوں کی عدم موجودگی میں نازدگی وراثت کے سوال پر پہنچتے ہیں تو اگر اوسے اپنی ماں یا بہن یا بھاوج یا اپنے خاندان کے مرد یکجدی رشتہ داروں کو نامزد کرنے کی اجازت دیدی جائے تو اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ زمین اس شخص کے پاس یعنی اوس سپاہی کے خاندان پاس جسنے ملک کی خاطر اپنی جان قربان کی اور جسکی خدمات کے صلہ میں ہم اب اوسکی بیوہ یا اوسکی لڑکی کو عطیہ اراضی دے رہے ہیں اوس بیوہ کی وفات پر زمین نہ رہے کہ اپنے خاندان کے پاس رہنے کی بجائے اوسکی بیوی کے خاندان میں چلی جائیگی - یقیناً سپاہی کی خدمات کے صلہ میں عطیہ دینے سے گورنمنٹ کا یہہ منشاء نہیں ہے اور میرے خیال میں میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ اوس شخص کا خاندان جس نے ملک کی خاطر اپنی جان دیدی ہے ہرگز اسبات کو مناسب اور جائز خیال نہیں کریگا - اور اسلئے میرے خیال میں ہمیں اسبات کا انتظام کرنا چاہئے کہ وہ زمین اوس شخص کے خاندان میں رہے جس خدمات کے صلہ میں وہ عطیہ فی الحقیقت دیا گیا ہے پھر یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اوسکی بیوی یا لڑکی جو کوئی بھی ہو مر جائے تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے اور جو قانون ہم نے وضع کیا ہے وہ یہہ ہے کہ اوسے اپنا جانشین انتخاب کرنے کا حق حاصل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس سے خاندان میں بہت مقدمہ بازی اور جھگڑا کے پیدا ہونے کا خیال ہے - اگر اوسے اپنے جانشین کے انتخاب کرنے کا حق دیا جائے تو یقیناً ناجائز اثر کے ڈالے جانے کی بہت سی شکایات پیدا ہو جائینگی - اسلئے ہم کہتے ہیں کہ چونکہ گورنمنٹ نے اوس شخص کی خدمات کے صلہ میں اس عورت کو تاحین حیات عارضی فائدہ اوٹھانے کے لئے عطیہ زمین دیا ہے اسلئے گورنمنٹ کو اس بات کا فیصلہ بھی کرنا چاہئے کہ اوس عورت کی وفات یا اوس کے مکرر شادی کرنے کے بعد یہہ عطیہ مستقل طور پر کس کے نام ہونا چاہئے جبکہ ایک دفعہ یہہ بات ہو جائیگی تو اوسکی وراثت عام طور پر کے مطابق عمل میں آئیگی یعنی بالکل اوسی طرح جس طرح اصل مرد مزارعہ کی صورت میں عمل میں آتی ہے - یہہ ایک نہایت سادہ تجویز معلوم ہوتی ہے اور مجھے اس کے متعلق کوئی اعتراض نظر نہیں آتا لیکن اگر کونسل ھذا اس بات پر زور دینا چاہتی ہے کہ اوس عورت کو اپنا جانشین اپنے خاوند یا اپنے باپ کے یکجدی رشتہ داروں میں سے منتخب کرنے کا حق حاصل ہونا چاہئے تو میرے خیال میں گورنمنٹ کو اس کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن میری اپنی ذاتی رائے یہہ ہے کہ اس سے خاندان میں ایک تنازعہ پیدا ہو جائیگا اور بہتر یہہ ہے کہ گورنمنٹ جس نے اوسے یہہ زمین عطا کی ہے اوسکی موت یا مکرر شادی پر اوسکے متوفی خاوند یا باپ کے خاندان کے کسی دیگر رکن کو عطیہ کی آخری تفویض کرے"۔

آنریبل میاں فضل حسین—

" حضور انور - میں نے یقیناً اچھے خیالات کو بہت بری طرح ظاہر کیا ہوگا کہ اوس ترمیم کے متعلق

جنکی کہ میں نے ابھی تحریک کی ہے بہ نسبت اس کے کہ اونکے آئندہ کچھ حقوق میری رائے میں ترمیم یعنی ترمیمات (۱) و (۱۵) اور (۲) کی تحریک کی ہے گو کوشش نہیں کی یہہ وہ ترمیم نہیں تھی جو میں نے کونسل کے روبرو پیش کی تھی اور جس کے متعلق آنریبل ممبر باہتمام کونسل کو مخاطب کرتے ہیں فی الحال میری ترمیم نمبر ۳ دربارہ ضمن ۴ آئی اور آنریبل ممبر باہتمام کے اعتراضات زیادہ تر ضمن ۳ کی ترمیمات کے خلاف ہیں یہہ کہنا کہ میں یہہ چاہتا ہوں کہ بیوہ عورت کا خاندان اوسکا جانشین ہو غلط ہے۔ اور میرا ہرگز یہہ منشاء نہیں ہے میں ہرگز یہہ نہیں چاہتا کہ اوسکا خاندان اوس جائداد کا مالک ہو جائے جو فی الحقیقت اوسکے خاوند کے لئے مقصود تھی۔ امر واقع تو یہہ ہے کہ میں اپنی ترمیم میں یہہ بیان کر رہا ہوں کہ عورت کی وفات پر اوسکا جانشین کون ہونا چاہئے کیا وہ شخص جو اوس شخص کے وارث ہونے کا مستحق ہو جس کے لئے وہ عطیہ مقصود ہو یعنی خاوند یا باپ یا..............۔"

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

"کیا آپ ترمیم نمبر ۳ کی تحریک کر رہے ہیں ؟"

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"نہیں حضور والا میں اوس تقریر کا جواب دے رہا ہوں جو آنریبل ممبر باہتمام نے ضمن ۳ کے متعلق کی تھی میری مراد میری اپنی ترمیم متعلقہ ضمن ۴ سے ہے اسلئے آنریبل ممبر باہتمام کی تقریر کا بہت سا حصہ ہرگز اس ترمیم پر اطلاق پذیر نہیں ہے۔

"میں اب پھر ایک دفعہ یہہ بیان کرنے کی کوشش کرونگا کہ اس ترمیم سے کیا مقصود ہے لیکن ایسا کرنے سے پیشتر میں ایک اور اعتراض کا جواب دونگا جو آنریبل ممبر باہتمام نے اُٹھایا ہے۔ اونہوں نے بیان کیا ہے کہ ابتداء میں ارادہ تھا کہ یہہ عطیہ معطی الیہ کی جدی جائداد تصور کیا جائے اور یہہ صرف بعض انتظامی دقتون کو رفع کرنے کی وجہ سے تھا کہ بجائے وراثت کی صورت میں جدی جائداد کے اصول سے انحراف کرنا پڑتا تھا اگر حضور والا ایسا ہی ہے تو پھر مجھے ضرور یہہ کہنا پڑتا ہے کہ دفعہ ۲۱ کی مجوزہ ترمیم سے اوس اصول میں دست اندازی ہوتی ہے کیونکہ مجوزہ دفعہ ۲۱ ضمن ۳ میں صاف طور پر درج ہے کہ اصول وراثت کا اطلاق پذیر ہوگا وہ یہہ ہے کہ گویا یہہ اصلی مزارعہ کی خود پیدا کردہ جائداد ہے"—اوس صورت میں اس مسودہ سے اوس اصول میں دست اندازی ہوتی ہے جسکے ذریعہ آنریبل ممبر باہتمام کے الفاظ کے مطابق جائداد کی وراثت کا انصرام کیا جاتا تھا—ذاتی طور پر میری یہہ رائے ہے کہ یہہ صحیح اصول نہیں ہے جسکے ذریعہ کسی شخص کی حاصل کردہ جائداد کی وراثت کا انصرام کیا جائے اوسکے الفاظ ورثاء کو یہہ جائداد اس طرح جانی چاہئے گویا کہ یہ جائداد اوسنے خود پیدا کی ہوئی تھی اور امر واقعہ یہی ہے کہ اوسنے خود پیدا کی ہے۔ اگر یہہ اصول کہ عطیہ کو جدی جائداد سمجھا جائے جسکا کہ آنریبل ممبر باہتمام نے ذکر کیا ہے وراثت پر حاوی ہوتا ہے تو قدیم ایکٹ کی دفعہ ۲۱ میں بھی اس حد تک ترمیم کی جانی چاہئے۔ پھر کیون اوسے بدلا جائے؟—اس کو بدلنے کی وجوہات صرف یہی ہوسکتی ہیں کہ اوسے خود پیدا کردہ جائداد سمجھا جائے اور اگر آپ اسی پر عمل پیرا ہوں تو پھر عورت مزارعہ کے متعلق کیون کوئی تبدیلی کی جائے جس کے قبضہ میں اتفاقیہ طور پر یہہ جائداد آئیگی وہ تمام خطرات جنکی نسبت آنریبل ممبر باہتمام نے یہہ کہا ہے کہ اون سے سلسلہ وراثت معرض خطر میں ہوجائیگا یعنی یہہ کہ عورت کے رشتہ دار وارث بن جائینگے محض خیالی ہیں کیونکہ اگر میری ترمیم منظور ہوگئی تو وہ کبھی وارث نہیں بن سکتے کیونکہ اسمیں یہہ درج ہے کہ اوس عورت کی وفات پر وراثت اسی طرح ہوگی کہ گویا کہ اصل معطی الیہ اوس زمین پر قابض تھا اور اس حالت میں مر گیا۔ مرد کے رشتہ دار وارث بنینگے نہ کہ عورت کے۔ مجھے کوئی خطرہ معلوم نہیں ہوتا اور اگر میں اس [illegible] کو جو میں نے اختیار کیا ہے کو اصل [illegible] ممبر باہتمام کے سامنے واضح کرسکا ہوں تو مجھے یقین ہے کہ وہ ضمن ۳ میں جو مسودہ کی دفعہ ۲۱ ہے مادہ پیدا دینگے—اور تمام معطی الیہم کے لئے عام اصول ہے کہ وہ مر گئے ہوں یا زندہ ہوں اوس وقت جبکہ عطیہ فی الحقیقت اونہیں دیا جا رہا ہو وراثت کا ایک یکسان اصول قائم کرینگے اگر دونوں صورتوں میں کوئی فرق ہوتا تو قسم جائداد کے لئے دو علیحدہ علیحدہ طریق پیدا کرنے بالکل

معقول ہوتا لیکن آنریبل ممبر بااہتمام نے کسی ایسے فرق کا ذکر نہیں کیا۔ اونہیں صرف یہی اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اوس سپاہی کا خاندان اوس جائداد سے محروم ہوجائے اور بجائے اسکے اس خطرہ سے اوس کا اپنا خاندان مستفید ہو وہ اوسکی بیوی کے خاندان میں چلا جائے اور لیکن اس میں کوئی ایسا خطرہ نہیں ہے اور میرا مدعا عورت کے اور نہ ہی خاندان کو فائدہ پہنچانا ہے میری ترمیم کی رو سے عورت کا خاندان وارث ہوسکتا ہے۔

"پھر آنریبل ممبر بااہتمام نے یہہ بھی کہا ہے کہ کوئی ایسی صورتیں پیدا نہیں ہوئیں۔ حضور والا اس میں شک نہیں کہ اس صدی میں جہان انفلوانزا (وبائی نزلہ) اور اسی قسم کی دیگر امراض معرض ظہور میں آئیں ہمیں عرصہ زندگی اتنا طویل نہیں ہوتا۔ دران حالیکہ یہہ مسودہ سنہ ۱۹۰۲ع میں وجود میں آیا کسطرح اس قسم کی کوئی صورت پیدا ہوسکتی تھی۔ اسے تو وجود میں آئے آٹھ سال بمشکل گذرے ہونگے اور ایک "ایسے ایکٹ کے متعلق جسے معرض وجود میں آئے ابھی تھوڑا عرصہ گذرا ہو کسطرح کسی قسم کی شکایت موصول ہونے کی امید ہوسکتی ہے۔ اسلئے میرے خیال میں شکایات کی عدم موجودگی ترمیم ہذا کی مخالفت کو حق بجانب قرار نہیں دے سکتی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے سچ تو یہہ ہے کہ میرے خیال میں یہہ حالت نہایت ہی سادہ ہے۔ معطی الیہ کی وراثت کے ساتھہ عام اس سے کہ وہ مرد ہو یا عورت اوسی طرح سلوک ہونا چاہئے جیسا کہ ضمن ۳ میں سلوک کیا گیا ہے یعنی خود پیدا کردہ جائداد کی وراثت بلحاظ اوس شخص کے جس کے قبضہ میں وہ جائداد دی گئی ہو میرے خیال میں اس ترمیم سے کوئی نیا اصول پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس سے کوئی ایسی تبدیلی واقع ہوتی ہے جس پر گورنمنٹ کو اوسکے تبدیل ہونے کی حیثیت پر اعتراض ہوسکے۔ مجھے یقین ہے کہ اس تجویز کو منظور کرنے میں تامل کرنے کی وجہ یہہ ہے کہ یہہ مسودہ عام رائے یا کونسل ہذا کے ممبروں کی رائے لئے جانے یا کسی منتخب کمیٹی کے روبرو پیش کئے جانے کے مراحل طے کئے بغیر جیسا آنریبل ممبران بااہتمام کی طرف سے بغرض تصفیہ کونسل کے سامنے پیش کیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہہ ہے کہ ہم اس تجویز کے ماله و ماعلیه پر غور کرنے کے لئے فی الواقع اون مراحل کو طے کئے بغیر اب مسودہ پر اس اجلاس میں بحث کر رہے ہیں۔ لیکن اگر آنریبل ممبر کے خیال میں جو کچھہ مسودہ میں ہے بالکل صحیح ہے اور اس تجویز سے اس میں کوئی خاص اصلاح نہیں ہوتی تو میں اور کچھہ نہیں کہنا چاہتا لیکن میرے خیال میں یہہ میرا فرض تہا کہ میں ان معاملات کو آنریبل ممبر بااہتمام اور کونسل ہذا کے گوش گذار کر دوں"۔

آنریبل مسٹر جوزف —

"میں کچھہ اور کہنا نہیں چاہتا کیونکہ ہم اس پر پہلے بحث کر چکے ہیں۔ میرے خیال میں میں اوس میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا جو کچھہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ مگر میں اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں کہ ضمن ۳ میں وراثت بابت جدی جائداد کے متعلق کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ اگر آپ "اصل مزارعہ" کی تعریف کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ "اصل مزارعہ" سے مراد "ایسا مرد ہے جس کو کھاتہ رعیتی کلکٹر نے ابتدا عطا کیا ہو اور اوس میں ایسے مرد منتقل الیہ شامل ہیں" ضمن ۳ میں درج ہے کہ اگر کوئی مرد مزارعہ جو اصل مزارعہ نہو مر جائے تو کھاتہ رعیتی کی وراثت اوس شخص یا اشخاص کو پہونچیگی جو اوس صورت میں جانشین ہوتے اگر کھاتہ رعیتی کوئی ایسی زرعی اراضی ہوتا جو اوس کی اپنی پیدا کردہ نہوتی بلکہ اصل مزارعہ کی پیدا کردہ ہوتی۔ یہہ اوس کی اپنی پیدا کردہ جائداد نہیں ہے"۔

ترمیم نمبر ۳ پیش ہو کر نامنظور ہو گئی۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

"حضور والا — اب میں ترمیمات کے دوسرے سلسلہ کو لیتا ہوں جو دفعہ ۲۱ - ایکٹ مذکور اور ضمن ۳ مسودہ ہذا کے متعلق ہیں - یہہ صاف ظاہر ہے..................."

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر --

"آپ کس ترمیم پر بحث کرنا چاہتے ہیں "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین --

"میرے خیال میں حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے مجھے تینوں ترمیمات نمبر (۱) (۵) اور (۹) کی جو حسب ذیل ہیں اکٹھی تحریک کرنی چاہئے --

(۱) ضمن ۳ میں تعلقی ضمن (ج) حذف کرو اور اوس کی جگہہ "(ج) مزارعہ کی لڑکیاں" ثبت کرو۔

(۵) ضمن ۳ میں تعلقی ضمن ب کے بعد یہہ ایزاد کرو "اور عورت مزارعہ کی صورت میں مزارعہ کے خاوند کو جب تک کہ وہ مر نہ جائے یا دوسری شادی نہ کر لے یا ایکٹ ھذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق زائل نہ کر دے"۔

(۹) ضمن ۳ میں تعلقی ضمن (د) کے بعد یہہ ایزاد کرو -- "اور عورت مزارعہ کی صورت میں اوس جانشین یا اون جانشینوں کو جنہیں مزارعہ اوس شخص کے باپ کیطرف کے رشتہ داران ورثہ میں سے بذریعہ رجسٹری شدہ دستاویز کے نامزد کرے جس کی خدمات کے باعث یہہ احاطہ رعیتی اوس عورت کو عطا ہوا تھا"۔

"پرانی دفعہ ۲۰ میں وراثت اول کا قاعدہ درج ہے اور جہاں تک کوئی شخص اسے دیکھہ سکتا ہے یہہ قاعدہ زیادہ تر رواج کے اون عام اصولوں کے مطابق ہے جو پنجاب میں مروج ہیں یعنی یہہ کہ کسی مرد مالک کی وفات پر الاٹہ وارث بیٹا ہوتا ہے اور اگر بیٹا نہو تو اوسکی بیوہ تا حین حیات یا اوسوقت تک جبتک کہ وہ دوسری شادی نہ کر لے یا اسکی عدم موجودگی میں اوسکی غیر شادی شدہ لڑکیاں اور علی ھذالقیاس - اس ترمیم کا منشاء یہہ ہے کہ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ لڑکیوں کی تمیز کو اٹھا دیا جائے۔کیونکہ قانون رواج کے اصولوں کے مطابق جب اس جائداد کو اصل معطی الیہ کی جائداد سمجھا جائیگا تو قانون رواج کی رو سے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ لڑکیوں میں کوئی تمیز نہوں کی جائیگی۔ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ لڑکیوں کے درمیان یہہ فرق صرف اوس صورت میں روا رکھا جاتا ہے جب کہ جائداد جدی ہو اور ایسی صورت میں غیر شادی شدہ لڑکیاں اوسوقت تک جائداد پر قابض رہتی ہیں جب تک کہ اونکی شادی نہ ہو جائے اور اسکے بعد وراثت پھر کسی اور کے نام شروع ہو جاتی ہے ہم نے ابھی اس اصول کو تسلیم کیا ہے۔ کہ یہہ جائداد اس قسم کی جائداد سمجھی جانی چاہئے جسے اصل معطی الیہ نے خود پیدا کیا ہو۔جب وہ مر جائے اور اوسکے بعد نہ تو اوسکا کوئی لڑکا ہو اور نہ اوسکی بیوہ تو رواج کے اصول کے مطابق اوسکی لڑکی عام اس سے کہ وہ منکوحہ ہو یا غیر منکوحہ اوسکی جانشین ہوگی۔مجھے یقین ہے کہ آنریبل ممبر باھتمام غالباً اس صورت میں کوئی اعتراض نہیں کرینگے یعنی یہہ کہ خود پیدا کردہ جائداد کی صورت میں مرد مالک کے لاولد مر جانے کے بعد اوسکی تمام بیٹیاں اوسکی جانشین ہونگی۔ یہہ اصول قانون رواج مصنفہ رائیگن صاحب میں درج ہے جیسا کہ میں نے اب اسے کونسل کے روبرو بیان کیا ہے - اسلئے پرانی دفعہ ۲۰ اس حد تک غلط ہے اور میں اس موقعہ پر اس غلطی کو صحیح کرنا چاہتا ہوں - اگر کونسل کی یہہ رائے ہے کہ یہہ ایک غلطی ہے تو پھر اس غلطی کو صحیح کرنا چاہئے نمبر (۱) کے متعلق میرے خیال میں مجھے کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

"جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ضمن کے متعلق بحث کرنے کا نتیجہ اوس سادہ سا ہوگا۔ہم تعلقی ضمن ج میں "مزارعہ کی غیر شادی شدہ لڑکیوں" میں سے لفظ "غیر شادی شدہ" محض حذف کرتے ہیں کیونکہ شادی کے باعث وہ جائداد سے خارج نہیں ہو جاتیں۔وہ ضمن جسکی رو سے دوسری شادی کرنے پر بیوہ جائداد سے خارج ہو جاتی ہیں قدرتاً کسی کام کی نہیں رہتی اور جسطرح مزارعہ کی وفات پر بیٹا جانشین ہوتا ہے اسی طرح اوس کی عدم موجودگی میں احاطہ رعیتی بیوہ کو اور بیوہ کی عدم موجودگی میں لڑکی کو پہونچتا ہے خود پیدا کردہ جائداد کے متعلق یہہ رواج عام کیو رواج ہے - اسلئے مجھے یقین ہے کہ اگر ممکن ہو تو مجوزہ دفعہ ۲۰ کا یہہ نقص رفع کیا جائے۔

" اب آپ ترمیم نمبر ۵ کو لیں - اس میں درج ہے کہ ضمن ۳ میں تصلی ضمن (ب) کے بعد یہہ ایزاد کرو - " اور عورت مزارعہ کی صورت میں مزارعہ کے خاوند کو جب تک کہ وہ مر نہ جائے یا دوسری شادی نہ کرلے یا ایکٹ ھذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق زائل نہ کر دے "-اس کا یہہ مطلب ہے کہ عورت مزارعہ کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائیگا جو مرد مزارعہ کے ساتھ اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ میری ترمیم نمبر ۳ بابت ضمن (۴) پیشتر ازیں نامنظور ہوچکی ہے - مجھے ترمیم نمبر ۵ بابت ضمن (۳) پر بحث کرنے سے کوئی فائدہ ہوتا نظر نہیں آتا جس میں اصولاً یہہ مزید اصول مضمر ہے کہ دونوں صورتوں میں کوئی تمیز نہیں ہونی چاہئے - اس لئے ترمیم نمبر ۵ کے متعلق میں کچھ اضافہ کرنا نہیں چاہتا۔

" اب آپ ترمیم نمبر ۶ کو لیں - جس میں یہہ درج ہے کہ تصلی ضمن (د) کے بعد یہہ ایزاد کرو - " اور عورت مزارعہ کی صورت میں اوس جانشین یا ان جانشینوں کو جنہیں مزارعہ اوس شخص کے باپ کی طرف کے رشتہ داروں میں سے بذریعہ رجسٹری شدہ دستاویز کے نامزد کرے جس کی خدمات کے باعث وہ کھاتہ رعیتی اوس عورت کو عطا ہوا تھا " اس کا بھی وہی حشر ہوگا جو ترمیم نمبر (۵) کا ہوا ہے اور اس پر بھی مزید بحث کرنا تحصیل حاصل ہوگا۔

" ترمیمات نمبر (۵) اور (۶) کے متعلق اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے میں یہہ کہونگا کہ جب ایک دفعہ وہ اصول جو ضمن ۴ میں مضمر ہے منظور ہوگیا ہے تو پھر ضمن ۳ یا دفعہ ۲۰ قائم رکھنے میں ہرگز کوئی فائدہ نہیں ہے-امر واقعہ یہہ ہے کہ پرانے ایکٹ کے مطابق دفعہ ۲۰ موجود تھی کیونکہ دفعہ ۲۱ میں درج تھا کہ جائداد کو ایسی جدی جائداد خیال کرنا چاہئے جو اوس شخص نے پیدا کی ہو جو اوس سے پہلے ہوا ہو-پہلی........................"-

آنریبل صدر جوزف-

" جنابعالی کیا مجھے ایک امر ضابطہ کی طرف توجہ دلانے کی اجازت ہے - کیا یہہ ترمیم اس لئے پیش کی جارہی ہے کہ دفعہ ۲۰ سے پیچھا چھڑایا جائے ؟ "-

آنریبل میاں فضل حسین---

" امر واقعہ یہہ ہے کہ میں نے ابھی کونسل کے سامنے یہہ کہا تھا کہ ترمیمات نمبر ۵ اور نمبر ۶ پر بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ ضمن ۴ یا ۵ یا نئی دفعہ ۲۰ کے متعلق میری ترمیم پیشتر ازیں مسترد ہوچکی ہے - اس لئے میرے خیال میں آنریبل ممبر کے اہتمام کو اس کے اوپر کسی مزید ترمیم کے آجانے کا اندیشہ نہیں کرنا چاہئے - جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہہ ہے اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر اونہیں میری یہہ تجویز معقول معلوم ہوتی تو کوئی وجہ نہیں کہ کیوں وہ آج سے چند ماہ بعد ضروری تبدیلی کرنے کے لئے ایک اور مسودہ لیکر کونسل میں آنے کے لئے آمادہ نہ ہوں - جو تجویز میں پیش کر رہا ہوں وہ یہہ ہے کہ اوس قانون کی بناء پر جیسا کہ وہ آنریبل ممبر باہتمام کی اپنی تحریک پر ضمن ۳ میں پاس کیا گیا ہے پرانی دفعہ ۲۰ اور جدید ضمن ۳ کی موجودگی کے حق میں کوئی معقول وجہ باقی نہیں ہے یہہ غیر ضروری اور بے فائدہ ہوجاتی ہے - اصول تو یہہ ہے کہ اسے معطی الیہ کی خود پیدا کردہ جائداد سمجھی جائے اور نہیں پر ہی یہہ ختم ہو جاتا ہے -بسا اوقات وارث اون حسب معمول اصولوں کے مطابق ہونگے جو خود حاصل کردہ اراضی پر حاوی ہیں - میرا یہہ منشاء نہیں ہے کہ ایسے دوسرے آدمی کی جو پیدا کردہ جائداد خیال کیا جائے بلکہ میری مراد اوس شخص سے ہے جس نے پہلی مرتبہ زمین پر قبضہ کیا ہو-

" ضمن (د) کسی حالت میں بھی معرض وجود میں نہیں آسکتی جبتک کہ ضمن ہائے (الف) (ب) اور (ج) بے اثر ثابت نہ ہوں اور فی الحقیقت یہہ پھر انتقال کے اختیار پر ایک قسم کی قید ہے - ضمن ۳ (دفعہ ۲۰) ایک ایسی ضمن ہے جس سے اختیار تصفیہ - اور اختیار انتقال پر قید عاید ہوتی ہے جو فی الحقیقت ایکٹ کے اپنے اصول کے برخلاف ہے کیونکہ ایکٹ انتقالات کو بہ تبعیت احکام ضمن ۲ تسلیم کرتا ہے - مجھے یقین ہے

کہ حقیقت میں سنہ ۱۹۱۲ء کا ایکٹ نمبر ۵ بھی اس کونسل نے استصواب رائے کرنے اور منتخب کمیٹی مقرر کرنے کے مراحل طے کئے بغیر پاس کیا تھا اور میری عاجز رائے میں یہہ نقائص سے خالی نہیں ہے - ان الفاظ کے ساتھ میں اس تحریک کو کونسل کے روبرو پیش کرتا ہوں "۔

آنریبل مسٹر جوزف---

" مجھے کونسل کو اور زیادہ دیر تک روکے رکھنے کی ضرورت نہیں - میں نے تمام سوالات کا پہلے ہی فیصلہ کر دیا ہے - سچ تو یوں ہے کہ ان تمام ترمیمات کا اثر یہہ ہوگا کہ قانون کو جیسا کہ وہ مزارعہ کے وارث کی صورت میں موجود ہے کم از کم بدلنا پڑیگا - چونکہ یہہ ایکٹ گذشتہ آٹھ سالوں سے اسی صورت میں رہا ہے (اور یہہ وہ عرصہ ہے جو آنریبل میاں فضل حسین کے خیال میں اس بات کے ثابت کرنے کے لئے بہت تھوڑا ہے کہ آیا مزارعان اشخاص متعلقہ نے کبھی کوئی شکایت پیش کی یا نہیں) اس لئے یہہ صاف ظاہر ہے کہ اگر وراثت کے موجودہ قاعدہ کو جو ان پر اطلاق پذیر ہوتا ہے تبدیل کرنے کی کوئی ضرورت ہوتی تو لوگوں کی ایک تعداد کثیر اس کے متعلق اپنی شکایات پیش کرتی اور ان آٹھ سالوں میں ہم نے ضرور ان کی شکایات کو سنا ہوتا۔

" یہہ ترمیمات زیادہ تر ویسی ہی ہیں جیسی کہ وہ ترمیمات جو آنریبل بخشی سوہن لعل کے نام درج تھیں - یعنی کہ جب مزارعہ اول کی کوئی صلبی اولاد ذکور نہ ہو جو اس کی جانشین ہو سکے یا اس کی کوئی بیوہ اور غیر شادی شدہ لڑکیاں نہ ہوں تو بجائے اس کے کہ یہہ بات اس کی مرضی پر چھوڑ دی جائے کہ وہ اپنا جانشین ان اشخاص میں سے انتخاب کرے جن میں سے کہ وہ اب انتخاب کرسکتا ہے (یعنی اپنی والدہ - اپنی شادی شدہ لڑکی - اپنا نواسہ - اپنی بہن - اپنا بھانجہ اور اپنے خاندان کے بیکھودی رشتہ داروں میں سے) ہمیں چاہئے کہ ہم وراثت کا ایک خاص قاعدہ مقرر کر دیں جس کے ذریعہ بعض اشخاص کو مثلاً شادی شدہ لڑکیوں یا آنریبل بخشی سوہن لعل کی ترمیم میں مزارعہ کی حقیقی ماں اور سوتیلی ماں کو اس کا جانشین ہونے کا قانونی حق حاصل ہوجائے ہم نے اس معاملہ پر کل بحث کی تھی اور آنریبل ممبر اس نتیجہ پر پہنچے تھے - کہ موجودہ قانون میں جہاں تک کہ وہ معمولی مورد مزارعہ پر اطلاق پذیر ہے فی الواقع کسی قسم کی تبدیلی کرنے کا محل و موقع نہیں ہے آنریبل مسٹر فضل حسین کی ان ترمیمات کا قاعدہ وراثت کو تبدیل کرنے میں وہی اثر ہوگا جیسا کہ وہ اب اطلاق پذیر ہے اور مجھے ایسا کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی - ان کے ان الفاظ کے متعلق کہ ہمیشہ یہہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ خود پیدا کردہ جائداد کی صورت میں شادی شدہ لڑکیوں کو جانشین ہونے کا حق حاصل ہوتا ہے میں قانون رواج کے میدان میں ان کا تعاقب نہیں کرنا چاہتا لیکن میں پھر یہہ کہتا ہوں کہ ہم لوگ بادی کے کہاں تک رعایتی کی وراثت کے ساتھ ہیں اس وراثت کا سا سلوک نہیں کو رہے (اور نہ ہی قانون نے کبھی ایسا سلوک کیا ہے) جو اصل مزارعہ کی خود پیدا کردہ جائداد کے ساتھ کیا جاتا ہے - اگر آنریبل ممبر موجودہ ایکٹ کی دفعہ ۲۰ اور ۲۱ کو پھر مطالعہ کرینگے یا اگر وہ اس مسودہ کو دیکھینگے جو اب کونسل کے روبرو پیش ہے تو انہیں معلوم ہو جائیگا کہ وہ وسیع اصول جو وراثت میں مضمر ہے یہہ ہے کہ وراثت کو خود پیدا کردہ جائداد کے قاعدہ کی نہیں بلکہ جدی جائداد کے قاعدہ کی پیروی کرنی چاہئے "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین---

" حضور والا - میں صرف ایک دو الفاظ کہنا چاہتا ہوں اور وہ آنریبل ممبر با حتمام کی اس بات کے متعلق میں جو انہوں نے اخیر میں کہی ہے - میں ان کی بات کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکا آنریبل ممبر باہتمام فرماتے ہیں کہ اگر میں موجودہ مسودہ کی ضمن ہائے ۳ اور ۴ اور پرانے ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۹۱۲ء کی دفعات ۲۰ اور ۲۱ کو پڑھوں تو مجھے معلوم ہو جائیگا کہ اصول وراثت جو ان احکام میں اختیار کیا گیا ہے وہ اصول نہیں ہے جو خود پیدا کردہ جائداد کے متعلق ہے بلکہ وہ ہے جو جدی جائداد کے متعلق ہے - مجھے ایسا معلوم نہیں ہو سکتا - دفعہ ۲۱ جس پر انہوں نے خیر باد کہہ ڈالی ہے ایسی دفعہ تھی جو کسی

حد تک وراثت کے اوس اصول کو قائم کرتی تھی جو جدی جائداد کی وراثت پر حاوی ہے۔ لیکن اونہوں نے خود اس ضمن کو جس میں درج ہے که اس کو اسیطرح سمجھنا چاہئے گویا که یهه اصل مزارعه کی پیدا کردہ زرعی اراضی ہے بالواسطه بیچ میں لا کر اوسکا خون کر ڈالا ہے اور پھر وہ کہتے ہیں که اگر میں اسے غور سے پڑھوں تو مجھے معلوم ہو جائیگا که یهه وہ اصول نہیں ہے۔ جو خود پیدا کردہ جائداد کی وراثت پر حاوی ہے اس بات کو صاف طور پر بیان کئے بغیر که یهه پرانے قانون میں موجود نه تھا اونہوں نے اس اصول کو بغیر کسی قسم کی روکاوٹ کے قائم کردیا ہے میں پھر اس بات کو نہیں سمجھ سکا که ضمن ۳ یا دفعه ۲۰ میں وراثت کا ایک مختلف اصول اطلاق پذیر ہے۔ آپ فرض کریں که یهه وہی اصول ہے جو خود پیدا کردہ جائداد پر اطلاق پذیر ہوتا ہے تو پھر کون جانشین ہوگا؟ - صرف بیٹے ہی جیسا که ضمن ۳ کی ضمن (الف) میں درج ہے پھر لڑکیوں کی صورت میں بھی یہی اصول ہے - میں اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہوں که یهه کسطرح کہا جا سکتا ہے که ایکٹ سے یهه ظاہر ہوتا ہے که وہ اصول جو کسی جائداد کی تقسیم میں مضمر ہے وہی ہے جو جدی جائداد کی وراثت پر حاوی ہے۔

میرے خیال میں وہ اصول جو خود حاصل کردہ جائداد کی تقسیم پر حاوی ہے صرف اس فرق کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے که اونہوں نے یا پھر حال پہلے مسودہ کے واضعان نے لڑکیوں کو خارج کردیا ہے جنکی بد قسمتی سے شادی ہو چکی تھی اور اسطرح وہ وراثت کے حق سے محروم ہو گئی تھیں اور یهه بات صاف ظاہر ہے که یهه کا مناسب ہے۔ یهه نه تو انگریزی قانون اور نه شرع محمدی کے اصولوں کے لحاظ سے صحیح ہے اور اگر یهه خیال کیا جائے که خود حاصل کردہ جائداد کے معاملہ میں قانون رواج کا یہی اصول ہے تو میں کہونگا که ہرگز ایسا نہیں ہے اور که ایسا کہنے پر مجھے آنریبل ممبر باہتمام نے مجبور کیا ہے "۔

اس ترمیم پر رائیں لی گئیں اور وہ نا منظور ہو گئی۔

آنریبل مسٹر جوزف —

" جنابعالی — میں اب یهه تحریک کرتا ہوں که مسودہ بغرض ترمیم ایکٹ نو آبادی سرکاری اراضیات (پنجاب) پاس کیا جائے "۔

تحریک پیش ہو کر منظور ہو گئی۔

[باقی مضمون آئندہ]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۹] لاہور — ۷ مئی ہجریہ ۴ (مئی) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو زیر احکام ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

[گذشتہ سے پیوستہ]
(بہ سلسلہ اشاعت ۲۳ - اپریل سنہ ۱۹۲۰ع)

نظر ثانی شدہ روئداد مالی بابت سنہ ۲۱ — ۱۹۲۰ع

آنریبل مسٹر گبسن —

* یورآنر — میں مرمہ روئداد مالی بابت سنہ ۲۱ - ۱۹۲۰ع * پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں

* دیکھو صفحہ [illegible]

۳۱۸ ...

مرممہ مسودہ مالی روئداد کے مقابلہ مین نظر ثانی شدہ روئداد مین جو تبدیلیان ہوئی ہین اونکی تفصیل اوس یاد داشت مین درج ہے جو آنریبل ممبرون کے ہاتھ مین ہے لیکن میری سب سے پہلے یہہ درخواست کہ ایک غلطی کی درستی کرلی جائے ۔ گورنمنٹ ہند احکام محکمہ تار کی طرف سے صحیح طور پر موصول نہین ہوئے اور اگرچہ ہمنے درست احکام کی بابت لکھا تھا مگر وہ ہمکو اسوقت موصول ہوئے جب ہم نے روئداد ہذا کو اس غرض چھپوا دیا تاکہ وہ قواعد کے منشاء کے مطابق کل آنریبل ممبرون کو مل جائے ۔ اصلاحات زیر مد معاملہ زمین کی بابت یہہ بیان کیا گیا ہے کہ اون مین ۵ لاکھہ کا اضافہ ہوگیا ہے ۔ لیکن صحیح اعداد ۴ لاکھ ہین ۔ اس درستی کی وجہ سے روئداد مین زیر مد اول معاملہ زمین تبدیلی کی ضرورت ہے لہذا ہم کو رقم مندرجہ بجٹ کو بقدر ایک لاکھہ کے گھٹا دینا چاہئے ۔ اسی طرح کل اصلاحات صرف بقدر ایک لاکھہ کے کم ہین اور دوسرے بالمقابل کھاتہ مین اختتام سال کا بقایا بقدر ایک لاکھہ کے کم ہے ۔

" تبدیلیون کے متعلق چند ایک امور کی تشریح کردینے کی غرض سے مین کونسل کو ایک یا منٹ سے زیادہ ٹہرانا نہین چاہتا ۔ کونسل کو معلوم ہو جائیگا کہ مرممہ تخمینہ مین معاملہ زمین کا پراونشل حصہ بقدر ۲½ لاکھہ کے بڑھ گیا ہے ۔ اسکی وجہ زیادہ تر فصل خریف کا توقع سے زیادہ بہتر ہونا ہے اس سے ہمین توقع ہو گئی ہے کہ غیر مستقل معاملہ زمین اوس مقدار سے نمایان طور پر بہت زیادہ ہوگا جسکی سال تخمینہ جات مین توقع ہوتی رہی تھی ۔ اصلی اعداد زیر مد فروخت سرکاری معدلات اور زیر مد متفرق مین بہی اضافہ ہو گیا ہے اور اگرچہ زیر مد فروخت بنجر اراضیات نمایان کمی ہوئی ہے مگر خالص ایزادی ۲½ لاکھ انہی وجوہات کی بناء پر مدات زیر مد معاملہ زمین مندرجہ بجٹ مین اوس خیال سے ۴ لاکھہ کا اضافہ دیا گیا ہے کہ امسال جو اسباب اثر ڈالتے رہے ہین آئندہ سال بہی بدستور عمل کرتے رہینگے ۔ تعلیمی خرچ مین ۷۵۰۰ روپیہ کی بیشی کی قدرے زیادہ تشریح کر دینی مناسب ہوگی ۔ جنگ مین کام آئے ہوئے سپاہیون کے یتیم بچون کی تعلیم کے لئے مہیا کردہ اصل رقم بہت ہی قلیل تہی اسکے بعد اسکیم مذکور بڑھا دیا گیا ہے اور اب یہہ تجویز کیا گیا ہے کہ اون سپاہیون کے بچون کے لئے بہی مفت تعلیم کا انتظام کر دیا جائے جو جنگ مین معذور الخدمت ہوگئے ہین اور اس غرض کے واسطے مطلوبہ رقم اوس قدر ہوگی یاد داشت مذکور مین درج ہے ۔ یہہ ممکن ہے کہ ہم گورنمنٹ ہند کو اسبات پر آمادہ کر سکین کہ اس خرچ کا ایک حصہ سلور ویڈنگ فنڈ (Silver Wedding Fund) مین سے پورا کیا جائے مگر سردست ہم نے اسکا انتظام اپنے بجٹ مین کر دیا ہے ۔

" زیر مد زراعت جو بہت ہی اہم مد ہے اور جسکے واسطے شاید ہم اوس قدر کوشش نہین کرسکے جس قدر کہ ہم نے دیگر مدات کے واسطے کی ہے ہم نے ۱½ لاکھہ کی زائد رقم مہیا کی ہے جس مین ۴۸۰۰۰ روپیہ اون مقامات مین جن مین جدید ویٹرنری اسپتالون کی تعمیر کی ضرورت ہو ایسے اسپتالون کے واسطے مقامی جماعتون کو دینے کیلئے مہیا کیا گیا ہے ۔ ۲۰۰۰۰ روپیہ سائل سروے سٹاف (عملہ پیمائش زمین) کے خرچ اور ۹۰۰۰ روپیہ سائل فزک است (Soil Physicist) کیواسطے مہیا کیا گیا ہے ہر دو آخر الذکر رقوم محکمہ زراعت کی توسیع کی ضروری اسکیم کا ایک حصہ ہین ایک اور رقم جو در حقیقت اوس محکمہ سے متعلق ہے لیکن جو زیر مد تعمیرات سول درج ہے ½ لاکھہ کی وہ رقم ہے جو منٹگمری سٹیلڈ فارم مین زرعی اسامیون و مقدمون کے لئے عمارتین بنانے کے واسطے دی گئی ہے نیز آپکو معلوم ہوگا کہ ½ لاکھہ روپیہ پیمائش اغراض کیلئے ہوائی جہازون کے واسطے مہیا کیا گیا ہے گورنمنٹ ہند نے ہم کو ۲ ہوائی جہاز مفت دئے ہین یہہ تجویز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری سے فصلات و زمین کی پیمائش کے متعلق اونکے ذریعہ سے آزمائش کی جائے ۔ لہذا بجٹ مین روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے لوکل گورنمنٹ نے ابہی قطعی طور پر اسبات کا فیصلہ نہین کیا کہ آیا یہہ روپیہ اس غرض کے لئے استعمال کیا جائیگا لیکن اگر یہہ اس غرض کے لئے استعمال نہ ہوا تو یہہ وہ زیر مد زراعت جسکو توسیع دینے کی نہایت سخت ضرورت ہے کسی اور غرض کے واسطے بہت آسانی کے ساتھہ استعمال کیا جا سکتا ہے زیر مد ۴۵ تعمیرات سول گورنمنٹ ٹریننگ کلاس واقع سناور کی رہائشی عمارت کے واسطے ۴۷۰۰۰ روپیہ مہیا کیا گیا ہے یہہ کام در حقیقت امپیریل گورنمنٹ کا ہے اور گورنمنٹ ہند

امر کا کل خرچ ہمین ایک عطیہ کی صورت مین دیا ہے وہم صرف گورنمنٹ ہند کے کارندے ہین علےھذالقیاس گورنمنٹ ہند کے ایما پر وا کو اسپتال شملہ مین ایک کمرہ زچگان (Maternity block) ایزاد کیا جارہا ہے - اور ہم نے اسکے ابتدائی و باز گشت خرچ کا ½ حصہ برداشت کرنا منظور کر لیا ہے -

رقم مندرجہ بجٹ ہمارے غیر باز گشت خرچ کے ایک چوتھائی حصہ کی بابت ہے - یہہ اُمید ہے کہ کمرہ زچگان مذکور آئندہ سال تک مکمل ہو جائیگا کیونکہ ہز ایکسیلنسی لیڈی چیمز فورڈ اسکا افتتاح خود کرنا چاہتی ہین-ان تبدیلیون کا خالص نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ ہمارا اختتام سال کا بقایا اوس بقایا سے بقدر ۳ لاکہہ زیادہ ہے جو گذشتہ سال - موصمہ موجودہ مالی روئداد مین درج ہے ان چند ایک الفاظ کے ساتھہ مین مرمہ مالی روداد بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع کو پیش کرنا چاہتا ہون "-

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال -

" یوئر آنر کی اجازت سے مین یہہ پوچھنا چاہتا ہون کہ آیا صنعتی ترقی اور صوبہ کی بہبودی اور نیز صوبہ مین ریلوے کی توسیع کے واسطے کوئی رقم مہیا کی گئی ہے "-

آنریبل مسٹر گبسن—

" صنعتی ترقی کے متعلق مجھے توقع ہے کہ میرے دوست آنریبل مسٹر ٹاؤن زنڈ آنریبل ممبر کے سوال کا جواب دینگے-ریلوے کی توسیع کے سوال کا جواب نفی مین ہے-جب تک کوئی تجویز مکمل نہ ہولے ہم اسکے واسطے روپیہ مہیا نہین کرسکتے-کوئی پختہ تجویز جسکے واسطے خرچ کی ضرورت ہو سردست لوکل گورنمنٹ کے رو برو پیش نہین ہے "-

آنریبل مسٹر ٹاؤن زنڈ—

" دستکاریون کے متعلق آنریبل ممبر کے سوال کے جواب مین مین اونکی توجہ اوس تقریر کی طرف دلاؤنگا جو مین نے کل ہی کا ذکر ہے کہ بجٹ پیش کرتے وقت کی تہی-مین نے بیان کیا تہا کہ روپیہ کی ایک گرانقدر رقم جو سال ماسبق کی رقم سے قریباً ایک لاکہہ زیادہ ہے ایسے کامون پر خرچ کرنے کے لئے صاحب ڈائرکٹر مصنوعات کے سپرد کی گئی ہے جسکو وہ سال مذکور کے دوران مین شروع کرنا مناسب خیال کرین مین نے ایسے کامون کی سرسری کیفیت بہی بیان کردی تہی اور اس امر کی تشریح کردی تہی کہ محکمہ کی ترقی کی اس موجودہ منزل مین سردست اوس سے زیادہ کچھہ نہین کیا جاسکتا جو ہم اس وقت کر رہے ہین "-

آنریبل مسٹر گبسن—

" نیز مین آنریبل ممبر کی توجہ یاد داشت مالی کے اوس اعلان کی طرف دلاتا ہون جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغل پورہ مین دست کارون کی ٹریننگ کے انسٹیٹیوٹ کے واسطے زمین حاصل کرنے کے لئے ۱ لاکہہ روپیہ کی رقم مہیا کی گئی ہے-یہہ رقم اون رقوم کے علاوہ ہے جن کا آنریبل مسٹر ٹاؤن زنڈ نے ذکر کیا ہے "-

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال—

" مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لائنون کی پیمائش کی گئی ہے اور کہ ایسی پیمائش مکمل ہوچکی ہے ایک لائن پٹھانکوٹ سے نور پور تک ہے اور دوسری لائن امرتسر سے ..... اس تک ہے اور تیسری ..... سے ہوشیار پور تک ہے-مین نہین کہہ سکتا کہ مین اس حد تک درست کہہ رہا ہون مگر جہان تک مجھے معلوم ہوا ہے ان لائنون کی پیمائش مکمل ہوچکی ہے اور بعض تجاویز گورنمنٹ کو ارسال کی گئی ہین اور مجھے اُمید ہے کہ ایسی پیمائش کے معاملہ پر کم از کم ان ہر سہ لائنون کے متعلق گورنمنٹ غور کرچکی ہے "-

ڈاکٹر پرفل چندر گھوش بہادر۔

بجٹ کے سوال کی حیثیت میں میں صرف یہہ کہہ دینا چاھتا ہون کہ خاص صورتون کے سوائے ریلوے کے لئے روپیہ گورنمنٹ ھند عطا کیا کرتی ھے اور وہ ھمارے بجٹ کے دائرہ مین نہین ھے "۔

آنریبل سید فضل حسن

یوئر آنر۔اب جبکہ بجٹ پیش ھوچکا ھے مجھے توقع تھی کہ بجٹ کے متعلق حسب معمول اچھی طرح غور و خوض کے بعد باسلوب مناسب اظہار رائے کیا جائیگا لیکن مجھے معلوم ھوتا ھے کہ اس قسم کی کوئی تنقید نہین کی گئی۔پس مین بجٹ کے متعلق جو ابھی ابھی ھمارے روبرو پیش کیا گیا ھے چند ایک امور بیان کردینا ضروری سمجھتا ھون "۔

ایسی صورت مین جبکہ کچھہ اور زیادہ روپیہ بچ رھنے کے متعلق حقیقی تبدیلیان کونسل اور ممبر صاحبان کے روبرو صرف چند گھنٹے پیشتر پیش ھوئی ھین ممبرون کے لئے کوئی ایسی تجویز بتانی بڑی مشکل ھے کہ اوس روپیہ کو جو اچانک غیر متوقع طور پر وصول ھو گیا ھے آئندہ سال کے دوران مین کسی ایسے کام پر لگایا جائے جو فی الواقع فائدہ مند ھو۔یہی وجہ ھے کہ یون تو مینے جہان تک میری ذات کا تعلق ھے تعلیم۔حفظان صحت یا زراعت کے لئے اور زیادہ روپیہ حاصل کرنے کے واسطے یا اس امر کا مشورہ دینے کیلئے کہ جیل خانہ کی زندگی کے بالمقابل کوئی اور مشاغل دلچسپی پیدا کئے جانے کے متعلق کوئی رزلیوشن دوبارہ بجٹ پیش نہین کئے۔لہذا جو آرائے مین ظاہر کرونگا وہ خواہ مخواہ مبہم سے ھونگے۔لیکن یقیناً اونکا اون اصولون سے ضرور تعلق ھوگا جو کونسل کے روبرو پیش شدہ مالی روئداد کی تہہ مین مضمر ھین۔مجھے افسوس ھے کہ مین صرف اس وجہ سے کوئی رزلیوشن پیش نہین کر سکا کہ مزید روپیہ حاصل ھونے کے متعلق اطلاع ھم کو بہت تنگ وقت پر دی گئی ھے۔یہہ مسرت بخش امر ھے کہ امسال ھم نے صوبہ مین بعض حقیقی سود مند کامون مثلاً تعلیم و حفظان صحت پر کم و بیش فیاضانہ خرچ کا تہیہ کیا ھے اور صرف یہی بات نہین ھے کہ ھم نے امسال اپنی ساری آمدنی کو خرچ کردیا ھے یا زیادہ صحت کے ساتھہ یون کہئے کہ اغلباً خرچ کردینگے بلکہ ھم نے اپنے بقایا مین سے بھی روپیہ لے لیا ھے۔میرے خیال مین یہہ مسرت بخش امر ھے کیونکہ خزانہ کا پراونشل انتظام فیاضانہ اصولون پر ھونا چاھئے نہ کہ بنیون کی طرح سخت مزاجی سے کیونکہ ایسا کرنے سے روپیہ تو ھمارے پاس بلاشبہ جمع ھوجائیگا مگر اوس کو بالآخر طاقت للچائی ھوئی نظرون سے دیکھیگی اور ممکن ھے کہ ھم سے چھین لینے پر آمادہ ھوجائے۔ھمین اپنے روپیہ کا بہترین استعمال کرنا چاھئے اور اوسکو دفینہ نہین بنانا چاھئے کیونکہ روپیہ کو دفینہ رکھنے کا طریق ایسا طریق نہین ھے جس مین سرکاری خزانہ کا انتظام ھونا چاھئے۔

ان کم و بیش مبہم آرائے کے اظہار کے بعد مین اوس موضوع کے متعلق چند ایک آرائے کا اظہار کرنا چاھتا ھون جو اوس حلقہ انتخاب کا عزیز ترین موضوع ھے جسکا مین اس کونسل مین قائم مقام ھون۔میری مراد اس سے یونیورسٹی سے ھے۔گذشتہ تین یا چار سالون کے دوران مین ھمارے بجٹ مین ھمیشہ ۷۵۰۰۰ روپیہ کی وہ رقم درج چلی آئی ھے جس کی بابت گورنمنٹ ھند کی ھمیشہ یہہ خواھش رھی ھے کہ ھم اسکو تعلیم و مدرسین کی تنخواھون وغیرہ کی اصلاح پر صرف کرین۔مجھے معلوم ھوتا ھے کہ ھم نے موجودہ صورت مین بھی معلمین کی اصلاح کے لئے روپیہ کا انتظام کیا ھے یعنی ھم نے ٹریننگ جماعتون کے لئے مزید روپیہ کا انتظام کیا ھے ایسا ھی ھونا چاھئے تھا لیکن جس حد تک اوس دوسری اصلاح کا تعلق ھے جو گورنمنٹ ھند ھم سے کروانا چاھتی ھے۔یعنی مدرسین کی تنخواھون کی ترقی سو اسکے متعلق مجھے بجٹ مین روپیہ کا کوئی زیادہ نشان نہین ملتا۔میرے خیال مین اوس امداد کے متعلق جو گورنمنٹ ھند نے ھم کو دی تھی گورنمنٹ کا ایماء بمنزلہ حکم کے تھا۔مجھے یقین ھے کہ آنریبل ممبر مہتمم محکمہ مذکور کو اس بات کا بڑا خیال ھے کہ مدرسین کی تنخواہ و ترقی وغیرہ کے حالات سدھر جائین لیکن یہہ خواھش کافی نہین ھے اس خواھش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کچھہ مزید کوشش کرنی چاھئے۔مجھے اعتماد ھے کہ آنریبل ممبر موصوف آج کے دن کے اثناء مین ھم کو اسبات کا پورا یقین دلاسکینگے کہ مدرسین کی تنخواہ و حالات ترقی وغیرہ

کے متعلق کوئي تجویز زیر غور ہے اور کہ اسکو تاحدامکان جلدي عمل میں لایا جاسکیگا لئے ہاتھہ میں کونسل کو یہہ یاد دلانا چاھتا ہوں کہ اون مدرسین کے کثیر التعداد اسامیوں پر جنہوں نے اصلاح شدہ کونسلوں کے لئے آئندہ چار یا پانچ سالوں کے دوران میں دیہی اضلاع میں سے بہترین ذھانت کے اشخاص کو منتخب کرنا ہے وہ اشخاص فائز ہیں جنکو ۱۳ یا ۱۴ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتي ہے-جو ایک ایسي تنخواہ ہے جسپر مجھے یقین کامل ہے کہ آنریبل ممبر مہتمم کوئي اچھا خدمتگار بھي حاصل نہیں کرسکتے اور بہرہ یا خانسامان کا تو ذکر ھي کیا ہے اور یونیورسٹی میں مجھے معلوم ھوتا ہے کہ چپراسی کو الاؤنس وغیرہ ملاکر اقل درجہ تنخواہ ۱۸ روپیہ ملتي ہے اور دفتري کا تو کہنا ھي کیا ہے لیکن دیہي مدرسین کی تنخواہ ۱۵ روپیہ سے شاذ و نادر ہي زیادہ ھوتی ہے اور اون (جونیئر ورنیکلر) مدرسین کی تنخواہ جو آخري درجہ میں سکول میں آئے ہوں ۲۰ روپیہ سے زیادہ نہیں ہوتي-یہہ توقع نہیں ھوسکتی کہ وہ لوگ جنکو کھانے کے لئے کافي نہیں ملتا وہ فی الواقع اپنے شاگردوں کو ضروري تعلیم و ٹریننگ دینے پر آمادہ ہونگے

" تعلیم کے متعلق دوسرا امر وہ رائے ہے جو اب فرسودہ ہوگئی ہے اور جس سے میري مراد سرکاري کاموں کی تاخیر ہے-اس رائے کی تشریح کے طور پر یورٹو آنر میں یہہ بیان کردینا چاھتا ہوں کہ قریباً تین سال کا عرصہ ہوا ہے کہ مجھے کونسل میں آئے ہوئے صرف ایک سال گزرا تھا کہ میں نے گورنمنٹ کالج کے لئے ایک ہوسٹل کے واسطے کونسل ھذا میں تحریک کی تھی اوس وقت مجھے وعدہ دیا گیا تھا اور یہہ بیان کیا گیا تھا کہ ہوسٹل مہیا کردیا جائیگا-اسکیم مذکور کو اختتام جنگ تک بجا طور پر ملتوي کرنا پڑا-لیکن اب جنگ کو ختم ہوئے ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے پچھلے سال مجھے بتایا گیا تھا کہ " کام جاري ہے "-
اور کہ اس کو جاري رکھا جائیگا-یورٹو آنر اس وقت تک " جاري کام مذکور " میں پچھلے سال سے زیادہ کوئي مزید ترقی نہیں ہوئی اور اس وقت تک اس سے ترقی کے کوئی آثار معلوم نہیں ہوتے-اور تو اور جب میں اوس مقام کے پاس سے گزرا تو مجھے اوسکے آثار و بنیادیں تک دکھائی نہیں دیں-میري مراد روز کاٹیج سے ہے جو گورنمنٹ نے ایک خاصي معقول رقم پر خریدی تھي-میرا خیال ہے کہ ۱۰۰۰۰۰ روپیہ اس پر خرچ کیا گیا تھا-اس قطعہ اراضی سے صرف یہي کام لیا جا رھا ہے کہ اس میں پرانی اینٹوں کا ڈھیر لگا رہتا ہے اور مجھے یقین کامل ہے کہ محکمہ مذکور اس قطعہ ارضی کا بہتر استعمال کرسکتا ہے جو عدالت ضلع اور گورنمنٹ کالج کے بالکل نزدیک ہے لیکن اس قطعہ اراضي کو اون طلبا کے لئے جو اسکو استعمال کرنا چاھتے ہیں کھلے میدان کی صورت میں لانے کے لئے یا اوسکو خس و خاشاک سے صاف کرنے کے لئے کوئي کوشش نہیں کي جارہي-مجھے اعتماد ہے کہ آنریبل ممبر مہتمم محکمہ تعلیم یا محکمہ تعمیرات سرکاري بتاسکینگے کہ ایا اسکیم مذکور ترک کردی گئي ہے یا آیا اسکے متعلق مزید کارروائي کي جائیگی یا آیا اوس ہوسٹل کو بنانے کا کوئي امکان ہے جسکي اشد ضرورت تھي اور گورنمنٹ نے اسکی اشد ضرورت کو تسلیم کرلیا تھا اور کہ آیا اس ہوسٹل کے اس سال یا آئندہ سال بن جانے کی کوئي اُمید ہے-

" تیسرا سوال کفایت شعاري کا سوال ہے-میرا یہہ مطلب نہیں ہے کہ کفایت شعاري سرکاري محکمہ جات کی امتیازي خصوصیت نہیں ہے لیکن مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اون جدید گورنمنٹ کالجوں کے معاملہ میں جو لدھیانہ و ملتان میں کھلنے والے ہیں کفایت شعاري اسکیم مذکور کی قوي ترین خصوصیت نہیں ہے-۷۰۰۰۰ روپیہ اس غرض کے لئے بجٹ میں مہیا کیا گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ رقم مذکور زیادہ تر بازگشت خرچ ہے-یہہ اغلب نہیں ہے کہ ان ہر دو درسگاہوں میں سے کسي ایک درسگاہ میں طلبا کي تعداد ۵۰ سے زیادہ ہوگی اور یہہ اغلب ہے کہ ایک مقام میں تعداد مذکور پھر بھی ۳۰ سے زیادہ نہیں ہوگی ۳۰ یا ۴۰ طلبا کي فرسٹ ایر کلاس کی تعلیم پر سال کے دوران میں خرچ کرنے واسطے ۳۵۰۰۰ روپیہ کا مہیا کرنا میري رائے میں اگر روپیہ کي تضیع محض نہیں تو اس کے قریب قریب ضرور ہے-کونسل ھذا کے بعض ممبر صاحبان کو عمدہ قسم کے جدید کالجوں کے کھولنے کي مختلف تجاویز کا تجربہ ہے-اس قسم کا ایک کالج راولپنڈي میں کھلنے والا ہے-مجھے یقین ہے کہ کالج مذکور کي فرسٹ ایر کلاس میں ۳۰ یا ۴۰

طالب علم ہونگے اور کہ یہہ کالج سال بدوران میں اس خرچ کے قریباً نصف کے برابر خرچ پر چلایا جائیگا جو مذکورہ بالا سرکاری کالجوں میں سے ہر ایک کالج کے لئے مہیا کیا جا رہا ہے۔میں نے اکثر سنا ہے کہ ان زنانہ تعلیم بہترین قسم کی تعلیم نہیں ہے۔بہت سے موزوں مواقع پر میں نے خود بھی اسی قسم کا خیال ظاہر کیا ہے۔لیکن ہم اہالیان پنجاب دیگر باشندگان ہند کی طرح ہر ایک روپیہ میں سے جو خواہ تعلیم پر یا کسی دیگر محکمہ پر صرف کیا جاتا ہے پورے ۱۶ آنہ نفع اُٹھانا چاہتے ہیں اور بلاشبہ ابتدائی جماعت کی تعلیم کے لئے گریجوایٹ کا حاصل کرنا قابل تقلید بات ہوگی۔لیکن کیا ہم اسکا خرچ برداشت کرسکتے ہیں ؟۔کیا یہہ درست نہیں ہے کہ ہم روپیہ کو تاحدامکان زیادہ سے زیادہ تعلیم کی ترویج پر صرف کریں لیکن وہ تعلیم بری نہ ہو بلکہ حتےالامکان ایسی ہی اچھی ہو جو صوبہ کے ہمچو قسم کی درسگاہوں میں مہیا کی جاتی ہے۔بالفاظ دیگر حد سے زیادہ روپیہ صرف نہ کریں بلکہ روپیہ کے خرچ سے اسی قدر زیادہ نفع اُٹھائیں جس قدر کہ اوس روپیہ سے نفع حاصل ہوسکتا ہو جو اسی قسم کی دیگر درسگاہوں پر صرف کیا جائے۔مجھے اعتماد ہے کہ اگر کوئی ایسی کاروائی قبل ازیں نہ کی جاچکی ہو جسکا ازالہ نہ ہوسکتا ہو تو گورنمنٹ اس معاملہ پر غور کریگی اور اس بات کا انتظام کریگی کہ ان درسگاہوں کے افتتاح پر اوس روپیہ سے زیادہ نہ خرچ کیا جائے جسکا خرچ کرنا از بس ضروری معلوم ہو فی الواقع میں اس حد تک کہنے کو تیار ہوں کہ ان درسگاہوں کو اوس معیار سے زیادہ فیاضانہ معیار پر کھولنے کا کوئی موقع نہیں ہے جو گورنمنٹ کالج لاہور میں اس کی بالمقابل جماعت کیلئے موجود ہے - اسکے لئے کوئی موقع نہیں ہے۔میں جس بات پر زور دینا چاہتا ہوں وہ یہہ ہے کہ کسی جدید اسکیم پر جو روپیہ ہم صرف کریں اوسکا ہمیں بہترین معاوضہ حاصل کرنا چاہئے اور مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جن اشخاص کو ہم ملازم رکھنا چاہتے ہیں اور جو تنخواہ ہم اون اول درجہ کی درسگاہوں کے افتتاح پر صرف کرنا چاہتے ہیں اون آدمیوں و اوس روپیہ کو گورنمنٹ زیادہ مؤثر غرض پر اور دیگر درسگاہوں پر جو قبل ازیں موجود ہیں صرف کر سکتی ہے۔

" اب میں اپنے دوسرے پسندیدہ خاطر معاملہ یعنی حفظان صحت کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔گذشتہ سال میں نے وہ رزولیوشن پیش کیا تھا جس میں میرا خیال ہے کہ میں نے اس محکمہ کے لئے چار لاکھ کی زاید رقم طلب کی تھی۔اور نیز یہہ درخواست کی تھی کہ محکمہ مذکور میں بعض حقیقی اصلاحات کی جائیں۔میرے لئے یہہ خوشی کا باعث ہے کہ گذشتہ سال جو تجاویز میں نے پیش کی تھیں اون میں سے اکثر تجاویز کے لئے موجودہ بجٹ میں روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے۔میں اس امر کا بھی خوشی سے اظہار کرتا ہوں کہ محکمہ مذکور جو کسیقدر کس مپرسی کی حالت میں پڑا ہوا تھا اور جسکے ساتھہ صاحب ڈائرکٹر جنرل محکمہ طب سوتیلی ماں کا سا سلوک کرتے تھے (جسکی وجہ یہہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ دلچسپی ڈاکٹری میں لیتے تھے اور اسکے بعد حفظان صحت کی طرف متوجہ ہوتے تھے) اب ایک خاص افسر کی نگہداشت میں رکھا گیا ہے اور بہت کچھہ ترقی کر گیا ہے۔جب سے کرنل فارسٹر نے محکمہ کا اہتمام لیا ہے جو اوسکے واحد اہتمام میں ہے اوس وقت سے اونہوں نے محکمہ کو ذمہ دار اور فائدہ مند بنانے کے لئے فی الواقع بہت کچھہ کوشش کی ہے۔ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ محکمہ ہذا کے اہتمام پر پہلے بھی تھے مگر جو کچھہ کارگزاری اونہوں نے اب انجام دی ہے اوسکو وہ پہلے کبھی انجام نہیں دے سکتے تھے۔میرے خیال میں اسکی وجہ یہہ ہے کہ اوس وقت اون کے اہتمام میں جو دو یا تین محکمے تھے اون میں سے ایک حفظان صحت کا محکمہ بھی تھا اور وہ میڈیکل کالج میں حفظان صحت کی نسبت طب پر زیادہ وقت صرف کرتے تھے۔اب وہ اون مختلف ذرائع پر غور کرنے کے لئے معاملہ میں دلچسپی لے رہے ہیں جنکو اختیار کرنے سے حفظان صحت کے معاملہ کو فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔میرے خیال میں اس مقصد کے حصول کیلئے دو مختلف قسم کی کوششیں عمل میں لانی پڑینگی۔ایک کوشش لوگوں کو باخبر کرنے کے متعلق ہے اور دوسری بہم رسانی کے متعلق جو حفظان صحت کے معاملہ میں لوگوں کا ضروری مطالبہ ہے۔میری مراد اس سے یہہ ہے کہ بعض مقاموں میں جہاں نوشیدنی اغراض کیلئے چاہات مہیا نہیں ہو سکتے اس غرض کے واسطے تالابوں وغیرہ کی سخت ضرورت ہے۔واضح رہے کہ ایک مہربان گورنمنٹ یا کسی مالدار شخص کے لئے گاؤں میں کنواں مہیا کرنا مشکل کام نہیں ہے۔ممکن ہے کہ کسی گاؤں میں تالاب موجود ہو مگر وہ تالاب بہت اچھا نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ موضع مذکور کے لوگوں کو تالاب مذکور کو مناسب حالت میں اور صاف ستھرا رکھنے کی تلقین نہ کی جائے۔لہذا حفظان صحت کا کام دو قسموں کا ہے ایک تو لوگوں کو اون جدید اصلاحات کا خیال رکھنے کے طریقوں سے آگاہ و باخبر کرنا جو لوگوں کے استفادہ کے لئے عمل میں لائی جا رہی ہیں اور دوسرے اوس قسم کے معاملات میں جو لوگوں کی

سود و بہبود کے لئے ضروری ہیں صوبہ کے ذرایع سے موضع مذکور کے مطالبات کو پورا کرنا۔

مجھے اعتماد ہے کہ دیہی رقبہ جات پر جن میں حفظان صحت کی فی زمانہ سخت ضرورت ہے گرنمنٹ ایسی فیاضی سے توجہ مبذول کریگی جسکے وہ مستحق ہیں اور کہ وہ اپنی توجہ کو صرف قصباتی رقبہ جات میں گندے پانی کے نکاس اور بہم رسانی آب کی گران خرچ تجاویز کو عمل میں لانے پر ہی وقف نہیں کریگی۔میں اونکو ایک طرح سے متنبہ کرنے کی جسارت کرتا ہوں کہ وہ خود قصباتی رقبہ کا باشندہ ہونے کی حیثیت میں دیہی اقوام کی اون ضرورتوں کو نظر انداز نہیں کرینگے جو قلیل ہونے کے باوجود میرے خیال میں اعلے قسم کے ترقی یافتہ شہری لوگوں کی ضروریات سے زیادہ قابل توجہ ہیں۔

لوگوں کو حفظان صحت کی ضرورتوں سے واقف کرنے اور اونکے لئے حفظان صحت کا اعلے قسم کا انتظام کرنے کے بعد قدرتاً دوسرا قابل توجہ محکمہ معدلت گستری کا ہے۔میرے خیال میں گورنمنٹ اب اسکو تسلیم کرتی ہے کہ جو شخص مقدمہ بازی شروع کرتا ہے وہ اوس مقدمہ بازی کا پہل اپنی حین حیات میں شاذ و نادر ہی حاصل کرسکتا ہے۔یہہ امر منجملہ اون امور کے ہے جنکا وہ اپنے وارثوں کے لئے انتظام کرتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ گذشتہ ہفتہ میں میرے ایک سوال کے جواب میں آنریبل ممبر مہتمم محکمہ مذکور نے بیان کیا تھا کہ یہہ درست نہیں ہے کہ ہر ایک اپیل کے نیصلہ پر ہائی کورٹ میں ہمیشہ پانچ سال صرف ہوتے ہیں۔بلکہ ایسی صورتیں موجود ہیں جس میں اپیلیں چار سال میں نیصل ہو گئی ہیں۔

یوئر آنر میں آنریبل ممبر کے بیان کی صحت کو تسلیم کرتا ہوں۔لیکن اگر آنریبل ممبر مہتمم کا یہہ مطلب ہے کسی اپیل کے تصفیہ کے لئے چار سال کی میعاد معقول ہے تو مجھے اسپر اعتراض ہے۔جیسا کہ آنریبل ممبر مہتمم محکمہ کے جواب سے مترشح ہوا ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ چہہ سالوں کے دوران میں بقایا میں پڑے ہوئے کام کو نکالنے کی کوئی سخت کوشش نہیں کیگئی۔برخلاف اسکے کام مذکور اب کثیر مقدار میں اکٹھا ہو گیا ہے اور اب بقایا اس درجہ پر پہونچ گیا ہے کہ جس شخص کو قانون کی عام تاخیر کا علم نہیں ہے وہ بقایا کی اس کثرت کو دیکھکر کانپ اُٹھتا ہے۔مجھے اعتماد ہے کہ گورنمنٹ (بشرط ضرورت) ذمہ وار حکام کو حکم دیگی یا خود اس بات کا تہیہ کریگی کہ یہہ صورت معاملات آئندہ جاری نہ رہے۔یہہ کہنا کہ ہائی کورٹ کا وقت فوجداری کام کے انفصال پر صرف ہوجاتا ہے میرے خیال میں اس بات کی کوائی دلیل نہیں ہے کہ اوس دیوانی کام کے تصفیہ میں تغافل کیا جائے جو ہائی کورٹ کو انجام دینا پڑتا ہے۔ اگر صوبہ ہذا مقدمہ باز ہے تو میرے خیال میں گورنمنٹ کا یہہ علانیہ فرض ہے کہ وہ مقدمات کے انفصال میں تاخیر کرکے مقدمہ بازی کو کم نہ کرے ممکن ہے کہ گورنمنٹ کی یہہ پالیسی ہو میں کچھہ کہہ نہیں سکتا مگر مجھے اعتماد ہے کہ اوسکی یہہ پالیسی نہیں ہے لیکن اگر مقدمہ بازی کو گھٹانے کا صرف یہی ایک طریق ہے یعنی یہہ کہ مقدمات کو جلدی فیصل نہ کیا جائے تو مجھے خوف ہے کہ میرا ۱۵ یا ۲۰ سالہ تجربہ یہہ ظاہر کرتا ہے کہ یہہ پالیسی کامیاب نہیں ثابت ہوگی۔کیا یہہ اغلب نہیں ہے کہ لوگوں کے دعاوی کو اون کے ارجاع کی تاریخ سے ایک سال کے اندر فیصل کرنے کی پالیسی سے لوگوں کو بہتر طور پر یہہ واضح ہوجائیگا کہ اگر وہ بے بنیاد مقدمہ دائر کرینگے تو وہ بہت جلد خارج ہوجائیگا اور کہ ایسے مقدمہ کے ارجاع کے نتائج کا خمیازہ بذات خود اوسی شخص کو بھگتنا ہے جس نے مقدمہ دائر کیا تھا نہ کہ اوس کے لڑکے یا پوتے کو - مجھے اعتماد ہے کہ مناسب وقت پر اسبارہ میں کوئی کارروائی کی جائیگی۔

* یوئر آنر-معدلت گستری کے معاملہ پر توجہ مبذول کرتے ہوئے قدرتاً مجھے سال کے حادث اور اوسکے نتیجہ کا خیال آجاتا ہے گذشتہ تلخ واقعات کو از سر نو معرض ذکر میں لانا کوئی اچھی بات نہیں ہے اور میرا ایسا کرنے کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں ہے - مجھے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے ایک لاکھہ روپیہ کی بچت کرنے اور اوس کی جگہ چند ایک چکنے چپڑے الفاظ استعمال کرکے معاملہ کو ٹالنے کی نہایت ہی معیوب کارروائی کی ہے - میری مراد اس سے ایک لاکھہ کی اوس تخفیف سے ہے جو صرف اس خیال سے پولیس کے خرچ میں کی گئی ہے کہ ایسے خرچ کی ضرورت نہیں تھی اور پولیس کے ملازموں کی اوس کثیر تعداد کی بجائے جو ایک لاکھہ کی اوس رقم میں سے ملازم رکھے جاتے بعض ایسے امور بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے جس سے میرے خیال میں مقصود یہہ تھا کہ لوگوں کی تشفی کردی جائے۔ اگر چکنی چپڑی باتوں اور عمدہ سلوک

سے خرچ میں اس قدر بچت ہوسکتی ہے جیسا کہ میرا خیال ہے کہ ایسی بچت کی گئی ہے تو مجھے یقین ہے کہ اس طرز عمل سے ایسے خرچ میں اور بھی تخفیف ہو جائیگی جو درجہ غایت ضروری نہ ہو۔ تاوان معاف کرنے سے ہماری آمدنی میں اس کے بالمقابل جو خسارہ ہوا ہے وہ حقیقی معنوں میں خسارہ نہیں ہے کیونکہ جس خرچ کو تاوان مذکور کے روپیہ سے پورا کرنا مقصود تھا وہ بالکل برداشت ہی نہیں کیا جائیگا۔ اسبارہ میں بھی میرا خیال ہے کہ تاوان کا روپیہ معاف کرنے اور زائد پولیس کو ملازم رکھنے کے خرچ کو نکالنے سے بجٹ میں نمایاں اصلاح ہوئی ہے۔

آنریبل مسٹر گبسن —

"شائد آنریبل ممبر اصل حالات کو نہیں سمجھتے۔ابتدائی تخمینہ میں تعزیری پولیس کے خرچ کی وصولی کے لئے آمدنی کے کھاتہ میں ایک لاکھ کی رقم مہیا کی گئی تھی اور اسیقدر رقم خرچ کے کھاتہ میں درج کی گئی تھی۔چونکہ تعزیری پولیس کو یکم اپریل سے اُٹھا لینے کی تجویز ہے اسواسطے آمدنی و خرچ کے ہر دو کھاتوں میں برابر مقدار میں کمی واقع ہوگی اس کو تاوان کے ساتھہ کوئی تعلق نہیں۔ اس سے گورنمنٹ پر کسی طرح کوئی خرچ نہیں پڑتا"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

میرے خیال میں میں نے اصل حالات کو غلط نہیں سمجھا۔مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ایک خاص مقدار میں روپیہ کی ضرورت تھی اس روپیہ کی اب ضرورت نہیں رہی۔اسواسطے اس روپیہ کے ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔عقل عامہ کے نقطہ خیال سے یہہ ایک بالکل صاف معاملہ ہے لیکن اگر اوسکی تہہ میں مالی نقطہ خیال سے کوئی راز پنہاں ہے تو میں اپنی غلطی مان لیتا ہوں مزید برآں یور آنر میں آبکاری کے متعلق کچھہ کہنا چاہتا ہوں۔اسبارہ میں ابھی کل کا ذکر ہے کہ ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا تھا۔ گذشتہ سال آبکاری کے معاملہ پر بحث کرتے ہوئے مجھے محکمہ مذکور کے مہتمم آنریبل ممبر نے یہہ ڈانٹ دی تھی کہ مجھے آبکاری کے معاملات سے واقفیت نہیں۔میں نے ابھی اشارتاً ذکر کیا ہے کہ آبکاری کی روز افزوں آمدنی خطرناک ہے کیونکہ یہہ کثرت مے نوشی کی دلیل ہے۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔ گورنمنٹ ہذا شراب کی مقدار کو کسی قدر گھٹاتی ہے لیکن ساتھہ ہی اسکے آمدنی زیر مد ہذا کو بڑھا بھی سکتی ہے مجھے یہہ بھی بتایا گیا تھا کہ آبکاری کی یہہ بہترین پالیسی ہے جو کوئی گورنمنٹ اختیار کرسکتی ہے۔جو کچھہ میں نے گذشتہ سال میں بیان کیا تھا وہی میں آنریبل ممبر باہتمام محکمہ کے قول کے مطابق اس سال بھی کہنے میں حق بجانب ہوں۔ بالفاظ دیگر گذشتہ سال جن خدشات کا میں نے اظہار کیا تھا وہ امسال ثابت ہو گئے ہیں۔میرا یہہ مطلب نہیں ہے کہ شراب کی کھپت میں بیشی ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ اس مد سے اور زیادہ آمدنی پیدا کرنے کا میلان پایا جاتا ہے نہ ہی میرا یہہ مطلب ہے کہ محکمہ آبکاری لوگوں کو مے نوشی کی ترغیب دینے کا براہ راست ذمہ وار ہے لیکن میں یہہ ضرور کہونگا کہ چونکہ محکمہ آبکاری بائعان شراب قابضان شراب کے روپیہ سے اپنی آمدنی کو بڑھاتا ہے تو اس سے ان لوگوں کو اون لائسنسوں کے ذریعہ جو اونہوں نے حاصل کئے ہوئے ہیں کچھہ روپیہ پیدا کرنے کی زبردست اور قوی ترغیب ملتی ہے جو بیجا طور پر دی جاتی ہے۔اس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ بالآخر ہمیں اس نہایت ہی حیرت افزا حقیقت کا سامنا ہوتا ہے کہ شراب کی کھپت بلکہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ شراب و دیگر مسکرات کی کھپت میں مجموعی اضافہ ہو رہا ہے............"۔

آنریبل مسٹر میننارڈ —

"مسکرات کی کھپت میں کوئی بیشی نہیں ہوئی۔برخلاف اس کے کمی ہوئی ہے"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

میں اپنی غلطی کو تسلیم کرتا ہوں لیکن جس حد تک شراب کا تعلق ہے ہمیں اس سوال کو حل کرنا ہے کہ شراب کی روز افزوں کھپت کے انسداد کے لئے کیا کارروائی کی جائے۔ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس بیشی کی وجہ یہہ ہے کہ صوبہ کی خوشحالی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یور آنر کیا اس کا یہہ

مطلب ہے کہ اس بیشی کے سد باب کا واحد طریق صرف یہہ ہے کہ لوگوں کی خودمعاملی میں تخفیف کی جائے یا اس کے لئے نگرانی کا کوئی زیادہ اختیار استعمال کرنے کی ضرورت ہے - میں یہہ کہنا چاہتا کہ اول الذکر طریق ہی وہ طریق نہیں ہے جو آنریبل ممبر باہتمام محکمہ ہذا کے ذہن میں ہوگا - مجھے اعتماد ہے کہ روپیہ کو شراب پر خرچ کرنے کی طاقت کو گھٹانے کی بجائے نگرانی کے اختیارات کو بڑھانے کا کوئی طریق تجویز کرینگے - مجھے معلوم ہوا ہے کہ اونہوں نے مے نوشی کے بالمقابل مشاغل دلچسپی پیدا کرنے کے طریق کو رائج کرنے کی کوشش کی تھی - لیکن بظاہر لوگوں کا یہہ خیال ہے کہ شراب کی دوکانوں کے نزدیک بالمقابل مشاغل دلچسپی مہیا کرنے کا نتیجہ شاید یہہ ہوگا کہ لوگ شراب کی دوکانوں سے اغماض کرنے کی بجائے اون کی طرف متوجہ ہونا شروع ہو جائینگے لیکن میں خود کوئی مشورہ دینے کے قابل نہیں ہوں لیکن یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کو میں بالکل آنریبل ممبر مہتمم محکمہ آبکاری کی اقتضائے رائے پر چھوڑتا ہوں اگر اون کا یہہ خیال ہو کہ اس عقدہ کا جو حل ایک طویل تجربہ کے بعد امریکہ نے پایا ہے وہ فائدہ مند ہے تو وہ اس کو اختیار کر لیں۔

" اب لیجئے محکمہ جنگل کو - اس محکمہ کے ہر دو کھاتوں یعنی آمدنی و خرچ میں نمایاں بیشی ہوئی ہے خرچ کے متعلق آنریبل ممبر مہتمم محکمہ کہا کرتے تھے کہ محکمہ جنگل وہ مرغی ہے جو سونے کے انڈے دیتی ہے میں نے کہا تھا کہ اس مرغی کو اعتدال سے زیادہ دانہ کھلانے سے بجائے فائدہ کے نقصان ہونے کا احتمال ہے - مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آمدنی کی بیشی خرچ کی بیشی کے مشکل سے برابر ہے لیکن مجھے یہہ بتایا گیا تھا کہ کسی جدید محکمہ پر شروع شروع میں زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے تاکہ آئندہ زمانہ میں سال مذکور کے خرچ کے مقابلہ میں معاوضہ بہت زیادہ مل سکے - چونکہ ابھی ہم اس منزل پر نہیں پہونچے اور میرے شکوک بعض کم و بیش اس مبہم سی اطلاع پر مبنی ہیں کہ سرکاری محکمہ جات کو سستے داموں پر یا بلا خرچ چلانا آسان کام نہیں ہے اور شائد تجارت کے نقطہ خیال سے گورنمنٹ کو اوس روپیہ سے جو وہ منافع پر لگاتی ہے اوس قدر عمدہ معاوضہ نہیں ملتا جتنا کہ تجارتی کاموں سے ملتا ہے لیکن اس کے متعلق میں کچھ اور کہنا نہیں چاہتا۔

" میں درحقیقت یہہ دیکھکر خوش ہوں کہ محکمہ زراعت پر گورنمنٹ بدستور بیش از بیش توجہ مبذول کر رہی ہے - ایسا ہی ہونا چاہئے - پنجاب جو لازمی طور پر زرعی صوبہ ہے - اس کا محکمہ زراعت بھی خاص طور پر قوی ہونا چاہئے۔

" آخری محکمہ جس کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں محکمہ جیل ہے محکمہ مذکور کی سالانہ رپورٹ میں اون آرائے کے سوائے اور کوئی آرائے درج نہیں جو ماسبق رپورٹوں میں ظاہر کی گئی تھیں یعنی یہہ کہ جنگ کے دوران میں اوس طریق کے متعلق عظیم الشان و نمایاں تجربہ حاصل ہوا ہے جس میں جیل خانہ کے قیدیوں سے تھوڑا سا کام سکھا کر بطور دستکار و اہل حرفہ کے کام لیا جا سکتا ہے - جیل خانوں کے متعلق دوسرا امر یہہ ہے کہ اون کے قیدی رذیل اور اخلاقی لحاظ سے گرے نہیں ہوتے بلکہ اون کا ایک معقول حصہ ...."

آنریبل مسٹر گبسن —

" جناب عالی میں امر ضابطہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں - آنریبل ممبر جو کچھ بیان کر رہے ہیں اوس میں کونسا مالی اصول مضمر ہے "

آنریبل مسٹر فضل حسین :-

" مالی اصول کے متعلق یہہ سوال ہے کہ جیل خانوں کے خرچ میں کس طرح تخفیف ہو سکتی ہے اور اون کی آمدنی میں کس طرح اضافہ ہو سکتا ہے - میرا ہمیشہ یہی خیال رہا ہے کہ جیل خانوں کے متعلق اگر کوئی مشورہ دیا جا سکتا ہے تو صرف اسی بارہ میں دیا جا سکتا ہے پس میرا خیال ہے کہ جو رائے میں ظاہر کرنے لگا ہوں - وہ قواعد مجوزہ کی حد کے اندر ہیں۔

"یور آنر — میں یہہ بیان کرنے لگا تھا کہ جس حد تک جیل خانوں کا تعلق ہے اون میں وہ لوگ کثیر تعداد میں آباد ہیں جو اخلاقی لحاظ سے فی الواقع اتنے گرے ہوئے نہیں ہیں کہ وہ جیل خانوں میں رہیں بلکہ بر خلاف اس کے وہ کم و بیش اتفاقات زمانہ سے جیل خانوں میں چلے جاتے ہیں کیا یہہ درست ہے کہ وہ جیل خانوں میں اون اشخاص کے ساتھ رکھے جائیں جو فی الواقع عام قسم کے مجرم ہیں اگر میری تجویز کے مطابق بالمقابل مشاغل دلچسپی پیدا کرنے کے لئے طاقت آزما قسم کی کھیلوں اور صوبہ میں دنگلوں اور کشتیوں وغیرہ کا از سر نو انتظام کر دیا جائے تو وہ لوگ جو فی الواقع لڑائی کی خاطر لڑتے جھگڑتے ہیں اور بلووں کے ارتکاب کی خاطر بلوے اور اسی قسم کی دیگر حرکات کا ارتکاب کرتے ہیں اون کی تعداد اتنی زیادہ نہ ہو اور شائد وہ جیل خانوں میں اتنی کثرت کے ساتھ جمع نہ ہو جائیں — اور اس طرح عمدہ قسم کے شہری بن سکیں مثلاً جہلم کے قیدیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے مگر در اصل وہ اوس قسم کے آدمی نہیں ہوتے جو جیل خانوں میں رہنے چاہئیں میرا خیال ہے کہ تفریحی مشاغل اور بالمقابل سامان دلچسپی کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کا سر پھوڑ دیتے ہیں اور جیل خانوں میں آجاتے ہیں اور شائد جب وہ جیل خانوں سے نکلتے ہیں تو اون کی حالت اوس سے بدتر ہوتی ہے جو جیل خانوں میں آنے سے پہلے ہوتی ہے یہہ معاملہ ایسا ہے جس پر مجھے اعتماد ہے کہ گورنمنٹ توجہ مبذول کریگی اور وقت آنے پر ایک کمیشن مقرر کریگی جو اس امر کے متعلق تحقیقات کرے کہ آیا اون لوگوں کی اصلاح کے لئے کوئی کارروائی کی جاسکتی ہے جو جیل خانوں میں بھیجے جانے کے سزاوار نہیں ہیں اس سال کے بجٹ کے متعلق میں صرف یہی کچھ کہنا چاہتا ہوں"۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لال بھارگو۔

"یور آنر — میں آنریبل ممبر خزانہ کو اوس واضح و دلچسپ طریق کے لئے مبارکباد دیتا ہوں جس میں اونہوں نے اوس دقت کے باوجود جس کی اونہوں نے اپنی افتتاحی تقریر میں شکایت کی ہے مرمہ مسودہ مالی روئداد اور نظر ثانی شدہ مالی روئداد کو تیار کیا ہے — بجٹ کی عام نوعیت کے متعلق یہہ بلا خوف و خطر کہا جا سکتا ہے کہ جیسا کہ یہہ ہے تسلی بخش ہے — ابتدا میں ہمارے پاس توقع کی نسبت زیادہ روپیہ تھا یہہ توقع تھی کہ ۱۱ لاکھ کی کمی ہوگی لیکن سال کی کارروائی کا نتیجہ صرف یہی نہیں ہوا کہ کمی مذکور پوری ہوگئی ہے بلکہ زائد از ۲۳ لاکھ کی فاضلہ رقم اب ہمارے پاس موجود ہے اگرچہ اسمیں وہ روپیہ شامل تھا جو سال مذکور کے دوران میں خرچ ہونا چاہئے تھا مگر وہ خرچ نہیں کیا گیا۔

"آمدنی کے کھاتہ میں آبکاری کے متعلق چند ایک باتیں کہنا چاہتا ہوں — محکمہ ہذا کی قابل تقلید پالیسی بلاشبہ یہہ رہی ہے کہ شراب کے اقل درجہ مصرف سے غایت درجہ آمدنی حاصل ہو — محصول کشید شراب کو بڑھا کر و بعض دوکانوں کو بند کرکے اور سر بمہر بوتلوں کا طریق نافذ کر کے محکمہ مذکور بلاشبہ شراب کی کھپت کو گھٹانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن نتیجہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا مد نظر حاصل نہیں ہوا گذشتہ سال یہہ بتایا گیا تھا کہ کھپت کم ہورہی ہے مگر امسال یہہ تسلیم کیا گیا ہے کہ محصول کشید شراب سے بہت سی آمدنی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کھپت میں اضافہ ہوگیا ہے — اس اضافہ کی وجہ زراعت پیشہ اقوام و تجارت پیشہ اقوام کی خوشحالی بتائی جاتی ہے — اس سوال کے متعلق کہ آیا بینہ خوشحالی موجود ہے یا نہیں — میں آنریبل ممبر مہتمم محکمہ کے ساتھ تکرار میں پڑنا نہیں چاہتا لیکن سوال تو یہہ ہے کہ اس خوشحالی کو شراب کی کھپت کی بیشی سے زیادہ تر یا بڑی حد تک یا کسی حد تک کوئی تعلق ہے — تحقیقات سے ثابت ہوجائیگا کہ مے نوشی کی کھپت اونہی اقوام میں زیادہ نہیں ہوئی — جو خوشحال اقوام کہلاتی ہیں بلکہ مے نوشی کی بری عادت اون اقوام میں بھی بڑھ رہی ہے جنکو خوشحال نہیں کہا جا سکتا — بہر حال اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہہ بد عادت ترقی کر رہی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے کیرکٹر میں انحطاط واقع ہو رہا ہے جو قوم کا حقیقی سرمایہ ہے — لہذا کوئی ایسی تشدد انگیز تدابیر اختیار کرنی ضروری ہیں جن سے کھپت میں نمایاں کمی ہو سکے گذشتہ سال میں نے یہہ تجویز پیش کی تھی کہ شراب کی کھپت کو تا حد امکان کم کرنے کی غرض سے کسی قانون سازی کی مناسبت کے متعلق عوام الناس کی رائے سے استصواب کیا جائے — ذاتی طور پر میں

شراب کی قطعی بندش کے حق مین هون - لیکن اگر یهه ممکن نه هوسکے تو اس بد عادت کی ترقی کو روکنے کے لئے کم از کم بعض موثر تدابیر ضروری هین - اون رقوم کے متعلق جو تعلیم و زراعت کے متعلق بجٹ مین درج کی گئی هین مین یهه کهنا چاهتا هون که نیا ضانه هین لیکن بعض حلقون مین یهه شک پیدا هوگیا هے که آیا (زیر مد تعلیم) جبریه ابتدائی تعلیم کی اشاعت کے واسطے کوئی رقم مهیا کی گئی هے - یهه معلوم هوتا هے که میونسپلٹیون و ڈسٹرکٹ بورڈ زیر ایکٹ جبریه تعلیم پنجاب کارروائی کرینگی اور ان میونسپلٹیون و دیگر مقامی جماعتون مین تقسیم کرنے کے واسطے روپیه درکار هوگا - اس شک کو رفع کرنے کی غرض سے مجھے اُمید هے که آنریبل ممبر مهتمم محکمه اس امر کی تشریح کر دینگے که آیا جو رقوم بجٹ مین درج کی گئی هین اون مین وه خرچ شامل هے یا نهین جس کے ابتدائی جبریه تعلیم پر هونے کی اُمید هے۔

" اون رقوم کے متعلق جو تعلیم و زراعت اور حفظان صحت کے لئے درج کی گئی هین مین یهه اُمید ظاهر کر دینا چاهتا هون که وه رقوم جو بجٹ مین درج کی گئی هین اونکو خرچ کر دیا جائیگا اور گذشته سالون کی طرح بغیر خرچ کرنے کے نهین رهنے دیا جائیگا - بلاشبه گذشته سال کی طرح اس کا جواب یهه هوسکتا هے که روپیه کو ضایع کرنا مقصود نهین - مین خود بهی روپیه کو ضایع کرنے کے حق مین نهین هون لیکن میری یهه درخواست هے که جو روپیه بجٹ مین درج کیا گیا هے اس کو تا حدامکان مفید طور پر خرچ کرنے کے واسطے سر توڑ کوشش کرنی چاهئے "۔

آنریبل مسٹر رائیٹ۔

" یور ٹو آنر۔ محکمه تعلیم کے ساتھ کونسل هذا کو پوری پوری همدردی هے اور یهه تسلی بخش امر هے که ممبر صاحبان نے اس محکمه کی طرف همیشه فیاضانه میلان ظاهر کیا هے - میرا تو کم از کم یهی تجربه هے اور همارے مطالبات کو بالخصوص مالی کشیدگی کے اس سال مین پورا کرنے کے متعلق کونسل هذا کی کهلی خزانه کی خواهش مین اضافه پایا جاتا هے اور اون بهت سی اهم تجاویز کے واسطے جو هم نے اختیار کی هوئی هین اس وقت بهی روپیه برابر میسر هو رها هے۔

" مدرسین کی تنخواه کی ترقی کے معامله کا آنریبل مسٹر فضل حسین نے جو ذکر کیا هے مین اوس کے واسطے اونکا شکر گزار هون - یه ایک ایسا معامله هے جسپر متواتر توجه اور غور کی گئی هے کیونکه یهه تسلیم کیا گیا هے که اوس کا اثر بلا شبه هر ایسے طریق تعلیم کی بنیادون تک پهنچتا هے جو سوچ سمجھ کر اختیار کیا جائے - مدرسین کی ٹریننگ کے متعلق آنریبل ممبر یهه نهین کهتے که همنے اس باره مین بهت زیاده ترقی نهین کی لیکن مین یهه عرض کرنیکی اجازت چاهتا هون که همنے سنٹرل ٹریننگ کالج لاهور کے عمله مین نمایان اصلاحات کی هین - هم عمارتون و سازو سامان مین بهی اصلاح کر رهے هین - همنے لائل پور مین ایک جدید ٹریننگ کالج قائم کیا هے جو لائل پور کے زرعی کالج کے متعلق هے - اور صوبه کے طول و عرض مین زرعی تعلیم کی اشاعت کے متعلق آئنده بهت هی ضروری و عظیم الشان کام کی انجام دهی اپنے ذمه لیگا - نیز همنے اوس عظیم الشان مطالبه کو پورا کرنیکی غرض سے جو ورنیکلر تعلیم کی اشاعت کی تجویز اور جبریه ابتدائی تعلیم کے پاس هونے کی وجه سے حالات مین تبدیلی هوجانے کے باعث اب کیا جا رها هے سینیئر ورنیکلر جماعتین کهول دی هین - اس وقت ۱۲ مردانه نارمل سکول هین حالانکه ۲ سال قبل صرف ۲ سکول تهے - چه زنانه نارمل سکول هین اور ایک حال مین کهولا گیا هے - هم اپنے کام کے اس لازمی حصه پر بتدریج سرگرمی کے ساتھ زور دے رهے هین - هم مدرسین کی تنخواه کی ترقی کے مسئله پر بهی زور دینا چاهتے هین اور گذشته سال اس باره مین کچھ کارروائی کی گئی تهی - دیگر محکمه جات کے ساتھ اس محکمه کے اون جمله ملازمون کو جو ۷۵ روپیه ماهوار تک تنخواه پاتے هین فوری اور نهایت خوش آئنده امداد حال مین دی گئی هے عمله معائنه کننده کی نظر ثانی کی تجویز سے جو ابهی ابهی منظور کی گئی هے همین کسی حد تک امداد ملیگی اور ماتحت ملازمت تعلیم اور ملازمت تعلیم صوبه کی اصلاح کی تجویز مجھے اُمید هے که عنقریب مکمل هوجائیگی بندگان عالی هر ایک شخص یهه تسلیم کریگا که گورنمنٹ اس باره مین وهی کچھ کرنا چاهتی هے جو درست و مناسب هے چند سال پیشتر دیهی مدرسین کی تنخواه بڑها کر ۱۵ روپیه ماهوار کردی گئی تهی اور گذشته ۳ یا تین سالون کے دوران مین زیاده تر گذشته دو سالون کے دوران مین دیهی مدرسین کی تنخواه اون اصلاحات کے مطابق جو محکمه هذا کے منظور کی هین بهتر اضلاع مین اوربهی بڑها دیگئی هے اور بهتر اضلاع مین ان مدرسین کی تنخواه اب خاصی

تسلی بخش ہے۔ان درخواستوں کی عظیم الشان تعداد کے لحاظ سے جو ثانوی و ابتدائی مدرسگاہوں میں داخلہ کے متعلق کی جاتی ہیں یقیناً یہہ ثابت ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگوں کو محکمہ پر پورا پورا اعتماد ہے اور کہ ہزارہا نوجوان محکمہ تعلیم کو اس قابل خیال کرتے ہیں کہ اوس میں اپنی زندگی صرف کرنے کے لئے وقف کریں۔

جناب والا۔میں یہہ تسلیم کرتا ہوں کہ بہت سے فراخ دل اشخاص کے لئے محکمہ ہذا میں اپنی جگہ دلچسپی کا سامان موجود ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اس کی روز افزوں ہردل عزیزی اس بات کا ثبوت ہے کہ خود محکمہ کے کام اور نیز مدرسین کی تنخواہ و ٹریننگ کے معاملہ میں جو کچھہ کیا جا رہا ہے اوس پر لوگوں کو اعتماد ہے۔

* محکمہ متعلقہ کے افسران سے زیادہ کوئی شخص گورنمنٹ کالج لاہور کے ہوسٹل کو ساز و سامان سے مکمل دیکھنے کا متمنی نہیں ہے اور میں آنریبل ممبر کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ یہہ ایک عظیم الشان اسکیم ہے لیکن اب یہہ فی الفور شروع کئے جانے والی ہے محکمہ تعمیرات سرکاری نے مجھے مطلع کیا ہے کہ وہ اس کام کو فی الفور شروع کرنے والی ہیں۔تاخیر بہت قابل افسوس ہے لیکن مجھے خرف ہے کہ حالات کی وجہ سے یہہ تاخیر ناگزیر ہے۔آنریبل ممبر نے اون گورنمنٹ کالجوں میں جو بمقام لدھیانہ و ملتان جاری ہونے والے ہیں کفایت شعاری کی ضرورت کا ذکر کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر محکمہ کے اس نہایت ہی اہم مالی پہلو یعنی محکمہ کے سرمایہ جات کو کفایت شعاری سے صرف کرنے کے معاملہ کو نظر انداز کرنے کا الزام محکمہ کو نہین دے رہے ملتان و لدھیانہ کے ان کالجوں میں ہم سرکاری روپیہ کا اوسی طرح احتیاط کے ساتھہ انتظام کرنا چاہتے ہیں جس طرح کہ ہم نے گذشتہ زمانہ میں کیا ہے۔طلبا کی تعداد کا وہ تخمینہ جو آنریبل ممبر نے بتایا ہے اور جو مجھکو وصول ہوا قدرے مختلف ہے۔

تخمینہ کے مطابق پہلے سال میں ملتان میں ۴۵ طالب علم اور لدھیانہ میں ۶۰ طالب علم اور دوسرے سال میں اغلباً اس سے دوگنے طالب علم داخل ہونے کی اُمید ہے۔یہہ سچ ہے کہ پہلے سال کے دوران میں ہمیں کالجوں کو چلانے میں بظاہر اسراف سے کام لینا پڑیگا کیونکہ کالج میں ایک سال کے لئے صرف ایک جماعت ہوگی جسکی وجہ یہہ ہے کہ ساتھہ ہی اسکے دوسرے سال کی جماعت کھولنے کی تجویز نہیں ہے یہہ حالت صرف ایک سال رہیگی۔

آنریبل ممبر نے بعض دیگر کالجوں کے ساتھہ موازنہ کرکے دکھایا ہے میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ آخر الذکر کالجوں میں سے بعض کالج ایک حالت میں ایک خاص حد تک بذات خود مشنری کالجوں کی قسم کے ہیں اور گورنمنٹ کالج اون اصولوں پر یا اس قسم کے اصولوں پر ان درسگاہوں کے ساتھہ مقابلہ نہیں کر سکتے مجھے آنریبل ممبر کے ساتھہ خاصی طول طویل گفتگو کرنے کا موقع ملا ہے جو میری دانست میں فائدہ سے خالی ثابت نہیں ہوئی۔میں آنریبل ممبر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اسبارہ میں کفایت شعاری کو نظر انداز نہین کیا جاویگا۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لعل کے استفسار کے جواب میں میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ ابتدائی تعلیم کے ایکٹ کے مطابق جو گذشتہ سال پاس ہوا تھا تجاویز کی تکمیل کے لئے فی الحال خاص طور پر روپیہ مہیا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر کسی روپیہ کی ضرورت ہوگی تو وہ اوس بالمقطع رقم میں میں سے ادا کر دیا جا سکتا ہے جو ورنیکلر تعلیم کے واسطے مقامی جماعتوں کو عطیات دینے کے لئے مہیا کی گئی ہے۔

ایکٹ ابتدائی تعلیم کے حصہ دوم کو نافذ کرنے کی منظوری حاصل کرنے کے متعلق اس وقت تک صرف ایک میونسپلٹی نے (جس سے میری مراد ملتان سے ہے) درخواست کی ہے گورنمنٹ نے اوس زاید خرچ کی ۵۰ فیصدی ادا کرنا منظور کر لیا ہے جو سہ سالہ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع لغایت ۲۲-۱۹۲۱ع کے دوران میں میونسپلٹیوں کو برداشت کرنا پڑے۔

اس معاملہ پر اوس وقت پھر اوس حالت کے لحاظ سے نظر ثانی کی جائیگی جن کے پیدا ہونے کی توقع ہے۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر۔

* چونکہ مسودہ مالی روئداد کے متعلق بحث اب ختم ہوچکی ہے اسواسطے اب ہم ریزولیوشنون پر بحث شروع کرتے ہیں *۔

حلقہ انتخاب میں رہائش قابلیت کے متعلق ریزولیوشن

آنریبل مسٹر فضل حسین۔

* پہلا ریزولیوشن جو میرے نام پر درج ہے حسب ذیل ہے:۔

« کہ کونسل ہذا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے یہہ سفارش کرتی ہے کہ پنجاب کی اصلاح شدہ کونسل واضع آئین و قوانین کے ممبرون کے انتخاب کے قواعد کی رو سے کسی حلقہ انتخاب میں اوسکی نیابت کے لئے انتخاب کے واسطے پیش ہونے کے متعلق کسی ووٹر کے حق کو اس شرط کے ساتھہ مشروط نہ کر دیا جائے کہ ووٹر مذکور حلقہ انتخاب مذکور کے اندر رہائش رکھتا ہو۔ ریزولیوشن مذکور اصلاح شدہ کونسل ہائے واضع آئین و قوانین کے ممبرون کے انتخاب کے معاملہ کے متعلق ہے جو صوبہ ہذا کے آئندہ نظم و نسق کے مفاد کے لحاظ سے نہایت ہی اہم سوال ہے۔ میں یہہ ذکر کر دینا چاہتا ہون کہ زیر ایکٹ اصلاحات قواعد و ضوابط مرتب کرنے کا کام گورنمنٹ کی طرف سے ایک بڑے تجربہ کار عہدہ دار کو سپرد کیا گیا ہے جنکی صلاح و مشورہ دینے کے لئے کونسل ہذا کے جملہ غیر سرکاری ممبر موجود ہون بعض لوگون نے یہہ اعتراض کیا ہے کہ آیا کونسل ہذا مشورہ دینے کی مجاز ہے ان اعتراضات کا جواب دینا میرا کام نہیں ہے لیکن اب جبکہ گورنمنٹ نے جملہ اشخاص و انسٹیٹیوشنون کو اپنے نمونہ کے قواعد و ضوابط گورنمنٹ و ... کے ... پیش کرنے کا موقع دے دیا ہے تو مجھے اُمید ہے کہ امر اجازت کی اس درخواست کا جواب ایسا عظیم الشان ہوگا کہ آئندہ ثابت ہو جائیگا کہ عوام سے درحقیقت بڑی امداد حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر برخلاف اس کے جواب مذکور کوئی بہت بڑا نہ ہوا اور پیش کردہ تجاویز کوئی زیادہ کارآمد نہ ہوئین تو نکتہ چینی کرنے والے اشخاص کا دعوے ثابت نہیں ہوگا۔

* ہمارا سب کا مدعا یہہ ہے کہ اصلاح شدہ کونسلون میں بہترین قسم کے آدمی بھیجے جائین مجھے یقین ہے کہ گورنمنٹ اور لوگ اس بارہ میں متفق الرائے ہیں لیکن حسب معمول مشکل اوس وقت محسوس ہوتی ہے جبکہ ان بہترین آدمیون کی تلاش کرنی پڑتی ہے یا اس امر کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ ایسے بہترین آدمیون میں کون سے آدمی شامل ہیں یا وہ بہترین آدمی کس قسم کے ہیں۔ بعض لوگون کا یہہ خیال ہے کہ اصلاح شدہ کونسلون میں بہترین آدمی جو بھرتی ہونے چاہئین وہ آدمی ہیں جو دماغی قوائے کے لحاظ سے اعلے درجے رکھتے ہون۔ اعلے تعلیم یافتہ ہون۔ گریجوایٹ ہون اور پبلک زندگی مین منصب و تجربہ اور حیثیت کے لحاظ سے معزز آدمی ہون میری گذارش ہے کہ اگر میں نے اصلاحات کا مفہوم درست سمجھا ہے تو مجھے یقین ہے کہ یہہ بالکل غلط خیال ہے۔ اصلاحات کا یہہ منشاء نہیں ہے کہ اعلے دماغی قابلیتون کے آدمی باقی ماندہ صوبہ پر حکومت کرین۔ لہذا میرے خیال مین کونسل کی ممبری کے لئے کسی شخص کا دعوے جو دماغی یا کسی اور امتیاز پر مبنی ہو صرف اس وجہ سے قابل سماعت نہیں ہونا چاہئے کہ وہ فخریہ یہہ کہہ سکتا ہے کہ دماغی قابلیت کے لحاظ سے مین اس کام کے لئے سب سے زیادہ موزون ہون۔ مین انتظام کرنا چاہتا ہون اس واسطے آپ قواعد کو اس طرح مرتب کرین کہ مین کونسل مین شامل ہو کر اپنے ملک پر حکومت کرسکون۔ ریفارم اسکیم کے ماتحت میرے خیال مین فی الواقع بہترین آدمی وہ ہین جو اون مختلف قسم کے مفاد کی نیابت کے بہترین اہل ہون جن کی نیابت ریفارم اسکیم (سکیم اصلاحات) کی رو سے کونسل مین اس اصول کو مدنظر رکھکر ضروری خیال کی گئی ہو کہ کونسل مین منتخب کرکے بھیجے ہوئے ممبرون کے انتخاب کی ذمہ داری اون لوگون پر عائد ہوتی ہے جنہون نے فی الواقع اون کو منتخب کیا ہو یا الفاظ دیگر مقصود یہہ ہے کہ لوگ خود اپنے اوپر اون لوگون کے ذریعہ حکومت کرین جن کو اونہون نے خود اپنے بیچ مین سے منتخب کیا ہو یہہ کہہ دینا تو بہت آسان ہے کہ آخر ہم ایک ہی صوبہ کے رہنے والے ہین۔ لہذا کوئی شخص جو صوبہ

ے کسی حصہ مین رہتا ہو بہترین شخص ہے جس کو انتخاب کنندگان نے بہیئت مجموعی صوبہ کی
ابت کے لئے منتخب کیا ہو لیکن میرا خیال ہے کہ انگلستان و امریکہ مین دورہا ضرہ کے زیادہ ترقی یافتہ
گون کی رائے اس دعوے کی تائید مین نہین ہے - میرا مطلب یہہ ہے کہ آئندہ کوئی ایسا موقع
ین آنا چاہئے جب لوگ بہیئت مجموعی یہہ خیال کرین کہ ہم نے اوس نظام حکومت امراء یا
فتری حکومت کی بجائے جس کو توڑنے کی ہم نے کوشش کی ہے حکومت امراء یا دفتری حکومت کا
یک اور نظام قائم کر دیا ہے - دراصل ہمین یہہ کوشش کرنی چاہئے کہ لوگ اپنے نمائندون کی
ساطت سے اپنے اوپر حکومت کرنے کے لئے بذات خود براہ راست کونسلون مین آنے لگ جائین - اس
صول کی بناء پر مین اون قواعد پر کوئی نکتہ چینی نہین کرنی چاہتا جو اب مرتب کئے جا رہے ہین
صول مذکور کے ساتھ اس حد تک اتفاق کرتے ہوئے اب مین یہہ بیان کرنا چاہتا ہون کہ خاص خاص
شہور حلقون کے اندر اون حلقون کے لوگون کو اپنے بہترین نمائندے منتخب کرنے کا اختیار حتے الامکان
سیع ترین پیمانہ پر دینا چاہئے - ہمین ان حلقون کے اندر انتخاب کے اختیار کو اتنا محدود نہین
کرنا چاہئے کہ جس سے اون حلقون کی نیابت کے واسطے بہترین اقسام کے نمائندون کے انتخاب پر
برا اثر پڑے - اور یونٹو آنرمین نے صرف اسی اصول کو مد نظر رکھکر وہ رزولیوشن مرتب کیا ہے جو
میرے نام پر درج ہے و ہو ہذا-

" کہ کونسل ہذا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ اصلاح شدہ کونسل
واضع آئین و قوانین پنجاب کے ممبرون کے انتخاب کے قواعد مین کسی حلقہ انتخاب کے ووٹر کے حق کو
اس شرط کے ساتھ مشروط نہین کرنا چاہئے کہ ووٹر مذکور حلقہ انتخاب مذکور کے اندر
بود و باش رکھتا ہو"-

" مین اپنے مطلب کی تشریح کی غرض سے پہلے یہہ بیان کر دینا چاہتا ہون کہ ریفارم اسکیم
مین خاص خاص مفاد کا لحاظ رکھا گیا ہے جن سے میری مراد قصباتی و دیہاتی مفاد سے ہے - اب
اس بحث مین پڑنے کا کوئی فائدہ نہین ہے کہ آیا یہہ امتیاز حقیقی ہے یا بناوٹی یا آیا یہہ امتیاز قائم رکھنا
چاہئے یا نہین جہان تک میری ذات کا تعلق ہے مین یہہ تسلیم کرنے پر بالکل آمادہ ہون کہ حقیقی امتیاز
ضرور موجود ہے اور اس سے آگے کچھ نہین-

" اصلاح شدہ کونسل مین مفاد مذکور مین سے ہر ایک مفاد کی نیابت کا انتظام کرنے کے
متعلق قواعد وضع کرنے کے معاملہ مین ہمین اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جو شخص اپنے آپ کو
انتخاب کے واسطے پیش کرتا ہے وہ ان مفاد کی واقعی نیابت کا کام انجام دیتا ہے یہہ کہا جاتا ہے کہ
اگر شخص مذکور اپنے حلقہ انتخاب مین رائے دینے کی قابلیت رکھتا ہے تو یہہ قابلیت بالذاتہ یہہ ثابت
کرنے کے لئے کافی نہین ہے کہ شخص مذکور واقعی اور حقیقتاً وہی شخص ہے جس کو دل سے اس معاملہ
سے وہی دلچسپی ہے جو اون اشخاص کو ہو سکتی ہے جو اوس سے ایک گونہ مختلف حیثیت مین واقع
ہون - وضاحت کی خاطر مین یہہ بیان کئے دیتا ہون کہ قصباتی حلقہ انتخاب مین ۲۵ روپیہ ماہوار معاملہ
زمین ادا کرنے والا شخص ووٹر ہوگا اس صورت مین وہی شخص ووٹر ہو سکتا ہے جس کو زمین کے
معاملہ سے حقیقی دلچسپی ہو اصل مطلب یہہ ہے کہ آیا وہ شخص جو اس قدر اراضی رکھتا ہو
انتخاب کے واسطے مستحق ہو سکتا ہے یا نہین یہہ کافی نہین ہے بعض آدمی ایسے بھی
ہونگے جو اپنے مفاد و خیالات اور قابلیتون کے لحاظ سے بالکل قصباتی ہون مگر باین ہمہ
۲۵ روپیہ ماہوار کے حساب سے ۲۵ گنا معاملہ زمین ادا کرتے ہون ضرورت یہہ سمجھی گئی ہے کہ اسکا
ایک سکونتی مکان بھی ہو جس مین وہ رہ سکے - اس سے دیہی رقبہ مین اوسکے دعوے کا جواز ثابت
ہوجائیگا - واضح رہے کہ یہہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ اوسکو شہری زندگی کے اس پہلو سے بڑی دلچسپی ہے
بہت خوب مان لیا - مگر مجھے تو اعتراض اس بات پر ہے کہ جب ایک شخص دونون شرائط پوری کردے
یعنی وہ دیہی رقبہ مین قابض زمین بھی ہو اور نیز مکان سکنی بھی ہو تو یہہ دونون شرطین پوری ہوگئین
اب آپ اسی پر اکتفا نہ کرکے اوس سے یہہ تقاضا کیون کرین کہ تم ہماری مجوزہ تعریف کے مطابق اپنی
وضع زندگی - اپنی - عادات - اپنی تمناؤن و اپنی فطرت اور اپنے مفاد کے لحاظ سے بلاشبہ دیہاتی ضرور ہو

مگر تم صرف اُسي حلقه کی نیابت کرسکتے هو جس کے اندر تمهارا مکان في الواقع واقع هے-یهه تقاضا کیون هونا چاهئے-مجهے سمجهه مین نهین آتا ؟-هم اسپر یهه مزید قیود کیون لگائین که تم ساتهه والے حلقه کی نیابت نهین کرسکتے اگرچه اوس حلقه کا مفاد بهي وهی هے جو اوس حلقه کا هے جس مین تمهارا مکان واقع هے-مجهے سمجهه مین نهین آتا که پنجاب مین هر ایک دیهي حلقه انتخاب کے مفاد ایک دوسرے سے اس حد تک جداگانه هین که اس طریق مین قانون وضع کرکے اوس خاص حلقه کو کوئي فائده پهنچ سکتا هے یونٹر آنر میرا بدستور یهه دعوے هے که یهه حد سے زیاده سختي هے اور که اس سے وه ذریعه محدود هوجائیگا جس سے دیهي مفاد کي موثر طور پر نیابت هوسکتي هے-بلا شبه اس استدلال سے یهه ظاهر نهین هوتا که اگر میرا رزولیوشن منظور نه کیا گیا یا اگر ووٹ دینے کا حق اوس اصول کے مطابق نه دیا گیا جو اس رزولیوشن کي تهه مین مضمر هے تو وه کونسل جسکے ممبر منتخب کئے جائینگے قائم مقام کونسل نهین هوگي-هر گز ایسا نهین هوگا-میرا یهه دعوے نهین هے-میرا مطلب تو یهه هے که مستحق دیهي انتخاب کنندگان کے دائره اختیار انتخاب کو محدود کردینے سے کونسل مین ایسے اچهے نمائندے منتخب کرکے بهیجنے کے مواقع کم هوجائینگے جو بصورت دیگر منتخب هوسکتے-مثلاً یهه بالکل ممکن هے که ایک ضلع مین فرض کر لیجئے که گوجرانواله مین دو یا تین حقیقی دیهي نمائندے موجود هین جو اچهے هین اور اسکے ملحقه ضلع گجرات مین کسي وجه چال یا بهانه سے اوسی قسم اور صفات کے آدمي نهین مل سکتے-اس صورت مین گجرات کے لوگون کو جو دیهاتي هین اپنا نمائنده ضلع گوجرانواله مین سے منتخب کرنے کے حق سے کیون محروم کیا جائے دران حالیکه وه نمائنده دیهي انتخاب کننده کي جمله شرائط پوري کردے یهي وجه هے که مین نے اس معامله کو زیر بحث لانے کي جرات کي هے-اور ایسا کرتے وقت میرے خیال مین کوئي هرج نهین هوگا اگر مین اون شکوک و خطرات کا اظهار کردون جو اسباره مین لوگون کے دلون مین پائے جاتے هین-بعض لوگون کا تو یهه خیال هے که دیهي نمائندون کے ساتهه بڑي رعایت کي جارهي هے اور اگر حکام في الواقع یهه بالکل نهین چاهتے که کونسلون مین قابل اور ذي استعداد نمائندے بهیجے جائین اور که وه دیهي اقوام مین سے ایسے نمائندے حاصل کرنے چاهتے هین جو کوئي زیاده مفید نهین هونگے اور جو صرف وهي بات کهتے جائینگے جو سرکاري عهده دار اون سے کهلوانا چاهینگے-یهه هے وه اعتراض جو ریفارم اسکیم کے متعلق کیاجاتا هے-آپ جو اهمیت اسکو دینا چاهین دے دین-نیز یهه عذر بهي اُٹهایا جاتا هے که حق انتخاب کے دائره کو ضلع کے اندر مزید محدود کرنے سے کوئي شرارت کي جارهي هے-میرے خیال مین یهه درحقیقت بهت بدقسمتي کي بات هے که دیهي و قصباتي مفاد بلکه مختلف دیهي اشخاص کے درمیان کوئي کشمکش هو جو بلاشبه ملک کے بهترین مفاد کے دلداده هین اور جو ملک کي صدق دل سے خدمت کرنا چاهتے هین-اصلاح شده کونسل کا فائده بهي اس بات مین هے که غلط فهمیون کو دور کردیا جائے-مجهے یقین هے که اس طریق مین قواعد وضع کرنے سے جسکو گورنمنٹ لوگون کے بهترین مفاد کے لحاظ سے پسند کرے کسي قدر ایسي خدمت انجام دي جائیگي جس سے لوگون کے ایک طبقه کے خدشات کو تقویت نهین هوگي-

اس مین کچهه شک نهین که آنریبل ممبر جو موصول شده تجاویز کے انبار مین سے ایک طرح کے ضوابط و قواعد مدون کرنے کي کوشش کررهے هین اونکو بڑا دقت طلب کام انجام دینا پڑاهے اور مجهے اونکے ساتهه اون کوششون مین همدردي هے جو وه قواعد وضع کرنے کے متعلق کر رهے هین - لیکن مجهے اُمید هے که جو لوگ انتخاب کے دائره کو زیاده وسیع کرنے پر زور دے رهے هین اون کے مفهوم کے غلط معني نهین لئے جائینگے - اختیار انتخاب کے دائره کو زیاده وسیع کرنے پر زور دے نے سے اونکا یهه مطلب نهین هے که وه مختلف قسم کے مصرحه مفاد کے باهم دیهي امتیاز کو دور کرنا چاهتے هین -بلکه اون اعتراضات کا جواب دینے کے لئے جو زیاده تعداد اشخاص کي طرف سے اون پر کئے جاتے هین ایسے لوگون کي رائے مین یهه ضروري هے که اختیار انتخاب کے دائره کو وسیع کرنے سے ان نکته چینیون کا زور ایک بڑي حد تک کم هوجائیگا اور مین نے بهي اسي نکته خیال سے اس مضمون پر کهلي کونسل مین بحث کرنا ضروري خیال کیا هے تاکه کونسل کے ممبرون یا عوام الناس کے دلون مین کوئي غلط فهمي نه واقع هو هم ایسے آدمي چاهتے هین جو مختلف اقسام کے مفاد کي نیابت کے لئے آگے بڑه سکین - همین اعتماد هے که اگر قصباتي نهایت حقیر-کمزور یا ناکافي بهي هولي تو بهي اونکي دماغي قابلیتین قلت تعداد کي تلافي کرینگي اور که اگر وه کم ترقي یافته دیهي قائمقامون کے ساتهه ملکر کام کرینگے تو اس سے بحیثیت مجموعي کونسل کو بهت فائده

پہنچیگا ـ یہه ضروري نہین که همیشه غلبه تعداد کا هي اثر هو ـ میرا خیال هے که دماغي قوت بهی کوئي چیز هے خواہ وہ چند آدمیو کي هو مگر اونکا اونکے مقصد کے حق مین نمایان اثر هوا کرتا هے ـ مجھے اعتماد هے که اوسي مقصد کو مد نظر رکهکر قواعد وضع کئے جائینگے بحث کو جاري کرنے کي غرض سے مین نے ان جمله اُمور کا ذکر ضروري خیال کیا هے ـ مجھے اعتماد هے که ممبر صاحبان اس مین حصه لینگے "ـ

آنریبل مخدوم سید راجن شاہ نے حسب ذیل اُردو مین تقریر کي :ـ

" یوئر آنر ـــ مین ریزولیوشن کي تائید مین چند ایک الفاظ کہنا چاهتا هون ـــ

" جیسا که مقدمه بازي مین فریقین مقدمه کو اچهے مقدمه کي پیروي کے لئے اپني مرضي کے مطابق وکیل منتخب کرنے کا حق حاصل هوتا هے اسي طرح ووٹرون کو اپني نیابت کے لئے کسي شخص کو بلا روک ٹوک منتخب کرنے کا حق انتخاب حاصل هونا چاهئے خواہ وہ کسي جگه کا رهنے والا هو ـ علاوہ ازین منتخب شدہ ممبر کا درجه اوس وکیل جیسا هے جو ملکي معاملات مین اچهے ووٹرون کا حق وکالت ادا کرنے کي غرض سے کونسل مین منتخب کیا جائے ـ ووٹرون کو اپني مرضي کے برخلاف ایک خاص رقبه مین سے اُمیدوار منتخب کرنے پر قانوناً مجبور کرنا اونکي آزادي کو نا واجب طور پر محدود کرنے کا مترادف هے ـ لاهور کے سوائے دیگر اضلاع مین لوگ اپنے مقدمات کي پیروي کے لئے لاهور سے بہترین قانوني آدمي (وکیل) لاتے هین لیکن اگر یہه قانون بنادیا جائے که کسي خاص تحصیل یا ضلع کي صورت مین صرف وہ پلیڈر یا مختار مقدمه کي پیروي کرسکتا هے جو اوس خاص تحصیل یا ضلع مین رهائش رکهتا هو اور کوئي شخص باهر سے وکیل کو نہین لاسکتا ـ تو یقیناً ایسا فعل غیر منصفانه اور مخل آزادي سمجھا جائیگا ـ

یہه بات سمجھ مین نہین آتي که مندرجه بالا صدر دو مثالون کي موجودگي مین انتخاب کے معامله مین غریب ووٹرون کے اختیار تمیزي کو کیون محدود کیا جائے ـ

" جن لوگون کو یقین هے که وہ اُس وقت تک بطور ممبر منتخب نہین هوسکینگے جب تک که حق انتخاب کسي خاص رقبه جات کو نه دیا جائے صرف وهي ایک ایسي نامناسب قید کي تائید کرینگے ـ

" برخلاف اس کے هر ایک منصف مزاج آدمي ووٹرون کو حق ووٹ پورے طور پر دینے پر مجبور هوگا اور اس اصول پر مین اس ریزولیوشن کي تائید کرتا هون "ـ

آنریبل بخشي سوهن لال ـــ

" یوئر آنر مجھے اچهے آنریبل دوستون کے ساتھ اس بارہ مین اتفاق هے که کونسل اچهے نمائندے بهیجنے کے معامله مین ووٹرو کا حق انتخاب رهائشي قابلیتون سے محدود نہین کرنا چاهئے ـ بلا شبه اگر قیود عاید کردیگئین تو ووٹرون کو اوس حلقه انتخاب کے باشندگان مین سے منتخب کرنا پڑیگا جس سے اونکا تعلق هوگا خواہ کوئي ایسا آدمي هو یا نه جس پر اون کو پورا اعتماد هو اور خواہ اوس حلقه انتخاب مین صرف ایک هي تحصیل هو یا دیہات کا ایک هي مجموعه شامل هو یا ایک هي واحد ضلع شامل هو ـ لیکن فرض کرو که ایک ایسا حلقه انتخاب موجود هے جس مین ووٹرون کے خیال کے مطابق کوئي ایسا شخص نہین هے جس پر اون کو پورا اعتماد هو ـ لیکن اوس کے ساتھ هي ایک ایسا حلقه انتخاب موجود هے جہان کوئي ایسا شخص موجود هو جسپر اونکو پورا اعتماد هو تو کوئي وجه نہین که ووٹرون کو کیون ایسے شخص کے انتخاب پر مجبور کیا جائے جس پر اونکو کم اعتماد هو ـ گورنمنٹ کو حق انتخاب کا دائرہ کیون اس حد تک وسیع نہین کرنا چاهئے که جس سے وہ اچهے اندر بہترین آدمیون کو منتخب کرنے کا اختیار تمیزي استعمال کر سکین ـ اس شرط کے ساتھ که قصباتي رقبه کے قائمقام مین قصباتي قابلیتین موجود هون اور دیہي رقبه کے قائمقام مین دیہي قابلیتین موجود هون مین اس ریزولیوشن کي تائید کرتا هون "ـ

کونسل لنچ کے بعد ۲ بجکر ۴۵ منٹ پر مکرر منعقد هوئي ـ

[باقي مضمون آئندہ]

۳۱۸ سي ایس ـــ ۳۸۰ ـــ ۱۷ ـ ۵ ـ ۱۹۲۰ ـــ ایس جي پي پي لاهور ـ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۰] لاہور — ۱۴ مئی (مجریہ ۲۱ مئی) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو زیر احکام ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

[گذشتہ سے پیوستہ]

(بہ سلسلہ اشاعت ۷ مئی مجریہ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۲۰ع)

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لال بھارگو —

" یوئر آنر — میں اس ریزولیوشن کی بہیئت موجودہ تائید کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اوس کونسل میں

۳۹۲ بی جی جی —

جو اسکیم اصلاحات کے تابع منضبط ہونے والي ھے کسي حلقہ انتخاب مین اوس حلقہ کي نیابت کے لئے کسي ووٹر کے انتخاب کے واسطے بطور اُمیدوار پیش ہونے پر رھائشي قابلیت کي شرط عاید کرنا بالکل مناسب نہین ھے اس مین کچھ شک نہین کہ لارڈ ساؤتھ برو کي کمیٹي نے شرط مذکور کو تین صوبون کے لئے عاید کرنے کي سفارش کي ھے جن مین سے ایک صوبہ پنجاب کا ھے ـ لیکن اس سفارش کي بنیاد (جیسا کہ آنریبل دیوان بہادر دولت رائے نے کمیٹي مذکور کي رپورٹ مین سے سوال زیر بحث کے متعلقہ حصہ کو کونسل مین پڑھکر سنایا ھے) دیہي مفاد کے قائم مقام بعض افراد و انجمنون کي شہادت پر ھے ـ رپورٹ مین مجاز گواھون کي شہادت اسبارہ مین موجود ھے کہ ایسے ضابطہ پر اصرار کرنے سے جدید کونسلین تجربہ کار آدمیون کي خدمات سے محروم ہو جائینگي اور اون اصلاحات کي کامیابي کو نقصان پہونچیگا جنکي اب ابتدا کي جار ھي ھے ـ کونسل کو پیراگراف مذکور سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ ممبران کي رائے متفقہ نہین تھي اور کہ اونہون نے اوس اصول پر اتفاق کیا تھا جس کا مین نے ابھي ذکر کیا ھے مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹي نے بھي شرط مذکور کو عائد کرنا ضروري خیال نہین کیا اور آنریبل سیکریٹری اوف سٹیٹ بہادر (وزیر ہند) نے بھي اوس ترمیم کا جواب دیتے ہوئے جو سوال مذکور کے متعلق ایوان عام مین پیش کي گئي تھي یہہ فرمایا تھا کہ جب وہ قواعد و ضوابط جو وضع ہونے والے ھین پارلیمنٹ کے رو برو پیش ہو جائینگے تو اوس وقت اس سوال پر مکرر غور کي جائیگي ـ پس صاف ظاھر ھے کہ سوال مذکور پر ابھي بحث کي گنجائش ھے بڑي دلیل جو رھائشي قابلیت کي شرط کو بحال رکھنے کے حق مین پیش کي جاتي ھے دیہي و قصباتي مفاد کي باھمي عداوت ھے کم از کم مین تو یہہ تسلیم کرنے پر تیار نہین ہون کہ کوئي ایسي عداوت موجود ھے ـ کونسل ہذا کے وہ ممبر جو قصباتي رقبہ جات کے نمائندے ھین اور نیز سابقہ کونسل کے ممبر ھمیشہ اون تدابیر پر زور دیتے رھتے ھین جنکا مواضعات کي مادي حالت کي اصلاح پر اثر ہوتا ہو ـ وہ مواضعات مین تعلیم کي اشاعت و دیہات مین حفظان صحت کي اصلاح اور دیہات مین ذرائع آمد و رفت و طبي امداد کي توسیع کے سوال کي حمایت کرتے رھے ھین ـ یہہ صورت معاملات آئندہ بھي جاري رھیگي ـ بعض حلقون مین اس مفروضہ عداوت کے متعلق رائي کا پہاڑ بنایا جا رھا ھے اور مجھے خطرہ ھے کہ اس معاملہ کو زیادہ طول دینے سے کوئي خوشگوار نتائج پیدا نہین ہونگے بفرض محال اگر یہہ مان بھي لیا جائے کہ بعض حلقون مین ایک خاص حد تک عداوت موجود ھے تو سوال یہہ ھے کہ آیا اس وجہ سے شرط مذکور عائد کرني چاھئے یا نہین ـ دیہي آبادي کے واسطے جس بات کا خاطر خواہ انتظام کرنا ھے وہ یہہ ھے کہ انتخاب مین اونکي مناسب نیابت ہو ـ دیہي رقبہ جات کے لئے حلقہ جات انتخاب کا انتظام کیا جائے یہہ قبل ازین کیا جا چکا ھے اور جب ایک دفعہ ایسا کردیا جائے تو پھر ووٹر کے حق انتخاب پر کسي مزید قید کے عائد کرنے کي ضرورت نہین ووٹرون کو اسبات کي اجازت ہوني چاھئے کہ وہ اپنے نمائندہ یا تو اون اشخاص مین سے منتخب کرین جو اوس حلقہ انتخاب مین رھتے ہون اور یا اپني حسب مرضي کسي اور جگہ سے منتخب کر لین اس مین کچھ شک نہین کہ اُمیدوار ووٹر بھي ہونا چاھئے اور اوس مین وہ قابلیتین موجود ہوني چاھئین جو ایک ووٹر کے واسطے ضروري ھین لیکن رھائشي قابلیت کو عائد کرکے اوس کے حق انتخاب کو محدود کرنا جائز نہین ھے حق انتخاب بہت وسیع ہوگا اور کوئي شخص ووٹرون پر رسوخ نہین ڈال سکیگا الا اوس صورت مین کہ اوس مین وہ قابلیتین موجود ہون جن کي وجہ سے ووٹر اوسپر اعتماد کرسکین اور اگر کوئي شخص ووٹران کا اعتماد حاصل کرسکے تو پھر کوئي وجہ نہین کہ کسي یکطرفہ ضابطہ یا قاعدہ سے ووٹرون کے حق کو کیون محدود کیا جائے ـ جیسا کہ آنریبل مخدوم راجن شاہ نے بیان کیا ھے کہ اہل مقدمہ لوگون کي صورت مین اونکو اپنا وکیل کسي خاص جماعت مین سے منتخب کرنے پر مجبور کرنا قرین انصاف نہین ھے اور اونکو اپنا وکیل کسي ایسے شخص کو منتخب کرنے کا اختیار حاصل ھے جو اونکے مفاد کي بہترین نیابت کرسکے اسي طرح کونسل ہذا کے نمائندون کي صورت مین ووٹرون کو اپنا قائمقام کسي ایسے شخص کو منتخب کرنے کا اختیار حاصل ہونا چاھئے جسکي نسبت اونکا یہہ خیال ہو وہ کونسل مین اونکے مفاد کي بہترین نیابت کریگا اس رھائشي شرط کے لگانے سے یہہ سوال پیدا ہوجاتا ھے کہ اوسکے ـ یہہ سوال معنے ھین یہہ سوال کمیٹي مشیر کار کے روبرو کئي دفعہ پیش ہو چکا ھے اور اوسپر پورے طور پر غور اور بحث ہو چکي ھے ـ شروع مین یہہ مشورہ دیا گیا تھا کہ انتخاب سے ۱۲ ماہ پہلے کسي مکان پر قابض ہونے کي شرط بالکل کافي ھے پھر یہہ تجویز پیش کي گئي کہ میعاد چار سال ہوني چاھئے پھر ایک اور مشورہ دیا گیا کہ مکان جدي ہونا چاھئے ـ اسکے بعد یہہ تجویز پیش کي گئي کہ

مکان کسی ایسے موضع مین ہونا چاہئے جس مین اُمید وار کی جدی جائداد ہو-یہہ سب معاملات کمیٹی مشیر کار کے روبرو پیش ہوئے اور کسی خاص نتیجہ پر پہونچنا بہت مشکل تہا-یہہ تجویز بہی پیش کی گئی تہی کہ اگر دخیل کار یا غیر دخیل کار مزارعان کو حق ووٹ دیا گیا تو اوسکی بابت یہہ نہین کہا جا سکتا کہ وہ مالک مکان ہین پس اگر اس (رہائشی) شرط کو ضروری خیال کیا گیا تو یہہ سب مشکل سوال پیدا ہو جائینگے لہذا اس مشکل کے انسداد کی خاطر بہی اس شرط کو اڑا دینا چاہئے اگر ووٹرون کو انتخاب کے معاملہ مین اونکی مرضی پر چہوڑ دیا گیا تو وہ اپنے بہترین نمائندے منتخب کرینگے اور ہر ایک قسم کی دست اندازی جو نیابت کے معاملہ مین اونکے حق انتخاب کی ازادی مین کی گئی خلاف انصاف ہوگی - ان الفاظ کے ساتھہ مین ریز و لیوشن کی تائید کرتا ہون "۔

آنریبل راؤ بہادر چوہدری لال چند -

"یور آنر—آنریبل محرک نے معاملہ کو نہایت قابلیت کے ساتھہ کونسل کے روبرو پیش کر دیا ہے اس سوال پر کمیٹی مشیر کار کے جلسون مین کئی ایک دفعہ آزادانہ بحث ہو چکی ہے لیکن چونکہ کمیٹی مذکور کے ممبر متفق الرائے نہین تہے اسواسطے آنریبل محرک نے ریزو لیوشن ھذا کو کونسل ھذا مین پیش کرنے مین عقلمندی سے کام لیا ہے رہائشی قابلیت صرف دیہی رقبہ جات کے لئے مقصود ہے اور مین خوش ہون کہ آنریبل محرک نے اس معاملہ کو واضح کر دیا ہے اگر آنریبل محرک یہہ کہتے کہ قصباتی حلقہ انتخاب کے کسی ممبر کو دیہی حلقہ انتخاب مین بطور اُمیدوار پیش ہونے کی اجازت ہونی چاہئے تو اوس صورت مین مین پہلا شخص ہوتا جو اوسکی مخالفت کرتا لیکن چونکہ یہہ ارادہ نہین ہے اسواسطے مین اس ریز و لیوشن کی اس واضح شرط کے تابع تائید کرتا ہون کہ دیہی حلقہ انتخاب مین شرط رہائش پر اصرار کرتے ہوئے دیہی حلقہ انتخاب کو اپنا اُمید وار کسی دوسرے دیہی حلقہ انتخاب سے حاصل کرنے کی اجازت ہو"

آنریبل ممبرون کو یاد ہوگا کہ مین نے کونسل ھذا مین دیہی جماعتون کے مفاد کی ہمیشہ حمایت کی ہے اور اب بہی مین صرف اسی نکتہ خیال سے اس تجویز کی حمایت کر رہا ہون کہ دیہی ووٹرون کے حق انتخاب کے دائرہ کو اون کے اپنے خاص حلقہ انتخاب سے باہر تک وسیع کردیا جائے-میرے ایسا کرنے کی وجہ زیادہ تر یہہ خواہش ہے کہ دیہی رقبہ جات کونسل مین ایسے نمائندے بہیج سکین جو دیہی ہونے کے باوجود اس قابل ہون کہ دلائل و براہان سے اپنے فریقون کے اعتراضات و حملون کا معقول جواب دے سکین - دیہی حلقہ جات انتخاب بہلحاظ موجودہ وسعت مین قصباتی حلقہ جات انتخاب سے چہوٹے ہین اور اگر کسی حلقہ انتخاب کو اُمیدواران کے انتخاب کے واسطے ایک علیحدہ حلقہ تسلیم کرلیا جائے تو اس سے بہت سی دقت پیدا ہوجائینگی جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ ہم کونسل ھذا مین ایسے آدمی نہین بہیج سکینگے جو فی الواقع قابل ہون-کونسل کی شان و عظمت کو نقصان پہونچیگا اور ہمارے بہائی جو قصبات کے نمائندے ہونگے ہمارا مضحکہ اُڑائینگے - مجہے افسوس ہے کہ مجہے اس حقیقت کا صاف دل سے اقرار کرنا پڑا ہے - لیکن یہہ سب کچہہ خود دیہی اقوام کے فائدہ کی خاطر ہے اور مجہے اُمید ہے کہ گورنمنٹ اس سفارش کو انہی معنون مین منظور کریگی-قصباتی عنصر کو خارج کرنے کی غرض سے آپ دیہی اُمیدوارون کی قابلیتون کو جتنا ہوسکے سخت کردین-لیکن جب کوئی اُمیدوار ایک دفعہ ایک حلقہ انتخاب کے اندر ان قابلیتون کو پورا کردے تو اوسکو صوبہ مین اسی قسم کے کسی اور حلقہ انتخاب کی طرف سے منتخب ہونے کی اجازت ہونی چاہئے۔

ممکن ہے کہ وہ وقت آ جائے جبکہ بغیر اوس خطرہ کے جسکا مین نے اظہار کیا ہے ہم قیود عائد کرین - لیکن فی الحال ہمین محض ایک حلقہ نیابت نہین بلکہ ایک وسیع تر حلقہ اُمیدواران کی ضرورت ہے گذشتہ سال جبکہ مین نے اس ریزولیوشن کی تحریک کی تہی کہ دیہی آبادی کو اون کی تعداد اور ٹیکس کے تناسب سے حق نیابت دیا جائے تو سب سے بڑا اعتراض جو اوس وقت اس کے خلاف پیش کیا گیا تہا یہہ تہا کہ ہم کونسل کے لئے واقعی قابل اشخاص پیدا نہین کرسکتے ہمین کبہی بہی یہہ خیال نہین آیا تہا کہ ہمارا حلقہ اختیار اسقدر محدود ہوگا اور ہم نے کونسل کو یقین دلایا تہا کہ ہم اس لحاظ سے پیچہے نہین رہینگے - موجودہ ریزولیوشن جیسا کہ آنریبل محرک نے اوس کی تشریح کی ہے منظور نہ ہوا تو مجہے خطرہ ہے کہ ہم اپنے وعدون کو پورا نہین کرسکینگے اور مخالفین کی بہت سی باتین صحیح ثابت ہوجائینگی

"اسلئے میں اس ریزولیوشن کي تائید کرتا ہوں اور پھر یهه بات واضح کئے دیتا ہوں که هرگز میرا یهه اراده نهیں هے که دیهي اُمیدوار کو شهري حلقه رائے دهندگان میں اور شهري اُمیدوار کو دیهي حلقه نیابت میں کهڑا هونے کي اجازت دي جائے - میں ایک هی قسم کے حلقه نیابت میں وسیع دائره انتخاب کے حق میں هوں جیسا که مجھے آنریبل محرک کا اراده معلوم هوتا هے "۔

آنریبل سید مهدي شاه—

"حضور والا—میں اُردو میں تقریر کرنے کي اجازت چاهتا هوں "۔

هز آنر پریذیڈنٹ بهادر—

"بهت اچها "۔

آنریبل سید مهدي شاه—

حضور والا—یهه کها گیا هے که اگر یهه قابلیت متعلقه سکونت قائم رکھی گئي تو کسی حلقه نیابت میں قابل آدمی دستیاب نهیں هوسکیگا مگر اس بات کا خیال نهیں رکها گیا که کوئی حلقه نیابت ایسا نهیں هے جس میں ۵۰۰۰ سے کم آدمي هوں-اگر اتني بڑي تعداد میں سے ایک آدمی بهي نهیں مل سکتا تو پھر میرے خیال میں زمینداروں کو اپني نیابت کا کوئي موقع نهیں ملیگا-اسلئے اگر اسبات کي اجازت دے دیجائے که کسي حلقه نیابت کا کوئی آدمي دوسرے حلقه نیابت میں کهڑا هو سکتا" هے تو پھر زمیندار انتخاب کے لئے کهڑے هونے کے قابل نهیں هونگے-میں اس بات پر زور دونگا که وه شخص جو انتخاب کے لئے کهڑا هو ایسا شخص هونا چاهئے جس میں قابلیت متعلقه سکونت پائي جاتي هو اور میں اس ریزولیوشن کے مخالف هوں "۔

آنریبل سر بهرام خان—

آپ نے اُردو میں تقریر کرتے هوئے ریزولیوشن کي مخالفت کي-

آنریبل سردار بهادر گجن سنگھ—

حضور انور—میں نے اس معامله پر بڑي اچھی طرح غور کیا هے اور میرے خیال میں ایک درمیاني راسته بالکل معقول هوگا - ایک طرف تو میں کسي نه کسي قسم کي قابلیت متعلقه سکونت کي بڑے زور سے تائید کرتا هوں اور مجھے ڈر هے که اگر یهه شرط عائد نه کي گئي تو ده یهي آبادي اوس قابل قدر حق کي جو گورنمنٹ برطانیه نے از راه شفقت اوسے عطا فرمایا هے صحیح طور پر قدر شناسي نهیں کرسکینگي-برخلاف اس کے بعض اندیشے بهي هیں جو بے بنیاد نهیں هیں یعني یهه که یهه قابلیت هر ایک حلقه رائے دهندگان تک محدود نهیں هوگي - اس لئے میري یهه رائے هے که ضلع کي سکونت یا بهرحال سکونت اندرون قسمت بالکل کافي سمجهي جاني چاهئے - همیں اس سے آگے جانے کي ضرورت نهیں - جهان تک عملي سیاسیات کا تعلق هے میرے خیال میں یهه کبهي بهي ممکن نهیں هوسکتا که قسمت راولپنڈي یا ملتان کا رهنے والا شخص قسمت جالندهر یا انباله میں کهڑا هونے کا خیال کرے - یهه بهت اغلب هے که قسمت انباله کا کوئي شخص ایک سے زیاده حلقوں میں کهڑا هونا پسند کرے اور اس لئے میرے خیال میں دونوں قسم کي راؤں کا مدعا اس طرح بهت عمده طریق میں پورا هوسکتا هے که دائره انتخاب کو ضلع یا قسمت تک توسیع دیدي جائے اس شرط کے ساتهه میں ریزولیوشن هذا کے حق میں هوں"۔

آنریبل کپتان گوپال سنگھ—

"حضور والا—اس معامله کے متعلق بهت کافي بحث هوچکي هے اور اس پر آنریبل ممبران نے بهت کچهه لے دے کي هے-میں اپنے دوست آنریبل سردار گجن سنگھ صاحب کے ساتهه اس بات میں متفق هوں که دائره انتخاب کو ضلع یا قسمت تک توسیع دیجائے "۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین—

" حضور والا—مین بهي ریزولیوشن كي تائید كرتا هون حلقه جات انتخاب كے اختیار انتخاب كو ایک نہائت چهوٹے سے رقبه تک محدود كرنا اون كے حق مین یقیناً غیر منصفانه هوگا "۔

آنریبل خان بهادر مرزا اكرام الله—

" حضور والا مین بهي اس ریزولیوشن كي تائید كرتا هون۔

آنریبل رائے زاده بهگت رام—

" مین بهي اس ریزولیوشن كے آنریبل محرک سے متفق هون اور اس ریزولیوشن كي تائید كرتا هون "۔

آنریبل مسٹر هیلیفیکس—

" یوئر آنر—مین كونسل هذا كے اون غیر سركاري ممبران كا جنهین یوئر آنر نے سكیم اصلاحات سے متعلقه معاملات پر بحث كرنے مین مدد دینے كے لئے ایک مجلس شوریٰ كي حیثیت سے مقرر كیا هے اوس امداد كے لئے مشكور هون جو اونهون نے مجهے اون طویل مباحثات مین دي هے جو قابلیت متعلقه سكونت كے سوال پر هوئین۔ مجلس شوریٰ كے اختلاف رائے اور اس سوال كي اهمیت كو مد نظر ركهتے هوئے اس سوال پر كونسل مین بحث كرنا حق بجانب هے۔

" دو پهلوؤن سے اس سوال پر غور كرنا چاهئے۔ پهلے یهه كه آیا قابلیت متعلقه سكونت ضروري بهي هے اور دوسرے یهه كه اگر اس كي ضرورت ثابت هو جائے تو اسے كس طریق پر عائد كرنا چاهئے۔ مجهے معلوم هوتا هے كه اوس آنریبل ممبر نے جنهون نے اس ریزولیوشن كي تحریک كي هے۔ ان دونون پهلوؤن كو كافي طور پر واضح نهین كیا۔ بهر حال اونهون نے قابلیت متعلقه سكونت كے عائد كرنے كي ضرورت كے متعلق قابلیت مذكور كي مخالفت ایک با دل ناخواسته پیرائه مین كي هے اور عملي طور پر اونهون نے اس قابلیت كو منظور كر لیا هے۔ دوسرے آنریبل ممبر جنهون نے اس ریزولیوشن كي تائید مین تقریرین كي هین اس سے ایک قدم اور آگے گئے لیكن آنریبل محرک اور آنریبل رائے بهادر چوهدري لال چند اس بات پر متفق تهے كه دیهي حلقه جات نیابت كے لئے همین صرف ایسے انتخاب كنندگان كو اُمیدوار بننے كي اجازت دیني چاهئے جن مین دیهي قابلیتین دیهي رقبه مین سكونتي مكان كي ملكیت كي شكل مین پائي جاتي هون۔ اوس مسوده قاعده كے الفاظ مین جو قابلیت متعلقه سكونت كي تعریف كے لئے وضع كیا گیا هے اور اون كے الفاظ مین صرف رقبه كا هي فرق هے۔

" ریزولیوشن كے دیگر تائید كنندگان آنریبل محرک سے بهي آگے بڑه گئے ان كي یهه خواهش تهي كه كوئي قابلیت متعلقه سكونت هوني هي نهین چاهئے۔ اس دلیل سے كسي شخص كو انكار نهین هوسكتا كه هر حلقه نیابت مین حتے الامكان قابل ترین شخص منتخب هونا چاهئے اور همارے سامنے یهه تمثیل پیش كي گئي تهي كه جس طرح مقدمه چلانے كے لئے ایک عمده قانون دان منتخب كیا جاتا هے اسي طرح حلقه جات رائے دهندگان كي نیابت كے لئے قابل ممبر منتخب كئے جانے چاهئین۔ میرے خیال مین اس تمثیل پر نكته چیني كرنے كي مجهے ضرورت نهین كیونكه اس مین اس امر كا لحاظ نهین ركها گیا هے كه سیاسي جماعتون اور انتخاب كے تازه ترین هتكهنڈون كے ذریعه حلقه جات انتخاب كو خاص خاص ممبر منتخب كرنے كے لئے مجبور كیا جاسكتا هے۔ اگر قابلیت متعلقه جائداد نه ركهي گئي تو دیهي رائے دهندگان جیسي نا تجربه كار اور منتشر جماعتین با قاعده سیاسي جماعتون كے رحم پر هونگي جو پهلے هي سے دیهي نشستون پر قبضه كرنے كي تدبیرین سوچ رهي هین اسي سلسله مین مین اخبار ٹریبیون مورخه ۲۹ فروري مین سے ایک رپورٹ كا اقتباس پڑه كر آپ صاحبان كو سناتا هون جو اوس لیكچر سے لي گئي هے جو پروفیسر رچي رام ساهني صاحب نے امرتسر مین دیا تها پروفیسر مذكور نے كها كه " آئنده كچه سالون كے لئے یعني جب تک دیهي تعلیم مین كچه ترقي نه هو جائے كونسلون مین شهرون كے زیاده ترقي یافته اشخاص بهیجے جانے چاهئین "۔

اون کے ہم خیال اشخاص کی یہہ رائے ہے کہ صرف شہري ہي سیاسیات مین حصہ لینے کے قابل ہین اسکا جواب یہہ ہے کہ دیہی حلقہ جات انتخاب نے پہلے بہی ہماري کونسلون مین ایسے ممبر بہیجے ہوئے ہین جو یہان کام کرنے کے ہر طرح سے اہل ہین-اور جون جون وقت گذرتا جائیگا دیہہ حلقہ جات نیابت مین قابلیت رکہنے والے اشخاص کی تعداد مین بہي اضافہ ہوتا جائیگا-شہري حلقہ جات انتخاب اور دیہي حلقہ جات انتخاب کے درمیان کسی قسم کی کش مکش جیسا کہ آنریبل ممبر نے کہا ہے ہونے کا کوئی سوال نہین ہے-سوال تو یہہ ہے کہ ممبر مین صرف قابلیت ہی نہین ہونی چاہئے بلکہ اوسے اون لوگون کے ساتہہ جنکي وہ نیابت کر رہا ہو اشتراک مفاد بہي ہونا چاہئے اون مختلف آرائے کا ذکر بہي کیا گیا ہے جو لارڈ سوتہہ بورو کی کمیٹی اور دیگر اصحاب نے ظاہر کی ہین-اسی سلسلہ مین مین ہز اکسیلنسي حضور وائیسرائے اور معلی القاب صاحب نبیر کبیر وزیر ہند کي رپورٹ دربارہ آئیندہ اصلاحات ہند کے فقرہ ۸۴ کا ایک حصہ آپ صاحبان کو پڑہکر سنانا چاہتا ہون-اس فقرہ مین اونہون نے موجودہ وقت تک کے انتخابات کی تاریخ پر بحث کي ہے اور اسطرح فرمایا ہے-

"ان اعداد سے جو نتیجہ نکالا جاسکتا ہے وہ یہہ ہے کہ اون حلقہ جات نیابت مین جن مین عامتہ الناس کي نیابت کی جاتی ہے ایک کے مقابلہ مین کم از کم دو موقع ایسے ہونگے کہ قانون دان ہی منتخب کیا جائیگا-سیاسیات مین قانون دان کا اقتدار دیگر مقامات مین نیابتي انسٹي ٹیوشنون کی ایک خصوصیت ہے-اور یہہ ظاہر ہے کہ نیابتی گورنمنٹ کا فن جسکا زیادہ تر تعلق وضع قوانین سے ہے اور جو زیادہ تر دلکش تقریر کے ذریعہ چلایا جاتا ہے ہر حالت مین قانون دان کو ایک خاص فائدہ بہم پہنچیگا-ہندوستان مین یہہ حالات اسوجہ سے نمایان ہوجاتے ہین کہ یہان تعلیم یافتہ جماعتون کے لئے کاروبار کا میدان اب تک بہت محدود رہا ہے-وہ جماعت جو فارغ ہونے کے علاوہ تعلیم یافتہ بہی ہے بہت چہوٹي سي ہے-ساتہہ ہي اسکے ایک ہی پیشہ کے آدمیون کا اسقدر زیادہ سیاسي اقتدار عام لوگون کے مفاد کے خلاف ہے اور یہہ اسوجہ سے نہین ہے کہ ہم ایک معزز پیشہ کے اصحاب کے ساتہہ کسي قسم کي دشمني رکہتے ہین یا کونسل مین انکي اہمیت کی قدرشناسي نہین کرتے کہ ہم نے یہہ تجویز کیا ہے کہ جدید حلقہ نیابت کے قائم کرنے مین ایک اہم بات جو یاد رکہنے کے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ دیگر جماعتون اور پیشون کے اصحاب کو کونسل مین نشستون کي کافي تعداد مل جائے-یہہ اسی طرح ممکن ہے کہ دیہي نشستون کے لئے بعض خاص قابلیتین تجویز کي جائین"-

" دیہی رائے ابہی اتني منضبط نہین ہوئي کہ وہ اپنی شنوائی کراسکے لیکن میرے خیال مین جب وہ منضبط ہوجائیگی اور جب وہ اس قابل ہوجائیگی کہ وہ اپني شنوائي کراسکے تو جماعت مذکور جہان شہریون کی اون خدمات کا جو اونہون نے اسکے فائدہ کے لئے سرانجام دین اعتراف کریگی وہان اس نتیجہ کی بہی دلی تائید کریگی کہ اوسکے مفاد کی بہترین نمائندگی اوسکي اپنی جماعت کے افراد ہی کرسکتے ہین مجھے اس بات کا یقین نہین ہے کہ وہ قابلیتین جو ایک ممبر کے لئے ضروری ہین صرف ہمارے شہری حلقہ جات نیابت کے ۱۵ لاکہہ شہریون ہی مین پائی جاسکتی ہین-میرا یقین ہے کہ وہ اون ایک کروڑ اور اسي لاکہہ اشخاص مین بہي پائی جاتی ہین جو دیہی رقبہ جات انتخاب مین شامل ہین کونسل ہذا کو یہہ بتا دینا بہي میرے لئے ضروري ہے کہ ہمارے دیہي سربرآوردہ اصحاب مین بہت سے ممتاز اور قابل اشخاص بہي ہین جنکي تعداد بڑہ رہي ہے قابلیت متعلقہ سکونت کے خلاف ایک بڑي دلیل یہہ ہے کہ قابل اشخاص اتنے زیادہ نہین ہین جن مین سے ہمین وہ تعداد ممبران مل سکے جسکي ہمین ضرورت ہے-اب دیہي حلقہ جات رائے دہندگان کی تعداد صرف ۴۸ ہوگي اور میرے خیال مین ہم وثوق کے ساتہہ یہہ اُمید کرسکتے ہیں کہ دیہي آبادي قابل آدمیون کي یہہ تعداد ہمین بہم پہنچاسکیگي-خاص کر جبکہ کونسل ہذا مین اردو کے بیش از پیش استعمال کے ساتہہ عہدہ ممبري کے لئے انگریزی کا علم ضروري نہین رہیگا-ہمین صرف قابلیت کي ضرورت ہي نہین بلکہ مقامي علم اور عملي دیہي تجربہ کي بہي ضرورت ہے وہ شہري جو اصل مین دیہات کے رہنے والے ہین اون مین بہي یہہ باتین نہین پائي جاتین اور میرے خیال مین جس طرح مجھہ ایک انگریز کو جس نے اپني تمام زندگي ہندوستان مین گذاری ہے انگلستان مین لوگ انگریزي سیاسیات کا نمائندہ منظور نہین کرینگے اسیطرح دیہي رائے دہندگان ہرگز اسبات کو قبول نہین کرینگے کہ شہري لوگ دیہي مقامات کي ضروریات کي نمائندگي کرین-

" آنریبل دیوان بہادر دولت رائے نے لارڈ سوتھہ بورو کمیٹی کی رپورٹ سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا ھے۔آپ صاحبان کو اس سے معلوم ہوگا که کمیٹی مذکور اصولاً قابلیت متعلقه سکونت کے عاید کئے جانے کے مخالف تھی لیکن اس کے عائد کئے جانے کے حق میں عملی دلائل اتنے زیادہ تھے که کمیٹی کو اسکی سفارش کرنی پڑی۔میرے خیال میں قابلیت متعلقه سکونت کے حق میں اس سے بڑھ کر اور کوئی دلیل نہیں ہوسکتی اسی قسم کی ایک دلیل گورنمنٹ ھند نے بھی پیش کی اگرچه جو دلائل اوس نے دی ھیں اون میں سے ایک دلیل عجیب قسم کی ھے۔گورنمنٹ ھند کا بیان ھے " که هم نے کمیٹی کی تجاویز کو منظور کرنے کا فیصله کرایا ھے کیونکه ہمارے خیال میں قابلیت متعلقه سکونت پر مصر ہونا کارگر نہیں ہوگا "۔ لیکن میرے خیال میں ہمارے پاس ایک ایسی تعریف ھے جو بہر حال ایسے عرصه کے لئے کارگر ہوگی جسمین دیہی رائے دهندگان کو سیاسیات میں حصه لینے کا موقعه مل جائیگا پارلیمنٹ کے مباحثات کا ذکر کیا گیا ھے لیکن اون کی کوئی نقل میرے پاس نہیں پہونچی - میں خیال کرتا ہوں که اون الفاظ کیطرف اشاره کرتے ہوئے جو پارلیمنٹری جائنٹ کمیٹی نے کہے تھے یہه بیان کر دینا کافی ہوگا که ان میں بھی اونہیں امور کو مد نظر رکھا گیا تھا جنکی بناء پر لارڈ سوتھه بورو کی کمیٹی اور گورنمنٹ ھند نے اپنی سفارشات کی تھیں۔

" اصلاحات کا صحیح اثر تو صرف مستقبل ھی ظاہر کر سکتا ھے لیکن میں صوبه هذا کو اس بات پر مبارک دیتا ہوں که اوسکے پاس غلط راسته پر چلنے کے خلاف ایک بچاؤ کی صورت ھے اور وہ صورت اون لوگوں کی مقامی واقفیت ھے جن کے ھاتھه میں کونسل هذا میں اون کے معاملات کی باگ ڈور ھے اس سے صوبه کو حقیقی مقامی حکومت خود اختیاری حاصل ہو جائیگی قابلیت متعلقه جائداد مدبرون۔قانون دانوں یا کسی یا کسی دیگر جماعت کی مخالفت کے لئے نہیں رکھی گئی گورنمنٹ کی نه تو کوئی اپنی خاص جماعت ھے اور نه ھی کسی جماعت یا کسی جماعت کے افراد سے اوس کا کوئی تعلق ھے گورنمنٹ کی پالیسی موتجان مرنج پالیسی ھے قابلیت متعلقه سکونت کو کم از کم چند ابتدائی کونسلوں کے لئے جو ضروری خیال کیا جاتا ھے تو اوسکی صرف یہی وجه ھے که اگر دیہی حلقه جات انتخاب میں اپنی نمائندگی کے لئے دیہی لوگ منتخب کرنے کی اھمیت کا خیال پیدا ہو جائے تو اونکو اپنا وجود قائم رکھنے کا موقع دیا جائے دیہی انتخاب کنندگان جس قسم کے سیاسی خیال کے ممبر کو بھیجنا چاہیں بھیجیں - لیکن ان لوگوں کو عملی مقامی تجربه ضرور حاصل ہونا چاھئے کیونکه ہمارا منشاء یہه ھے که ان لوگوں کو ملک کی جدید سیاسی زندگی میں حصه لینے کے قابل بنایا جائے نه یہه که دیہی منتخب کنندگان اپنے فرائض اور ذمه واریوں کا تمام بوجھه بس دوسروں پر ھی ڈالدیں۔

" اب میں اوس طریق کے سوال کو لیتا ہوں جس میں یہه قابلیت متعلقه سکونت عائد ہونی چاھئے سکونت کی کوئی ایسی تعریف موجود نہیں ھے جو ہمارے مطلب کے موافق ہو اور جو تعریف هم تجویز کرتے ھیں وہ بالکل واضح معلوم ہوتی ھے اور ناجائز طور پر محدود نہیں ھے اور کم از کم کچھه عرصه تک کے لئے اوس سے گریز نہیں کیا جاسکتا۔

واقعی سکونت به حیثیت تعریف کے معقول نہیں ھے۔ ان سوالات سے که آیا کوئی شخص کسی جگه واقعی طور پر رہتا ھے یا نہیں اور وہ کتنے عرصه کے لئے وہاں رہا ھے متضاد شہادت کا دروازہ کھل جاتا ھے مزید بر آن واقعی سکونت کی صورتوں میں انتہا سے زیادہ محدود ہوگی جیسا که رائے بہادر پنڈت جواہر لعل نے بیان کیا ھے کمیٹی مشورہ دهنده نے کئی تعریفوں پر بھی بحث کی۔ ان میں سے ایک جدی جائداد کا قبضه تھا هم نے اسے مسترد کردیا کیونکه یہه انتہا سے زیادہ محدود تھی خاص کر نہری نوآبادیات جیسے رقبوں میں جہاں کئی صورتوں میں ابھی جدی جائداد حاصل نہیں کی گئی هم آخیر میں ایک تعریف پر پہنچے جو اس تجویز پر مبنی تھی جو ابتدا میں کمیٹی مشورہ دهنده نے کی تھی - پہلے اجلاس میں کمیٹی رائے دهندہ نے یہه تجویز پیش کی تھی که قابلیت متعلقه سکونت یہه ہونی چاھئے که امیدوار حلقه رائے دهندگان میں جائے سکونت رکھتا ہو جس کے لئے وہ کھڑا ہوا ہو۔ مگر یہه تعریف بہت ھی وسیع تھی اور آخر کار الفاظ " سکونتی مکان " ثبت کئے - اس تعریف کا یہه مطلب ھے که امیدوار رجسٹرار رائے دهندگان کے مرتب ہونے کی تاریخ سے پیشتر چار برس تک اس سکونتی مکان پر قابض رہ چکا ہو اور تاریخ مذکور سے ما قبل ایک سال کے عرصه میں کرایه پر نه دے چکا ہو۔ ان چار سالوں میں دو انتخاب ہونگے - کونسل هذا کی زندگی چار سال ہوگی اور چار

سال ختم ہونے سے پہلے دو انتخابات ہوچکے ہونگے - پس ہم نے ایک ایسی تعریف سوچی ہے جس سے بہر حال دو انتخابات کے لئے گریز نہیں کیا جاسکیگا ممکن ہے کہ اس کا حل تیسرے انتخاب سے پہلے سوچا جا سکے - لیکن دو کونسلوں کی زندگی اس بات کے لئے کافی عرصہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ اس میں سیاسی آرائے کی تمام جماعتوں کو اپنے آپ کو صوبہ میں منضبط کرنے کا موقع مل جائے - اس کے بعد یہہ ممکن ہوسکتا ہے کہ قابلیت متعلقہ سکونت کو ترک کر دیا جائے کیونکہ دیہی مفاد جن کی خاطر یہہ اب خاص طور پر ضروری خیال کی جاتی ہے غالباً اپنے آپ کو سنبھالنے کے قابل ہوجائینگے - یہہ شرط کہ مکان ایک سال تک کرایہ کے لئے نہ دیا گیا ہو موجودہ حالات میں اس بات کو ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ مکان واقعی اُمیدوار کا اپنا مکان ہے جس میں اوس کا عیال رہتا ہے اور نیز یہہ کہ اوس حلقہ نیابت میں جس میں کوئی اُمیدوار کھڑا ہوا ہو لوگوں کو اس کے اور اس کے خاندان کے متعلق کچھ حالات معلوم ہوجائینگے - مجوزہ تعریف اتنی مضبوط نہیں ہے جتنی کے لارڈ ساؤتھ بورو کی کمیٹی کے بعض ممبروں کے خیال میں ہونی چاہئے تھی لیکن یہہ ایک عملی تعریف ہے - اس کی تعمیل کا ثبوت یا عدم ثبوت آسان امر ہے - اور یہہ اس امر کے متعلق اطمینان کے لئے کافی ہے کہ انتخاب کنندگان اُمید وار سے واقفیت رکھتے ہیں اور کہ اُمیدوار کو کچھ مقامی واقفیت حاصل ہے - یہہ نہ تو تکلیف دہ ہے اور نہ ناجائز طور پر محدود ہے - اوس رقبہ پر جس میں یہہ تعریف عاید ہونی چاہئے کمیٹی مشورہ دہندہ نے کامل غور کیا تھا - آنریبل خان بہادر فضل حسین نے تجویز کیا ہے کہ رقبہ صوبہ ہونا چاہئے مگر اس سے تو عملی طور پر قابلیت متعلقہ سکونت کو بالکل الوداع کہنی پڑیگی - اور اگر جو کچھ حاصل کرنا مقصود ہے وہ حاصل کرنا ہے (یعنی یہہ کہ اُمیدوار کو مقامی واقفیت اور حلقہ رائے دہندگان کا تجربہ حاصل ہو اور حلقہ رائے دہندگان کو اُمیدوار کے حالات معلوم ہوں) تو چھوٹے سے چھوٹا رقبہ جس پر یہہ عاید ہو ڈویژن ہونا چاہئے - ہم نے اس کے ڈویژنوں - ضلعوں اور حلقہ جات نیابت پر عاید کئے جانے پر غور کیا تھا - مسودہ میں آخر کار یہہ طے ہوا ہے کہ حلقہ رائے دہندگان کو ایسا رقبہ مقرر کرنا چاہئے جس پر یہہ عاید ہو - آنریبل ممبر عملی طور پر اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اوس چھوٹے سے چھوٹے رقبہ میں بھی جس میں یہہ عاید کی جاسکتی ہے انتخاب اُمیدواران کے لئے کافی طور پر وسیع میدان ہوگا اور آنریبل سید مہدی شاہ صاحب نے کونسل کو اس بات کی اطلاع دی ہے کہ عملی طور پر غالباً ہر ایک حلقہ رائے دہندگان میں پانچ یا چھ ہزار منتخب کنندگان ہونگے جن میں اُمیدوار انتخاب کئے جا سکتے ہیں - آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند ہر امر کا یاس انگیز پہلو لینے والے ہیں - لیکن مجھے اعتماد ہے کہ کونسل ھذا اون کے اس خیال کی تائید نہیں کریگی کہ اوس حلقہ رائے دہندگان کو جس میں پانچ یا چھ ہزار منتخب کنندگان ہوں ان منتخب کنندگان میں سے ایک آدمی ایسا نہیں ملیگا جو اس کونسل کا ممبر بننے کے قابل ہو - اس خیال سے کہ اس طرح حلقہ رائے دہندگان کو ایک ممبر مل سکتا ہے مجھے اوس صورت میں بھی اس تعریف کے عاید کرنے کے رقبہ میں توسیع کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی جب کہ صرف ایک ہی ضلع اور حلقہ جات رائے دہندگان میں تقسیم کیا جائے - چونکہ گورنمنٹ کا یہہ اعتقاد ہے کہ یہہ تعریف ایسے ممبروں کے حاصل کرنے کے لئے جن کو مقامی مفاد کا خیال ہو اور جو مقامی حالات سے واقف ہوں کارگر ہوگی اور اس سے نہ تو میدان انتخاب ناجائز طور پر محدود ہوجائیگا اور نہ ہی یہہ حلقہ جات رائے دہندگان کو ایسے ممبروں سے محروم کر دیگی جو کافی طور پر اونکا حق نیابت ادا کر سکیں اس لئے وہ قابلیت متعلقہ سکونت پر اڑی ہوئی ہے -

آنریبل مسٹر فضل حسین -

" میں یہہ دیکھ کر بہت خوش ہوں کہ اس ریزولیوشن نے یہہ ثابت کردیا ہے کہ ممبر صاحبان واقعی اس معاملہ میں بڑی گہری دلچسپی لے رہے ہیں اگرچہ آج صبح جب میں نے مسودہ نو آبادی کی ترمیمات کی تحریک کی تو مجھے معلوم ہوا کہ جہاں تک غریب آباد کاروں کا تعلق ہے اونکی طرف کوئی زیادہ توجہ نہیں کی گئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اصلاحات کے معاملہ میں بہت زیادہ دلچسپی ظاہر کی جارہی ہے - اُس اصلی ریزولیوشن کے متعلق جس سے فی الحال کونسل کا تعلق ہے میں چند ایک ایسی نمایاں باتیں دیکھتا ہوں جن کے متعلق میرے اور آنریبل ممبر باہتمام مضمون کے درمیان کوئی اختلاف رائے نہیں ہے - پہلی بات یہہ ہے کہ ہمیں اس کونسل میں دیہی جماعتوں کے بہت سے نمائندوں کے موجود ہونے کا فائدہ حاصل ہے - آنریبل ممبر باہتمام نے بیان کیا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں کونسل ھذا میں دیہی مفاد کے ایسے اچھے نمائندے آتے رہے ہیں جنہوں نے اونکی

حمایت کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا میرا اون سے اتفاق ہے - دیگر امر میں دیکھتا ہوں کہ اس کونسل میں دیہی مفاد کے کم از کم پانچ نمائندے موجود ہیں جنہیں اس بات کا کامل خیال ہے کہ آئندہ سکیم اصلاحات میں دیہی جماعتوں کے مفاد کو کسی قسم کا نقصان نہ ہو - اس میں کچھ شک نہیں کہ مجھے ان پانچ میں سے ایک ہونے کا فخر حاصل نہیں ہے میں دیکھتا ہوں کہ ان احباب میں سے وہ ممبر جو قسمت راولپنڈی کی ڈسٹرکٹ بورڈوں کی طرف سے منتخب شدہ ہیں میرے ساتھ اس بات میں متفق ہیں کہ دیہی اُمید واروں کی صورت میں میدان انتخاب کو محدود کرنا مناسب نہیں ہے - مزید براں میں یہہ دیکھتا ہوں کہ وسط پنجاب میں وہ آنریبل ممبر جو ڈسٹرکٹ بورڈوں کے نمائندے ہیں (بخشی سوہن لعل) وہ بھی میرے ساتھ متفق ہیں "۔

آنریبل بخشی سوہن لعل—

" میں قسمت جالندھر کا نمائندہ ہوں نہ کہ وسطی پنجاب کا "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

" وہ آنریبل ممبر جو میرے بائیں ہاتھہ پر ہیں وہ بھی میرے ہم نوا ہیں - اس لئے حضور انور پانچ ممبران میں سے صرف ایک صاحب اور وہ بھی جدید نو آبادیات کے نمائندے ایسے ہیں جن کا یقین ہے کہ محدود رقبہ جات مثلاً ضلع کے حصص میں سے بھی نمائندے حاصل ہوسکتے ہیں اون کا یہہ خیال بالکل صحیح ہے کیونکہ صوبہ کا وہ حصہ جس کی نمائندگی کا حق اونہیں حاصل ہے حصۂ نو آبادی ہے جہاں آدمیوں کی کوئی کمی نہیں کیونکہ حقیقت میں وہ ایک ضلع ایک ادنے پیمانے پر سارے کا سارا صوبہ ہے - اس لئے یہہ غیر اغلب ہے کہ صوبہ کے اوس حصہ میں عمدہ آدمیوں کی کمی ہو جس کے وہ نمائندے ہیں - لیکن باقی پنجاب کیا بلحاظ دولت کے اور کیا باعتبار کاروباری معاملات میں کمال رکھنے کے ایسا خوش نصیب نہیں ہے جیسا کہ ضلع لائلپور— اون نقشوں پر نظر ڈالنے سے جو مسٹر ہیلیفیکس نے از راہ کمال شفقت بدیں غرض تیار کئے ہیں کہ ان کی مدد سے ہم ان اصلاحات کے متعلق کسی خاص نتیجہ پر پہنچ سکیں - ظاہر ہوگا کہ لائلپور اکیلا ہی ایک ایسا ضلع ہے جس میں کم از کم ۴۴۰۰۰ رائے دھندگان ہیں - اس سے بڑھ کر ضلع روہتک ہے باقی ضلعوں میں کوئی ضلع ایسا نہیں ہے جس میں رائے دھندگان کی تعداد ۱۲۰۰۰ سے زیادہ ہو - میں یہہ اعداد اس بات کو ثابت کرنے کے لئے دے رہا ہوں کہ فی الحقیقت جو رائے دیہی مفاد کے صرف ایک اکیلے نمائندے نے اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے قائم کی ہے اوس کی وجہ یہہ ہے کہ اونکی حالت نرالی قسم کی ہے اور وہ ایک ایسے ضلع کے نمائندے ہیں جو ہرگز ایسی مثال کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا جس سے باقی پنجاب کا اندازہ لگایا جاسکے - اس لئے میں یہہ کہ سکتا ہوں کہ موجودہ کونسل کے دیہی نمائندے اوس ریزولیوشن کی پوری پوری تائید کرتے ہیں جو میں نے کونسل کے روبرو پیش کیا ہے - اچھے حلقہ جات رائے دھندگان کے مستقبل کے متعلق اونکی رائے کونسل ہذا میں بڑا بھاری وزن رکھتی ہے -

" اب دوسرا معاملہ جس کے متعلق بھی کسی قسم کا تنازعہ نہیں ہے وہ اشتراک مفاد کا سوال ہے - امیں ہرگز یہہ رائے نہیں دونگا کہ دیہی حلقہ رائے دھندگان کی نیابت کے لئے کوئی نمائندہ کرائے لیلیا جائے (اگر مجھے یہہ الفاظ کہنے کی اجازت دیجائے) اس قسم کا آدمی بالکل بے کار ہوگا - میں آنریبل مسٹر ہیلیفیکس سے بالکل متفق ہوں ضرورت اس بات کی ہے کہ نمائندہ کو اوس حلقہ رائے دھندگان کا خیال ہونا چاہئے جن کی نمائندگی وہ کرنا چاہتا ہے - اور یہہ صرف ایسی صورت میں ممکن ہوسکتا ہے جبکہ لازمی طور پر اوس شخص کے اغراض و مقاصد بھی وہی ہوں جو اوس دیہی حلقہ رائے دھندگان کے ہوں - اور میرے خیال میں یہہ بات اوس حلقہ رائے دھندگان کی بہترین تشفی کے مطابق اوس صورت میں ہوسکتی ہے جبکہ وہ اوس حلقہ رائے دھندگان میں گہری دلچسپی لیتا ہو - مثلاً میں نہیں سمجھہ سکتا کہ وہ آدمی جو کسی دیہی حلقہ نیابت میں بہت سی اراضی رکھتا ہو کس طرح دیہی جماعتوں کے مفاد کے خلاف چل سکتا ہے اگر اوسے اون کی نیابت کا موقع دیا جائے - تو اس کے یہہ معنے ہونگے کہ ہر ایسا شخص جو بہت سی زمین کا مالک ہو (اور بہت ایسے غیر دیہاتی شخص موجود ہیں جو بہت سے رقبہ جات کے مالک ہیں اور دیہاتی رقبہ میں رائے دھندگان بھی ہیں) وہ کمیٹی مشاورت کے مرتب کردہ مسودہ قواعد کے بموجب اگر اوس کے پاس دیہی رقبہ میں کوئی سکونتی مکان نہ ہو تو وہ دیہی حلقہ نیابت کا

نمائندہ نہین هوسکتا۔لہذا جو قاعدہ یا ضابطہ تجویز کیا گیا ہے اوسکی رو سے وہ شخص مستثنی نہین هوتے جو غالباً وراثت کے ذریعہ دیہی رؤساء یا دیہی اشخاص نہین ہین گو وہ اراضی خود حاصل کرکے ایسے رؤساء یا اشخاص بن گئے ہین اور جن کے مفاد اراضیات کی ملکیت کے باعث زیادہ تر دیہی ہین۔اسلئے موجودہ ضابطہ کی رو سے وہ مستثنی نہین هوتے۔هم مین سے بعض کا یہہ خیال ہے (اور مین اون مین سے نہین هون) کہ اونہین مستثنی کردینا چاهئے لیکن موجودہ ضابطہ کی رو سے وہ مستثنی نہین هوسکتے اور اسلئے همین معاملہ کے اس پہلو پر غور کرنے کی ضرورت نہین۔سچ تو یہہ ہے کہ آنریبل ممبر باهتمام کی تقریر کو سنتے هوئے مین یہہ معلوم نہین کرسکا کہ آیا هم واقعی ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے هین۔ اونہون نے کمال مہربانی کرکے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ بہت سے ممبر دیہی اور شہری مفاد کو نمایان طور پر ایک دوسرے سے الگ رکھنا چاهتے هین یہی بات سوتہہ برو کمیٹی نے کی ہے۔کونسل کے ممبرون کی کوئی خواهش نہین ہے کہ اونہین آپس مین ملادیا جائے۔ بہر حال همارے خیال مین وہ وقت نہین رہا جبکہ هر ایک اس قسم کا خیال کرتا۔

ایسا کرنے کے بعد حضور والا کیا یہہ عجیب بات نہین ہے کہ انتخاب کو دو خاص رقبون کے اندر محدود نہ کرنے کے بارہ مین ایسا کلی اتفاق رائے هو؟ شہری رقبہ بھی موجود ہے۔دیہی رقبہ بھی موجود ہے۔ان دو رقبون کے اندر جسقدر زیادہ آزادی دیجا سکے دینی چاهئے اس غرض سے نہین کہ موزون آدمی منتخب کئے جائین بلکہ اس غرض سے کہ نہایت هی موزون آدمی جو صوبہ هذا ان رقبہ جات مین سے بہم سکتا ہے منتخب کئے جائین۔ مین ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے انکار نہین کرسکتا کہ اگر آپ انتخابی حلقہ نیابت کو نہ صرف اضلاع بلکہ تحصیلون کے حلقہ جات رائے دهندگان تک محدود کردین تو پھر بھی پنجاب موزون آدمی پیدا کرسکتا ہے۔لیکن یہی سارا کام نہین ہے جو واضعان قانون کا مقصد ہے یا جسکی وہ کوشش کرتے هین۔بلکہ اون کی کوشش تو یہہ ہے کہ نہایت هی موزون آدمی جو ان خاص مفاد کی نیابت کے لئے مل سکین منتخب کئے جائین۔ اور مین دعوے سے کہتا هون کہ نہایت موزون آدمی نہین مل سکتے اگر اس قسم کی بندش عائد کی گئی۔مین آنریبل ممبر کی تقریر کے اوس حصہ کے متعلق کچھہ نہین کہنا چاهتا جس مین وہ قانون دان اشخاص کے سوا دوسرے لوگون کو اصلاحات مین موقعہ دینے کے متعلق رپورٹ اصلاحات کے واضعان کے خیالات کی ترجمانی کر رہے تھے۔مین خود یہہ چاهتا هون کہ هر ایک شخص کو خواہ وہ قانون دان هو یا نہ هو ایسا موقع دیا جائے۔لیکن کوئی ایسا ڈھنگ ضرور ہے کہ اس جماعت کے لوگ معاشرتی اور مدنی ترقی کے کام مین کسی نہ کسی طرح اون قواعد کو بالائے طاق رکھدیتے هین جو اون کے داخلہ کے بر خلاف بنائے جاتے هین ۔ مین نہین جانتا وہ یہہ کس طرح کرتے هین لیکن اب تک اون سے پیچھا چھڑانے کا کوئی کامیاب طریقہ معلوم نہین هوسکا اور مجھے یقین ہے کہ یہہ اسی طرح هوتا چلاجائیگا اسلئے کوئی ضرورت نہین کہ اس معاملہ پر زیادہ بحث کی جائے لیکن مین بالکل صاف طور پر یہہ کہدینا چاهتا هون کہ جس بات پر لوگ زور دے رہے هین اور جو کچھہ کہ وہ نکتہ چینی کر رہے هین وہ یہہ ہے کہ چونکہ اوس قسم کی کونسل جو اصلاحات نے مہیا کی ہے نا گزیر ہے۔اسلئے کونسل کو ان معنون مین ایک دیہی کونسل بنانے کی کوئی کوشش نہین کرنی چاهئے کہ وہ نا قابل اور محتاج بن جائے ۔ کونسل مین شہری نمائندے بڑی موجود هونگے اور دیہی بھی۔ضرورت اس بات کی ہے کہ دیہی نمائندے حتی المقدور نہایت عمدہ هون۔اور یہہ قابل افسوس امر هوگا اگر مجوزہ قیود کی وجہ سے نکتہ چینون کو یہہ کہنے کا موقع مل گیا کہ " اگر قیود عائد نہ کی جاتین تو دیہی آدمی بھی اچھے شہری نمائندون کے پہلو بہ پہلو امتیاز حاصل کرنے کے قابل هوجائے "۔ مین اس خیال سے بالکل متفق هون کہ مقامی واقفیت یعنی اوس حلقہ رائے دهندگان کی مقامی واقفیت ۔ سکی نمائندگی مطلوب هو ضروری ہے ۔ لیکن حضور والا ان دنون مین جبکہ سفر ریل گاڑی کے ذریعہ یا آئندہ ممکن ہے کہ هوائی جہازون کے ذریعہ فی الفور طے هوتا ہے کسی مقام کو وہ اهمیت حاصل نہین ہے جو چند سال پہلے تھی مقامی واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہہ ضروری نہین ہے کہ کوئی شخص واقعی گاؤن مین رہے۔ممکن ہے کہ وہ اشخاص جو اپنے دیہاتیون کے معاملات کو دیکھنے یا اون مین گہری دلچسپی لینے کے عادی نہ هون اسقدر واقفیت نہ رکھتے هون جتنی کہ کوئی باهر کا شخص۔اسلئے میرے خیال مین یہہ ضروری نہین ہے کہ مقامی واقفیت سے یہی مراد هو کہ کوئی شخص اوس خاص مقام مین فی الواقع سکونت رکھتا هو۔مزید برآن مسٹر هیلیفکس نے کہا ہے کہ سکونت کے متعلق هم نے کوئی بہت سخت شرط عائد نہین کی ہے۔یعنی یہہ کہ اُمیدوار کے پاس مکان ضرور هونا چاهئے اگرچہ یہہ ضروری نہین ہے کہ وہ اس مین رهتا هو۔اب یقیناً یہہ بات ممکن ہے

کہ کسي شخص کے پاس ایک مکان یا بہت سے مکانات ہوں اور پندرہ یا بیس سال میں اوس نے کبھي ایک دفعہ بھي اپنے مکانوں کي شکل تک نہ دیکھی ہو اور اوس جگہہ کے مقامي حالات سے مطلق واقف نہ ہو۔

اسلئے میرے خیال میں اس امر کا کوئي انتظام نہیں کیا گیا۔جہاں تک کہ اس سوال کا تعلق ہے کہ آیا رہائشي قابلیت ضروری بھي ہے۔ہم کوئي ایسي بات نہیں کررہے جس سے رپورٹ اور ایکٹ کے واضعان کي خواہشات کسي طرح پائمال ہوتي ہوں۔جو کچھہ ہم چاہتے ہیں وہ یہہ ہے کہ یہہ سخت نہیں ہوني چاہئے اسے اس طریق میں نافذ العمل نہیں کرنا چاہئے جس سے دیہی جماعتوں کے بہترین مفاد کو نقصان پہنچے۔

" اس سوال کا جواب دینے کے بعد اب دوسرا معاملہ قابلیت کے متعلق ہے۔میرا جواب نہایت سادہ سا ہے۔جب کوئي آدمي یہہ ثابت کردے کہ وہ اس لحاظ سے دیہي آدمي ہے کہ اوس کے پاس رائے بھي ہے اور وہ مکان بھي ہے جو بروئے ضوابط اوس کے پاس ہونا چاہئے اور درآں حالیکہ دیہي انتخاب کے لئے قابل انتخاب ہونے کي مہر بھی اوس کے نام ثبت ہوجائے تو پرچي انتخاب پر یہہ مہر ثبت ہونے کے بعد جس حلقہ رائے دہندہ سے وہ کھڑا ہونا چاہے اوسے اجازت حاصل ہوني چاہئے اور اگر اوس حلقہ رائے دہندگان میں جس میں وہ منتخب ہونا چاہتا ہو وہ اپنے رسوخ اور اوس حلقہ کي واقفیت کے متعلق غلطي کرتا ہو تو اس بات کو وہ خود اچھي طرح سمجھہ سکتا ہے۔اوسکو کبھي منتخب کئے جانے کا موقع ھی نہیں مل سکیگا۔ مزید برآں یہہ کہنا کہ اوسے صرف ڈویژن تک توسیع دي جائے نہ کہ تمام صوبہ میں۔میرے خیال میں یہہ کافي نہیں ہے عملي طور پر بہت کم صورتیں ایسي واقع ہونگي جن میں کوئي شخص اُمید واري کے لئے کھڑا ہونے کے واسطے اپنے ڈویژن سے باہر جائیگا۔اسلئے میں اس بات پر زور دیتا ہوں کہ بہر حال وہ اصول جو ایک عمدہ اصول ہے اور جس کے متعلق انسان کو یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ عملي طور پر ایک وسیع اصول ہوگا جس سے کسی شخص کے مفاد کو نقصان نہیں پہنچیگا۔ایسے اصول کو تسلیم کرنے میں کوئي ہرج نہیں ہے "۔

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر ـــ

" آنریبل ممبر کا وقت ختم ہوگیا ہے "۔

آنریبل میاں فضل حسین ـــ

" بہت اچھا حضور والا ـــ میں ابھي اپني تقریر کو ختم کردونگا۔اسلئے جب آپ اس قاعدہ کو وضع کرتے وقت آپ اسے ڈویژن تک توسیع دینے لگے ہیں تو میں یہہ تجویز پیش کرونگا کہ اسے تمام صوبہ پر توسیع دي جائے۔

یہہ ریزولیوشن کونسل کے روبرو پیش ہوکر مسترد ہوگیا۔

آنریبل مسٹر فضل حسین نے کہا کہ مخالف اور موافق آرائے لی جائیں جو حسب ذیل ہیں :ـــ

موافق (۱۰)

آنریبل چوہدري لعل چند۔
آنریبل پنڈت جواہر لعل۔
آنریبل مسٹر پاول۔
آنریبل بخشي سوہن لعل۔
آنریبل ملک محمد امین خان۔
آنریبل سید راجن شاہ۔
آنریبل مسٹر فضل حسین۔
آنریبل مرزا اکرام اللہ خان۔
آنریبل دیوان دولت رائے۔
آنریبل رائے زادہ بھگت رام۔

مخالف (۱۵)

آنریبل مسٹر فرنچ۔
آنریبل مسٹر رائٹ۔
آنریبل کپتان گوپال سنگھ
آنریبل مسٹر مینارڈ۔
آنریبل مسٹر کیمبس۔
آنریبل سردار گجن سنگھ
آنریبل سید مہدي شاہ۔
آنریبل سر بہرام خان۔
آنریبل مسٹر وڈ۔
آنریبل مسٹر والر۔
آنریبل مسٹر ٹونز ینڈ۔
آنریبل مسٹر ہیلیفیکس۔
آنریبل مسٹر جوزفسن
آنریبل کرنل ڈیڈس۔
آنریبل مسٹر فیگن۔

لہذا ریزولیوشن مسترد قرار دیا گیا۔

اوس ضلع کو جسکے دو نمائندے ہون ایک حلقہ رائے دہندگان بنانے کے متعلق ریزلیوشن۔

آنریبل مسٹر فضل حسین۔

"حضور والا دوسرا ریزولیوشن جو میرے نام درج ہے حسب ذیل ہے:—

"کہ کونسل ہذا ہز آنر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ پنجاب کی اصلاح یافتہ کونسل واضع آئین و قوانین کے لئے انتخاب کے متعلقہ قواعد مین اوس ضلع کو جسے کونسل مین دو نمایندے منتخب کرنے کا حق حاصل ہو نمایندے بھیجنے کی غرض سے ایک حلقہ نیابت بنا دینا چاہئے"۔

اس ریزولیوشن کو کونسل کے روبرو پیش کرنے کی یہہ وجہ تھی کہ کمیٹی مشاورت مین بحث کرتے ہوئے ہم ایک مرتبہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ پنجاب مین صرف دو ضلع ایسے ہین جنہین دو نمایندے بھیجنے کا حق حاصل ہے۔ ایک روہتک اور دوسرا لائل پور۔ روہتک کے متعلق تو یہہ فیصلہ ہوا تہا کہ یہہ ایسے ممبر منتخب کرسکتا ہے جو ایک ہی حلقہ نیابت کی طرف سے بہیجے جائین۔ لائل پور کی صورت مین یہہ فیصلہ کیا گیا تہا کہ بہتر یہہ ہوگا کہ اسے دو حلقہ جات رائے دہندگان مین تقسیم کردیا جائے جن مین سے ہر ایک۔ ایک نمایندہ بہیجے۔ اوسکے بعد پہر ہم اب اکٹھے ہوئے ہین اور آنریبل مسٹر ہیلیفیکس نے مجھے بتایا ہے کہ دونون حلقون کی صورت ایک جیسے اصول سے کام لیا جا رہا ہے یعنی یہہ کہ ستمبر و کمیٹی کے خیالات کے لحاظ سے ہر ایک ضلع دو حلقہ جات رائے دہندگان مین تقسیم کیا جائیگا۔ ان حالات مین مجھے اس ریزولیوشن پر مزید بحث کرنے سے کوئی فائدہ نہین ہوگا اور حضور والا کی اجازت سے مین ریزولیوشن واپس لیتا ہون"۔

ہز آنر صاحب بہادر کی اجازت سے ریزولیوشن واپس لے لیا گیا۔

ریزولیوشن دربارہ اس امر کے کہ ہر ایک حلقہ انتخاب کے لئے کونسل مین دو مسلمان نمائندے بہیجنے انتظام کیا جائے۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

"اب مین تیسرے ریزولیوشن کو لیتا ہون جو میرے نام درج ہے ـ ریزولیوشن کی عبارت حسب ذیل ہے:—

"کہ کونسل ہذا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ اون قواعد مین جو کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب مین مسلمان مالکان اراضی کے دو نمائندے بہیجنے کے حلقہ جات انتخاب کے نظام ترکیبی پر حاوی ہین اس بات کا انتظام کیا جاوے کہ یا تو ایک حلقہ انتخاب دو ممبر بہیجے یا ایسے دو حلقہ جات انتخاب کا انتظام کیا جاوے جن مین رائے دہندگان کی تعداد تقریباً یکسان ہو یا ہر دو مین لوگون کی یکسان تعداد کی نمائندگی کرین"۔

مجھے یقین ہے کہ کونسل اس امر سے آگاہ ہے کہ سکیم مین مالکان اراضی کے کم از کم چار نمائندون کا انتظام کیا گیا ہے ـ کمیٹی مشاورت مین بہی مالکان اراضی کے چار نمائندے رکھے گئے ہین ـ مالکان اراضی کے یہہ نمائندے عام دیہی نمائندون یا مسلمان دیہی نمائندون سے علیحدہ ہین ـ قومی بناء کے مطابق ان چار نمائندون کی تقسیم اس طرح ہوئی ہے۔ ایک سکھ مالکان اراضی کی نمائندگی کریگا ـ ایک عام مالکان اور دو مسلمان مالکان اراضی کی نمائندگی کرینگے۔ مسلمان مالکان اراضی کے دو مسلمان نمائندون کے متعلق جو تجویز کمیٹی مشاورت کی طرف سے پیش کی گئی ہے یہہ ہے کہ ان مالکان اراضی کے دو نمائندون مین سے ایک کو ضلع ڈیرہ غازیخان کے تمندار منتخب کرین اور کہ مالکان اراضی کے دیگر نمائندے تمام پنجاب کی طرف سے منتخب کئے جائین جن مین ڈیرہ غازیخان بہی شامل ہوگا"۔

آنریبل مسٹر ہیلیفیکس —

"نہین۔ ڈیرہ غازیخان شامل نہین ہے"۔

رجسٹرڈ لاہور ایل ۹۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

جلد ۸] لاہور — ۲ - اپریل (مجریہ ۹ - اپریل) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [نمبر ۱۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اُس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
حصار	حصار	۱۷۱۶۲	۸	۵	۱۳	۱۶	۱۱	۵	...	...	...	۶	...	۵	...	۵	۹	...	۵	۳۰
	ہانسی	۱۳۵۷۶	۳	۹	۱۲	۵	۳	۲	...	...	...	۱	۲	۱	...	۱	۲	...	۲	۳۲
	بھوانی	۳۱۱۰۰	نقشہ نہیں آیا																	
	سرسہ	۱۳۶۲۹	۳	۸	۱۱	۷	۲	۵	...	۱	...	۳	۱	۱	...	۲	...	۲	۲	۳۹
روہتک	روہتک	۱۹۸۶۲	۴	۶	۱۰	۹	۵	۴	...	...	...	۵	۱	۱	...	۲	۱	...	۱	۲۶
	جھجر	۱۰۶۱۷	۱	۵	۶	۷	۳	۳	...	...	...	۱	...	۳	...	۲	...	۱	۱	۳۰

۲ ان ۴ ن ۴ ن

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۵	۴	۹	۵	۳	۲	...	...	...	۲	...	۲	...	۱	۲	۱	۳	۳۹	۲۲
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...		۷	۴	۱۱	۷	۳	۴	...	...	...	۲	۱	۳	...	۱	...	۱	۱	۲۳	۱۵
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۳	۸	۲۱	۱۳	۸	۵	...	...	...	۵	...	۲	...	۶	۳	۱	۵	۵۲	۲۲
۱۰	کرنال ...	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۲	۱۱	۶	۴	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۴	۲	...	۲	۴۵	۲۴
۱۱	کرنال ...	پانی پت ...	۲۹۳۴۴	۱۷	۱۹	۳۶	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۸	۵	۶	۱۱	۷۱	۲۸
۲	کرنال ...	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۱	۱	۲	۵	۲	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۳	۱	۲	۳	۱۰	۲۴
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۹	۷	۱۶	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۹	...	۳	...	۱	۲	۳	۵	۳۴	۲۰
۱۴	انبالہ ...	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۳	۸	۱۱	۱۰	۷	۳	...	...	...	۷	...	...	...	۳	...	...	...	۳۸	۴۴
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۶	۷	۱۳	۸	۶	۲	...	...	...	۲	...	۵	۱	...	۳	...	۳	۳۰	۱۴
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۴۳۵۴	۱۵	۲۴	۳۹	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۴	۱	۱۳	...	...	۷	۲	۹	۳۷	۱۷
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۵۱۲	۱۷	۱۶	۳۳	۲۸	۱۵	۱۳	...	...	...	۹	۱	۹	۱	۱۱	۵	۲	۷	۳۰	۲۴
۱۸	لودھیانہ	جگراؤں ...	۱۵۰۴۹	۶	۵	۱۱	۶	۲	۴	...	...	...	۱	...	۲	...	۳	۱	...	۱	۳۸	۲۱
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۴۴۹۷۸	۹	۱۳	۲۲	۵	۳	۲	...	...	...	۲	۱	۲	...	...	...	۱	۱	۳۶	۱۰
۲۰	فیروزپور	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۴	۴	۸	۵	۴	۱	...	...	...	۳	...	۲	...	...	۳	...	۳	۳۸	۱۴
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۹	۶۱	۱۲۰	۸۶	۵۱	۳۵	...	...	...	۴۶	۳	۲۵	۱	۱۱	۱۰	۷	۱۷	۳۰	۲۱
۲۲	لاہور	قصور ...	۲۴۷۸۳	۷	۴	۱۱	۱۴	۸	۶	...	۱	...	۴	۳	...	...	۶	۳	۱	۴	۲۳	۱۶
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۴۴۹	۵۰	۵۵	۱۰۵	۷۹	۴۷	۳۲	...	...	...	۳۸	۲	۳۲	—	۷	۱۲	۱۶	۲۸	۳۶	۲۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۰	۱۰	۲۰	۷	۴	۳	...	...	...	۶	...	...	...	۱	...	...	...	۴۰	۱۴
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۶	۱۷	۴۳	۳۲	۱۴	۱۸	...	...	...	۹	...	۱۴	...	۹	۳	۵	۸	۳۶	۲۴
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۸	۱۳	۲۱	۳۳	۱۹	۱۴	...	...	۱۵	۱۳	...	۳	...	۲	۲	۱	۳	۳۸	۱۰
۲۷	گوجرانوالہ	وزیرآباد ...	۱۷۹۴۶	۲	۸	۱۰	۸	۴	۴	...	...	...	۴	...	۳	...	۱	۱	۲	۳	۳۰	۲۴
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۴	۶	۷	۱۳	۱۰	۶	۴	...	...	...	۶	...	۲	...	۲	۲	۱	۳	۳۶	۲۸
۲۹	گجرات	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۵	۸	۷	۱	۶	...	...	...	۴	...	۲	...	۱	...	۱	۱	۳۶	۲۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۴۰۲	۱۰	۴	۱۴	۵	۳	۲	...	...	...	۱	۱	۱	...	۲	...	۱	۱	۳۸	۱۷
۳۱	شاہپور	خوشاب	۱۰۱۵۶	۲	۳	۵	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۲۶	۵
	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۷	۲	۹	۱۳	۷	۶	...	...	۳	۶	...	۱	...	۳	...	۲	۲	۳۸	۵۵
	جہلم ...	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۷	۳	۱۰	۷	۲	۵	...	۱	...	۱	...	۱	...	۴	...	۱	۱	۳۹	۲۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی بمطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: چیچک	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب ...
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۳۲	۱۳	۱۲	۲۵	۳۶	۲۳	۲۳	...	...	...	۲۱	۱	۷	۲	۱۵	۱۵	۱۰	۲۵	۲۸
۳۵	وائل پور ...	وائل پور ...	۱۹۵۷۸	۲	۳	۵	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	۱	...	۱	۱۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۳	۱۲	۲۶	۱۸	۹	۹	...	...	...	۸	۲	...	...	۸	۵	۳	۹	۵۲
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۶	۱۲	۱۸	۱۰	۵		...	...	...	۵	۳	...	...	۲	۵	۱	۶	۶۶
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۷	۲۰	۳۷	۶۰	۳۵	۲۵	...	...	۲۳	۲۲	...	۸	...	۷	۱۰	۳	۱۳	۲۹
		میزان کل ...	۱۱۶۵۴۱۵	۴۰۰	۴۰۵	۸۰۵	۹۳۰	۳۵۱	۲۸۹	...	۳	۳۱	۲۶۷	۲۳	۱۶۶	۵	۱۳۵	۱۱۳	۸۰	۱۹۳	۳۶
	پہاڑی تفریح گاہیں																				
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۱	۱	۲	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۶	...	۲	...	۵	...	...	...	۵
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۳	...	۳	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	..	...	۶۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	..	...	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع میں ۳۷ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۰۵ پیدائشیں (۴۰۰ لڑ
۴۰۵ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۶ ہے اور ۹۳۰ اموات - ۳۵۱ مرد اور ۲۸۹ عو
درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۹ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل
رجسٹر ہوئی:— لاہور میں ۲۱ بمقابلہ ۲۵ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی - امرتسر میں ۳۱ بمقا
کے اور ملتان میں ۳۶ بمقابلہ ۲۷ کے۔

۲۳-اموات طاعون سے ملتان میں واقع ہوئیں۔ ۱۵ گوجرانوالہ میں اور ۳ جہلم میں-۳ اموات چونیاں سے ہوئیں جن میں سے سوبہ قصور اور پتوکی دلخان ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط-آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب،

بھگوان چند
میر مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۴] لاہور ۔ ۲ - اپریل (مجریہ ۹ - اپریل) سنہ ۱۹۲۰ع ۔ یوم جمعہ [جلد ۵۸

حصہ دوم

نو آبادی ہائے پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ مال و زراعت نمبر ۷۷۰۱ - مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع۔

چٹھی نمبر ۲۵۱ - ۳۲۵ - ۲۰ - مورخہ ۹ فروری سنہ ۱۹۲۰ع - منجانب جوائنٹ سیکرٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب جسکے ہمراہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کی آراء متعلقہ نو آبادی ہائے پنجاب بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ع ارسال کی گئی ملاحظہ سے گزری۔

آراء — سال مذکور نو آبادکاران لوار جہلم کے واسطے زرعی خوشحالی کا سال تھا۔ پانی بکثرت تھا اور پیداوار عمدہ ہوئی۔ اور گندم و کپاس سے اعلیٰ قیمت وصول ہوئی۔ رقبہ زیر کاشت کپاس جو نو آبادی میں سب سے بڑی فصل خریف ہوتی ہے سال ماسبق کی فصل سے قریباً ۳۰ فیصدی زیادہ تھی اور اگرچہ فصل ربیع کی تخم ریزی وباء انفلوئنزا کی وجہ سے محدود ہوئی تاہم پختہ شدہ رقبہ میں بیشی ہوئی قلت پیداوار کے باوجود وہ نو جوان گھوڑوں کی پرداخت کے لئے کافی تھا۔ خریدہ شدہ بچھیرے و بچھیریوں کی تعداد ۴۰۴ تھی جو عملی طور پر گذشتہ سال کی تعداد کے برابر ہے۔ گھوڑے پالنے والوں کو نو جوان گھوڑوں کی پرورش و غور و پرداخت کی تلاش کے لئے تنبیہ کی گئی اور سزائیں دی گئیں اور درخت لگانے کی ۲۱ ای صحی۔

شرائط کی خلاف ورزی کی پاداش میں درخت لگانے کے عطیات کو ضبط کر لے اور اوس زمین کو جو کہ اب سڑک درختوں اور فصیلوں کی قائمی کے قابل معلوم ہو ڈسٹرکٹ بورڈ کے پاس منتقل کرنے کے کام کی ابتدا کی گئی۔

۲—بہرتی و دیگر خدمات کے انعامی عطیات کی جگہ ایک صورتوں میں اور طبقہ اعلیٰ کے زمینداروں کے اون بعض عطیات اراضی کی صورت میں جو لوئر باری دوآب پر واقع اراضی کے تبادلہ میں حال میں دئے گئے حقوق مالکانہ انجام کار قابل حصول ہونگے۔ اگرچہ یہ کارروائی اوس عام قاعدہ کے خلاف ہے جس پر نہر لوئر جہلم پر عمل در آمد کیا جاتا ہے۔ تاہم رقبہ جات متعلقہ قلیل ہیں اور اراضی کی عام یکسان حالت پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ رقبہ مشتہرہ کے قصبات نے جو فروغ پا رہے ہیں (باستثنائے پہلوان کے) ترمیقل ایکس اختیار کیا ہے قصبات کی سفید زمین کی فروخت سے اعلیٰ قیمتیں وصول ہوئیں جس کی وجہ یہہ ہے کہ مقابلہ میں بڑی سرگرمی ظاہر کی گئی ہے اور لوگوں میں اپنی افزون دولت کو محفوظ طور پر منافع پر لگانے کی خواہش پائی جاتی ہے۔

۳—نو آبادی اپر چناب ترقی کرنے کے باوجود ابھی تک خوشحالی کے درجہ سے کوسوں دور ہے نو آبادکاران کو نو آبادی کے اوس حصہ میں جسکی آبپاشی صرف خریف میں ہوتی ہے آباد ہونے کے متعلق گورنمنٹ نے جو ترغیب دی ہے اوس میں ضروری کامیابی ہوئی ہے۔ احداث چاہات کے لئے تقاوی رقوم ایک بڑے اور فیاضانہ معیار پر دی گئیں۔ لیکن اس غرض کے واسطے بنگال سے کوئلہ ولانے کے واسطے گاڑیوں کی قلت کی وجہ سے احداث چاہات کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو امید ہے کہ ان شکایات کا بہت جلد انسداد ہو جائیگا اور کسیقدر صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی اس تجویز سے احداث چاہات کا کام بسرعت تکمیل پا سکیگا جو اونہون نے اون دو ٹہیکہ داروں کو اراضی عطا کرنے کے بارہ میں پیش کی ہے جنہوں نے اسکے عوض میں تخفیف شدہ نرخوں میں اینٹیں مہیا کرنا منظور کر لیا ہے۔

۴—گذشتہ سال جو یہہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ نو آبادی اپر چناب کا وہ حصہ جو ضلع لائل پور میں واقع ہے صرف برائے نام نو آبادی ہے اب بھی درست ہے۔ جہلم کے مایوس شدہ معطی الیہم اچھے نو آباد کار ثابت نہیں ہوئے نہ ہی اون کو اچھی قسم کے مزارعہ مل سکے ہیں۔ مزروعہ رقبہ میں خفیف اضافہ ہوگیا ہے لیکن مکانات تعمیر کرنے میں بدستور وہی بے اعتنائی ظاہر کی جا رہی ہے امید ہے کہ شیخوپورہ کے جدید ضلع کے انضباط سے جو ایک ڈپٹی کمشنر کے اہتمام میں ہوگا اور جو اپنے اہتمام کے حصہ پر توجہ دے سکیگا اور ضلع مذکور میں لائل پور کے علاقہ مذکور کو شامل کر دینے سے کل نو آبادی کو فائدہ پہونچیگا نہر ہذا پر پانی کے ناکافی ہونے کا جو مرقع کہڑا کیا گیا ہے وہ بلا شبہ صاحب چیف انجینیر کی توجہ کا مستحق ہے اور اوس پر بلا شبہ توجہ مبذول کی جائیگی۔

۵—نو آبادی لوئر باری دوآب میں سال مذکور ایک حقیقی ترقی کا سال رہا ہے۔ کل کاشت شدہ رقبہ ۵۴۰۷۵۷ ایکڑ سے بڑھ کر ۹۳۲۸۹۸ ایکڑ ہو گیا اور ناکام فصلات کی فیصدی مستقل طور پر تقسیم شدہ اراضی پر ۱۰ سے کم ہوکر ۹ سے کم رہ گئی۔ اور عارضی کاشت کے لئے دی ہوئی اراضی پر ۲۵ سے کم ہو کر ۱۶ رہ گئی۔ امریکہ کی کپاس کی روزافزوں مقبولیت حیرت انگیز ہے یعنی اس جنس کے زیر کاشت رقبہ میں ۱۹۲۸۷۵ ایکڑ دو سال کے اندر دوگنا ہوگیا ہے۔ یہہ ممکن ہے کہ اس کی شناخت میں فی الواقع کوئی مشکل پیش آتی ہے اور کہ دیسی کپاس صرف خانگی استعمال کے لئے ہی پسند کی جائیگی۔ لیکن یہہ عجیب بات ہے کہ گندم نمبر ۱۱ پنجاب اسی طرح صرف برآمد کی غرض سے کاشت کی جاتی ہے اور خانگی مصرف کے لحاظ سے ناقابل ہضم خیال کی جاتی ہے۔ گندم مذکور باہر سے آئی ہوئی یا کوئی نئی قسم کی نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اوس کو اکواو مکب پاتو نسق نے اون اقسام سے علیحدہ کر کے محفوظ کر دیا تھا جو فیروزپور اور اس کے متعلقہ اقطاع میں از بس عام طور پر کاشت کی جاتی ہے۔ آبپاشی کا انتظام تسلی بخش تھا اور اگرچہ فصل ربیع کی تخم ریزی میں وبا انفلوئنزا کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہوئی تھی اور موسمی بارش خریف میں نہیں ہوئی تھی مگر ہر دو فصلات اچھی ہوئیں۔ عارضی کاشت کو جس کی اگرچہ اس کے منافع کے واسطے اشتیاق کے ساتھ

خواہش کی جاتی ہے مگر عملہ کے لئے نہایت تکلیف کا باعث ہے سابقہ وجوہات کے باعث نوآبادی کے انتظام میں بندوبست خاص اہمیت رہی ہے کیونکہ انڈین سولجرز بورڈ نے حال میں یہ اعلان کیا ہے کہ خلاف توقع وہ جو ۵ سال کی موسم خزاں کی تخم ریزی کی پہلی ملتوی معطل الیوم کی نہر سے نہیں پہنچا نہیں کر سکینگے۔ دوسرے اونٹ اون مختلف رقبہ جات کی قسم بندی کا کام انجام دیا گیا ہے جو اب بھی کاشت کیلئے ناقابل استفادہ ہے اور مالکانہ کی ایک روپیہ کی قدیم یکساں شرح کی بجائے جو مستقل تقسیم شدہ اراضی کیطرح وہاں جاری تھی - ۲ روپیہ سے ۱۶ روپیہ فی ایکڑ تک مالکانہ کا طریق رائج کیا گیا ہے - اس تبدیلی سے محاصل میں بہت بڑا اضافہ ہو جائیگا۔

ناقابل سوایت زمین موسومہ بارا اراضی کی اصلاح کے علمی تحقیقات وتجربات وائل پور کی لیبوریٹریوں اور کہوڑہ اسٹیشن کے اراڈیگ اراضی پر زرعی کیمسٹ کے زیر ہدایت اس وقت انجام دئے جا رہے ہیں لیکن ابھی سے یہ بتانا بہت قبل از وقت ہے کہ اراضی مذکور کو سرسبز و زرخیز بنانے کے کام میں کس قدر کامیابی ہو گی - برعکس اسکے ابھی علمی حیثیت میں کار آمد ہو گئے - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر "قابل حیطی اصف عطیات" کے متعلق مسٹر بیز لے کی عاقلانہ تجویز کے نتائج کا دلچسپی سے انتظار کرینگے جس کا مقصد یہ ہے کہ اون کے لئے کم قابل اصلاح اراضی کے پٹہ داروں کو اس امر کی ترغیب دی جائے کہ وہ بہتر قسم کی اراضی کے چند عمدہ قطعات سے انتہائی فائدہ اٹھانے کی بجائے (جیسا کہ گذشتہ زمانہ میں اکثر ہوتا رہا ہے) یا کل عطا شدہ کہاتہ کیلئے مقررہ مقدار پانی کو دیگر مقامات میں واقع عمدہ اراضی کی حد سے زیادہ آبپاشی کیلئے استعمال کرنے کی بجائے پٹہ کے کل رقبہ کو کاشت کرنے و اوسکی حیثیت بڑھانے کے کام پر توجہ مبذول کریں اس تجربہ کا دائرہ اثر فی الحال ۱۰۰۰۰-ایکڑ تک محدود رکھا گیا ہے-

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے رائے بہادر گنگا رام سی-آئی-ای کو اوس اراضی مرتفع کے قطعات کا پٹہ سات سال کے لئے عطا کرنا منظور کیا ہے جو سردست تین سال کے عرصہ کے لئے پٹہ پر اون کے پاس موجود ہے اور اوس کے ساتھ اس قسم کے دیگر قطعات کا پٹہ اوسی قدر عرصہ کے لئے اس شرط پر دینا منظور کیا ہے کہ وہ اون سب قطعات کو ہائیڈرو الیکٹرک (پانی کے ذریعہ قوت بجلی پیدا کرنے کی تجویز) کی طاقت سے جو نہر کی کلوں سے پیدا ہوتی ہے کاشت کریں-اس تجویز سے اون بہت سے علیحدہ سکیم کے ذریعہ پانی نکالنے کی کلوں کی قائمی کی ضرورت نہیں رہیگی جنکی بابت خیال ہے کہ اون کو گورنمنٹ فائدہ کے ساتھ جاری نہیں رکھ سکتی تاوقتیکہ اون کے چلانے کے واسطے لگان یا شرح آب میں اضافہ نہ کرے-اگر اسکیم مذکور مکمل ہوگئی تو گورنمنٹ پٹہ کی میعاد کے ختم ہونے پر کل کلوں پر اپنا حق بازگشت محفوظ رکھیگی-

۸-نوآبادی کی زندگی کی خوشحالی دن بدن ترقی کر رہی ہے-دیہات میں احداث چاہ کے کام میں ترقی کی جا رہی ہے-جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہ دیکھکر خوش ہیں کہ سال زیر رپورٹ کے دوران میں ۲۵ جدید پرائمری مدارس جاری کئے گئے-اور کہ نوآبادی میں ۲۳ جدید ڈاکخانے اور ۳ ٹیلیگراف آفس کہولنے کی تجویز زیر غور ہے-جھنگ وطانے روڈ و میاں چنوں اور خانیوال میں تین اسپتال بنانے کے کام میں ترقی کی گئی ہے-لیکن سفری شفا خانے جاری کرنے کی تجویز کی طرف جو (معلوم ہوتا ہے کہ) منظور کی گئی تھی لیکن جس میں جنگ کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہوگئی تھی ڈسٹرکٹ بورڈوں کی توجہ مکرر مبذول کی جاتی ہے-

۹-قصبات کی مفید زمین کی فروخت سے حاصل شدہ قیمتیں ایسی ہی قابل ذکر ہیں جیسی کہ زرعی اراضی کی قیمتیں قابل ذکر ہیں-جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے نوآبادی کی جملہ منڈیوں کا حال میں ملاحظہ کیا ہے اور جناب ممدوح پر تعمیر شدہ عمارتوں کی عمدگی کا اور اوس خوشحالی کا بڑا اچھا اثر ہوا ہے جو نوآبادی میں پائی جاتی ہے-جناب ممدوح جڑانوالہ کی حالت سے مایوس نہیں ہیں اور جناب ممدوح کو معلوم ہوا ہے کہ سال زیر رپورٹ کے اختتام سے جو نیلام منعقد ہوئی ہے اوس سے نہایت ہی حوصلہ افزا قیمتیں وصول ہوئیں-کارک ولی (ویری خط) پر اور میاں چنوں آف سلسلہ ترقی کی اصلاح کا انتظام صاحب ایجنٹ ارتھ ویسٹرن ریلوے نے حال میں منظور کیا ہے-

۱۰—جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے ساتھہ اسبارہ میں متفق ہیں کہ عملہ نو آبادی کو جلدی تخفیف کرنے کے کوئی آثار موجود نہیں ہیں-اور انہوں نے نومبر سنہ ۱۹۲۳ع تک اسکو قائم رکھنے کی منظوری طلب کی ہے-مسٹر بیزلے نے اپنے فرائض کی انجام دہی میں بڑی قابلیت اور محنت کا ثبوت دیا ہے اور سر ایڈورڈ میکلیگن بہادر کو افسوس ہے کہ اوس نو آبادی کو جسکو اسبارہ میں سال میں بدقسمتی سے اکثر تبدیلیوں کا منہہ دیکھنا پڑا ہے-مسٹر بیزلے کی سرگرمی اور تجربہ کے فوائد سے محروم ہونا پڑا ہے-جناب ممدوح خان صاحب محمد دین (جو نیز نو آبادی سے علیحدہ ہوگئے ہیں) اور خان صاحب رجب علی و لالہ دھارو لال اور باقی ماندہ عملہ کی حسن کارگذاری کا بھی اعتراف فرماتے ہیں-

---

حکم—حکم ہوا کہ آرائے مذکور رپورٹ کے ہمراہ طبع کرکے متداول کی جاویں-نیز یہہ کہ وہ پنجاب گزٹ میں شائع کی جاویں اور کہ صاحبان فنانشل کمشنر بہادر و صاحب چیف انجینیر تعمیرات آبپاشی پنجاب و صاحب ایجنٹ نارتھہ ویسٹرن ریلوے و صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کی خدمت میں ارسال کی جاویں اور رپورٹ کی نقول کی حسب معمول تعداد کے ساتھہ گورنمنٹ ہند کے صیغہ مال و زراعت میں ارسال کی جاویں-

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط—اے جوزف

ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب-

مطبوعہ و مشتہرہ بزمانہ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

آنریبل مسٹر فضل حسین—

" بہت اچھا دیگر نمائندے تمام پنجاب کی طرف سے منتخب کئے جائینگے جس میں ڈیرہ غازیخان شامل نہیں ہوگا۔میں کہونگا که امر واقع تو یہه ہے که ضلع ڈیرہ غازیخان میں اوس حلقه رائے دھندگان کے لئے بہت کم رائے دینے والے ہونگے - اور ضلع ڈیرہ غازیخان کے تمنداروں کی تعداد ہی بالکل تہوڑی سی ہے - اس میں شک نہیں که یہه کچھ چندان خوش آئند نہیں ہے کیونکه تمنداروں کی تعداد ایک درجن سے کم ہے اور اس سے زیادہ نہیں - عملی طور پر اس کا یہه مطلب ہے که مالکان اراضی کے دو نمائندوں میں سے ایک کو ایسے دس یا بارہ آدمی منتخب کرینگے جو ایک ضلع ڈیرہ غازیخان میں رہتے ہیں اور باقی کے تقریباً ایک ہزار رائے دھندگان کی طرف سے منتخب کئے جائینگے جو تمام پنجاب میں پھیلے ہوئے ہونگے - بادی النظر میں یہه بات اون وجوہات کی بناء پر حق بجانب معلوم نہیں ہوتی جو ایسی نیابت کے لئے بخوبی روشن ہیں - یا بالفاظ دیگر منتخب کنندگان کی تعداد بہت ہی تہوڑی ہوگی وہ رقبه بہی جس کی یہه منتخب کنندگان نیابت کرتے ہیں پنجاب کے مقابله میں بالکل ناکافی ہوگا - جہان تک دولت یا مالی پہلو کا تعلق ہے اس میں بہی جو کچھ اونہیں دیا جارہا ہے وہ نا مناسب ہے تو پھر اس کی صرف ایک ہی وجه ہوسکتی ہے اور وہ خاص سیاسی حقوق ہیں اور حقیقت میں کمیٹی مشاورت کی بحث کے دوران میں صرف یہی ایک وجه تہی جس کی بناء پر اسے حق بجانب قرار دیا جارہا تہا - سچ تو یہه ہے که اگر مجھے اس بات کا یقین ہوجاتا که اس وجه کی بناء پر اسے حق بجانب قرار دینا کافی ہے تو یہه ریزولیوشن کبھی کونسل میں پیش نه ہوتا - میں جانتا ہوں که مسلمان عام طورپر اس تقسیم کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جارہا اور یہه دوسری وجه ہے که کیوں میں نے اس ریزولیوشن کو کونسل کے روبرو پیش کیا ہے۔

" وہ وجوہات جنکی بناء پر اس کی مخالفت کی گئی ہے چار ہیں جو میں نے بیان کردی ہیں منتخب کنندگان کی تعداد۔وہ رقبه جس کی وہ نمائندگی کرتے ہیں اون کے حلقه کی یا مالی استطاعت اور اون کے حلقه کی آبادی۔علاوہ ازیں کہا جاتا ہے که تعلیم کے لحاظ سے بہی ڈیرہ غازیخان کی حالت ایسی نہیں ہے که اوس ضلع کو خاص رعایتیں عطا کی جائیں۔پھر چھٹی وجه یہه ہے که اون تمام حلقه جات رائے دھندگان میں جو مسلم دیہی نمائندے بھیجینگے ڈیرہ غازیخان ایک ایسا حلقه رائے دھندگان ہے جس میں رائے دھندگان تعداد میں دو ہزار سے کم ہیں۔میرے خیال میں اون کی تعداد تقریباً ۱۷۰۰ ہے اور اس کے مقابله میں جیسا که میں نے بیان کیا ہے لائل پور میں ۱۲۰۰۰ رائے دینے والے ہیں۔مگر اونکا نمائندہ ایک ہوگا۔اور ڈیرہ غازیخان میں صرف ۱۷۰۰ کو ایک نمائندہ بھیجنے کا حق عطا کیا جارہا ہے۔اس کی وجه که کیوں یہه منظور کیا گیا یہه ہے که اگرچه رائے دھندگان صرف ۱۷۰۰ ہیں تاہم آبادی بہت زیادہ ہے اور ضلع کی تقسیم بلحاظ علاقه کی گئی ہے اور ضلع کو سرحدی ضلع ہونے کی اہمیت بہی حاصل ہے یہه خصوصیتیں اونہیں اسباب کا حقدار ٹھہراتی ہیں که اون کے ساتھه کوئی خاص سلوک کیا جائے۔پھر اس خاص سلوک کے علاوہ شہری نیابت میں بہی اون کا حصه ہے۔لہذا اس خاص دیہی نیابت اور اوس جائز حصه کے علاوہ جو اونہیں شہری نیابت میں دیا گیا ہے کسی طرح جائز نہیں ہے که تمام صوبه کی حق تلفی کرتے ہوئے مالکان اراضی کے نمائندے منتخب کرنے میں اونہیں اون کے مناسب حصه سے کچھه زیادہ دیا جائے۔

" اب آخری نقطه جس کے متعلق میں نے بحث کرنی ہے وہ سیاسی دلیل ہے جو ضلع ڈیرہ غازیخان کے ساتھه خاص سلوک کرنے کے متعلق پیش کی گئی ہے۔میرے خیال میں اون اصلاحات کے معامله میں جب که مالکان اراضی کی نشستیں تقسیم کی جارہی ہیں اوس وقت تک سیاسی اُمور کو ہرگز کوئی دخل نہیں ہوسکتا جب تک که وہ کسی مشہور و معروف آئینی وجه پر مبنی نه ہوں۔میرے خیال میں یہه امر که تمنداروں کے پاس بہت سا جرگه کا کام ہوتا ہے که اونہیں بیرون پنجاب اور سرحد میں رسوخ حاصل ہے ایسی وجوہات ہیں جنکی بناء پر اونہیں اون نشست ہائے بذریعه نامزدگی میں سے ایک نشست دی جاسکتی ہے جو

گورنمنٹ کے قبضه اختیار میں هیں اون کي خاص حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ذاتی طور پر بڑے زور کے ساتھه یهه کہونگا که گورنمنٹ کے لئے یهه مناسب هوگا که وه ایک ایسي جماعت میں سے جو اپني خصوصیتیں اپنے حقوق اور اپني خاص خوبیاں رکھتي هو ایک تمندار نامزد کرے اور میرے خیال میں میں اس تجویز کے پیش کرنے میں اپنے غیر سرکاري ممبران کونسل کے خیالات کي ترجمانی کر رها هوں۔

میں دیگر ممبران کونسل کے ساتھه اس بات کو محسوس کرتا هوں که تمنداروں کے حقوق عمده هیں اور گورنمنٹ کو چاهئے که وه اون کي قدرداني کرے مگر اوسے اسبات کا خیال رکھنا چاهئے که اون کے حقوق کي قدر داني سے صوبه کے مسلمان مالکان اراضي کے مفاد کي حق تلفي نه هو۔یهه مناسب نہیں هے که مستحق لوگوں کے دوسرے فریق کے حقوق میں کوئي کمي کي جائے۔

"میرے خیال میں اسبات کا ذکر کرنا میرے لئے چھوڑ دیا گیا هے که کل مالکان اراضي رائے دهندگان میں سے جن کي تعداد ۱۷۰۰ هے۔۹۱۷ مسلمان هیں۔۴۱۸ هندو۔اور ۳۴۶ سکھه۔۳۴۶ رائے دهندگان ایک نمائنده بهیجتے هیں۔۴۱۸ رائے دهندگان ایک نمائنده بهیجتے هیں اور جب مسلمانوں تک نوبت پهنچتي هے تو اس سکیم کا یهه مطلب هوگا که ۹۱۷ رائے دهندگان ایک نمائنده بهیجیں جو بادي النظر میں غیر منصفانه هے"۔

آنریبل سید مهدی شاه—

"آپ نے اُردو میں تقریر کرتے ہوئے ضلع ڈیره غازیخان کے تمنداروں کیطرف سے اونکي سیاسي اهمیت اونکے مختلف رسم و رواج۔اونکي طرز معاشرت۔اور اون کي اون قابل قدر خدمات کي بناء پر تائید کي جو اونهوں نے گورنمنٹ کے لئے سر انجام دیں۔

آنریبل نواب سر بهرام خان—

"حضور والا—میں اوس رزولیشن کے متعلق چند ایک لفظ کهنے کے لئے کهڑا هوتا هوں جسکي ابهي تحریک کي گئي هے یهه قابل افسوس امر هے که اسکي تحریک اسوجه سے کي گئي هے که محرک صاحب ضلع ڈیره غازیخان کے لوگوں کي معاشرتي حالت اور بلوچي تمنداروں کي عام حالت سے واقف نہیں هیں۔میرے محترم دوست آنریبل مسٹر هیلیفیکس نے جو هماري قسمت کے کمشنر ره چکے هیں اور ڈیره غازیخان کے تمام حالات سے اچهي طرح واقف هیں ڈیره غازیخان کے بلوچي فرقه کي حالت کو کونسل هذا میں شرح و بسط سے بیان کردیا هے۔جب میر چاکر جو ایک خود مختار بلوچي سردار تها باد شاه همایوں کے همعصر کي حیثیت سے پنجاب میں حکمران تها تو بلوچیوں نے ڈیره غازیخان کو اپني قوت بازو سے فتح کیا۔فرقه تمن کا ایک بڑا حصه ابهي تک پهاڑی قطعه میں رهتا هے جهاں کوئي قانون نافذ نہیں کیا جاسکا۔ضوابط سرحد گذشته ۲۰ سالوں سے بطور ایک انتظامي قانون کے نافذالعمل هے ضلع ڈیره غازیخان میں کوئي سرکاري لشکر نہیں هے اور جو دسته پولیس موجود هے وه بهي بهت تهوڑا هے۔تمندار اپنے فرقه کے لوگوں کے درمیان مناسب انتظام اور امن قائم رکھنے کے علاوه ضلع کے ڈپٹي کمشنر کو مدد دے کر تاج برطانیه سے اپني وفاداري کا ثبوت دیتے هیں۔

سنه ۱۸۵۷ع میں جب سرحدي قبائل مثلاً ماري-بهگٹي-موسی خیل وغیره وغیره اور فرقهٔ تمن کے پهاڑي علاقه نے بغاوت کي تهي تو تمنداروں نے اونهیں قابو میں رکها اور سرحدي علاقوں میں انتظام قائم رکها۔ اوس هنگامه میں کئي سردار اور اونکے آدمي مارے گئے تهے۔

پهر سنه ۱۸۸۰ع میں سوم جنگ افغان کے دوران میں اونهوں نے مجرموں کو حوالے کرنے کے علاوه سرحدي علاقه کو محفوظ رکها اور حال هي کي جنگ عظیم میں رنگروٹ دینے کے علاوه ضلع میں امن قائم رکها اور آفریدیوں اور ماریوں کي شورش کے زمانه میں نمایاں خدمات سر انجام دیں جس کے صله میں گورنمنٹ نے اونهیں انعام اور خطابات مرحمت فرمائے۔

" اسلئے میں حضور والا سے درخواست کرتا ہوں کہ حضور انور گورنمنٹ سے سفارش کریں وہ فرقہ بلوچي کا بھي خیال رکھے جس نے ڈیرہ غازیخاں سے اپنا تعلق منقطع کر لیا ہے اور بلوچستان کو چلے گئے ہیں "۔

" ان وجوہات کي بناء پر میں اس ریزولیوشن کي مخالفت کرتا ہوں "۔

آنریبل بخشی سوہن لعل —

" حضور والا۔ مسلمان مالکان اراضي کي دو نشستوں میں سے دس تمنداروں کو ایک نمایندہ عطا کرنے سے نہ صرف باقي ڈیرہ غازیخاں اپنے رائے دینے کے حق سے محروم ہوجاتا ہے بلکہ جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے تمندار صرف اون مختلف فرقوں کے سردار ہیں جو ضلع ڈیرہ غازیخاں کے تھوڑے سے حصہ میں رہتے ہیں اور صرف اپنے ھي فرقوں کے نمایندے کہے جاسکتے ہیں اور اگر اونہیں کسي نمایندہ کے لئے رائے دیني ہے تو وہ رائے بالواسطہ رائے ہوگي جو آئیني اصلاحات کي جدید سکیم کے اصولوں کے خلاف ہے جنکي رو سے اسبات کي ضرورت ہے کہ رائے براہ راست واسطہ دار اشخاص متعلقہ کي طرف سے آني چاہئے نہ کہ دوسروں کے نمایندوں کي طرف سے۔ اسلئے میں اصولاً اس تجویز کي مخالفت کرتا ہوں اور ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں "۔

حضور والا — ڈیرہ غازیخاں کي نشست تمنداران کے سوال پر غور کرتے ہوئے جو سیاسي وجوہات پر مبني ہے میں تمنداروں کو دو مسلمان مالکان اراضي میں نشست دئے جانے پر اعتراض نہیں کرتا کیونکہ پولیٹیکل وجوہات کے علاوہ اور بھي بہت سي باتیں ہیں جو اسبات کي مقتضي ہیں کہ اونہیں ایک نشست دي جائے۔ کوئي وجہ نہیں کہ ہم کیوں اس نیابت کے اہم سوال پر غور نہ کریں کہ وہ سرحد اور انگریزي علاقہ کے مابین بلوچستان کي سرحد پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اسلئے اسبات کے حق میں ہوں کہ اونہیں ایک علیحدہ نشست دي جائے "۔

آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ —

حضور والا۔ ڈیرہ غازیخاں کی نشست تمنداروں کے سوال پر غور کرتے ہوئے جو سیاسي وجوہات پر مبني ہے میں تمنداروں کو دو مسلمان مالکان اراضي میں نشست دئے جانے پر اعتراض نہیں کرتا کیونکہ پولٹیکل وجوہات کے علاوہ اور بھي بہت سي باتیں ہیں جو اسبات کی مقتضي ہیں کہ اونہیں ایک نشست دی جائے۔ کوئي وجہ نہیں کہ ہم کیوں اس نہایت اہم سوال پر غور نہ کریں کہ وہ سرحد اور انگریزي علاقہ کے مابین بلوچستان کي سرحد پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اسلئے اسبات کے حق میں ہوں کہ اونہیں ایک علیحدہ نشست دي جائے "۔

آنریبل رائے بہادر دیوان دولت رائے —

یورآنر — میں اس ریزولیوشن کي بڑے زور سے تائید کرتا ہوں۔ ہم سکیم اصلاحات اور حلقہ انتخاب کي اصلاح کے مقابلہ پر اور حلقہ انتخاب کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق عطا کرنے کے مقابلہ پر بحث کر رہے ہیں۔ یقیناً ڈیرہ غازیخاں کے دس یا بارہ آدمي کو یہہ حق تمام و کمال طور پر حاصل نہیں ہے میں سرداروں اور تمنداروں کی اون خدمات کی پوري طرح قدر شناسی کرتا ہوں جن کا بالفعل ذکر کیا گیا ہے اور اس مشکل کا واحد حل صرف وھي تجویز ہے جو آنریبل محرک نے اسپارہ میں پیش کي ہے کہ گورنمنٹ از راہ مہرباني کسی ایک سردار یا تمندار کو ایک اسامي کے لئے نامزد کردے۔ کسي ایسے سردار کو جو لفظ نیابت کے حقیقي معنوں میں صرف بارہ آدمیوں کی نمائندگی کرتا ہو یا جسکو صرف بارہ آدمي منتخب کریں کونسل میں نشست دینے سے حلقہ جات انتخاب کي بنیاد تک اثر پہنچیگا اور وہ جو انہیں انتخاب کے منافي ہوگا ان الفاظ کے ساتھہ میں اس ریزولیوشن کي تائید کرتا ہوں۔

آنریبل مسٹر ہیلیفیکس —

" جناب والا کي یہہ تجویز کہ ایک اسامي ایسي رکھي جائے جو ڈیرہ غازیخاں کے تمنداروں سے پر کي جائے کونسل ھذا کے ان غیر سرکاري ممبروں کے جو اصلاحات کے متعلق مشیر کار کمیٹي میں شامل ہیں کمیٹي مذکور کے ابتدائي اجلاس سے کچھہ عرصہ پہلے گوش گذار کي گئي تھي۔ ایک معقول عرصہ تک اس پر کوئي اعتراض نہیں ہوا۔ حال ھی میں اس تجویز کے متعلق مشیر کار کمیٹي میں پوري بحث ہوئي تھي اور

ممبرون كي جو اس مين موجود تهے زيادہ تعداد اس كے حق مين تهي۔بہ حال اگر غير سركاري ممبرون مين واقعي بهت سخت احساس پايا جاتا هے تو اس كا واجب طور پر خيال كيا جائيگا۔

" يهه آسامي اس قسم كے لوگون كي نيابت كے لئے تهي جنكے سپرد هماري سرحد كي خاص ذمہ داريان هين۔اس مين شك نهين كه هر چهوٹي جماعت نيابت كي أميد نهين ركهه سكتي۔مثلاً اس مضمون كي درخواست كه شملہ اور كلو كے پهاڑي لوگون كي طرف سے ايك عليحدہ ممبر هو قدرتي طور پر نامنظور كردي جائيگي۔مگر بلوچون كا معاملہ خاص الخاص هے۔بات در اصل يهه هے كه بلوچي قوم كے حالات عام طور پر اچهي طرح سے معلوم نهين اور يهي وجه هے كه تمندارون كو ايك ممبر كے منتخب كرنے كي اجازت دينے كي تجويز كي كسيقدر مخالفت كي جاتي هے۔جيسا كه آنريبل سر بهرام خان نے ابهي آپكو بتايا هے كه تمندار تواريخي لحاظ سے اهميت ركهتے هين پنجاب كے ساتهه انكا مستقل تعلق مير چا كركے زمانہ سے شروع هوتا هے جو ايك مشهور و معروف بلوچ رئيس اور شهنشاہ همايون كا رفيق تها اور اسكے ساتهه دهلي گيا تها جهان سے پنجاب كي طرف واپسي پر بمقام ستگهرہ اس كا انتقال هوا جهان اسكي قبر ابهي تك موجود هے۔مير چا كركے زمانہ سے ليكر ابتك بلوچون كا اس حصہ ملك مين جس مين كه يهه اب رهتے هين بڑا بهاري اقتدار هے اور تمندار ان كے نه صرف سركردگان هين بلكه مالكان اراضي بهي هين۔بلوچ ڈيرہ غازيخان كے رقبے كے بهت بڑے حصہ كے مالك هين۔نيز وہ اوس بڑے حصہ ملك كے مالك بهي هين جو ڈيرہ غازيخان اور بلوچستان كي سرحدون كے درميان واقع هے۔بلوچ تمندار اور انكے قريبي رشتہ دار نهر لوئر باري دوآب پر بڑي بڑي اراضيات كے قابض بهي هين بهت سے چهوٹے چهوٹے بلوچ مالكان اراضي هين مگر تمنداران بڑے بڑے مالكان اراضي هين اور اگر لوگون كي كوئي ايسي جماعت هے جو ان شرائط كو پورا كرتي هے جنكے روسے متفقہ پارليمنٹري كميٹي كا ارادہ تها كه بڑے بڑے مالكان اراضي كيلئے ايك آسامي مخصوص كردي جائے تو وہ تمندارون هي كي جماعت هے۔تمندارون مين بڑے بڑے ممتاز آدمي پيدا هوئے هين مگر اس سوال كے متعلق بحث كرتے هوئے مجهے گذشتہ زمانہ كي تواريخ كے بيان كرنے كي ضرورت نهين يهه ظاهر كرنے كے لئے كه بلوچ تمن كس قسم كے آدمي پيدا كرسكتے هين ميرے خيال مين كونسل كے روبرو سر امام بخش خان مزاري كا نام لينا هي كافي هوگا جس نے اپنے لئے دانائي۔قابليت۔سچائي اور وفاداري كي ايسي شهرت قائم كي جو پنجاب بهر مين پهيلي اور جس نے نا بينا هونے كے با وجود اپنے علاقہ كے لوگون اور اپني سركار كي قيمتي خدمات انجام دينے مين اپني عمر كا طويل حصہ صرف كرديا ۔ آج كونسل هذا مين هم اوس كے لڑكے آنريبل نواب سر بهرام خان كو موجود پاتے هين جو اپنے باپ كے نقش قدم پر چلے هين ان كي پخته رائے اصابت علم اور وسيع تجربہ سے نه صرف كونسل هذا اور پنجاب كے أمور عامہ مين هي عام طور پر فائدہ اُٹهايا گيا هے۔بلكه سندہ اور بلوچستان كے حكام نے بهي متواتر استفادہ كيا هے (تالياں) پنجاب كے بڑے بڑے مالكان اراضي نے بلوچ تمندارون كي آهميت تسليم كي هے ۔ آنريبل نواب سر بهرام خان پنجاب چيفس ايسوسي ايشن كے پريذيڈنٹ رهے هين اور اب تك بهي وائس پريذيڈنٹ هين۔

" تمنداران اپنے قبيلون كے اصلي حكمران هين اور اون كے فرائض منصبي ان كي قابليتون اور ذمہ داريون كے احساس كو وسيع كرتے هين۔مزيد بران يهه حقيقي طور پر اپنے قبيلون كے نمائندے هين۔بلوچون كي معاشرتي رسومات ايسي هين كه تمندارون اور ان كے قبيلون كے درميان گهرا رابطہ اتحاد قائم رهنا ضروري هے۔رسم و رواج كے مطابق تمندارون كے لئے ضروري هوتا هے كه وہ كوئي أهم كام كرنے سے پيشتر اپنے بڑے بڑے آدميون يا مقدمون سے مشورہ كرين ۔ مزيد برآن مهمان نوازي بلوچون كي لازمي رسم هے اور اس مهمان نوازي سے جو ايك تمندار كو اپنے تمن كے آدميون كي كرني پڑتي هے وہ ان دونون كے درميان گهرا تعلق هے۔مزيد برآن تمندارون كو جهان اپنے اپنے تمنون كا اندروني نظم و نسق قائم ركهنا پڑتا هے وهان ساتهه هي اس كے وہ ڈيرہ غازيخان مين امن و امان كے قائم ركهنے كا بڑا ضروري ذريعہ هين۔پنجاب بهر مين صرف يهي ضلع هے جسمين ضابطہ جرائم سرحدي كا اعلان حقيقي آهميت ركهتا هے اور وہ جرگے جو ضوابط مذكور كے تابع كام كرتے هين بهت اچها كام كرتے هين۔ان جرگون كي حسن كارگذاري كي وجه يهه هوتي هے كه ان كے سامنے تمندارون كے جرگہ اور جرگہ رؤسا كي مثال موجود هوتي هے ۔اگر كونسل هذا كے آنريبل ممبرون كو بهي اس جرگہ كو كام كرتے هوئے ديكهنے اور انكے فيصلہ جات كو وزن كرنے كے اس طرح مواقع ملتے جسطرح مجهے ملے هين تو اسكي قدر و قيمت كے متعلق انكي بهي ايسي هي اعلے رائے هوتي جيسي كه ميري هے۔جرگہ صرف ڈيرہ غازيخان كے متعلق كام نهين كرتا بلكه عملي طور پر همارے پاس صرف يهي

ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعہ سے ہم اس پہاڑی علاقہ میں امن و امان قائم رکھتے ہیں جو ڈیرہ غازیخان اور بلوچستان کے درمیان واقع ہے مزید برآن جرگہ مذکور کے آہم ترین فرائض میں سے ایک فرض یہہ بھی ہے کہ اسکو دوسرے صوبہ کے ساتھہ بھی ملکر کام کرنا پڑتا ہے۔

یہہ اون مقدمات کا فیصلہ کرتا ہے جنکے فریقین سر حد بلوچستان کے دونوں طرف سے آتے ہیں ان مقدمات کے فیصل کرنے میں بلوچستان کے تمندار ڈیرہ غازیخان کے تمنداروں کے ساتھہ بیٹھتے ہیں اور اس متفقہ جرگہ کے بغیر بلوچستان کے ساتھہ اچھے تعلق کا قائم رہنا ناممکن ہوگا اسکے بغیر ہمیں ہمیشہ مشکل پیش آتی رہیگی ہمیں مشکلات کی گتھی کو سلجھانے کا کوئی طریقہ معلوم نہیں ہوسکے گا لہذا ہمیں تمنداروں کی سیاسی اہمیت کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے - انکی خدمات بڑی قیمتی رہی ہیں اور یہہ پشتوں سے گورنمنٹ کے وفادار چلے آتے ہیں۔

" بڑے بڑے بلوچ مالکان اراضی کے مفاد پنجاب" کے دوسرے بڑے بڑے مسلمان مالکان اراضی سے مختلف ہیں دوسرے بڑے بڑے مالکان اراضی ایک ایسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو بحیثیت مجموعی یکسان ہیں اور انکے مفاد بھی یکسان ہیں اگر انمیں سے کسی کے مفاد ایسے ہیں جو اسکی جماعت کے جزوغالب کے مفاد سے مختلف ہوں تو یہہ اسکے لئے ممکن بلکہ درست ہوگا کہ وہ معمولی حلقہ ہائے نیابت میں سے ایک حلقہ ہائے نیابت کے لئے کھڑا ہو کر اپنی ان مفاد کی وکالت کرے مگر بلوچوں کے مفاد دوسرے مالکان اراضی کے مفاد سے بالکل مختلف ہیں اور ڈیرہ غازیخان سے باہر کے لوگوں کو انکا علم نہیں ہے لہذا کونسل ھذا میں ایک بلوچ ممبر کا ہونا ضروری ہے خصوصا اسلئے کہ وہ ایک ایسی جماعت کی نیابت کریگا جو پیچھے رہی ہوئی ہے یہہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ہم اس بلوچ ممبر کے انتخاب میں ڈیرہ غازیخان کے ضلع کی حلقہ نیابت پر انحصار کریں مگر یہہ کوئی یقینی امر نہیں کہ حلقہ نیابت ایک بلوچ کو ہی منتخب کریگا اس حلقہ نیابت میں ایسے انتخاب کنندگان بھی ہیں جو بلوچ نہیں ہیں اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ اس حلقہ نیابت کیلئے ہی ان لوگوں میں تنازعہ ہوگا جو بلوچ ہیں مزید برآن یہہ درست نہیں ہوگا کہ گورنمنٹ کو اس بات پر مجبور کر دیا جائے کہ وہ ایک بلوچ ممبر بذریعہ نامزدگی مقرر کرے۔ گورنمنٹ کے ہاتھ بندھ جائینگے اگر اسے ہمیشہ نامزدگی کے ذریعہ پر ہونے والی آسامیوں میں سے کم سے کم ایک آسامی پر بلوچ ممبر کو مقرر کرنا پڑا مگر ہمیں جس بلوچ ممبر کی ضرورت ہے اس کے انتخاب کے واسطے تمنداروں کا جرگہ فی الواقع ایک بینظیر انتخاب کرنے والی جماعت ہے - اگرچہ اس جرگہ کی طرف سے انتخاب بلاواسطہ ہوگا تاہم یہہ پہلے درجہ کا حق نیابت ادا کریگا اور بلا واسطہ انتخاب کے برخلاف عام طور پر جو استدلال پیش کیا جاتا ہے وہ اس صورت میں عملاً اطلاق پذیر نہیں ہوگا - وہ شرائط جنکو ہمیں اس صورت میں پیش نظر رکھنا چاہئے ان سے اس امر کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ تمنداروں کے معاملہ میں ہم اس قاعدہ سے انحراف کریں جس کی رو سے عام طور پر حلقہ ہائے نیابت میں ووٹروں کی مساوی تعداد رکھنی پڑتی ہے - وہ آسامی جو میں نے تمنداروں کے لئے مخصوص کی ہے درحقیقت ٹھیک طور پر اس جماعت کے مالکان اراضی کی آسامی ہے جو پارلیمنٹری جائنٹ کمیٹی کی شرائط کو پورا کریگی اور اگر اس آسامی کو پر کرنے والا ممبر ان شرائط کو پورا کردے جنکی رو سے یہہ مناسب ہے کہ اس کی جماعت کی نیابت کے لئے کونسل ھذا میں انتظام کیا جائے تو یہہ بہت ہی انسب ہوگا۔

آنریبل مسٹر فضل حسین

" جناب والا — یہہ بیان کیا گیا ہے کہ میں نے اس رزولیشن کی اس لئے تحریک کی ہے کہ شاید مجھے بلوچستان کے حالات سے واقفیت نہیں - اگر یہہ درست ہے تو مجھے بھی اس کے تسلیم کرلینے میں کوئی تامل نہیں مگر حقیقت در اصل یہہ ہے کہ ایسی عمر میں جس میں میں اچھی طرح سوچ سمجھ سکتا تھا مجھے اس برائی کی تصدیق کرنے کے بہت سے مواقع ملے ہیں جو آنریبل مسٹر ہیلیفیکس نے نواب امام بخش خان سے منسوب کی ہے نواب موصوف کی مہربانی - مہمان نوازی اور نیکو کاری کے دیکھنے اور اون سے فائدہ اُٹھانے کے مجھے بھی آنریبل مسٹر ہیلیفیکس کی طرح بہت سے مواقع ملے ہیں میں مسٹر موصوف سے یہہ کہنے میں پورے طور پر متفق ہوں کہ عالی مرتبہ نواب صاحب اور اونکے قابل جانشین کا جو ہمارے ساتھ کونسل کے ممبر ہیں ڈیرہ غازیخان میں بڑا اقتدار ہے اور ہم میں سے بہت سے آدمیوں کو ہمیشہ یہہ فخر رہا ہے کہ ہم نے انکی نصائح سے فائدہ اُٹھایا ہے - جناب والا تمنداروں کی بلوچی مہمان نوازی انکے اپنے قبیلے کے آدمیوں تک ہی محدود نہیں بلکہ بلوچوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ساتھ

بھي ايک بڑي حد تک ايسي هي تواضع اور خاطر سے پيش آتے هين- مين اس نهايت قيمتي کام کا بھي معترف هون جو تمندار جرگون مين انجام ديتے هين اور نيز اسکا بھي معترف هون که انکو دو صوبون مين آهميت حاصل هے اسمين بھي کلام نهين که وه صوبه اور اسکي گورنمنٹ کي بڑي خدمات انجام ديتے هين اور اسکے بڑے ممد اور معاون هين مگر مجھے اُميد هے که مجھے معاف کيا جائيگا اگر مين يهه کهون که ميرے خيال مين يهه تمام التفات جو انکے متعلق ظاهر کي جارهي هے اسکو اس امر تنقيح سے بالکل تعلق نهين جسکا فيصله اب کيا جانے والا هے- اگر آنريبل ممبر انچارج کا بيان جو کچھه که انهون نے کيا هے اور جسکي مين نے تصديق کي هے درست هے تو کيون يهه فرض کرليا جائے که اس ضلع کے ديهاتي انتخاب کنندگان ضلع کے تمندارون کي ذاتي اوصاف کا اعتراف کرنے مين اس حد تک قاصر رهينگے که وه انکو منتخب هي نهين کرينگے يهه کسطرح ممکن هوسکتا هے که خود ضلع کے آدمي جو اس مهمان نوازي سے فائده اُٹھاتے هين اور جنکا ووٹر هونا لابدي هے اور جنکو مقامي حالات کے جاننے کا بهترين موقع حاصل هے اور جنکو مقامي حالات کا پورے طور پر علم هے وه اس موقع سے فائده نه اُٹھاوينگے اور اپنا بهترين نمائنده نه بھيجينگے-ضلع ڈيره غازيخان پنجاب کي طرح نهين هے جهان شايد لوگ کسي بڑے زميندار کي عزت نه کرين-ڈيره غازيخان مين تو قبيلے اپنے تمندارون کي زياده عزت بلکه انساني حيثيت سے بھي بڑھکر عزت کرتے هين اور يهه ممکن نهين که ايک قبيله کے آدمي جنکا جزو غالب ووٹرون کا هو اپنے تمندارون کے سوائے کسي اور شخص کا انتخاب گوارا کرين اور مين وثوق کے ساتھه کهه سکتا هون که آئنده انتخابون مين نواب سر امام بخش کا مقتدر خاندان اپني تعليم کي بدولت نه صرف ايک نمائنده مهيا کرسکيگا بلکه تين يا چار نمائندے مهيا کريگا جو ديهاتي رقبه جات کے نمائندون کا تو ذکر هي کيا هے بلکه قصباتي رقبه جات کے بهترين نمائندون کي همسري کا بھي دعوے کرسکينگے-لهذا اگر مين کونسل هذا کو ايسا رزوليوشن منظور کرنے پر مجبور کر رها هون تو اس سے ميرا مطلب يهه هے که مجھے اسبات کا پورا علم هے که جهانتک اس معامله مين تمندارون کي نيابت کا تعلق هے بلکه جهان تک نواب ممدوح کے خاندان کي نيابت کا تعلق هے- اسمين ذرا بھي شبه نهين که همين اصلاح شده کونسل مين ايک بلکه ممکن هے ايک سے بھي زياده نمائندے مل جائين-

" اب رها معامله يهه که آيا انکو منتخب هونے کا موقعه مل سکتا هے سو اسکے متعلق مجھے اس امر سے انکار نهين که يقيني نهين هے که ديهاتي نيابت کي آسامي تمندارون مين سے کسي تمندار يا انکے خاندان کے حصه مين آئيگي مگر دوسري آسامي يعني مالکان اراضي کي آسامي مين سے ايک ضروري طور پر اور بهر کيف ممکن هے که مالکان اراضي کي ايسوسي ايشن اور چيفس ايسوسي ايشن کے پريذيڈنٹ کے حصه مين آئے ان مالکان اراضي مين سے اکثر ووٹر هونگے جنکو بڑا رسوخ حاصل هوگا ايک اور بھي امکان هے بلکه ميرے خيال مين امکان نهين قياس غالب هے-گو يقيني نهين که مالکان اراضي هي ايک سب سے بڑے تمندار کو اپنا مناسب نمائنده انتخاب کر لين يهه بڑا بهتر هو گا که ملتان جھنگ - مظفر گڑھ اور ايسے اضلاع کو جهان تمندارون کے اس بڑے فرقه کا بهت اقتدار هے اس خاص ملک کے حلقهٔ نيابت مين شامل کر ليا جائے ان دو غالب قياسون کے علاوه ايک تيسرا طريق بھي هے جو اونکے لئے نهايت موزون هے - يعني اون کا تقرر بذريعه نامزدگي هو- مجھے تو واقعي کوئي وجه معلوم نهين هوتي که آنريبل ممبر انچارج يهه کهنے مين حق بجانب هے که ان رائے دهندگان کو جو مالکان اراضي هين يهه کهنے پر پابند کر دياجائے که تم مين سے دس آدمي ايک ايسا نمائنده بھيج سکتے هين جو ان جمله خدمات کے عوض مين جو تمندارون نے انجام دي هون اور جس کا هم سب اعتراف کرتے هين اونکے قبيله کي نيابت کا بهترين مستحق هو مين اس ريزوليوشن کي نسبت اور زياده کچھه کهنا نهين چاهتا کيونکه ممبر انچارج نے نهايت مهرباني سے همارے ذهن نشين کرديا هے که اگر کونسل کے مسلمان ممبرون يا عام مسلمانون مين اس امر کا کوئي بهت زياده خيال هوا تو اوس کو واجبي وقعت دي جائيگي اور يهي وه بات هے جو مين چاهتا هون-مين يهه نهين چاهتا که صرف خيالي بناء پر ميرا ريزوليوشن منظور کر ليا جائے مگر اس صورت مين که گورنمنٹ کو يهه معلوم هو جائے که کونسل هذا کے مسلمان ممبرون مين اس معامله کي نسبت کوئي بهت زياده قيل و قال هے تو اوس صورت مين مجھے توقع هے اس احساس کو واجبي وقعت دي جائيگي-

" مين آنريبل کپتان صاحب کے متعلق جنهون نے ريزوليوشن کي مخالفت کي هے يهه کلمات کهنے کے بغير تقرير کو ختم نهين کرسکتا که يهه درحقيقت اونکي بڑي فراخدلي هے که اونهون نے ان عظيم الشان خدمات کا اعتراف کيا هے جو

تمندار انجام دے رہے ہیں میں حیران ہوں کہ اگر یہہ اسامی اون اسامیوں سے نکالی جاتی جو اسامی سکہ مالکان اراضی کو دی گئی ہے تو آیا کپتان صاحب موصوف ایسی ہی فراخدلی سے کام لیتے یا نہ ۔ مجھے یقین ہے اگر یہہ صورت ہو تو وہ بہت ہی ہچکچا ئینگے اور مجھے اعتماد ہے کہ میں نے اونکے عندیہ کا غلط اندازہ نہیں لگایا ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں "۔

آنریبل مسٹر ہیلیفکس—

"جناب والا میں آنریبل ممبر کے اس خیال کے ساتھہ متفق نہیں کہ تمندار کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس نشست کو ضرور حاصل کرے جو ضلع ڈیرہ غازیخان کے مسلمان انتخاب کنندگان کی طرف سے پر کی جائیگی اور میرے خیال میں میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی تمندار یا کسی تمندار کے خاندان کا کوئی فرد اپنے لئے ووٹ حاصل کرنے کے واسطے اس صورت میں اغلباً ہچکچائیگا جبکہ اس غرض کے لئے اسے دوسرے تمنداروں کے علاقے میں جاکر ان تمنداروں کے قبیلوں کو اپنے حق میں ووٹ دینے کے لئے کہنا پڑے برخلاف اسکے مالک اراضی طبقہ کے ممبران انتخاب کنندہ اشخاص کی تعداد کی نیابت نہیں کرینگے جو انکو کونسل ہذا میں منتخب کرکے بھیجیں بلکہ وہ تو ایسے منتخب کنندگان کے مفاد کی نیابت کرینگے اور جہاں انکے مفاد یکساں ہوں انکی مناسب نیابت کے لئے ایک ہی ممبر کافی ہوگا صوبہ بھر میں معمولی مسلمان بڑے بڑے مالکان اراضی کے مفاد یکساں ہیں لیکن مالک اراضی طبقہ کے دو مسلمان ممبروں کے ساتھہ جنکو ایسے حلقہ ہائے نیابت نے منتخب کیا ہو جن میں منتخب کنندگان کی تعداد مساوی ہو اس امر کا انتظام نہیں کیا جا سکتا کہ بلوچ مالکان اراضی کے خاص مفاد کی کافی نیابت ہو جائے ۔ لہذا مسلمان مالکان اراضی کی دوسری اسامی ان مفاد کی نیابت کے لئے درکار ہے جو جمہور مسلمان مالکان اراضی کے مفاد سے مختلف ہیں، اور جو اسقدر اہم ہیں کہ انکی نیابت کا کونسل ہذا میں ضرور انتظام ہونا چاہئے کیونکہ ان مفاد سے لوگوں کو عام طور پر اسقدر کم واقفیت ہے کہ انکی نیابت صرف ایک بلوچ ہی کر سکتا ہے۔

" رہا یہہ معاملہ کہ اس سوال کی نسبت کونسل ہذا کے جذبات کا خیال رکھا جائے میں یہہ جتا دینا چاہتا ہوں کہ چھہ مسلمان ممبروں میں سے جو یہاں موجود ہیں تین ممبروں نے اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا اور خود آنریبل نواب سر بہرام خان کو چھوڑ کر باقی دو میں سے جنہوں نے اظہار خیالات کیا ہے ایک نے اس ریزولیوشن کی تائید کی ہے اور ایک نے مخالفت کی ہے"۔

ریزولیوشن پیش ہو کر نا منظور ہوا۔

آنریبل مسٹر فضل حسین نے ووٹوں کی تقسیم پر زور دیا اور سات ووٹ ریزولیوشن کے حق میں اور ۱۶ اس کے خلاف دئے گئے۔

ہز آنر پریزیڈنٹ—

" پیشتر اس کے کہ ہم یہاں سے جائیں میں صرف دو باتوں کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اگلے اجلاس میں ہم ترمیم شدہ مالی روئداد پر بحث کرینگے اور ممبر صاحبان پر واضح رہنا چاہئے کہ ہر ایک تقریر کے لئے ۲۰ منٹ ہونگے۔

نیز جلسہ برخواست کرنے سے پیشتر میں اس بحث مباحثہ کے لئے جو ہم نے کیا ہے کونسل کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں اور میں خاص طور پر ان غیر سرکاری ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ایڈوائزری کمیٹی میں شامل تھے ان ممبروں نے بہت تکالیف اوٹھا کر اور وقت خرچ کرکے ہمیں بہت سی امداد دی ہے جس کے لئے میں اور مسٹر ہیلیفکس انکے بڑے مشکور ہیں۔

التواء

اس کے بعد کونسل ۱۹-اپریل کے ساڑھے دس بجے تک ملتوی کی گئی۔

لاہور
مورخہ ۸-اپریل سنہ ۱۹۲۰ع

ایم ہیریس
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

ضمیمہ الف

(دیکھو جواب سوال نمبر ۹)

میڈیکل کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر کوئی نہیں مگر ہر ایک مضمون میں سینیئر ڈیمانسٹریٹر "اسسٹنٹ پروفیسر" کہلاتا ہے—

اسسٹنٹ سرجن	ہندو	سکھ	مسلمان
اسسٹنٹ پروفیسر اور جونیئر ڈیمانسٹریٹر			
اناٹومی (علم تشریح)	۳	۱	...
فیزیالوجی (علم ترکیب اجسام)	۱	...	۱
مٹیریا میڈیکا (علم ادویہ)	۱	...	۱
پیتھولوجی (علم تشخیص علاج)	۲	...	...
کلینیکل اسسٹنٹان			
طب	...	۱	...
جراحی	...	۱	...
اعمال جراحی	۱	...	...
آنکھ کان اور گلے کی بیماریاں	۱	...	...
لکچرار			
جراحی	...	...	۱
طب	۱	...	...
علم تشریح	...	۱	...
میزان	۱۰	۴	۳

سب اسسٹنٹ سرجن

ڈیمانسٹریٹر

علم تشریح	..	...	...	۲ ...	...	۲

ضمیمہ ب

نظر ثانی شدہ روئداد مالی گورنمنٹ پنجاب بابت سال سنہ ۲۱—۱۹۲۰ ع

یاد داشت

نظر ثانی شدہ روئداد مالی اوس مرمہ روئداد مالی سے جو ۶ ماہ حال کو آنریبل ممبرون کو مہیا کی گئی تہی حسب ذیل امور مین مختلف ہے۔

بابت سال سنہ ۲۰—۱۹۱۹ ع نظر ثانی شدہ تخمینہ جات

معاملہ زمین کے پراونشل حصہ مین فروری کے اعداد کے لحاظ سے ۲۵۰۰۰۰ کا اضافہ ہوا ہے۔

سال سنہ ۲۱—۱۹۲۰ ع کا تخمینہ بجٹ

واصلات زیر مد معاملہ زمین کی آمدنی مین پانچ لاکھ کا اضافہ ہو گیا ہے کیونکہ سال ہذا مین سرکاری معالات کی فروخت کی اصلی آمدنی سے ظاہر ہوا ہے کہ ابتدائی رقم جو بجٹ کی سابقہ اشاعتون مین مقرر کی گئی تہی کم تہی - زیر مد " پولیس " آمدنی و خرچ کے دونون کہاتون مین ایک لاکہ کی تخفیف کر دی گئی ہے جس کی وجہ یہہ ہے کہ اس تعزیری پولیس کو جو شورش کے بعد قائم کی گئی تہی ہٹا لیا گیا ہے زیر مد " ۲۲ تعلیم " ۷۵۰۰۰ کے اضافہ کی وجہ وہ مزید رقم ہے جو ان سپاہیون کے یتیم بچون کی تعلیم کیلئے درکار ہے جو لڑائی مین کام آئے - زیر مد " ۲۶ - الف زراعت " ۱۲۵۰۰۰ کے اضافہ کی وجہ یہہ ہے کہ ایک جدید وٹیرینری اسپتال سائل سروے سٹاف (عملہ پیمائش زمین) سائل فزی کسٹ وغیرہ اور فصلات کی سروے کے لئے ہوائی جہازون کے لئے روپیہ کا انتظام کیا گیا - زیر مد " نمبر ۴۵ تعمیرات سول بہ اہتمام افسران تعمیرات سرکاری " ۱۵۰۰۰۰ کی مزید رقم بمقام سناور گورنمنٹ ٹریننگ کلاس کے لئے اور واکر اسپتال شملہ کے لئے اور منٹگمری کی سٹیننگ فارم مین اگریکلچرل اسسٹنٹون اور مقدمون کے لئے عمارات تعمیر کرنے کے واسطے مہیا کی گئی۔

مقام لاہور　｛　دستخط - بی - ٹی گبس
مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع　｛　فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

مرمہ مسودہ مالی روئداد گورنمنٹ پنجاب بابت

روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں۔

مدات حساب	اصل زرقم بابت سنہ ۱۹۱۸—۱۹ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹—۲۰ء	مرمہ بابت سنہ ۱۹۱۹—۲۰ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰—۲۱ء
بقایا ابتداء سال	۱۹۴۵۲	۲۲۶۸۵	۲۳۰۹۵	۲۵۴۲۵
محاصل و آمدنی صوبہ				
اول معاملہ زمین	۱۴۲۵۹	۱۵۱۶۸	۱۴۸۱۹	۱۴۲۶۳
چہارم—اسٹامپ	۳۰۶۹	۳۰۲۵	۲۹۵۰	۳۰۴۰
پنجم—آبکاری	۵۲۵۹	۵۵۲۸	۶۴۲۵	۷۲۵۰
ششم—ریٹ ہائے صوبہ	۳۱	۳۲	۳۳	۳۲
ہفتم—انکم ٹیکس	۱۸۷۷	۲۰۹۲	۲۳۲۵	۲۷۵۰
نہم—جنگل	۲۱۵۴	۳۶۳۵	۳۶۵۶	۴۸۱۹
دہم—رجسٹری	۴۰۶	۳۷۵	۵۰۰	۵۰۰
دوازدہم—سود	۲۴۱	۲۳۸	۲۴۷	۲۷۹
شانزدہم (الف)—قانون و دادگستری—عدالت ہائے قانون ...	۶۵۳	۶۶۰	۸۰۸	۷۱۶
شانزدہم (ب)—قانون و دادگستری—جیلخانجات... ...	۶۷۶	۶۲۲	۵۰۵	۴۵۵
ہفدہم—پولیس	۱۸۶	۲۱۱	۳۵۹	۲۴۸
نوزدہم—تعلیم	۵۳۳	۵۴۶	۵۳۹	۵۰۸
بستم—(الف)—طب	۷۹	۷۵	۷۹	۸۱
بستم—(ب)—حفظان صحت	۱۹۱	۱۰۹	۱۳۳	۱۳۸
بست و یکم—(الف)—زراعت	۷۰۱	۷۹۳	۸۲۵	۸۳۹
بست و یکم—(ب)—سائنس و محکمہ جات متفرق	۳۰	۳۲	۳۱	۳۱
بست و دوم—آمدنی بامداد پیرانہ سالی	۸۵	۸۵	۸۶	۸۶
بست و سوم—کاغذ ـ قلم ـ دوات و چھپائی	۱۰۱	۹۲	۱۰۴	۱۰۵
بست و پنجم—متفرق	۱۰۰۶	۷۴۳	۸۵۸	۸۵۹
بست و نہم—آبپاشی—تعمیرات کلاں: محاصل بلا واسطہ—سول	۴	۴	۳	۳
تعمیرات سرکاری ...	۱۳۸۵۹	۱۴۶۰۰	۱۶۰۰۰	۱۵۸۰۰
محاصل بلا واسطہ—حصہ معاملہ زمین بابت آبپاشی	۶۸۰۲	۶۸۰۸	۶۹۵۰	۷۹۰۰
سی ام—آبپاشی—تعمیرات خورد و نشلی رانی—سول	۱	۳	۳	۳
تعمیرات سرکاری ...	۱۱۳	۱۳۰	۱۲۱	۱۱۷
سی و یکم—تعمیرات سول ...—سول	۱۷۴	۱۴۹	۲۰۹	۱۸۱
تعمیرات سرکاری ...	۲۵۴	۲۴۰	۲۷۰	۲۶۰
انجینر بالا و پراونشل مدات کے مابین انتقالات (مذکور ضمیمہ الف)...	۴۶۶۵	۳۱۸۵	۵۴۲۰	۴۲۷۵
کل آمدنی و محاصل صوبہ	۵۷۳۷۶	۵۹۱۵۰	۶۵۲۴۲	۶۶۵۳۵
میزان کل	۷۶۸۲۸	۸۱۸۳۵	۸۸۳۳۷	۹۲۲۱۰

سنہ ۱۹۲۰—۲۱ع—

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	مرمیمہ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع
اخراجات صوبہ					
۱—واپسی رکمی	...	۱۲۵	۱۲۹	۱۳۵	۱۳۵
۲—تفریضگی و معارضہ جات	...	۳۴	۳۵	۳۳	۳۵
۳—معاملہ زمین	...	۳۹۳۱	۵۳۷۵	۵۷۸۹	۶۰۲۹
۶—اسٹامپ	...	۹۸	۹۹	۱۰۸	۱۱۲
۷—آبکاری	...	۱۱۷	۱۴۸	۱۳۰	۱۵۱
۱۰—انکم ٹیکس	...	۴۹	۵۳	۵۵	۹۳
۱۱—جنگل	...	۱۷۹۶	۴۶۱۵	۳۴۹۳	۳۷۶۳
۱۲—رجسٹری	...	۱۳۴	۱۳۷	۱۷۰	۱۵۶
۱۳—معمولی قرضہ پر سود	...	۱۸۳	۲۲۶	۲۱۹	۲۵۸
۱۸—عام نظم و نسق	...	۱۲۲۷	۱۲۹۳	۱۴۱۱	۱۵۰۹
۱۹—(الف)—قانون و دادگستری—عدالت ہائے قانون	...	۳۶۲۲	۳۸۱۸	۵۲۹۰	۵۳۹۲
۱۹—(ب)—قانون و دادگستری—جیل خانجات ...	...	۲۳۳۸	۲۰۴۵	۲۳۲۶	۲۲۳۰
۲۰—پولیس	...	۷۱۱۹	۷۲۳۳	۸۳۴۵	۷۷۴۹
۲۲—تعلیم	...	۵۳۵۹	۶۰۴۳	۵۸۵۷	۷۵۱۸
۲۴—(الف)—طب	...	۱۱۶۷	۱۷۸۳	۱۳۲۹	۲۱۷۵
۲۴—(ب)—حفظان صحت	...	۸۰۶	۱۰۶۴	۱۰۱۲	۱۲۸۹
۲۶—(الف)—زراعت	...	۱۹۸۴	۲۹۸۷	۲۲۵۸	۲۹۰۸
۲۶—(ب)—سائنس و محکمہ جات متفرق ...	...	۱۹۹	۲۰۷	۲۹۳	۳۹۳
۲۹—مواجب پیرانہ سالی و پنشن	...	۲۵۹۱	۲۷۱۱	۲۵۷۲	۲۶۵۹
۳۰—کاغذ۔قلم۔دوات و چھپائی	...	۸۴۵	۸۹۶	۹۲۴	۹۳۶
۳۲—متفرق	...	۱۹۵۵	۲۳۷۴	۲۰۴۱	۶۲۴۳
۳۳—امداد قحط	...	۱۷	۱۰۰	۷	...
۴۲—آبپاشی—تعمیرات کلاں ... اخراجات کار روائی— سول ...	...	۱	...	...	...
تعمیرات سرکاری	...	۵۱۵۰	۵۲۶۴	۵۶۶۴	۵۳۰۲
قرضہ پر سود	...	۳۷۸۴	۳۸۰۸	۳۸۰۱	۳۸۲۴
۴۳—تعمیرات خورد و کشتی رانی .. سول ...	...	۳۱	۲۹	۳۳	۳۰
تعمیرات سرکاری	...	۳۵۱	۳۹۵	۵۱۰	۳۴۰
۴۵—تعمیرات سول ... ... سول ...	...	۸۰۰	۱۳۹۰	۱۳۳۳	۱۵۶۶
تعمیرات سرکاری	...	۹۲۴۳	۷۱۳۰	۸۵۰۰	۹۸۶۰
میزان خرچ	...	۵۳۷۲۳	۶۰۲۲۸	۶۲۶۹۲	۷۳۲۰۳
بقایا اختتام سال... ...	...	۲۳۰۹۵	۲۱۶۰۷	۲۵۳۲۵	۱۸۳۵۹
میزان کل... ...	...	۷۶۸۲۸	۸۱۸۳۵	۸۸۰۸۷	۹۱۵۶۰

ضمیمہ

انتقالات معاملات

(روپیہ کے اعداد

	حسابات بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء	ترمیم شدہ بجٹ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء	کیفیت
انتقالات امپیریل معاملات سے پراونشل معاملات میں بازگشت:—					
۱—مقررہ رقم بروئے معاہدہ متعلقہ صوبہ	۳۸۶	۳۸۶	۳۸۶	۳۷۶	
۲—بقایا جات صوبہ میں سے ایک کروڑ روپیہ کے لوکل گورنمنٹ کیطرف سے گورنمنٹ ہند کے حوالہ کئے جانیکے متعلق عطیہ	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	
۳—پنجاب کے قصبات میں دوکانوں و رہائشی مکانوں کی زمین کی آمدنی و فروخت کے امپیریل حصہ کی بابت۔	۲۱۳	۱۲۱	۹۳۷	۳۰۰	
۴—عطیہ برائے تعلیم	۱۰۳۸	۱۰۳۸	۱۰۳۸	۱۰۳۸	
۵—اسلامیہ کالج لاہور کی سائنس لیبوریٹری کی قائمی و سامان کے لئے۔	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	
۶—عطیہ برائے ہوندو رستی	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	
۷—لارنس ملٹری اسائیلم سنا ور کے عطیہ کی بابت ...	۳۰	۳۰	...	...	
۸—لارنس میمو ریل سکول مری کے لئے عطیہ	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۹—مدرسین کی تنخواہ کی اصلاح و انکی ٹریننگ کے لئے ...	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵	
۱۰—گورنمنٹ ٹریننگ کلاس واقع لاہور کے لئے... ...	...	۲۵	۲۵	۲۵	
۱۱—حفظان صحت کے لئے عطیہ	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰	
۱۲—تعمیرات حفظان صحت کی اصلاح کے لئے عطیہ ...	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	
۱۳—اخراجات از مد حبوب کی معافی کے لئے عطیہ ...	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸	
۱۴—معائنہ امتحانات کی فیس اسٹامپ میں وصول کرنے کی بابت محاصل صوبہ کے نقصان کی تلافی کے لئے۔	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	
۱۵—مقامی جماعتوں سے بعض واجب الوصول رقم کی معافی کی بابت۔	۳۰۴	۳۰۴	۳۰۴	۳۰۴	
۱۶—میونسپلٹیوں کو اخراجات پولیس سے سبکدوش کرنے کے لئے	۵۲۲	۵۲۲	۵۲۲	۵۲۲	
۱۷—بازگشت عطیہ جو مہامہو پادھیائے و شمس العلما کے خطاب داروں کو ۱۰۰ روپیہ سالانہ عطیہ دینے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے دیا گیا۔	۱	۱	۱	۱	
۱۸—محکمہ سول ویٹرنری کے افسروں کی تنخواہوں اور ماہر شتران کے اخراجات کو صوبہ کے حساب میں درج کرنیکے لئے	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	
۱۹—جدید صوبہ دہلی کے منضبط ہونے کے متعلق ...	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	
۲۰—چرس و بھنگ کو زیر بادش پنجاب سے دہلی میں درآمد کرانیکی اسکیم کے متعلق۔	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	
۲۱—آمدنی انکم ٹیکس میں نقصان کیلئے عطیہ جسکی ضرورت ٹیکس میں تبدیلی کرنے کے باعث ہوئی۔	...	۳۳۰	۳۳۰	۳۳۰	
۲۲—اس روپیہ کی بابت جو ولایات کیرالتھل و کوٹی کو ادا کیا جاتا ہے۔	—۲	۲۹	...	...	
۲۳—لاہور میں از کار رفتہ سپاہیوں کے علاج کے لئے ایک اسٹی ٹیوٹ کا قیام۔	...	...	۲۰	۲۵	
۲۴—مکینیکل انجینیروں کی ٹریننگ کے لئے مغل پورہ میں ایک انسٹی ٹیوٹ کے قیام کے لئے۔	...	...	۳۰	۳۰	
	۳۹۷۱	۳۳۹۳	۳۸۸۷	۳۹۷۰	

الف
امپیریئل پراونشل
ہزاروں میں ہیں۔

	حسابات بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	ترمیم شدہ بجٹ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع	کیفیت
غیر بازگشت۔					
(۲۵) وزیر آباد میں دریائے چناب اور پہلکو پر پل ہائے سڑک کی تعمیر۔	...	...	۵۷۵	۵۰۳	
(۲۶) واکر اسپتال شملہ کے چندہ کے حصہ امپیریل کی بابت ...	۶	...	۶	...	
(۲۷) سر ہارکورٹ بٹلر سکول کی نگرانی کے منتقل ہونیکے باعث۔	...	...	...	۴	
(۲۸) آرکیولوجیکل (آثار قدیمہ) کے خرچ کے لئے ...	۶	...	۲	...	
(۲۹) خالصہ کالج امرتسر کے عطیہ کے لئے	۱۵۰	...	...	...	
(۳۰) مقبرہ آصف جاہ واقع شاہدرہ کی خاص مرمت ...	...	...	۵	...	
(۳۱) بمقام سناور سرکاری ٹریننگ جماعت کی عمارتوں کی تعمیر کے لئے۔	۵۰	...	۳۷	...	
(۳۲) زرعی تعلیم کے لئے	۳۶۹	...	۲۹۲	...	
(۳۳) مدرسہ تجارتی جالندھر کے لئے	۱۵۰	...	...	...	
(۳۴) پنجاب پبلسٹی کمیٹی کے لئے	۱۵۰	...	۱۸۳	۱۶۵	
(۳۵) ڈائرکٹر سول سپلائیز کے اخراجات کے لئے ...	۲۶	۲۳	۱۹	۵	
(۳۶) لاہور میں از کار رفتہ سپاہیوں کی انسٹی ٹیوٹ میں رہنے والوں کے لئے عارضی رہائشی مقامات کی تعمیر کے لئے۔	...	...	۱۰	...	
(۳۷) مکینیکل انجینیئروں کی ٹریننگ کے لئے مغل پورہ میں ایک انسٹی ٹیوٹ کے قیام کے لئے۔	...	...	۱۵۰	...	
	۱۰۰۷	۲۳	۱۲۹۰	۳۷۳	
کل عطیہ جات جو مد امپیریل سے مد پراونشل میں دئے گئے	۳۹۷۸	۳۳۸۸	۶۱۳۷	۵۰۳۳	
وہ چندہ جات جو مد پراونشل سے مد امپیریل میں دئے گئے۔ بازگشت۔					
(۳۸) دفتر حساب کے حصہ تعمیرات سرکاری کے اخراجات کی تقسیم میں تبدیلی ہونے کے باعث۔	...	۲۳	۲۳	۲۳	
(۳۹) اضافہ شدہ واصلات از مد آبکاری کے پراونشل حصہ کی بابت۔	۵۵	۵۵	۹۵	۵۵	
(۴۰) اضافہ شدہ واصلات از مد انکم ٹیکس کے پراونشل حصہ کی بابت۔	۲۰۷	۱۰۷۳	۵۸۷	۷۳۰	
(۴۱) پہرہ داران خزانہ (پولیس یا برق انداز) کے خرچ کی بابت جو صیغہ تعمیرات سرکاری میں ملازم رکھے گئے۔	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	
غیر بازگشت۔					
(۴۲) کرائسٹ چرچ کلب شملہ میں بجلی کی انگیٹھیاں لگانے کے لئے۔		...	۲	...	
(۴۳) رلچپ میں جوربلی پاگل خانہ کی فوری پرداخت کے لئے		...	۱۰	...	
	۳۱۳	۱۲۰۳	۷۲۷	۸۶۹	
کل انتقالات جو مد پراونشل سے مد امپیریل میں کئے ...					
خاص انتقالات جو مد امپیریل سے مد پراونشل میں کئے ..	۳۶۶۵	۳۱۸۵	۵۴۲۰	۴۲۷۵	

۳۹۲ سی ایس—۴۸۰—۲—۱۰—۱۹۲۰—ایس ٹی ایم پی لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

Dieu et mon droit

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۱] لاہور — ۲۱ مئی (مجریہ ۲۸ مئی) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو (بموجب) احکام ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

کونسل کا اجلاس گورنمنٹ ہوس لاہور میں بروز سہ شنبہ مورخہ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۲۰ع صبح ساڑھے دس بجے منعقد ہوا۔

حاضرین جلسہ

ہز آنر سر ایڈورڈ ڈگلس میکلیگن بہادر کے-سی-آئی-ای-سی-ایس-آئی-آئی-سی-ایس لفٹنٹ گورنر صدر جلسہ۔

۳۴۳ پی جی جی۔

آنریبل مسٹر لیوس فرنچ سي-آئی-اي-سي-بي-اي-آئي-سي-ایس-
آنریبل مسٹر ولیم تهامس رائٹ-
آنریبل کپتان سردار گوپال سنگه او-بي-اي-
آنریبل خان بهادر خواجه یوسف شاه سي-آئي-اي-
آنریبل مسٹر هربرٹ جان مینارڈسی-ایس-آئی-آئي-سي-ایس-
آنریبل مسٹر باسل تهومس گبسن آئی-سي-ایس-
آنریبل راؤ بهادر چوهدري لعل چند او-بي-اي-
آنریبل نواب سر بهرام خان کے-سي-آئي-اي-
آنریبل خان بهادر سید مهدي شاه او-بي-اي-
آنریبل راؤ بهادر پنڈت جواهر لعل بهارگوا-
آنریبل رائے بهادر رام سرن داس سي-آئي-اي-
آنریبل رائے بهادر پنڈت شو نرائن-
آنریبل مسٹر فرینک ویورلي وڈز-
آنریبل رائے بهادر بخشي سوهن لال-
آنریبل فریڈرک کرئین والر-
آنریبل رائے بهادر راٹزاده بهگت رام-
آنریبل سید مخدوم راجن شاه-
آنریبل خان بهادر میان فضل حسین-
آنریبل مسٹر کریو هملٹن ٹونزینڈ آئي-سي-ایس-
آنریبل مسٹر چارلس جوزف هیلیفیکس سی-بي-اي-آئي-سي-ایس-
آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام الله خان-
آنریبل مسٹر جان پاول او-بي-اي-
آنریبل مسٹر اوس ٹیس الگذنڈرا یکورتهه جوزف آئي-سي-ایس-
آنریبل خان بهادر ملک محمد امین خان-
آنریبل کرنل ڈیوڈ میک ڈانلڈ ڈیوڈسن آئي-ایم-ایس-
آنریبل مسٹر پیٹرک جیمز فیگن سی-ایس-آئي-آئي-سي-ایس-

کاغذات جو میز پر رکھے گئے

*

آنریبل مسٹر جوزف نے ایک نقشه سوال نمبر ۱۶ کے جواب مین میز پر رکھا جو آنریبل کپتان گوپال سنگه نے کونسل کے اجلاس مورخه ۱۳ مارچ سنه ۱۹۲۰ ع مین کیا تها-

سوالات و جوابات

آنریبل رائے بهادر بخشی سوهن لال نے سوال کیا—

(۱) " کیا گورنمنٹ کي توجه اس مضمون کي طرف منعطف کي گئي هے جو اخبار ٹریبیون مورخه ۲۰ مارچ سنه ۱۹۲۰ع مین پراونشل ایجوکیشنل سروس کے مضمون پر شایع هوا هے ؟ "-

آنریبل مسٹر رائیمنڈ نے جواب دیا—

" جواب اثبات مین هے "-

آنریبل رائے بهادر بخشی سوهن لال نے سوال کیا-

(۲) (الف)—کیا گورنمنٹ کو اس سخت بے اطمینانی کا علم هے جو پراونشل ایجوکیشنل سروس کے افسران کو سنه ۱۸۹۶ع کي مقرر تنظیم کے وقت سے اپنی ملازمت کي تنخواهون-ترقیون اور ملازمت کے دوسری شرائط کے متعلق محسوس هو رهي تهین ؟-

* دیکهو ضمیمه الف

(ب) کیا یهه درست هے که گورنمنٹ نے کئي مواقع پر اس مناسبت کو تسلیم کیا هے که ملازمت کے متعلق شرائط مین اصلاحات کردي جائین ؟۔

(ج) کیا یهه بهي امر واقع هے که گورنمنٹ هند نے سنه ۱۹۱۲ع مین ملازمت هذا کي شرائط کی اصلاح کے متعلق في الواقع ایک سکیم تیار کي تهي اور که پنجاب گورنمنٹ نے سنه ۱۹۱۲-۱۳ع کے بجٹ مین اسقدر روپیه مهیا کیا تها که جس سے جدید تجویز مذکور صاحب وزیر هند کي منظوري حاصل هونے کے ساتهه هي في الفور عمل مین لائي جاسکتی ؟ ۔

(د) کیا درست هے یا نهین که پراونشل ایجوکیشنل سروس کی موجوزه ترکیب کی نفاذ کے متعلق اس وقت کوئی تجویز تیار هے۔اگر یهه درست هے تو اس سکیم کے بڑے بڑے خواص کیا هین اور که یهه نئی سکیم کن خاص پهلوؤن مین اس سکیم پر بمنزله اضافه کے هے جسکو سنه ۱۹۱۲ع مین رائج کرنا مقصود تها ؟۔

(ه) کیا گورنمنٹ برائے مهرباني بتائیگی که کس طریق مین وه سروس مذکور کے ان افسرون کو معاوضه دینا چاهتی هے جنکو سنه ۱۹۱۲ع کي مجوزه سکیم کے ذریعه فائده پهونچنے کی توقع تهي لیکن جو اسي سال مین رائل پبلک سروس کمشن کے تقرر کي وجه سے اصلاح شده حالات ترقي کے استفاده سے محروم هوگئے تهے ؟۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا۔

" بحواله استفسار (الف) (ب) و(ج) آنریبل ممبر کی توجه ان جوابات کي طرف دلائی جاتی هے جو آنریبل مسٹر کاڈلے نے ۲-اکتوبر سنه ۱۹۱۲ع کو آنریبل رائے بهادر شادی لال کے اسي مضمون کے سوالات کے دئے تهے اور خود آنریبل ممبر کو ۲۲-اپریل سنه ۱۹۱۵ع کو دئے گئے تهے اور آنریبل دیوان بهادر دیوان دولت رائے کو ۲ ستمبر سنه ۱۹۱۶ع کو دئے گئے تهے کچهه عرصه سے پنجاب گورنمنٹ کو پراونشل سروس کے حالات کي اصلاح کرنے کا خیال لگا هوا هے۔اب ایک موقعه نکلتا هوا معلوم هوتا هے اور مین آنریبل ممبر کو یقین دلاتا هون که گورنمنٹ اس شکایت کے جائز اسباب کو دور کرنے کي مقدور بهر کوشش کریگی۔

" (و) آنریبل ممبر کي توجه اس جواب کي طرف دلائي جاتي هے جو جلسه هذا مین آنریبل خان بهادر فضل حسین کو دیا گیا هے یهه اُمید کی جاتي هے که نئی سکیم اس سکیم کی اصلاح کریگي جو سنه ۱۹۱۲ع مین پیش کي گئي تهي۔

" (ه) گورنمنٹ صرف موجوده شرائط اور ضروریات پر هي غور کرسکتي هے اور افسران کو اس مناسب نقصان کا معاوضه دینے کے لئے تیار نهین جو سابقه سکیم کے منظور نه هونے کي وجه سے هوسکتا هے "۔

آنریبل رائے بهادر بخشی سوهن لال نے سوال کیا۔

(۳) " کیا گورنمنٹ برائے مهرباني ان مقامي انجمنون کے نام بتائیگي :—

" (الف) جنهون نے ایکٹ ابتدائي تعلیم مصدره سنه ۱۹۱۹ع کے حصه دوم کو پنجاب کے رقبه جات مین اس غرض سے نافذ کیا هے که ابتدائي تعلیم لازمي اور مفت هوجائے۔

" (ب) جن کو گورنمنٹ نے خاص مالي امداد اس غرض سے دي هو که انکي مالي حالت کو تقویت پهونچے تا که وه لازمي تعلیم کے متعلق وه اصلاح کرسکین جسکي سخت ضرورت هے ؟ "۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا۔

" صرف میونسپل کمیٹي ملتان هي ایک ایسي مقامي جماعت هے جسنے ایکٹ ابتدائي تعلیم پنجاب کے حصه دوم کے اپنے زیر اثر رقبه پر اطلاق کي بابت اجازت مانگي هے۔گورنمنٹ نے فالتو خرچ کا پچاس فیصدی حصه تین کے عرصه تک دینے کا وعده کیا هے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا—

(۴) " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان کریگی کہ آیا قادر آباد اور پنڈی بہاؤالدین کی درمیا
سڑک جو پھالیہ۔ضلع گجرات کے راستے جاتی ھے کے پختہ کرنے کی کوئی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ھے

ادر آباد اور
نڈی
ہاؤالدین
ی درمیانی
ڑک کا پختہ
نایا جانا۔

(۵) " اگر ھے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتائیگی :—

" (الف) اس تجویز کا قادر آباد اور سڑک کی اصلاح کا کام کس حد تک پہونچا ھے؟۔

" (ب) سالہائے سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع -سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع-سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع اور سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع میں اس سڑک پر مٹی ڈالنے اور پختہ کرنے کے کاموں کے لئے کتنا روپیہ منظور کیا جا چکا ھے یا در حقیقت خرچ کیا جا چکا ھے؟۔

" (ج) تمام سڑک کو مکمل طور پر پختہ کرنے کے لئے اور کتنے روپیہ کی ضرورت ھے۔

" (د) کیا سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع کے بجٹ میں اس غرض کے لئے کوئی رقم منظور کی گئی ھے کہ اس تمام سڑک کے پختہ کرنے کا کام سال رواں مین مکمل ہو جائے"۔

آنریبل مسٹر گبسن نے جواب دیا—

" سڑک مذکور کئی سالون سے بن رھی ھے - یہہ سڑک ایک نو آبادی کی سڑک ھے اور ڈالہ کنسٹرکشن بورڈ اسے بنوا رہا ھے نو آبادی کی سڑکون کے لئے ایک سالانہ اکٹھی رقم دے دی جاتی ھے جس سے صاحبان فنانشل کمشنر کمشنرون مین اور صاحبان کمشنرون پئی کمشنرون مین انکی ضروریات کے مطابق تقسیم کر دیتے ھین مگر نہ ھی گورنمنٹ کو اور نہ ھی فنانشل کمشنرون کو اس بات کا علم ھوتا ھے کہ کسی خاص سڑک کے لئے سالانہ انجام کار کتنا روپیہ دیا جاتا ھے - لہذا گورنمنٹ اس اطلاع کے متعلق حکام مقامی سے دریافت کئے بغیر کچھہ نہین بتا سکتی جو سوال نمبر ۵ مین دریافت کی گئی ھے البتہ گورنمنٹ دریافت کرکے بتادیگی اگر آنریبل ممبر بدستور دریافت کرنا چاھتے ھین "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوھن لال نے سوال کیا—

(۶) " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتائیگی کہ مفصلہ ذیل ریلوے برانچ لائنون مین سے تمام یا کسی ایک کی مجوزہ توسیع کی تجاویز کس حد تک پہونچی ھین اور ایسی تجاویز کے کب تک عمل مین آنے کی توقع ھے :—

" (الف) ضلع کانگڑہ مین پٹھانکوٹ سے نور پور تک۔

" (ب) ضلع ھوشیار پور مین مکیریان سے حاجی پور تک۔

" (ج) ضلع امرتسر مین امرتسر سے رمداس تک۔

" (د) گجرات سے سرگودھا تک براہ راست۔"

آنریبل مسٹر گبسن نے جواب دیا—

" متذکرہ بالا تجاویز مین سے کوئی تجویز ابھی تک زیر غور نہین اور نہ ھی یہہ اغلب ھے کہ انمین سے کسی ایک تجویز کے متعلق فی الحال سنجیدگی کے ساتھہ کار روائی کی جائے گی کیونکہ یہہ ضروری ھے کہ پیشتر اسکے کہ کسی بڑے پیمانہ پر نئی لائینون کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے موجودہ لائنون پر مال گاڑیون اور سواری گاڑیون کی سہولتون مین حقیقی اصلاح کر دی جائے۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

(۷) " بحوالہ اس جواب کے جو آنریبل مسٹر گبسن نے میرے سوالات نمبر ۱۸ و ۱۹ کے جواب میں گذشتہ اجلاس مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع میں دیا تھا کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتائیگی :—

" (الف) کتنا عرصہ ہوا ہے جب سے ڈپٹی کمشنر فیروز پور نے لالہ لالجی مل کو علی التواتر ڈسٹرکٹ بورڈ کا ممبر نامزد کیا ہے ؟

" (ب) لالہ لالجی مل کے عہدے کا عرصہ بحیثیت نامزد ممبر ہونے کے آخیر دفعہ کب ختم ہونے والا تھا ؟

" (ج) پریزیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کو پہلی مرتبہ کب معلوم ہوا ہے کہ لالہ لالجی مل ڈسٹرکٹ بورڈ کا موزوں ممبر نہ تھا ؟

" (د) کیا لالہ لالجی مل کے خلاف کوئی شکایت تھی اگر تھی تو کیا شکایت تھی اور کیا یہہ شکایت لالہ لالجی مل کو بتائی گئی تھی یا ڈسٹرکٹ بورڈ کے سامنے پیش کی گئی تھی؟

" (ہ) اگر کوئی ایسی شکایت نہ تھی تو لالہ لالجی مل کا کیا قصور تھا جس کی وجہ سے وہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری کے قابل نہ سمجھا گیا ؟

" (و) کیا لالہ لالجی مل سے کبھی دریافت کیا گیا یا اس سے کوئی موقعہ اپنے رویہ کے بیان کرنے کا یا اگر کوئی اسکے خلاف شکایت تھی تو اس شکایت کی بابت بیان کرنے کا دیا گیا۔

" (ز) کیا پریزیڈنٹ کی وہ ہدایات جو انہوں نے ۳۰ مئی سنہ ۱۹۱۹ع کو سیکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کے نام اسپارہ میں جاری کی تہیں کہ لالہ لالجی مل کے نام جلسوں کی اطلاع نہ جاری کی جائے سرکاری تہیں یا نیم سرکاری اور کیا ایسی ہدایات ڈسٹرکٹ بورڈ کے سامنے منظوری کے لئے پیش کی گئی تہیں "۔

" (۸) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ھذا کی میز پر ایک نقشہ ڈسٹرکٹ بورڈ فیروز پور کی اجلاسوں کی یکم اپریل سنہ ۱۹۱۸ع لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۹ع کی حاضریوں کا رکھیگی جس سے حسب ذیل امور ظاہر ہوں :—

(الف) اجلاسوں کی تاریخیں۔

(ب) اون ممبروں کی تعداد جو حاضر تھے۔

(ج) اون ممبروں کی تعداد جو غیر حاضر تھے۔

(د) اون ممبروں کے نام جو غیر حاضر تھے۔

آنریبل مسٹر گبسن نے جواب دیا—

" (الف) لالہ لالجی مل ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع فیروزپور کے نامزد ممبر سنہ ۱۹۱۴ع سے علی التواتر رہے ہیں۔

(ب) بحیثیت نامزد ممبر ہونے کے ان کے عہدہ کی آخری میعاد ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوئی مگر ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ ۱۲ (۴) کے تحت میں وہ اپنے عہدے پر اسلئے قائم رہے کہ انکے جانشین کی نامزدگی مشتہر نہیں ہوئی تھی۔

" (ج) وہ ٹہیک تاریخ جبکہ پریزیڈنٹ کو پہلے پہل معلوم ہوا کہ لالہ لالجی مل ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری کے قابل نہیں ہیں بتائی نہیں جا سکتی مگر اغلب ہے کہ پریزیڈنٹ کو سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع میں معلوم ہو گیا ہوگا کیونکہ اس عرصہ میں لالہ لالجی مل بورڈ کے پانچ اجلاسوں میں غیر حاضر رہے۔

" (د) جواب نفی میں ہے۔

(ہ) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اور جیسا کہ کونسل ہذا کی گذشتہ اجلاس میں آنریبل ممبر کے سوالوں کے جواب میں ظاہر کیا گیا تھا کہ لالہ لالجی مل ڈسٹرکٹ بورڈ کے اجلاسوں میں نہایت ہی بے قاعدہ طور پر حاضر ہوئے تھے نیز ضلع فیروز پور میں لالہ لالجی مل کی حیثیت میں کوئی اور افسر نہیں ان حالات کی وجہ سے لالہ لالجی مل ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری کے قابل نہیں سمجھے گئے مگر گورنمنٹ اس دعوے کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ عہدہ ممبری کے قابل نہ ہونا خواہ مخواہ اس بات کا مترادف ہے کہ اس میں کوئی قصور پایا گیا ہے۔

" (و) لالہ لالجی مل کو اپنے رویہ کی بابت بیان کرنے کے لئے نہیں کہا گیا اور نہ ہی انہوں نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے پریزیڈنٹ کی خدمت میں کوئی عرضداشت پیش کی۔

" (ز) پریزیڈنٹ کی ہدایات مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۱۹ع میں سیکریٹری کے نام ایک حکم شامل تھا جو انہوں نے بورڈ کے اگزیکٹو افسر ہونے کی حیثیت سے جاری کیا تھا۔ دوسرے احکام کی طرح یہہ حکم بھی بورڈ کے اجلاس کے سامنے منظوری کے لئے پیش نہیں کیا گیا"۔

*

" نقشہ جو آنریبل ممبر نے مانگا ہے میز پر پڑا ہے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

(۹) " کیا گورنمنٹ کی توجہ چھاؤں کی اس کچی سڑک کی نہایت بری حالت کی طرف مبذول کی گئی ہے جو ضلع گجرات میں کنجاہ اور منگووال کے درمیان ہے اور جو خصوصاً موسم برسات میں پیدل گزرنے والوں کی آمد و رفت کے بالکل ناقابل ہو جاتی ہے؟

(۱۰) " اگر گورنمنٹ کی توجہ مبذول کی گئی ہے تو کیا یہہ براہ مہربانی کونسل ہذا کو اس سڑک کے متعلق گذشتہ پانچ سال میں سالانہ آمد و رفت کے قیاسی تخمینہ سے مطلع کریگی اور یہہ بتائیگی کہ آیا ڈسٹرکٹ بورڈ گجرات یا گورنمنٹ کے سامنے اس بارہ میں کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ اس سڑک کو پختہ بنا دیا جائے اور گجرات سے کنجاہ کی پختہ سڑک کے سلسلہ میں اسے بھی پکی سڑک کر دی جائے؟"۔

آنریبل مسٹر گبسن نے جواب دیا۔

" سوال نمبر ۹ کا جواب نفی میں ہے اور گورنمنٹ کو اس سڑک کا کوئی علم نہیں۔ البتہ گورنمنٹ آنریبل ممبر کے سوالوں کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے پاس غور کرنے کے لئے روانہ کر دیگی"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

(۱۱) " اس تکلیف کو جو شملہ میں رہائشی مکانات کے لینے میں پیش آتی ہے اور اشیاء کی قیمتوں کے اضافہ کو جو شملہ میں ہے مد نظر رکھتے ہوئے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتائیگی کہ کیا اس کے زیر غور کوئی تجویز ہے کہ ہندوستانی کلارکوں کے لئے مکان مہیا کئے جائیں اور ان کے اس الاونس کو جو انہیں بزمانہ قیام شملہ بحالت تجرد یا عیال پانچ مہینوں کے دوران میں ملتا ہے بڑھا دیا جائے؟"۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" نچلے درجہ کے ہندوستانی کلارکوں کے لئے مکانات مہیا کرنے کی بعض تجاویز گورنمنٹ کے زیر غور ہیں"۔

" فی الحال اس پہاڑی الاونس کے بڑھانے کی کوئی تجویز نہیں جو شملہ ہل الاونس کوڈ کے تحت میں نان گزیٹڈ گورنمنٹ ملازمان کو ملتا ہے"۔

* نقشہ مطبوعہ نہیں ہے۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

صیغہ تعمیرات سرکاری اور سول سکریٹریٹ کا عملہ کلرکاں۔

(۱۲) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتائیگی کہ کیا یہہ درست ہے یا نہین کہ صیغہ تعمیرات سرکاری اور سول سکریٹری ایٹ کے کلرکون کے عملہ کو وھي یا ھمچو قسم کے کام کرنے کے لئے مختلف معیار کے مطابق تنخواہ دي جاتي ہے اگر ایسا ھي ہے تو دو عملہ ھائے کلارکون کي تنخواہ مین کیون یہہ تخصیص رکھي ھوئي ہے"۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ صیغہ تعمیرات سرکاري اور سول سیکریٹري ایٹ کے عملہ کلارکون کي تنخواھون کي شرحون مین فرق ہے یہہ فرق ھمیشہ سے چلا آیا ہے اور اس تفاوت کو جاري رکھنے یا ھر دو عملہ جات کو وھي تنخواہ دینے کي ضرورت پر اوس وقت غور کي جائیگي جب جملہ نان گزیٹڈ عملہ جات کي تنخواہ کي نظر ثاني کے عام سوال پر غور کي جائیگی "۔

آنریبل خان بہادر میان فضل حسین نے سوال کیا۔

پراونشل ایجوکیشنل سروس کی تنخواہ۔

(۱۳) " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتائیگي کہ کس تاریخ سے پراونشل ایجوکیشنل سروس کے ان افسران کي تنخواھون مین اضافہ کي تجویز پر عملدرآمد کیا جائیگا جس کے لئے یہہ معلوم ھوتا ہے کہ بجٹ مین روپے کا انتظام کیا گیا ہے"۔

ایضاً

(۱۴) " کیا گورنمنٹ براہ مہرباني بتائیگي کہ پراونشل ایجوکیشنل سروس کے ممبران کے لئے اس اقل و غایت حد کے اندر جو وزیر ھند نے منظور کي ہے سالانہ ترقیون کے کیا درجے یا شرحین مقرر کي گئي ھین ?"۔

ایضاً

(۱۵) " کیا گورنمنٹ براہ مہرباني بیان کریگي کہ عملہ جات کي مقرر تنظیم کی سکیم کے مطابق دوسري ضروري پراونشل سروسون کے مقابلہ مین پراونشل ایجوکیشنل سروس کي تنخواھون کي شرحین و ترقیات اور تنخواہ ترقیان اور آئندہ حالات ملازمت کیا ھین ?"۔

آنریبل مسٹر رائیٹ نے جواب دیا۔

" مین سوال نمبر ۱۳ و نمبر ۱۴ اور نمبر ۱۵ کا جواب اکٹھا دونگا"۔

" یہہ معاملہ في الحال زیر غور ہے مگر گورنمنٹ ابھی اس قابل نہین کہ کوئي اعلان کر سکے اس معاملہ مین دیر نہین لگیگي "۔

آنریبل خان بہادر میان فضل حسین نے سوال کیا۔

اخبارات جنکا داخلہ پنجاب مین بند ہے۔

(۱۶) " بحوالہ ان جوابات کے جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل کے اجلاس مورخہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع بروز سنیچر سوالات نمبري ۴۳ و ۴۴ کے دئے گئے ھین کیا گورنمنٹ براہ مہرباني ان اخبارات کے نام بتائیگي جن کے پنجاب مین داخلہ کي ممانعت کے متعلق احکامات آجکل نافذالعمل ھین "۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" حسب ذیل اخبارات کا داخلہ پنجاب مین بند ہے :-

(۱) انڈیپنڈنٹ (الہ آباد)۔

(۲) کانگرس (دھلي)۔

(۳) وجایا (دھلي)"۔

" مفصلہ ذیل تین اخبارات کے داخلہ کی ممانعت کے متعلق جو بند ہو چکے ہیں ابھی تک احکام نافذالعمل ہیں ۔—

(۱) اخوت (لکھنؤ)۔

(۲) انقلاب (دھلی)۔

(۳) قوم (دھلی)"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔

(۱۷) " بحوالہ ان جوابات کے جو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل کے اجلاس مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع بروز سنیچر سوالات نمبر ۳۷ و ۳۸ کے دئے گئے - کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتائیگی کہ ازالہ یا تخفیف نقص کے لئے کیا تدابیر اسکے مد نظر ہیں "۔

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ نے آٹھویں جج کی عارضی جگہ کے اپریل سنہ ۱۹۲۰ع سے ایک سال کے مزید عرصہ کے لئے جاری رکھنے کےواسطےلکھا ھے تا کہ ان مقدمات میں تخفیف ھوجائے جو ابھی فیصلہ ھونے کے بغیر پڑے ھیں "۔

آنریبل رائے بہادر چوھدری لال چند نے سوال کیا۔

(۱۸) " (الف) ایسی نمی کی مطالبات کے متعلق اس صورت میں قواعد کیا ھیں جبکہ ایک نہری فصل دوسرے بارانی فصل کے بعد ھو ؟۔

" (ب) کیا محکمہ آبپاشی ایسی تاریخوں کی روئداد رکھتا ھے جن پر ایک خاص نمبر کے کھیت کو پانی لگایا جائے؟۔

" (ج) نہری فصل کو آخیر پانی لگائے جانے کے بعد کونسا عرصہ مقرر ھے جسمیں کہ نمی کا خشک ھوجانا تصور کرلیا جاتا ھے اور کیا اس خاص معاملہ کی نسبت کوئی ھدایات ھیں ؟۔

" (د) کیا یہہ درست ھے کہ نہر جمن غربی پر اگر ایک نہری فصل کے بعد بارانی فصل بویا جائے تو اس فصل کا آبیانہ نمی لے لیا جاتا ھے گو آخری آبپاشی اور بارانی فصل کے بونے کے درمیان کئی مہینوں کا عرصہ گذرا ھوتا ھے اور زمین میں نمی کا صحیح معنوں میں نام و نشان تک باقی نہیں ھوتا؟۔

" (ہ) کیا دیہی بارانی فصل جس کے لئے آبیانہ نمی وصول کیا جاتا ھے مرگہ متعلقہ کی روئداد میں نہری درج کیا جاتا ھے اگر کیا جاتا ھے تو کس بنا ء پر ؟۔

" (و) نہر جمن غربی پر وہ کل رقبہ کتنا ھے جس پر گذشتہ پانچ سال میں آبیانہ نمی وصول کیا گیا ھے اور اس عرصہ میں کتنی رقم آبیانہ نمی کے طور پر وصول کی گئی ھے ؟"۔

آنریبل مسٹر وڈز نے جواب دیا۔

" (الف) اس کے متعلق یہہ قواعد ھیں کہ جب کسی ما بعد فصل کے واسطے کلیہ رانی یا تخم ریزی کے لئے پہلی دفعہ پانی اس صورت میں دیا جائے جبکہ سابقہ فصل ابھی کھیت میں موجود ھو تو اس پانی کے لئے آبیانہ کی کم شرح لی جاتی ھے جیسا کہ شرح ھائے قابضان کے اس ضمیمہ میں درج ھے جو ھر ایک نہر پر اطلاق پذیر ھے"۔

" (ب) جواب نفی میں ھے"۔

" (ج) اگر کسی خاص کھیت میں کسی آبپاش شدہ فصل کاٹنے کےبعد کھیت مذکور میں کلیہ رانی کرکے دوسری

فصل کي تخم ريزي کردي گئي هو تو ايسي کلبه راني اور تخم ريزي کے متعلق يهه قياس کيا جاسکتا هے که وه اس آخري نهر سے آبپاشي سے کي گئي هے جو کهيت مذکور کي گئي هو۔

" (د) جواب نفي مين هے۔

" (ه) اس اراضي کے سوائے جسکي آبپاشي نهري پاني سے کي گئي هے نهري پاني کا کوئي محصول نهين ليا جاتا۔

" (و) اعداد حسب ذيل هين :—

سالهائے	رقبه جات ايکڑون مين	مقدار محصول آب
		روپيه
سنه ۱۵—۱۹۱۴ع	۳۵۹۲۷	۳۵۵۸۴
سنه ۱۶—۱۹۱۵ع	۶۱۱۳	۵۹۰۴-
سنه ۱۷—۱۹۱۶ع	۲۱۵۰۴	۲۱۳۱۳-
سنه ۱۸—۱۹۱۷ع	۷۳۳۲۴	۹۲۴۳۸
سنه ۱۹—۱۹۱ع	۶۴۶۲	۷۸۰۴-

آنريبل راؤ بهادر چوهدري لال چند نے سوال کيا—

(۱۹) " (الف) کيا گورنمنٹ براه مهرباني مفصل هدايات اس مضمون پر جاري کراديگي جسکا ذکر سوال نمبر ۱۸ مين هوا هے تاکه کاشتکار آبيانه نمي اس صورت مين دينے سے بچ جائين جبکه ايسي نمي زمين مين موجود نه هو۔

" (ب) کيا گورنمنٹ مزيد هدايت کريگي که وه رقبه جس پر صرف آبيانه نمي وصول کيا گيا هو اس رقبه کے خانه مين نه دکهايا جائے جسکي آبپاشي کسي خاص موگه سے هوئي هو ؟"۔

آنريبل مسٹر وڈز نے جواب ديا—

" (الف) گورنمنٹ ان هدايات کے علاوه جو آگے هي موجود هين کوئي هدايات ضروري نهين خيال کرتي۔

" (ب) جواب نفي مين هے "۔

آنريبل راؤ بهادر چوهدري لال چند نے سوال کيا—

(۲۰) " کيا يهه درست هے که نهر جمن غربي کے ان کهيتون پر جن پر نهر کا پاني نهر کي پٹڑيون مين ناکه هوجانے کي وجه سے بهه کر چلا جاتا هے پورا محصول آب ان کهيتون کے استاده فصلات کے مطابق وصول کيا جاتا هے باوجود اس امر کے ايسي فصلات کے لئے نه تو پاني لگانے کي ضرورت هوتي هے اور نه اسکے لئے درخواست کي جاتي هے ؟۔

آنريبل مسٹر وڈز نے جواب ديا—

" اس سوال کا جواب جس صورت مين که يهه کيا گيا هے نفي مين هے "۔

آنريبل راؤ بهادر چوهدري لال چند نے سوال کيا—

(۲۱) " اگر ايسا هوتا هے تو يهه کهان تک واجب هے خاص کر ايسي صورتون مين جهان که ان کهيتون کو مزيد پاني دينے کا سوائے نهر کي پٹڑيون مين ناکه هو جانے کے اور کوئي ذريعه نهين اور ان فصلون کو دوسرا پاني دينے کے لئے نهر کي پٹڑي مين ايسا کوئي ناکه نهين کيا جاتا ؟۔

آنریبل مسٹر وڈز نے جواب دیا—

" اس سوال کا جواب سوال نمبر ۲۰ کے جواب مین دیا گیا ہے - لیکن یہہ واضح رہے کہ اس زمین کي صورت مین کہ جسکي آبپاشي ایسے ناکہ سے کي گئي ہو جو نہر کي پٹڑي مین دیدہ دانستہ اور ناجائز طور پر کیا گیا ہو شرح آبیانہ وصول کرنے کي واجبیت قواعد نمبري ۲۲ اور ۲۳ سے جو گورنمنٹ نے ایکٹ نہر - مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع کے تحت مین جاري کئے ہین ظاہر ہوتي ہے "-

آنریبل رؤ بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا—

(۲۲) " کیا گورنمنٹ براہ مہرباني نہر جمن غربي کے حکام نہر کے نام ہدایات جاري کریگي کہ آبیانہ لازمي طور پر صرف انہي آبپاش شدہ فصلون پر لیا جائے جن کے کہیتون کے کاشتکارون نے جان بوجھہ کر نہر مین ناکہ کیا ہو "-

آنریبل مسٹر وڈز نے جواب دیا—

" ایسی ہدایات جاري کرني ضروری نہین ہین کیونکہ ایسے معاملات مین رائج الوقت قاعدہ یہي ہے کہ شرح آبیانہ ہر ایک معاملہ مین حالات کي پوري پوري گواہی لیکر لگایا جاتا ہے "-

آنریبل رؤ بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا—

(۲۳) " (الف) کیا محکمہ نہر کے سٹینڈنگ آرڈرز (احکام نافذ الوقت) کي دستور العمل عام لوگ خرید سکتے ہین اور کیا اسکا کوئي اردو ترجمہ نہي مل سکتا ہے ؟-

(ب) اگر نہین تو کیا گورنمنٹ براہ مہرباني ایسي اشاعت کا انتظام کردیگی تا کہ کاشتکار اپنی ذمہ واریون کو محسوس کرسکین ؟ "-

آنریبل مسٹر وڈز نے جواب دیا—

" (الف) ناردرن انڈیا کینال وڈرینیج ایکٹ (ایکٹ انہار و نالي ہائے نکاس شمالی ہند) نمبر ۸ مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع اور قواعد زیر ایکٹ مذکور دونون انگریزي اور اُردو مین لوگ خرید کر سکتے ہین "-

" (ب) دستور العمل مذکور برائے شہادت افسران محکمہ نہین مل سکتي اور گورنمنٹ ضروری خیال نہین کرتي کہ یہہ عام لوگون کے خریدنے کے لئے رکھي جائے "-

آنریبل رؤ بہادر چودھري لال چند نے سوال کیا—

(۲۴) " (الف) دیہاتیون کی طرف سے سرکاري عہدہ دارون کو اون کے دورون کے اثنا مین ضروري اشیاء بہم پہونچانے کے متعلق قواعد کیا ہین -

(ب) کیا گورنمنٹ کو اسبات کا علم ہے کہ جب سرکاري عہدہ دار دیہات مین قیام کرتے ہین تو دیہاتیون کو روزانہ استعمال کي اشیاء بہت ہی ارزان نرخ پر بہم پہونچاني پڑتي ہین اور نقصان کا خرچ گاؤن کے ملبہ مین سے لیا جاتا ہے -

(ج) کیا گورنمنٹ جملہ عہدہ دارون کے نام محکمانہ ہدایات جاري کریگی کہ وہ دیہاتیون سے کوئي چیز اوس نرخ سے کم قیمت پر طلب نہ کرین جو گاؤن مین جاري ہو -

(د) اس غرض کے اصول کیلئے کہ جملہ عہدہ داران ہدایات کي تعمیل کرسکین - کیا گورنمنٹ ان عہدہ دارون کے روزانہ یا سفری مواجب مین اضافہ کردیگي جنکو اپنا خرچ پورا کرنے کے لئے روزانہ الاونس کافي نہین ملتا "-

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا —

" (الف) دیہات میں دورہ پر گئے ہوئے عہدہ داروں کو ضروری اشیاء بہم پہونچانے کے متعلق کوئی خاص قواعد نافذ العمل نہیں ہیں۔ لیکن جو ہدایات ابتداً سنہ ۱۸۹۳ء میں جاری ہوئی تہیں وہ نافذ العمل ہیں جنکا مدعا یہہ ہے کہ رشوت ستانی وغیرہ کا انسداد کیا جائے اور اون تکالیف کو کم کیا جائے جو سرکاری عہدہ دار کو دورہ کے اثناء میں اشیاء بہم پہونچانے کے متعلق لوگوں کو پیش آتی ہیں۔

" (ب) گورنمنٹ کے خیال میں یہہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ اون شرائط کے تابع جو اس ملک میں رائج ہیں بعض اقسام کے ماتحت عہدہ دار دورہ کے اثناء میں ضروری اشیاء کم و بیش نا واجب طور پر ارزاں نرخ پر حاصل کرتے ہیں لیکن گورنمنٹ اسبارہ میں مطمئن نہیں ہے کہ جملہ اقسام کے عہدہ دار گورنمنٹ کے شہرہ آفاق اور پورے طور پر مسلمہ ارادے کا لحاظ رکھنے میں علی العموم ایسی بے پرواہی ظاہر کرتے ہیں جیسا کہ آنریبل ممبر کے سوال سے مترشح ہوتا ہے

" (ج) دورہ کے اثناء میں سرکاری عہدہ داروں کو ضروری اشیاء بہم پہونچانے کے انتظام کے معاملہ پر گورنمنٹ طویل عرصہ سے غور کر رہی ہے اور وہ اس وقت بھی اوس کمیٹی کے زیر غور ہے جسکو گورنمنٹ نے مقرر کیا ہے۔ کمیٹی کی سفارشوں کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ یہہ کل مسئلہ نہایت ہی دقت آفرین ہے جسکی وجہ یہہ ہے کہ دور حاضرہ کے حالات اور ملک کے قدیم طریقوں و رسم و رواج کے درمیان ایک بڑی حد تک اختلاف ہے۔ لیکن گورنمنٹ کی یہہ خواہش و ارادہ ہے کہ شکایت کے جملہ معقول اسباب رفع ہو جانے چاہئیں "۔

آنریبل لاله برکت رام چودہری لال چند نے سوال کیا

بیل گاڑیوں کے کرایہ کی شرح — (۲۵) " (الف) ہر ایک بیل گاڑی کے (جس میں دو بیل جوتے جائیں) فی پڑاؤ کرایہ کی سرکاری شرح کیا ہے اور کیا اس میں گاڑیبان کی اجرت شامل ہے۔

" (ب) اس شرح کے مقابلہ میں صرف ایک گھوڑے والی گاڑی کی اجرت بحساب فی پڑاؤ کیا ہے۔

" (ج) گاڑیوں کے لئے کرایہ کی شرح کب مقرر کی گئی تہی

" (د) چونکہ بیل گاڑیوں کے کرایہ کی مقررہ شرح بہت ہی کم ہے اسواسطے کیا گورنمنٹ ان شرحوں کی نظر ثانی کریگی اور ایسی نظر ثانی کرتے وقت غیر سرکاری نمائندوں سے بھی مشورہ لیگی۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا —

(الف) بیل گاڑیوں کے کرایہ کی عام سرکاری شرح فی پڑاؤ فی گاڑی دس آنہ ہے جسکے ساتھ فی بیل دس آنے اور دئے جاتے ہیں۔ بعض اضلاع میں بیلوں کے لئے خاص اضافہ شدہ شرحیں بھی ہیں۔ برسات کے موسم میں مذکورہ بالا شرحوں میں ۲۵ فیصدی کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ان شرحوں کو مقرر کرتے وقت وضاحت کے ساتھ یہہ قرار دے دیا گیا تہا کہ ان میں گاڑیبانوں کی اجرت شامل ہوگی۔

(ب) ٹانگوں کے کرایہ کی عام شرح فی پڑاؤ فی ٹانگہ پختہ سڑکوں پر ایک روپیہ چھ آنے اور کچی سڑکوں پر ایک روپیہ دس آنے ہے۔

(ج) گاڑیوں کے کرایہ کی موجودہ شرحیں سنہ ۱۹۱۹ء میں گورنمنٹ ہند کی منظوری حاصل کرنے کے بعد مقرر کی گئی تہیں۔

(د) گورنمنٹ یہہ تسلیم نہیں کرتی کہ یہہ شرحیں بہت ہی کم ہیں اور وہ سر دست ان شرحوں کی نظر ثانی کرنا نہیں چاہتی "۔

آنریبل راؤ بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا —

۲۶—"کس قانون کے مطابق تحصیلدار گاڑیوں کو سول عہدہ داروں کی ضرورت کے واسطے حکماً لیتے ھیں اور اگر یہہ دستور ناجائز ھے تو کیا گورنمنٹ اس دستور کو بند کر دیگی "۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا —

" قانونی معنوں میں عہدہ داران سول کے استعمال کے واسطے کوئی گاڑیاں حکماً بکار سرکار نہیں لی جاتیں جب سرکاری عہدہ دار اپنے فرائض منصبی کی انجام دھی میں دورہ پر ھوتے ھیں تو اونکی باربرداری کے لئے جب گاڑیوں کی ضرورت ھوتی ھے تو ایسی گاڑیاں تحصیلدار چودھریوں کی وساطت سے مروجہ طریق پر مہیا کر دیتے ھیں—گاڑیوں کا اسطرح مہیا کرنا اونکے عام انتظامیہ فرائض کا حصہ سمجھا جاتا ھے—تحصیلدار اس امر کا خیال رکھنے کے ذمہ وار ھوتے ھیں کہ کوئی ناواجب دباؤ نہ ڈالا جائے اور نہ ھی کوئی غیر ضروری سختی کی جائے—گورنمنٹ کے خیال میں اس بارہ میں کوئی ھدایات صادر کرنا ضروری نہیں ھے "۔

آنریبل راؤ بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا —

۲۷—" کیا گورنمنٹ بیان کریگی کہ گذشتہ اپریل کی شورشوں میں جن اشخاص کو کسی نہ کسی طرح سزا دی گئی تھی اون کے ساتھہ قسمت انبالہ میں اعلان شاھی کے مطابق رحم کا کیا برتاؤ کیا گیا ھے "۔

آنریبل مسٹر فرانچ نے جواب دیا —

" گذشتہ شورش کے متعلق قسمت انبالہ میں ایک شخص کو سزا دی گئی تھی—مگر اوسکو اعلان شاھی کے مطابق رھا کر دیا گیا ھے ۔ بعض دیگر اشخاص کا معاملہ زیر غور ھے "۔

آنریبل راؤ بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا —

۲۸—(الف) قسمت انبالہ میں کس قدر سرکاری عہدہ داروں کو اراضی عطا کیگئی ھے اور اونمیں سے کتنے اشخاص زراعت پیشہ تھے۔

" (ب) کیا قسمت انبالہ کے کسی ایسے سرکاری عہدہ داروں کو جنکا زراعت پیشہ اقوام سے تعلق تھا بھرتی کی خدمات کے عوض خطابات و قیصر ھند میڈل یا اعزازی تلواریں یا بھرتی کے تمغے عطا کئے گئے تھے اگر ایسا ھے تو کیا گورنمنٹ بیان کریگی کہ ایسے عہدہ داروں کو اراضی کیوں عطا نہیں کیگئی۔

" (ج) کیا گورنمنٹ عہدہ داران مذکرہ ضمن (ب) کی جنگی خدمات کے متعلق رپورٹ طلب کریگی اور اونکو اراضی کے مناسب عطیات دیگی "۔

آنریبل مسٹر فرانچ نے جواب دیا —

(الف) قسمت انبالہ کا ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور دو تحصیلدار اون ۲۴—اشخاص میں سے تھے جنکو جنگ کے متعلق فوجی یا سیاسی لحاظ سے ممتاز و غیر معمولی قسم کی خدمات انجام دینے کے عوض میں اراضی عطا کیگئی تھی—یہہ معطی الیھم زراعت پیشہ نہیں تھے۔

" قطع نظر اون اشخاص کے قسمت مذکور کے ۱۳ پنشن یافتہ فوجی عہدہ داروں کو بھرتی کی خدمات کے صلہ میں ایک سے پانچ تک مستطیل عطا کئے گئے تھے—خیال ھے کہ یہہ سب کے سب زراعت پیشہ اقوام کے افراد ھیں ۔

(ب) مندرجہ ذیل اشخاص زراعت پیشہ اقوام کے رکن ھیں :—

اون ۱۳ عہدہ داروں میں سے جنکو مختلف طبقات کی ممبری کا اعزاز وغیرہ عطا ھوا	۵
اون ۹—اصحاب میں سے جنکو خطابات عطا ھوئے	۴
اون ۵—اصحاب میں سے جنکو اعزازی تلواریں عطا ھوئیں ...	... ۳—اور

اون ۲۹-اصحاب مین سے جنکو بھرتی کے لئے عطا ہوئے ۱۶

* تمغہ قیصر ہند کا ایک معطی الیہ زراعت پیشہ قوم کا رکن تھا۔

" اون ۷-اشخاص مین سے جنکو اراضي اور نیز اعزاز یا خطاب عطا ہوا-۳-اشخاص زراعت پیشہ قوم کے اراکین تھے-

(ج) وہ خطاب و اراضي جنگي مین نے تفصیل بیان کي ہے اون جنگی خدمات کي بابت اونکو عطا کیگئي تھي جو ان عہدہ دارون نے انجام دي تھین-مزید انعامات دینے کي تجویز نہین ہے "-

آنریبل راؤ بہادر چودھري لال چند نے سوال کیا—

پنڈت امرناتھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کا میموریل-

۲۹—" کیا گورنمنٹ کو پنڈت امر ناتھہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کا میموریل (عرضداشت) موصول ہوا ہے اور گورنمنٹ اس معاملہ کے متعلق کیا کارروائي کرنا چاہتي ہے "-

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا --

" گورنمنٹ کو پنڈت امر ناتھہ کي طرف سے حال مین ایک میموریل موصول ہوا ہے اور وہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے "-

آنریبل راؤ بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا --

" ۳۰—(الف) ضلع روہتک کے مواضعات کھیر والي اور سنگھالي مین تعزیري پولیس قائم کرنے کی وجہ کیا ہے -

(ب) کیا گورنمنٹ اعلان شاہي کے منشاء کے مطابق ان ہر دو مواضعات کے متعلق اپنے احکام کي نظر ثاني کرنا چاہتي ہے "-

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا --

" تعزیری پولیس جو ستمبر گذشتہ مین ایک سال کے عرصہ کے لئے ضلع روہتک کے مواضعات کھیر والي اور سنگھالي مین قائم کیگئي تھی اوسکي وجہ وہ عام بدامني تھي جو اوس سے کچھہ عرصہ پہلے وہاں موجود تھي اسکي تصدیق اوس اطلاع سے ہوتي ہے جو بدمعاشون کے اوس گروہ کے متعلق جو ان ہر دو مواضعات کے رہنے والے تھے اور دھو بندیون و خانہ جنگیون کے موجود ہونے اور فوجداري مقدمات مین اخفا شہادت کے متعلق ملي تھي-

" چونکہ تعزیري چوکي عام فوجداري وجوہات کي بناء پر قائم کي گئي تھي اور اسکو کسي سیاسي بدامني سے تعلق نہین تھا اسواسطے گورنمنٹ وہ کارروائي نہین کرنا چاہتي جسکا آنریبل ممبر نے مشورہ دیا ہے "-

آنریبل راؤ بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا --

یونیورسٹی کے فیلو جو لاہور کے رہنے والے ہیں یا نہیں-

" ۳۱—(الف) پنجاب یونیورسٹي کے ہندو فیلوز کي مجموعي تعداد کیا ہے اور اون مین سے کسقدر لاہور کے رہنے والے ہین-

(ب) فیلوز کي ان آسامیون پر صرف اون اشخاص کو ہي مقرر کرنے کي وجوہات کیا ہین جو لاہور کے رہنے والے ہون اور گورنمنٹ اس اجارہ کو توڑنے کے متعلق کیا کارروائي کرنا چاہتي ہے-

(ج) کیا سکھون و مسلمانون کي صورت مین؟ لاہور کے رہنے والے اور بیرونجات کے اصحاب کا تناسب ایک ہی ہے اور اگر نہین تو اون ہندوؤں کے ساتھہ کیوں جداگانہ سلوک کیا جاتا ہے جو لاہور کے رہنے والے ہین "-

آنريبل راو بهادر چوهدري لال چند نے سوال کيا —

۲۶—"کس قانون کے مطابق تحصيلدار گاڑيون کو سول عهده دارون کي ضرورت کے واسطے حکماً ليتے هين اور اگر يهه دستور ناجائز هے تو کيا گورنمنٹ اس دستور کو بند کر ديگي"۔ گاڑيون کا حکماً بکار سرکار لينا۔

آنريبل مسٹر فهگن نے جواب ديا —

"قانوني معذوري ان عهده داران سول کے استعمال کے واسطے کوئي گاڑيان حکماً بکار سرکار نهين لي جاتين جب سرکاري عهده دار اپنے فرائض منصبي کي انجام دهي مين دوره پر هوتے هين تو اونکي باربرداري کے لئے جب گاڑيون کي ضرورت هوتي هے تو ايسي گاڑيان تحصيلدار چوهدريون کي وساطت سے موجه طريق مين مهيا کر ديتے هين۔گاڑيون کا اسطرح مهيا کرنا اونکے عام انتظاميه فرائض کا حصه سمجها جاتا هے۔تحصيلدار اس امر کا خيال رکهنے کے ذمه وار هوتے هين که کوئي ناواجب دباؤ نه ڈالا جائے اور نه هي کوئي غير ضروري سختي کي جائے۔گورنمنٹ کے خيال مين اس باره مين کوئي هدايات صادر کرنا ضروري نهين هے"۔

آنريبل راو بهادر چوهدري لال چند نے سوال کيا —

۲۷—"کيا گورنمنٹ بيان کريگي که گذشته اپريل کي شورشون مين جن اشخاص کو کسي نه کسي طرح سزا دي گئي تهي اون کے ساتهه قسمت انباله مين اعلان شاهي کے مطابق رحم کا کيا برتاؤ کيا گيا هے"۔ قسمت انباله مين اعلان شاهي کے مطابق رحم کا برتاؤ۔

آنريبل مسٹر فرانچ نے جواب ديا —

"گذشته شورش کے متعلق قسمت انباله مين ايک شخص کو سزا دي گئي تهي۔مگر اوسکو اعلان شاهي کے مطابق رها کر ديا گيا هے۔ بعض ديگر اشخاص کا معامله زير غور هے"۔

آنريبل راو بهادر چوهدري لال چند نے سوال کيا —

۲۸—(الف) قسمت انباله مين کس قدر سرکاري عهده دارون کو اراضي عطا کيگئي هے اور اونمين سے کتنے اشخاص زراعت پيشه تهے۔

"(ب) کيا قسمت انباله کے کسي ايسے سرکاري عهده دارون کو جنکا زراعت پيشه اقوام سے تعلق تها بهرتي کي خدمات کے عوض خطابات و قيصر هند ميڈل يا اعزازي تلوارين يا بهرتي کے تمغے عطا کئے گئے تهے اگر ايسا هے تو کيا گورنمنٹ بيان کريگي که ايسے عهده دارون کو اراضي کيون عطا نهين کيگئي۔

"(ج) کيا گورنمنٹ عهده داران مذکره ضمن (ب) کي جنگي خدمات کے متعلق رپورٹ طلب کريگي اور اونکو اراضي کے مناسب عطيات ديگي"۔

آنريبل مسٹر فرانچ نے جواب ديا —

(الف) قسمت انباله کا ايک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور دو تحصيلدار اون ۲۴-اشخاص مين سے تهے جنکو جنگ کے متعلق فوجي يا سياسي لحاظ سے ممتاز و غير معمولي قسم کي خدمات انجام دينے کے عوض مين اراضي عطا کيگئي تهي۔يهه معطي اليهم زراعت پيشه نهين تهے۔

"قطع نظر اون اشخاص کے قسمت مذکور کے ۱۳ پنشن يافته فوجي عهده دارون کو بهرتي کي خدمات کے صله مين ايک سے پانچ تک مستطيل عطا کئے گئے تهے۔خيال هے که يهه سب کے سب زراعت پيشه اقوام کے افراد هين۔

(ب) مندرجه ذيل اشخاص زراعت پيشه اقوام کے رکن هين :—

اون ۱۳ عهده دارون مين سے جنکو مختلف طبقات کي ممبري کا اعزاز وغيره عطا هوا ۵

اون ۹-اصحاب مين سے جنکو خطابات عطا هوئے ۴

اون ۵-اصحاب مين سے جنکو اعزازي تلوارين عطا هوئين ۳-اور

اون ۲۹—اصحاب مین سے جنکو بهرتي کےلئے عطا هوئے ۱۶

" تمغهٔ قیصر هند کا ایک معطی الیه زراعت پیشه قوم کا رکن تها-

" اون ۷—اشخاص مین سے جنکو اراضي اور نیز اعزاز یا خطاب عطا هوا-۳—اشخاص زراعت پیشه قوم کے اراکین تهے-

(ج) وه خطاب و اراضي جنکي مین نے تفصیل بیان کي هے اون جنگي خدمات کي ریوارڈ مین جو عطا کیگئي تهي جو ان عهده دارون نے انجام دي تهین-مزید انعامات دینے کي تجویز نهین هے"-

آنریبل راؤ بهادر چوهدري لال چند نے سوال کیا—

پنڈت امرناتھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کا میموریل

۲۹—" کیا گورنمنٹ کو پنڈت امر ناتهه صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کا میموریل (عرضداشت) موصول هوا هے اور گورنمنٹ اس معامله کے متعلق کیا کارروائي کرنا چاهتي هے"-

آنریبل مسٹر فرنیچ نے جواب دیا --

" گورنمنٹ کو پنڈت امر ناتهه کي طرف سے حال مین ایک میموریل موصول هوا هے اور وه گورنمنٹ کے زیر غور هے"-

آنریبل راؤ بهادر چوهدری لال چند نے سوال کیا --

" ۳۰—(الف) ضلع روهتک کے مواضعات کهیر دالي اور سنگهالي مین تعزیري پولیس قائم کرنے کي وجه کیا هے -

(ب) کیا گورنمنٹ اعلان شاهي کے منشاء کے مطابق ان هر دو مواضعات کے متعلق اپنے احکام کي نظر ثاني کرنا چاهتي هے"-

آنریبل مسٹر جوزف نے جواب دیا --

" تعزیری پولیس جو ستمبر گذشته مین ایک سال کے عرصه کے لئے ضلع روهتک کے مواضعات کهیر دالي اور سنگهالي مین قائم کیگئي تهی اوسکي وجه وه عام بدامني تهي جو اوس سے کچهه عرصه پهلے وهان موجود تهي اسکي تصدیق اوس اطلاع سے هوتي هے جو بدمعاشون کے اوس گروه کے متعلق جو ان هر دو مواضعات کے رهنے والے تهے اور دهو بندیون و خانه جنگیون کے موجود هونے اور فوجداري مقدمات مین اخفا شهادت کے متعلق ملي تهي-

" چونکه تعزیري چوکي عام فوجداري وجوهات کي بناء پر قائم کي گئي تهي اور اسکو کسی سیاسی بدامني سے تعلق نهین تها اسواسطے گورنمنٹ وه کارروائي نهین کرنا چاهتي جسکا آنریبل ممبر نے مشوره دیا هے "-

آنریبل راؤ بهادر چوهدری لال چند نے سوال کیا --

پنجاب یونیورسٹی کے فیلو جو لاهور کے رهنے والے نهین هین-

" ۳۱—(الف) پنجاب یونیورسٹي کے هندو فیلوز کي مجموعي تعداد کیا هے اور اون مین سے کسقدر لاهور کے رهنے والے هین-

(ب) فیلوز کي ان اسامیون پر صرف اون اشخاص کو هي مقرر کرنے کي وجوهات کیا هین جو لاهور کے رهنے والے هون اور گورنمنٹ اس اجاره کو توڑنے کے متعلق کیا کارروائي کرنا چاهتي هے-

(ج) کیا سکهون و مسلمانون کي صورت مین؟ لاهور کے رهنے والے اور بیرونجات کے اصحاب کا تناسب ایک هي هے اور اگر نهین تو اون هندوؤن کے ساتهه کیون جداگانه سلوک کیا جاتا هے جو لاهور کے رهنے والے هین "-

آنریبل مسٹر میہنارڈ نے جواب دیا۔

(الف) جواب بالتفصیل ذیل میں درج ہے :-

	ہندو	مسلمان	سکھہ
ساکنان لاہور	۲۴	۱۲	...
غیر ساکنان لاہور	۱	۳	۵

(ب) پنجاب یونیورسٹی کے فیلو گورنمنٹ مقرر نہیں کرتی۔ان میں سے بعض فیلو (نو) بلحاظ عہدہ ہوتے ہیں اور ۱۶ فیلو اوقاف یونیورسٹی کے عطیہ دہندگان کے قائممقام ہوتے ہیں۔بعض فیلو رجسٹر شدہ گریجوایٹ اور فیکلٹیوں کی طرف سے منتخب ہوتے ہیں اور بعض کو چانسلر یونیورسٹی نامزد کرتا ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر اوس پالیسی کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں جسکے مطابق صاحب چانسلر فیلو نامزد کرتے ہیں۔

• انتخاب میں جن قابل لحاظ اُمور کو مد نظر رکھا جاتا ہے اون میں سے ایک امر یہہ ہے کہ یہہ اغلب خیال ہوتا ہے کہ نامزد شدہ فیلو سینٹ اور فیکلٹیز کے جلسوں میں باقاعدہ حاضر ہوا کریگا۔معلوم ہوتا ہے کہ بعض قابل ذکر مستثنیات کے سوائے جو فیلو لاہور کے رہنے والے نہیں ہوتے وہ حاضری میں بے قاعدہ ہوتے ہیں اور وہ یونیورسٹی کے کام میں امداد نہیں دیتے۔

• ایک اور اہم قابل لحاظ امر وہ ضرورت ہے جو منتظمین جماعتوں اور تعلیمی درسگاہوں کے عملہ ہائے مدرسین کی نیابت کے متعلق پائی جاتی ہے۔لاہور میں تعلیمی درسگاہوں کا فی الواقع بڑا اجتماع ہے۔جن کالجوں میں ڈگری کے درجہ تک اور اس سے آگے تعلیم دی جاتی ہے اونمیں سے ۱۱ کالج لاہور میں ہیں اور ۱۲ بیرونجات میں لیکن بیرونجات کے ان ۱۲ کالجوں میں سے چار مشن کالج ہیں ایک سکھوں کا اور ایک مسلمانوں کا پس اونکی انتظامیہ جماعتیں غیرہندو ہیں اور اونکے عملہ میں ہندوؤں کی مقابلتاً قلیل تعداد ہوتی ہے تخمیناً ۸۰ فیصدی اندر گریجوایٹ سرکاری عمادارى میں رہتے ہیں اور پنجاب یونیورسٹی کی حدود کے اندر لاہور کے کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں۔طب و قانون اور معلمی کا پیشہ سکہانے کی تعلیم کے کالج سب لاہور میں ہی ہیں اور لاہور کے کالجوں کی محض تعداد سے اس امر کا پورے طور پر پتہ نہیں چلتا کہ تعلیمی درسگاہیں لاہور میں کس حد تک موجود ہیں۔

• لاہور سے باہر کی سکونت کو یونیورسٹی کے عہدہ فیلو کی نامزدگی کے لئے قابلیت قرار دینے سے یونیورسٹی کے مفاد کو نقصان پہونچیگا۔نیز یہہ جماعت متعلقہ کے مفاد کے حق میں بہی ضرر رسان ہوگا۔اگر کسی ایسے شخص کو یونیورسٹی کا فیلو مقرر کردیا جائے جو یونیورسٹی کی کونسلوں میں اثر نہ ڈال سکے تو اسکے بالمقابل اوس قوم کا اقتدار جس سے وہ متعلق ہو یونیورسٹی کے معاملات میں اوسی قدر کم ہو جائیگا۔

آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند نے سوال کیا۔

• ۳۰ اون سفارشوں کا کیا حشر ہوا ہے جو گذشتہ سال مقرر شدہ کمیٹی لوکل سیلف گورنمنٹ نے کی تہیں اور گورنمنٹ مقامی جماعتوں کو بیش از پیش وسیع اختیارات کب تک دینا چاہتی ہے "۔

آنریبل مسٹر ہملیفیکس نے جواب دیا۔

• سفارشیں بغرض استصواب رائے متداول کی گئی تہیں۔آرائے موصول ہوئی ہیں اور اون پر غور کی جارہی ہے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے ہدایت کی ہے کہ مقامی جماعتوں کو وسیع تر اختیارات دینے کی غرض سے میونسپل ایکٹ و ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی ترمیم کے لئے مسودات تیار کئے جائیں نیز جناب ممدوح نے مقامی جماعتوں کے متعلقہ قواعد کی نظر ثانی کا بہی حکم دیا ہے۔اس معاملہ پر اب غور کی جارہی ہے "۔

آنریبل مخدوم سید راجن شاہ نے سوال کیا۔

گزیٹڈ افسروں کو زائد مراعات کا دینا

" ۳۳ - صوبہ کے جملہ نان گزیٹڈ ملازمین کو جنکی تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار سے زیادہ ہے یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ع سے اونکی تنخواہون و قائم مقام الاؤنس پر ۲۰ فیصدی کے حساب سے عارضی الاؤنس عطا کیا گیا ہے۔کیا گورنمنٹ پنجاب کے گزیٹڈ افسرون کو بھی اسی قسم کا الاؤنس عطا کرنے کے معاملہ پر تجویز کریگی "۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" آنریبل ممبر کی توجہ ممبر خزانہ کی اوس یاد داشت کے فقرہ ۲۴ کی طرف دلائی جاتی ہے جو کونسل ہذا مین گذشتہ مارچ کی ۶ تاریخ کو پیش کی گئی تھی۔اون گزیٹڈ افسرون کو الاؤنس عطا کرنے کا مسئلہ زیر غور ہے جنکا اون ملازمتون سے کوئی تعلق نہین جنکے متعلق پبلک سروس کمیشن کارروائی کرچکی ہے "۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور رعایا شہر جالندھر کے درمیان کشیدگی۔

" ۳۴—کیا گورنمنٹ بیان کریگی کہ آیا اوسکو معلوم ہے کہ گذشتہ اپریل سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور باشندگان جالندھر کے مابین بہت سخت کشیدگی پیدا ہوگئی ہے جسکی وجہ وہ کارروائی ہے جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پنجاب پراونشل کانفرنس منعقدہ جالندھر کی استقبالیہ کمیٹی کے بعض اراکین کے برخلاف کی ہے "۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

گورنمنٹ کو اسبات کا علم نہین ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور رعایا شہر جالندھر کے درمیان کوئی اس قسم کی کشیدگی موجود ہے جسکا آنریبل ممبر نے اپنے سوال مین ذکر کیا ہے۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

جالندھر مین پٹرولیم کے لائسنس۔

" ۳۵ - کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا مسٹر ہملٹن ڈپٹی کمشنر جالندھر نے مٹی کے تیل کو ذخیرہ مین رکھنے کے متعلق پٹرولیم کی کمپنیون کے لائسنسون کو صرف اس وجہ سے منسوخ کردیا ہے کہ اونکے سب ایجنٹ " انتہا پسند " تھے۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" مئی و جون سنہ ۱۹۱۹ع مین ڈپٹی کمشنر نے اس بناء پر دو لائیسنسون کو منسوخ کیا تھا "۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

جالندھر مین پٹرولیم کے لائسنس۔

" ۳۶—کیا گورنمنٹ کونسل ہذا کو مطلع کریگی کہ لائیسنسون کی تنسیخ سے پہلے ڈپٹی کمشنر نے کوئی تحقیقات کی تھی۔اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ کاغذات میز پر رکھیگی "۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تحقیقات کی تھی لیکن گورنمنٹ کاغذات کو میز پر رکھنے پر آمادہ نہین ہے "۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

جالندھر مین پٹرولیم کے لائسنس۔

" ۳۷—کیا یہہ امر واقع نہین ہے کہ سب ایجنٹون نے اس امر سے انکار کیا تھا کہ وہ سیاسیات مین " انتہا پسند " ہین اور کہ اونہون نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے فیصلہ پر اعتراض کیا تھا اور کھلی تحقیقات کرنے کی درخواست کی تھی۔نیز کیا یہہ امر واقع نہین ہے کہ لائیسنس یافتہ کمپنی ہائے متعلقہ نے ان جملہ

صورتوں میں سب ایجنٹوں کی تائید کی تھی اور اونکو ڈپٹی کمشنر نے تبدیل کرنے پر عملی طور پر مجبور کیا تھا "۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" اس قسم کی عرضداشتیں کبھی کوئی نہیں لیکن گورنمنٹ کو اسبات کا علم نہیں ہے کہ سب ایجنٹوں نے کھلی تحقیقات کی درخواست کی تھی صرف کمپنیوں نے ڈپٹی کمشنر کے احکام کی تعمیل میں تساہل کیا لیکن چونکہ ڈپٹی کمشنر نے اپنے احکام کو بدلنے سے انکار کیا اسواسطے اونہوں نے دوسرے سب ایجنٹ مقرر کردئے "۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بہگت رام نے سوال کیا۔

" ۳۸۔ کیا گورنمنٹ بیان کریگی کہ آیا ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی جالندھر نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے اوس فیصلہ کے برخلاف جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت میں عرضداشت ارسال کی تہی جسکے مطابق صاحب موصوف نے زیر جدید ایکٹ اسلحہ ہند اون معزز اشخاص کو لائیسنس عطا کرنے سے اس بناء پر انکار کردیا تھا کہ درخواست کنندہ نے بذات خود یا اوسکے خاندان کا کوئی فرد گذشتہ کانگرس منعقدہ امرتسر میں شریک ہوا تھا کیونکہ کانگرس مذکور صاحب ڈپٹی کمشنر کی رائے میں " ایسی انجمن تہی جسمیں باغیانہ تقاریر کیگئی تہیں "۔

" کیا گورنمنٹ بیان کریگی کہ اوس خطر ناک الزام کو رفع کرنے کے لئے گورنمنٹ کیا کارروائی کرنا چاہتی ہے جو ڈپٹی کمشنر نے انڈین نیشنل کانگرس پر لگایا ہے "۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" محولہ بالا قسم کی عرضداشت گورنمنٹ کو موصول ہوئی ہے۔ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اشخاص محولہ نے کمشنر کے اجلاس میں اپیل کی ہے جس نے اون کو لائیسنس عطا کرنے کا حکم دیا ہے۔ انڈین حالات گورنمنٹ کی رائے میں کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ہے "۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بہگت رام نے سوال کیا۔

" ۳۹۔ کیا گورنمنٹ بیان کریگی کہ نور محل واقع ضلع جالندھر کے قدیم قائم شدہ سکول کو صرف اس بناء پر علیحدہ کردیا گیا ہے کہ اسکی انتظامیہ کمیٹی کے بعض ممبروں نے ۶۔اپریل سنہ ۱۹۱۹ء کی ہڑتال میں کچھہ حصہ لیا تھا "۔

آنریبل مسٹر رائٹ نے جواب دیا۔

" عملہ سکول کی اس کارروائی کے علاوہ جو اس نے سیاسی تحریک محولہ صدر میں حصہ لینے کے متعلق کی تہی انسپکٹر مدارس نے یہہ رپورٹ بہی کی تہی کہ سکول کے عملہ مدرسین کی استعداد کافی نہیں اور کہ اوس میں اکثر مدرسین ٹرینڈ نہیں اور نہ ہی سکول مذکور چندان مقبول عام تھا۔ لہذا یہہ فیصلہ کیا گیا کہ سکول مذکور کو مسلمہ درسگاہوں کی فہرست میں سے خارج کردیا جائے "۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بہگت رام نے سوال کیا۔

" ۴۰۔ (الف) کیا گورنمنٹ کو اون طریقوں کا علم ہے کہ جن میں جشن فتح یابی کے لئے گذشتہ جولائی میں حافظ آباد کے لوگوں سے چندے وصول کئے گئے تہے۔

(ب) کیا گورنمنٹ کو اسبات کا علم ہے کہ اس طرح فراہم کردہ روپیہ کا بہت سا حصہ ماتحت افسروں نے اپنی ذاتی تفریح کی غرض سے استعمال کیا تھا۔

" کیا گورنمنٹ کو اسبات کا علم ہے کہ لوگوں کی مکرر وسہ کرر استدعا کے باوجود ذمہ وار حکام نے اس روپیہ کا کوئی حساب نہیں دیا۔

(ج) کیا گورنمنٹ اس معاملہ کے متعلق تحقیقات کریگی اور عہدہ داران متعلقہ کی ایک فہرست اور نیز آمدنی و خرچ کا ایک نقشہ میز پر رکھیگی "۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ کو اسبارہ میں کوئی حالات معلوم نہین ہین۔تحقیقات کی جا رہی ہے اور نتائج سے آنریبل ممبر کو مناسب وقت پر اطلاع دے دی جائیگی "۔

بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء

آنریبل مسٹر گبسن۔۔

یور آنر۔۔چونکہ بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء کی رو سے اوس نظر ثانی شدہ مالی روئداد کے اعداد مین کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جو کونسل ھذا مین ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء کو پیش کیا گیا تھا۔اسواسطے مین اون الفاظ مین کوئی اضافہ کرنا نہین چاھتا جس الفاظ کے ساتھہ مین نے موسومہ و نظر ثانی شدہ روئداد مالی کو کونسل ھذا مین پیش کیا تھا۔لہذا مین بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء کو باضابطہ پیش کرنے کی اجازت چاھتا ھون "۔

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ۔

یور آنر۔۔مین صرف ایک خیال کا اظہار کرنا چاھتا ھون اور وہ بھی صرف ریفارمز (اصلاحات) کے متعلق۔ یور آنر ھر ایک صوبہ مین سرکاری عہدہدار غیر سرکاری عہدہ داران کی امداد سے ریفارم سکیم (سکیم اصلاحات) کے متعلق قوانین و ضوابط بنانے مین مصروف ھین۔ ھم اوس یقین کا شکر گذاری کے ساتھہ اعتراف فرماتے ھین جو مسٹر میناری نے کونسل کو اسبارہ مین دلایا ھے کہ سرکاری عہدہ دار جدید اصلاحات مین کامل طور پر معاونت کرینگے۔۔یور آنر میرا یہہ پختہ عقیدہ ھے کہ اون عہدہ دارون کی امداد کے بغیر جو اس ملک مین انتظام کے ذمہ وار ھین۔اصلاحات کامیابی کے ساتھہ نافذ نہین ھونگی۔ ساتھہ ھی اس کے مین لوگون کے اون نمائندون سے جو کثیر تعداد مین کونسل ھذا مین آئینگے خاص کے ساتھہ یہہ درخواست کرتا ھون کہ وہ سرکاری عہدہ دارون کے ساتھہ ملکر کام کرین کیونکہ جیسا کہ مین نے گذشتہ اجلاس مین بیان کیا تھا نمائندے مذکور کونسل مین بالکل نئے ھونگے اور اون کو کچھہ عرصہ تک اوس اصول پر کام سیکھنا پڑیگا جسپر بڑی بڑی کمیٹیون اور فرمون مین عمل کیا جاتا ھے جس سے میری مراد یہہ ھے کہ جونیئر عہدہ دارون کو سینیئر عہدہ دارون کے زیر ھدایت کام کرنا پڑتا ھے ان خیالات کے اظہار کے بعد مین اپنی تقریر کو ختم کرتا ھون "۔

آنریبل رائے بہادر چوھدری لال چند۔

یور آنر۔۔مین بجٹ کے تفصیلی اُموز کے متعلق کچھہ کہنا نہین چاھتا۔یہہ قابل مبارکباد امر ھے کہ مد معاملہ زمین کے سوائے تقریباً ھر ایک اھم مد کی ذیل مین واصلات مین بیشی ظاھر ھوتی ھے۔ مدات آبکاری و انکم ٹیکس۔اسٹامپ۔رجسٹری اور آبپاشی سے متوقع سے زیادہ آمدنی ھوئی ھے۔ بیشی زیر مد آبکاری جس حد تک کہ یہہ شراب کی بیش از بیش کھپت کی دلیل ھے سخت تشویش ناک ھے۔افزون شدہ واصلات زیر مد " اسٹامپ " بھی کم و بیش باعث تشویش ھین کیونکہ یہہ مقدمہ بازی کی بیشی کی دلیل ھین جس کا اگر انسداد نہ کیا گیا تو وہ لوگون کی خوشحالی مین سخت خلل انداز ھوگی۔انکم ٹیکس کی واصلات مین حقیقی بیشی کا ھونا پورے طور پر تسلی کا باعث ھے اور اس سے ایک خاص عمدہ تشخیص کی ضرورت کماحقہ ثابت ھوجاتی ھے۔

" خرچ کے کھاتہ مین بجٹ سے اون رقوم کے معائنہ مین کمی ظاھر ھوتی ھے جو زیر مدات تعلیم و حفظان صحت اور زراعت عطا کی گئی ھین۔ محکمہ جات متعلقہ کو اون کے خرچ کرنے کی طاقت پر مبارکباد

نہیں دی جا سکتی۔ کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیش آجاتی ہے اور عطا شدہ رقوم کو خرچ کرنے کی متعلقہ تجاویز کو درہم برہم کردیتی ہے اور سال بسال ممبر خزانہ کو اوس کوتاہی کے لئے عذر و معذرت کرتے ہوئے سنا جاتا ہے جو یہہ محکمہ جات عطا شدہ رقوم کو خرچ کرنے میں ظاہر کرتے ہیں بجٹ کا ایک اور خواص جو ہرشخص کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرائے بغیر نہیں رہ سکتا ہے وہ ناواجب احتیاط ہے جو خوف کی حد تک پہنچ گئی ہے اور جو مختلف مدات کی واصلات کا تخمینہ لگانے میں ظاہر کی گئی ہے۔ یہہ عجیب بات ہے کہ تقریباً ہر ایک مد کی ذیل میں اصلات کا کم تخمینہ لگایا گیا ہے اور تخمینہ شدہ واصلات کے مقابلہ میں اصل واصلات کا اضافہ واقعی نمایاں طور پر قابل ذکر ہے آمدنی کا حد سے زیادہ کم تخمینہ لگانے کی برائیاں بہت اور دورس ہیں۔ان میں سے سب سے بڑی برائی یہہ ہے کہ اسکی وجہ سے روپیہ اون مختلف فائدہ رسان کاموں کے لئے فیاضانہ طور پر عطا نہیں کیا جا سکتا جنپر ملک کی سود و بہبود اور فلاح کا عام طور پر انحصار ہے۔ بہر کیف چونکہ بجٹ زیر بحث اغلباً آخری بجٹ ہے جو موجودہ حالات کے اندر مرتب کیا جائیگا اسواسطے میں اس معاملہ کو طول دینا نہیں چاہتا فقرہ ۸ میں آنریبل ممبر خزانہ نے آمدنی مندرجہ بجٹ بابت مالی سال آئندہ کے مقابلہ میں فاضلہ خرچ کا ذکر کیا ہے۔ فاضلہ خرچ مندرجہ بجٹ ۷۰½ لاکھہ سے کم نہیں۔ یہہ سچ ہے کہ نرد بقایا کے خرچ کے کھاتہ میں اتنے عظیم فاضلہ خرچ کو اطمینان کی نظروں سے نہیں دیکھا جاسکتا۔لیکن مجھے یقین ہے کہ بارشوں کے حسب معمول ہونے کے قیاس کو دل میں جگہ دیکر اس فاضلہ رقم میں اغلباً بہت بڑی حقیقی تخفیف ہوجائیگی اور مجھے بالکل حیرانی نہیں ہوگی اگر یہہ فاضلہ رقم کم ہوکر تخمینہ شدہ رقم کے نصف کے برابر رہ جائے۔ بہر حال ہمارے موجودہ بقایا کے لحاظ سے حوصلہ سے خرچ کرنے کی پالیسی اختیار کرنا بالکل قرین صواب ہوگا۔ فائدہ رسان کاموں کے لئے روپیہ کا فیاضانہ انتظام کرنا ضروری ہے خواہ ایسا کرنے میں موجودہ کثیرالمقدار بقایا میں تخفیف ہی کیوں نہ ہوجائے۔اور میں آنریبل ممبر خزانہ کو اسی پالیسی (طرز عمل) کی تبدیلی پر صدق دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔

" آنریبل ممبر خزانہ نے فقرہ ۳۰ میں اون جدید مالی انتظامات کا ذکر کیا ہے جو ریفارم سکیم میں امپیریئل و پراونشل گورنمنٹوں میں ہونے والے ہیں۔کمیٹی معاملات مالی (Financial Relations Committee) زیر صدارت لارڈ مسٹن قبل ازیں صوبہ ہذا کا دورہ کرچکی ہے اور گورنمنٹ اور نیز مقامی کمیٹی خزانہ کے غیرسرکاری ممبروں کو لارڈ مسٹن کی کمیٹی کے سامنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملا ہے۔مجھے یقین ہے کہ لوکل گورنمنٹ اور نیز کونسل ہذا کے نمائندوں نے پنجاب کے معاملہ کو سرگرمی اور جرات کے ساتھہ لارڈ مسٹن کی کمیٹی کے روبرو پیش کردیا ہے اور اس بحث کا نتیجہ ہمارے صوبہ کے حق میں ایسا ہی مفید و فائدہ رسان ہوگا جیسا کہ ہماری خواہش ہو سکتی ہے۔ پنجاب پر اوس بوجھہ کا ڈالنا نہایت ہی نا انصافی ہوگی جو انصافاً دوسرے صوبوں کو برداشت کرنا چاہئے۔ یہہ کوئی جائز دلیل نہیں ہے کہ چونکہ بعض دیگر صوبے اپنی ضروریات کے واسطے کافی آمدنی پیدا نہیں کرسکتے اسواسطے پنجاب کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ امپیریل خزانہ میں اپنے جائز حصہ سے زیادہ امداد دے۔کیوں نہ دوسرے صوبے اون نقائص کو رفع کریں جنکی وجہ سے وہ آمدنی کے بعض ذرائع میں پورا حصہ لینے سے محروم ہیں اور اگر مصلحت یا عملی مشکلات کی وجہ سے ان نقائص کا تدارک نہیں ہوسکتا تو صوبہ ہائے متعلقہ کو جدید ٹیکس ہائے تشخیص کرنے کا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ دوسرے صوبوں سے یہہ توقع کرنا نہ ہی معقول اور نہ قرین انصاف ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ صوبوں کی ضروریات کیلئے روپیہ بہم پہونچانے کے واسطے تازہ مالی ذمہ واریاں اپنے کندھوں پر لیں۔ لیکن اگر ہمیں اپنی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے جدید ٹیکس عاید کرنے پر مجبور ہونا پڑا تو ہم آمدنی کو بڑھانے کیلئے کوئی ایسے طریقے تجویز کرسکینگے جنکا غریبوں پر زیادہ بوجھہ نہ پڑے۔

اس معاملہ کے متعلق میں ہر اوس کوشش کے برخلاف آواز اُٹھانا چاہتاہوں جس سے مقصود یہہ ہو کہ اس سے اراضی پر بالواسطہ یا بلا واسطہ کوئی تازہ بوجھہ پڑے۔ میرا سچے دل کے ساتھہ یہہ عقیدہ ہے کہ اراضی پر قبل ازیں کافی بوجھہ پڑا ہوا ہے اور کوئی مزید بوجھہ جو ضروری معلوم ہو وہ کسانوں کی جماعت کے سوا دیگر جماعتوں پر پڑنا چاہئے۔

" واضح و مشرح رونداد مالی جو آنریبل مسٹر کبسن نے کونسل ہذا میں پیش کی ہے اوس میں سرکاری ملازمت کے مختلف شعبوں میں تنخواہوں و پنشنوں اور الاونس میں اضافہ کرنے کا جا بجا ذکر کیا گیا ہے

اسبارہ مین مین صرف ایک خیال کا اظہار کرنا چاھتا ھون اور وہ یہہ ھے کہ اگرچہ ملازمت کے اون شعبون مین جنکی تنخواہ ابھي ھے اضافہ تنخواہ کے مطالبہ کو بلا تامل پورا کیا گیا ھے مگر اون بہت سی ماتحت ملازمتون مین جنکی تنخواہ نہایت ھی قلیل ھے بعض ملازمتون کے افراد ابھی تک اپنی تنخواھون وغیرہ کے اوس اضافہ کے منتظر ھین جو اونکو اس سے بہت عرصہ پہلے ملنا چاھئے تھا مثال کے طور پر غریب پٹواری اور کنسٹیبل کی مثال ھی لے لیجئے دیہی عہدہ دارون یعنی ذیلدارون ـ سفید پوشون و نمبردارون اور چوکیدارون کا معاملہ بھی پورے طور پر ھمدردانہ توجہ کا مستحق ھے ـ گذشتہ چند سالون کے دوران مین ان عہدہ دارون کے کام مین جو بھاري اضافہ ھو گیا ھے اوس کا حال اوس شخص کو معلوم ھے جسکو اس قسم کے جانباز دیہی عہدہ دارون سے سابقہ پڑتا ھے ـ لیکن بد قسمتی سے یہہ بے زبان جماعت شور و شر در ھنگامہ آرائی اور جد و جہد کے اس زمانہ مین یہہ توقع نہین کرسکتي کہ حکام وقت اونکے حال پر توجہ مبذول کرینگے ـ

" اب مین اون چند ایک اُمور کا ذکر کرنا چاھتا ھون جنکے متعلق گورنمنٹ کی سنجیدہ توجہ درکار ھے ان سے میري مراد زرعي تعلیم کے بہتر انتظام و امدادي تحریک کی اشاعت کی توسیع کے وثر نظام عمل اور پرائمري تعلیم اور دیہی حفظان صحت کی بسرعت ترقی سے ھے ـ دیہي زرعي اقوام کے سود و بہبود اور خوشحالی کا مدار در اصل اس توجہ پر ھے جو گورنمنٹ ان معاملات پر دے سکے ـ غربت و جہالت اور بیماري سے جسے دیہي آبادي کے ایک بہت بڑے حصہ پر زبردست غلبہ و قابو حاصل ھے ھم اوس وقت تک کامیابي کے ساتھہ پیچھا نہین چھڑا سکتے جبتک کہ تعلیم کی نہایت سرگرمي کے ساتھہ اشاعت نہ کی جائے کاشتکارون کو عملي زراعت کے اصول اور عملي آلات (کشاورزي) کا استعمال نہ سکھایا جائے و ملک مین ھمہ گیر شرکت عمل کا طریق رائج نہ کیا جائے اور زندگی کے اون مضر صحت حالات کا ازالہ نہ کیا جائے جن مین ھمارے اھل ملک کا جزو کثیر گراھا رھا ھے مین اون کوششون کا شکر گزاري کے ساتھہ اعتراف کرتا ھون جو گورنمنٹ اسبارہ مین کر رھی ھے لیکن مین یہہ ضرور کہنا چاھتا ھون کہ زمانہ ماضی مین ان " معاملات کو افسوسناک طور پر نظر انداز کیا گیا ھے اور یہہ میري دلی خواھش اور اُمید ھے کہ ان معاملات پر گورنمنٹ آئندہ بدستور بیش از بیش توجہ مبذول کریگی ـ

یور آنر ـــ گذشتہ چار سالون کے دوران مین میري یہہ ھمیشہ شکایت رھي ھے کہ اگرچہ گورنمنٹ کی آمدنی زیادہ تر زرعی اقوام سے حاصل ھوتی ھے مگر صوبہ کی سرکاری ملازمت مین ھمیشہ غیر زرعي اقوام کي بھرمار رھي ھے مین ھمیشہ گورنمنٹ کو اس ضرورت و مصلحت کی طرف بزور توجہ دلاتا رھا ھون کہ ان اقوام کو سرکاري ملازمت مین اونکا واجبی حصہ دیا جائے ـ اس مین کچھہ شک نہین کہ ان اقوام کو فوجي اور اس قسم کی اون دیگر ملازمتون مین شامل ھونے کا اختیار تامہ دیا گیا تھا جس مین خطرہ جان ھوتا ھے لیکن سرکاري ملازمتون کی نعمتین ھمیشہ غیر زرعي اقوام کي قسمت مین ھي رھی ھین ـ بلا شبہ یور آنر کے شہرۂ آفاق پیشرو لے ان اقوام سے ھمدردي کا برتاؤ کیا اور اس نقص کے ازالہ کے لئے افسران سرشتہ کو کئي بار گشتي چٹھیان ارسال کین لیکن مفوضہ مفاد زمیندارون کو اون کا مناسب حصہ ملنے کے معاملہ مین ھمیشہ سنگ راہ رھے اور یہہ فی الواقع قابل مبارکباد ھے کہ یور آنر کے عہد حکومت کے پہلے سال مین وہ ریز و لیوشن پاس ھوا ھے جس مین سرکاري ملازمتون کي ایک فیصدي زمیندارون کے لئے مخصوص کی گئي ھے مین اس عنایت کے بدلے یور آنر کا شکریہ ادا کرتے ھوئے جناب والا کو یقین دلاتا ھون کہ زمیندارون کو آپ نے گرویدہ بنا لیا ھے اور کہ یور آنر نے ملک کے اس نہایت ھی وفادار اور معاون طبقہ کے ساتھہ صرف عنایت و تلطف کا سلوک ھی نہین کیا بلکہ انگریزي راج کي بنیادون کو بھي مستحکم و استوار کر دیا ھے ـ میري یہہ خواھش ھے کہ یور آنر کو اس امر کا خیال رکھنے کا موقع ملے کہ ریز و لیوشن مذکور مین جو ھدایتین درج ھین وہ وجود لا وجود ثابت نہ ھون ـ

" اپني جگہ پر بیٹھنے سے پیشتر مین یور آنر کي توجہ ایک اور زبردست اھمیت کے معاملہ کی طرف منعطف کرانا چاھتا ھون جو دیہي آبادي کیلئے ھمیشہ سوھان روح اور رنجش کا باعث ثابت ھوا ھے میري مراد اس سے بیگار کے طریق سے ھے ـ یہہ قدیم مگر یکسان طور پر قابل نفرین دستور اکثر حکام و رعایا کے درمیان غلط فہمي کا باعث ثابت ھوا ھے ـ اس سے باھمي ربط و محبت کے وہ جذبات کشیدہ ھوجاتے ھین جو حضرت ملک معظم قیصر ھند کي رعایا اور سرکاري عہدہ دارون کے درمیان موجود رھنے چاھئین ـ یہہ کہنا تحصیل حاصل ھے کہ لوگ چپراسیون و کنسٹیبلون و اردلیون اور دورہ کرنے والے عہدہ دارون کے خانگی ملازمون

کے آزار دہ مطالبات سے تنگ کئے جاتے ہیں۔انتظامیہ عہدہ داروں کے بد دیانت کارندے بیگار کی آڑ میں بہت سا ظلم کرتے ہیں جو اگرچہ دیکھنے میں معمولی ہوتا ہے مگر سخت جانکاہ ہوتا ہے۔یورپین عہدہ دار اون بے شمار عجیب و غریب موقعوں کا جو بیگار اختیار کرلیتی ہے اور اون مختلف طریقوں کا اندازہ نہیں لگا سکتے جن میں بیگار کی آڑ میں لوگوں سے ناجائز طور پر روپیہ وصول کیا جاتا ہے۔میں یوئر آنر یا کونسل مذا کو بیگار کی رام کہانی سنا کر بیزار کرنا نہیں چاہتا اور میں صرف اسی قدر کہنے پر اکتفا کرونگا کہ بیگار کا طریق اصولاً بھی ایسا ہی برا ہے جیسا کہ یہہ عملاً ناگوار اور خلاف انصاف ہے اس سے رشوت ستانی کا موقع آسانی کے ساتھہ مل جاتا ہے اور اون بے شمار ناجائز کار روائیوں کا بازار گرم ہوجاتا ہے جو نظم و نسق کے لئے باعث ننگ ہیں۔

" یہہ تسلی بخش امر ہے کہ اس معاملہ پر گورنمنٹ توجہ مبذول کر رہی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ یوئر آنر اس دستور کو منسوخ کرنے کے متعلق موثر کار روائی کرینگے اور اب چونکہ تنخواہ و مواجب سفر کی اضافہ شدہ شرحیں منظور ہوگئی ہیں اسواسطے جملہ درجوں کے اہلکاروں کو چاہئے کہ وہ بیگار کے طریق کو ترک کرنے کی تجویز کو خندہ پیشانی سے قبول کرنے پر آمادہ ہوجائیں۔

" صرف ایک لفظ اور۔اور میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔یوئر آنر ہمارے ہم وطن آنریبل مسٹر جسٹس شادی لال کے لاہور ہائی کورٹ کا چیف جج مقرر ہونے کی خبر کو صوبہ کے جملہ طبقات کے لوگوں نے مسرت و طمانیت کی نظروں سے دیکھا ہے۔میں یہہ کہنے میں صرف عوام الناس کے عام جذبات کی ترجمانی کرونگا کہ یوئر آنر نے اس کار روائی سے پنجابیوں کے دلوں کو گرویدہ احسان بنا لیا ہے۔یوئر آنر کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھہ ہی ہم یہہ اُمید اور دعا کرتے ہیں کہ ہمارا بھائی نہ صرف اس منصب جلیلہ کا اہل ہی ثابت ہو بلکہ ملک کے جملہ طبقات کا اعتماد بھی اوسکے ہمیشہ شامل حال رہے "۔

آنریبل نواب سر بہرام خان---

یور آنر---

باشندگان شہر ڈیرہ غازیخان کو بد قسمتی سے جن مصائبات کا سامنا پڑا اس کے متعلق میں باختصار عرض کرنے کے لئے اُٹھہ کھڑا ہوں۔

پورانے شہر ڈیرہ غازیخان کو حضور والا نے ملاحظہ فرمایا تھا۔اس کا منظر عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ بد قسمتی سے سال سنہ ۱۹۰۸ع سے سال سنہ ۱۹۱۲ع تک دریا کی بردگی نے شہر کو تباہ کیا۔باشندگان پر اس بلائے بے درمان کے نزول سے قسما قسم کی تکالیف پہونچیں۔قیمتی مکانات و جائداد زرعی باغات وغیرہ تلف ہوئے۔تجارت بند رہی۔نقل مکانات کی تکالیف نا گفتہ بہ ہیں۔باوجود ان مصائب کے بے چارہ باشندگان نے نیا شہر کو بسایا اور زمینات خرید کرکے تعمیر مکانات کی۔بوجہ نہ ہونے استطاعت کے قرضہ وغیرہ اُٹھاکر مکانات کی تعمیر و تکمیل کی۔مگر اب تک ڈیرہ غازیخان کی خوشحالی جس کا اعلے جناب حضور سرمائیکل اوڈوائر بہادر بالقابہ کو خیال تھا بوجہ عظیم جنگ پورا نہ ہوسکا۔باشندگان کو باوجود ان مصائب کے جنگ عظیم میں جو گرانی ضروریات زندگی میں پڑیں۔انکی حالت ناگفتہ بہ ہے۔مگر اس صورت میں بھی گورنمنٹ عالیہ نے جدید ٹیکس لگانے سے تامل نہیں فرمایا۔مزید محکمہ بندوبست اب شہر کی زمین پر مالیہ لگانے کے واسطے آمادہ ہے۔اس بنا پر کہ یہہ زمین پہلے مزروعہ تھی۔حالانکہ یہہ زمین نہر جدید کے جاری ہونے سے پہلے بارانی تھی اور بمشکل کسی سال آباد ہوتی تھی۔تجارت کا بھی بوجہ دوری دریا و فاصلہ ریلوے سٹیشن کوئی اچھا حال نہیں ہے۔

اس لئے میں حضور والا کی توجہ بد قسمت ڈیرہ غازیخان کی طرف معطوف کراتا ہوں۔کہ براہ رعایا پروری اس شہر کی خوشحالی و بہبودی و رفع مصیبت کے لئے گورنمنٹ عالیہ توجہ خسروانہ فرماوے کیونکہ یہہ شہر پانچسو سال کا پورانہ بلوچوں کا تواریخی شہر تھا جو بد قسمتی سے برد ہوگیا اب جدید شہر جو بنایا گیا ہے اسکی ضروریات خاص ذیل قابل توجہ و التفات ہیں:۔

(۱) شہر میں واسطے نکاس پانی کے نالیاں پختہ بنائی جاویں۔

(۲) کام نہر کلاں موسومہ ربیع کنال جو چند سال ہوئے تجویز ہوا تھا شروع ہوکر تکمیل کر دیا جاوے۔

(۳) چھوٹی ریل شہر کہنہ سے سکھی سرور تک بنائی جاوے جو چند سال ہوئے زیر تجویز تھی۔ اس میں آمدنی و تجارت کو فائدہ ہوگا۔

(۴) تعداد نفری پولیس بڑھائی جاوے تا کہ لوگوں کو ادائے ٹیکس چوکیدارہ سے رہائی ہو۔

(۵) تجویز لگائے جانے ٹیکس جدید مجوزہ محکمہ بندوبست متذکرہ صدر تا خوشحالی شہر منسوخ فرمائی جاوے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ رحمدل گورنمنٹ عالیہ اپنی غریب مصیبت زدہ رعایا کے ساتھہ ہمدردی و انکی خوشحالی و بہبودی کے لئے ضرور توجہ خسروانہ مبذول فرماویگی۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لال بھارگو۔

یوئر آنر — گذشتہ سال کے حالات پر نگاہ ڈالتے ہوئے اون عجیب و غریب تبدیلیوں اور انقلابات کا اثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا جو پنجاب کو پیش آئے ہیں۔ گذشتہ سال اس مہینہ میں صوبہ ہذا ابتلاء و مصیبت میں گرفتار تھا جسکی یاد انسانی قالب کو لرزا دینے والی ہے ایسے قابل تاسف واقعات پیش آئے تھے جنکی اس وقت تشریح کرنے سے چنداں زیادہ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ مختلف مقامات میں بلوائیوں کی حرکات مزبوحی و زیادتیاں و یوروپین اشخاص کا قتل و قیدیوں کی توہین اور سرکاری عمارات کا اتلاف ایک طرف اور جلا وطنیاں و مارشل لاء اور اسکی ناجائز سختیاں اور اطلاع دینے کے بغیر لوگوں پر بالقصد و بلا امتیاز گولیاں چلانا و ہوائی جہازوں سے بمب اندازی و رینگھہ کر چلنے کا حکم اور اس قسم کے دیگر ہتک انگیز احکام دوسری طرف ایسے معاملات ہیں جنکا ہر خاص و عام ادنے و اعلے اشخاص کو خواہ وہ ہندوستانی ہوں یا ولایتی ازحد ضرور افسوس ہونا چاہئے۔

"جب یوئر آنر نے اپنے منصب جلیلہ کا اہتمام لیا تو اوس وقت ہرطرف کشیدگی و رنجش کے آثار شدت کے ساتھہ پائے جاتے تھے اور حکام و رعایا ایک دوسرے پر اتہام باندہ رہے تھے۔ لوگوں کے دلوں میں ایک خاص قسم کی عدیم النظیر بےچینی پائی جاتی تھی اور وہ مارشل لاء کی سزاؤں اور بد امنی کے متعلقہ دیگر معاملات سے کبیدہ خاطر تھے۔ اعتماد باہمی نہایت ہی کم ہوگیا تھا اور یہہ معلوم ہوتا تھا کہ نفاق و کشیدگی کے آثار بہت جلد محو نہیں ہونگے۔

"یوئر آنر نے مصالحت انگیز اور منصفانہ پالیسی عین وقت پر اختیار کی جس سے لوگوں کے خدشات ایک بڑی حد تک مٹ گئے۔ مارشل لاء کی سزاؤں کی نظر ثانی کی گئی۔ مختلف اخبارات اور لوگوں کی آزادی پر جو قیود عاید کی گئی تھیں ہٹادی گئیں۔ اور یوئر آنر کی بہت سی دیگر منصفانہ کارروائیوں سے لوگوں کا اعتماد دوبارہ قائم ہونے میں امداد ملی۔ حضرت ملک معظم قیصر ہند کے اوس یادگاری و زندہ جاوید اعلان نے جس کے ذریعہ ذات شاہانہ نے مورد عتاب لوگوں کے ساتھہ عام ترحم و مدارات کا سلوک کرنے کا فرمان صادر فرمایا تھا جہاں مسودہ اصلاحات کی منظوری عطا فرمائی وہاں ساتھہ ہی اسکے لوگوں کے خستہ دلوں کیلئے مومیائی کا کام کر گیا۔

"اگرچہ یہہ سچ ہے کہ اوس روش کے باوجود جو یوئر آنر نے لوگوں کے ساتھہ انصاف کرنے کے متعلق اختیار کی ہے اور اوس اعلان کے باوجود جو اعلے حضرت ملک معظم قیصر ہند کی بارگاہ سے شرف صدور پایا ہے مارشل لاء کے زمانہ کے خوفناک اثرات اور ستم آفرینیوں کی تلافی یا کفارہ نہیں ہوسکتا۔ مگر لوگوں کی معاملہ فہمی سے و کشیدگی و رنجش کے آثار محو کرنے کے متعلق حاکم و محکوم کے نام فرمان شاہی صادر ہونے سے اور باہمی عفو اور یوئر آنر کی انصاف پسندی و معدلت شعاری سے لوگوں کا اعتماد حیرت انگیز طور پر قلیل عرصہ میں دوبارہ قائم ہونے میں بڑی حد تک امداد ملی ہے۔

"میں یوئر آنر کا اون مخلصانہ کوششوں کے بدلے مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں جو جناب والا نے (اعلان شاہ کے مطابق) ذات شاہانہ کی خواہش کو صحیح معنوں میں پورا کرنے اور

اوس کی ترجمانی کرے اور اس طرح مصیبت زدہ گھرانوں کے روٹی کمانے والے اشخاص کو آزادی عطا فرمانے کے متعلق کی ہیں۔

"مجھے ہر طرح سے اُمید ہے کہ یوئر آنر کی گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند اسی پر اکتفا نہ کرکے عفو تقصیر کے اوس جذبہ سے کام لیگی جو بادشاہوں کا خاصہ ہے اور جس کی بابت ملک الشعرا نے کہا ہے کہ مبارک ہے وہ شخص جو فیض کرتا ہے اور مبارک ہے وہ شخص جو فیض سے مستفیض ہوتا ہے"۔

"مجھے یقین ہے کہ یوئر آنر کو اس بات کا پورے طور پر علم ہے کہ امرتسر کے بعض مجرموں کے متعلق یہہ عام خیال ہے کہ وہ بے گناہ ہیں۔بہائی پرمانند کا معاملہ بھی ایسا ہے جس کے متعلق اخبارات متواتر توجہ دلاتے رہے ہیں اور جس کے متعلق پنجاب پراونشل کانفرنس منعقدہ ماہ حال میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا تھا جو شائد یوئر آنر کی نظروں سے گذرا ہوگا اوس کی نسبت عام طور پر خیال ہے کہ وہ بے گناہ اور بے لاگ کیرکٹر (اوصاف) کا آدمی ہے۔ اوس کی رہائی سے امن عامہ کو کسی طرح نقصان نہیں پہونچیگا ان جملہ معاملات کے متعلق یوئر آنر اور گورنمنٹ ہند کی بہترین اور فیاضانہ توجہ درکار ہے"۔

"جملہ متذکرۃ الصدر اسباب کا متحدہ نتیجہ (جس کے واسطے پنجاب یوئر آنر کے احسان کا معاوضہ لفظوں میں ادا نہیں کر سکتا) یہہ ہوا ہے کہ اصلاحات کو عمل میں لانے کے معاملہ میں امداد دینے کے لئے پنجاب بھی اوسی طرح آمادہ ہے جس طرح کہ ملک کا باقی ماندہ حصہ۔

"ہم شاہزادہ والا تبار حضور ولیعہد بہادر کی سیاحت ہند کا اشتیاق کے ساتھہ انتظار کر رہے ہیں اور اپنے آئندہ شہنشاہ کا نہایت وفاداری اور تپاک کے ساتھہ خیر مقدم کرنا چاہتے ہیں۔ شاہزادہ والا تبار کی سیاحت دور جدید کی ابتدا ہوگی جو کئی خوشگوار وعدوں سے مملو ہے اور جس سے ذات شاہانہ کے تخت و تاج کے ساتھہ ہندوستان کی وفاداری اور عقیدت کا رابطہ بالخصوص اوس صورت میں اور بھی زیادہ مستحکم ہو جائیگا جبکہ شاہزادہ والا تبار بہ نفس نفیس تشریف فرما ہونگے۔

"یوئر آنر تبدیلیوں کے زمانہ میں ہر ایک شخص کے خیالات اصلاحات و اصلاحات کے متعلقہ قواعد و ضوابط اور جدید مالی انتظامات کی طرف لگے ہوئے ہیں۔ہمیں پورے طور پر یقین ہے کہ اصلاحات کے متعلقہ قواعد اور دیگر معاملات کو جن پر اس وقت یوئر آنر کی گورنمنٹ توجہ مبذول کر رہی ہے جملہ مفاد کا واجبی و جائز لحاظ رکھکر سر انجام دیا جائیگا اور لارڈ مسٹن کی کمیٹی نے جو مالی انتظامات تجویز کئے ہیں اون کی بدولت پنجاب صوبہ کی اشد ضروریات کے لئے کافی روپیہ بچا سکیگا۔

"لیکن یوئر آنر کوئی قواعد و ضوابط خواہ وہ دیگر پسندیدہ اغراض کے حصول کے لئے کیسے ہی فائدہ رسان کیوں نہ ہوں منتخب کنندہ کو حق ووٹ کا درست استعمال نہیں سکہا سکتے۔جو ایک ایسا معاملہ ہے جسے مستقبل قریب میں نہایت ہی اہم سمجھا جائیگا۔اون جملہ قابلیتوں میں سے جن کے موجود ہونے پر منتخب کنندہ اپنے ووٹ کو درست اور مفید طور پر استعمال کرسکتا ہے شائد کوئی قابلیت ایسی آشکارہ نہیں ہے جیسی کہ تعلیمی قابلیت۔لہذا تعلیم ہی صرف اس وقت کی سب سے زیادہ اشد اولین ضرورت ہے۔ اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے کہ اس مد کے لئے رقم مندرجہ بجٹ مقابلتاً نیا ضیانہ ہے۔ میں یہہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس کو اوس عظیم الشان کام سے کوئی نسبت نہیں ہے جو ہم نے انجام دیا ہے لازمی ابتدائی تعلیم کے ایکٹ کو پاس ہوئے زائد از ایک سال کا عرصہ گذر چکا ہے لیکن اگر میری اطلاع درست ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ زیر ایکٹ مذکور اس وقت تک صرف دو میونسپلٹیوں نے کارروائی کی ہے اون میں بھی ابھی تک ایکٹ مذکور نافذ نہیں ہوا۔ اس رفتار کے لحاظ سے اوس رفتار کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا جس کے گذرنے کے بعد کل پنجاب ایکٹ مذکور کے فائدہ رسان احکام سے مستفید ہوگا۔بہت سے حلقوں میں ابھی تک یہہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ مفت و لازمی تعلیم کے خرچ کے متعلق گورنمنٹ مقامی جماعتوں کو کس قدر مالی امداد دیگی۔ میں اس بارہ میں ادب کے ساتھہ یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک سہ سالہ نظام عمل تجویز کیا جائے اور اس عرصہ کے دوران میں ایکٹ مذکور کو صوبہ کے ہر ایک حصہ میں نافذ کرنے کی جملہ ممکن کوششیں کی جائیں۔

" تعليم نسوان کے متعلق مہيا کردہ رقم نہ صرف نا کافي بلکہ حقير بھي ہے تا وقتيکہ اس بارہ مين کوئي خاص کوششين نہ کي جائين کوئي مفيد نتائج مرتب نہين ہو سکتے۔قابل معلمات کي قلت غير سرکاري زنانہ سکولون کي ترقي کے راستہ مين بمنزلہ رکاوٹ کے ہے۔لہذا مين معلمات کے لئے کچھہ اور زنانہ مدارس کھولنے کي ضرورت پر زور دينا چاھتا ھون ۔

ھم زرعي تعليم کے لئے جو ھمارے صوبہ مين نہايت ھي ضروري ہے روپيہ مہيا کرنے کے واسطے يور آنر کے شکر گذار ھين۔

" جيسا کہ مسٹر ناون زنڈ نے بتايا ہے يہہ سچ ہے کہ پنجاب کو ضرورتاً زرعي صوبہ ھي رھنا چاھئے ليکن يہہ نہايت ھي مايوس کن ہے کہ صنعتي احيا کے عہد موعود کي نسبت کچھہ معلوم نہين کہ کب شروع ہوگا ٹکنولوجي کل انسٹيچيوٹ ابھي تک صرف مقدس خواھش معلوم ھوتي ہے اور صنعتي و تجارتي تعليم کے دعاوي کو ابھي تک کافي طور پر تسليم نہين کيا گيا۔گذشتہ جنگ نے وضاحت کے ساتھہ يہہ ثابت کرديا ہے کہ ھندوستان کي حالت کيسي افسوسناک تھي اور کہ زندگي کي ھر ايک ضرورت کے لئے اور ديگر ما احتياج کے لئے اوس کو ديگر ممالک سے کس قدر چشم توقع کرني پڑتي تھي - وہ ملک جس مين خام مصالحہ کي اتني بہتات ھو مگر اوس کو اس مصالحہ کو اس غرض سے ممالک غير کو بھيجنا پڑے تا کہ وہ اوس کي اشياء بنا کر واپس بھيجے ايسي حالت نہين ہے جسپر کوئي ملک رشک کر سکے يور آنر مجھے اُميد ہے کہ جنگ مين جو تجربہ حاصل ھوا ہے اوس سے فائدہ اُٹھايا جائيگا اور پنجاب کي صنعتي و تجارتي ترقي مين امداد دينے مين کوئي دقيقہ فرو گذاشت نہين کيا جائيگا۔

" يور آنر—امسال اس امر کا يقيني ثبوت موجود ہے کہ شراب کي کھپت مين جو بيشي ھوئي ہے وہ اون کوششون کو مات کرتي ہے اور اونکو خاطر مين نہين لاتي جو " اقل درجہ کھپت سے غايت درجہ آمدني پيدا کرنے " کے اصول کے مطابق گورنمنٹ نے اونکے کم کرنے کے متعلق کي ھين اور نيز اسي بيشي پر امپوٹس کے حامين کا بھي زور نہين چلا - شراب کي کھپت مين بيشي ھونے کے ضرر رسان نتائج کے لحاظ سے مين پھر گورنمنٹ کي توجہ زور کے ساتھہ اس امر کي طرف دلانا چاھتا ھون کہ شراب کي کھپت کي گتھي کو سلجھانے کے لئے کوئي قانون وضع کرنا مناسب ہے ۔ مجھے اعتماد ہے کہ عوام الناس کي رائے کسي ايسے معقول قانون کے بنانے کے مخالف نہين ھوگي جس سے شراب کي کھپت مين ايک بڑي حد تک تخفيف کرنا مقصود ھو اگرچہ بذات خود مين کلي مخالفت کا حامي ھون۔

" سرکاري ملازمون کے مواجب سفر اور ديگر مواجب مين اضافہ کرنے کے لئے بجٹ مين روپيہ کا جو انتظام کيا گيا ہے اور نيز اس بارہ مين گورنمنٹ نے حال مين جو احکام صادر کئے ھين انکا عوام الناس اور نيز اشخاص متعلقہ نے بڑا اعتراف کيا ہے ۔ گرانئي نرخ کي تکليف ھر ايک جگہ محسوس کي جارھي ہے۔ليکن اس کا اثر اون اشخاص سے زيادہ کسي پر نہين ھوا جنکي تنخواھين مقرر ھين ۔ مزيد برآن سفر خرچ اور مواجب اسپ وغيرہ مين بھي سنين حال مين اضافہ کيا گيا ہے۔

" قانون رواج کو مدون کرنے کے متعلق بجٹ مين روپيہ کا جو انتظام کيا گيا ہے اوس کي نسبت يہہ تصور کيا جائيگا کہ اوس کو نفع کي اُميد پر دائر ھونے والے مقدمات کے انسداد کي خاطر اور اوس رواج کي مبہم اور غير معين نوعيت کو دور کرنے کے کام پر بجا طور پر صرف کيا گيا ہے ۔ جس کے مطابق لوگون کے حقوق کا عدالت مين فيصلہ کيا جاتا ہے۔

" اس کے علاوہ ايک اور نہايت اھم معاملہ بھي جس کي طرف مين يور آنر کي اجازت سے توجہ مبذول کرانا چاھتا ھون يہہ ہے کہ يہہ خيال عام طور پر پايا جاتا ہے کہ دودھ دينے والے مويشيون کي تعداد پنجاب مين کم ھو رھي ہے اس مين کچھہ شک نہين کہ گھي و دودھ کي قيمتون مين کچھہ عرصہ سے اصلاح نظر آرھي ہے - ليکن وہ پھر بھي پنجاب جيسے واقعي زرعي صوبہ مين معمول سے زيادہ اور حد سے زيادہ گران معلوم ھوتي ھين۔ عوام الناس کي رائے صاف طور پر اس تجويز کے حق مين ہے کہ ايسے مويشيون کي بر آمد پر قيود عايد کردي جائين - مين يور آنر سے يہہ التجا کرتا ھون کہ اس معاملہ کے متعلق پورے طور پر تحقيقات اور

چھان بین کی جائے اور هر ممکن کوشش کی جائے کیونکه دوده و گھی یور آنر کی رعایا کی اصل غذا هے اور نیز زرعی مویشیوں کی نسل کشی کے لئے بھی ایسے مویشیوں کے بغیر گزاره نهیں هوسکتا-

* اپنی جگه پر بیٹھنے سے پہلے میں ایک اور معامله کی طرف توجه دلانا چاهتا هوں - میری مراد مسٹر جسٹس شادی لال کے لاهور هائی کورٹ کا چیف جج مقرر هونے سے هے - یهه تقرر صوبه کے طول و عرض میں یکساں طور پر تسلی کا باعث ثابت هوا هے - نه صرف اس واسطے که جسٹس موصوف هر طرح اس منصب جلیله کے سزاوار هیں اور عوام الناس کو ان پر کامل اعتماد هے اور وه لوگوں میں نهایت عزت و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے هیں بلکه اس لئے بھی که وه پہلے هندوستانی هیں جو هندوستان کے هائی کورٹ میں مستقل چیف جج مقرر هوئے هیں - گورنمنٹ اس واقعی منصفانه و مدبرانه کارروائی کے لئے قابل مبارکباد هے اور صوبه هذا اوس عنایت کے بدلے یور آنر کا خاص طور پر شکرگزار هے جو فی الواقع قابل قدر و بے لاگ اوصاف اور اعلے دماغی-قابلیت اور زبردست قانونی استعداد رکھنے والے هندوستانی کو صوبه کی اعلے ترین قانونی عدالت کا چیف جج مقرر کرکے لوگوں پر کی گئی هے-

آنریبل رائے بہادر بخشی سوهن لال--

* یور آنر—میں گورنمنٹ اور نیز صوبه هذا کے لوگوں اور بالخصوص آنریبل مسٹر گبسن ممبر خزانه کو اس امر پر مبارکباد دینے میں اپنے آنریبل بھائیوں کے ساته بڑی خوشی سے شریک هوتا هوں که وه اس مسلمه شہرت کو قائم رکھ سکے هیں جو اُمید افزا بجٹ پیش کرنے کے متعلق کئی ایک سالوں کے دوران میں صوبه هذا حاصل کر چکا هے - آنریبل ممبر خزانه کے پاس ابتداء سال کا بقایا ٢٥٦٧٥٠٠٠ روپیه کی گرانقدر رقم کی صورت میں موجود هے جو جمله سنین ماسبق کے ابتدائے سال کے بقایوں کی مقدار سے زیاده هے - نیز اونھوں نے یهه اندازه لگایا هے که پراونشل محاصل سے ٦٦٤٢٥٠٠٠ روپیه کی رقم وصول هونے کی خاص اُمید هے - یهه رقم‌بھی صوبه هذا میں انگریزی عملداری کے آغاز کے بعد هر ایک سال میں حاصل شده رقم سے زیاده هے- جتنا زیاده میں نے بجٹ کی جزئیات پر غور کیا هے اوتنا هی زیاده میرا اس بارہ میں اطمینان هو گیا هے که بجٹ نهایت‌هی احتیاط کے ساته تیار کیا جاتا هے اور وه جهاں تک پراونشل محاصل اور پراونشل خرچ کا تعلق هے درست و محفوظ بنیادوں پر مرتب کیا جاتا هے - آنریبل ممبر خزانه خرچ کی مدات کے لئے ٧٣٣٥٤٠٠٠ روپیه کی گرانقدر رقم مهیا کرسکینگے جو سال کی کل آمدنی سے بقدر ٧١٠٠٠٠ روپیه کے زیاده هے - اس سے آئنده روپیه کو جمع کر رکھنے کی پالیسی کو ترک کرنے کی کارروائی کی ابتدا هو گئی هے اور اختتام سال کا بقایا کم هو کر ١٨٦٥٦٠٠٠ روپیه ره جائیگا-آنریبل ممبر خزانه نے خرچ کی مختلف مدات کے لئے جو روپیه عطا کیا هے وه میری عاجزانه رائے میں هر طرح سے کافی و مناسب هے-میں تفصیل میں بڑهنا نهیں چاهتا کیونکه ممبر خزانه اور دیگر سرکاری ممبروں نے اپنے اپنے زیر اهتمام مدات بجٹ کے متعلق اپنی تقاریر میں آمدنی و خرچ کی جمله رقوم کی نهایت هی واضح طریق پر کافی تشریح کردی هے لیکن ساته هی اسکے میں یهه کہے بغیر نهیں ره سکتا که صوبه کی صنعتی ترقی اور نشو و نما کے متعلق جسپر صوبه کی حقیقی خوشحالی اور ثروت کی مستقل اور مسلسل ترقی کا انحصار هے بجٹ میں روپیه کا بهت کم انتظام کیا گیا هے-

* بجٹ کا مایوس کن خواص جسکے واسطے نه گورنمنٹ اور نه ممبر خزانه بلکه خود لوگ ذمه وار هیں صرف یهه هے که مد پنجم-آبکاری میں باقاعده اور بسرعت بیشی هوئی هے جسکی وجه خواه زراعت و تجارت پیشه اقوام کی روز افزوں خوشحالی سمجھیئے جس کے باعث وه مے نوشی کی قبیح عادت میں مبتلا هوکر اپنے روپیه کا غلط استعمال کرنے لگ جاتے هیں یا خواه اسکا کوئی اور سبب سمجھیئے مگر وه یقیناً نه صرف منشی شرابوں کو پینے والے اشخاص کے اخلاق و جسمانی صحت اور دماغی قواء کا ستیا ناس کردیگی بلکه اسکا عام طور پر ساری قوم پر ناگوار اور مضرت رساں اثر ره جائیگا اور صوبه کی ثروت کا اضافه فائده مند هونے کی بجائے اولٹا ملک کو سخت نقصان پهونچا رها هے-اس باره میں (جیسا که آنریبل رائے بهادر پنڈت جواهر لال بهارگو نے بیان کیا هے) گورنمنٹ کو بذریعه قانون ملک کی طبی ضروریات کے سوائے باقی جمله صورتوں میں منشی شرابوں کے بنانے درآمد-فروخت یا استعمال کرنے کی ممانعت کرنے کی دلیرانه کارروائی کرنی چاهئے اور اسطرح لوگوں کے کیرکٹر اونکی دولت اور دماغی قواء کو انحطاط سے بچانا چاهئے-شراب کی ممانعت کر دینے سے اگرچه گورنمنٹ

کو شروع شروع مین زیر مد آبکاری آمدنی مین بہت بڑا نقصان ہوگا مگر لوگون اور نیز گورنمنٹ کو اسکا دوگنا معاوضہ مل جائیگا کیونکہ وہ اس وقت جو خرچ شراب پر کرتے ہین اوسکا بہت سا روپیہ جو بچ رہیگا اوسکو وہ تجارت و صنعت و حرفت اور دیگر مفید اغراض پر صرف کر سکینگے۔

" مسٹر جسٹس شادی لال کو لوکل ہائی کورٹ کا چیف جج مقرر کرنے کی کارروائی پر اظہار اطمینان کرنے اور یوئر آنر کا شکریہ ادا کرنے مین مین اپنے آنریبل دوست چودھری لال چند و پنڈت جواہر لال بھارگو کے ساتھہ صدق دل سے اتفاق کرتا ہون۔بڑی بڑی عنائتین جو گورنمنٹ عالیہ نے صوبہ ہذا کے لوگون پر کی ہین اور جنکے واسطے وہ گورنمنٹ کے نہایت ہی شکر گزار ہین ایک عنایت یہہ بھی ہے کہ مسٹر جسٹس شادی لال کو ہائی کورٹ لاہور کا پہلا انڈین چیف جج مقرر کیا گیا ہے جو اس ملک مین انگریزی عملداری کی تاریخ مین اپنی قسم کی پہلی مثال ہے۔ اس تقرر سے صوبہ ہذا کے لوگون کو انتہا درجہ کا اطمینان ہوگیا ہے کیونکہ مسٹر جسٹس شادی لال پنجاب کے رہنے والے ہین اور ملک کے جملہ طبقات مین ہر دل عزیز ہین اور اس منصب جلیلہ کے بہترین اہل ہین۔اون کے تقرر کو دیگر صوبون کے اور نیز ایسی ریاستون کے لوگون نے بھی پسندیدگی کی نظرون سے دیکھا ہے کیونکہ وہ اس کو اوس جدید اصلاحی اسکیم کی ترقی کی پہلی قسط تصور کرتے ہین جس کی رو سے اعلےٰ ترین درجہ اور اہم ترین ذمہ داریون کی آسامیون کو پر کرنے مین قومیت و نسل کے جملہ امتیازات کو دور کردیا جائیگا اس قابل تحسین انتخاب کے واسطے گورنمنٹ و رعایا کو صدق دل سے مبارکباد دی جاتی ہے۔

" لوگون کے لئے تیسرا تسلی بخش امر یہہ ہے کہ گورنمنٹ نے نان گزیٹڈ سرکاری ملازمون کی تنخواہ و مواجب سفر مین حال مین اضافہ منظور فرمایا ہے۔ اس اضافہ نے گرانی کے اس سخت پر آشوب زمانہ مین درمیانی درجہ کے تقریباً جملہ سرکاری ملازمون کے کشیدہ حالات کو سدھار دیا ہے لیکن ادنیٰ ترین طبقہ کے ملازمون اور صرف تیس روپیہ یا اس سے کم تنخواہ لینے والے ملازمون کی پوری داد رسی نہین ہوئی۔ اون کی صورت مین قریباً ۲۰ فیصدی کا اضافہ اون کے گذارون کے لئے کافی نہین ہے۔ اون کی صورت مین ضروریات زندگی کے موجودہ نرخون کے مطابق اون کے روح و جسم کا اتحاد قائم رکھنے کے واسطے ۵۰ فیصدی کا اضافہ ضروری ہے اس سے اون کا بمشکل گذارہ ہوسکیگا۔ عیالدار آدمی کے لئے جو اپنی بیوی و بچون کی معاش کا ذمہ دار ہو ایک روپیہ یا اس سے کم روزینہ اس زمانہ مین کسی طرح بھی فاقہ کشی کے معیار سے زیادہ نہین ہوسکتا۔ اس امر کے لحاظ سے کہ سرکاری ملازمون کو اپنی آمدنی بڑھانے کے واسطے کوئی تجارت یا بیوپار کرنے کی اجازت نہین اونکے معاملہ پر اون سے زیادہ تنخواہ پانے والے سرکاری ملازمون کی نسبت زیادہ ہمدردانہ توجہ صرف کرنی چاہئے۔

" میرے لئے یہہ امر مسرت کا باعث ہے کہ صوبہ مین زیادہ گورنمنٹ کالج قائم کرنے کے متعلق میری عاجزانہ درخواست کو منظور کرکے گورنمنٹ نے لدھیانہ و ملتان مین ایسے کالج کھولنا منظور کرلیا ہے اور کہ صوبہ مین لازمی ابتدائی تعلیم کے نفاذ کے لئے ہر طرح کوشش کی جا رہی ہے لیکن کونسل ہذا مین میرے سوال کا جو جواب آنریبل کرنل رائٹ نے دیا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک صرف میونسپل کمیٹی ملتان نے اپنے رقبہ کے اندر ابتدائی تعلیم کے ایکٹ کے حصہ دوم کو نافذ کرنے کی درخواست کی ہے۔ میری عاجزانہ رائے مین دیگر مقامی جماعتین ابھی آگے نہین بڑھین کیونکہ اونکے پاس روپیہ نہین ہے اگرچہ وہ جبریہ مفت تعلیم کو اپنے اپنے رقبہ کے اندر جاری کرنے کی ضرورت کو سخت محسوس کر رہے ہین۔امید ہے کہ گورنمنٹ اس غرض کے واسطے مطلوبہ روپیہ اپنے ذرائع کے مطابق از راہ عنایت مہیا کریگی صوبہ کے پست حالت دھص کی مادی حالت کی اصلاح کے متعلق دوسری تجویز جو مجھے ضروری معلوم ہوتی ہے ریلوے ذرائع آمد رفت کی توسیع ہے یورپ کے محاربہ عظیم کے گذشتہ چھہ سالون مین ایسی توسیع کے متعلق بہت سی تجاویز کٹھالی مین پڑی رہی ہین لیکن اب جبکہ جنگ ختم ہو چکی ہے اور گورنمنٹ ہند نے سلسلہ ریلوے کی توسیع کے لئے بجٹ مین روپیہ کا معقول انتظام کر دیا ہے اسواسطے کوئی وجہ نہین کہ کیون ایسی تجاویز کو مکرر زیر غور لا کر تا حد امکان نافذ العمل نہ کیا جائے۔

" سب سے آخری لیکن سب سے ضروری تشویش ناک معاملہ اس زمانہ مین یہہ ہے کہ اگرچہ یورپ کے محاربہ عظیم مین برطانیہ عظمےٰ اور اتحادیون کو کامل اور شاندار فتح حاصل ہوئی ہے اور وسطی یورپ کے وحشیانہ

داد کا قلع قمع ہو گیا ہے مگر سرحد پار اقوام کے چھاپے بدستور اذیت دے رہے ہیں اور انگریزی
کے دیسی افراد کو اٹھا کر لیجاتے اور اونکی جائداد و مکانون کو لوٹ لینے کی شکایتیں بدستور آ رہی ہیں
شکایتیں صوبہ سرحد شمال مغربی کے متعدد قصبات] و دیہات سے ہی نہین آ رہین بلکہ پنجاب کے
ع میانوالی و ڈیرہ غازیخان کے بہت سے قصبات و دیہات سے بہی پہونچ رہی ہین یہہ خیال ہے کہ گورنمنٹ
د پار کے قبائل کے وحشیانہ جذبہ کو ملیامیٹ کرلے اور آئندہ اونکو انگریزی علاقہ کے اندر آ کر چھاپے
لے سے روکنے کیلئے ضروری کارروائی کر رہی ہے - ان الفاظ کے ساتھہ مین بجٹ کی تائید کرتا ہون "-

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

" چونکہ میرا خیال ہے کہ کوئی ممبر بجٹ کے متعلق تقریر کرنا نہین چاہتے اسواسطے مین کونسل کو صرف
امر سے مطلع کرنا چاہتا ہون کہ مین بہی بجٹ کے متعلق کچھہ کہنا نہین چاہتا ہمارے روبرو بہت واضح
ٹ پیش کیا گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اخراجات بجٹ کے متعلق کچھہ زیادکہنے کی ضرورت نہین مین یہہ کردینا
نا ہون کہ وہ مختلف تجاویز جو آج ہمارے روبرو پیش کی گئی ہین اور جو بہت ہی کارآمد ہین
ر مناسب وقت پر غور کی جائیگی "-

[باقی مضمون آئندہ]

۳۲۳ سی ایس—۳۸۰—۲۸-۵-۱۹۲۰—ایس جی پی پی لاہور -

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۲] لاہور—۲۸ مئی (مجریہ ۴ جون) سنہ ۱۹۲۰ع-یوم جمعہ [جلد ۴۸

پانچوان حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو زیر احکام ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع بغرض وضع آئین و قوانین جمع ہوئی۔

[گذشتہ سے پیوستہ]

سب رجسٹراروں کے معاوضہ میں اضافہ کرنے کا ریزولیوشن

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل —

یور آنر—صوبہ ہذا میں کاغذات کی رجسٹری کا طریق بہت ہی پرانا ہے۔

۵۰۶ بی جی پی-

اگروہ سکھوں و مسلمانوں کے عہد میں جو اس ملک میں انگریزی راج سے پہلے گذر چکے ہیں قائم نہیں تھا تو پنجاب میں انگریزی عملداری کے تسلط کے ساتھہ ہی ضرور رائج ہوگیا تھا۔

" سنہ ۱۸۴۷ ع میں گورنمنٹ کا اهتمام لینے کے ساتھہ ہی فی‌الفور برٹش گورنمنٹ کی طرف سے ابتدا میں جو احکام صادر ہوئے تھے وہ بلا شبہ ادھورے اور نامکمل تھے - اس واسطے سنہ ۱۸۵۶ ع میں رجسٹری کرنے والے عہدہ داروں کی راهنمائی کے لئے زیادہ مفصل قواعد جاری ہوئے تھے - سنہ ۱۸۵۹ع لغایت سنہ ۱۸۹۹ع کے دوران میں قواعد مذکور کی کم از کم ۶ دفعہ نظر ثانی اور ترمیم ہوئی اور ہر دفعہ ضابطہ کارروائی میں اهم تبدیلیاں کی گئیں - قواعد مذکور حقیقتاً سنہ ۱۹۰۸ع تک نافذ رہے جب کہ ایکٹ نمبر ۱۶ - مصدرہ سنہ ۱۹۰۷ع پاس ہوا- ایکٹ هذا اور نیز اون جملہ قواعد و ضوابط کی رو سے جنکے متعلق پوری پوری منظوری بعد میں لوکل گورنمنٹ نے عطا کردی تھی اور جو دستورالعمل رجسٹری پنجاب میں درج تھے افسران رجسٹری کا کام بہت بڑھ گیا - ذیل میں ذمہ واری کے اون فرائض کی تفصیل مذکور ہے جو نافذالوقت قواعد کے مطابق آنریری یا محکمانہ سب رجسٹرار بذات خود انجام دیتا ہے :-

(۱) سب رجسٹرار بذات خود جملہ کاغذات رجسٹری کے تحفظ و تحویل کا ذمہ وار ہے - ان کاغذات میں سال ماسبق کے پرانے کاغذات بھی شامل ہیں (دیکھو فقرہ ۴۸ دستورالعمل رجسٹری)۔

(۲) مضبوط بکسوں کی چابیاں سب رجسٹرار کے اپنے تحویل میں رہنی چاهئیں اور بکسوں کو اوسے بذات خود بند کرنا و کھولنا چاهئے (فقرہ ۴۹)۔

(۳) کاغذات کو نقصان سے محفوظ رکھنے کی غرض سے رجسٹرار کا فرض ہے کہ وہ ہر هفتہ بکسوں کو بالکل خالی کرکے اون میں جو کاغذات بند ہوں اونکو ملاحظہ کرے (فقرہ ۵۰)۔

(۴) صدر کے سب رجسٹراروں کا فرض ہے کہ صدر دفتر ریکارڈ کی همیشہ نگرانی رکھے (فقرہ ۵۸)۔

(۵) سائل اگر پرانے کاغذات کو دیکھنا چاهیں تو ایسا معائنہ سب رجسٹرار کی موجودگی میں اور اونکی ذاتی نگرانی میں ہونا چاهئے - (فقرہ ۵۹)۔

(۶) بے فائدہ کاغذات کی سالانہ تلفی کی غرض سے سب رجسٹرار کا فرض ہے کہ وہ جملہ کاغذات کو بذات خود چھانٹ کرے اور پھر اون کی ایک فہرست بنا کر تلفی کے واسطے رجسٹرار کے احکام حاصل کرے (فقرہ ۱۰)۔

(۷) سادہ رجسٹر وغیرہ جو پریس کے استعمال کے واسطے موصول ہوں اونکے ہر ایک صفحہ کی دیکھہ بھال اور ملاحظہ کرنا سب رجسٹرار کا فرض ہے جو نیز اس بات کا ذمہ وار ہے کہ اگر رجسٹر مذکور ہر پہلو میں مکمل پائے جائیں تو اون کو استعمال کرنے سے پیشتر اونکے مکمل ہونے کے سرٹیفکیٹ کی تصدیق کردے - (فقرہ نمبر ۶۴)۔

(۸) سب رجسٹرار کا فرض ہے کہ وہ روزانہ اور نیز ہر ایک مہینہ کے اختتام پر فیس وغیرہ کے مفصل حساب کی پڑتال کرے - (فقرات ۹۹ و ۱۰۰)۔

(۹) رجسٹرار کا فرض ہے کہ کسی دستاویز کے مستند ہونے کی اپنے دستخط سے تصدیق کرنے سے پہلے ہر ایک دستاویز مندرجہ رجسٹر کی نقل مطابق اصل کی اصلی دستاویز کے ساتھہ مقابلہ کرے - (فقرہ ۱۰۹)۔

(۱۰) سب رجسٹراروں کا فرض ہے کہ وہ خواہ کام ہو یا نہ ہو کچہری کے گھنٹوں کے دوران میں یعنی ۱۰ یا ۱۱ بجے صبح سے ۴ یا پانچ بجے شام تک روزانہ ۶ گھنٹے اپنے دفتر میں حاضر رہیں - (فقرہ ۱۱۶)۔

(١١) رجسٹرار کو چاهئے کہ رجسٹري طلب جملہ دستاويزات کو هر طرح بذات خود پڑھے و ملاحظہ کرے اور پڑتال کرے -(فقرہ ١١٨ لغايت ١٣٥)-

(١٢) رجسٹرار هر ايک دستاويز کو رجسٹري کے بعد بذات خود سب رجسٹرار کے حوالہ کرديگا- (فقرات ١٥٣ لغايت ١٥٥)-

(١٣) دستاويزات پر هر ايک قسم کي عبارت ظهري سب رجسٹرار کو اپنے هاتهہ سے لکهني چاهئے (فقرہ ١٥٧)-

(١٤) جيسا کہ دستور العمل رجسٹري کے باب چهارم مين پورے طور پر وضاحت کے ساتهہ بيان کيا گيا هے ماهوار سہ ماهي اور سالانہ نقشے سب رجسٹرار بذات خود تيار و پڑتال کرکے رجسٹرار کو ارسال کريگا-(فقرہ ١٧٠)-

(١٥) مهرين هميشہ سب رجسٹرار کي ذاتي تحويل مين رهينگي-(فقرہ ٢٠٣)-

(١٦) سب رجسٹرارون کو چاهئے کہ اپنے محررونکي نهايت هوشياري کے ساتهہ نگراني رکهہ روپيہ يا دستاويزات کي وصولي اور عبارت ظهري کي تحرير اور دستاويزات کي واپسي کا کام سب رجسٹرار کو خود کرنا چاهئے-لہذا اون کو کچهري کے کل وقت مين ضرور حاضر رهنا چاهئے-

" فرائض کي مذکورہ بالا تفصيل سے ظاهر هوتا هے کہ سب رجسٹرار کی ذمہ داري کتني بهاري هے اور اگر کام هو تو سب رجسٹرار کو کس قدر مشغول رهنا پڑتا هے يا اگر کام نہ هو تو اس کو کم از کم هر روز ٦ گهنٹون تک دفتر مين بيکار بيٹهنا پڑتا هے ان جملہ امور کي انجام دهي کے بدلے اونکو مندرجہ ذيل معاوضے دئے جاتے هين :—

(الف) آنريري سب رجسٹرار کو فيس کي بابت پہلے فراهم شدہ ٥٠ روپيہ کي ٥٠ في صدي اور فاضلہ رقم کی ٢٥ في صدي ملتي هے-(فقرہ ١٦)-

(ب) محکمانہ سب رجسٹرار کو ٣٠ روپيہ مقررہ تنخواہ ملتي هے (يا اگر گورنمنٹ نے اس سے زيادہ تنخواہ منظور کي هو تو ٣٠ روپيہ سے زيادہ تنخواہ ملتی هے) اور اس کے ساتهہ اپنے دفتر کی فيس کي آمدني کي ١٥ فيصدي ملتي هے (فقرہ ١٧)-

" سب رجسٹرار کي ذمہ دار حيثيت اور بهاري کام کے لحاظ سے معاوضہ کا معيار مذکور غير مکتفي هے اور يهہ مناسب معلوم هوتا هے کہ دستور العمل رجسٹري کے فقرہ ١٦ مين " ٢٥ فيصدي " کي جگہ " ٤٠ فيصدي " اور فقرہ ١٧ مين " ١٥ فيصدي " کي جگہ " ٢٥ فيصدي " ثبت کر کے اون کے معاوضہ کو بڑها ديا جائے "-

" جملہ اخراجات کو نکالکر جن مين صاحب انسپکٹر جنرل رجسٹري پنجاب اور اون کے عملہ جات کي تنخواہ وغيرہ کا خرچ بهي شامل هے گورنمنٹ کو رجسٹري کي فيس سے سالانہ خالص بچت ٣٤٤٠٠٠ روپيہ هوتي هے اسکے علاوہ اوس اسٹامپ (رسوم عدالت) کي آمدني جو مختلف دستاويزات رجسٹري کےلئے درکار هوتا هے کئي لاکهہ هوتي هے-

" ان حالات مين مجوزہ ريزوليوشن کي رو سے جس اضافہ کي سفارش کی گئي هے اوسکا انتظام بچت کے روپيہ مين سے کافي طور پر هو سکتا هے اور اسکے لئے ٥٠٠٠ روپيہ کي سالانہ حاجت حد سے بهي تجاوز کرنے کي بهي ضرورت نہين خواہ اوس سے پنشن يافتہ سب رجسٹرارون کي عام اس سے کہ وہ آنريري هو يا محکمانہ اوس تنخواہ کو بهي شامل کر ليا جائے جو دستور العمل رجسٹري کے فقرہ ٢٣ مين تجويز کي گئي هے "-

" ان الفاظ کے ساتهہ يهہ ريزوليوشن پيش کرتا هون-

" کہ کونسل هذا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر سے سفارش کرتي هے کہ دستور العمل رجسٹري کے فقرہ ١٦ مين " ٢٥ فيصدي " کي جگہ " ٤٠ فيصدي " اور فقرہ ١٧ مين " ١٥ فيصدي " کي جگہ " ٢٥ فيصدي " ثبت کرکے آنريري و محکمانہ سب رجسٹرارون کے معاوضہ کے معيار کو بڑها ديا جائے "-

آنریبل مسٹر جوزف—

" یور آنر—ابتداء میں ہمارے صوبہ میں محکمانہ سب رجسٹرار نہیں ہوا کرتے تھے - تمام سب رجسٹرار وہي تھے جنہیں اب آنریري سب رجسٹرار کہا جاتا ہے اور جیسا کہ آنریبل ممبر نے ہمیں بتایا ہے اون کے معاوضہ کي یہہ صورت تھي کہ اونہیں رسوم کے پہلے پچاس روپیوں کا پچاس فیصدي اور بعد کي آمدني کا پچیس فیصدي ملا کرتا تھا سال سنہ ۱۹۰۰ء میں یہہ فیصلہ کیا گیا تہا کہ رجسٹري دستا ویزات کو تمام ضلعوں اور تحصیلوں کے صدر مقامات میں یکجا جمع کیا جائے اور آہستہ آہستہ جوں جوں موجودہ عہدہداران اپني اپني جگہیں خالی کرتے جائیں اون تمام دفاتر سے چھٹکارا پایا جائے جو تحصیل یا صدر مقامات ضلع کے باہر واقع ہوں - ساتہہ ہي اسکے یہہ بہي فیصلہ کیا گیا تھا کہ ان عہدوں کو جو آنریري سب رجسٹرار کہلاتے تھے محکمانہ سب رجسٹرا میں تبدیل کیا جائے - جیسا کہ آنریبل بخشي سوہن لعل نے ہمیں بتایا ہے محکمانہ سب رجسٹراروں کے مشاہرہ کي صورت یہہ تھي کہ اونہیں ۳۰ روپے مقررہ تنخواہ اور آمدني رسوم میں سے ۱۵ فیصدي ملا کرتا تھا پرانے آنریري سب رجسٹراروں کي مرضي پر یہہ بات چھوڑ دي گئي تھي کہ آیا وہ اس تنخواہ وغیرہ کو منظور کریں یا نہ—چند آنریري سب رجسٹراروں نے اسے منظور نہ کیا—اون کے خیال میں محکمانہ سب رجسٹرار کا نام جسے ۳۰ روپے مقررہ تنخواہ ملتي ہو کسیقدر کسرشان تہا—میرے خیال میں اون میں سے چند ایک کا یہہ خیال بہي تھا کہ اسطرح اونہیں کسیقدر تہوڑا مشاہرہ وصول ہوگا—اون کا خیال تھا اونکي موجودہ رسوم بحیثیت آنریري سب رجسٹرار سے اونہیں زیادہ فائدہ حاصل ہوگا—بہر حال اونکا جزو غالب محکمانہ سب رجسٹرار ہیں - بعض چند ابھي تک آنریري سب رجسٹرار ہیں اور جب وہ موت یا کسي دیگر وجہ سے اپني اسامیاں خالی کرینگے تو آنریري سب رجسٹراروں کے عہدے اڑ جاینگے اور ہمارے پاس تحصیلوں اور ضلعوں کے صدر مقامات میں صرف محکمانہ سب رجسٹرار ہي رہ جائینگے جن کے مشاہرہ کي یہہ صورت ہوگي کہ اونہیں ۳۰ روپے مقررہ تنخواہ اور آمدني فیس کا ۱۵ فیصدي دیا جائیگا - میرے پاس یہاں بعض عجیب و غریب اعداد ہیں جن سے ظاہر ہوگا کہ یہہ رسوم اور معاوضہ کسقدر ہو جاتا ہے -میرے پاس سال سنہ ۱۹۰۶ء سے لیکر گذشتہ سال سنہ ۱۹۱۹ء تلک کے اعداد ہیں میرے خیال میں سنہ ۱۹۱۹ء کے متعلق اعداد صرف ۱۱ مہینے کي بابت ہیں سنہ ۱۹۰۶ء میں مقررہ تنخواہیں ۲۳۵۰۰ روپیہ تھیں - اور سنہ ۱۹۱۶ء میں یعني ۱۰ سال بعد یہي تنخواہیں ۲۳۶۰۰ روپیہ تھیں اور اب بھي وہ عملي طور پر اتنی ہي ہیں یعني ۲۲۳۵۴ روپیہ - یا بالفاظ دیگر مقررہ تنخواہوں میں بہت تہوڑي تبدیلي ہوئي ہے جسطرح سب رجسٹراروں کي تعداد میں تبدیلي ہوتي گئي یا بعض پراني اور زیادہ تنخواہ دار خالي اسامیاں ہوتي گئیں اوسي طرح ان مقررہ تنخواہوں میں بھي قدرتاً تبدیلي ہوتي گئی لیکن اون کمشنوں کے پیمانہ کے مطابق جو ادا کی جاتی ہیں اور جو محکمانہ سب رجسٹراروں کي صورت میں ۱۵ فیصدي اور آنریري سب رجسٹراروں کي صورت میں ۲۵ فیصدي ہیں کمشنوں کي کل رقم سنہ ۱۹۰۶ کے ۴۳۵۰۰ روپیہ سے بڑھ کر سنہ ۱۹۱۹ء میں ۶۹۸۰۰ روپیہ ہوگئی—یہہ بیشي ۵۰ فیصدي سے بھی زیادہ ہے چنانچہ تمام مذکور عرصہ میں مقررہ تنخواہوں اور کمشنوں دونوں کي اکٹھي رقم بتدریج ۶۷۰۰۰ روپیہ سے بڑھکر زائد از ۹۳۰۰۰ روپیہ ہو گئي ہے - ابتداء میں یہہ بیشي تدریجي تھي—اور پھر یہہ بڑھکر ۷۴۰۰۰ ہوگئي اور اسي طرح بڑھتي ہوئي ۷۶۰۰۰ تک پہنچ گئي اور گذشتہ سال سنہ ۱۹۱۹ء میں یہہ بیشي ۹۴۰۰۰ تک پہنچ گئي—اگرچہ اون لوگوں کي تعداد جن میں یہہ رقم تقسیم ہوئي سالہا ئے مذکورہ میں بدلتي رہي (گو اس تعداد کي رغبت کمي کي طرف رہي ہے) مگر معاوضہ کي رقم بہ ہیئت مجموعي بتدریج بڑھتي رہی ہے - کل رقم معاوضہ میں اتنا زیادہ اضافہ نہیں ہوتا رہا جتنا کہ اوس معاوضہ میں جو ہر ایک شخص کو ملا اور جس میں نہایت تیزي اور سرعت کے ساتھہ اضافہ ہوتا رہا—اوسط رقم جو محکمانہ اور آنریري سب رجسٹراروں کو گذشتہ سال میں ملی ۸۵ روپیہ ماہوار سے کسی طرح کم نہ تھي یہہ سنکر کونسل کو حیرت نہیں ہوگي کہ انڈین حالت گورنمنٹ کو سب رجسٹراروں کي خدمات حاصل کرنے میں کوئي دقت پیش نہیں آتي—یہہ صحیح ہے کہ بالمقابل حقوق کے درمیان تمیز کرنے میں گورنمنٹ کو اکثر کسیقدر پریشانی کا سامنا ہوتا رہا ہے - سب رجسٹراروں کے بعض اچھي تنخواہ والے عہدوں کے لئے جن کي صورت میں کام کي مقدار بھی بھاري ہوتي ہے مقابلہ بہت زیادہ ہوتا ہے—اور اگرچہ جیساکہ ہمیں ابھي آنریبل ممبر کی زباني معلوم ہوا ہے سب رجسٹرار کے فرائض ذمہوارانہ اور محنت طلب ہوتے ہیں یعني اوسے چابیاں اپنے پاس رکھني پڑتي ہیں—ہفتے میں ایک دفعہ ایسے بکسوں کو خالي کرنا ہوتا ہے اور امثلہ جات کا بھي وہ ذاتي طور پر ذمہ وار ہوتا ہے

لیکن تاہم محرر کی شخصیت بھی ایک اہم شخصیت ہے جس کی نگرانی کا ذمہ دار سب رجسٹرار ہی ہوا کرتا ہے اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ بہ حیثیت مجموعی سب رجسٹرار اپنے محرر سے خاصہ کام لیتا ہے اور اگرچہ اوسے دفتر میں چھہ گھنٹہ تک بیٹھنا ہوتا ہے لیکن اگر کام زیادہ نہ ہو تو میرے خیال میں اوسے اور کام کرنے کے لئے ملجاتا ہے میرے خیال میں یہہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ان عہدوں کو پُر کرنے کے لئے آدمیوں کا ملنا عام طور پر مشکل ہوتا ہے اگر یہہ کہا جائے کہ سب رجسٹراروں کو معاوضہ دینے کے طریق میں تبدیلی کی ضرورت ہے تو پھر بھی میرے خیال میں اوس سادہ اور فوری طریق کے متعلق جس کی حمایت کی گئی ہے کوئی صفائی پیش نہیں کی جاسکتی ۔ ہم سے کہا گیا ہے کہ ہم محکمانہ سب رجسٹراروں کا مشاہرہ فیسوں کے ۱۵ فیصدی سے بڑھا کر ۲۵ فیصدی کردیں اور باقی چند آنریری سب رجسٹراروں کی صورت میں ۲۵ فیصدی سے ۴۰ فیصدی کردیں ۔ میں انتہائی صورت کو لونگا ۔ میں اس بات کو فی الفور تسلیم کرتا ہوں کہ امرتسر کا عہدہ سب رجسٹرار سب سے زیادہ پسندیدہ عہدہ ہے ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء میں سب رجسٹرار امرتسر کا معاوضہ جسکی مقررہ تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار ہے ۔ ۱۷۱۳ روپیہ کی معقول رقم تک پہنچ گیا اور اوسکی اوسط جنوری سے نومبر تک ۸۴۸ روپیہ تھی ۔ اب آنریبل ممبر یہہ چاہتے ہیں کہ اس اوسط کو بڑھا کر ۱۳۱۵ روپیہ کردیا جائے ۔ میرے خیال میں وہ یہہ نہیں کہینگے کہ امرتسر کے سب رجسٹرار کی فیس کو مذکورہ بالا رقم تک بڑھا دینے کی کوئی معقول وجہ ہے ۔ ممبر خزانہ یہہ چاہینگے کہ اوسے کم کردیا جائے ۔ ایک اور وجہ جو میں اس ریزولیوشن کے منظور کئے جانے کے خلاف پیش کرونگا وہ یہہ ہے کہ وہ امور جن کے ساتھہ کمیٹی خزانہ کا تعلق تھا اون میں ایک یہہ بھی تھی کہ اوس بھاری خرچ کو پورا کرنے کے لئے جو آئندہ ہمارے سامنے ہے آمدنی کو بڑھانے کے ذرائع سوچے جائیں اور کمیٹی مذکور نے رجسٹری کی رسوم کے بڑھانے کی تجویز پیش کی ہے ۔ اگر ایسا کردیا جائے تو جب تک محکمانہ اور آنریری سب رجسٹراروں کو معاوضہ رسوم کی فیصدی کے حساب سے ملیگا تو ان رسوم کی مجموعی رقم کے بڑھائے جانے کی وجہ سے خود بخود اون کے معاوضہ میں بیشی ہوجائیگی ۔ ان تین وجوہات کی بناء پر یعنی اسلئے کہ یقیناً کلی سب رجسٹراروں کو پہلے ہی سے ایک نہایت معقول معاوضہ ملتا ہے کہ اوسطاً اونہیں ۸۵ روپیہ ماہوار ملجاتے ہیں اور دوسرے اون کے عہدے پر کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی کہ یہہ امر ہرگز یقینی نہیں ہے کہ ان رسوم میں کوئی معقول اضافہ نہ ہوگا اگر معاوضہ کا موجودہ طریق قائم رکھا گیا ۔ گورنمنٹ اوس ریزولیوشن کو اوس شکل میں جس میں کہ وہ اب ہے منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے ۔ اگر کوئی خاص ایسی صورت ہو جس میں رسوم کے قلیل ہونے کی وجہ سے اس عہدہ کو واقعی تسلی بخش سب رجسٹرار سے پُر کرنا مشکل ہوجائے تو بے شک اوسپر صاحب انسپکٹر جنرل رجسٹری غور کرینگے اور اوسے گورنمنٹ کے نوٹس میں لایا جائیگا ۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال ۔

"حضور والا ۔ لاہور اور امرتسر کی صورت ایک خاص صورت ہے لیکن ان صورتوں میں بھی اسبات کو روکنے کے لئے سب رجسٹراروں کی جیبوں میں کوئی گرانقدر رقم نہ جانے پائے دستور العمل رجسٹریشن میں یہہ حکم درج ہے کہ آنریری یا محکمانہ سب رجسٹراروں کی زیادہ سے زیادہ آمدنی ۵۰۰۰ روپیہ سالانہ سے تجاوز نہیں کرسکتی ۔ اگر لاہور یا امرتسر میں بھی سب رجسٹرار کی آمدنی یا اون رسوم کی فیصدی جو اوسے قابل ادا ہے ہزاروں تک پہنچ جائے تو فی الواقع ۴۱۶ روپیہ ماہوار سے زیادہ روپیہ اوسے نہیں مل سکتا ۔ اسلئے لاہور اور امرتسر جیسے مقامات میں بھی ۴۱۶ روپیہ کا معاوضہ کوئی بہت زیادہ نہیں ہے ۔ میں نے گورنمنٹ سے یہہ نہیں کہا ہے کہ ۵۰۰۰ روپیہ کی اس زیادہ سے زیادہ رقم میں ایزادی کرے ۔ اس ریزولیوشن کا مدعا دوسرے سب رجسٹراروں کے مقابلہ پر غور کرنا ہے جن کے پاس رجسٹری کا کام تو اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا لاہور اور امرتسر میں مگر جہاں رجسٹرار کو چھہ گھنٹے تک دفتر میں قید رہنا ہوتا ہے ۔ وہ دیگر سرکاری ملازمین کی طرح اپنے خاص مقام سے بغیر اجازت کے باہر نہیں جا سکتا اور اگر کوئی کام نہ ہو تو بھی اوسے دفتر میں حاضر ہونا ہوتا ہے اور اوسے دفتر میں بغیر کسی قسم کے معاوضہ کے محض اس اُمید پر حاضر رہنا پڑتا ہے کہ ممکن ہے کہ کوئی شخص جس نے اپنی کوئی دستاویز رجسٹری کرانی ہو کسی وقت آجائے مثلاً ۱۰ بجے یا چار بجے اور وہ اپنی دستاویز رجسٹری کرائے بغیر واپس نہ جائے ۔ اسلئے معاوضہ کے مقرر کرنے میں ان تمام صورتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اسمیں شک نہیں کہ جب محکمانہ سب رجسٹراروں

آنریبل مسٹر جوزف—

" یور آنر—ابتداء مین همارے صوبه مین محکمانه سب رجسٹرار نہین هوا کرتے تهے - تمام سب رجسٹرار وهي تهے جنهین اب آنریري سب رجسٹرار کہا جاتا هے اور جیسا که آنریبل ممبر نے همین بتایا هے اون کے معاوضه کي یهه صورت تهي که اونهین رسوم کے پہلے پچاس روپیون کا پچاس فیصدي اور بعد کي آمدني کا پچیس فیصدي ملا کرتا تها سال سنه ۱۹۰۶ع مین یهه فیصله کیا گیا تها که رجسٹري دستاویزات کو تمام ضلعون اور تحصیلون کے صدر مقامات مین یکجا جمع کیا جائے اور آهسته آهسته جون جون موجوده عهده داران اپني اپني جگہین خالي کرتے جائین اون تمام دفاتر سے چهٹکارا پایا جائے جو تحصیل یا صدر مقامات ضلع کے باهر واقع هون - ساتهه هي اسکے یهه بهي فیصله کیا گیا تها که ان عهدون کو جو آنریري سب رجسٹرار کہلاتے تهے محکمانه سب رجسٹرار مین تبدیل کیا جائے - جیسا که آنریبل بخشي سوهن لعل نے همین بتایا هے محکمانه سب رجسٹرارون کے مشاهره کي صورت یهه تهي که اونهین ۳۰ روپے مقرره تنخواه اور آمدني رسوم مین سے ۱۵ فیصدي ملا کرتا تها پرانے آنریري سب رجسٹرارون کي مرضي پر یهه بات چهوڑ دي گئي تهي که آیا وه اس تنخواه وغیره کو منظور کرین یا نه—چند آنریري سب رجسٹرارون نے اسے منظور نه کیا—اون کے خیال مین محکمانه سب رجسٹرار کا نام جسے ۳۰ روپے مقرره تنخواه ملتي هو کسیقدر کسرشان تها—میرے خیال مین اون مین سے چند ایک کا یهه خیال بهي تها که اسطرح اونهین کسیقدر تهوڑا مشاهره وصول هوگا—اون کا خیال تها اونکي موجوده رسوم بحیثیت آنریري سب رجسٹرار سے اونهین زیاده فائده حاصل هوگا- بهر حال اونکا جز و غالب محکمانه سب رجسٹرار هین - بعض چند ابهي تک آنریري سب رجسٹرار هین اور جب وه موت یا کسي دیگر وجه سے اپني آسامیان خالي کرینگے تو آنریري سب رجسٹرارون کے عهدے اڑ جاینگے اور همارے پاس تحصیلون اور ضلعون کے صدر مقامات مین صرف محکمانه سب رجسٹرار هي ره جائینگے جن کے مشاهره کي یهه صورت هوگي که اونهین ۳۰ روپے مقرره تنخواه اور آمدني فیس کا ۱۵ فیصدي دیا جائیگا- میرے پاس یہان بعض عجیب و غریب اعداد هین جن سے ظاهر هوگا که یهه رسوم اور معاوضه کسقدر هو جاتا هے -میرے پاس سال سنه ۱۹۰۶ع سے لیکر گذشته سال سنه ۱۹۱۹ع تک کے اعداد هین میرے خیال مین سنه ۱۹۱۹ع کے متعلق اعداد صرف ۱۱ مهینے کي بابت هین سنه ۱۹۰۶ع مین مقرره تنخواهین ۲۳۵۰۰ روپیه تهین - اور سنه ۱۹۱۶ع مین یعني ۱۰ سال بعد یهي تنخواهین ۲۳۶۰۰ روپیه تهین اور اب بهي وه عملي طور پر اتني هي هین یعني ۲۳۳۵۴ روپیه - یا بالفاظ دیگر مقرره تنخواهون مین بہت تهوڑي تبدیلي هوئي هے جسطرح سب رجسٹرارون کي تعداد مین تبدیلي هوتي گئي یا بعض پراني اور زیاده تنخواه دار خالي آسامیان هوتي گئین اوسي طرح ان مقرره تنخواهون مین بهي قدرتاً تبدیلي هوتي گئی لیکن اون کمشنون کے پیمانه کے مطابق جو ادا کی جاتي هین اور جو محکمانه سب رجسٹرارون کي صورت مین ۱۵ فیصدي اور آنریري سب رجسٹرارون کي صورت مین ۲۵ فیصدي هین کمشنون کي کل رقم سنه ۱۹۰۶ کے ۴۳۵۰۰ روپیه سے بڑهکر سنه ۱۹۱۹ع مین ۶۹۸۰۰ روپیه هوگئي-یهه بیشي ۵۰ فیصدي سے بهي زیاده هے چنانچه تمام مذکور عرصه مین مقرره تنخواهون اور کمشنون دونون کي اکٹهي رقم بتدریج ۶۷۰۰۰ روپیه سے بڑهکر زائد از ۹۳۰۰۰ روپیه هو گئي هے - ابتداء مین یهه بیشي تدریجي تهي- اور پهر یهه بڑهکر ۷۴۰۰۰ هوگئي اور اسي طرح بڑهتي هوئي ۷۶۰۰۰ تک پہنچ گئي اور گذشته سال سنه ۱۹۱۹ع مین یهه بیشي ۹۴۰۰۰ تک پہنچ گئي-اگرچه اون لوگون کي تعداد جن مین یهه رقم تقسیم هوئي سالہاے مذکوره مین بدلتي رهي (گو اس تعداد کي رغبت کمي کي طرف رهي هے) مگر معاوضه کي رقم به هیئت مجموعي بتدریج بڑهتي رهي هے - کل رقم معاوضه مین اتنا زیاده اضافه نہین هوتا رها جتنا که اوس معاوضه مین جو هر ایک شخص کو ملا اور جس مین نہایت تیزي اور سرعت کے ساتهه اضافه هوتا رها - اوسط رقم جو محکمانه اور آنریري سب رجسٹرارون کو گذشته سال مین ملي ۸۵ روپیه ماهوار سے کسي طرح کم نه تهي یهه سنکر کونسل کو حیرت نہین هوگي که اندرین حالات گورنمنٹ کو سب رجسٹرارون کي خدمات حاصل کرنے مین کوئي دقت پیش نہین آتي- یهه صحیح هے که بالمقابل حقوق کے درمیان تمیز کرنے مین گورنمنٹ کو اکثر کسیقدر پریشاني کا سامنا هوتا رها هے - سب رجسٹرارون کے بعض اچهي تنخواه والے عهدون کے لئے جن کي صورت مین کام کي مقدار بهي بهاري هوتي هے مقابله بہت زیاده هوتا هے-اور اگرچه جیساکه همین ابهي آنریبل ممبر کي زباني معلوم هوا هے سب رجسٹرار کے فرائض ذمہ وارانه اور محنت طلب هوتے هین یعني اوسے چابیان اپنے پاس رکهني پڑتي هین- هفتے مین ایک دفعه ایسے بکسون کو خالي کرنا هوتا هے اور امثله جات کا بهي وه ذاتي طور پر ذمه وار هوتا هے

لیکن تاہم متعرر کی شخصیت بھی ایک اہم شخصیت ہے جس کی نگرانی کا ذمہ دار سب رجسٹرار ہی ہوا کرتا ہے اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ بہ حیثیت مجموعی سب رجسٹرار اپنے متعرر سے خاصہ کام لیتا ہے اور اگرچہ اوسے دفتر میں چھہ گھنٹہ تک بیٹھنا ہوتا ہے لیکن اگر کام زیادہ نہ ہو تو میرے خیال میں اوسے اور کام کرنے کے لئے ملجاتا ہے میرے خیال میں یہہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ان عہدوں کو پر کرنے کے لئے آدمیوں کا ملنا عام طور پر مشکل ہوتا ہے اگر یہہ کہا جائے کہ سب رجسٹرار اروں کو معاوضہ دینے کے طریق میں تبدیلی کی ضرورت ہے تو پھر بھی میرے خیال میں اوس سادہ اور فوری طریق کے متعلق جس کی حمایت کی گئی ہے کوئی صفائی پیش نہیں کی جاسکتی - ہم سے کہا گیا ہے کہ ہم محکمانہ سب رجسٹراروں کا مشاہرہ فیسوں کے ۱۵ فیصدی سے بڑھا کر ۲۵ فیصدی کردیں اور باقی چند آنریری سب رجسٹرار اروں کی صورت میں ۲۵ فیصدی سے ۴۰ فیصدی کردیں - میں انتہائی صورت کو لونگا میں اس بات کو فی الفور تسلیم کرتا ہوں کہ امرتسر کا عہدہ سب رجسٹرار سب سے زیادہ پسندیدہ عہدہ ہے - اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء میں سب رجسٹرار امرتسر کا معاوضہ جسکی مقررہ تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار ہے - ۱۷۱۴ روپیہ کی معقول رقم تک پہنچ گیا اور اوسکی اوسط جنوری سے نومبر تک ۸۴۸ روپیہ تھی - اب آنریبل ممبر یہہ چاہتے ہیں کہ اس اوسط کو بڑھا کر ۱۳۱۵ روپیہ کردیا جائے - میرے خیال میں وہ یہہ نہیں کہینگے کہ امرتسر کے سب رجسٹرار کی فیس کو مذکورہ بالا رقم تک بڑھا دینے کی کوئی معقول وجہ ہے - ممبر خزانہ یہہ چاہینگے کہ اوسے کم کردیا جائے - ایک اور وجہ جو میں اس ریزولیوشن کے منظور کئے جانے کے خلاف پیش کرونگا وہ یہہ ہے کہ وہ امور جن کے ساتھہ کمیٹی خزانہ کا تعلق تھا اون میں ایک یہہ بھی تھی کہ اوس بھاری خرچ کو پورا کرنے کے لئے جو آئندہ ہمارے سامنے ہے آمدنی کو بڑھانے کے ذرائع سوچے جائیں اور کمیٹی مذکور نے رجسٹری کی رسوم کے بڑھانے کی تجویز پیش کی ہے - اگر ایسا کردیا جائے تو جب تک محکمانہ اور آنریری سب رجسٹرار اروں کو معاوضہ رسوم کی فیصدی کے حساب سے ملیگا تو ان رسوم کی مجموعی رقم کے بڑھا نے جانے کی وجہ سے خود بخود اون کے معاوضہ میں بیشی ہوجائیگی - ان تین وجوہات کی بناء پر یعنی اسلئے کہ یقیناً کل سب رجسٹرار اروں کو پہلے ہی سے ایک نہایت معقول معاوضہ ملتا ہے کہ اوسطاً اونہیں ۸۵ روپیہ ماہوار ملجاتے ہیں اور دوسرے اون کے عہدے پر کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی کہ یہہ امر ہرگز یقینی نہیں ہے کہ ان رسوم میں کوئی معقول اضافہ نہ ہوگا اگر معاوضہ کا موجودہ طریق قائم رکھا گیا - گورنمنٹ اوس ریزولیوشن کو اوس شکل میں جس میں کہ وہ اب ہے منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے - اگر کوئی خاص ایسی صورت ہو جس میں رسوم کے قلیل ہونے کی وجہ سے اس عہدہ کو واقعی تسلی بخش سب رجسٹرار سے پر کرنا مشکل ہوجائے تو بے شک اوسپر صاحب انسپکٹر جنرل رجسٹری غور کرینگے اور اوسے گورنمنٹ کے نوٹس میں لایا جائیگا -

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال -

"حضور والا — لاہور اور امرتسر کی صورت ایک خاص صورت ہے لیکن ان صورتوں میں بھی اسبات کو روکنے کے لئے سب رجسٹرار اروں کی جیبوں میں کوئی گرانقدر رقم نہ جانے پائے دستور العمل رجسٹریشن میں یہہ حکم درج ہے کہ آنریری یا محکمانہ سب رجسٹرار اروں کی زیادہ سے زیادہ آمدنی ۵۰۰۰ روپیہ سالانہ سے تجاوز نہیں کرسکتی - اگر لاہور یا امرتسر میں بھی سب رجسٹرار کی آمدنی یا اون رسوم کی فیصدی جو اوسے قابل ادا ہے ہزاروں تک پہنچ جائے تو فی الواقع ۴۱۶ روپیہ ماہوار سے زیادہ روپیہ اوسے نہیں مل سکتا - اسلئے لاہور اور امرتسر جیسے مقامات میں بھی ۴۱۶ روپیہ کا معاوضہ کوئی بہت زیادہ نہیں ہے - میں نے گورنمنٹ سے یہہ نہیں کہا ہے کہ ۵۰۰۰ روپیہ کی اس زیادہ سے زیادہ رقم میں ایزادی کرے - اس ریزولیوشن کا مدعا دوسرے سب رجسٹرار اروں کے مقابلہ پر غور کرنا ہے جن کے پاس رجسٹری کا کام تو اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا لاہور اور امرتسر میں مگر جہاں رجسٹرار کو چھہ گھنٹے تک دفتر میں قید رہنا پڑتا ہے - وہ دیگر سرکاری ملازموں کی طرح اپنے خاص مقام سے بغیر اجازت کے باہر نہیں جا سکتا اور اگر کوئی کام نہ ہو تو بھی اوسے دفتر میں حاضر ہونا پڑتا ہے اور اوسے دفتر میں بغیر کسی قسم کے معاوضہ کے محض اس اُمید پر حاضر رہنا پڑتا ہے کہ ممکن ہے کہ کوئی شخص جس نے اپنی کوئی دستاویز رجسٹری کرانی ہو کسی وقت آجائے مثلاً ۱۰ بجے یا چار بجے اور وہ اپنی دستاویز رجسٹری کرائے بغیر واپس نہ جائے - اسلئے معاوضہ کے مقرر کرنے میں ان تمام صورتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اسمیں شک نہیں کہ جب محکمانہ سب رجسٹراروں

کے لئے ۱۵ فیصدی اور آنریری سب رجسٹرارون کی صورت مین ۲۵ فیصدی کا معاوضہ مقرر کیا گیا تھا تو معیشت کا خرچ اتنا گران نہین تھا جتنا کہ وہ اب ہے۔اسلئے کوئی وجہ نہین کہ کیون اون کے معاوضہ کو اوسیطرح بڑھایا نہ جائے جسطرح کہ دوسرے سرکاری ملازمین کی تنخواھین بڑھائی جا رہی ھین۔مین آپ کے ساتھہ یہہ کہتا ھون کہ اون دستاویزات مین جو بغرض رجسٹری لائی جاتی ھین جو اضافہ ھوا ھے وہ صرف چند ایک مقامات تک محدود ھے اور کثیر التعداد صورتون مین رجسٹری ھونے والی دستاویزات کی تعداد مین کوئی اضافہ نہین ھوا۔جیسا کہ مین پہلے ثابت کر چکا ھون ۵۰۰۰۰ روپیہ بھی جو کسی سب رجسٹرار کو اوس صورت مین زیادہ سے زیادہ مل سکتا ھے جبکہ رجسٹری کی آمدنی ۱۰۰۰۰ روپیہ ھو کوئی بہت زیادہ نہین ھے۔کسی معمولی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کیلئے یہہ بالکل معقول تنخواہ ھے اور سب رجسٹرار کی حیثیت اور وہ اھم ذمہ واری جو اپنے فرائض کی انجام دھی مین اوسپر عاید ھوتی ھے اس امر کے منقضی ھین کہ اوسکی حیثیت ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے کسی طرح کم نہین ھونی چاھئے۔میرے خیال مین وہ سفارش جو اس ریزولیوشن کے ذریعہ کیگئی ھے کوئی غیر معقول نہین ھے اور اوسپر کونسل کو غور کرنا چاھئے اور مجھے اُمید ھے کہ اسپر ھمدردانہ غور کیجائیگی "۔

آنریبل مسٹر جوزف —

" یوئر آنر—مین اوس قاعدہ سے واقف نہین ھون جسکا ذکر آنریبل ممبر نے کیا ھے۔اونہون نے زیادہ سے زیادہ اعداد کا جو ذکر کیا ھے مین اونہین اچھی طرح سمجھہ نہین سکا "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوھن لال —

" مین نے قاعدہ کو دیکھا ھے۔مجھے افسوس ھے کہ ان تین یا چار تعطیلات کیوجہہ سے مجھے دستور العمل مل نہین سکی لیکن مین نے اس دستور العمل مین پڑھا ھے کہ سب رجسٹرار کی کل آمدنی جس مین اوسکی پنشن اور معاوضہ بھی شامل ھے ۵۰۰۰ روپیہ سالانہ سے تجاوز نہین ھونی چاھئے "۔

آنریبل مسٹر جوزف —

" مجھے انسپکٹر جنرل رجسٹریشن نے اطلاع بہم پہونچائی تھی جنہون نے مجھہ سے کہا تھا کہ سب رجسٹرار امرتسر کو ۱۱ ماہ مین جو آمدنی ھوئی ھے وہ ۸۴۸ روپے ماھوار ھے اور اون کی توجہ اس قاعدہ کیطرف مبذول کی جائیگی اور اگر سب رجسٹرار واقعی اپنی مقررہ حد سے تجاوز کرینگے تو اس بات کا تدارک کیا جائیگا لیکن پھر بھی مین یہہ خیال کرنے کی جرأت کرتا ھون کہ اون ۸۵ روپے ماھوار کے اوسط اعداد کو مدنظر رکھتے ھوئے جو بیان کئے گئے ھین اور نیز اس امر کو مد نظر رکھتے ھوئے کہ عام طور پر اون اصحاب کی خدمات حاصل کرنے مین کوئی دقت پیش نہین آتی جو بسا اوقات بیشتر ھوتے ھین اور جو زیادہ تر اس جماعت سے منتخب کئے جاتے ھین اور اسلئے اونہین اور آمدنی بھی حاصل ھوتی ھے میرے خیال مین فی الحال اون کے پیمانۂ معاوضہ کی ترمیم کی کوئی ضرورت نہین۔جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ھون اسبات کا امکان بھی ھے رسوم رجسٹری مین اضافہ ھونے کے ساتھہ اونکی آمدنی مین خود بخود ترقی ھو جائیگی۔ساتھہ ھی اس کے مجھے معلوم ھے کہ انسپکٹر جنرل رجسٹریشن اعداد کا ملاحظہ کرتے ھین اور مجھے یقین ھے کہ وہ اس سوال پر غور کر رھے ھین اور پہلے ھی سے کر رھے تھے کہ آیا کسی خاص صورت مین کسی تبدیلی کی ضرورت ھے۔اور میرے خیال مین گورنمنٹ کو یقین رکھنا چاھئے اگر بعض خاص صورتون یا متعدد صورتون مین کوئی مشکلات یا دقتین ھین تو وہ انسپکٹر جنرل کے گوش گزار کی جائینگی۔اسلئے میرے خیال مین اون فیسون کی فیصدی مین جو سب رجسٹرارون کو واجب الادا ھین کوئی عام فوری اضافہ کرنے کی ضرورت نہین "۔

ریزولیوشن پیش ھو کر نا منظور ھوا۔

آنریبل بخشی سوھن لال کے مخالف اور موافق آرائے طلب کرنے پر ھاتھہ اُٹھائے گئے جن مین ۳ رائین موافق تھین اور باقی کونسل اس ریزولیوشن کے مخالف تھی۔

ریزولیوشن دربارہ اس امر کے اون سرکاری ملازمین کی تنخواھون مین ۵۰ فیصدی کا اضافہ کیا جائے جنکی تنخواھین ۳۰ روپیہ ماھوار یا اس سے کم ھین۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال —

" حضور انور — زندگی کی تمام اشیاء اور اجناس کی قیمتوں میں جو عدیم النظیر اضافہ ہوا ہے اوسکی سختی کو اعلی سے ادنی درجہ کے تمام لوگ محسوس کر رہے ہیں لیکن قلیل مقررہ آمدنی والے اشخاص کی حالت اور خاصکر اون اشخاص کی حالت جو سرکاری ملازمت کے ادنی ترین درجہ میں ہیں اور جنہیں سرکاری قواعد اور ضوابط کی رو سے کوئی دوسرا کام کرکے اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کی ممانعت ہے ایسی ناگفتہ بہ ہو گئی ہے کہ میں اس سال پھر اپنی اس عاجزانہ التماس کو دوہرائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اونکی تنخواہوں میں پہلے کی نسبت زیادہ معقول اضافہ کرکے اونکی حالت کی اصلاح کیجائے۔

" حضور انور — ان دنوں اوس ایک شخص کے لئے بھی جو سرکاری ملازمت میں برسر کار ہو ایک روپیہ یومیہ محض گذارے ہی کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ مگر شادی شدہ شخص کی مشکلات کا اندازہ جسے اتنی قلیل کمائی پر عیال کا خرچ ادا کرنا ہو آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں اور میرے خیال میں اس ریزولیوشن کو پاس کرنے کی قطعی ضرورت کے متعلق کونسل ہذا کو قائل کرنے کے لئے جو کچھہ میں نے اپنی تقریر بجٹ میں کہا تھا اوس کے علاوہ کسی طویل دلائل کے پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس ریزولیوشن میں صرف یہی مطالبہ کیا گیا ہے کہ محنت کش قلیل تنخواہدار سرکاری ملازمین کو محض اون کے گذارہ کے لئے کافی خرچ دیا جائے۔ اون کی تنخواہوں کے موجودہ پیمانوں میں گورنمنٹ نے تقریباً ۲۰ فیصدی کا اضافہ کرنے کی منظوری دیدی ہے اور لوگ اس ایزادی کے لئے تہ دل سے مشکور ہیں مگر منظور شدہ بیشی جہاں متوسط الحال سرکاری ملازمین کی حالت میں اصلاح کرنے کے لئے کافی ہے اس سے اون ادنی ترین درجہ کے سرکاری ملازمین کو کوئی کافی فائدہ حاصل نہیں ہوا جنکی تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہے اور میں بجٹ کے خوش آئند حالات مستقبل کو دیکھکر حسب ذیل تحریک کے پیش کرنے کا حوصلہ کرتا ہوں۔

" کہ کونسل ہذا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ جملہ گورنمنٹ محکمہ جات کے سرکاری ملازمین کی ماہواری تنخواہوں کے موجودہ پیمانوں میں جو ۳۰ روپے یا اس سے کم تنخواہ لیتے ہوں اور جن میں پولیس سارجنٹ۔ کنسٹیبل۔ سکولوں کے ورنیکلر مدرسین۔ قانونگو۔ پٹواری۔ محرر۔ کلرک۔ چپراسی۔ ہرکارے۔ فارسٹر۔ فارسٹ گارڈ وغیرہ شامل ہیں کم از کم ۵۰ فیصدی اضافہ کیا جائے "۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لال بھارگو —

" حضور والا — میں اوس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں اور ایسا کرتے ہوئے میں اس بات کی طرف سے خالی الذہن نہیں ہوں کہ حال ہی میں گورنمنٹ نے تنخواہوں میں ترقی کرنے کے سوال پر غور کیا تھا اور کہ اس ریزولیوشن کے منظور ہونے سے کل تنخواہ خرچ میں ایک بڑی بھاری رقم کا اضافہ ہوجائیگا۔ لیکن ان ہر دو امور سے اگرچہ وہ دونوں اہم ہیں اوس حالت مجبوری میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا جو میں اس ریزولیوشن کی تائید کرتے وقت محسوس کرتا ہوں۔ ۳۰ روپیہ یا اس سے کم تنخواہ لینے والے سرکاری ملازمین گراں قیمتوں کے ہولناک دیو کی چکی کو حقیقی طور پر محسوس کر رہے ہیں سمجھہ میں نہیں آتا حکومت کے یہہ ملازمین اوس تنخواہ پر جو اونہیں ملتی ہے کس طرح گذارہ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اور اپنے عیال کو کس طرح کام کرنے کی حالت میں رکھنے کا انتظام کرتے ہیں۔ اکثر رشوت وغیرہ کو وہ کھلم کھلا محض اس خیال کی بناء پر حق بجانب قرار دیتے ہیں "کہ ہر ایک شخص کو اس بات کا علم ہے کہ اوس قلیل روزی پر جو اونہیں ملتی ہے اون کا گذارہ نہیں ہوسکتا اور یہہ بھی کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ افسروں کو بھی اس رشوت وغیرہ پر پردہ پوشی کرنی پڑتی ہے کیونکہ دلمیں وہ اسباب کو سمجھتے ہیں کہ وہ بھوک کے بھیڑیے کو کسی اور طرح اپنے ماتحتوں کے دروازہ سے ہٹا نہیں سکتے۔ عامۃ الناس اور ملازمین متعلقہ کی بہبودی کے لئے یہہ از بس ضروری ہے کہ ایسے ملازمین کو کم از کم وہ اقل تنخواہ دیجائے جو اون کے گذارہ کے لئے ضروری ہو اور کہ ان دیانتدار ملازمین پر اسقدر زیادہ دباؤ نہ ڈالا جائے کہ اون کی دیانتداری میں کوئی فرق آجائے۔ قلیل تنخواہ اور رشوت وغیرہ سے چشم پوشی بددیانتی پر امداد کرتی ہیں قلیل تنخواہ اور اوس کے ساتھ ملازمت میں دیانتدار ہونا شاذ ہی کسی ملازمت میں پایا جاتا ہو اور صرف اس کی آرزو ہی آرزو ہوسکتی

ہے مگر اس کا وجود زندگی کی خالص حقیقتوں میں کہیں نظر نہیں آتا۔اسی سلسلہ میں حضور انور میں اس بات کو چھپانا نہیں چاہتا کہ میں اس دلیل کو جو تمام طور پر پیش کی جاتی ہے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ موجودہ تنخواہ اور توقعات ترقی پر ملازم ہوتے وقت ان ملازمین کو کامل اختیار ہوتا ہے کہ وہ ملازمت کریں یا نہ کریں کیونکہ ملازمین منجملہ دیگر امور یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ملازمت کی موجودہ بگڑی ہوئی حالت بھی ایسا امر ہے جسے وہ مد نظر رکھتے ہیں۔

" جب اون فرائض کی نوعیت پر جو سرکاری ملازمین کی اس مقتدر جماعت کو ادا کرنے پڑتے ہیں غور کیا جاتا ہے تو اون کا معاملہ اور بھی زیادہ اھمیت حاصل کر لیتا ہے - پٹواری - قانونگو - ھیڈ کنسٹیبل اور کنسٹیبل و غیرہ کو رعایا سے براہ راست تعلق ہوتا ہے اور اونہیں اپنے اون فرائض کے معمولی روزمرہ کام میں لوگوں سے فی الحقیقت ذاتی میل جول رہتا ہے جن کی مناسب بجا آوری زندگی کے روزمرہ معاملات پر اس قدر گہرا اثر رکھتی ہے - اون کی شرر انگیزی کی طاقت اوس سے بہت زیادہ ہوتی ہے جتنی کہ ہم خیال کرتے ہیں حقیقت میں اون کو بد دیانتی۔جانبدارانہ کارروائی سے محفوظ رکھنا گویا دنیا میں انصاف پژوھی کے یک نہایت ہی اہم سوال کو حل کرتا ہے۔

" اون کی کارگذاری نگرانی کرنے۔دیانت داری کو تقویت دینے اور رعب و داب میں اضافہ کرنے کے لئے میرے خیال میں یہہ ناگزیر ہے کہ اون کی شرح تنخواہ میں ترمیم کی جائے اور اوسے اون گران نرخوں کی موجودہ ضروریات کے مطابق تبدیل کیا جائے جو نہ صرف ۵۰ فیصدی بلکہ کئی سو فیصدی بڑھ گئے ہیں۔

اون تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میری یہہ رائے ہے کہ یہہ سراسر انصاف پر مبنی ہوگا کہ اون سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں جو ۳۰ روپے ماہواری یا اوس سے کم تنخواہ پاتے ہیں کم از کم فیصدی اضافہ کیا جائے۔ان الفاظ کے ساتھہ میں اس ریزولیوشن کی بزور تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین۔

" حضور والا۔۔میں بھی اس ریزولیوشن کے مضمون کی تائید کرتا ہوں اگر تمام ماتحت ملازمین کی تنخواہ کے اضافہ کے سوال پر غور کیا جاتا اور اوس پر ایک ہی معاملہ کی حیثیت سے بحث کی جاتی تو یہہ بہت ہی بہتر ہوتا۔لیکن مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً جوں جوں مختلف اشخاص نے مختلف محکمہ جات کے پاس اپنے دعاوی پیش کئے گورنمنٹ نے بھی بتدریج اونہیں منظور کیا اور بڑی بڑی بیشیاں عطا فرمائیں جس کا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ اون اشخاص کے معاملات پر ابھی غور کیا جاتا ہے جنہوں نے اپنے مطالبات پر بہت ہی تھوڑا زور دیا - میں دیکھتا ہوں کہ اس ریزولیوشن میں مذکورہ جماعتوں میں سے بہت سی جماعتیں واقعی بڑی ہی معتدبہ جماعتیں ہیں اور جیسا کہ آنریبل محرک بیان کرچکے ہیں یہہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ وہ کس طرح اوس تنخواہ پر گذارہ کرتے ہیں جو اونہیں ملتی ہے - میرے خیال میں یہہ صرف مناسب ہی نہیں کہ جو بیشی طلب کی گئی ہے وہ عطا کردی جائے بلکہ یہہ کہ بد دیانتی کو روکنے کے لئے اوس وقت تک ہم کوئی زبردست کارروائی نہیں کرسکتے جبتک ہم یہہ محسوس نہ کریں کہ وہ تنخواہ جو اشخاص متعلقہ کو دی جارہی ہے اون کی معاش کی اغراض کے لئے کافی ہوگی۔مجھے اُمید ہے کہ آنریبل ممبر باھتمام اس بات کا یقین دلائینگے کہ گورنمنٹ ان اشخاص کے معاملات پر ھمدردانہ غور کر رہی ہے اور اوس صورت میں آنریبل محرک کے لئے یہہ ضروری نہیں ہوگا کہ وہ ان خاص اشخاص کی صورت میں اس خاص فیصدی پر زور دیں۔کیونکہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بالکل ممکن ہے کہ اون میں سے بعض ۵۰ فیصدی سے زیادہ کے مستحق ہوں اور بعض اسی قدر رقم کے مستحق نہ ہوں۔میرے خیال میں مناسب یہی ہوگا کہ یہہ معاملہ گورنمنٹ پر ہی چھوڑ دیا جائے تا کہ وہ ان محکمہ جات میں سے ہر ایک کی صورت میں فراخ دلی کے ساتھہ کام لے۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال—

" شاید میرے فاضل دوست مسٹر فدا حسین میرے ریزولیوشن کو سمجھہ نہیں سکے۔ میں یہہ بیشی تمام محکمہ جات کے لئے چاہتا ہوں اور جن عہدوں کا میں نے ذکر کیا ہے وہ محض مثال کے طور پر ہیں اور میں نے ساتھہ ہی لفظ " وغیرہ " بھی شامل کردیا ہے۔ ساتھہ ہی اسکے جو پیمانے پہلے مقرر ہوچکے ہیں وہ ملازمین کی حیثیت کے مطابق ہیں اسلئے جو بیشی کی جائیگی وہ بھی اون کی حیثیت کے مطابق ہونی چاہئے۔ ایک قانونگو یا گرداور قانونگو جو ۷۵ روپیہ تنخواہ لیتا ہو مگر جسے اپنے حلقہ میں لگاتار دورہ کرنے کے لئے گھوڑا رکھنا ہو...................... "۔

ہز آنر دی پریزیڈنٹ بہادر—

" اس موقعہ پر آنریبل ممبر کو تقریر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ وہ اپنی طرف سے ایک مختصر سی ترمیم کرسکتے ہیں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال—

" میں نے ان اشخاص کی معاشرتی حیثیت کے مطابق تجویز کیا ہے لیکن میرے خیال میں ۵۰ فیصدی کی بیشی سے ضروریات پوری ہوجائینگی "۔

آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ—

" حضور انور — اسمیں شک نہیں کہ ان تمام مطالبات کو پورا کرنے کے واسطے گورنمنٹ کو روپے کی ضرورت ہے۔ جبکہ گورنمنٹ اعلے تنخواہ دار افسروں کی تنخواہ میں اضافہ کرنے کا انتظام کرسکتی ہے تو مجھے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں ان قلیل تنخواہ دار ملازمین سرکار کے معاملہ پر بھی اوسی طرح غور نہ کیا جائے۔ میرے خیال میں ان قلیل تنخواہ سرکاری ملازمین پر قیمتوں کے موجودہ گران پیمانہ کا بہت زیادہ اثر پڑا ہے۔ اسلئے میں بڑے زور کے ساتھہ یہہ رائے دیتا ہوں کہ گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ ان ماتحتوں کے معاملہ پر نہایت ہمدردانہ غور کرے۔ عوام الناس کے دلوں پر اس کا بہت اثر ہوگا۔ ان الفاظ کے ساتھہ میں اوس ریزولیوشن کی بڑے زور سے تائید کرتا ہوں جسکی تحریک میرے آنریبل دوست بخشی سوہن لال نے کی ہے "۔

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ —

" حضور والا — کونسل میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جسے ملازموں کی اس جماعت کے ساتھہ ہمدردی نہ ہو لیکن ساتھہ ہی اسکے ایک بات ہے جو میں بیان کردینی چاہتا ہوں۔ یعنی یہہ کہ ان ملازمین کو فی الحال مواجب معاوضہ غلہ اور مواجب جنگ کی شکل میں عارضی مواجب ملتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ یہہ عارضی مواجب ہیں لیکن جس صورت میں گورنمنٹ اون کی تنخواہ میں مستقل ترقی کرنے والی ہے میرے خیال میں ملازمین کی یہہ جماعت واقعی اوس ترقی کی مستحق ہے۔ حضور والا کسی نے کہا ہے " کہ مزدور خوشدل کند کاربیش "۔ اگر آپ کے ممبر خزانہ اون کے لئے روپیہ کا بندوبست کرسکتے ہیں تو میں پہلا شخص ہونگا جو اپنے آنریبل دوست کے ریزولیوشن کی تائید کرونگا "۔

آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند—

" حضور والا — قلیل تنخواہ دار سرکاری ملازمین کی تنخواہ بڑھانے کے متعلق میں پہلے ہی خواہش ظاہر کرچکا ہوں میں فی الحال اون مشکلات کو بالتفصیل بیان کرنا نہیں چاہتا جو قلیل تنخواہ دار سرکاری ملازمین کو ہو رہی ہیں۔ اگر " کم از کم ۵۰ فیصدی " کی جگہہ لفظ " معقول " رکھدیا جاتا تو بہت ہی بہتر ہوتا کیونکہ ہر ایک صورت میں جداگانہ غور کرنا پڑیگا اور اعلے تر اسامیوں کو بھی ملحوظ رکھنا پڑیگا مثلاً ایک دفتر کے قانونگو کو جو ۴۰ روپے لے رہا ہو اسوقت تک اس سے زیادہ نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ

ایک قائم مقام نائب تحصیلدار کو اوس سے زیادہ تنخواہ نہ دی جائے جو وہ اب لے رہا ہے (یعنی ۵۰ روپے) مگر عام طور پر مین بیشی کے حق مین ہون اور گورنمنٹ کو یقین دلاتا ہون کہ اگر ان جدید مطالبات کو پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ نے کوئی تازہ ٹیکس لگائے ہین تو غیر سرکاری ممبر اسکی تائید کرنے کے لئے تیار ہونگے - کیونکہ اس بیشی کے کیا معنے ہین اس کا یہہ مطلب ہے کہ قلیل تنخواہ دار سرکاری ملازم دیانت داری کے ساتھہ اپنی روزی کماسکینگے اور اون کے ہاتھہ ہر وقت لوگون کی جیب مین نہین ہونگے - ان چند الفاظ کے ساتھہ مین اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہون -

آنریبل مسٹر گبسن —

" یوئر آنر — جب مین نے اس ریزولیوشن کو جس کا مین نے جواب دینا ہے پہلی مرتبہ دیکھا تو مجھے کسیقدر حیرت ہوئی اور مین یہہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ مجھے اس بات کا شک ہوا کہ آنریبل ممبر کو یہہ معلوم نہین کہ گورنمنٹ گذشتہ تین سالون سے اپنے ان قلیل تنخواہ دار ملازمین کے لئے کیا کچھہ کررہی ہے یعنی اون ملازمین کے لئے جنکی تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار یا اس سے کم ہے - اس ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے بہت سے آنریبل ممبرون نے جو کچھہ آج کہا ہے اوس سے میرے ان شبہات کی تصدیق ہوگئی ہے - مین آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ کو اس مین شامل نہین کرتا جنہون نے خاص طور پر عارضی مواجب اور مواجب معاوضہ غلہ کا ذکر کیا ہے - جو کچھہ ہمارے سامنے کہا گیا ہے اوس سے کوئی شخص یہہ خیال کر سکتا ہے کہ گورنمنٹ نے اپنے اون ملازمین کے لئے جنکی تنخواہ ۳۰ روپیہ یا اس سے کم ہے کچھہ نہین کیا کہ اونکی تنخواہین آج عین وہی ہین جو قبل از جنگ تہین - میرے خیال مین آنریبل ممبران یادداشت خزانہ کو غور کے ساتھہ نہین پڑھ سکے - اگر اُنہون نے فقرہ ۲۴ پڑھا ہوتا تو اونہین اس بات کا مختصر حال معلوم ہو جاتا کہ گورنمنٹ کیا کرتی رہی ہے - کرچکی ہے اور کر رہی ہے - لیکن چونکہ یہہ نہایت ضروری ہے کہ کونسل اور پبلک یہہ خیال نہ کرے کہ گورنمنٹ نے اپنے قلیل تنخواہ دار ملازمین کے لئے کوئی کارروائی نہین کی اس لئے مین پھر کونسل ہذا کی سمع خراشی کرتے ہوئے اون تدابیر مین سے بعض کا ذکر کرتا ہون جو اختیار کی گئین اول جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے ظاہر کیا ہے مواجب معاوضہ غلہ سے اون سرکاری ملازمین کی تنخواہ مین گرانیئے قیمت کے مقابلہ مین خود بخود اضافہ ہو جاتا ہے جنکی تنخواہ تیس روپے ماہوار یا کم ہے - اور سنہ ۱۹۱۵ع مین جب کہ جنگ کی وجہ سے قیمتون نے شدید صورت اختیار کی اور جب یہہ محسوس کیا گیا تہا کہ مواجب معاوضہ غلہ کے پیمانے جو کئی سال پہلے مقرر کئے گئے تہے ناکافی تہے اس گورنمنٹ نے مواجب معاوضہ غلہ موجودہ اعلے پیمانے مین ایک روپیہ کا اضافہ کرنے کی منظوری گورنمنٹ ہند سے حاصل کی - اور جب غلہ جات خوردنی کا نرخ ۸ سیر فی روپیہ سے گر گیا تو اعلے شرح ۱۰ روپیہ ۸ آنے اور ۳ روپیہ سے ۲ روپیہ ۸ آنے اور ۴ روپیہ کردی گئی اور ۱۶ روپیہ اور اوس سے کم تنخواہ لینے والے سرکاری ملازمین ۲ روپیہ ۸ آنے معاوضہ گرانیئے غلہ لے رہے ہین اور ۱۶ روپیہ سے لیکر ۳۰ روپیہ ماہوار لینے والے ۴ روپیہ لے رہے ہین - سنہ ۱۹۱۶ع اور ۱۹۱۷ع مین نرخ گر گئے تہے اور سنہ ۱۹۱۷ع کے آخیر اور ابتدائے سنہ ۱۹۱۸ع تک کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہ پڑی حتے کہ قیمتون مین پھر بھاری بیشی ہوگئی - یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع سے ۷ روپیہ یا اس سے کم تنخواہ والے تمام عملہ جات کے لئے ایک روپے - ایک زاید الاؤنس منظور کیا گیا - اور بعد مین ایسے مستقل ترقی تنخواہ مین تبدیل کر دیا گیا - اس تاریخ سے ۵۰ روپیہ اور اس سے کم تنخواہ لینے والے تمام سرکاری ملازمین کے لئے مواجب جنگ کا ایک پیمانہ مندرجہ ذیل شرحون پر منظور کیا گیا - جن کی تنخواہ ۱۲ روپیہ یا اس سے کم تہی اونہین ایک روپیہ ملا - جنکی تنخواہ ۱۲ روپیہ سے لیکر ۲۰ روپیہ تک تہی اونہین ایک روپیہ ۸ آنے ملے - ۲۰ سے ۲۵ روپیہ تک ۲ روپیہ اور ۳۰ سے ۵۰ روپیہ تک ۲ روپیہ ۸ آنے اور وہ سرکاری ملازمین جنکی تنخواہین ۳۰ روپیہ یا اس سے کم تہین (اور یہی جماعت ہے جس سے اب ہمارا تعلق ہے) وہ اوس کے علاوہ مواجب معاوضہ غلہ بھی بدستور لیتے تہے جنکا مین پہلے ذکر کر چکا ہون - پھر سنہ ۱۹۱۹ع مین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے ایک کمیٹی بصدارت مسٹر ہیلیفیکس صوبہ کے تمام عملہ جات کلرکان اور ادنے عملہ جات کی تنخواہ مین مستقل بیشی کرنے کی غرض سے مقرر کی - بدقسمتی سے فسادات کے باعث کمیٹی ایک سے زیادہ اجلاس نہ کرسکی لیکن اوس ایک اجلاس کا یہہ نتیجہ ہوا کہ پریذیڈنٹ صاحب نے ایک ابتدائی رپورٹ گورنمنٹ کو ارسال کی جس کی وجہ سے گورنمنٹ نے اوس مواجب جنگ کو جس کی تفصیل مین نے

ابھی کی ہے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۹ع سے دو چند کرنے کی منظوری حاصل کی - کمیٹی نے پھر اپنا اجلاس کیا اور گذشتہ جولائی اپنا کام پایہ تکمیل کو پہنچایا اور اوس کی سفارشات پر گورنمنٹ نے نان گزیٹڈ ملازموں کے لئے عارضی مراجب کا ایک معقول پیمانہ تجویز کیا - تخمیناً اس پر ۳۵ لاکھ روپیہ کا خرچ ہوا - گورنمنٹ ہند نے اس تجویز کو جہاں تک اس کا تعلق ۷۵ روپیہ اور اوس سے کم تنخواہ والے ملازمین سے تھا منظور کر لیا اور ۷۵ روپیہ سے زیادہ تنخواہ والوں کے معاملہ پر مزید غور کیا گیا - اور اونکی صورت میں آخر کار گورنمنٹ ہند نے اوس ۲۰ فیصدی بیشی کی منظوری دیدی جس کا آنریبل ممبروں نے آج ذکر کیا ہے - یہہ تمام عارضی مراجب مراجب معاوضہ غلہ کے علاوہ یکم نومبر سنہ ۱۹۱۹ع سے ادا کئے گئے ہیں - ان مراجب ہائے اور مراجب معاوضہ غلہ کے اثر سے شاید آنریبل معرک اور بعض دیگر آنریبل ممبران حیران ہو جائینگے اگر میں اس نتائج کی کچھہ تفصیل بیان کروں - قلیل ترین تنخواہ دار سرکاری ملازمین کی صورت میں اون کی اوس مجموعی تنخواہ سے جو اونہیں اب ملتی ہے ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی اصلی تنخواہ میں ۱۰۰ فیصدی سے بھی زیادہ اضافہ ہوا ہے اور یہہ فی صدی اگرچہ وہ تنخواہ میں اضافہ نہ ہونے کے ساتھہ گھٹتی جاتی ہے عملاً ہر صورت میں جہاں تک ۲۲ روپیہ تنخواہ والے ملازمین کا تعلق ہے زاید از ۵۰ فیصدی ہے - اور ۲۰ سے ۳۰ روپیہ تنخواہ لینے والوں کی صورت میں اس میں تھوڑی سی کمی واقع ہوتی ہے - اس لئے معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ نے اون ملازمین کی تنخواہ جن کا ذکر ریزولیوشن میں کیا گیا ہے اپنی پرانی شرحوں پر ہی نہیں رہنے دیا - بلکہ قیمتوں میں جو غیر معمولی اضافہ ہوگیا ہے اوس کے متعلق ضروری امداد دینے کے لئے جو کچھہ وہ کرسکتی تھی اوس نے کیا ہے - جیسا کہ یاد داشت خزانہ میں بتایا گیا ہے - مختلف عملہ جات یہہ مراجب اوس وقت تک لیتے رہینگے جب تک کہ قیمتوں کی معمولی سطح کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مستقل بنیاد پر تنخواہوں میں ترمیم نہ کی جائے - آنریبل ممبروں نے ان سرکاری ملازمین کی تنخواہ کی ترمیم کے متعلق اس طرح ذکر کیا ہے گویا گورنمنٹ نے ابھی تک اس پر غور ہی نہیں کیا لیکن جیسا کہ میں نے یاد داشت خزانہ میں بتایا تھا کہ موجودہ قیمتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ کا دیر سے یہہ ارادہ تھا کہ وہ بہت سی یا عملی طور پر تمام نان گزیٹڈ عملہ جات کی تنخواہ میں ترمیم کرے اور اگر اس میں کوئی تاخیر واقع ہوئی تو اوس کی وجہ ناگریز اسباب تھے - جنمیں پہلا سبب یہہ ہے کہ جنگ کی وجہ سے گورنمنٹ کسی نہایت بھاری خرچ کی متحمل نہیں ہوسکتی تھی - دوسرے یہہ کہ تنخواہوں میں اوسوقت تک مستقل ترقی کرنا نہایت ہی مشکل ہے جبکہ یہہ معلوم نہ ہو کہ قیمتوں کی معمولی سطح کیا ہے - لیکن اگرچہ دوسری شرط ابھی تک پوری نہیں ہوئی تاہم ان عملہ جات کی تنخواہ میں حتے الامکان جلد بدین غرض مستقل ترقی کرنا کہ اسے ان عارضی مراجب کے بند ہونے سے پہلے پہلے مکمل کر دیا جائے اسقدر ضروری خیال کیا گیا ہے کہ (جیسا کہ شاید کونسل کو معلوم ہے) گورنمنٹ نے تنخواہ کے ان ترمیم شدہ پیمانوں پر صلاح و مشورہ دینے کے لئے صوبہ کے ایک بڑے پرانے افسر کو مقرر کیا ہے افسر مذکور نے اپنا کام شروع کردیا ہے بلکہ کسیقدر ختم بھی کر لیا ہے اگرچہ افسروں کی قلت کے باعث یہہ ضروری معلوم ہوا ہے کہ اور اہم فرائض بھی اوس کے سپرد کئے جائیں جن کی بجا آوری سے وہ ترمیم تنخواہ کے سوال کو پورا تمام وقت نہیں دے سکے -

لیکن پھر بھی اونہوں نے بعض نہایت ضروری عملہ جات کے سوال پر غور کیا ہے اور باقی کا کام بھی وہ جسقدر جلد ہوسکیگا ختم کرینگے - کیونکہ ان تجاویز کے لئے گورنمنٹ ہند کی منظوری کی ضرورت ہے اس لئے کونسل کو ان کی تفصیل بتائی نہیں جاسکتی - لیکن میں یہہ کہہ دیتا ہوں کہ اون عملہ جات میں سے بعض کی صورت میں جنکا اس ریزولیوشن میں خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے مجوزہ مستقل بیشی ۵۰ فیصدی سے بہت زیادہ ہوگی - مگر گورنمنٹ کلی وجوہات کی بناء پر اس ریزولیوشن کو منظور نہیں کر سکتی - اول تو ریزولیوشن میں اس امر کو نظر انداز کیا گیا ہے کہ بعض عملہ جات کی تنخواہوں میں جن کا ریزولیوشن میں ذکر کیا گیا ہے (مثلاً فارسٹر اور فارسٹ گارڈ) ابھی پچھلے سال مستقل بیشی کی گئی تھی گورنمنٹ کا یہہ مطلب نہیں ہے کہ اوس مزید بیشی کو مد نظر رکھتے ہوئے جو قیمتوں میں ہوئی ہے یہہ ترقی ضرور کافی ہے مگر گورنمنٹ اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ کم از کم ۵۰ فیصدی کی اور ترقی دی جائے - اس سے بھی ایک اور زیادہ زبر دست وجہ یہہ ہے کہ تنخواہوں کی ان مجوزہ ترقیوں کی منظوری دینا لوکل گورنمنٹ کے حیطہ اختیار میں نہیں ہے - گورنمنٹ ہند نے یہہ قاعدہ بنا دیا ہے کہ چونکہ یہہ عام ترقیاں قیمتوں کے عام اضافہ پر مبنی ہیں وہ تمام ایک ہی سکیم کا ایک جزو ہیں اور اسلئے وہ تمام گورنمنٹ ہند کے پاس

بغرض منظوری بھیجی جانی چاہئیں - اسلئے اس گورنمنٹ کے لئے یہہ امر صریحاً نا ممکن ہے کہ وہ ایک ایسے ریز و لیوشن کو منظور کرے جسمیں ایسی تجاویز شامل ہیں جس پر غور کرنا اوس کے اختیار میں نہیں ہے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال -

" مواجب جنگ اور عارضی مواجب کا مجمع پہلے ہی سے علم ہے - یہہ مواجب غیر معمولی حالات کیوجہ سے دئے جاتے ہیں لیکن اس ریز و لیوشن میں اون تمام مواجب کو مد نظر رکھتے ہوئے اسبات کی سفارش کی گئی ہے کہ تیس روپیہ یا اوس سے کم مشہرہ لینے والے سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں ۵۰ فیصدی کا مستقل اضافہ کیا جائے جنکی تنخواہیں عام طور پر (بعض خاص خاص ایسی صورتیں ہیں جنکی تنخواہ ہیں سنہ ۱۹۱۹ع میں بڑھائی گئی تہیں مثلاً فارسٹر اور فارسٹ گارڈ جن کا ذکر آنریبل ممبر باہتمام نے کیا ہے) قیمتوں کی اوس موجودہ بھاری شرح سے بہت عرصہ پہلے مقرر کی گئی تہیں جو اب دو چند ہو گئی ہے پس اگر وہ قیمتیں جو گذشتہ عرصہ سنہ ۱۸۹۰ع سے ۱۸۹۹ع تک مروج تہیں عام طور پر دو چند یا سہ چند ہوگئی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ کیوں اونکی تنخواہوں میں بھی ۵۰ فیصدی کی مستقل ترقی نہ کی جائے - باوجود اون غیر معمولی عارضی مواجب کے جوغیر معمولی حالات کی وجہ سے دئے جاتے ہیں اور میرے ریز و لیوشن میں اس بات کو مد نظر رکھا گیا ہے کہ وہ تنخواہ جو معمولی حالات میں سب تنخواہ سمجھی جاتی ہے اوس سے بہت ناکافی ہوتی ہے جتنی کہ وہ ہونی چاہئے اور اسبات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہ ۷۵ روپیہ اور اوس سے زیادہ تنخواہ لینے والے ملازمین کو اون فرائض کا خیال رکھے بغیر جووہ بجالاتے ہیں ایک عام طریق میں ۲۰ فیصدی بیشی دی گئی ہے کوئی وجہ نہیں کہ ۱۰-۱۵-۲۰-یا ۳۰ روپیہ تک کی قلیل تنخواہ لینے والے سرکاری ملازمین کو کیوں اون سے زیادہ بیشی نہ دی جائے جن کی تنخواہ پہلے ہی ۷۵ روپیہ یا اوس سے زیادہ ہے میرے خیال میں اگر گورنمنٹ ہند کی منظوری کی ضرورت ہے تو ریزو لیوشن پاس کیا جا سکتا ہے اور یہہ معاملہ گورنمنٹ ہند کے پاس بغرض منظوری پیش کیا جاسکتا ہے اور اگر اس معاملہ کا فیصلہ لوکل گورنمنٹ یا کوئی ایسا افسر کر سکتا ہے جسے اس غرض کے لئے مقرر کیا جائے تو اسپر غور ہو سکتا ہے - اسلئے میں آنریبل ممبر باہتمام کی تقریر سننے کے بعد پھر اس بات پر زور دیتا ہوں کہ یہہ ریز و لیوشن پاس کیا جائے۔

آنریبل مسٹر گبسن—

" جنابعالی—میرے خیال میں جو کچھہ میں پہلے کہہ چکا ہوں مجھے اسمیں اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں - صرف ایک معاملہ ہے جسکے متعلق میں اوس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں جو بظاہر آنریبل محرک کے دل میں پائی جاتی ہے جب وہ کہتے ہیں کہ اون تمام سرکاری ملازمین کو جن کی تنخواہ ۷۵ روپیہ اور اوس سے زیادہ ہے ۲۰ فیصدی کی ترقی ملی ہے اسلئے اون ملازمین کو جنکی تنخواہ ۳۰ روپیہ یا اس سے کم ہے مقابلتاً زیادہ ترقی ملنی چاہئے - یور آنر - جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں یا بیان کرنے کی کوشش کر چکا ہوں اون ملازمین کی صورت میں جن کی تنخواہ ۳۰ روپیہ یا اس سے کم ہے جو بیشی ہوئی ہے وہ ۲۰ فیصدی سے بہت زیادہ ہے بعض صورتوں میں تو یہہ ۱۰۰ فیصدی سے بھی زیادہ ہے اور بعض میں ۵۰ فیصدی ہے اور کسی صورت میں بھی ۳۳ فیصدی سے کم نہیں - اسلئے مجھے آنریبل محرک کی مزید دلیل میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جسکی بناء پر کونسل اس ریز و لیوشن کی تائید کرے۔

ریز و لیوشن پیش ہوکر نا منظور ہوا۔

آنریبل بخشی سوہن لال صاحب کے موافق اور مخالف آرائے طلب کرنے پر ہاتھہ اٹھائے گئے جن میں ۱۱ موافق اور ۱۳ مخالف تھے۔

ریزولیوشن بمراد اس امر کے کہ آئندہ موسم سرما میں پرائمری تعلیم کے متعلق سکول جانے کے قابل لڑکے اور لڑکیوں کے نقشہ جات تیار کرنے کا انتظام کیا جائے۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

حضور والا—جو ریزولیوشن میرے نام درج ہے حسب ذیل ہے :—

" یهه کونسل هز آنر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر سے اس بات کي سفارش کرتي هے که آئنده مردم شماري بابت سنه ۱۹۲۱ع میں پنجاب میں پرائمري تعلیم کي نشر و اشاعت کے معامله میں مدد دینے کے لئے هر ایک موضع اور قصبه میں سکول جانے کے قابل لڑکے اور لڑکیون کے نقشه جات تیار کرنے کا انتظام کیا جائے "۔

" اس ریزولیوشن کا نفس مضمون بهت ساده هے اور جهان تک میں دیکهه سکتا هون اس میں کسي قسم کا اختلاف بهي نظر نهین آتا ۔ گذشته سال ایکٹ پرائمري تعلیم پنجاب پاس کیا گیا تها اور اس میں شک نهین که ابهي تک اس کے متعلق کوئي زیاده کار روائي نهین کي گئي۔لیکن پیشتر اس کے کچهه کار روائي کي جائے یهه ضروري هے که وه مقامي حکام جن کو ایکٹ مذکور کي رو سے اپنے زیر نگراني رقبه جات میں ایکٹ مذکور کے حصه دوئم کے عائد کرنے کي اجازت دیگئي هے قدرتي طور پر اس بات کے جاننے کي خواهش کرین که اون کے اختیار کي صحیح صحیح حد کیا هے یعنے دوسرے لفظون میں که هر ایک میونسپلٹي هر ایک ڈسٹرکٹ بورڈ اور هر ایک کمیٹي چهاوني قدرتي طور پر یهه معلوم کرنے کي خواهشمند هے که اوسکي حدود اختیار کے اندر کتنے طالب علم یعني لڑکے اور لڑکیان هین جن کے لئے اوسے انتظام کرنا هے پیشتر اس کے که وه ایکٹ مذکور کے حصه دوئم کو اون پر اطلاق پذیر کروانے کي غرض سے گورنمنٹ کو کچهه کہے ۔ حصه دوئم وه حصه هے جس میں اون کے رقبه کے اندر رهنے والے بچون کا مدرسه میں لازمي حاضري کا انتظام کیا گیا هے ۔ اسلئے مجهے یقین هے که مقامي حکام مثلاً میونسپل بورڈ ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ و علے هذالقیاس کو اس سے بڑي بهاري مدد حاصل هوجائیگي اگر آئنده سال کي مردم شماري میں ایسے نقشے بنائے جائین جن سے سکول جانے کے قابل لڑکے یا لڑکیون یعني ۶ سال اور ۱۱ سال کے درمیان عمر کے لڑکے اور لڑکیون کي تعداد ظاهر هوتي هو ۔ اس سے مقامي جماعتون کي تکلیف میں بهت کچهه اضافه هوجائیگا ۔ عمل هائے مردم شماري کے دوران میں جبکه کثیرالتعداد نقشے تیار هو رهے هونگے میرے خیال میں ایکٹ پرائمري تعلیم پنجاب کي ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک اور نقشے کا اضافه کرني غیر معمولي بات خیال نهین کیا جائیگا۔اور محکمه مردم شماري ایسا کرنے سے تمام مقامي جماعتون کو اپنا احسانمند بنالیگا۔ میرے خیال میں گورنمنٹ هند کو یهه نقشه جات تیار کرنے یا اون کے تیار کرنے کي اجازت دیني پڑیگي ۔ اوس صورت میں حضور والا کي اجازت سے میرے لئے اس ریزولیوشن میں اس ترمیم کا اضافه کرنا ضروري هوگا که گورنمنٹ هند کے پاس بدین غرض ایک عرضداشت کي جائے که وه آئنده مردم شماري میں لڑکے اور لڑکیون کے نقشه جات کے تیار کرنے کا انتظام کرے۔

هز آنر پریذیڈنٹ بهادر ـــ

" میرے خیال میں اسکو ترمیم کرنے کي ضرورت نهین ۔ عام طریق میں اس کے متعلق کارروائي کي جائیگي "۔

آنریبل میاں فضل حسین ـــ

" في الحقیقت یهي هے که جو کچهه میں اس ریزولیوشن کي تائید میں کهنا چاهتا هون "

آنریبل رائے بهادر پنڈت ... هرلال بهارگو ـــ

" حضور والا ـــ اب اس میں کسي قسم کا شک نهین رها که مفت اور لازمي تعلیم پنجاب کے سوال کے متعلق گورنمنٹ اور لوگ دونون ایک سنجیده ـــ عملي اور با قاعده طریق میں کارروائي کر رهے هین "۔

" لوگ اس بات پر مصر هین که جسقدر جلد ممکن هو ایکٹ لازمي پرائمري تعلیم کو تمام صوبه میں عائد کیا جائے "۔

" اس مدعا کو حاصل کرنے کے لئے هر ایک مقامي جماعت کو سب سے پہلے اس سوال کا سامنا هوگا که " مقامي جماعت کے رقبه کے اندر سکول جانے کے قابل اون بچون کي کتني تعداد هے جن کے لئے انتظام کرنا ضروري هے " اس سوال کا جواب دینے کے لئے هر ایک مقامي جماعت کو ایسے بچون کي تعداد کے شمار کرنے کے لئے علیحده علیحده انتظام کرنا پڑیگا جس سے عام طور پر بڑا بهاري خرچ اور مصنت اٹهاني پڑیگي "۔

واقعي یهه بڑي خوش قسمتي کي بات هے که عمل هائے مردم شماري عنقریب شروع هونے والے هین۔

اگر حضور والا از راہ شفقت ایسے بچون کے نقشہ جات کے بند کرنے کا انتظام افسر مردم شماری کی معرفت کرادین تو اس سے بہت سہولت ہوجائیگی۔مقامی جماعتین بہت سے بیجا خرچ اور تکلیف سے بچ جائینگی اور گورنمنٹ اور اون کے لئے بہت سی مفید اطلاع فراہم ہوجائیگی۔

" ان چند الفاظ کے ساتھہ مین اوس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہون جو اب کونسل کے روبرو پیش ہے "۔

آنریبل مسٹر فرنچ۔۔

" جنابعالی۔۔۔جیسا کہ آنریبل ممبر کا خیال ہے کہ گورنمنٹ کو اس ریزولیوشن کے منظور کرنے مین کوئی اعتراض نہین ہے ۔ مگر اس کے ذریعہ ایک ایسی بات کی سفارش کی گئی ہے جسکے متعلق گورنمنٹ ابھی کمی پختہ رائے کا اظہار نہین کرسکتی۔جیسا کہ آنریبل ممبران کو معلوم ہے اس قسم کے معاملہ کا قطعی فیصلہ سپریم گورنمنٹ کے ہاتھون مین ہے اور تمام ہندوستان مین آئندہ سال کی مردم شماری کے متعلقہ سپریم گورنمنٹ کی ابتدائی کارروائی ابھی عہد طفولیت مین ہے اور بے شک جہان تک ہمارا تعلق ہے ابھی ایک ہفتہ بھی نہین ہوا کہ سپرنٹنڈنٹ مردم شماری صوبہ نے اپنے فرائض کا اهتمام لیا ہے آنریبل ممبر نے تشریح کی ہے سکول جانے کے قابل عمر سے اون کی مراد وہ عمر ہے جو ۶ اور ۱۱ سال کے درمیان ہوتی ہے یا اگر ایکٹ پرائمری تعلیم پنجاب کی رو سے انتہائی حد ۶ اور ۱۲ سال کے مابین ہے ۔ مجھے یقین نہین کہ یہہ عمر تمام صوبون کے لئے موزون معلوم ہوگی اور مردم شماری سے متعلقہ سوال مین یہہ ضروری ہے کہ تمام ملک ضروریات پر کیا بلحاظ یکسانیت اور کیا باعتبار علمی وجوہات غور کیا جائے ۔ ہمین معلوم نہین کہ گورنمنٹ ہند گوشوارہ ہائے مردم شماری مین کیا کیا تفصیلات شامل کرنا مناسب یا ضروری خیال کرے ۔ لیکن سب سے بڑا اعتراض جو مجھے معلوم ہوتا ہے وہی ہے جسکا ذکر آنریبل محرک نے کیا ہے۔یعنی وہ زائد محنت جو اوٹھانی پڑیگی اور جو بے شک بہت زیادہ ہوگی۔رپورٹ مردم شماری بابت سنہ ۱۹۱۱ع کے نقشہ جات ہفتم اور ہشتم سے معلوم ہوگا کہ ضروری اطلاع تو پہلے ہی سے فراہم کی ہوئی ہے۔جو تکلیف ہوتی ہے وہ نقشہ تیار کرنے مین ہوتی ہے۔جیسا کہ مین نے کہا ہے یہہ بڑا لمبا چوڑا کام ہے لیکن یہہ بھی ہے کہ معلولہ بالا مشکلات ناممکن التصحیح نہین ہین اور اگر کونسل اس ریزولیوشن کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے تو لوکل گورنمنٹ اسے گورنمنٹ ہند کے غور کے لئے ارسال کر دیگی "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین ۔۔

" حضور والا۔۔۔اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ نقشہ جات ہفتم اور ہشتم سے واقعی کوئی زیادہ امداد نہین ملتی مین ایک لفظ کہنا چاہتا ہون ۔۔ ...."۔

آنریبل مسٹر فرنچ ۔۔

" شائد آنریبل ممبر کو میرے الفاظ کے سمجھنے مین غلط فہمی ہوئی ہے ۔

" جو کچھہ میرا منشاء ہے وہ یہہ ہے کہ نقشہ جات ہفتم اور ہشتم سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ و

کی عمریں جو نقشہ میں درج کی جاتی ہیں ایک سال سے ۱۵ سال تک ہوتی ہیں اور ایک برس سے لیکر ۵ برس تک کی عمر کی صورت میں ہر ایک سال کی تعداد دیجاتی ہے اور پانچ سے لیکر دس اور دس سے پندرہ سال کی عمروں کی صورت میں پانچ پانچ سال کی تعداد دی جاتی ہے - میرا مطلب یہہ ہے کہ بچوں کی عمریں نقشہ میں درج کی جاتی ہیں مگر مشکل تو اونکے علیحدہ علیحدہ نقشے تیار کرنے میں پیش آتی ہے "-

آنریبل مسٹر فضل حسین —

"عین یہی بات میرے مد نظر تھی جب میں نے اس ریز ولیوشن کو پیش کیا تھا - جہاں تک عمروں کا تعلق ہے وہ فی الواقع اون فارم ہائے مردم شماری میں درج ہیں جو مردم شماری کرنے والے اصحاب پر کرتے ہیں جو کچھہ میں چاہتا ہوں وہ یہہ ہے کہ ہر ایک موضع اور ہر ایک میونسپلٹی کی صورت میں اوس مصالحہ سے ایک علیحدہ نقشہ تیار کیا جائے جو مردم شماری کرنے والوں نے پہلے سے فراہم کیا ہو - اس میں شک نہیں کہ اس سے زائد تکلیف اٹھانی پڑیگی لیکن جو کچھہ کہ مقامی گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند دونوں نے دیکھا ہے وہ یہہ ہے کہ اگر یہہ نقشے اوسوقت تیار کئے جائیں جب کہ مردم شماری کی جا رہی ہو تو اون لوگوں کو جو پہلے ہی سے اس کام پر لگے ہوئے ہوں تھوڑی سی زائد تکلیف اٹھانی پڑیگی - لیکن اگر مردم شماری کے وقت ایسا نہ کیا گیا تو پھر دوسرا کونسا چارہ ہے ؟ - دوسرا چارہ صرف یہی ہوگا کہ ایک جدید عملہ صرف نقشہ جات تیار کرنے کیلئے ملازم رکھنا پڑیگا بلکہ اوسے گھر بہ گھر پھرنا پڑیگا اور وہی کام کرنا ہوگا جو مردم شماری کرنے والے پہلے کر چکے ہونگے ہر ایک بچے کی عمر قلمبند کرنا ایک دوہری محنت ہوگی جو پیشتر ازیں ایک دفعہ عمل میں آ چکی ہوگی اسلئے اس ریز ولیوشن کا مدعا صرف یہی ہے کہ اعداد کو رجسٹروں میں سے لیکر ترتیب کر لیا جائے اور ایکٹ پرائمری تعلیم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جداگانہ نقشہ تیار کرکے ان عمل ہائے کو دوبارہ عمل میں نہ آنے دیا جائے اگر میں غلطی نہیں کرتا تو بمبئی میں یہہ امر عملی طور پر اوتنی ہی ہے جتنی کہ یہاں میرے خیال میں ہم نے یہہ امر بمبئی والے ایکٹ سے لی تھی - لیکن چونکہ اس قسم کے معاملہ میں ہر ایک صوبہ - نقشہ لازمی پرائمری تعلیم کا (جو اوس ایکٹ پرائمری تعلیم کے مطابق تیار کیا جاتا ہے جو ہر ایک صوبہ میں رائج ہے) انتظام کرنا گورنمنٹ ہند کے لئے ممکن ہوگا - اسلئے مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ اسکے خلاف کوئی سخت اعتراض ہو سکیگا - اسمیں شک نہیں کہ گورنمنٹ کو جو زائد خرچ برداشت کرنا پڑیگا اوس سے مقامی جماعتوں کو امداد ملیگی مگر چونکہ گورنمنٹ نے پہلے ہی بعض صورتوں میں پرائمری تعلیم کے خرچ کا ۷۵ فیصدی ادا کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے میرے خیال میں گورنمنٹ کا یہہ مزید کام جو وہ مقامی جماعتوں کی خاطر انجام دیگی بڑی قدر دانی کی نگاہ سے دیکھا جائیگا اور میری گذارش ہے کہ یہہ زائد خرچ واقعی اس قابل ہے کہ اوسے برداشت کیا جائے "-

یہہ ریزولیوشن کونسل کے روبرو پیش ہو کر منظور ہوا -

ہز آنر پریذیڈنٹ کی تقریر

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر —

حضرات پیشتر اس کے ہم جدا ہوں میں آپ صاحبان کو چند ایک الفاظ کہنا چاہتا ہوں :—

"گذشتہ چند ماہ کے دوران میں ہم اس صوبہ میں آزادئی تحریر و تقریر سے مستفیض رہے ہیں دوران جنگ میں دیگر حصص عالم کی طرح اس صوبہ پر بھی خاص قیود عائد تھیں - اب کامل آزادی ہے - اور یہہ عظیم تبدیلی بعض حالتوں میں نہایت نمایاں طور پر عمل میں آئی ہے - یہہ تبدیلی اپنی نوعیت میں اس قابل ہے کہ اس کا خیر مقدم کیا جائے جب تک اس سے اس صوبہ معرض خطر میں نہیں پڑتا - میں جانتا

ہوں کہ عوام میں خاص کر تعلیم یافتہ جماعتوں میں یہہ خواہش نہیں پائی جاتی کہ انتظام میں کوئی خلل واقع ہو۔ بلکہ حفظ امن کے لئے مثبت خواہش کے دل خوش کن آثار نمایاں ہیں لیکن ہم امن عامہ کے ذمہ وار ہیں اور ہمیں مستقبل کی طرف دیکھنا ہے ۔ اس کے متعلق ہم تشویش سے خالی نہیں ۔ بعض اشخاص کسی ایک یا دوسرے معاملہ میں دلی احساس رکھتے ہیں اور اجتماع عام میں اس قسم کی تقریر کرتے ہیں جس کا اگر انسداد نہ ہوا تو وہ شدید صورت میں نمودار ہوگی ؟ بعض گذشتہ زمانہ میں کسی بے انصافی یا ضرر رسی کیوجہ سے اپنے آپ کو درست یا غلط طور پر آزردہ سمجھتے ہیں اور اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس کی یاد تازہ رکھی جائے ۔ حضرات میں آپ اور اون سے جن کو صوبہ کی بہبودی مقصود ہے اور جو یہاں رہتے ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ صوبہ کے لئے اون کی ضرورت کو مد نظر رکھیں۔ہم منافرت اور جوش کو پھرسے پھیلنا چاہتے ہیں ان کو مشتعل کرنا نہیں چاہتے ۔ہم افراد اور جماعتوں کے درمیان اعتماد کو دوبارہ قائم کرنا چاہتے ہیں ہماری آئندہ گورنمنٹ میں عوام کا بہت سا عنصر ہوگا اور ہم عوام سے چاہتے ہیں کہ وہ اس میں شرکت عمل سے کام لیں۔چند مایوس کن حالات کے باوجود میرا یقین ہے کہ اس معاملہ میں حالات بہت حد تک روبہ اصلاح ہوگئے ہیں اور ہو رہے ہیں ہمیں حتےالامکان کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ایسی بات سے احتراز کریں جو مانع ترقی ہو یا جس سے گذشتہ یاد تازہ ہوتی ہے۔اس صوبہ کے لوگوں کے مفاد کے لئے ضروری ہے کہ یہاں یک جہتی اور امن ہو۔ لوگ خود اس کی خواہش رکھتے ہیں اور آج آپ سے الوداع ہوتے ہوئے میں کہونگا کہ آپ انتہائی طاقت کے ساتھہ امن کو برقرار رکھنے کے لئے کوشان رہیں۔

التوائے کونسل

کونسل بلا تعین تاریخ ملتوی کی گئی۔

مقام لاہور
مورخہ ۱۶-اپریل سنہ ۱۹۱۹ع

دستخط—ایم-ہیریسن
سیکریٹری لیجسلیٹو کونسل۔

ضمیمہ الف

نقشہ

(دیکھو سوال نمبر ۱۶ کا جواب جو اجلاس کونسل منعقدہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۹ع میں دریافت کیا گیا)۔

ہیڈ کنسٹیبلوں اور کنسٹیبلوں کی کل تعداد جو اون کے اپنے اپنے مذہب کے لحاظ سے ترتیب دی گئی ہے۔

ہیڈ کنسٹیبل

ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	کل تعداد
۶۵۲	۱۷۲۱	۲۷۳	۰	۲۶۴۸

کنسٹیبل

ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	کل تعداد
۳۷۰۴	۱۲۰۲۳	۹۱۹	۶	۱۶۶۵۲

(۲) اون زمینداروں کی تعداد جو محکمہ پولیس میں ملازم ہیں ۱۳۳۷۲ ہے۔

ضمیمہ ب

بجٹ پنجاب بابت سال سنہ ۲۱—۱۹۲۰ ع

یاد داشت

چونکہ بجٹ بابت سال سنہ ۲۱—۱۹۲۰ ع میں اوس مرتبہ مالی رودادکے اعداد میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جو ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع کو کونسل کے روبرو پیش کئے گئے تھے اور چونکہ کوئی ایسا ریزولیوشن پاس نہیں کیا گیا تھا جس کے ذریعہ کسی ایسی تبدیلی کی سفارش کی گئی ہو - اس لئے بجٹ کے پیش کئے جانے کے لئے کونسل کا کوئی اجلاس منعقد نہیں کیا جائیگا اور بجٹ کے متعلق عام بحث اوس اجلاس میں کی جائیگی جو ۶—اپریل سنہ ۱۹۲۰ ع کو منعقد ہوگا (کونسل واضع آئین و قوانین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب میں سالانہ مالی روداد کی بحث کے متعلقہ قواعد کا قاعدہ ۲۹ دیکھو)-

مقام لاہور
مورخہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع

دستخط—بی-ٹی-گبس
فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

بجٹ پنجاب مرتبہ مسودہ مالی روئداد گورنمنٹ

روپیہ کے اعداد

مدات حساب	بجٹ بابت سنہ ۲۱—۱۹۲۰ع
بقایا ابتداء سال	۲۵۹۷۵۰۰۰
محاصل و آمدنی صوبہ	
اول معاملہ زمین	۱۳۱۶۳۰۰۰
چہارم—اسٹامپ	۳۰۳۰۰۰۰
پنجم—آبکاری	۷۴۵۰۰۰۰
ششم—ریٹ ہائے صوبہ	۳۲۰۰۰
ہفتم—انکم ٹیکس	۲۷۵۰۰۰۰
نہم—جنگل	۳۸۱۹۰۰۰
دہم—رجسٹری	۵۰۰۰۱۰
دوازدہم—سود	۲۷۹۰۰۰
شانزدہم (الف)—قانون و داد گستری—عدالت ہائے قانون	۷۱۹۰۰۰
شانزدہم (ب)—قانون و داد گستری—جیلخانجات	۳۵۵۰۰۰
ہفدہم—پولیس	۲۳۸۰۰۰
نوزدہم—تعلیم	۵۰۸۰۰۰
بستم—(الف)—طب	۸۱۰۰۰
بستم—(ب)—حفظان صحت	۱۳۸۰۰۰
بست و یکم—(الف)—زراعت	۸۳۹۰۰۰
بست و یکم—(ب)—الفس و محکمہ جات متفرق	۳۱۰۰۰
بست و دوم—آمدنی بامداد پیرانہ سالی	۸۹۰۰۰
بست و سوم—کاغذ ـ قلم ـ دوات و چھپائی	۱۰۵۰۰۰
بست و پنجم—متفرق	۸۵۹۰۰۰
بست و نہم—آبپاشی—تعمیرات کلاں: محاصل بلا واسطہ—سول	۳۰۰۰
بست و نہم—آبپاشی—تعمیرات کلاں: محاصل بلا واسطہ—تعمیرات سرکاری	۱۵۸۰۰۰۰۰
بست و نہم—آبپاشی—تعمیرات کلاں: محاصل بلا واسطہ—حصہ ملازمین بابت آبپاشی	۷۹۰۰۰۰۰
سی ام—آبپاشی—تعمیرات خورد و کھلی رانی—سول	۳۰۰۰
سی ام—آبپاشی—تعمیرات خورد و کھلی رانی—تعمیرات سرکاری	۱۱۷۰۰۰
سی و یکم—تعمیرات سول—سول	۱۸۱۰۰۰
سی و یکم—تعمیرات سول—تعمیرات سرکاری	۲۹۰۰۰۰
اجہار بابل ربر اولگال مدات کے مابین انتقالات (دیکھو ضمیمہ الف)...	۳۲۷۵۰۰۰
کل آمدنی و محاصل صوبہ	۹۶۳۳۵۰۰۰
میزان کل	۹۲۱۱۰۰۰۰

پنجاب بابت سنہ ۲۱—۱۹۲۰ع-

ہزار روپوں میں ہیں-

مدات حساب	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع-
اخراجات صوبہ	
۱—ریونیو اراضی ...	۱۳۵۰۰۰
۲—تقرریشکی و معارضہ جات ...	۳۵۰۰۰
۳—معاملہ زمین ...	۶۰۲۶۰۰۰
۶—اسٹامپ ...	۱۱۲۰۰۰
۷—آبکاری ...	۱۵۱۰۰۰
۱۰—انکم ٹیکس ...	۹۳۰۰۰
۱۱—جنگل ...	۳۷۶۳۰۰۰
۱۲—رجسٹری ...	۱۵۶۰۰۰
۱۳—معمولی قرضہ پر سود ...	۲۵۸۰۰۰
۱۸—عام نظم و نسق ...	۱۵۰۹۰۰۰
۱۹—(الف)—قانون و داد گستری—عدالت ہائے قانون	۵۳۹۲۰۰۰
۱۹—(ب)—قانون و داد گستری—جیل خانجات ...	۲۲۳۰۰۰۰
۲۰—پولیس ...	۷۶۳۹۰۰۰
۲۲—تعلیم ...	۷۵۹۳۰۰۰
۲۴—(الف)—طب ...	۲۱۷۵۰۰۰
۲۴—(ب)—حفظان صحت ...	۱۲۸۹۰۰۰
۲۶—(الف)—زراعت ...	۳۰۲۲۰۰۰
۲۶—(ب)—سائنس و محکمہ جات متفرق	۳۹۳۰۰۰
۲۹—مواجب پیرانہ سالی و پنشن ...	۲۶۵۹۰۰۰
۳۰—کاغذ-قلم-دوات و چھپائی ...	۹۳۶۰۰۰
۳۲—متفرق ...	۶۶۳۲۰۰۰
۳۳—امداد قحط ...	...
۴۲—آبپاشی—تعمیرات کلاں ... اخراجات کار روائی— سول ...	...
تعمیرات سرکاری	۵۳۳۲۰۰۰
قرضہ پر سود	۳۸۲۳۰۰۰
۴۳—تعمیرات خورد و کھاتی زائی .. سول ...	۳۰۰۰۰
تعمیرات سرکاری	۳۲۰۰۰۰
۴۵—تعمیرات سول ... سول ...	۱۵۶۶۰۰۰
تعمیرات سرکاری	۱۰۰۱۰۰۰۰
میزان خرچ ...	۷۳۳۵۳۰۰۰
بقایا اختتام سال...	۱۸۶۵۶۰۰۰
میزان کل...	۹۲۱۱۰۰۰۰

ضمیمہ الف

انتقالات معاملات امپیریل پراونشل

	بجٹ بابت سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع	کیفیت
انتقالات امپیریل معاملات سے پراونشل معاملات میں بازگشت:—		
۱—مقررہ رقم بروئے معاہدہ متعلقہ صوبہ	۳۸۹۰۰۰	
۲—بقایا جات صوبہ میں سے ایک کروڑ روپیہ کے لوکل گورنمنٹ کیطرف سے گورنمنٹ ہند کے حوالہ کئے جانیکے متعلق عطیہ۔	۳۵۰۰۰۰	
۳—پنجاب کے قصبات میں دوکانوں و رہائشی مکانوں کی زمین کی آمدنی و فروخت کے امپیریل حصہ کی بابت۔	۴۰۰۰۰۰	
۴—عطیہ برائے تعلیم	۱۰۳۸۰۰۰	
۵—اسلامیہ کالج لاہور کی سائنس لیبورٹری کی قائمی و سامان کے لئے ...	۳۰۰۰۰	
۶—عطیہ برائے دوا و رسانی	۳۵۰۰۰	
۷—لارنس میمو ریئل سکول مری کے لئے عطیہ	۱۲۰۰۰	
۸—مدرسون کی تنخواہ کی اصلاح و اونکی ٹریننگ کے لئے	۱۷۵۰۰۰	
۹—گورنمنٹ ٹریننگ کلاس واقع لائلپور کے لئے	۲۵۰۰۰	
۱۰—حفظان صحت کے لئے عطیہ	۴۰۰۰۰۰	
۱۱—تعمیرات حفظان صحت کی اصلاح کے لئے عطیہ	۲۲۰۰۰	
۱۲—اخراجات از مد جنوب کی معافی کے لئے عطیہ	۲۰۸۰۰۰	
۱۳—معاملہ اسٹامپ جات کی فیس اسٹامپ میں وصول کرنے کی بابت محاصل صوبہ کے نقصان کی تلافی کے لئے۔	۱۰۰۰۰	
۱۴—مقامی جماعتوں سے بعض واجب الوصول رقم کی معافی کی بابت ...	۳۰۳۰۰۰	
۱۵—یونیورسٹیوں کو اخراجات پولیس سے سبکدوش کرنے کے لئے	۵۲۲۰۰۰	
۱۶—بازگشت عطیہ جو مہاراجہ پٹیالہ و شمس العلما کے خطاب داروں کو ۱۰۰ روپیہ سالانہ عطیہ دینے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے دیا گیا۔	۱۰۰۰	
۱۷—محکمہ سول وٹیرنری کے افسروں کی تنخواہوں اور ماہر شتران کے اخراجات کو صوبہ کے حساب میں درج کرانیکے لئے۔	۱۳۱۰۰۰	
۱۸—جدید صوبہ دہلی کے منضبط ہونے کے متعلق	۱۳۰۰۰	
۱۹—چرس و بھنگ کو زیر بندش پنجاب سے دہلی میں درآمد کرنیکی اسکیم کے متعلق	۱۳۰۰۰	
۲۰—آمدنی انکم ٹیکس میں نقصان کیلئے عطیہ جسکی ضرورت ٹیکس میں تبدیلی کرنے کے باعث ہوئی۔	۴۲۰۰۰۰	
۲۱—لاہور میں از کار رفتہ سپاہیوں کے علاج کے لئے ایک اسپتالی ڈپوٹ کا قیام...	۲۵۰۰۰	
۲۲—مکینیکل انجینیئروں کی ٹریننگ کے لئے مغلپورہ میں ایک اسپتالی ڈپوٹ کے قیام کے لئے۔	۳۰۰۰۰	
میزان ...	۳۰۷۰۰۰۰	

بجٹ سنہ ۱۹۲۱-۱۹۲۰ع	
	غیر باز گشت —
۳۰۰۰۰۰	(۲۳) وزیر آباد میں دریائے چناب اور پلکھو پر پل ھائے سڑک کی تعمیر
۳۰۰۰	(۲۴) سر ھارکورٹ بٹلر سکول شملہ کی نگرانی کے متعلق دوامی باعث ...
۱۶۵۰۰۰	(۲۵) پنجاب پولیس کمیٹی کے لئے ... ...
۵۰۰۰	(۲۶) ڈائرکٹر سول سپلائز کے اخراجات کے لئے ... ...
۳۷۳۰۰۰	
۵۱۳۳۰۰۰	کل عطیہ جات جو مد امپیریل سے مد پراونشل میں دئے گئے ...
	وہ چندہ جات جو مد پراونشل سے مد امپیریل میں دئے گئے — باز گشت —
۲۳۰۰۰	(۲۷) دفتر حساب کے حصہ تعمیرات سرکاری کے اخراجات کی تقسیم میں تبدیلی ہونے کے باعث —
۵۵۰۰۰	(۲۸) اضافہ شدہ وصلات از مد آبکاری کے پراونشل حصہ کی بابت ...
۷۳۰۰۰۰	(۲۹) اضافہ شدہ وصلات از مد انکم ٹیکس کے پراونشل حصہ کی بابت ...
۵۱۰۰۰	(۳۰) پہرہ داران خزانہ (پولیس یا برق انداز) کے خرچ کی بابت جو صیغہ تعمیرات سرکاری میں ملازم رکھے گئے —
۸۶۹۰۰۰	کل انتقالات جو مد پراونشل سے مد امپیریل میں گئے ... ...
۳۲۷۵۰۰۰	خالص انتقالات جو مد امپیریل سے مد پراونشل میں گئے ... ...

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۶] لاہور — ۲۴ جون (مجریہ ۲ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع - یوم جمعہ [جلد ۴۸

پانچواں حصہ

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی پیشگاہ سے ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۲۰ع کو اور جناب معلی القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے یکم مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو منظور ہوا تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۲ - مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع

ایکٹ بمراد اس امر کے کہ جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا تقرری وارث پر اولاد یا پکھودی اشخاص کی طرف سے بدیں وجہ کہ ایسا انتقال یا تقرری وارث رواج کے خلاف ہے اعتراض کرنے کے اختیار کے متعلق قیود عائد کی جائیں۔

تمہید۔ ہر گاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا تقرری وارث پر اولاد یا پکھودی اشخاص کی طرف سے بدیں وجہ اعتراض کرنے کے اختیار کے متعلق بعض قیود عائد کی جائیں کہ ایسا انتقال یا تقرر خلاف رواج ہے۔

اور ہر گاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی پیشگی منظوری زیر دفعہ ۷۹ (۳) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع حاصل ہو گئی ہے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں :—

مختصر نام و وسعت۔

دفعہ ۱—(۱) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ایکٹ (اخلایا ر متعلق اعتراض) رواج پنجاب سنہ ۱۹۲۰ ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ پنجاب میں وسعت پذیر ہوگا۔

تعریفات۔

۲—ایکٹ ہذا میں۔

" انتقال " میں تصفیہ جائداد بزو کی وصیت شامل ہے

" تقرری وارث " میں ہر ایسی تجویز شامل ہے جو رواج کے مطابق عمل میں لائی جائے یا جس کا اس طرح عمل میں لایا جانا بیان کیا گیا ہو۔

ایکٹ کا دائرہ اثر۔

۳—ایکٹ ہذا صرف ایسے انتقالات جائداد غیر منقولہ یا تقرری وارثان پر اطلاق پذیر ہوگا جو ایسے اشخاص کی طرف سے عمل میں آئیں جو ایسے انتقالات یا تقرری کے متعلق رواج کے تابع ہوں۔

مستثنیات۔

۴—ایکٹ ہذا کسی ایسے انتقال یا تقرری وارث پر اعتراض کرنے کے حق پر اثر پذیر نہیں ہوگا جو ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ سے پہلے عمل میں آئی ہو۔

عورتوں کے حقوق۔

۵—ایکٹ ہذا میں مندرجہ کوئی حکم کسی ایسے انتقال یا تقرری وارث پر اطلاق پذیر نہ ہوگا جو کسی عورت کی طرف سے عمل میں آئے۔

انتقالات اور تقرری وارثان کے متعلق اعتراض کرنے کے استحقاق کا محدود کرنا۔

۶—بہ تبعیت احکام دفعہ ۴ اور کسی ایسے امر کے با وجود جو ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۵ میں اس کے برخلاف مندرج ہو کوئی شخص جدی جائداد غیر منقولہ کے کسی انتقال یا ایسی جائداد کے متعلق کسی تقرری وارث پر بدیں بناء اعتراض نہیں کریگا کہ ایسا انتقال یا تقرری خلاف رواج ہے تا وقتیکہ ایسا شخص — انتقال یا تقرری عمل میں لانے والے شخص کے دادا کی اولاد نرینہ صلبی نہ ہو۔

غیر جدی جائداد کا انتقال۔

۷—با وجود کسی ایسے امر کے جو ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۵ میں اس کے برخلاف مندرج ہو کوئی شخص غیر جدی جائداد غیر منقولہ کے کسی انتقال یا ایسی جائداد کے متعلق کسی تقرری وارث پر بدین وجہ اعتراض نہیں کریگا کہ ایسا انتقال یا تقرری خلاف رواج ہے۔

ایکٹ ہائے کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو از پیشگاہ جناب معلے القاب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر منظور ہوچکے ہیں

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب با جلاس کونسل پیشگاہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے ۶—اپریل سنہ ۱۹۲۰ع کو اور پیشگاہ جناب معلے القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر سے ۷ مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو منظور ہوا اور تحریر ہذا کے رو سے اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری (پنجاب) سنہ ۱۹۱۲ع۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری پنجاب سنہ ۱۹۱۲ع کی ترمیم کی جائے۔

لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں :—

دفعہ ۱ —(۱) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ترمیمی ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) ایکٹ ہذا فی الفور نافذ العمل ہوگا

دفعہ ۲— ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳ میں مندرجہ ذیل ایزادی کی جائیگی—یعنی :—

" اصل مزارعہ " سے مراد ایسا مرد ہے جسکو کہاتہ رعیتی کلکٹر نے ابتداً عطا کیا ہو اور اوس میں ایسے مزارعہ کا مرد منتقل الیہ اور ایسا مرد شامل ہے جسکو کلکٹر نے دفعہ ۲۱ کے احکام کے مطابق اوس عورت کا جانشین ہونے کے لئے نامزد کیا ہو جس کو کہاتہ رعیتی ابتداً عطا کیا گیا ہو۔

۳—دفعہ ۲۰ کی جگہہ مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی—یعنی :—"

بہ رعایت شرط دفعہ ۱۴ جب ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کوئی اصل مزارعہ مر جائے تو کہاتہ رعیتی کی وراثت حسب ذیل طریقہ میں پہونچیگی :—

(الف) کسی مزارعہ کی نرینہ اولاد صلبی کو یعنی نرینہ اولاد کو (اصطلاح "نرینہ اولاد صلبی" میں وہ متبنی داخل ہے جسکی تبنیت کی تصدیق کسی رجسٹر شدہ دستاویز کی رو سے ہو گئی ہو)۔

(ب) مزارعہ کی بیوہ کو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائے یا دوسری شادی نہ کر لے یا ایکٹ ہذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق زائل نہ کردے۔

(ج) مزارعہ کی غیر منکوحہ دختروں کو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائیں یا شادی نہ کرلیں یا ایکٹ ہذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق کو زائل نہ کر دیں۔

(د) اون جانشین یا جانشینوں کو جنہیں مزارعہ مندرجہ ذیل اشخاص میں سے بذریعہ رجسٹری شدہ دستاویز کے نامزد کرے یعنی اپنی والدہ و شادی شدہ لڑکی و نواسہ و بہن و بھانجا اور اوس کے خاندان کے نرینہ یکجد اشخاص

(ہ) اوس جانشین یا اون جانشینوں کو جنہیں کلکٹر اشخاص مذکورہ ضمن (د) دفعہ ہذا میں سے نامزد کرے"۔

دفعہ ۴— دفعہ ۲۱ کی بجائے مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی—یعنی —

"جب ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کوئی مرد مزارعہ جو اصلی مزارعہ نہ ہو یا کوئی عورت مزارعہ مر جائے یا شادی یا مکرر شادی کرلے تو کہاتہ رعیتی کی وراثت حسب ذیل اشخاص کو پہونچیگی —

(الف) اوس عورت کی صورت میں جسکو کہاتہ زرعی ابتداً عطا ہوا ہو اوس وارث کو جسے کلکٹر نے ایسی عورت مزارعہ کی اولاد میں سے یا اوس شخص کے قریبی پشتدی اشخاص میں سے نامزد کیا ہو جسکی خدمات کی وجہ سے کہاتہ زرعی عورت مذکور کو عطا ہوا ہو۔

(ب) جملہ دیگر صورتوں میں اوس شخص یا اشخاص کو جو اوس صورت میں وارث ہوتا یا ہوتے جبکہ کہاتہ زرعی وہ زرعی اراضی ہوتی جو اصل مزارعہ نے حاصل کی ہوتی۔

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل جو جناب معلی القاب نواب وائسرائے اور گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے منظور ہوچکے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل پیشگاہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے ۵ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کو بپیشگاہ جناب معلی القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر ۲ مئی سنہ ۱۹۲۰ء کو منظور ہوچکا ہے اور بذریعہ تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۱۹ع

ایکٹ بمراد ترمیم و یکجائی قانون دربارہ میعاد نالشات متعلقہ انتقالات جدی جائداد غیر منقولہ و تقرری وارثان منجانب اون اشخاص کے جو پنجاب میں رواج پر عمل کرتے ہیں۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ اون نالشات کے متعلقہ قانون کو ترمیم و یکجا کیا جائے جو جدی جائداد اور غیر منقولہ کے انتقال و تقرری وارثان کے متعلق اون اشخاص کی طرف سے دائر ہوتے ہیں جو پنجاب میں رواج پر عمل کرتے ہیں۔

اور ہرگاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری زیر دفعہ ۷۹ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع حاصل ہوگئی ہے۔

لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں:—

مختصر نام و وسعت۔	دفعہ ۱ (۱)—جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ میعاد (رواج) پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہ ایکٹ پنجاب میں وسعت پذیر ہوگا۔

تنسیخ۔

دفعہ ۲ ـ ایکٹ میعاد (انتقال جدی اراضی) پنجاب سنہ ۱۹۰۰ء بذریعہ تحریر ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

تعریفات۔

دفعہ ۳ ـ ایکٹ ہذا میں ـ

"انتقال" میں "تصفیہ جائداد بوقت وصیت شامل ہے"

"تقرری وارث" میں "ایسی تبنیت شامل ہے جو رواج کے مطابق عمل میں آئے یا جسکا اسطرح عمل میں لایا جانا بیان کیا جائے۔

مستثنیات۔

دفعہ ۴ ـ ایکٹ ہذا کسی ایسی نالش پر موثر نہیں ہوگا جو ایکٹ ہذا کے نافذالعمل ہونے کی تاریخ پر کسی عدالت میں زیر تجویز ہو۔

اون اقسام کی نالشات کا خارج کرنا جنکی تصریح ایکٹ مذکور میں کی گئی ہے اگر وہ اوس عرصہ میعاد کے گزرنے کے بعد دائر ہوں جو ایکٹ مذکور میں مقرر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۵ ـ بہ تبعیت احکام مندرجہ دفعات ۴ لغایت ۲۵ ـ ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ء اور باوجود کسی ایسے امر کے جو اس کے برخلاف ایکٹ مذکور کے ضمیمہ اول میں درج ہو اوس قسم کی کوئی نالش جسکی تصریح ضمیمہ منسلکہ ایکٹ ہذا میں کی گئی ہے اور جو اوس میعاد کے بعد دائر کی جائے جو اس کے لئے ضمیمہ مذکور میں تجویز کی گئی ہے خارج کردی جائیگی خواہ میعاد کا عذر پیش نہ کیا گیا ہو۔

اون نالشات کے متعلق احکام جن کے لئے مجوزہ میعاد اوس میعاد سے کم ہو جو ایکٹ میعاد ہند یا ایکٹ میعاد پنجاب میں تجویز کی گئی ہے۔

دفعہ ۶ ـ کسی ایسے امر کے باوجود جو دفعہ ہذا میں درج ہو کوئی نالش جسکے واسطے عرصہ میعاد مجوزہ بروئے ایکٹ ہذا اوس عرصہ میعاد سے کم تر ہو جو ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ء یا ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدی اراضی) سنہ ۱۹۰۰ء میں تجویز کیا گیا ہو ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کے ایک سال کے عرصہ کے اندر یا اوس عرصہ میعاد کے اندر جو ایسی نالش کے لئے ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ء یا ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدی اراضی) سنہ ۱۹۰۰ء کی رو سے تجویز کیا گیا ہے (دونوں میں سے جو عرصہ پہلے ختم ہو) دائر ہو سکتی ہے۔

قبضہ کی نالشات کے لئے اوس صورت میں میعاد جبکہ استقرار یہ ڈگری حاصل نہ کی گئی ہو۔

۷ ـ دفعہ ۶ کے احکام کے تابع ـ

(الف) جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی کوئی نالش اس بناء پر دائر نہیں ہو سکیگی کہ ایسی جائداد کا انتقال یا تقرری وارث رواج کے مطابق مدعی پر لازمی نہیں ہے اگر اس امر کے استقرار کی نالش کہ انتقال یا تقرری وارث کی تعمیل اسطرح لازمی نہیں ہے زائد المیعاد ہو الا اوس صورت میں کہ ایسے استقرار کی نالش اوس عرصہ کے اندر دائر ہو دیگئی ہو جو ضمیمہ مذکور میں مقرر کیا گیا ہو۔

(ب) جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی کوئی نالش منجانب مدعی اس بناء پر دائر نہیں ہو سکیگی کہ وہ رواج کے مطابق بطور مقرر شدہ وارث ایسے قبضہ کا مستحق ہے اگر اس امر کے استقرار کی نالش کہ بطور وارث اوسکی مبینہ تقرری رواج کے مطابق جائز طور پر عمل میں آئی تھی زائدالمیعاد ہو ـ الا اوس صورت میں کہ ایسے استقرار کی نالش اوس عرصہ کے اندر دائر کی گئی ہو جو ضمیمہ مذکور میں مقرر کیا گیا ہے۔

استقراریہ ڈگری کا نتیجہ

دفعہ ۸ ـ جب کسی شخص کو استقرار اس امر کے ڈگری مل جائے کہ جدی جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا وارث کی تقرری کی تعمیل رواج کے مطابق اوس پر لازمی نہیں ہے تو ڈگری مذکور اون جملہ اشخاص کے حق میں فائدہ رسان ہوگی جنکو انتقال یا تقرری وارث پر دعوے کرنے کا حق حاصل ہو۔

ضمیمه

قسم نالش	عرصه میعاد	وقت آغاز عرصه میعاد
۱—نالش بمراد استقرار اس امر کے که جدی جائداد غیر منقوله کے انتقال کی تعمیل زرعی رواج کے مطابق انتقال کنندہ کی وفات کے بعد (یا اگر انتقال کنندہ عورت ہو) تو اوس کی وفات یا جائداد میں اوس کے حق کی ضبطی کے بعد مدعی پر لازمی نہیں ہوگی۔	۶ سال	اول—اگر انتقال رجسٹری شدہ دستاویز کی رو سے عمل میں آئے تو ایسی دستاویز کی رجسٹری کی تاریخ سے۔ دوم—اگر انتقال رجسٹری شدہ دستاویز کے ذریعه عمل میں نه آئے — (الف) اگر رجسٹر داخل خارج میں انتقال کے متعلقه اندراج کی تصدیق کسی افسر مال نے زیر ایکٹ معامله زمین پنجاب سنه ۱۸۸۷ع کردی ہو تو ایسے اندراج کی تصدیق کی تاریخ سے۔ (ب) اگر ایسا اندراج تصدیق نه ہوا ہو تو اوس تاریخ سے جس سے منتقل الیه ایسے انتقال کے مطابق منتقل شدہ کل جائداد یا اوس کے کسی حصه کا واقعی قبضه لے۔ (ج) جمله دیگر صورتوں میں اوس تاریخ سے جس سے انتقال کی اطلاع مدعی کو ملے۔
۲—اوس جدی جائداد غیر منقوله کے قبضه کی نالش جو اس بناء پر منتقل کی گئی ہو که رواج کے مطابق انتقال کی تعمیل مدعی پر واجب نہیں ہے :—		
(الف) اگر اوس قسم کی استقراریه ڈگری حاصل نه ہوئی ہو جس کا ذکر اندراج ۱ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	مطابق صدر۔
(ب) اگر ایسی استق[illegible] حاصل کی گئی ہو۔	۳ سال	وہ تاریخ جس پر حق نالش حاصل ہوتا ہو یا وہ تاریخ جس پر استقراریه ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو پچھلی تاریخ ہو)۔

قسم نالش	عرصہ میعاد۔	وقت آغاز عرصہ میعاد
۳۔۔نالش بمراد استقرار اس امر کے کہ وارث کی مبینہ تقرری رواج کے مخالف ہونے یا فی الواقع عمل میں نہ آنے کی وجہ سے ناجائز ہے۔	۶ سال	وہ تاریخ جس پر وارث کی مبینہ تقرری کا مدعی کو علم ہوا ہے
۴۔۔جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی نالش اس بناء پر کہ وارث کی تقرری ناجائز ہے یا بناء کہ وہ درحقیقت عمل میں نہیں آئی —		
(الف) اگر اوس قسم کی استقراریہ ڈگری حاصل نہ ہوئی ہو جس کا ذکر اندراج ۳ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	وہ تاریخ جس پر وارث کی مبینہ تقرری کا مدعی کو علم ہوا ہو
(ب) اگر ایسی استقراریہ ڈگری حاصل ہو۔	۳ سال	وہ تاریخ جس پر حق نالش حاصل ہوتا ہو یا وہ تاریخ جس پر استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو آخری تاریخ ہو)۔
۵۔ نالش بمراد استقرار اس امر کے کہ وارث کی مبینہ تقرری رواج کے مطابق جائز طور پر عمل میں آئی تھی۔	۶ سال	وہ تاریخ جس پر مبینہ مقرر شدہ وارث کے حقوق میں دست اندازی ہو۔
۶۔۔جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی نالش منجانب مدعی بر بناء اس امر کے کہ وہ رواج کے مطابق بطور مقرر شدہ وارث کے قبضہ کا مستحق ہے —		
(الف) اگر اوس قسم کی کوئی استقراریہ ڈگری حاصل نہ ہوئی ہو جسکا ذکر اندراج ۵ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	وہ تاریخ جبکہ ایسے وارث کے طور پر اسکے حقوق میں دست اندازی ہوتی ہو۔
(ب) اگر ایسی استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو۔	۱ سال	تقرری عمل میں لانے والے شخص کی وفات یا (اگر ایسا شخص عورت ہو تو) اس کی وفات کی تاریخ یا جائداد میں اوس کے حق کی ضبطی کی تاریخ یا وہ تاریخ جبکہ استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو آخری تاریخ ہو)۔

دستخط—ای۔ جوزف
رجسٹرار سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

۹۳۶ سی ایس—۲۸۰—۲-۷-۱۹۲۰ء—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۴

تصحیح

پنجاب گورنمنٹ گزٹ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۵ جون (مجریہ ۲ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع حصہ پنجم کے صفحات نمبر ۲۹۵ لغایت ۳۰۱ کی بجائے یہہ صفحات ثبت کرو۔

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۶] لاہور — ۲۴ جون (مجریہ ۲ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

پانچواں حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل جو جناب معلی القاب نواب وائسرائے اور گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے منظور ہو چکے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل پنجاب کا جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے ۵ اپریل سنہ ۱۹۲۰ع کو پیشگاہ جناب معلی القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر ۲ مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو منظور ہو چکا ہے اور بذریعہ تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۱ — مصدرہ سنہ ۱۹۱۹ع

ایکٹ بمراد ترمیم و یکجائی قانون دربارہ میعاد نالشات متعلقہ انتقالات جدی جائداد غیر منقولہ و تقرری وارثان منجانب ان اشخاص کے جو پنجاب میں رواج پر عمل کرتے ہیں۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ان نالشات کے متعلقہ قانون کو ترمیم و یکجا کیا جائے جو جدی جائداد اور غیر منقولہ کے انتقال و تقرری وارثان کے متعلق ان اشخاص کی طرف سے دائر ہوتے ہیں جو پنجاب میں رواج پر عمل کرتے ہیں۔

۱۳۶ پی جی جی۔

اور هرگاہ ایکٹ هذا کو پاس کرلے کی متعلق معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری زیر دفعہ ۷۹ (۲) ایکٹ گورنمنٹ هند سنہ ۱۹۱۵ع حاصل هوگئی هے۔

لہذا بذریعہ تحریر هذا حسب ذیل احکام صادر هوتے هین :—

مختصر نام و وسعت۔

دفعہ ۱ (۱)—جائز هے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ میعاد (رواج) پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جا جائے۔

(۲) یہ ایکٹ پنجاب میں وسعت پذیر هوگا۔

تنسیخ۔

دفعہ ۲—ایکٹ میعاد (انتقال جدی اراضی) پنجاب سنہ ۱۹۰۰ع بذریعہ تحریر هذا منسوخ کیا جاتا هے۔

تعریفات۔

دفعہ ۳—ایکٹ هذا میں—

"انتقال" میں "تصفیہ جائداد بولے وصیت شامل هے"

"تقرری وارث" میں "ایسی تبدیلی شامل هے جو رواج کے مطابق عمل مین آئے یا جسکا اسطرح عمل مین لایا جانا بیان کیا جائے۔

مستثنیات۔

دفعہ ۴—ایکٹ هذا کسی ایسی نالش پر موثر نہین هوگا جو ایکٹ هذا کے نافذالعمل هونے کی تاریخ پر کسی عدالت مین زیر تجویز هو۔

اوس اقسام کي نالشات کا خارج کرنا جنکی تصریح ایکٹ مذکور مین کي گئی هے اگر وہ اوس عرصہ میعاد کے گزرنے کے بعد دائر هون جو ایکٹ مذکور مین مقرر کیا گیا هے۔

دفعہ ۵—بہ تابعیت احکام مندرجہ دفعات ۴ لغایت ۲۵ ایکٹ میعاد هند سنہ ۱۹۰۸ع اور باوجود کسی ایسے امر کے جو اس کے برخلاف ایکٹ مذکور کے ضمیمہ اول مین درج هو اوس قسم کي کوئی نالش جسکی تصریح ضمیمہ منسلکہ ایکٹ هذا مین کي گئي هے اور جو اوس میعاد کے بعد دائر کي جائے جو اس کے لئے ضمیمہ مذکور مین تجویز کي گئی هے خارج کردي جائیگي خواہ میعاد کا عذر پیش نہ کیا گیا هو۔

اون نالشات کے متعلق احکام جن کے لئے مجوزہ میعاد اوس میعاد سے کم هو جو ایکٹ میعاد هند یا ایکٹ میعاد پنجاب مین تجویز کی گئی هے۔

دفعہ ۶—کسي ایسے امر کے باوجود جو دفعہ هذا مین درج هو کوئي نالش جسکے واسطے عرصہ میعاد مجوزہ ہوئے ایکٹ هذا اوس عرصہ میعاد سے کم تر هو جو ایکٹ میعاد هند سنہ ۱۹۰۸ع یا ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدي اراضي) سنہ ۱۹۰۰ع مین تجویز کیا گیا هے ایکٹ هذا کے نفاذ کے بعد کے ایک سال کے عرصہ کے اندر یا اوس عرصہ میعاد کے اندر جو ایسي نالش کے لئے ایکٹ میعاد هند سنہ ۱۹۰۸ع یا ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدي اراضي) سنہ ۱۹۰۰ع کی رو سے تجویز کیا گیا هے (دونون مین سے جو عرصہ پہلے ختم هو) دائر هو سکتي هے

قبضہ کی نالشات کے لئے اوس صورت مین میعاد جبکہ استقرار یہ ڈگري حاصل نہ کی گئی هو۔

۷—دفعہ ۶ کے احکام کے تابع—

(الف) جدي جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کي کوئي نالش اس بناء پر دائر نہین هو سکیگی کہ ایسي جائداد کا انتقال یا تقرري وارث رواج کے مطابق مدعي پر لازمي نہین هے اگر اس امر کے استقرار کي نالش کہ انتقال یا تقرري وارث کي تعمیل اس طرح لازمي نہین هے زائد المیعاد هو الا اوس صورت مین کہ ایسے استقرار کي نالش اوس عرصہ کے اندر دائر کردی گئي هو جو ضمیمہ مذکور مین مقرر کیا گیا هو۔

(ب) جدي جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کي کوئی نالش منجانب مدعی اس بناءپر دائر نہین هو سکیگی کہ وہ رواج کے مطابق بطور مقرر شدہ وارث ایسے قبضہ کا مستحق هے اگر اس امر کے استقرار کي نالش کہ بطور وارث اوسکي مبینہ تقرري رواج کے مطابق جائز طور پر عمل مین آئي تہی زائد المیعاد هو۔ الا اوس صورت مین کہ ایسے استقرار کی نالش اوس عرصہ کے اندر دائر کی گئي هو جو ضمیمہ مذکور مین مقرر کیا گیا هے۔

استقراریہ ڈگري کا فائدہ۔

دفعہ ۸—جب کسي شخص کو باستقرار اس امر کے ڈگري مل جائے کہ جدی جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا وارث کي تقرري کي تعمیل رواج کے مطابق اوس پر لازمي نہین هے تو ڈگری مذکور اون جملہ اشخاص کے حق مین فائدہ رسان هوگي جنکو انتقال یا تقرري وارث پر دعوے کرنے کا حق حاصل هو۔

ضمیمہ

قسم نالش	عرصہ میعاد۔	وقت آغاز عرصہ میعاد
۱۔ نالش بدیں استقرار اس امر کے کہ جدی جائداد غیر منقولہ کے انتقال کی تعمیل (جو رواج کے مطابق انتقال کنندہ کی وفات کے بعد (یا اگر انتقال کنندہ عورت ہو) تو اوس کی وفات یا جائداد میں اوس کے حق کی ضبطی کے بعد مدعی پر لازم نہیں ہوگی۔	۶ سال	اول — اگر انتقال رجسٹری شدہ دستاویز کی رو سے عمل میں آیا ہو تو ایسے دستاویز کی رجسٹری کی تاریخ سے۔ دوم — اگر انتقال رجسٹری شدہ دستاویز کے ذریعہ عمل میں نہ آئے — (الف) اگر رجسٹر داخل خارج میں انتقال کے متعلقہ اندراج کی تصدیق کسی افسر مال نے زیر ایکٹ معاملہ زمین پنجاب سنہ ۱۸۸۷ء کردی ہو تو ایسے اندراج کی تصدیق کی تاریخ سے۔ (ب) اگر ایسا اندراج تصدیق نہ ہوا ہو تو اوس تاریخ سے جس سے منتقل الیہ ایسے انتقال کے مطابق منتقل شدہ کل جائداد یا اوس کے کسی حصہ کا واقعی قبضہ لے۔ (ج) جملہ دیگر صورتوں میں اوس تاریخ سے جس سے انتقال کی اطلاع مدعی کو ملے۔
۲۔ اوس جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی نالش جو اس بناء پر منتقل کی گئی ہو کہ رواج کے مطابق انتقال کی تعمیل مدعی پر واجب نہیں ہے:—		
(الف) اگر اوس قسم کی استقراریہ ڈگری حاصل نہ ہوئی ہو جس کا ذکر اندراج ۱ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	مطابق صدر۔ /
(ب) اگر ایسی استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو۔	۳ سال	وہ تاریخ جس پر حق نالش حاصل ہوتا ہو یا وہ تاریخ جس پر استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو آخری تاریخ ہو)۔

قسم نالش	عرصہ میعاد ۔	وقت آغاز عرصہ میعاد
۳- نالش بمراد استقرار اس امر کے کہ وارث کی مبینہ تقرری رواج کے مخالف ہونے یا فی الواقع عمل میں نہ آنے کی وجہ سے ناجائز ہے۔	۶ سال	وہ تاریخ جس پر وارث کی مبینہ تقرری کا مدعی کو علم ہوا ہو۔
۴- جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی نالش اس بناء پر کہ وارث کی تقرری ناجائز ہے یا یہ کہ وہ درحقیقت عمل میں نہیں آئی —		
(الف) اگر اوس قسم کی استقراریہ ڈگری حاصل نہ ہوئی ہو جس کا ذکر اندراج ۳ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	وہ تاریخ جس پر وارث کی مبینہ تقرری کا مدعی کو علم ہوا ہو۔
(ب) اگر ایسی استقراریہ ڈگری حاصل ہو۔	۳ سال	وہ تاریخ جس پر حق نالش حاصل ہوتا ہو یا وہ تاریخ جس پر استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو آخری تاریخ ہو)۔
۵- نالش بمراد استقرار اس امر کے کہ وارث کی مبینہ تقرری رواج کے مطابق جائز طور پر عمل میں آئی تھی۔	۶ سال	وہ تاریخ جس پر مبینہ مقرر شدہ وارث کے حقوق میں دست اندازی ہو۔
۶- جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی نالش منجانب مدعی بر بناء اس امر کے کہ وہ رواج کے مطابق بطور مقرر شدہ وارث کے قبضہ کا مستحق ہے —		
(الف) اگر اوس قسم کی کوئی استقراریہ ڈگری حاصل نہ ہوئی ہو جسکا ذکر اندراج ۵ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	وہ تاریخ جبکہ ایسے وارث کے طور پر اسکے حقوق میں دست اندازی ہوتی ہو۔
(ب) اگر ایسی استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو۔	۱ سال	تقرری عمل میں لانے والے شخص کی وفات یا (اگر ایسا شخص عورت ہو تو) اس کی وفات کی تاریخ یا جائداد میں اوس کے حق کی ضبطی کی تاریخ یا وہ تاریخ جبکہ استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو آخری تاریخ ہو)۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اجلاس کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی پیشگاہ سے ۲۔اپریل سنہ ۱۹۲۰ع کو اور جناب معلے القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے یکم مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو منظور ہوا تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۲ مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع

ایکٹ بابت اس امر کے کہ جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا تقرری وارث پر اولاد یا پسماندگان اشخاص کی طرف بدیں وجہ کہ ایسا انتقال یا تقرری وارث رواج کے خلاف ہے اعتراض کرنے کے اختیار کے متعلق قیود عائد کی جائیں۔

تمہید۔

ہر گاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا تقرری وارث پر اولاد یا پسماندگان اشخاص کی طرف سے بدیں وجہ اعتراض کرنے کے اختیار کے متعلق بعض قیود عائد کی جائیں کہ ایسا انتقال یا تقرری خلاف رواج ہے۔

اور ہر گاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی پیشگی منظوری زیر دفعہ ۷۹ (۳) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع حاصل ہو گئی ہے۔لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں:—

مختصر نام و وسعت۔

دفعہ ۱—(۱) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ایکٹ (انتقال و متعلق اعتراض) رواج پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہ پنجاب میں وسعت پذیر ہوگا۔

تعریفات۔

۲—ایکٹ ہذا میں

"انتقال" میں تصفیہ جائداد بذریعہ وصیت شامل ہے

"تقرری وارث" میں ہر ایسی تبنیت شامل ہے جو رواج کے مطابق عمل میں لائی جائے یا جس کا اس طرح عمل میں لایا جانا بیان کیا گیا ہو۔

ایکٹ کا دائرہ اثر۔

۳—ایکٹ ہذا صرف ایسے انتقالات جائداد غیر منقولہ یا تقرری وارثان پر اطلاق پذیر ہوگا جو ایسے اشخاص کی طرف سے عمل میں آئیں جو ایسے انتقالات یا تقرری کے متعلق رواج کے تابع ہیں۔

مستثنیات۔

۴—ایکٹ ہذا کسی ایسے انتقال یا تقرری وارث پر اعتراض کرنے کے حق پر اثر پذیر نہیں ہوگا جو ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ سے پہلے عمل میں آگیا ہو۔

عورتوں کے حقوق۔

۵—ایکٹ ہذا میں مندرجہ کوئی حکم کسی ایسے انتقال یا تقرری وارث پر اطلاق پذیر نہیں ہوگا جو کسی عورت کی طرف سے عمل میں آئے۔

انتقالات اور تقرری وارثان کے متعلق اعتراض کرنے کے استحقاق کا محدود کرنا۔

۶—بہ تبعیت احکام دفعہ ۴ اور کسی ایسے امر کے باوجود جو ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۵ میں اس کے برخلاف مندرج ہو کوئی شخص جائداد غیر منقولہ کے کسی انتقال یا ایسی جائداد کے متعلق کسی تقرری وارث پر بدیں بناء اعتراض نہیں کریگا کہ ایسا انتقال یا تقرری خلاف رواج ہے تاوقتیکہ ایسا شخص—انتقال یا تقرری عمل میں لانے والے شخص کے دادا کے دادا کی نرینہ اولاد صلبی نہ ہو۔

غیر جدی جائداد کا انتقال۔

۷ باوجود کسی ایسے امر کے جو ایکٹ قانون پنجاب سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۵ میں امر کے برخلاف مندرج ہو کوئی شخص غیر جدی جائداد غیر منقولہ کے کسی انتقال یا ایسی جائداد کے متعلق کسی تقرری ورثہ پر بدیں وجہ اعتراض نہیں کریگا کہ ایسا انتقال یا تقرری خلاف رواج ہے۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغۂ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل پیشگاہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے ۶-اپریل سنہ ۱۹۲۰ع کو اور پیشگاہ جناب معلی القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر سے ۷ مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو منظور ہوا اور بذریعہ ہذا سرکار سے اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری (پنجاب) سنہ ۱۹۱۲ع۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری پنجاب سنہ ۱۹۱۲ع کی ترمیم کی جائے۔

لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں :—

دفعہ ۱—(۱) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ترمیمی ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) ایکٹ ہذا فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

دفعہ ۲— ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳ میں مندرجہ ذیل ایزادی کی جائیگی۔ یعنی :—

" اصل مزارعہ " سے مراد ایسا مرد ہے جسکو کہانہ رعیتی کلکٹر نے ابتداً عطا کیا ہو اور اوس میں ایسے مزارعہ کا مرد منتقل الیہ اور ایسا مرد شامل ہے جسکو کلکٹر نے دفعہ ۲۱ کے احکام کے مطابق اوس عورت کا جانشین ہونے کے لئے نامزد کیا ہو جس کو کہانہ رعیتی ابتداً عطا کیا گیا ہو۔

۳— دفعہ ۲۰ کی جگہہ مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی۔ یعنی :—

" بہ تعمیل شرط دفعہ ۱۴ جب ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کوئی اصل مزارعہ مرجائیگا تو کہانہ رعیتی کی وراثت حسب ذیل طریقہ میں پہونچیگی :—

(الف) کسی مزارعہ کی نرینہ اولاد صلبی یا بعدہ نرینہ اولاد کو (اصطلاح " نرینہ اولاد صلبی " میں وہ متبنی داخل ہے جسکی تبنیت کی تصدیق کسی رجسٹر شدہ دستاویز کی رو سے ہو گئی ہو)۔

(ب) مزارعہ کی بیوہ کو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائے یا دوسری شادی نہ کر لے یا ایکٹ ہذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق زائل نہ کردے۔

(ج) مزارعہ کی غیر منکوحہ لڑکیوں کو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائیں یا شادی نہ کرلیں یا ایکٹ ہذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق کو زائل نہ کر دیں۔

(د) اون جانشین یا جانشینوں کو جنہیں مزارعہ مندرجہ ذیل اشخاص میں سے بذریعہ رجسٹری شدہ دستاویز کے نامزد کرے یعنی ایسی والدہ و شادی شدہ لڑکی و نواسہ و بہن و بھانجا اور اوس کے خاندان کے نرینہ پکھوری اشخاص۔

(ہ) اوس جانشین یا اون جانشینوں کو جنہیں کلکٹر اشخاص مذکورہ ضمن (د) دفعہ ہذا میں سے نامزد کرے"۔

دفعہ ۴ دفعہ ۲۱ کی بجائے مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی یعنی —

"جب ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کوئی مرد مزارعہ جو اصلی مزارعہ نہ ہو یا کوئی عورت مزارعہ جو مالک یا شادی یا مکرر شادی کرلے تو کہانہ رعیتی کی وراثت حسب ذیل اشخاص کو پہونچیگی —

(الف) اوس عورت کی صورت میں جسکو کہانہ رعیتی ابتدأ عطا ہوا ہو اوس وارث کو جسے کلکٹر نے ایسی عورت مزارعہ کی اولاد میں سے یا اوس شخص کے نرینہ پکھوری اشخاص میں سے نامزد کیا ہو جسکی خدمات کی وجہ سے کہانہ رعیتی عورت مذکور کو عطا ہوا ہو۔

(ب) جملہ دیگر صورتوں میں اوس شخص یا اشخاص کو جو اوس صورت میں وارث ہوتا یا ہوتے جبکہ کہانہ رعیتی وہ زرعی اراضی ہوتی جو اصل مزارعہ نے حاصل کی ہوتی۔

دستخط — ای۔ جوزف
ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۷] لاہور — ۲ جولائی (مطبوعہ ۹ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع - یوم جمعہ [جلد ۴۸

پانچواں حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل جو جناب معلے القاب نواب وائسرائے اور گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے منظور ہوچکے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل پیشگاہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے ۵ - اپریل سنہ ۱۹۲۰ع کو پیشگاہ جناب معلے القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر ۲ مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو منظور ہوچکا ہے اور بذریعہ تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۱ - مصدرہ سنہ ۱۹۱۹ع

ایکٹ بمراد ترمیم و یکجائی قانون دربارہ میعاد نالشات متعلقہ انتقالات جدی جائداد غیر منقولہ و تقرری وارثان منجانب ان اشخاص کے جو پنجاب میں رواج پر عمل کرتے ہیں۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ان نالشات کے متعلقہ قانون کو ترمیم و یکجا کیا جائے جو جدی جائداد اور غیر منقولہ کے انتقال و تقرری وارثان کے متعلق ان اشخاص کی طرف سے دائر ہوتے ہیں جو پنجاب میں رواج پر عمل کرتے ہیں۔

اور ہرگاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری زیر دفعہ ۷۹ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع حاصل ہوگئی ہے۔

لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں :—

مختصر نام و وسعت۔

دفعہ ۱ (۱)—جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ میعاد (رواج) پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جا جائے۔

(۲) یہ ایکٹ پنجاب میں وسعت پذیر ہوگا۔

تنسیخ۔

دفعہ ۲—ایکٹ میعاد (انتقال جدی اراضی) پنجاب سنہ ۱۹۰۰ع بذریعہ تحریر ہذا منسوخ کیا جاتا ہے

تعریفات۔

دفعہ ۳—ایکٹ ہذا میں—

"انتقال" میں "تصفیہ جائدادبو لے وصیت شامل ہے"

"تقرری وارث" میں "ایسی تبنیت شامل ہے جو رواج کے مطابق عمل میں آئے یا جسکا اسطرح عمل میں آیا جانا بیان کیا جائے۔

مستثنیات۔

دفعہ ۴—ایکٹ ہذا کسی ایسی نالش پر موثر نہیں ہوگا جو ایکٹ ہذا کے نافذالعمل ہونے کی تاریخ پر کسی عدالت میں زیر تجویز ہو۔

اون اقسام کی نالشات کا خارج کرنا جنکی تصریح ایکٹ مذکور میں کی گئی ہے اگر وہ اوس عرصہ میعاد کے گزرنے کے بعد دائر ہوں جو ایکٹ مذکور میں مقرر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۵—بہ تبعیت احکام مندرجہ دفعات ۴ لغایت ۲۵ ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع اور باوجود کسی ایسے امر کے جو اس کے برخلاف ایکٹ مذکور کے ضمیمہ اول میں درج ہو اوس قسم کی کوئی نالش جسکی تصریح ضمیمہ منسلکہ ایکٹ ہذا میں کی گئی ہے اور جو اوس میعاد کے بعد دائر کی جائے جو اس کے لئے ضمیمہ مذکور میں تجویز کی گئی ہے خارج کردی جائیگی" خواہ میعاد کا عذر پیش نہ کیا گیا ہو۔

اون نالشات کے متعلق احکام جن کے لئے مجوزہ میعاد اوس میعاد سے کم ہو جو ایکٹ میعاد ہند یا ایکٹ میعاد پنجاب میں تجویز کی گئی ہے۔

دفعہ ۶—کسی ایسے امر کے باوجود جو دفعہ ہذا میں درج ہو کوئی نالش جسکے واسطے عرصہ میعاد مجوزہ بروئے ایکٹ ہذا اوس عرصہ میعاد سے کمتر ہو جو ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع یا ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدی اراضی) سنہ ۱۹۰۰ع میں تجویز کیا گیا ہو، ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کے ایک سال کے عرصہ کے اندر یا اوس عرصہ میعاد کے اندر جو ایسی نالش کے لئے ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع یا ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدی اراضی) سنہ ۱۹۰۰ع کی رو سے تجویز کیا گیا ہے (دونوں میں سے جو عرصہ پہلے ختم ہو) دائر ہو سکتی ہے

قبضہ کی نالشات کے لئے اوس صورت میں میعاد جبکہ استقراریہ ڈگری حاصل نہ کی گئی ہو۔

۷—دفعہ ۶ کے احکام کے تابع—

(الف) جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی کوئی نالش اس بناء پر دائر نہیں ہو سکیگی کہ ایسی جائداد کا انتقال یا تقرری وارث رواج کے مطابق مدعی پر لازمی نہیں ہے اگر اس امر کے استقرار کی نالش کہ انتقال یا تقرری وارث کی تعمیل اس طرح لازمی نہیں ہے زائد المیعاد ہو الا اوس صورت میں کہ ایسے استقرار کی نالش اوس عرصہ کے اندر دائر کیگئی ہو جو ضمیمہ مذکور میں مقرر کیا گیا ہو۔

(ب) جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی کوئی نالش منجانب مدعی اس بناء پر دائر نہیں ہو سکیگی کہ وہ رواج کے مطابق بطور مقرر شدہ وارث ایسے قبضہ کا مستحق ہے اگر اس امر کے استقرار کی نالش کہ بطور وارث اوسکی مبینہ تقرری رواج کے مطابق جائز طور پر عمل میں آئی تھی زائدالمیعاد ہو۔ الا اوس صورت میں کہ ایسے استقرار کی نالش اوس عرصہ کے اندر دائر کی گئی ہو جو ضمیمہ مذکورہ میں مقرر کیا گیا ہے۔

استقراریہ ڈگری کا فائدہ۔

دفعہ ۸—جب کسی شخص کو باستقرار اس امر کے ڈگری مل جائے کہ جدی جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا وارث کی تقرری کی تعمیل رواج کے مطابق اوس پر لازمی نہیں ہے تو ڈگری مذکور اون جملہ اشخاص کے حق میں فائدہ رسان ہوگی جنکو انتقال یا تقرری وارث پر دعوے کرنے کا حق حاصل ہو۔

ضمیمہ

قسم نالش	عرصہ میعاد۔	وقت آغاز عرصہ میعاد
۱—نالش بدیں استقرار اس امر کے کہ جدی جائداد غیر منقولہ کے انتقال کی تعمیل (رسمی رواج کے مطابق انتقال کنندہ کی وفات کے بعد (یا اگر انتقال کنندہ عورت ہو) تو اوس کی وفات یا جائداد میں اوس کے حق کی ضبطی کے بعد مدعی پر لازم نہیں ہوگی۔	۶ سال	اول—اگر انتقال رجسٹری شدہ دستاویز کی رو سے عمل میں آیا ہو تو ایسی دستاویز کی رجسٹری کی تاریخ سے۔ دوم—اگر انتقال رجسٹری شدہ دستاویز کے ذریعہ عمل میں نہ آیا ہو — (الف) اگر رجسٹر داخل خارج میں انتقال کے متعلقہ اندراج کی تصدیق کسی افسر مال نے زیر ایکٹ معاملہ زمین پنجاب سنہ ۱۸۸۷ء کردی ہو تو ایسے اندراج کی تصدیق کی تاریخ سے۔ (ب) اگر ایسا اندراج تصدیق نہ ہوا ہو تو اوس تاریخ سے جس سے منتقل الیہ ایسے انتقال کے مطابق منتقل شدہ کل جائداد یا اوس کے کسی حصہ کا واقعی قبضہ لے۔ (ج) جملہ دیگر صورتوں میں اوس تاریخ سے جس سے انتقال کی اطلاع مدعی کو ملے۔
۲—اوس جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی نالش جو اس بناء پر منتقل کی گئی ہو کہ رواج کے مطابق انتقال کی تعمیل مدعی پر واجب نہیں ہے :—		
(الف) اگر اوس قسم کی استقراریہ ڈگری حاصل نہ ہوئی ہو جس کا ذکر اندراج ۱ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	مطابق صدر۔
(ب) اگر ایسی استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو۔	۳ سال	وہ تاریخ جس پر حق نالش حاصل ہوتا ہو یا وہ تاریخ جس پر استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو آخری تاریخ ہو)۔

قسم نالش	عرصه میعاد	وقت آغاز عرصه میعاد
۳ـــ نالش بمراد استقرار اس امر کے که وارث کی مبینه تقرری رواج کے خلاف ہونے یا فی الواقع عمل میں نه آنے کی وجه سے ناجائز ہے۔	۶ سال	وه تاریخ جس پر وارث کی مبینه تقرری کا مدعی کو علم ہوا ہو۔
۴ـــ جدی جائداد غیر منقوله کے قبضه کی نالش اس بناء پر که وارث کی تقرری ناجائز ہے یا یه که وه درحقیقت عمل میں نہیں آئی ـــ (الف) اگر اوس قسم کی استقراریه ڈگری حاصل نه ہوئی ہو جس کا ذکر اندراج ۳ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	وه تاریخ جس پر وارث کی مبینه تقرری کا مدعی کو علم ہوا ہو۔
(ب) اگر ایسی استقراریه ڈگری حاصل ہو۔	۳ سال	وه تاریخ جس پر حق نالش حاصل ہوتا ہو یا وه تاریخ جس پر استقراریه ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو آخری تاریخ ہو)۔
۵ـــ نالش بمراد استقرار اس امر کے که وارث کی مبینه تقرری رواج کے مطابق جائز طور پر عمل میں آئی تھی۔	۶ سال	وه تاریخ جس پر مبینه مقرر شده وارث کے حقوق میں دست اندازی ہو۔
۶ـــ جدی جائداد غیر منقوله کے قبضه کی نالش منجانب مدعی بر بناء اس امر کے که وه رواج کے مطابق بطور مقرر شده وارث کے قبضه کا مستحق ہے ـــ (الف) اگر اوس قسم کی کوئی استقراریه ڈگری حاصل نه ہوئی ہو جسکا ذکر اندراج ۵ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	وه تاریخ جبکه ایسے وارث کے طور پر اسکے حقوق میں دست اندازی ہوتی ہو۔
(ب) اگر ایسی استقراریه ڈگری حاصل کی گئی ہو۔	۱ سال	تقرری عمل میں لانے والے شخص کی وفات یا (اگر ایسا شخص عورت ہو تو) اس کی وفات کی تاریخ یا جائداد میں اوس کے حق کی ضبطی کی تاریخ یا وه تاریخ جبکه استقراریه ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو آخری تاریخ ہو)۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب اجلاس کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی پیشگاہ سے ۲۔اپریل سنہ ۱۹۲۰ع کو اور جناب معلی القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے یکم مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو منظور ہوا تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۲ مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع

ایکٹ بمراد اس امر کے کہ جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا تقرری وارث پر اولاد یا بعض دیگر اشخاص کی طرف سے بدیں وجہ کہ ایسا انتقال یا تقرری وارث رواج کے خلاف ہے اعتراض کرنے کے اختیار کے متعلق قیود عائد کی جائیں۔

تمہید۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا تقرری وارث پر اولاد یا بعض دیگر اشخاص کی طرف سے بدیں وجہ اعتراض کرنے کے اختیار کے متعلق بعض قیود عائد کی جائیں کہ ایسا انتقال یا تقرر خلاف رواج ہے۔

اور ہرگاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی پیشگی منظوری زیر دفعہ ۷۹ (۳) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع حاصل ہوگئی ہے۔لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں:—

مختصر نام و وسعت۔

دفعہ ۱—(۱) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ایکٹ (اختیار متعلق اعتراض) رواج پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ پنجاب میں وسعت پذیر ہوگا۔

تعریفات۔

۲—ایکٹ ہذا میں۔

"انتقال" میں تصفیہ جائداد بروئے وصیت شامل ہے

"تقرری وارث" میں ہر ایسی تبنیت شامل ہے جو رواج کے مطابق عمل میں لائی جائے یا جس کا اس طرح عمل میں لایا جانا بیان کیا گیا ہو۔

ایکٹ کا دائرہ اثر۔

۳—ایکٹ ہذا صرف ایسے انتقالات جائداد غیر منقولہ یا تقرری وارثان پر اطلاق پذیر ہوگا جو ایسے اشخاص کی طرف سے عمل میں آئیں جو ایسے انتقالات یا تقرریوں کے متعلق رواج کے تابع ہوں۔

مستثنیات۔

۴—ایکٹ ہذا کسی ایسے انتقال یا تقرری وارث پر اعتراض کرنے کے حق پر اثر پذیر نہیں ہوگا جو ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ سے پہلے عمل میں آگیا ہو۔

عورتوں کے حقوق۔

۵—ایکٹ ہذا میں مندرجہ کوئی حکم کسی ایسے انتقال یا تقرری وارث پر اطلاق پذیر نہیں ہوگا جو کسی عورت کی طرف سے عمل میں آئے۔

انتقالات اور تقرری وارثان کے متعلق اعتراض کرنے کے استحقاق کا محدود کرنا۔

۶—بہ تبعیت احکام دفعہ ۴ اور کسی ایسے امر کے باوجود جو ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۵ میں اس کے برخلاف مندرج ہو کوئی شخص جب جائداد غیر منقولہ کے کسی انتقال یا ایسی جائداد کے متعلق کسی تقرری وارث پر بدیں وجہ اعتراض نہیں کریگا کہ ایسا انتقال یا تقرری خلاف رواج ہے تا وقتیکہ ایسا شخص— انتقال یا تقرری عمل میں لانے والے شخص کے دادا کے دادا کی نرینہ اولاد میں سے نہ ہو۔

۷ باوجود کسی ایسے امر کے جو ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۵ میں امر کے برخلاف مندرج ہو کوئی شخص غیر جدی جائداد غیر منقولہ کے کسی انتقال یا ایسی جائداد کے متعلق کسی تقرری وارث پر بدیں وجہ اعتراض نہیں کریگا کہ ایسا انتقال یا تقرری خلاف رواج ہے۔

غیر جدی جائداد کا انتقال۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغۂ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب آنریبل لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل پیشگاہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے ۶ اپریل سنہ ۱۹۲۰ع کو اور پیشگاہ جناب معلی القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر سے ۷ مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو منظور ہوا اور تحریر ہذا کے ذریعہ سے اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری (پنجاب) سنہ ۱۹۱۲ع۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری پنجاب سنہ ۱۹۱۲ع کی ترمیم کی جائے۔

لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں :—

دفعہ ۱—(۱) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ترمیمی ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) ایکٹ ہذا فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

دفعہ ۲— ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳ میں مندرجہ ذیل ایزادی کی جائیگی- یعنی :—

"اصل مزارعہ" سے مراد ایسا مرد ہے جسکو کہاتہ رعیتی کلکٹر نے ابتداً عطا کیا ہو اور اوس میں ایسے مزارعہ کا مرد منتقل الیہ اور ایسا مرد شامل ہے جسکو کلکٹر نے دفعہ ۲۱ کے احکام کے مطابق اوس عورت کا جانشین ہونے کے لئے نامزد کیا ہو جس کو کہاتہ رعیتی ابتداً عطا کیا گیا ہو۔

۳—دفعہ ۲۰ کی جگہہ مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی- یعنی :—

"بہ تعمیل شرط دفعہ ۱۴ جب ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کوئی اصل مزارعہ مرجائے تو کہاتہ رعیتی کی وراثت حسب ذیل طریقہ میں پہونچیگی :—

(الف) کسی مزارعہ کی نرینہ اولاد صلبی پر بعد نرینہ اولاد کو (اصطلاح "نرینہ اولاد صلبی" میں وہ متبنی داخل ہے جسکی تبنیت کی تصدیق کسی رجسٹر شدہ دستاویز کی رو سے ہو گئی ہو)۔

(ب) مزارعہ کی بیوہ کو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائے یا دوسری شادی نہ کر لے یا ایکٹ ہذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق زائل نہ کر دے۔

(ج) مزارعہ کی غیر منکوحہ لڑکیوں کو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائیں یا شادی نہ کرلیں یا ایکٹ ہذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق کو زائل نہ کر دیں۔

(د) اون جانشین یا جانشینان کو جنہیں مزارعہ مندرجہ ذیل اشخاص میں سے بذریعہ رجسٹری شدہ دستاویز کے نامزد کرے یعنی اپنی والدہ و شادی شدہ لڑکی و نواسہ و بہن و بھانجا اور اوس کے خاندان کے نزدیکی [illegible] اشخاص۔

(ہ) اوس جانشین یا اون جانشینان کو جنہیں کلکٹر اشخاص مذکورہ ضمن (د) دفعہ ہذا میں سے نامزد کرے"۔

دفعہ ۴- دفعہ ۲۱ کی بجائے مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جاویگی یعنی —

" جب ایکٹ ہذا کے اغاز کے بعد کوئی مرد مزارعہ جو اصلی مزارعہ نہ ہو یا کوئی عورت مزارعہ جو مر جائے یا شادی یا مکرر شادی کر لے تو کہانہ رعیتی کی وراثت حسب ذیل اشخاص کو پہونچیگی —

(الف) اوس عورت کی صورت میں جسکو کہانہ رعیتی ابتداً عطا ہوا ہو اوس وارث کو جسے کلکٹر نے ایسی عورت مزارعہ کی اولاد میں سے یا اوس شخص کے نزدیکی [illegible] اشخاص میں سے نامزد کیا ہو جسکی خدمات کی وجہ سے کہانہ رعیتی عورت مذکور کو عطا ہوا ہو۔

(ب) جملہ دیگر صورتوں میں اوس شخص یا اشخاص کو جو اوس صورت میں وارث ہوتا یا ہوتے جبکہ کہانہ رعیتی وہ زرعی اراضی ہوتی جو اصل مزارعہ نے حاصل کی ہوتی۔

دستخط — ای۔ جوزف
ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

۶۷۵ سی ایس — ۳۸۰ — ۹-۷-۱۹۲۰ ع — سول سیکریٹریٹ پریس

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۸] لاہور — ۹ جولائی (مجریہ ۱۶ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ء — یوم جمعہ [جلد ۴۸

پانچواں حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل جو جناب معلے القاب نواب وائسرائے اور گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے منظور ہوچکے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل پنجاب کا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے ۵ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کو پیشگاہ جناب معلی القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر نے ۲ مئی سنہ ۱۹۲۰ء کو منظور ہوچکا ہے اور بذریعہ تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۹ء

ایکٹ بمراد ترمیم و یکجائی قانون دربارہ میعاد نالشات متعلقہ انتقالات جدی جائداد غیر منقولہ و تقرری وارثان منجانب ان اشخاص کے جو پنجاب میں رواج پر عمل کرتے ہیں۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ان نالشات کے متعلقہ قانون کو ترمیم و یکجا کیا جائے جو جدی جائداد اور غیر منقولہ کے انتقال و تقرری وارثان کے متعلق ان اشخاص کی طرف سے دائر ہوتے ہیں جو پنجاب میں رواج پر عمل کرتے ہیں۔۔

۷۱۷ پی جی جی۔

اور ہوگاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری زیر دفعہ ۷۹ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع حاصل ہوگئی ہے۔

لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہین :—

مختصر نام و وسعت۔

دفعہ ۱ (۱)—جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ میعاد (رواج) پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جا جائے۔

(۲) یہ ایکٹ پنجاب مین وسعت پذیر ہوگا۔

تنسیخ۔

دفعہ ۲—ایکٹ میعاد (انتقال جدی اراضی) پنجاب سنہ ۱۹۰۰ع بذریعہ تحریر ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

تعریفات۔

دفعہ ۳ - ایکٹ ہذا مین -

"انتقال" مین "تصفیہ جائداد بوقت وصیت شامل ہے"

"تقرری وارث" مین "ایسی تبدیلی شامل ہے جو رواج کے مطابق عمل مین آئے یا جسکا اسطرح عمل مین لایا جانا بیان کیا جائے۔

مستثنیات۔

دفعہ ۴—ایکٹ ہذا کسی ایسی نالش پر موثر نہین ہوگا جو ایکٹ ہذا کے نافذالعمل ہونے کی تاریخ پر کسی عدالت مین زیر تجویز ہو۔

اون اقسام کی نالشات کا خارج کرنا جنکی تصریح ایکٹ مذکور مین کی گئی ہے اگر وہ اوس عرصہ میعاد کے گزرنے کے بعد دائر ہون جو ایکٹ مذکور مین مقرر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۵—بہ تبعیت احکام مندرجہ دفعات ۴ لغایت ۲۵ ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع اور باوجود کسی ایسے امر کے جو اس کے برخلاف ایکٹ مذکور کے ضمیمہ اول مین درج ہو اوس قسم کی کوئی نالش جسکی تصریح ضمیمہ منسلکہ ایکٹ ہذا مین کی گئی ہے اور جو اوس میعاد کے بعد دائر کی جائے جو اس کے لئے ضمیمہ مذکور مین تجویز کی گئی ہے خارج کردی جائیگی خواہ میعاد کا عذر پیش نہ کیا گیا ہو۔

اون نالشات کے متعلق احکام جن کے لئے مجوزہ میعاد اوس میعاد سے کم ہو جو ایکٹ میعاد ہند یا ایکٹ میعاد پنجاب مین تجویز کی گئی ہے۔

دفعہ ۶—کسی ایسے امر کے باوجود جو دفعہ ہذا مین درج ہو کوئی نالش جسکے واسطے عرصہ میعاد مجوزہ بروئے ایکٹ ہذا اوس عرصہ میعاد سے کم تر ہو جو ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع یا ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدی اراضی) سنہ ۱۹۰۰ع مین تجویز کیا گیا ہو ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کے ایک سال کے عرصہ کے اندر یا اوس عرصہ میعاد کے اندر جو ایسی نالش کے لئے ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع یا ایکٹ میعاد پنجاب (انتقال جدی اراضی) سنہ ۱۹۰۰ع کی رو سے تجویز کیا گیا ہے (دونون مین سے جو عرصہ پہلے ختم ہو) دائر ہو سکتی ہے۔

قبضہ کی نالشات کے لئے اوس صورت مین میعاد جبکہ استقرار یہ ڈگری حاصل نہ کی گئی ہو۔

۷—دفعہ ۶ کے احکام کے تابع—

(الف) جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی کوئی نالش اس بناء پر دائر نہین ہو سکیگی کہ ایسی جائداد کا انتقال یا تقرری وارث رواج کے مطابق مدعی پر لازمی نہین ہے اگر اس امر کے استقرار کی نالش کہ انتقال یا تقرری وارث کی تعمیل اسطرح لازمی نہین ہے زائد المیعاد ہو الا اوس صورت مین کہ ایسے استقرار کی نالش اوس عرصہ کے اندر دائر کردیگئی ہو جو ضمیمہ مذکور مین مقرر کیا گیا ہو۔

(ب) جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی کوئی نالش منجانب مدعی اس بناء پر دائر نہین ہو سکیگی کہ وہ رواج کے مطابق بطور مقرر شدہ وارث ایسے قبضہ کا مستحق ہے اگر اس امر کے استقرار کی نالش کہ بطور وارث اوسکی مبینہ تقرری رواج کے مطابق جائز طور پر عمل مین آئی تھی زائدالمیعاد ہو الا اوس صورت مین کہ ایسے استقرار کی نالش اوس عرصہ کے اندر دائر کی گئی ہو جو ضمیمہ مذکور مین مقرر کیا گیا ہے۔

استقراریہ ڈگری کا فائدہ۔

دفعہ ۸— جب کسی شخص کو باستقرار اس امر کے ڈگری مل جائے کہ جدی جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا وارث کی تقرری کی تعمیل رواج کے مطابق اوس پر لازمی نہین ہے تو ڈگری مذکور اون جملہ اشخاص کے حق مین فائدہ رسان ہوگی جنکو انتقال یا تقرری وارث پر دعوے کرنے کا حق حاصل ہو

ضمیمہ

قسم نالش	عرصہ میعاد	وقت آغاز عرصہ میعاد
۱—نالش بمراد استقرار اس امر کے کہ جدی جائداد غیر منقولہ کے انتقال کی تعمیل زرعی رواج کے مطابق انتقال کنندہ کی وفات کے بعد (یا اگر انتقال کنندہ عورت ہو) تو اوس کی وفات یا جائداد میں اوس کے حق کی ضبطی کے بعد مدعی پر لازم نہیں ہوگی۔	۶ سال	اول—اگر انتقال رجسٹری شدہ دستاویز کی رو سے عمل میں آیا ہو تو ایسی دستاویز کی رجسٹری کی تاریخ سے دوم—اگر انتقال رجسٹری شدہ دستاویز کے ذریعہ عمل میں نہ آئے — (الف) اگر رجسٹر داخل خارج میں انتقال کے متعلقہ اندراج کی تصدیق کسی افسر مال نے زیر ایکٹ معاملہ زمین پنجاب سنہ ۱۸۸۷ء کردی ہو تو ایسے اندراج کی تصدیق کی تاریخ سے۔ (ب) اگر ایسا اندراج تصدیق نہ ہوا ہو تو اوس تاریخ سے جس سے منتقل الیہ ایسے انتقال کے مطابق منتقل شدہ کل جائداد یا اوس کے کسی حصہ کا واقعی قبضہ لے۔ (ج) جملہ دیگر صورتوں میں اوس تاریخ سے جس سے انتقال کی اطلاع مدعی کو ملے۔
۲—اوس جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی نالش جو اس بناء پر منتقل کی گئی ہو کہ رواج کے مطابق انتقال کی تعمیل مدعی پر واجب نہیں ہے :—		
(الف) اگر اوس قسم کی استقراریہ ڈگری حاصل نہ ہوئی ہو جس کا ذکر اندراج ۱ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	مطابق صدر۔
(ب) اگر ایسی استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو۔	۳ سال	وہ تاریخ جس پر حق نالش حاصل ہوا ہو یا وہ تاریخ جس پر استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو آخری تاریخ ہو)۔

قسم نالش	عرصہ میعاد	وقت آغاز عرصہ میعاد
۳—نالش بمراد استقرار اس امر کے کہ وارث کی مبینہ تقرری رواج کے مخالف ہونے یا فی الواقع عمل میں نہ آنے کی وجہ سے ناجائز ہے۔	۶ سال	وہ تاریخ جس پر وارث کی مبینہ تقرری کا مدعی کو علم ہوا ہو۔
۴—جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی نالش اس بناء پر کہ وارث کی تقرری ناجائز ہے یا تھی، کہ وہ درحقیقت عمل میں نہیں آئی —		
(الف) اگر اوس قسم کی استقراریہ ڈگری حاصل نہ ہوئی ہو جس کا ذکر اندراج ۳ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	وہ تاریخ جس پر وارث کی مبینہ تقرری کا مدعی کو علم ہوا ہو۔
(ب) اگر ایسی استقراریہ ڈگری حاصل ہو۔	۳ سال	وہ تاریخ جس پر حق نالش حاصل ہوتا ہو یا وہ تاریخ جس پر استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو آخری تاریخ ہو)۔
۵—نالش بمراد استقرار اس امر کے کہ وارث کی مبینہ تقرری رواج کے مطابق جائز طور پر عمل میں آئی تھی۔	۶ سال	وہ تاریخ جس پر مبینہ مقرر شدہ وارث کے حقوق میں دست اندازی ہو۔
۶—جدی جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی نالش منجانب مدعی بر بناء اس امر کے کہ وہ رواج کے مطابق بطور مقرر شدہ وارث کے قبضہ کا مستحق ہے —		
(الف) اگر اوس قسم کی کوئی استقراریہ ڈگری حاصل نہ ہوئی ہو جسکا ذکر اندراج ۵ میں کیا گیا ہے۔	۶ سال	وہ تاریخ جبکہ ایسے وارث کے طور پر اسکے حقوق میں دست اندازی ہوئی ہو
(ب) اگر ایسی استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو۔	۱ سال	تقرری عمل میں لانے والے شخص کی وفات یا (اگر ایسا شخص عورت ہو تو) اس کی وفات کی تاریخ یا جائداد میں اوس کے حق کی ضبطی کی تاریخ یا وہ تاریخ جبکہ استقراریہ ڈگری حاصل کی گئی ہو (دونوں میں سے جو آخری تاریخ ہو)۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب آنریبل لفٹننٹ گورنر پنجاب اور پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے پاس کیا جس پر جناب لفٹننٹ گورنر بہادر کی پیشگاہ سے ۲-اپریل سنہ ۱۹۲۰ع کو اور جناب معلی القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے یکم مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو منظوری ہوا تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۲ مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع

ایکٹ بعنوان اس امر کے کہ جائداد غیر منقولہ کے انتقالات یا تقرری وارث پر اولاد یا پسماندہ اشخاص کی طرف سے بدیں وجہ کہ ایسا انتقال یا تقرری وارث رواج کے خلاف ہے اعتراض کرنے کے اختیار کے متعلق قیود عائد کی جاویں۔

تمہید۔

ہرگاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ جائداد غیر منقولہ کے انتقال یا تقرری وارث پر اولاد یا پسماندہ اشخاص کی طرف سے بدیں وجہ اعتراض کرنے کے اختیار کے متعلق بعض قیود عائد کی جائیں کہ ایسا انتقال یا تقرر خلاف رواج ہے۔

اور ہرگاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی پیشگی منظوری زیر دفعہ ۷۹ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع حاصل ہوگئی ہے۔لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں:—

مختصر نام و وسعت۔

دفعہ ۱—(۱) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ایکٹ (انتقال و متعلق اعتراض) رواج پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہ پنجاب میں وسعت پذیر ہوگا۔

تعریفات۔

۲—ایکٹ ہذا میں۔

"انتقال" میں تصفیہ جائداد بذریعہ وصیت شامل ہے

"تقرری وارث" میں ہر ایسی تجویز شامل ہے جو رواج کے مطابق عمل میں لائی جائے یا جس کا اس طرح عمل میں لایا جانا بیان کیا گیا ہو۔

ایکٹ کا دائرہ اثر۔

۳—ایکٹ ہذا صرف ایسے انتقالات جائداد غیر منقولہ یا تقرری وارثان پر اطلاق پذیر ہوگا جو ایسے اشخاص کی طرف سے عمل میں آئیں جو ایسے انتقالات یا تقرری کے متعلق رواج کے تابع ہوں۔

مستثنیات۔

۴—ایکٹ ہذا کسی ایسے انتقال یا تقرری وارث پر اعتراض کرنے کے حق پر اثر پذیر نہیں ہوگا جو ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ سے پہلے عمل میں آگیا ہو۔

عورتوں کے حقوق۔

۵—ایکٹ ہذا میں مندرجہ کوئی حکم کسی ایسے انتقال یا تقرری وارث پر اطلاق پذیر نہیں ہوگا جو کسی عورت کی طرف سے عمل میں آئے۔

انتقالات اور تقرری وارثان کے متعلق اعتراض کرنے کے استحقاق کا محدود کرنا۔

۶—بہ تعمیل احکام دفعہ ۴ اور کسی ایسے امر کے باوجود جو ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۵ میں اس کے برخلاف مندرج ہو کوئی شخص جو جائداد غیر منقولہ کے کسی انتقال یا ایسی جائداد کے متعلق کسی تقرری وارث پر بدیں بناء اعتراض نہیں کریگا کہ ایسا انتقال یا تقرری خلاف رواج ہے تا وقتیکہ ایسا شخص—انتقال یا تقرری عمل میں لانے والے شخص کے پردادا کے دادا کی نسلی اولاد میں سے نہ ہو۔

۷- باوجود کسی ایسے امر کے جو ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۵ میں اسر کے برخلاف مندرج ہو کوئی شخص غیر جدی جائداد غیر منقولہ کے کسی انتقال یا ایسی جائداد کے متعلق کسی تقرری وارث پر بدیں وجہ اعتراض نہیں کریگا کہ ایسا انتقال یا تقرری خلاف رواج ہے۔

غیر جدی جائداد کا انتقال۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل پیشگاہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے ۶-اپریل سنہ ۱۹۲۰ع کو اور پیشگاہ جناب معلی القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر سے ۷ مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو منظور ہوا اور تحریر ہذا کی رو سے اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۳- مصدرہ سنہ ۱۹۲۰ع

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری (پنجاب) سنہ ۱۹۱۲ع-

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری پنجاب سنہ ۱۹۱۲ع کی ترمیم کی جائے۔

لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں :-

دفعہ ۱-(۱) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ترمیمی ایکٹ آبادی اراضیات سرکاری پنجاب سنہ ۱۹۲۰ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) ایکٹ ہذا فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

دفعہ ۲- ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳ میں مندرجہ ذیل ایزادی کی جائیگی- یعنی :-

"اصل مزارعہ" سے مراد ایسا مرد ہے جسکو کہاتہ رعیتی کلکٹر نے ابتداً عطا کیا ہو اور اوس میں ایسے مزارعہ کا مرد منتقل الیہ اور ایسا مرد شامل ہے جسکو کلکٹر نے دفعہ ۲۱ کے احکام کے مطابق اوس عورت کا جانشین ہونے کے لئے نامزد کیا ہو جس کو کہاتہ رعیتی ابتداً عطا کیا گیا ہو۔

۳- دفعہ ۲۰ کی جگہہ مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی- یعنی :-

"۲۰ بہ شمولیت شرط دفعہ ۱۴ جب ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کوئی اصل مزارعہ مرجائیگا تو کہاتہ رعیتی کی وراثت حسب ذیل طریقہ میں پہونچیگی :-

(الف) کسی مزارعہ کی نرینہ اولاد صلبی بذریعہ نرینہ اولاد کو (اصطلاح "نرینہ اولاد صلبی" میں وہ متبنی داخل ہے جسکی تبنیت کی تصدیق کسی رجسٹر شدہ دستاویز کی رو سے ہو گئی ہو)۔

(ب) مزارعہ کی بیوہ کو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائے یا دوسری شادی نہ کر لے یا ایکٹ ہذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق زائل نہ کر دے۔

(ج) مزارعہ کی غیر منکوحہ دختروں کو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائیں یا شادی نہ کرلیں یا ایکٹ ہذا کے احکام کی رو سے اپنے حقوق کو زائل نہ کر دیں۔

(د) اون جانشین یا جانشینان کو جنہیں مزارعہ مندرجہ ذیل اشخاص میں سے بذریعہ رجسٹری شدہ دستاویز کے نامزد کرے یعنی اپنی والدہ و شادی شدہ لڑکی و نواسہ و بہن و بھانجا اور اوس کے خاندان کے اور دیگر پکھدی اشخاص۔

(ہ) اوس جانشین یا اون جانشینان کو جنہیں کلکٹر اشخاص مذکورہ ضمن (د) دفعہ ہذا میں سے نامزد کرے "۔

دفعہ ۴ ۔ دفعہ ۲۱ کی بجائے مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی یعنی —

" جب ایکٹ ہذا کے نفاذ کے بعد کوئی مرد مزارعہ جو اصلی مزارعہ نہ ہو یا کوئی عورت مزارعہ مر جائے یا شادی یا مکرر شادی کر لے تو کھاتہ رعیتی کی وراثت حسب ذیل اشخاص کو پہونچیگی —

(الف) اوس عورت کی صورت میں جسکو کھاتہ رعیتی ابتداً عطا ہوا ہو اوس وارث کو جسے کلکٹر نے ایسی عورت مزارعہ کی اولاد میں سے یا اوس شخص کے نزدیک پکھدی اشخاص میں سے نامزد کیا ہو جسکی خدمات کی وجہ سے کھاتہ رعیتی عورت مذکور کو عطا ہوا ہو۔

(ب) جملہ دیگر صورتوں میں اوس شخص یا اشخاص کو جو اوس صورت میں وارث ہوتا یا ہوتے جبکہ کھاتہ رعیتی وہ زرعی اراضی ہوتی جو اصل مزارعہ نے حاصل کی ہوتی۔

دستخط — ای - جوزف

ڈپٹی سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

۷۱۷ سی ایس — ۳۸۰ — ۱۹-۷-۱۹۲۰ — ۱۱ — مطبع سرکاری لاہور

رجسٹرڈ نمبر ۱۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱] لاہور — ۲ جنوری (مجریہ ۹ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۲۸

نقشہ وارانہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب و	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	نقشہ نہیں آیا۔																			
	ہانسی ...																				
	بھوانی ...																				
	سرسہ ...																				
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۸	۱۰	۲۸	۱۳	۸	۶	...	...	...	۶	...	۱	۱	۶	۲	۳	۵	۷۳	۳۷
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۵	۹	۱۱	۸	۷	۱	...	...	...	۳	۱	۱	...	۳	۱	...	۱	۲۳	۳۹

۱	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۰	۳	۱۳	۷	۳	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	۳	۲	...	۲	۵۶
	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۳	۱۳	۱۰	۷	۳	...	...	...	...	۱	۱	۲	۱	۵	۲	۲	۲۷
	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۶	۱۰	۱۶	۲۰	۸	۱	...	...	...	۱۱	...	۳	...	۹	۲	۳	۹	۳۶
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۳	۱۱	۲۴	۷	۳	۳	...	۱	...	۲	...	...	...	۳	۲	۱	۳	۹۸
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۲۰	۲۰	۴۰	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	...	۸	...	۷	...	۶	۲	۳	۹	۷۹
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۹	۶	۱۲	۳	۲	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۱	...	۱	۵۷
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۳	۷	۲۰	۲۳	۱۳	۹	...	...	...	۷	۱	۹	...	۶	۲	۱	۳	۳۳
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۳	۸	۱۲	۹	۳	...	...	...	۳	...	۳	...	۳	۲	۱	۳	۳۵
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۵	۷	۲۲	۱۰	۵	۵	...	۲	...	۲	...	۵	...	۱	۱	۱	۲	۹۷
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۹	۳۴	۶۳	۲۵	۱۶	۹	...	...	...	۹	۲	۷	۱	۶	۳	۳	۷	۵۱
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۸	۲۴	۴۲	۲۹	۱۳	۱۶	...	...	...	۱۰	۲	۶	...	۱۱	۴	۵	۹	۵۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۱۳	۲۲	۹	۶	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	۴	۱	۱	۲	۷۷
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۱۲	۱۳	۲۵	۱۳	۸	۶	...	...	...	۷	...	۴	...	۲	۳	۱	۵	۵۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۳	۱۰	۱۱	۲	۹	...	...	...	۳	۲	۵	۱	...	۲	۳	۵	۳۸
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۶	۲	۲۰۱	۱۵۹	۹۲	۶۷	...	...	...	۷۱	۸	۳۹	۹	۲۵	۱۰	۲۲	۳۲	۵۰
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۷	۱۱	۲۸	۱۹	۱۰	۹	...	۳	...	۱۰	...	۱	..	۵	۳	۱	۵	۵۹
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۹۳	۸۷	۱۸۱	۱۲۶	۶۷	۵۹	..	۲	...	۶۱	۴	۳۶	۱	۱۵	۸	۶	۱۳	۶۲
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۷	۱۴	۳۱	۸	۵	۳	...	...	...	۲	۱	...	...	۵	۱	۱	۲	۶۲
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳	۲۸	۵۹	۴۳	۲۴	۱۹	...	...	...	۱۷	۴	۱۷	...	۹	۵	۳	۸	۶۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۲۳	۲۰	۴۳	۳۶	۲۱	۱۵	...	...	۲	۱۳	۲	۱	.	۲	۳	۱	۳	۷۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۴	۷	۱۰	۱۵	۷	۸	...	...	...	۱۰	...	۲	...	۳	۲	۳	۶	۳۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۸	۱۳	۳۱	۷	۵	۲	...	...	...	۵	...	۲	...	...	۲	۲	۳	۹۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۸	۶	۱۴	۱۳	۷	۹	...	...	...	۱۰	۱	۲	...	...	۱	۱	۲	۶۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	نقشہ نہیں آیا																		
۳۱		خوشاب																			
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۴	۸	۷۹	۱۳	۲	...	...	...	۸	۱	۴	...	۳	۲	...	۲	۳۴
۳۳		پنڈدادنخان	۱۰۵۹۰	...	۱	۱	۷	۵	۲	...	...	...	۲	۱	۱	...	۳	۱	۲	۳	۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	چیچک	طاعون	ہیضہ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۳	۲۳	۳۶	۳۹	۲۲	۱۷	...	...	۱	۲۱	۳	۶	۱	۷	۶	۲	۸	۵۱	۴۴
۳۰	وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	۶	۵	۱۱	۱۱	۳	۸	...	...	...	۵	...	۲	...	۴	۱	۱	۲	۲۹	۲۹
۳۱	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۲۳	۹	۳۲	۱۴	۸	۹	..	...	...	۷	۱	۱	...	۵	۵	۵	۱۰	۹۴	۳۰
۳۲		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۲	۹	۲۱	۲۱	۱۳	۸	...	۳	...	۷	۲	...	...	۹	۷	۶	۱۳	۷۷	۷۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۵	۴۲	۸۷	۸۶	۴۳	۴۳	...	...	۱۶	۲۸	۳	۴	...	۳۵	۱۴	۱۶	۳۰	۵۳	۵۲
		میزان کل ...	۱۰۹۳۶۸۷	۶۳۰	۵۴۸	۱۱۷۸	۸۴۴	۴۶۷	۳۷۷	...	۱۱	۱۹	۳۹۸	۳۴	۱۹۹	۱۲	۲۰۱	۱۰۷	۱۱۰	۲۱۷	۵۹	۳۰
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا۔																		
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء میں ۳۲ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۷۸ پیدائش (۶۳۰ لڑکے اور ۵۴۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۶ کے۔ اور ۸۴۴ اموات (۴۶۷ مرد اور ۳۷۷ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۰ کے۔ ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:- لاہور میں ۳۹ بمقابلہ ۴۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں۔ امرتسر میں ۴۴ بمقابلہ ۷۸ کے اور ملتان میں ۵۲ بمقابلہ ۳۳ کے۔

۱۶ - اموات طاعون سے ملتان میں درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۲ گوجرانوالہ میں - اور ایک راولپنڈی میں ہوئی - ۱۱ اموات دیہات سے واقع ہوئیں جنمیں سے قصور اور چونیاں ہر ایک میں ۳ - ہوشیارپور اور امرتسر ہر ایک میں ۲ - اور ایک کیتھل میں درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء

دستخط - ڈی - سی - جیفریکس - سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت ، پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

ضمیمہ - پی آر سی - ۸۰ - ۳ - ۱ - ۱۹۲۰ء - ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲] لاہور — ۹ جنوری (مجریہ ۱۶ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب و	باعث موت: تمام دیگر اسباب	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۰	۱۱	۲۱	۴	۲	۲	...	...	...	...	۲	...	...	۲	۱	...	۱	۶۴	۱۲
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۰	۸	۱۸	۱۱	۶	۵	...	...	...	۳	...	۲	...	۶	۲	۳	۵	۶۹	۳۶
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۰	۱۱	۳۱	۱۸	۶	۱۲	...	...	...	۶	...	۹	...	۳	۱	۴	۵	۵۲	۳۰
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۷	۹	۱۶	۶	۲	۴	...	...	...	۴	...	...	...	۱	...	۱	۱	۵۷	۲۱
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۷	۸	۲۵	۱۷	۸	۹	...	...	...	۵	۲	۳	...	۷	۳	۲	۵	۶۶	۴۵
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۵	۳	۸	۹	۳	۶	...	...	...	۲	۱	۳	...	۳	۱	...	۱	۳۹	۴۳

۲۱۳۲ ای جی سی

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایک سال سے کم عمر کے اطفال: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے اطفال: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے اطفال: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۲	۶	۷	۱۳	۷	۳	۳	...	...	...	...	۳	...	...	۳	۱	۱	۲	۵۶
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۴	۱۱	۲۵	۱۶	۹	۱۰	...	...	...	۳	...	۵	...	۸	۲	۲	۳	۵۳
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۹	۱۸	۲۰	۳	۷	...	...	...	۱	...	۱	...	۷	۱	۳	۳	۳۳
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۵	۱۱	۱۶	۸	۵	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	۳	۱	۲	۳	۹۵
	پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۸	۱۵	۲۳	۱۵	۹	۹	...	...	...	۴	...	۳	...	۸	۴	۱	۵	۳۶
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۹	۲	۱۴	۳	۲	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۱	...	۱	۹۲
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۷	۳	۱۰	۲۰	۷	۱۳	...	...	...	۱۳	۱	۳	...	۳	۲	۳	۵	۴۱
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۴	۶	۷	۴	۳	...	...	...	۲	۱	۲	...	۱	...	۱	۱	۲۶
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۴	۳	۷	۶	۴	۲	...	...	...	۱	...	۲	۲	۱	۱	۱	۲	۳۱
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۳	۲۵	۵۹	۲۹	۱۴	۱۵	...	...	...	۸	۱	۱۶	...	۳	۹	۹	۱۵	۵۵
لدھیانہ	لدھیانہ ...	نقشہ نہیں آیا																		
	جگراؤں ...																			
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۲۱	۱۴	۳۵	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۹	۱	۳	...	۳	۲	۲	۴	۷۳
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۳	۱۰	۹	۹	۱	...	...	...	...	۱	۹	...	...	۱	...	۱	۳۸
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۳	۸۹	۱۹۲	۹۳۱	۸۹	۸۴	...	...	...	۷۵	۸	۳۰	۲	۲۳	۱۵	۱۴	۲۹	۳۸
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۸	۱۲	۳۰	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۹	۳	۱	۱	۵	۲	۳	۶	۹۳
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۸۰	۳۵	۱۱۵	۱۰۳	۶۸	۳۵	...	۳	...	۵۳	۱	۳۲	۳	۱۰	۸	۸	۱۶	۴۳
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۲۳	۱۳	۳۶	۱۳	۷	۶	...	...	...	۵	...	۱	...	۷	۳	۲	۵	۹۱
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۶	۲۹	۶۵	۳۷	۱۸	۱۹	...	...	...	۹	...	۱۷	...	۱۱	۴	۷	۱۱	۷۰
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۴	۱	۵	۳۰	۱۸	۱۲	...	...	۹	۱۷	...	۱	—	۳	۲	۱	۳	۹
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۳	۹	۲۲	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۲	...	۲	...	...	...	۶۷
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۵	۶	۱۱	۱۳	۶	۸	...	...	...	۵	...	۵	—	۳	۱	۳	۳	۳۱
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	...	۲	۱۳	۸	۶	...	...	...	۱۰	...	۴	...	...	۳	۱	۳	۹
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۶	۹	۲۵	۱۲	۸	۴	...	...	...	۴	۳	۳	...	۲	۳	۱	۴	۸۵
	خوشاب ..	۱۰۴۵۹	-	۷	۱۰	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	۱	۱	۵۱
جہلم ...	جہلم ...	۴۲۲۹۸	۶	۳	۹	۱۷	۹	۸	...	۱	...	۱۱	...	۳	...	۲	۲	۱	۳	۳۸
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۶۰	۷	۱۱	۱۸	۱۴	۶	۸	...	...	...	۹	...	...	...	۵	۳	۴	۷	۸۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۵	۱۷	۳۲	۳۵	۲۱	۱۳	...	...	۱	۱۳	۳	۱۰	۱	۶	۵	۳	۸	۳۶	۳۹
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۶	۵	۱۳	۹	۶	۳	...	۱	...	۳	...	۱	...	۳	...	۱	۱	۳۷	۲۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۷	۱	۲۵	۱۹	۱۲	۷	...	...	...	۹	...	...	...	۱۰	۳	۳	۷	۷۰	۳۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۴	۶	۲۰	۱۲	۷	۵	...	۳	...	۳	...	۱	...	۵	۲	۱	۳	۷۳	۴۳
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۰	۲۸	۵۸	۶۱	۳۹	۲۵	...	...	۱۲	۲۵	۲	۳	...	۱۸	۸	۳	۱۲	۳۵	۳۷
	میزان کل ...		۱۱۳۸۳۲۳	۵۹۶	۴۷۷	۱۰۷۳	۷۶۱	۴۲۲	۳۳۹	...	۸	۲۲	۳۲۰	۳۲	۱۸۵	۹	۱۸۵	۹۴	۹۵	۱۸۹	۳۹	۳۵
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا																		
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۴۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	—	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۷۳ پیدائشیں (۵۹۶ لڑکے اور ۳۷۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے اور ۷۶۱ اموات (۴۲۲ مرد اور ۳۳۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:— لاہور میں ۳۴ بمقابلہ ۳۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ امرتسر میں ۳۵ بمقابلہ ۶۵ کے اور ملتان میں ۳۷ بمقابلہ ۳۳ کے۔

۱۲ — اموات طاعون سے ملتان میں درج رجسٹر ہوئیں — ۹ گوجرانوالہ میں - اور ایک راولپنڈی میں ہوئی — ۸ اموات پنجاب کے واقع ہوئیں جنمیں سے امرتسر اور چنیوٹ ہر ایک میں ۳ — اور جہلم اور وتل پور ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئی -

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع -

دستخط — آر - جی جینولکس سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب -

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳] لاہور — ۱۶ جنوری (مجریہ ۲۳ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۳ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	بیماری سے موت: ہیضہ	بیماری سے موت: چیچک	بیماری سے موت: طاعون	بیماری سے موت: بخار	بیماری سے موت: اسہال و پیچش	بیماری سے موت: امراض متعلقہ سانس	بیماری سے موت: ضرب و	بیماری سے موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۲	۱۳	۱۵	۱۲	۷	۳	...	...	...	۳	۱	۳	...	۵	۲	۱	۳	۳۹	۳۹
۲	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۴	۱۱	۲۵	۱۰	۶	۴	...	...	...	۳	...	۱	...	۹	۳	۳	۸	۸۹	۳۹
۳	حصار	بہوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۳	۱۲	۲۵	۱۳	۹	۵	...	...	...	۸	۱	۳	...	۲	۱	...	۱	۳۲	۲۴
۴	حصار	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۷	۵	۱۲	۷	۳	۳	...	...	...	۱	۱	۲	...	۳	۲	۳	۳	۳۳	۲۵
۵	رہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۰	۱۳	۲۳	۱۳	۶	۸	...	...	...	۵	...	۵	...	۳	۲	۲	۳	۶۲	۳۷
۶	رہتک	جہجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۵	۱۱	۹	۳	۲	...	...	...	۳	...	۳	...	—	۱	۱	۳	۵۳	۳۰

۲۱۹۲

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...ک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۳	۹	۲۳	۹	۸	۱	...	...	...	۵	۱	...	...	۳	۳	...	۳	۱۰	۲۹
...ڑ گانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۲	۱۱	۲۳	۷	۲	۵	...	...	...	۱	۲	۱	...	۳	۱	...	۱	۵۰	۱۵
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۴	۱۱	۲۵	۱۵	۷	۸	...	...	...	۷	۱	۲	...	۹	۱	۲	۳	۶۲	۳۷
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۱۰	۱۷	۵	۲	۳	...	۱	...	۲	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۹۹	۲۰
	پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۳	۱۳	۲۸	۲۱	۱۴	۷	...	...	...	۱۲	...	...	...	۹	۵	۱	۹	۵۶	۴۲
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۵	۷	۱۲	۹	۶	۳	...	...	...	۷	...	۲	...	...	۱	...	۱	۵۷	۳۳
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۷	۸	۲۵	۱۰	۵	۵	...	...	...	۵	...	۳	...	۱	۲	۲	۴	۵۳	۲۱
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۵	۴	۹	۱۲	۵	۶	...	...	...	۵	۱	۲	...	۲	...	۱	۱	۳۹	۴۸
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۱۱	۱۴	۲۵	۷	۱	۶	...	...	...	۱	...	۴	...	۲	...	۵	۵	۷۶	۲۱
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۳	۲۸	۵۱	۲۹	۱۵	۱۴	...	...	...	۱۳	...	۱۰	...	۶	۷	۱	۸	۴۸	۲۷
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۵۱۲	۲۸	۲۶	۵۴	۳۱	۲۳	۱۸	...	...	...	۱۸	۷	۹	...	۷	۳	۵	۷	۹۵	۵۰
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۷	۴	۲۱	۸	۵	۳	...	...	...	۶	...	...	...	۲	...	...	...	۷۳	۴۸
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۱۲	۱۲	۲۴	۱۵	۸	۷	...	...	...	۵	۳	۳	...	۴	۲	۳	۵	۵۰	۳۲
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۱	۳	۱۴	۱۳	۷	۶	...	...	...	۱	...	۸	۱	۳	۴	۱	۵	۹۷	۶۲
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۹	۱۱۳	۲۰۰	۱۹۰	۸۹	۷۱	...	...	...	۶۵	۹	۹۰	۲	۲۲	۱۱	۲۰	۳۱	۵۰	۳۰
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۲۰	۱۹	۳۹	۱۵	۸	۷	...	...	...	۸	۱	...	...	۶	۳	۲	۵	۷۶	۳۲
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۰	۶۳	۱۳۳	۹۰	۵۵	۳۵	...	۱	...	۳۸	۱	۳۳	۳	۴	۹	۳	۱۳	۴۹	۳۱
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۱۱	۱۱	۲۸	۲۱	۱۰	۱۱	...	۱	...	۷	۱	۴	۱	۷	۶	۱	۷	۳۴	۴۲
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۲	۳۹	۷۳	۳۶	۱۹	۱۷	...	...	...	۲۴	۱	۱۸	...	۶	۷	۶	۱۳	۷۸	۳۹
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۹	۱۳	۳۲	۳۱	۱۴	۱۷	...	...	۷	۱۲	...	۶	-	۶	۳	۱	۳	۹۰	۵۲
	وزیرآباد ...	۱۷۹۳۶	۱۱	۱	۱۲	۱۲	۶	۶	...	...	...	۱	۲	۳	...	۵	۳	۲	۵	۳۶	۳۹
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۴	۱۳	۱۵	۲۸	۸	۵	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۳	۱	۱	-	۷۸	۲۲
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۱	۷	۸	۳	۴	...	...	...	۶	۱	۱	...	...	۲	۱	۳	۳۱	۳۹
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۲	۷	۱۹	۱۰	۸	۲	...	...	...	۲	۱	۱	...	۳	۳	۱	۷	۶۵	۳۳
	خوشاب	۱۰۱۳۱	۵	۵	۱۰	۱۵	۹	۶	...	۲	...	۲	۲	...	...	۹	۲	۱	۳	۵۱	۷۷
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	-	۸	۱۶	۷	۹	...	۱	...	۸	۱	۶	...	...	۱	۱	۲	۳۸	۶۷
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۱	۳	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	۱	۱	۲	۲۰	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضربات	کل دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۴۲	۲۳	۲۷	۵۰	۳۸	۲۳	۱۵	...	...	۲	۱۰	۱	۱۱	۱	۱۴	۹	۴	۱۳	۵۶	۴۲
۳۵	وزیر آباد ...	وزیر آباد ...	۱۹۵۷۸	۱۱	۸	۱۹	۷	۲	۵	...	...	...	۳	۱	۱	...	۱	...	۲	۲	۵۰	۱۶
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانه	۲۵۹۱۳	۱۹	۱۶	۳۵	۲۳	۱۴	۹	...	...	۱	۷	۳	۱	...	۱۱	۷	۲	۹	۷۰	۴۶
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۰	۷	۱۷	۱۶	۷	۹	...	۶	...	۶	...	...	...	۴	...	۵	۵	۶۲	۵۶
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۳	۳۶	۷۹	۷۵	۴۲	۳۳	...	...	۷	۲۱	...	۱۲	...	۳۶	۱۱	۱۰	۲۱	۳۸	۳۶
	میزان کل ...		۱۱۹۲۵۱۵	۶۳۲	۶۰۶	۱۲۳۸	۸۵۰	۴۶۸	۳۸۲	...	۱۲	۱۷	۳۳۷	۴۳	۲۲۴	۷	۲۱۰	۱۲۱	۹۸	۲۱۹	۵۳	۳۷
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شمله ...	...	۱۸۹۳۳	نقشه نہیں آیا۔																		
	دھرم ساله ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۲۰	۹۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفته مختتمه ۳ فروری سنه ۱۹۲۰ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۲۳۸ پیدائش، (۶۳۲ لڑکے اور ۶۰۶ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں جن کی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۵۳ ہے، اور ۸۵۰ اموات (۴۶۸ مرد اور ۳۸۲ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں جن کی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۷ ہے۔ ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر هوئیں:- لاهور میں ۳۰ بمقابله ۳۵ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں درج هوئی تھیں۔ امرتسر میں ۳۱ بمقابله ۵۵ کے اور ملتان میں ۳۶ بمقابله ۳۱ کے۔

۶—اموات چیچک سے چونیاں میں درج رجسٹر ہوئیں-۲ خوشاب میں-اور کیتھل اور امرتسر بٹالہ جہلم ہر ایک میں ایک واقع ہوئیں—۱۷ اموات طاعون سے ہوئیں—جن میں سے گوجرانوالہ اور ملتان ہر ایک میں ۷—اور ۲ راولپنڈی میں ۲ اور جھنگ مگھیانہ میں درج رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط—آر-جی-جیننگس سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

Dieu et mon droit

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴] لاہور — ۲۳ جنوری (مجریہ ۳۰ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۲۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷		۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۹	۱۱	۱۷	۸	۵	۳	...	...	...	۱	...	۲	...	۵	۱	...	۱	۵۲	۲۳
	ہانسی ...	۱۲۵۷۹	۶	۸	۴	۸	۵	۳	...	...	...	...	...	۷	...	۱	۳	۲	۵	۵۰	۲۹
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۲	۱۵	۲۷	۲۴	۱۴	۱۰	...	...	...	۷	۱	۸	...	۸	۳	۳	۷	۳۵	۳۰
	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۵	۳	۸	۶	۵	۱	...	...	...	۱	۲	۱	...	۲	۲	۱	۳	۲۹	۲۱
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۵	۱۰	۲۵	۱۳	۸	۵	...	...	...	۳	۳	۲	...	۳	۲	۱	۳	۶۶	۲۳
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۵	۶	۱۱	۹	۵	۱	...	...	...	۲	...	۲	...	۲	۱	...	۱	۵۳	۳۰

۲۲۵۴ ای جی جی۔

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر باعث موت	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	
رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۳	۴	۸	۵	۲	۳	...	...	...	۱	...	۲	...	۲	...	۱	۱	۳۵	۱۲
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۹	۱۸	۱۰	۸	۲	...	...	...	—	۱	۱	...	۸	۹	...	۹	۳۸	۱۱
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۲۸	۱۷	۹	۲۶	۹	۵	۴	...	...	...	۵	۱	۲	...	۱	۱	...	۱	۹۳	۲۲
	کیتھل ...	۱۲۹۲۲	۹	۱۰	۱۶	۸	۵	۳	...	...	...	۱	...	۲	...	۵	۲	۱	۳	۹۵	۲۲
	پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۸	۱۲	۲۰	۱۸	۸	۱۰	...	...	...	۱۰	۴	۱	...	۶	۳	۳	۷	۴۰	۲۹
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۲	۹	۷	۴	۳	...	...	...	۲	۱	۲	...	۲	۲	۱		۲۹	۲۳
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۱	۱۷	۲۸	۱۸	۱۱	۷	...	...	...	۴	...	۱۰	...	۳	۳	۲	۹	۹۰	۲۸
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۵	۸	۱۳	۶	۸	...	...	...	۹	...	۲	...	۳	۵	۳	۴	۳۵	۱۱
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۶	۷	۱۳	۴	۲	۲	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۱	۲	۴۰	۱۲
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۹	۲۸	۵۸	۳۶	۲۲	۱۳	...	...	...	۱۳	۱	۱۳	...	۷	۶	۷	۱۳	۵۵	۲۳
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۵۱۲	۲۱	۲۶	۴۷	۳۲	۱۳	۱۹	...	...	...	۱۱	۳	۳	...	۱۳	۷	۷	۱۴	۵۷	۲۹
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۱	۱۰	۱۴	۲۴	۷	۳	۴	...	...	...	۱	۱	۱	۱	۳	۱	۳	۳	۸۳	۲۳
فیروزپور	فیروزپور	۴۳۹۷۸	۴	۱۱	۱۵	۱۱	۷	۴	...	...	...	۳	۱	۳	...	۴	۱	۱	۲	۳۲	۲۳
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۹	۱۵	۸	۵	۳	...	...	...	۱	...	۵	...	۲	۳	...	۳	۷۱	۲۸
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۱۵	۷۳	۱۸۹	۱۴۹	۷۵	۷۳	...	...	...	۸۲	۵	۴۰	۳	۱۹	۱۳	۱۵	۲۹	۳۷	۲۷
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۲۱	۱۷	۳۹	۱۷	۷	۱۰	...	...	...	۱۰	۱	۲	...	۳	۳	۳	۶	۹۱	۲۹
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۳	۷۸	۱۶۱	۸۴	۳۸	۴۶	...	...	...	۳۵	۲	۳۹	۱	۷	۶	۷	۱۳	۵۵	۲۱
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۳	۱۰	۲۳	۱۸	۹	۹	...	۲	...	۶	...	۳	...	۷	۲	۳	۶	۳۸	۲۹
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۴۵۱۵	۳۴	۲۶	۶۰	۳۲	۱۶	۱۶	...	...	...	۱۹	...	۱۲	...	۹	۶	۵	۱۱	۹۳	۳۴
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	نقشہ نہیں آیا																		
	وزیرآباد ...	۱۷۵۴۳																			
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۲	۹	۲۱	۱۲	۷	۵	...	۱	...	۴	...	۳	...	۵	۳	...	۳	۵۹	۲۹
	جلالپور ...	۱۱۵۱۵	۳	۵	۹	۹	۵	۳	...	...	...	۳	...	۳	...	۱	...	۲	۲	۳۰	۳۰
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۱۰۲	۱۲	۷	۱۹	۸	۱	۷	...	...	...	۱	۱	۲	...	۳	...	۳	۳	۶۵	۲۷
	خوشاب	۱۰۱۲۱	۱۰	۵	۱۵	۶	۵	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	۳	۲	...	۲	۷۷	۳۱
جہلم ...	جہلم ...	۱۴۲۹۸	۶	۸	۱۳	۱۰	۸	۲	...	...	...	–	...	۵	...	...	...	۱	۱	۵۹	۳۲
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱۰	...	۱۰	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۹	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی جو مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع میں ثابت ہوئی	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۶	۱۹	۴۵	۲۹	۱۶	۱۳	...	۱	۱	۱۰	۱	۳	۲	۱۱	۴	۷	۱۱	۵۰	۳۲
۳۵	وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	۱۰	۱۳	۲۳	۶	۵	۱	...	۱	...	...	۱	۲	...	۲	۲	...	۲	۶۱	۱۶
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۸	۱۳	۳۱	۱۵	۵	۱۰	...	...	...	۸	۱	...	...	۶	۲	۳	۵	۶۲	۳۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۹	۱۷	۹	۲۶	۱۰	۵	۵	...	۱	...	۲	۱	...	...	۶	۲	۳	۵	۹۹	۳۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۳	۴۲	۷۵	۸۳	۴۵	۳۸	...	...	۲۴	۲۰	۲	۳	...	۳۳	۱۴	۷	۲۱	۴۶	۵۰
	میزان کل ...		۱۱۹۵۰۳۲	۶۰۴	۵۵۱	۱۱۵۵	۷۴۴	۳۹۳	۳۵۱	...	۹	۲۵	۲۷۹	۳۳	۱۹۳	۷	۲۰۱	۱۱۲	۹۸	۲۱۰	۵۲	۳۴
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...		نقشہ نہیں آیا																		
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۲	۴	۶	۳	...	۳	...	...	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	۲	۱۲۴	۶۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۵۵ پیدائشیں (۶۰۴ لڑکے اور ۵۵۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۲ ہے اور ۷۴۴ اموات (۳۹۳ مرد اور ۳۵۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۴ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:— لاہور میں ۳۷ بمقابلہ ۴۱ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ امرتسر میں ۲۹ بمقابلہ ۵۳ کے اور ملتان میں ۵۰ بمقابلہ ۲۵ کے۔

۲۳ — اموات طاعون سے ملتان میں اور ایک راولپنڈی میں واقع ہوئیں۔ ۶ اموات چیچک سے واقع ہوئیں جن میں سے ۲ بٹالہ میں اور گجرات اور راولپنڈی۔ لائل پور۔ چنیوٹ ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط — آر۔ جی جیننگس سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ بحکم پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹۴

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵] لاہور — ۳۰ جنوری (مجریہ ۶ فروری) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۲۰ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	نقشہ نہیں آیا۔																		
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶																			
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰																			
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹																			
۵	رہتک	رہتک ...	۱۹۸۶۲	۸	۱۰	۱۸	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۹	...	۲	...	۹	۵	۴	۹	۳۸	۳۵
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۲	۶	۸	۹	۳	۵	...	...	...	۴	۲	...	...	۵	۲	۱	۳	۳۹	۳۳

۲۲۸۷ ایس سی جی ـ

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضه	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقه تنفس	باعث موت — ضرر	باعث موت — تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
روہتک ...	سوانی پت ...	۱۲۰۴۳	۳	۲	۵	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	۱	۱	۲۲
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۱۰	۲۰	۱۳	۵	۸	...	...	...	۱	۳	۳	...	۵	۱	۲	۳	۴۲
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۵	۷	۱۲	۱۴	۶	۸	...	...	...	۶	...	۳	...	۵	...	۳	۳	۳۰
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۲	۹	۵	۲	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۷
	پانی پت ...	۲۹۳۴۲	۱۲	۱۳	۲۵	۱۳	۸	۵	...	...	...	۷	—	۲	...	۴	۱	۱	۲	۵۰
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۹	۳	[illegible]	۷	۴	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۹	۳	...	۳	۳۶
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۳	۸	۱۰	۱۸	۱۶	۱۳	۳	...	...	...	۳	...	۸	...	۴	۱	۲	۳	۳۸
	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۴	۵	۹	۴	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	۲	...	...	...	۳۹
ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۷	۸	۱۵	۸	۹	۳	...	...	...	۱	...	۳	...	۴	۳	۱	۴	۳۶
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۷	۲۳	۵۰	۲۱	۱۸	۱۰	...	...	...	۹	۱	۹	...	۴	۹	۳	۹	۳۷
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۵۱۲	۱۸	۲۱	۳۹	۳۲	۱۷	۱۴	...	...	...	۱۲	...	۱۱	...	۸	۹	۷	۱۳	۴۷
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۱۶	۲۵	۵	۲	۲	...	...	...	...	۱	...	...	۴	۲	۱	۳	۸۷
فیروز پور	فیروز پور	۴۴۹۷۸	۵	۸	۱۳	۱۱	۵	۶	...	...	...	۳	۱	۲	...	۵	...	۳	۳	۴۷
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۳	۱۰	۷	۷	...	...	۱	...	۳	...	۳	...	...	۱	...	۱	۴۸
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۲۱	۷۴	۱۹۵	۱۲۳	۷۱	۵۲	...	...	...	۵۹	۳	۴۵	۲	۱۸	۱۸	۱۲	۳۰	۴۸
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۶	۱۹	۲۵	۲۰	۱۰	۱۰	...	۱	...	۱۲	...	۳	...	۴	...	۳	۳	۵۳
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۵	۴۵	۱۲۰	۹۲	۴۹	۴۳	...	۱	...	۳۶	۱	۴۵	۱	۸	۹	۸	۱۷	۳۱
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۱۰	۱۲	۲۲	۱۱	۷	۴	...	...	...	۲	...	۳	...	۱		۲	۹	۴۴
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۸۹۵	۳۵	۳۰	۶۵	۴۷	۱۴	۱۵	...	...	...	۹	۱	۱۳	...	۳	۲	۷	۱۰	۷۰
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	[illegible]	۱۷	۳۲	۱۹	۹	۷	...	...	۳	۷	...	۵	...	۲	۱	...	۱	۵۹
	وزیر آباد ...	۱۷۱۳۷	۶	۵	۱۰	۸	۵	۳	...	...	...	۲	...	۳	...	۱	...	...	...	۳۳
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۳	۹	۱۰	۱۹	۱۳	۴	۹	...	...	...	۹	...	۳	...	۳	۲	۱	۳	۴۵
	جلالپور ...	۱۱۹۶۵	۶	۸	۱۳	۹	۵	۳	...	...	...	۴	...	۳	...	۲	۱	۱	۲	۹۳
شاہ پور	بھیرہ ...	۱۸۲۰۲	۱۵	۷	۲۱	۱۲	۹	۷	...	۱	...	۵	...	۴	...	۲	۲	۱	۳	۷۵
	خوشاب	۱۰۱۹۱	۸	۲	۱۰	۳	۲	۱	...	...	...	۱	۱	...	...	۱	۱	...	۱	۵۱
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۲۸	۳	۵	۹	۶	۳	۶	...	۱	...	۱	...	۲	...	۱	۱	...	۱	۳۸
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	۲	۶	۷	۳	۴	...	...	...	۹	...	۱	...	...	...	...	...	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی جس پر شرح لگائی گئی سنه ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۴	۲۸	۱۸	۴۶	۳۱	۱۴	۱۷	...	...	۱	۹	...	۸	۲	۱۱	۴	۵	۹	۵۱	۳۵
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۱۱	۱۳	۲۴	۷	۶	۱	...	...	...	۲	...	۳	...	۲	...	۱	۱	۹۳	۱۹
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانه	۲۵۹۱۴	۱۴	۹	۲۳	۱۰	۷	۳	...	...	...	۵	۱	...	...	۴	۱	...	۱	۴۶	۲۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۱	۷	۱۸	۸	۴	۴	...	۲	...	۲	۲	...	...	۲	۳	۲	۴	۶۶	۲۹
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۴۳	۳۲	۷۵	۹۰	۴۴	۴۶	...	...	۱۴	۲۳	۲	۲	...	۳۸	۱۴	۶	۲۰	۴۶	۵۵
	مجموعی کل ...		۱۹۰۳۸	۵۵۵	۴۶۴	۱۰۱۹	۶۷۶	۳۸۰	۲۹۶	...	۷	۱۸	۲۴۵	۲۲	۱۹۶	۵	۱۸۳	۹۵	۷۸	۱۷۳	۳۷	۳۱
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شمله ...	...	۱۸۹۳۴	...	۱	۱	۶	۳	۲	...	...	...	۳	۱	۱	...	...	...	۱	۱	۳	۱۹
	دھرم ساله ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۰	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	۱	۱	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۷۱	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۱۷ جنوری سنه ۱۹۲۰ ع میں ۳۴ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۱۹ پیدائش (۵۵۵ لڑکے اور ۴۶۴ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۳۷ هے اور ۶۷۶ اموات (۳۸۰ مرد اور ۲۹۶ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۱ هے ۔ ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر هوئی:- لاهور میں ۳۱ بمقابله ۳۰ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهی - امرتسر میں ۳۲ بمقابله ۴۳ کے اور ملتان میں ۵۵ بمقابله ۳۳ کے۔

۱۴—اموات طاعون سے ملتان میں واقع ہوئیں—اور ۳ گوجرانوالہ میں اور ایک راولپنڈی میں ۷—اموات چیچک سے واقع ہوئیں جنمیں سے ۲ چنیوٹ میں—اور فاضلکا—قصور—امرتسر—بہیرہ—اور جہلم ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط—آر—سی جینولکس سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ بوالی پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۶] لاہور — ۶ فروری (مجریہ ۱۳ فروری) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۲۰ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب و	تمام دیگر اسباب	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۲	۸	۲۰	۱۲	۶	۶	...	...	...	۲	۱	۴	...	۵	۲	۲	۳	۹۱	۳۹
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۵	۷	۱۲	۲	۲	۱	...	...	...	۱	...	۲	...	...	...	...	...	۴۳	۱۱
۳		بہوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۵	۱۳	۲۹	۱۰	۳	۷	...	...	...	۴	...	۲	...	۴	۱	۲	۳	۳۹	۱۷
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۷	۵	۱۲	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	۲	۱	۱	۲	۴۳	۴۱
۵	رہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۶	۱۳	۲۰	۵	۲	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۲	۲	۱	۳	۵۳	۱۳
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۱	۳	۵	۶	۲	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۲	۱	۵	۲	۴۵	۳۰

۲۳۶۶ ڈی پی جی

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۷	۲	۹	۸	۶	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	۴	۳	۱	۴	۳۹	۲۵
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۳	۱۰	۲۳	۱۲	۸	۳	...	...	...	...	...	۷	...	۵	۲	۱	۳	۴۸	۲۶
کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۸	۱۹	۸	۵	۳	...	...	...	۷	...	۱	...	...	۱	۱	۲	۴۷	۲۰
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۳	۹	۱۲	۷	۴	۳	...	...	...	[illegible]	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۴۹	۱۹
	پانی پت ...	۲۹۳۴۲	۱۶	۶	۲۲	۱۷	۵	۱۲	...	...	...	۷	...	۲	...	۸	...	۳	۳	۴۴	۳۵
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۶	۴	۱۰	۹	۵	۴	...	...	...	۲	...	۳	۱	۳	۱	۱	۲	۴۸	۴۲
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۰	۱۱	۲۱	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۴	۳	۶	...	۶	۲	۱	۳	۴۵	۴۱
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۷	۹	۹	۶	۳	...	...	...	۱	...	۲	...	۳	...	۲	۲	۳۹	۲۹
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۲	۸	۱۰	۹	۶	۳	...	...	...	۳	...	۵	...	۱	۱	...	۱	۳۰	۲۷
جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۳	۲۹	۵۲	۲۵	۱۵	۱۰	...	...	...	۷	...	۱۴	۱	۳	۸	۳	۱۲	۴۹	۲۴
لدھیانہ	لدھیانہ ...	۴۳۶۱۲	۲۸	۲۳	۵۱	۳۷	۱۸	۱۹	...	...	...	۱۶	...	۸	۱	۱۲	۳	۶	۹	۹۳	۴۵
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۲	۳	۱۵	۴	۲	۲	...	...	...	۲	۱	...	...	۱	۱	...	۱	۵۲	۱۳
فیروزپور	فیروزپور	۴۳۹۷۸	۱۴	۸	۲۲	۷	۵	۲	...	...	...	۱	۱	۱	...	۴	۲	...	۲	۴۶	۱۵
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۲	۹	۷	۵	۲	...	...	...	۲	...	۴	...	۱	...	...	...	۴۳	۳۳
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۲	۱۰۰	۱۸۲	۱۲۰	۷۴	۴۶	...	...	...	۴۶	۳	۴۳	...	۲۸	۲۲	۹	۳۱	۴۵	۳۰
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۰	۱۱	۲۲	۸	۵	۳	...	...	...	۲	...	۴	...	۲	...	۱	۱	۴۶	۱۷
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۶	۷۸	۱۳۴	۷۸	۴۳	۳۵	...	...	...	۳۹	۲	۲۹	۱	۷	۱۰	۹	۱۹	۴۶	۲۷
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۱	۱۷	۲۸	۸	۴	۴	...	...	...	۴	...	۱	...	۴	۳	۱	۴	۵۶	۱۶
سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۰	۲۰	۵۰	۲۵	۱۱	۱۴	...	۱	...	۹	..	۱۰	...	۵	۲	۴	۷	۵۴	۲۷
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۳	۱۱	۲۴	۲۸	۱۱	۱۷	...	...	۹	۱۱	...	۴	...	۳	۳	...	۳	۴۴	۱۱
	وزیرآباد ...	۱۷۹۳۴	۶	۷	۱۳	۱۱	۷	۴	...	...	...	۴	...	۳	...	۴	۱	۲	۳	۴۰	۳۳
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۸	۱۲	۲۰	۱۰	۶	۴	...	...	...	۴	...	۴	...	۲	...	۳	۳	۵۶	۲۸
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۵	۵	۱۰	۳	۱	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	...	...	۴۵	۱۳
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۴	۶	۲۰	۱۱	۶	۳	...	...	...	۵	۲	۱	...	۳	۲	...	۲	۴۸	۳۱
	خوشاب	۱۰۱۹۶	۶	۳	۹	۱۱	۸	۳	...	...	...	۱	...	۲	...	۷	۲	۱	۴	۴۶	۵۶
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۴	۷	۱۶	۷	۹	...	...	۳	۶	۲	۴	...	۱	۱	۲	۳	۲۹	۶۷
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۴	۴	۸	۱۶	۸	۸	...	۳	...	۱۲	۱	...	...	۱	...	۲	۲	۳۹	۷۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی جو مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۵	۱۴	۲۹	۲۸	۲۰	۸	...	۲	...	۶	۱	۹	۱	۹	۴	۲	۶	۳۲	۳۱
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۲	۳	۹	۵	۲	۳	...	...	...	۳	...	...	۱	۱	...	...	...	۱۶	۱۳
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانه	۲۵۹۱۴	۲۵	۱۱	۳۶	۱۰	۴	۶	...	...	...	۵	۲	...	...	۳	۲	۴	۶	۷۲	۲۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۱۴	۲۲	۳	...	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۱	...	۲	۲	۸۱	۱۲
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۹۳	۹۲	۸۶	۸۱	۵۵	۲۶	...	...	۱۸	۲۴	۳	۹	...	۲۷	۱۲	۷	۱۹	۵۱	۴۹
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۵۳۶	۵۳۴	۱۰۷۰	۶۹۰	۳۸۹	۳۰۱	...	۵	۳۰	۲۵۸	۲۲	۱۹۲	۹	۱۷۷	۹۸	۷۳	۱۷۱	۳۷	۳۰
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شمله ...	...	۱۸۹۳۴	۲	...	۲	۱۳	۱۱	۲	...	...	...	۷	۱	۵	...	...	...	...	...	۵	۳۶
	دھرم ساله ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	۱	۱	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۳۸	۳۸
	مری ...	...	۱۳۹۱	۱	...	۱	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۲۴ جنوری سنه ۱۹۲۰ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۷۰ پیدائشیں (۵۳۶ لڑکے اور ۵۳۴ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۴۷ هے اور ۶۹۰ اموات (۳۸۹ مرد اور ۳۰۱ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۰ هے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر هوئی:— لاهور میں ۳۰ بمقابله ۴۰ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهی - امرتسر میں ۲۷ بمقابله ۳۶ کے اور ملتان میں ۴۹ بمقابله ۲۸ کے۔

۱۸ — اموات طاعون سے ملتان میں واقع ہوئیں - اور ۹ گوجرانوالہ میں اور ۳ جہلم میں چیچک سے ۵ - اموات درج رجسٹر ہوئیں - جن میں سے پنڈ دادنخان اور راولپنڈی ہر ایک میں ۲ - اور سیالکوٹ میں ایک -

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۲۰ع -

دستخط — آر - سی جینولکس سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب -

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب -

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ [illegible] پنجاب [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۹] لاہور—۲۷ فروری (مجریہ ۵ مارچ) سنہ ۱۹۲۰ع—یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	طاعون	چیچک	ہیضہ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۲	۵	۱۷	۱۵	۱۰	۵	...	...	...	۳	...	۷	...	۵	۵	۱	۶	۵۲	۴۶
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۷	۱	۸	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	...	۱	...	۱	۲۹	۷
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۳	۱۳	۲۶	۲۹	۱۶	۱۳	...	...	...	۱۰	۱	۸	...	۱۰	۴	۴	۸	۴۴	۴۹
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۴	۸	۱۲	۵	۳	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۳۳	۲۸
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۱	۴	۱۵	۷	۵	۲	...	...	...	۴	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۴۰	۱۹
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۳	۷	۱۰	۱۰	۶	۴	...	...	...	۲	۱	۴	...	۳	۱	...	۱	۴۹	۴۹

۲۵۲۲ ایس جی پی ایم

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے اطفال: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے اطفال: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے اطفال: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	[illegible]
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۲	۸	۱۰	۵	۳	۲	...	...	...	...	...	۲	۱	۲	...	...	...	۳۳	۱۱
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۳	۳	۸	۸	۳	۳	...	...	...	...	۱	۳	...	۳	۱	۲	۳	۱۷	۱۲
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۸	۱۹	۲۳	۹	۳	۶	...	...	...	۳	...	۳	...	۲	۲	۱	۳	۵۹	۱۱
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۳	۵	۱۸	۸	۵	۳	...	...	...	۳	...	۵	...	۳	۲	۱	۳	۷۳	۲۲
	پانی پت ...	۲۹۳۳۳	۱۰	۸	۱۸	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۹	...	۳	...	۸	۳	۲	۵	۳۹	۲۹
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۵	۲	۷	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۳	۱۸
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۰	۸	...	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۲	...	۷	...	۳	۵	۱	۶	۳۸	۲۸
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۵	۱۲	۱۱	۳	۷	...	...	...	۴	...	۵	...	۲	...	...	...	۵۲	۲۸
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۱۱	۸	۱۹	۱۰	۳	۶	...	...	...	۱	...	۹	...	...	...	۳	۴	۵۸	۳۰
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۳۱	۲۱	۵۲	۲۳	۱۲	۱۲	...	...	...	۹	...	۱۱	...	۳	۷	۵	۱۲	۴۹	۲۳
لدھیانہ	لدھیانہ ...	۳۳۵۱۲	۲۲	۱۳	۳۸	۳۰	۱۳	۱۷	...	...	...	۸	۲	۹	۱	۱۰	۵	۲	۷	۳۶	۲۹
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۳	۴	۷	۱۰	۶	۴	...	...	...	۱	...	۱	...	۸	۱	۳	۴	۲۳	۲۵
فیروزپور	فیروزپور	۳۳۹۷۸	۷	۸	۱۵	۱۳	۸	۶	...	...	...	۵	۱	۳	...	۵	۴	۱	۵	۳۲	۲۹
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۷	۱۴	۱۹	۱۰	۹	...	...	...	۲	...	۱۷	...	...	۵	۵	۱۰	۹۷	۹۰
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۲	۸۳	۱۵۵	۱۳۹	۸۶	۶۳	...	...	...	۶۹	۳	۳۸	۳	۲۹	۲۱	۱۷	۳۸	۳۸	۳۷
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۵	۱۲	۲۷	۱۳	۸	۵	...	...	...	۶	۱	۲	...	۳	۲	۳	۵	۵۷	۴۷
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۱	۹۳	۱۳۵	۹۸	۵۸	۳۰	...	...	...	۵۲	۱	۳۰	۴	۱۱	۱۵	۵	۲۰	۵۰	۲۳
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۲۰	۹	۲۹	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۸	...	۳	...	۶	۲	۱	۳	۵۲	۲۳
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۰	۲۰	۵۰	۳۱	۱۹	۱۲	...	...	...	۸	...	۱۶	...	۷	۱۱	۳	۱۳	۵۳	۳۳
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۶	۱۴	۳۰	۳۶	۲۱	۱۵	...	...	۳	۱۵	۱	۱۰	...	۷	۶	۳	۹	۵۷	۶۹
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۷	۴	۱۱	۹	۴	۵	...	...	...	۴	...	۴	...	۱	...	...	...	۳۳	۴۷
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۴	۶	۱۰	۱۶	۹	۳	۶	...	...	...	۴	...	۵	...	...	۱	۲	۴	۳۵	۲۵
	جلالپور ...	۱۱۹۹۵	۳	۴	۷	۷	۴	۸	...	...	...	۶	...	۱	...	...	۱	۱	۲	۳۱	۳۱
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۷	۷	۱۳	۱۳	۸	۹	...	...	...	۵	...	۲	...	۷	۵	۴	۹	۴۸	۳۸
	خوشاب	۱۰۱۵۶	۳	۳	۸	۹	۲	۷	...	...	...	۲	...	۵	...	۲	۱	۲	۲	۳۱	۳۶
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۳	۶	۱۷	۱۰	۴	...	...	۱	۵	...	۴	...	۷	۲	۲	۴	۲۵	۹۷
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۷	۲۱	۱۳	۵	۹	...	...	...	۷	۱	۲	...	۳	۱	۲	۴	۵۳	۶۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی جو مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء ہے	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضربات	باعث موت — تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۴	۲۰	۱۶	۳۶	۲۸	۱۴	۱۴	...	...	...	۸	...	۱۳	...	۷	۴	۳	۷	۴۰	۳۱
۳۵	وائل پور ...	وائل پور ...	۱۹۵۷۸	۴	۴	۸	۴	۳	۱	...	...	...	۲	...	۲	...	...	۱	۱	۲	۲۱	۱۱
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۳	۱۴	۲۷	۱۵	۹	۶	...	...	...	۹	۱	...	...	۸	۳	۳	۶	۵۴	۳۰
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۲۰	۱۲	۳۲	۱۳	۵	۸	...	۱	...	۳	۱	...	...	۸	۱	۴	۵	۱۱۷	۳۸
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۹	۵۹	۹۸	۸۴	۴۴	۴۰	...	...	۱۶	۱۹	...	۳۹	...	۱۰	۱۳	۹	۲۲	۴۱	۵۱
		میزان کل ...	۱۱۹۶۵۱۵	۵۵۶	۴۷۰	۱۰۲۶	۸۱۷	۴۴۷	۳۷۰	...	۱	۳۰	۲۹۷	۱۵	۲۸۰	۱۰	۱۹۴	۱۳۹	۹۹	۲۳۸	۴۵	۳۹
		پہاڑی تفریح گاہ																				
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۱	۳	۴	۲۳	۱۳	۱۰	...	...	...	۲۱	...	...	...	۲	...	...	...	۱۱	۹۳
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۳	۱	۴	۲	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	۱	۸۴	۴۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	۴۸	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۲۰ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۲۶ پیدائش (۵۵۶ لڑکے اور ۴۷۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۵ ہے اور ۸۱۷ اموات (۴۴۷ مرد اور ۳۷۰ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۶ ہے ۔ ۳ [illegible] قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:- لاہور میں ۳۷ بمقابلہ ۳۰ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ [illegible] میں ۔ امرتسر میں ۳۴ بمقابلہ ۲۸ کے اور ملتان میں ۵۱ بمقابلہ ۲۸ کے۔

۱۶ — اموات طاعون سے ملتان میں واقع ہوئیں۔ ۳ گوجرانوالہ میں اور ۱ جہلم میں واقع ہوئیں۔ صرف ایک موت چیچک سے چنیوٹ میں درج رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۵ فروری سنہ ۱۹۲۰ ع۔

دستخط — آر۔ سی۔ جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۰] لاہور — ۵ مارچ (مجریہ ۱۲ مارچ) سنہ ۱۹۲۰ء — یوم جمعہ [جلد ۴۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۱ فروری سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۵	۱۲	۱۷	۱۰	۸	۲	...	...	...	۲	...	۴	...	۴	۳	۲	۵	۵۲	۳۰
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۸	۹	۱۷	۳	...	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۱	...	۳	۳	۹۵	۱۱
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۰	۹	۱۹	۲۹	۱۲	۱۳	...	...	...	۸	۳	۸	...	۷	۳	۵	۸	۴۷	۴۲
۴		سرسہ ...	۱۳۹۲۹	نقشہ	نہیں	آیا۔																
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۷	۱۳	۲۰	۸	۳	۵	...	...	...	۲	...	۲	۱	۳	۱	۱	۲	۵۳	۲۱
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۲	۵	۷	۳	۳	...	...	...	...	...	...	۳	...	۱	۲	...	۲	۳۴	۳۰

۲۵۱۲ پی جی پی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۴	۲	۶	۵	۲	۳	...	...	...	۱	...	۱	۱	۲	۱	...	۱	۲۶
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۷	۵	۱۲	۷	۵	۲	...	...	...	...	۱	۳	...	۳	۱	۱	۲	۲۵
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۵	۱۴	۱۰	۷	۳	...	...	...	۵	...	۲	...	۳	...	۱	۱	۳۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۳	۴	۷	۷	۳	۴	...	...	...	۳	...	۲	...	۲	۲	...	۳	۲۹
۱۱		پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۵	۱۲	۲۷	۱۴	۹	۵	...	...	...	۷	...	۱	...	۶	۲	۱	۳	۴۳
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۵	۲	۷	۹	۶	۳	...	...	...	۲	۱	۲	...	۱	...	۱	۱	۳۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۸	۱۱	۱۹	۱۵	۹	۶	...	...	...	۹	...	۵	...	۴	۳	۲	۵	۴۱
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۲	۳	۵	۱۵	۹	۶	...	...	...	۹	...	۳	...	۳	۱	۱	۲	۲۲
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۸	۸	۱۶	۸	۳	۵	...	...	...	۳	...	۳	...	۲	۱	۴	۵	۲۹
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۶	۲۴	۵۰	۲۲	۱۲	۱۰	...	۱	...	۱۰	...	۶	۹	۳	۱	۳	۳	۳۷
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۵۱۲	۱۳	۲۱	۳۴	۲۱	۶	۱۵	...	...	...	۷	...	۲	...	۱۰	۳	۶	۹	۳۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۷	۱۶	۶	۴	۲	...	...	...	۱	...	۲	...	۳	۳	۱	۴	۵۶
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۱۰	۲۲	۲۲	۱۱	۷	۴	...	...	...	۶	...	۱	...	۴	۳	...	۳	۴۶
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۶	۱۲	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	۳	...	...	۱	۱	۲	۵۷
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۶	۶۷	۱۴۳	۱۳۰	۹۶	۴۳	...	...	...	۵۹	۵	۳۶	۲	۲۸	۲۶	۱۴	۴۰	۳۵
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۱۰	۹	۱۹	۱۳	۵	۸	...	...	...	۷	۱	...	...	۵	۳	۳	۶	۴۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۹	۷۵	۱۵۴	۸۰	۵۰	۳۰	...	...	...	۳۸	۴	۲۸	۲	۱۰	۱۱	۲	۱۳	۵۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	نقشہ	نہیں	آیا—															
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۵	۲۹	۵۴	۳۶	۱۹	۱۷	...	...	...	۸	...	۱۰	۱	۷	۶	۳	۹	۵۷
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۳	۱۱	۲۴	۱۸	۱۰	۷	...	...	۲	۸	...	...	...	۸	۴	۱	۵	۴۴
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۶۴۶	۵	۸	۱۳	۹	۷	۲	...	...	...	۱	...	۹	...	۲	۲	۱	۳	۴۰
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۹	۹	۱۸	۹	۶	۳	...	...	...	۲	...	۳	...	۴	۱	...	۱	۵۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۶۵	۵	۸	۱۳	۷	۴	۸	...	...	...	۶	...	۱	...	...	۱	۱	۲	۵۸
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۶	۱۱	۱۷	۹	۲	۶	...	...	...	۶	۱	۲	...	...	۲	۲	۴	۵۸
۳۱		خوشاب ..	۱۰۱۵۶	۱	۶	۷	۷	۴	۳	...	۱	...	۱	...	۳	...	۲	۱	۱	۲	۳۶
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۳	۷	۱۱	۸	۳	...	...	۱	۳	۲	۳	...	۲	۱	...	۱	۴۶
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	۶	۱۰	۱۰	۸	۲	...	...	...	۵	...	۵	...	...	۱	۱	۲	۴۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی جو مطابق مردم شماری سنہ ١٩١١ ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضررات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
٣٤	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	٣٦٩٣٢	١٦	١١	٢٧	٤٩	٢٦	٢٣	...	...	...	٢١	١	١٩	...	٨	٣	٥	٨	٣٠	٥٥
٣٥	لائل پور ...	لائل پور ...	١٩٥٧٨	٧	٤	١١	٥	٣	٢	...	١	...	٢	...	٢	...	...	...	...	...	٢٩	١٣
٣٦	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	٢٥٩١٣	١٠	١٢	٢٢	١٥	٥	١٠	...	...	...	٩	...	...	...	٩	٣	٥	٨	٣٤	٣٠
٣٧		چنیوٹ ...	١٣٠٨٥	٧	١١	١٨	٩	٧	٢	...	١	...	٣	١	١	...	٣	٣	١	٤	٩٦	٣٣
٣٨	ملتان ...	ملتان ...	٨٥٧٣٧	٢١	١٧	٣٨	٥١	٢٤	٢٧	...	١	٣	٢١	٢	١٩	...	٤	٨	٨	١٦	٢٩	٣١
	میزان کل ...		١١٥٥٣٥٦	٤٥٤	٤٧٤	٩٢٨	٩٧٠	٣٩١	٢٧٩	...	٧	٧	٢٩٩	٢٠	٢٠٣	٨	١٥٦	١٠٨	٨١	١٨٩	٣٢	٣٠
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	١٨٩٣٤	١	١	٢	١٤	١٠	٤	...	...	...	١١	...	٨	...	...	...	...	...	٥	٣٨
	دھرم سالہ ...	...	٢٥١٨	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	نقشہ نہیں آیا۔																			
	مری ...	...	١٣٩١	...	١	١	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	٣٩	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ٢١ فروری سنہ ١٩٢٠ء میں ٣٦ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ٩٢٨ پیدائش (٤٥٤ لڑکے اور ٤٧٤ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ٣٢ ہے اور ٩٧٠ اموات (٣٩١ مرد اور ٢٧٩ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ٣٠ ہے — ٣ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:— لاہور میں ٣٥ بمقابلہ ٢٧ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں - امرتسر میں ٢٨ بمقابلہ ٣٠ کے اور ملتان میں ٣١ بمقابلہ ٢٣ کے۔

۴-اموات طاعون سے ملتان میں واقع ہوئیں-۲ گجرانوالہ میں اور ۱ جہلم میں واقع ہوئی-۷-اموات چیچک سے واقع ہوئیں-جنمیں سے ۲ جلالپور میں اور جالندھر و خوشاب و لائلپور و چنیوٹ اور ملتان میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع-

دستخط-آر-سی جیننگز میجر آئی-ایم-ایس
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

[illegible] سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ل ۸۶۳

میونسپل پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۱] لاہور — ۱۲ مارچ (مطبوعہ ۱۹ مارچ) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر امراض	یکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	یکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	یکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۲	۴	۱۱	۱۰	۷	۳	...	...	...	۳	...	۶	...	۱	۵	۱	۶	۳۲	۳۰
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۵	۸	۱۳	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۴۶	۷
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	نقشہ نہیں آیا۔																		
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۹	۱۰	۱۹	۱۹	۳	۱۲	...	۱	...	۵	...	۳	...	۷	۱	۶	۷	۹۸	۵۷
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۷	۲	۱۰	۱۵	۵	۱۰	...	...	...	۹	۱	۳	...	۵	۳	۵	۸	۲۹	۳۰
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۳	۸	۱۱	۷	۴	۳	...	...	...	۱	...	۲	...	۴	۱	۲	۳	۵۳	۲۳

۱۹۵۳ پی جی جی۔

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — طاعون	باعث موت — چیچک	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ تنفس	باعث موت — ضربات	باعث موت — تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات [illegible]
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۳	۷	۱۰	۴	۲	۲	...	...	...	۲	۱	...	...	۱	۱	...	۱	۴۳	۱۷
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۷	۹	۱۶	۹	۶	۳	...	...	...	۲	۲	۳	...	۲	۱	...	۱	۲۷	۱۹
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۷	۱۱	۱۸	۱۲	۷	۵	...	...	...	۷	...	۲	...	۳	۳	۱	۴	۳۴	۲۰
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۶	۷	۱۳	۱۰	۴	۶	...	...	...	۳	...	۲	...	۵	۲	۴	۳	۵۳	۲۱
	پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۲۱	۹	۱۷	۱۶	۱۱	۵	...	...	...	۷	...	۱	...	۸	۳	۴	۷	۳۴	۳۲
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۵	۸	۱۳	۵	۲	۳	...	...	...	...	...	۵	...	...	...	...	...	۹۲	۱۹
انبالہ ...	انبالہ ...	۳۴۴۹۳	۵	۹	۱۴	۶	...	۶	...	...	...	۴	...	...	...	۲	...	۲	۲	۳۰	۱۳
	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۴	۵	۹	۱۱	۴	۷	...	...	...	۹	...	...	...	۲	۱	۲	۳	۳۹	۲۸
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۹	۸	۱۷	۸	۵	۳	...	...	...	...	...	۳	...	۵	۱	۲	۳	۴۲	۱۴
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۱	۱۶	۳۷	۲۱	۱۳	۸	...	...	...	۶	...	۸	۱	۶	۳	۲	۵	۳۵	۲۰
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۵۱۲	۲۰	۱۳	۳۳	۲۰	۶	۱۴	...	...	...	۵	...	۷	...	۸	۳	۶	۹	۳۴	۱۴
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۳	۱۰	۷	۱	۶	...	...	...	۴	...	۳	...	...	۱	۱	۲	۳۵	۲۴
فیروزپور	فیروزپور	۴۴۹۷۸	۱۰	۸	۱۸	۱۶	۹	۷	...	...	...	۴	...	۳	...	۹	۳	۳	۶	۳۸	۲۴
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۲	۹	۸	۵	۳	...	...	...	۵	...	۳	...	...	۲	۱	۳	۳۳	۲۸
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۲	۷۹	۱۵۱	۱۰۶	۵۷	۴۹	...	...	...	۶۷	۴	۲۳	۳	۹	۹	۹	۱۸	۳۷	۲۶
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۹	۱۱	۲۰	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	۱	...	۱	۱	۳۲	۱۳
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۴	۶۲	۱۲۶	۷۱	۳۲	۳۹	...	...	...	۳۲	۲	۳۷	۲	۳	۹	۹	۱۸	۳۳	۲۶
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	نقشہ نہیں آیا۔																		
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۴	۱۵	۳۹	۲۹	۱۸	۱۱	...	...	...	۵	...	۱۶	...	۷	۹	۴	۱۰	۳۲	۳۱
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۷	۵	۱۲	۲۴	۱۱	۱۳	...	...	۹	۸	...	۴	...	۳	۳	...	۳	۲۲	۲۴
	وزیرآباد ...	۱۷۵۳۶	۶	۳	۹	۹	۵	۴	...	...	...	۳	۱	۳	...	۲	۱	...	۱	۲۷	۲۷
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۱	۹	۲۰	۱۲	۸	۴	...	...	...	۶	...	۴	...	۲	۱	۱	۲	۵۹	۲۴
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۵	۴	۹	۷	۴	۳	...	...	...	۲	...	۵	...	...	۲	۱	۳	۳۰	۳۱
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۶	۱۲	۱۸	۱۱	۶	۵	...	...	...	۳	۱	۳	...	۴	۲	۲	۴	۶۱	۳۷
	خوشاب	۱۰۱۵۶	۳	۱	۴	۹	۴	۵	...	۲	...	۳	۱	...	...	۳	۱	۲	۳	۲۶	۴۶
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۴	۷	۵	۲	۳	...	...	۳	...	...	۱	...	۱	...	...	...	۲۹	۲۱
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۴	۵	۹	۹	۶	۳	...	...	...	۴	...	۲	...	۳	۲	۱	۳	۲۴	۴۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کے مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	طاعون	چیچک	ہیضہ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۰	۱۳	۲۸	۳۱	۳۱	۲۰	...	...	...	۱۲	۳	۱۳	۴	۹	۵	۸	۱۳	۳۱	۴۹
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۶	۴	۱۰	۶	۴	۲	...	...	...	۲	...	۲	۱	۱	۲	۱	۳	۲۶	۱۶
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۶	۸	۱۴	۱۰	۶	۴	...	...	...	۱	۲	۲	...	۵	۳	...	۳	۲۸	۲۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۰	۱۲	۲۲	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۸۱	۱۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۱۱	۲۱	۳۰	۶۳	۳۸	۲۵	...	...	۱۸	۱۹	۱	۲۳	...	۲	۶	۵	۱۱	۲۳	۳۸
		میزان کل ...	۱۱۳۸۶۸۵	۴۲۳	۴۱۱	۸۳۴	۶۲۸	۳۲۷	۳۰۱	...	۳	۲۷	۲۳۵	۱۹	۱۹۴	۱۱	۱۲۹	۸۷	۸۴	۱۷۱	۳۸	۲۹
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	۳	۵	۱۵	۱۵	...	...	...	...	۱۱	۱	۲	...	۱	...	...	...	۱۴	۴۱
	ڈھرم سالہ ...	...	۴۵۱۸	۲	۱	۳	۳	۳	۱	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۶۱	۸۲
	ڈلہوزی ...	...	نقشہ نہیں آیا۔																			
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۹	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۲۰ء میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۳۴ پیدائش، (۴۲۳ لڑکے اور ۴۱۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ ہے اور ۶۲۸ اموات (۳۲۷ مرد اور ۳۰۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۹ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:— لاہور میں ۳۶ بمقابلہ ۲۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ امرتسر میں ۲۶ بمقابلہ ۲۷ کے اور ملتان میں ۳۸ بمقابلہ ۲۷ کے۔

۱۸ - اموات طاعون سے ملتان میں واقع ہوئیں - ۶ گوجرانوالہ میں اور ۳ جہلم میں واقع ہوئیں - ۳ - اموات چاچڑاں سے واقع ہوئیں - جو ضلع سے ۲ خوشاب میں اور اٹک سر حد میں درج رجسٹر ہوئیں -

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع -

دستخط - اے - سی - جیلنگز میرنگانٹ
بہائی کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ زیر اہتمام گورنمنٹ پنجاب در مطبع گورنمنٹ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۲] لاہور — ۱۹ مارچ (مطبوعہ ۲۶ مارچ) سنہ ۱۹۳۰ ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۳۰ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار	۱۷۱۶۲	۳	۳	۷	۱۲	۶	۹	...	...	...	۹	...	۲	...	۳	۱	۱	۲	۲۱	۳۹
۲		ہانسی	۱۳۵۷۶	۸	۳	۱۱	۶	۳	۳	...	...	...	...	...	۳	...	۳	۱	...	۱	۳۹	۲۱
۳		بھوانی	۳۱۱۰۰	۹	۱۷	۲۶	۱۵	۸	۷	...	...	...	۷	...	۱	...	۷	۳	۲	۶	۳۴	۲۵
۴		سرسہ	۱۳۶۲۹	۶	۳	۹	۶	۳	۳	...	...	...	۳	۱	۲	...	...	...	۱	۱	۳۲	۴۱
۵	رہتک	روہتک	۱۹۸۹۲	۲	۵	۷	۹	۳	۶	...	...	...	۳	...	۲	...	۳	...	۲	۲	۱۹	۲۲
۶		جھجر	۱۰۹۱۷	۲	۳	۵	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۲	...	۱	۱	۲۵	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	[illegible]: مرد	[illegible]: عورتیں	[illegible]: کل	[illegible]: کل	[illegible]: مرد	[illegible]: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	[illegible]
۱		۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سرائے ...	۱۲۰۱۲	۱	۲	۳	۵	۳	۲	...	...	...	۱	...	۳	...	۱	...	۲	۲	۱۳	۱۱
۴	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۶	۲	۸	۱۰	۹	۳	...	...	...	...	...	۷	...	۳	...	۳	۳	۱۷	۱۱
۹	کرنال	کرنال ...	۲۱۰۱۰	۳	۵	۹	۱۲	۳	۸	...	...	...	۵	...	۳	...	۳	...	۲	۲	۲۲	۲۰
۱۰	کرنال	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۸	۳	۱۱	۷	۱	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۳	...	۱	۱	۳۵	۲۱
۱۱	کرنال	پانی پت ...	۲۹۳۰۲	۱۱	۱۰	۲۱	۲۰	۱۲	۸	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۹	۳	۳	۷	۳۲	۲۰
۲	کرنال	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۲	۳	۷	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۲	۱	...	۱	۳۳	۱۵
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۸	۸	۱۶	۹	۳	۶	...	...	...	۲	...	۳	...	...	...	...	...	۳۳	۱۲
۳	انبالہ	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۸	۳	۱۱	۷	۵	۲	...	...	...	۲	...	۲	...	۲	...	...	...	۳۸	۲۰
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۱۰	۹	۱۹	۱۲	۹	۳	...	...	...	۲	...	۳	...	۹	۳	۱	۳	۳۹	۲۶
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	نقشہ نہیں آیا۔																			
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۵۱۲	۱۶	۲۱	۳۷	۱۸	۱۱	۷	...	...	...	۱۱	...	۱	...	۶	۳	۱	۵	۲۵	۱۲
۱۸	لودھیانہ	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۱۰	۱۹	۱۰	۲	۸	...	...	...	۱	...	۲	...	۷	۱	۳	۵	۶۶	۲۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۷	۸	۱۵	۱۵	۶	۹	...	...	...	۵	۱	۳	...	۶	۳	۹	۹	۳۲	۲۲
۲۰	فیروزپور	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۵	۳	۹	۹	۷	۲	...	...	...	۲	۱	...	...	۶	۱	...	۱	۳۳	۲۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۳۶	۷۳	۱۱۰	۱۱۶	۶۶	۵۰	...	...	...	۵۸	۳	۳۵	۲	۱۸	۱۳	۱۰	۲۳	۲۷	۲۶
۲۲	لاہور	قصور ...	۲۳۷۸۳	۸	۱۲	۲۰	۹	۵	۳	...	۱	...	۳	...	۳	...	۲	۱	—	۱	۳۲	۱۹
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۸	۵۸	۱۲۶	۷۶	۵۰	۲۶	...	...	...	۲۵	۲	۳۰	۳	۶	۱۶	۹	۱۵	۳۳	۲۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۸	۱۵	۲۳	۱۴	۸	۶	...	...	...	۸	...	۲	...	۴	۳	۲	۵	۳۶	۱۸
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۹	۲۱	۳۰	۳۵	۱۳	۲۲	...	۱	...	۴	...	۱۷	۱	۱۲	۴	۶	۱۱	۳۳	۲۸
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۲۱	۱۵	۳۶	۳۷	۲۸	۱۹	...	...	۱۳	۲۲	...	۵	۲	۵		۱	۳	۶۶	۱۹
۲۷	گوجرانوالہ	وزیرآباد ...	۱۷۶۳۹	۶	۷	۱۳	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	۱	...	۴	۳۰	۱۲
۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۷	۳	۱۱	۱۰	۲	۸	...	...	...	۵	...	۹	...	...	...	۲	۲	۳۱	۲۸
۲۹	گجرات	جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۳	۲	۵	۱۰	۱	۹	...	۱	...	۷	...	۲	...	...	...	۲	۲	۲۲	۲۵
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	نقشہ موصول نہیں ہوا۔																			
۳۱	شاہپور	خوشاب	نقشہ موصول نہیں ہوا۔																			
۳۲	[illegible]	[illegible] ...	۱۲۰۹۰	۵	۳	۸	۹	۷	۲	...	...	۲	۳	...	۱	...	۲	۲	۱	۳	۳۳	۲۸
۳۳	[illegible]	[illegible]	۱۰۵۱۰	۳	۲	۶	۶	۵		...	۱	...	۳	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۳۰	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب و جرح	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۴	۲۳	۱۳	۳۶	۲۸	۱۶	۱۲	...	۱	۱	۱۱	...	۵	۱	۹	۴	۵	۹	۳۰	۳۱
۳۵	کیمبل پور ...	کیمبل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۷	۱۰	۵	۳	۱	...	...	...	۳	...	۲	...	...	۱	۱	۲	۲۹	۱۳
۳۶	جہلم ...	جہلم مع کھیوڑہ	۲۵۹۱۳	۹	۷	۱۶	۷	۶	۱	...	...	...	۲	۱	...	...	۴	۳	۱	۴	۳۲	۱۳
۳۷		چکوال ...	۱۳۰۸۵	۴	۵	۹	۷	۷	...	...	۱	...	۲	...	...	...	۴	۱	...	۱	۳۳	۲۹
۳۸	ملتان ...	ملتان ..	۸۵۷۳۷	۲۳	۳۰	۵۳	۵۷	۳۳	۲۴	...	۱	۱۳	۱۵	۳	۱۹	...	۵	۴	۷	۱۱	۳۳	۳۵
		میزان کل ...	۱۱۵۸۰۰	۳۸۵	۳۸۵	۷۷۰	۶۳۵	۳۵۳	۲۸۲	...	۷	۳۱	۲۳۸	۱۲	۱۸۱	۹	۱۳۷	۸۰	۷۸	۱۲۸	۳۶	۳۰
		پہاڑی تفریح گاہیں																				
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۳	۱	۵	۱۶	۱۱	۵	...	...	...	۱۲	...	۱	...	۳	...	...	...	۱۳	۳۴
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	۶۳۸	۱	...	۱	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	۱	...	۱	۳۸	۳۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء میں ۳۵ قصبہ جات میں جن کی بابت اطلاعات موصول ہوئیں ۷۷۰ پیدائشیں (۳۸۵ لڑکے اور ۳۸۵ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۶ ہے اور ۶۳۵ اموات (۳۵۳ مرد اور ۲۸۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۰ ہے ۔ ۳ بڑے بڑے قصبہ جات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ۲۹ بمقابلہ ۲۶ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی ۔ امرتسر میں ۳۵ بمقابلہ ۲۸ کے اور ملتان میں ۳۵ بمقابلہ ۲۳ کے ۔

۱۴ - اموات طاعون سے ملتان میں واقع ہوئیں - ۱۳ گوجرانوالہ میں ۳۰ جہلم میں اور ایک راولپنڈی میں واقع ہوئیں ۷ - اموات چیچک سے واقع ہوئیں - جنمیں سے قصور - سیالکوٹ - جالندھر - پنڈ دادنخاں - چنیوٹ اور ملتان ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئی -

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء -

دستخط - ایف - سی - جیلنگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ [illegible] گورنمنٹ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

ضمیمہ گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۲] لاہور—۱۹ مارچ (مجریہ ۲۶ مارچ) سنہ ۱۹۲۰ء—یوم جمعہ [جلد ۵۸

حصہ دویم

عام

محکمہ کاغذات زمین کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ء کا ریویو۔

منقولہ ذیل بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے :—

نمبری ۶۵۳۶ (مال و زراعت—زراعت) مقام لاہور—مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء۔

منجانب—آنریبل ای-جورف صاحب آئی-سی-ایس ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

بنام—سیکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب۔

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں صاحب ڈائرکٹر کاغذات زمین پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹—۱۹۱۸ء وصول کروں جو انکی چٹھی نمبری ۱۰-۵-۵۴-۱۴۹۱-مورخہ ۲ فروری سنہ ۱۹۲۰ء کے ہمراہ ارسال کی گئی ہے۔

صوبہ میں پٹواریوں و اسسٹنٹ پٹواریوں کی کل تعداد ۸۸۴۱ سے بڑھکر ۸۹۱۰ ہوگئی ہے۔ اور زراعت پیشہ اقوام کے پٹواریوں کا تناسب ۳۵ فیصدی سے بڑھکر ۴۶ فیصدی ہوگیا ہے۔ سال کے دوران میں ایک ہزار ایک سو نواسی پٹواری امیدوار منظور کئے گئے تھے۔ اور جس حد تک زرعی اقوام سے لئے گئے ہیں اُس میں اضافہ کا ہونا تسلی بخش امر ہے۔ صاحب ڈائرکٹر کو پٹواریوں کے عام چال چلن اور استعداد کے [illegible]

برخلاف کوئی شکایت نہیں ہے لیکن اس کے ساتھہ اوس تناسب میں اضافہ ہونے سے جس میں وہ زرعی اقوام سے لئے جاتے ہیں اونکی تعلیمی قابلیتوں میں مزید کمی ہوگئی ہے۔لیکن یہہ اُمید ہے کہ اونکی تنخواہ میں اضافہ ہونے کی اور ایک سرمایہ دور اندیشی کے قیام کی تجویز سے جو اب مکمل ہوچکے ہیں عمدہ قسم کے آدمیوں کو ترغیب ملیگی۔

اب چونکہ گورنمنٹ نے دل صوبہ کے اندر پٹواریوں اور اون کے دفتر کے لئے جگہہ مہیا کرنے اور اوسکو قائم رکھنے کی ذمہ واری اُٹھالی ہے اس واسطے لڑکوں کو پٹوار کی ملازمت حاصل کرنے کی اور بھی ترغیب ملیگی۔نہر و مال کے پٹواریوں کے الحاق کے تجربہ کا اضلاع لائلپور و شاہ پور میں بعض نو آبادی کے چکوں میں کئی سال تک تجربہ کیا گیا مگر اس میں اتنی کافی کامیابی نہیں ہوئی جس سے اسکو توسیع دینے کی ضرورت ثابت ہوتی۔لہذا اسکو ترک کو دینا پڑا۔

۳۔قانونگویوں کے مشاہرہ کو بڑھانے کا سوال جو پٹواریوں کی طرح نظم و نسق کاغذات زمین میں اہم خدمات انجام دیتے ہیں گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور صاحبان فنانشل کمشنر بہادر کی اس تجویز کو منظور کو لیا گیا ہے کہ اُمیدوار قانونگو کو اگر وہ سرکاری ملازمت میں نہ ہو اوسکی بندوبست کی ٹریننگ کے عرصہ کے دوران میں ۲۰ روپیہ ماہوار بطور گذارہ ملا کرے۔اگر یہہ معلوم ہوا کہ کمیٹی عملہ کلرکان کی سفارشوں کو اختیار کرنے سے دفاتر اضلاع کے عملوں کی اسامیوں پر پٹواریوں و قانونگویوں کے ترقی پانے کے حالات پر مخالف اثر ہوگا۔تو سر ایڈورڈ میکلیگن بہادر ان تجاویز پر ہمدردانہ غور فرماوینگے جو اسبارہ میں صاحب فنانشل کمشنر بہادر ارسال کرینگے۔

گرداور قانونگویوں کے کام کی نگرانی کافی نہیں ہوتی اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے ساتھہ اسبارہ میں متفق ہیں کہ افسران ضلع کی توجہ اس ضرورت کی طرف دلائی جائے کہ قواعد مندرجہ سٹینڈنگ آرڈر نمبر ۱۳ کو احتیاط کے ساتھہ ملحوظ رکھا جائے۔افسران مال اب اوس بہت سے متفرق کام سے سبکدوش ہوگئے ہیں جو اونکو جنگ کی وجہ سے کرنا پڑتا تھا۔اور اب اونکو اس قابل ہو جانا چاہئے کہ جمعبندیوں کی پڑتال کے کام پر زیادہ وقت اور توجہ مبذول کر سکیں۔

۴۔داخل خارج کی درخواستوں کی وہ کمی جاری نہیں رہی جس کا گذشتہ سال ذکر کیا گیا تھا اور جس کی بابت صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے اب رپورٹ کی ہے کہ اوس کی وجہ یہہ نہیں تھی کہ فالتو انتقالات کی تعداد کسی معقول حد تک کم ہوگئی تھی۔وبا انفلوانزا نے کچھہ ایسی ہلچل مچا دی تھی کہ داخل خارج کی تعداد سال زیر رپورٹ کے دوران میں زیادہ تر اس وجہ سے ۶۷۸۹۰۰ سے بڑھ کر ۹۰۲۶۳۲ ہوگئی۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ دیکھہ کر خوش ہیں کہ اس بیشی کے باوجود اور اوس رکاوٹ کے ہوتے ہوئے جو بیماری مذکور کے باعث اور نیز اس وجہ سے واقع ہوئی کہ عملہ مال کو گذشتہ اپریل کی شورش و بد امنی کے متعلق بہت سا دیگر کام انجام دینا پڑا داخل خارج کے زیر تجویز کام کی تعداد سال ماسبق کی تعداد کے مقابلہ میں زیادہ نہیں ہے۔

۵۔سال مذکور کے دوران میں تقسیم کے دائر شدہ مقدمات کی تعداد میں بہی خفیف بیشی ہوئی اور فیصل شدہ مقدمات میں کمی ہوگی۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اوس عام میلان کو بے پرواہی کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے جو تقسیم کے مقدمات کے تصفیہ میں بے اعتنائی برتنے کے متعلق پایا جاتا ہے کیونکہ وہ فریقین متعلقہ کے آرام و کفایت کے حق میں نہایت ہی اہمیت رکھتی ہیں۔

۶۔سال زیر رپورٹ محکمہ کے حق میں بڑی مشکلات کا سال تہا۔وباء انفلوانزا نے پٹواریوں و قانونگویوں کے عملہ سے بہی اپنا خراج وصول کیا۔اور بالواسطہ اون کے کام کو بڑھا دیا۔گوجرانوالہ کی شرارت انگیز آتش زدگی اور سیالکوٹ کی اتفاقیہ آتش زدگی سے قیمتی کاغذات تلف ہوگئے جس میں بعض کا بدل اصیب ہونا ممکن نہیں۔یہہ تسلی بخش امر ہے کہ صاحب ڈائرکٹر یہہ رپورٹ کرسکتے ہیں کہ صوبہ کے کاغذات عام طور پر تسلی بخش حالت میں رکہے جاتے ہیں اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اون جملہ اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنکی کوششوں سے یہہ نتیجہ پیدا ہوا ہے۔رپورٹ قابل تعریف ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں جنہوں نے محکمہ کے انتظام کو جانکاہی و کامیابی کے ساتھہ انجام دیا ہے۔

دستخط۔ای۔جوزف
ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۲۷۳۱ سی ایس۔۲۸۰۔۲۶-۳-۱۹۲۰ء۔سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۴

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۳] لاہور — ۲۶ مارچ (مجریہ ۲ - اپریل) سنہ ۱۹۲۰ ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۰	۵	۱۵	۵	۳	۹
۲	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۳	۹	۱۰	۵	۲	۳
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۰	۳	۱۴	۲۰	۹	۱۱
۴	حصار	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۷	۱	۸	۹	۳	۳
۵	رہتک	رہتک ...	۱۹۸۹۲	۷	۸	۱۵	۹	۹	۳
۶	رہتک	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۱	۳	۴	۲	۱	۱

نمبر شمار	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	۵	...	۲	۳۹	۱۵
۲	...	...	...	...	...	۳	...	۲	۲	۲	۴	۳۹	۱۸
۳	...	...	...	۸	۳	۴	...	۵	...	۴	۴	۲۴	۳۴
۴	...	۲	...	۱	۱	۱	...	۱	...	۱	۱	۲۹	۴۱
۵	...	...	...	۹	...	۲	...	۱	۲	۲	۴	۳۰	۴۳
۶	...	...	...	...	...	۵	...	۱	...	۱	۱	۲۰	۱۰

۲۷۷۹ ایس ای ایس جاری

	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے اطفال			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	ایک ہفتہ	ایک ماہ	کل		
	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۰	۴	۴	۸	۵	۳	۲	...	...	...	...	...	۳	...	۲	...	۲	۲	۳۵	۲۲
	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	نقشہ نہیں آیا۔																			
	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۴	۸	۱۲	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۷	۱	۱	...	۵	۳	۲	۵	۳۰	۲۳
		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۶	۶	۱۲	۱۰	۹	۳	...	...	...	۵	...	۲	...	۳	۳	۲	۶	۳۹	۳۱
		پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۳	۹	۲۲	۲۵	۱۱	۱۴	...	...	...	۱۰	۱	۲	...	۹	۵	۳	۸	۴۴	۱۰
		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۶	۳	۹	۴	۳	۱	...	...	...	۳	...	۱	...	...	...	...	...	۳۳	۱۹
	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۸	۶	۱۴	۹	۳	۶	...	...	...	۳	–	۳	...	۲	۱	۳	۴	۳۰	۱۹
		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۴	۶	۸	۴	۴	...	...	...	۵	...	—	...	۳	...	...	...	۲۶	۲۵
	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۱۰	۷	۱۷	۱۲	۶	۶	...	...	...	۵	...	۲	...	۵	۲	۳	۵	۵۲	۳۹
	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۳۳۵۴	۲۰	۲۸	۵۱	۱۹	۷	۱۲	...	...	...	۶	...	۷	۵	۵	۱	۵	۶	۳۸	۱۸
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۵۱۲	۱۵	۲۰	۳۵	۳۱	۱۶	۱۵	...	...	...	۸	۳	۸	...	۱۵	۶	۷	۱۳	۴۲	۲۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۶	۱۵	۱۳	۸	۵	...	...	...	۲	...	۵	...	۹	۴	۱	۵	۵۲	۲۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۶	۱۱	۱۷	۱۰	۳	۶	...	...	...	۲	...	۱	...	۷	۲	۳	۶	۳۶	۲۱
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۸	۳	۱۱	۱۲	۴	۸	...	...	...	۲	۱	۵	...	۴	۱	۲	۳	۵۲	۱۷
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۵	۵۳	۱۱۸	۱۲۳	۷۱	۵۲	...	...	...	۵۹	۵	۷۲	۳	۲۹	۱۹	۱۷	۳۶	۲۹	۲۱
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۸	۷	۲۵	۱۹	۱۲	۷	...	...	...	۸	۲	۵	...	۴	۴	۴	۸	۵۳	۳۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۵	۵۲	۱۱۷	۸۰	۳۱	۴۹	...	...	...	۳۳	—	۳۲	۲	۱۳	۷	۱۱	۱۹	۳۰	۱۸
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ..	۲۶۳۳۰	۸	۱۱	۱۹	۱۱	۷	۴	...	...	...	۱	...	۸	...	۲	۲	۲	۴	۳۸	۲۲
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۶	۲۱	۳۷	۲۸	۱۲	۱۶	...	...	...	۶	...	۱۵	...	۷	۶	۲	۸	۳۰	۳۰
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۷	۱۳	۳۰	۵۱	۲۷	۲۴	...	...	۲۶	۱۸	...	۳	...	۴	۳	۳	۶	۵۵	۳۷
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۳	۲	۷	۵	۱	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	...	۲	۲	۲۱	۱۹
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۰	۶	۱۶	۶	۲	۴	...	۱	...	۲	...	۱	—	۲	۱	—	۱	۳۵	۱۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	–	۶	۷	۲	۵	...	۱	...	۴	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۲۷	۲۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۳	۲	۵	۹	۴	۵	...	...	...	۲	...	۳	...	۴	۱	۲	۳	۱۷	۲۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۱	۱	۲	۵	۳	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۳	۱	۱	۲	۱۰	۲۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۸	...	۸	۱۰	۶	۴	...	...	...	۴	...	۱	...	۵	۱	—	۱	۳۴	۲۲
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	۳	۶	۷	۴	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۳	۱	۱	۲	۳۰	۲۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی بمطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواسطہ	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۵	۱۴	۲۹	۱۹	۱۴	۵	...	...	...	۱	۴	۲	۷	۵	۷	۲	۹	۳۲	۴۱
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۸	۱۳	۴	۳	۱	...	...	...	۲	...	۱	...	۱	۲	...	۲	۳۴	۱۱
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۴	۱۰	۲۴	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۸	۲	۱	...	۷	۴	۴	۸	۴۸	۳۶
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۸	۱۶	۵	۴	۱	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۵۹	۲۸
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۱	۳۱	۵۲	۸۵	۵۴	۳۱	...	۱	۱۴	۳۷	۳	۲۷	...	۳	۹	۵	۱۴	۳۲	۵۴
	میزان کل ...		۱۱۷۱۷۳۵	۴۳۴	۳۹۱	۸۲۵	۷۱۴	۳۸۰	۳۳۴	...	۵	۳۹	۲۷۱	۲۷	۱۸۳	۱۳	۱۷۶	۱۰۳	۱۰۲	۲۰۵	۳۷	۳۲
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	...	۷	۱۴	۹	۵	...	...	...	۹	...	۱	...	۴	...	...	...	۱۹	۳۸
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۲	۲	۴	۳	۳	...	...	...	...	...	...	۳	...	...	۵	...	۱	۸۲	۶۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع میں ۳۷ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۲۵ پیدائش (۴۳۴ لڑکے اور ۳۹۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۷ ہے اور ۷۱۴ اموات (۳۸۰ مرد اور ۳۳۴ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے - ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں:- لاہور میں ۳۱ بمقابلہ ۲۶ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی - امرتسر میں ۲۸ بمقابلہ ۴۳ کے اور ملتان میں ۵۴ بمقابلہ ۳۲ کے۔

۲۶—اموات طاعون سے گوجرانوالہ میں واقع ہوئیں-۱۳ ملتان میں. واقع ہوئیں ۵-اموات چیچک سے سوسہ میں
واقع ہوئیں گجرات-جلالپور اور ملتان ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مرقومہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط—آر—سی جیننگز میجر آئی-ایم-ایس
بھائی کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
فرسٹ کلاس اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و [illegible] گورنمنٹ [illegible] لاہور [illegible]

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

نمبر ۱۵] لاهور — ۹ - اپریل (مجریه ۱۶ - اپریل) سنه ۱۹۲۰ ع — یوم جمعه [جلد ۳۸

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۲۷ مارچ سنه ۱۹۲۰ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وبائی	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: دیگر اسباب	اطفال ایک سال سے کم عمر کے: لڑکے	اطفال ایک سال سے کم عمر کے: لڑکیاں	اطفال ایک سال سے کم عمر کے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار	۱۷۱۹۲	۷	۸	۱۵	۱۵	۶	۹	...	...	...	۷	۱	۳	...	۴	۳	۵	۸	۳۶	۳۶
۲	حصار	هانسی	۱۳۵۷۹	۷	۴	۱۱	۹	۵	۴	...	...	...	۳	...	۳	...	۱	...	۱	۱	۲۹	۳۲
۳	حصار	بهوانی	۳۱۱۰۰	۸	۱۰	۱۸	۲۲	۱۳	۹	...	...	...	۸	۲	۳	...	۱۰	۶	۳	۹	۳۰	۳۷
۴	حصار	سرسه	۱۳۶۲۹	۶	۶	۱۳	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۳۳	۷
۵	رهتک	رهتک	۱۹۸۹۳	۱۱	۱۰	۲۱	۸	۵	۳	...	...	...	۳	...	۳	...	۳	...	۱	۱	۵۹	۲۱
۶	رهتک	جهجر	۱۰۹۱۷	۶	۳	۹	۷	۵	۳	...	...	...	...	...	۱	...	۶	۱	...	۱	۳۳	۳۴

[illegible]

۱	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط ہلاکت بحساب فی ہزار آبادی فی سال	
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۳	۱۰	۱۳	۶	۳	۲	...	...	...	۲	...	۲	...	۲	۳	۱	۳	۹۱	۲۶
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...		۱۰	۹	۱۹	۸	۶	۲	...	...	...	۲	۱	۲	...	۳	۱	...	۱	۳۴	۱۷
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۷	۱۶	۱۳	۵	۸	...	...	...	۷	...		...	۵	۱	۲	۳	۳۶	۲۲
۱۰	کرنال ...	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۶	۱۳	۱۲	۸	۴	...	...	...	۶	..	۲	...	۴	۶	...	۶	۵۳	۴۱
۱۱	کرنال ...	پانی پت ...	۲۶۴۴۲	۵	۶	۱۱	۲۴	۱۱	۱۳	...	...	...	۸	...	۷	...	۱۰	۲	۳	۵	۲۲	۱۰
۱۲	کرنال ...	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۸	۴	۱۲	۸	۶	۲	...	...	...	۵	..	۱	...	۲	۲	۲	۴	۵۷	۲۸
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۳۳۳۹۲	۱۰	۷	۱۷	۹	۶	۳	..	...	...	۱		۳	...	۵	۳	۱	۴	۳۶	۱۹
۱۴	انبالہ ...	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۳	۶	۱۱	۵	۶	...	...	...	۳	۲	۳	...	۲	۱	۲	۳	۲۶	۲۸
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۶	۷	۱۳	۱۳	۶	۷	...	...	...	۴	...	۹	...	۴	۵	۱	۶	۳۰	۳۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۳۳۵۴	۲۳	۱۴	۳۷	۳۰	۱۹	۱۱	...	...	...	۱۲	۲	۱۰	۱	۵	۶	۷	۱۳	۳۵	۲۸
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۵۱۲	۱۸	۲۰	۳۸	۱۲	۴	۸	...	...	..	۷	۱	۲	...	۴	۲	۲	۴	۲۶	۱۵
۱۸	لودھیانہ	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۸	۹	۱۷	۱۱	۷	۴	...	...	...	۲	۱	۳	...	۶	۱	۲	۳	۵۹	۲۸
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۴۴۹۷۸	۸	۸	۱۶	۹	۶	۳	...	..	...	۲	۱	۲	...	۴	۱	۳	۴	۳۳	۱۹
۲۰	فیروزپور	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۳	۶	۷	۲	۳	...	...	...	۱	...	۴	...	۲	۱	۱	۲	۲۹	۳۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۶	۳۹	۱۰۵	۱۱۲	۵۹	۵۳	...	...	...	۶۴	۱	۱۷	۱	۲۲	۲۰	۱۵	۳۵	۲۹	۲۸
۲۲	لاہور	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۰	۱۲	۲۲	۱۴	۲	۱۲	...	...	...	۹	...	۱	...	۴	۱	۱	۲	۹۷	۱۹
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۱	۵۱	۱۲۲	۸۳	۴۷	۳۶	..	۱	..	۳۸	۲	۲۷	۳	۱۲	۹	۶	۱۴	۴۲	۱۹
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳۰	۱۰	۱۸	۲۸	۸	۶	۲	...	...	...	۳	--	۱۳	...	...	۱	۱	۲	۵۶	[illegible]
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۳	۲۲	۴۵	۲۸	۱۲	۱۶	...	...	...	۱۰	۲	۱۰	...	۹	۳	۷	۱۰	۳۸	[illegible]
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۹	۹	۱۸	۴۷	۳۰	۱۷	...	--	۳۲	۱۵	...	۲	۱	۷	۲	۱	۳	۳۳	[illegible]
۲۷	گوجرانوالہ	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۶	۶	۱۲	۴	۳	۱	...	...	..	۲	...	۲	...	۲	۱	۵	۲	۳۶	[illegible]
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۹	۷	۱۶	۱۶	۸	۸	...	...	...	۵	...	۵	...	۹	۲	۲	۳	۳۵	[illegible]
۲۹	گجرات	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۱	۱	۲	۵	۱	۱	...	۱	...	۲	...	۱	...	۱	۱	۱	۲	۹	[illegible]
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	نقشہ نہیں آیا																			
۳۱	شاہپور	خوشاب																				
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۴۲۹۸	۲	۱	۳	۱۱		۶	...	...	۳	۳	۲	...	...	۳	۵	۲	۳	۱	[illegible]
۳۳	جہلم ...	پنڈ دادنخان	۲۰۵۹۰	۱	۳	۳	۳	۱	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۲	۱	...	۵	۲۰	[illegible]

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۲۰	۲۲	۳۲	۳۵	۲۵	۲۰	...	...	۲	۱۲	۱	۱۹	۱	۱۰	۸	۹	۱۳	۳۷	۵۵
۳۵	وتل پور ...	وتل پور ...	۱۹۵۷۸	۹	۹	۱۸	۱۱	۶	۵	...	...	...	۳	...	۹	...	۱	۲	۲	۳	۴۸	۴۹
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۳	۷	۲۱	۱۳	۸	۶	...	...	...	۸	۱	...	...	۵	۴	۳	۷	۳۲	۲۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۴	۹	۲۳	۱۵	۸	۷	...	...	...	۴	۲	۱	...	۶	۵	۴	۹	۸۴	۵۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۲۰	۱۵	۳۵	۹۶	۵۰	۴۶	...	...	۱۹	۳۹	۳	۳۲	...	۳	۷	۱۳	۲۰	۲۱	۵۸
	میزان کل ...		۱۱۷۱۱۵۴	۳۵۳	۳۸۲	۸۳۵	۷۷۴	۴۰۸	۳۶۶	...	۲	۹۶	۳۰۹	۳۵	۱۸۹	۷	۱۹	۱۰۸	۱۰۶	۲۱۴	۳۷	۵۳
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۴	۳	۷	۲۵		۷	...	...	...	۸	...	۶	...	۶	...	...	...	۱۹	۵۵
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	-	۱	۳	۳	۳	...	...	...	...	۳	...	...	...	-	۱	..	...	۹۹	۹۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۳۵ ولادتیں (۴۵۳ لڑکے اور ۳۸۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۷ کے طور ۷۷۴ اموات (۴۰۸ مرد اور ۳۶۶ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۴ ع — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:— لاہور میں ۲۸ بمقابلہ ۲۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی - امرتسر میں ۴۹ بمقابلہ ۳۶ کے اور ملتان میں ۵۸ بمقابلہ ۲۳ کے۔

۳۲-اموات طاعون سے گوجرانوالہ میں واقع ہوئیں ۱۹ ملتان میں-۳ جہلم میں-اور ۲ راولپنڈی میں-۲-اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں-جن میں سے امرتسر اور جالندھر ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئی-

...صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
...مورخہ ۷-اپریل سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط-آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
...سٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

رجسٹرڈ [illegible] ۸۴۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ١٦] لاہور — ١٦۔ اپریل (مجریہ ٢٣۔ اپریل) سنہ ١٩٢٠ ع — دوم حصہ [جلد ٣٨

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ٣۔اپریل سنہ ١٩٢٠ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ١٩١١ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سالانہ	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سالانہ
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
١	حصار	حصار ...	١٧١٩٢	٥	-	١٢	٥	٢	٣	...	..	...	٣	...	...	...	٢	...	٢	٢	٣٦	١٥
٢	حصار	ہانسی ...	١٣٥٧٩	١	٨	٩	٥	٣	٣	...	..	...	...	...	١	...	٣	...	٢	٢	٣٤	١٨
٣	حصار	بھوانی ...	٣١١٠٠	نقشہ نہیں آیا																		
٤	حصار	سرسہ ...	١٣٦٢٩	٨	٢	١٠	٤	٣	١	...	...	...	٣	...	١	...	...	...	...	...	٣٦	١٣
٥	روہتک	روہتک ...	١٩٨٩٢	٨	٩	١٧	١٢	٩	-	...	..	...	٣	...	٢	...	٩	٩	٢	٨	٣٥	٣٢
٦	روہتک	[illegible] ...	[illegible]	٥	٥	١٠	٥	...	...	..	-	...	...	...	١	...	...	...	...	...	٣٦	٥

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
دہلی ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۶	۲	۸	۱۳	۱۱	۲	...	...	...	۷	...	۳	...	۲	۱	۱	۲	۳۵	۵۹
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...		۱۵	۱۳	۲۸	۸	۶	۲	...	...	...	۱	...	۲	...	۵	...	۲	۲	۵۹	۱۷
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۰	۹	۱۹	۱۴	۸	۶	...	...	...	۵	۲	۱	...	۶	۳	۲	۵	۳۷	۲۴
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۵	۱	۶	۱۴	۸	۶	...	...	...	۸	...	۵	...	۱	۲	...	۲	۲۴	۵۷
	پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۱۳	۱۰	۲۳	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۱۲	...	۵	...	۷	۳	۴	۷	۳۸	۲۸
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۶	۴	۱۰	۳	۳	...	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	...	...	۳۸	۱۴
انبالہ ...	انبالہ ...	۳۳۴۹۳	۲	...	۲	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	۳	۳
	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۵	...	۵	۸	۳	۵	...	...	...	۳	۱	۲	...	۲	...	...	...	۲۲	۳۵
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۵	۳	۸	۸	۶	۲	...	...	...	۱	...	۵	...	۲	۲	۱	۳	۲۳	۲۴
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۳۳۵۴	۲۲	۲۷	۴۹	۲۵	۹	۱۶	...	...	...	۸	۳	۸	...	۶	۲	۴	۶	۳۶	۱۴
لدھیانہ	لدھیانہ ...	۴۴۶۱۲	۱۴	۲۴	۳۸	۲۲	۱۴	۸	...	...	...	۱۲	۲	۴	۱	۳	۳	۳	۶	۳۹	۱۷
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۳	۸	۶	۳	۳	...	...	...	۱	...	۲	...	۳	۱	...	۱	۲۸	۲۱
فیروزپور	فیروزپور	۴۴۹۷۸	۵	۳	۸	۵	۱	۴	...	...	...	۳	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۱۷	۱۰
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۳	۶	۹	۵	۴	...	...	...	۶	...	...	...	۳	۳	۱	۳	۲۹	۳۳
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۳	۵۰	۱۱۳	۹۵	۵۸	۳۷	...	۱	...	۳۸	۸	۲۴	...	۱۳	۱۲	۱۴	۲۶	۲۸	۱۴
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۵	۶	۱۱	۷	۳	۴	...	...	...	۲	۱	...	...	۴	۲	۱	۳	۲۳	۱۵
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۶	۵۷	۱۱۳	۸۴	۴۵	۳۹	...	...	...	۵۴	۱	۲۶	...	۳	۱۳	۴	۱۷	۳۹	۲۹
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۰	۳	۱۳	۱۲	۵	۷	...	۱	...	۸	۱	۲	...	...	...	...	...	۲۹	۱۴
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۱	۱۸	۳۹	۲۸	۱۷	۱۱	...	...	...	۷	۱	۱۳	...	۷	۴	۳	۷	۳۲	۲۰
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ... / وزیرآباد ...	نقشہ نہیں آیا																			
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۹	۶	۱۵	۱۰	۷	۳	...	...	...	۶	...	۲	۱	۱	۳	۱	۴	۳۴	۲۸
	جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۴	۳	۷	۵	۲	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	۱	...	...	...	۳۱	۲۲
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۳۰۲	۴	۷	۱۱	۶	۵	۱	...	...	...	۴	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۷	۲۰
	خوشاب	۱۰۱۲۹	۴	۳	۷	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۴	...	۱	۱	۳۶	۱۵
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۵	۹	۲۲	۹	۱۳	...	...	۸	۴	...	۳	...	۷	۵	۱	۶	۳۸	۲۲
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۵	۵	۱۰	۳	۲	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	...	۱	...	۱	۳۶	۲۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی جو که مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ ع هے	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه تنفس	باعث موت: ضرب و …	باعث موت: تمام دیگر وجوهات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی سالانه	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی سالانه
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۲۹	۱۷	۴۶	۳۸	۲۳	۱۵	...	...	۵	۱۶	۱	۹	۱	۶	۳	۴	۷	۵۱	۴۲
۳۵	وڈل پور ...	وڈل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۳	۶	۹	۴	۵	...	...	...	۵	...	..	...	۴	۱	۲	۳	۱۹	۳۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانه	۲۵۹۱۳	۱۸	۷	۲۵	۲۲	۱۳	۹	...	۲	...	۱۱	۱	...	...	۸	۸	۴	۱۲	۵۰	۳۳
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۱	۵	۱۶	۱۳	۸	۵	...	...	...	۳	۱	۲	۱	۶	۳	۲	۵	۴۹	۳۸
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۱۸	۱۷	۳۵	۱۱۵	۵۵	۶۰	...	۱	۲۱	۳۰	۲	۳۵	...	۹	۳	۵	۸	۲۱	۷۰
	میزان کل ...		۱۱۱۹۹۳۲	۴۰۸	۳۴۶	۷۵۴	۶۶۱	۳۵۳	۳۰۸	...	۵	۳۴	۲۹۲	۲۵	۱۷۷	۳	۱۲۴	۸۳	۴۶	۱۲۹	۳۵	۳۱
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شمله ...	...	۱۸۹۳۴	...	۱	۱	۸	۶	۲	...	...	...	۳	...	۴	...	۱	...	...	...	۳	۲۲
	دھرم ساله ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۶۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۸	۲۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	[illegible]

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۳-اپریل سنه ۱۹۲۰ ع میں ۳۵ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۵۴ پیدائشیں (۴۰۸ لڑکے اور ۳۴۶ لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۳۵ هے اور ۶۶۱ اموات (۳۵۳ مرد اور ۳۰۸ عورتیں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۱ هے — ۳ بڑے بڑے قصبوں میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر هوئی:— لاهور میں ۲۳ بمقابله ۲۸ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهی - امرتسر میں ۲۹ بمقابله ۳۷ کے اور ملتان میں ۷۰ بمقابله ۲۰ کے۔

۲۱-اموات طاعون سے ملتان میں واقع ہوئیں-۸ جہلم میں-اور ۵ راولپنڈی میں-۵-اموات چیچک سے واقع ہوئیں
ن سے ۲ جھنگ-منٹگمری اور لاہور-انبالہ اور ملتان ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئی-

صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۳-اپریل سنہ ۱۹۲۰ ع-

دستخط-آر-سی جیننگز میجر آئی-ایم-ایس
پبلک کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و مہر ملکی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مہر مترجم

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۷] لاہور — ۲۳-اپریل (مطبوعہ ۳۰-اپریل) سنہ ۱۹۲۰ ع — دوم حصہ [جلد ۸عہ

هفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفتہ کے جو روز شنبہ ۱۰-اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار ...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۳	۴	۷	۸	۴	۴	...	...	...	۵	.	۲	...	۱	...	۲	۲	۲۱	۲۴
	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۷	۳	۱۰	۷	۵	۲	...	...	...	...	...	۲	...	۵	۱	...	۱	۳۹	۲۵
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۳	۲۱	۴۴	۳۰	۱۰	۲۰	...	...	...	۱۲	...	۳	...	۱۲	۲	۷	۱۰	۷۴	۵۰
	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۲	۲	۴	۶	۴	۲	...	...	...	...	...	۲	...	۲	...	۱	۱	۱۴	۲۱
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۷	۶	۱۳	۱۵	۱۰	۵	...	...	...	۸	...		...	۳	۲	۱	۳	۳۳	۴۰
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۶	۳	۹	۹	۴	۵	...	...	...	۵	...	...	...	۲	...	...	...	۴۴	۴۰

ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	ہیضہ	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۵	۱	۶	۹	۸	۱	...	...	...	۳	...	۲	...	...	۱	۱	۲	۷۸	۵۶
...و ...	بہوالڑی ...	۲۳۷۸۰	۳	۳	۸	۸	۳	۰	...	...	...	۱	...	۲	...	۵	...	...	...	۱۷	۱۷
کرنال	کرنال ...	۲۱۰۱۰	۳	۷	۱۱	۱۲	۳	۸	...	...	...	ـ	۱	۱	...	۷	...	۳	۳	۲۷	۳۰
	کیتھل ...	۱۲۹۱۰	۲	۵	۱۰	۱۱	۹	۵	...	...	...	۵	۱	۲	...	۳	۲	...	۲	۵۷	۳۵
	پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۲۰	۱۹	۲۹	۱۸	۹	۹	...	...	...	۱۲	...	۱	...	۵	۲	۲	۳	۷۷	۳۲
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۰	۵	۳	۹	۱۲	۱۰	۵	...	...	...	۱۲	...	۱	...	۲	۷	۱	۲	۳۳	۷۱
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۸	۱۰	۸	۱۲	۸	۳	...	...	...	۱۱		...	...	۱	۱	...	۱	۳۸	۲۹
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۹	۹	۱۸	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۷	۱	۳	...	۷	۳	۲	۵	۷۸	۷۸
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۳	۲	۱۰	۱۲	۱۱	۵	...	...	...	۳	...	۵	۱	۷	۳	۲	۵	۳۰	۳۹
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۳۳۵۴	۱۹	۲۱	۳۷	۲۱	۴۳	۱۷	...	...	...	۱۵	۵	۱۵	۲	۳	۹	۳	۱۰	۳۵	۳۹
لدھیانہ	لدھیانہ ...	۳۳۵۱۲	۲۳	۱۰	۳۳	۱۹	۱۲	۷	...	...	..	۸	...	۲	...	۸	۳	۲	۵	۳۱	۲۳
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۳	۱۱	۱۵	۱۰	۷	۵	...	...	...	۳	...	۲	...	۹	۱	...	۱	۵۲	۳۲
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۷	۳	۱۱	۹	۲	۷	...	...	...	۳	۲	۲	...	۲	۱	۱	۲	۲۳	۱۹
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۱	۵	۱۱	۸	۳	...	...	...	۲	...	۳	۱	۵	۲	۲	۳	۲۳	۵۲
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۳۸	۵۳	۱۰۱	۱۱۲	۹۳	۳۸	...	...	...	۹۱	۵	۱۹	۷	۲۰	۱۸	۱۸	۳۶	۲۵	۲۸
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۱	۱۲	۲۳	۱۳	۷	۷	...	...	...	۱۲	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۳۸	۲۹
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۳	۳۸	۱۰۱	۹۰	۶۹	۳۷	..	-	..	۳۸	۲	۳۲	۳	۷	۱۲	۷	۱۹	۳۸	۳۲
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۱۰	۱۹	۲۹	۱۵	۹	۹	...	...	...	۵	...	۸	...	۲	۳	۳	۷	۵۲	۳۰
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۹	۲۵	۲۳	۳۸	۳۱	۱۸	۲۲	...	...	...	۹	۷	۱۳	...	۱۱	۵	۹	۱۳	۵۲	۳۳
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۷	۱۰	۷	۱۱	۹۰	۲۹	۳۳	...	...	۳۵	۱۹	...	..	...	۹	۳	۵	۹	۳۱	۱۱۰
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	۳	۵	۱۹	۷	۲	۵	...	...	—	۵	...	۲	...	...	۱	...	۱	۲۷	۲۰
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۹	۱۳	۱۹	۹	۵	۲	...	...	...	۲	۱	۳	...	۳	۲	۲	۵	۵۳	۲۵
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۳	۹	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	—	...	...	۲۷	۴
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۷	...	۱۵	۱۰	۵	۵	...	...	...	۵	...	۱	...	۳	۲	۲	۳	۵۱	۳۲
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۲	۹	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	۱	...	۱	۳۱	۹
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۲	۹	۱۵	۷	...	...	...	۱۰	۱	۱	۱	...	۲	...	۲	۵	۲۵	۶۳
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	۵	۸	۱۰	۹	۳	...	—	...	۲	...	۳	..	۲	...	۱	۵	۳۹	۳۱

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: پیچش و اسہال	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۴	۲۰	۳۴	۳۲	۱۶	۱۶	...	...	۲	۹	۲	۹	...	۱۰	۹	۳	۹	۳۹	۳۶
۳۵	وزیر آباد ...	وزیر آباد ...	۱۹۵۷۸	۴	۶	۱۰	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۲۹	۵
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	نقشہ نہیں آیا																		
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵																			
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۱	۱۵	۳۶	۱۲۹	۷۰	۵۹	...	۲	۲۰	۳۸	۳	۳۶	...	۷	۱۰	۹	۱۹	۳۲	۷۹
		میزان کل ...	۱۱۵۶۵۱۶	۴۰۶	۴۱۴	۸۲۰	۸۲۸	۴۴۴	۳۸۴	...	۲	۹۷	۳۰۹	۳۱	۱۹۰	۳۵	۱۷۰	۹۷	۹۷	۱۹۳	۳۷	۲۷
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	۴	۹	۱۴	۸	۹	...	...	...	۱۱	...	۲	...	۱	...	...	...	۴۹	۳۸
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۲	...	۲	۳	۳	...	...	...	...	۳	...	...	...	۱	...	...	۱	۴۵	۹۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۸	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	۵۰.۲

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۰-اپریل سنہ ۱۹۲۰ ع میں ۳۹ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۲۰ پیدائشیں (۴۰۶ لڑکے اور ۴۱۴ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۷ ہے اور ۸۲۸ اموات (۴۴۴ مرد اور ۳۸۴ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۷ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:— لاہور میں ۲۸ بمقابلہ ۲۶ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ امرتسر میں ۳۴ بمقابلہ ۵۰ کے اور ملتان میں ۷۹ بمقابلہ ۲۰ کے۔

۴۳۔ ۱۰۱ ہلاکتوں میں سے گوجرانوالہ میں واقع ہوئیں۔ ۳۰ ملتان میں۔ ۱۰ جہلم میں۔ ۲۔ راولپنڈی میں۔ ۲ امرات سے ملتان میں درج رجسٹر ہوئیں۔

صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
۲۱۔اپریل سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط۔ آر۔ سی جیننگز میجر آئی ایم ایس
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ ... مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۸] لاہور — ۳۰ اپریل (مجریہ ۷ مئی) سنہ ۱۹۲۰ ع — یوم جمعہ [جلد ۸ء

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								دس سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر اسباب	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۵	۵	۱۰	۱۳	۸	۵	...	...	...	۶	..	۱	۱	۵	۲	۳	۵	۳۰	۴۰
		ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۹	۸	۱۶	۱۰	۶	۳	...	...	...	۵	۲	۱	۱	۱	۱	۲	۳	۹۱	۳۹
		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۶	۴	۱۰	۱۶	۵	۱۱	...	...	...	۶	۱	۳	...	۷	۲	۷	۹	۱۷	۲۷
		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۱	۵	۶	۱۰	۲	۸	...	۱	...	۵	...	...	...	۳	۱	۱	۲	۲۱	۳۹
	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۶	۱۰	۱۶	۱۱	۷	۴	...	...	...	۳	...	۵	...	۳	۲	...	۲	۴۲	۲۹
		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۳	۴	۷	۵	۳	۲	...	...	...	۵	...	۲	...	۲	۲	۵	۳	۳۳	۲۵

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	
۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...ک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۸	۳	۱۱	۹	۳	۳	...	...	...	۳	...	۴	...	۱	...	۲	۲	۳۸	۱۹
گاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۲	۱۱	۱۳	۹	۸	...	...	...	۱	۱	۵	...	۷	۳	۳	۹	۲۳	۲۹
کرنال	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۰	۱۳	۲۳	۲۷	۹	۱۱	...	...	...	۱۴	...	۱	...	۲	۱	۲	۳	۵۷	۴۲
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۲	۳	۹	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۹	...	۴	...	۲	۳	۱	۳	۲۴	۵۳
	پانی پت ...	۲۹۳۴۴	۱۳	۱۱	۲۴	۳۸	۲۳	۱۵	...	...	...	۳۲	۴	۱	...	۱	۴	۳	۷	۴۸	۷۵
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۵	۹	۸	۵	۳	...	...	...	۵	۳	...	...	...	...	۱	۱	۴۳	۳۸
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۳۹۳	۱۲	۳	۱۵	۱۰	۵	۵	...	...	...	۶	--	۳	...	...	۱	۱	۲	۳۲	۲۱
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۵	۷	۱۰	۶	۳	...	...	...	۵	...	۳	...	۲	۲	۲	۴	۳۰	۴۳
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۷	۶	۱۳	۳	۳	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	۲	...	...	...	۴۰	۱۲
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۳۳۵۴	۲۵	۲۶	۵۱	۶۰	۲۶	۳۴	...	...	...	۲۰	۷	۱۸	۳	۱۲	۹	۹	۱۸	۴۸	۵۹
لدھیانہ	لدھیانہ ...	۴۴۵۱۲	۱۹	۱۳	۳۲	۲۶	۹	۱۷	...	...	...	۱۲	...	۹	...	۸	۲	۹	۸	۳۹	۳۱
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۳	۱۳	۱۲	۱۰	۴	...	...	...	۵	...	۲	...	۵	۲	۱	۳	۳۹	۴۲
فیروزپور	فیروزپور	۲۴۹۷۸	۶	۷	۱۳	۵	۳	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۳	۱	...	۱	۲۷	۱۰
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۶	۹	۹	۳	۵	...	...	...	۵	...	۲	...	۲	۱	۲	۳	۴۳	۴۳
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۱	۹۷	۲۸۱	۳۸۱	۷۵	۹۴	...	۱	...	۹۸	۸	۲۵	۹	۳۰	۱۹	۲۱	۳۷	۳۱	۴۴
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۷	۹	۱۶	۱۰	۷	۳	...	...	...	۹	...	۲	...	۲	۲	۲	۳	۳۴	۲۱
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۳۲	۴۲	۷۴	۱۱۹	۷۰	۴۶	--	--	...	۹۱	۴	۴۲	۱	۱۱	۱۸	۹	۲۳	۲۹	۴۰
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳۰	۹	۵	۱۱	۷	۴	۴	...	...	...	۳	...	۳	...	۱	...	۲	۳	۲۲	۱۳
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۲	۲۱	۲۳	۴۴	۳۱	۱۳	۱۷	...	...	...	۱۳	۱	۵	۱۱	۴	۷	۱۰	۳۷	۳۷	۳۳
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۰	۳	۱۳	۶۰	۲۹	۳۱	--	...	۳۰	۱۷	۱	...	...	۷	۵	۲	۷	۲۹	۱۱۰
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	۵	۵	۱۰	۷	۴	۴	...	...	...	۹	...	...	...	۱	۱	...	۲	۳۰	۴۱
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۸	۲	۱۲	۲۱	۱۲	۹	...	۱	...	۸	...	۵	...	۷	۴	۳	۹	۳۹	۵۹
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۱	۷	۹	۴	۲	...	۱	...	۱	۱	۲	...	۱	۱	...	۱	۳۱	۲۷
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۳۰۴	۷	۷	۱۳	۱۳	۶	۷	...	...	...	۱۰	۱	۱	...	۱	۱	۲	۴	۳۸	۳۴
	خوشاب	۱۰۱۲۹	۲	۲	۴	۸	۵	۳	...	۲	...	۴	...	...	...	۲	۲	۱	۳	۲۰	۴۴
جہلم ...	جہلم ...	۱۴۲۹۸	۲	۳	۹	۲۳	۱۲	۱۱	...	...	۹	۱۰	۱	...	...	۳	۱	...	۱	۲۵	۹۷
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۵	۲	۷	۴	۱	۲	...	--	...	۲	...	۱	...	...	...	۱	۱	۴۴	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۴۴	۱۹	۱۸	۳۴	۳۷	۱۸	۱۹	...	...	۳	۱۳	۳	۱۴	...	۶	۵	۷	۱۲	۳۸	۳۱
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۶	۱۰	۱۶	۹	۶	۳	...	...	...	۲	۲	۳	...	۱	۳	۱	۴	۳۲	۲۴
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۰	۷	۱۷	۲۰	۱۱	۹	--	...	...	۱۲	۱	۳	...	۴	۲	۴	۶	۳۴	۳۰
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۰۰۸۵	۶	۱۳	۱۹	۷	۴	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۵	۴	۱	۵	۷۰	۲۶
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۹	۲۸	۵۷	۱۲۸	۷۱	۵۷	...	۲	۴۱	۳۴	۲	۵۸	...	۱۱	۱۱	۸	۱۹	۳۵	۷۷
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۱	۴۰۶	۴۰۰	۸۰۶	۹۴۱	۵۰۳	۴۳۸	...	۸	۷۳	۳۱۶	۳۰	۲۱۹	۳۲	۱۷۳	۱۱۷	۱۱۵	۲۳۲	۳۵	۳۱
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۳	۳	۷	۳۵	۲۰	۱۵	...	...	...	۱۸	...	۹	...	۸	...	...	...	۱۹	۹۶
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۰	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	۳۸
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۷-اپریل سنہ ۱۹۲۰ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۰۶ پیدائشیں (۴۰۶ لڑکے اور ۴۰۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ ہے اور ۹۴۱ اموات (۵۰۳ مرد اور ۴۳۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۱ ہے ۲ ... بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی ہے- لاہور میں ۳۳ بمقابلہ ۲۸ کے جو سال گذشتہ ... میں ... میں ہوئی تھی- اور ملتان میں ۷۷ بمقابلہ ۲۳ کے

۳۰ - امیدوار طاہر ہیں سے گوجرانوالہ میں واقع ہوگئیں -۲۱ ملتان میں - ۹ جہلم میں - اور ۳-راولپنڈی میں-۸ امیدوار سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے خوشاب اور ملتان ہر ایک میں ۲ درج رجسٹر ہوئیں - اور سوسہ-لاہور-گجرات اور ہر ایک میں ایک ایک -

{ صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۸-اپریل سنہ ۱۹۲۰ع -

دستخط - آر-سی-ا جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائی کمشنر حفظان صحت پنجاب -

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

{ خان بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ زیر اہتمام پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ افسر لاہور

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ١٩] لاہور — ٧ مئی] مجریہ ٤ مئی] سنہ ١٩٣٠ ع

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپلٹی قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو ٢٦ اپریل سنہ ١٩٣٠ء کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری ١٩٢١ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	اموات: کل	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض تنفس	ضرر	دیگر وجوہات	اطفال: ایک سال	اطفال: ...	...	شرح اموات فی ہزار سالانہ
٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٥	١٦	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢
حصار	حصار	٩٠١٦٠	.	٣	٥	١	٧	١٠	---	--	---	٩	١	١	-	٤	١	٣	٣	١٥	٥٣
	ہانسی	١٠٥٠٢	.	٢	١	.	٧	٣	---	--	..	.	---	---	...	٣	.	١	١	٢٥	٣٦
	بھوانی	٣٠١٦٠	.	--	١٩	٢٠	١٠	١٠	---	--	---	٥١	---	٣	..	٧	٣	٣	٩	٣٣	٣٣
	سرسہ	١٣٩٩٩	---	٥	٥	١٠	٣	٥	---	--	..	٣	٣	٣	...		---	---	---	١٨	٣٩
روہتک	روہتک	١٩٨٧٠	٧	٥	١٢	١١	٧	٣	---	---	---	٣	---	٣	---	٢	١٢	٣	٩	٣٢	٣٩
	[illegible]	٥٠٩١	٧	٣	١٠	٣	٣	٢	....	-	...	---	---	---	-	٢	١	---	٩	٣٩	٣٥

ضلع	نام	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۳۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر اسباب	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	شرح اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال	
۱	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...	[illegible] ...	۱۲۰۱۲	۳	۷	۹	۹	۵	۳	...	...	...	-	...	...	...	۳	۱	۳	۹	۳۹	۳۱
گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۰۰	۰	۹	۱۰	۱۲	۸	۱۰	..	...	...	۳	.	۷	...	۹	...	۲	۲	۲۱	۳۸
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۰	۱۰	۷	۱۷	۲۵	۱۲	۱۲	...	...	...	۳	۲	۲	۶	۷	۰	۳	۵	۳۰	۶۲
	کیتھل ...	۱۴۹۱۰	۲	۹	۱۲	۱۶	۱۰	۶	...	...	...	۲	...	۱	..	۳	۳	۲	۸	۳۹	۶۵
	پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۲	۸	۲۰	۳۰	۲۱	۱۹	—	...	...	۲۰		۱	۶	۷	۵	۳	۹	۳۰	۷۹
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۲	۵	۶	۱۱	۱۳	۷	۷		...	...	۶		..	۲	۱۲	۲	۲	۳	۵۲	۹۷
انبالہ ...	انبالہ ...	۳۳۳۹۳	۹	۵	۱۳	۶	۳	۹	..	...	...	۵	۲		۰۰۰	۱	۱	۲	—	۳۰	۶۹
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۱	۵	۱۳	-	۱۰	...	...	...	۶	۳	۲	..	۵	۱	۲	۳	۲۱	۹۱
ہوشیارپور	ہوشیارپور ...	۱۹۹۸۰	۰	۷	۱۳	۷	۳	۳	...	...	...	۳	...	۱	..	۳	...	...	...	۵۰	۲۱
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۳۳۵۰	۲۱	۲۵	۳۰	۳۵	۱۵	۲۰	...	...	...	۶	۱	..	...	۱۳	۲	۸	۰	۳۳	۳۳
لدھیانہ	لدھیانہ ...	۳۳۹۱۲	۱۲	۱۱	۲۲	۳۰	۱۱	۱۵	...	...		۱۹	۱	۶	۲	۶	۵	۳	۶	۲۹	۳۱
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۳	۹	۷	۲	۵	...	...	...	۳	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۳۱	۲۳
فیروزپور	فیروزپور ...	۲۳۹۷۸	۷	۷	۱۳	۵	۳	۲	...	-	..	۳	...	۱	۰۰۰	۰۰۰	...	۱	۱	۲۹	۱۰
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۵	۸	۷	۳	۳	...	-	...	۳	۱	...	...	۳	...	۱	۱	۳۸	۲۳
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۸	۵۰	۱۱۰	۱۵۰	۸۳	۹۷	...	...	...	۸۳	۱۰	۲۶	۲	۹	۲۷	۲۲	۳۹	۲۹	۳۷
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۶	۹	۱۵	۱۰	۶	۳	...	...	...	۸	...	۱	۲	...	۱	۳	۳	۳۲	۲۱
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۳	۵۸	۱۲۱	۱۲۲	۶۶	۵۶	..	-	...	۹۸	۳	۳۶	۱	۱۳	۹	۱۰	۱۹	۳۲	۴۲
گورداسپور	بٹالہ ...	نقشہ نہیں آیا۔																			
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۲	۱۶	۲۲	۳۸	۲۳	۱۳	۱۰	...	...	...	۹	۱	۸	...	۵	۵	۲	۷	۳۱	۲۵
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۰	۸	۱۸	۳۰	۲۸	۱۵	--	---	۲۲	۷	...	۳	۲	۹	۳	۲	۵	۳۳	۷۹
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	۵	۶	۱۱	۳	۲	۱	...	...	---	۳	---	...	...	...	۱	...	...	۳۳	۱۲
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۳	۱۰	۲۳	۱۲	۷	۵	...	...	۱	۷	...	۳	...	۱	۲	۳	۵	۹۳	۳۴
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۱	۷	۳	۲	۲	...	۱	...	۲	۰۰۰	...	...	۱	...	...	...	۳۱	۱۸
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۳۰۲	۸	۵	۱۳	۱۲	۶	۶	...	...	...	۹	۱	۲	۱	۲	۳	۳	۶	۳۳	۳۱
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۲	۴	۳	۳	---	...	--	---	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۲۹	۱۵
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳		۵	۳۹	۲۹	۲۰	...	...	۲۳	۳	...	۳	...	۸	۱	۲	۵	۲۱	۱۰۶
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	--	۳	۳	۱	۲	...	۱	...	---	...	۱	..	۱	...	...	--	۱۵	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی جن حلقوں میں ... سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش			اموات			باعث موت									عمر کے لحاظ سے		اوسط پیدائش بحساب فی ہزار سالانہ	اوسط اموات بحساب فی ہزار سالانہ
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	طاعون	چیچک	ہیضہ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب و	تمام دیگر امراض	لوگ	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۲	۲۹	۴۱	۳۳	۱۵	۱۹	...	...	۱	۱۴	۱	۹	۳	۸	۳	۱۱	۱۳	۳۶	۳۸
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۵	۱۰	۱۰	۳	۷	...	...	...	۴	۱	۳	...	۲	۲	۲	۳	۲۹	۴۹
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۵	۴	۹	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۳	۱	۹	...	۷	۷	۳	۱۰	۱۸	۳۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۵	۱	۶	۷	۷	..	...	...	...	۳	...	۲	...	۱	۳	..	۳	۲۲	۳۲
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۱۷	۱۷	۳۴	۹۷	۳۹	۳۸	...	۳	۱۳	۳۲	۳	۳۶	۱	۵	۸	۱۰	۱۸	۲۱	۵۴
	میزان کل ...		۱۱۷۰۰۸۵	۳۸۲	۳۶۶	۷۳۸	۹۱۳	۳۸۵	۴۲۸	...	۹	۷۰	۴۲۳	۳۸	۱۷۹	۳۹	۱۸۰	۱۱۳	۱۱۸	۲۳۲	۳۳	۴۰
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۳	۷	۶	۱۳	۲۷	۱۶	۱۱	...	...	...	۱۹	...	۵	...	۹	...	...	...	۳۹	۷۲
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	نقشہ نہیں آیا			...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	۱	...	۱	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۳۹	۳۹

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۲۰ ع میں ۳۷ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۳۸ پیدائشیں (۳۸۲ لڑکے اور ۳۶۶ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے اور ۹۱۳ اموات (۳۸۵ مرد اور ۴۲۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۰ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:— لاہور میں ۳۷ بمقابلہ ۳۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ اور امرتسر میں [illegible] بمقابلہ ۳۵ کے اور ملتان میں ۵۹ بمقابلہ ۲۳ کے۔

۳۳ - ۱۰۱ اموات طاعون سے جہلم میں واقع ہوئیں - ۳۲ گوجرانوالہ میں - ۱۳ ملتان میں - گجرات اور راولپنڈی ہر ایک
ایک - ۱۰۱ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۴ ملتان میں اور جھنگ اور ڈیرہ غازی خان ہر ایک میں
ایک درج رجسٹر ہوئیں -

صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
۵ مئی سنہ ۱۹۲۰ع -

دستخط ـــ اے ـــ سی جیلنگر میر انگلشات
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب -

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و مہر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مہر منشی

۳۰۸ سی ایس --- ۳۸۰ --- ۱۳ - ۵ --- ۱۹۲۰ع - ایس جی ای ٹی ۱۵۲

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۰] لاہور — ۱۴ مئی (مجریہ ۲۱ مئی) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۸ء

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ یکم مئی سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

اسم قسمت	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۹	۷	۱۶	۱۷	۶	۱۱	...	...	...	۸	۱	۱	-	۷	۱	۳	۳	۳۹	۵۲
		ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۷	۳	۱۰	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۵	۱	۳	...	۳	۳	۱	۳	۳۹	۴۶
		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۶	۷	۲۳	۲۳	۱۳	۱۰	...	...	...	۱۰	۱	۱	...	۱۱	۳	۳	۹	۳۹	۳۹
		سرسہ ...	۱۳۹۴۹	۴	۳	۷	۵	۲	۳	...	...	...	۵	...	...	...	...	...	...	...	۳۵	۱۸
	رہتک	رہتک ...	۱۹۸۹۲	۸	۱	۱۴	۱۵	۷	۸	...	...	...	۸	۲	۲	...	۳	۳	۳	۵	۳۷	۴۰
		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۴	۹	۱۰	۱۴	۹	۷	...	...	...	۶	...	۲	...	۵	...	۲	۲	۳۹	۳۴

۳۱۲ ایس جی ایم —

ضلع	نام قصبہ	آبادی شمار مردم مطابق سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر اسباب	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۵	۳	۸	۱۱	۸	۳	...	...	...	۲	۱	...	...	۸	۳	۱	۴	۳۵	۴۸
...رہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۹	۱۸	۱۴	۹	۵	...	...	...	۳	۱	۲	۱	۷	۳	...	۳	۳۲	۳۹
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۶	۲	۱۷	۲۶	۱۱	۱۵	...	...	...	۱۴	۳	۵	...	۴	۳	۳	۹	۴۲	۹۴
	کیتھل ...	۱۲۹۹۲	۵	۴	۹	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۹	...	۲	...	۳	۷	۶	۳	۳۷	۵۳
	پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۷	۱۳	۳۰	۵۷	۳۰	۲۷	...	...	...	۳۹	...	۲	۴	۱۲	۱۰	۱۱	۲۱	۶۰	۱۱۳
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۵	۴	۹	۱۶	۸	۸	...	...	...	۹	...	۱	...	۹	۴	۴	۹	۴۳	۷۶
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۱	۶	۱۷	۲۰	۱۲	۸	...	...	...	۱۱	۳	۲	...	۴	۵	...	۵	۳۹	۳۲
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۵	۵	۱۰	۱۵	۷	۸	...	...	...	۱۲	...	...	...	۳	...	۲	۲	۳۳	۹۵
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۹	۱۰	۱۹	۳۱	۱۷	۱۴	...	...	...	۱	...	۳	...	۱۳	۵	۳	۹	۵۸	۹۰
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۳۳۵۴	۲۴	۱۸	۴۲	۳۹	۲۳	۱۶	...	...	...	۱۷	۳	۸	...	۱۱	۷	۶	۱۳	۲۹	۳۷
لدھیانہ	لدھیانہ ...	۳۳۵۱۲	۱۳	۱۱	۲۴	۲۰	۷	۱۳	...	...	...	۸	۱	۲	...	۹	۱	۱	۲	۲۹	۲۴
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۵	۱۴	۳	...	۲	...	...	...	...	۱	۱	...	۳	...	...	...	۳۸	۱۳
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۳	۹	۱۲	۱۲	۷	۵	...	...	...	۳	۱	۵	...	۳	۲	۱	۳	۲۷	۲۵
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱	۱	۲	۹	۳	۶	...	...	...	۲	...	...	۱	۶	...	...	...	۱۰	۳۲
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۷	۵۹	۱۱۶	۱۷۳	۹۵	۷۸	...	۱	...	۷۷	۱۳	۴۰	۳	۳۹	۲۹	۲۶	۵۵	۲۸	۳۳
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۹	۵	۱۴	۱۵	۹	۶	...	...	...	۱۳	۲	...	...	۱	۲	۲	۳	۲۳	۳۲
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۷	۴۹	۱۱۶	۹۲	۵۲	۴۰	...	...	...	۳۷	۳	۳۲	۱	۱۹	۷	۳	۱۰	۳۰	۳۲
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱	۹	۱۰	۱۵	۱۱	۴	...	...	...	۱۰	...	۵	...	...	۳	۱	۵	۳۲	۳۰
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۹	۲۲	۱۶	۳۸	۲۶	۱۵	۱۱	...	...	...	۹	۱	۵	...	۱۱	۶	۵	۱۱	۳۱	۲۸
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۹	۸	۱۷	۹۰	۴۸	۴۲	...	...	۶۸	۱۰	...	۸	...	۳	۲	۱	۳	۲۴	۱۱۰
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	۳	۸	۱۱	۱۰	۵	۵	...	...	...	۱	۲	۱	...	۹	۱	۳	۵	۳۳	۳۰
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۷	۵	۱۲	۱۰	۴	۶	...	...	...	۹	...	۱	...	۳	۵	۲	۳	۳۴	۲۸
	جلالپور ...	۱۱۹۱۹	۵	۷	۱۲	۱۳	۶	۷	...	۱	...	۸	...	۲	...	۲	۲	۳	۵	۵۳	۵۸
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۳۰۲	۳	۷	۱۰	۱۱	۹	۲	...	...	...	۸	۲	۱	...	...	۱	۱	۲	۳۴	۳۷
	خوشاب	۱۰۱۲۹	۲	۳	۵	۵	۲	۳	...	۱	...	۲	...	...	...	۲	۱	...	۱	۲۹	۲۶
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۷	۳	۱۰	۳۸	۱۸	۲۰	...	...	۳۰	۲	...	۱	...	۵	...	۲	۲	۳۲	۱۶۰
	پنڈدادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۲	۵	۹	۵	۴	...	۳	۱	۳	...	...	...	۲	۱	...	۱	۲۵	۳۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی حسب مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش مرد	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت: ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب و	تمام دیگر بواعث	اموات بچوں کی عمر کے ایک سال: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۵	۱۲	۱۷	۴۱	۲۴	۱۷	...	...	۱	۱۴	..	۱۰	۱	۱۱	۳	۵	۸	۱۲	۳۶
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۴	۷	۹	۴	۵	...	...	...	۴	۱	۲	...	۲	...	۲	۲	۱۹	۲۴
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۶	۹	۱۵	۱۳	۶	۷	..	۱	...	۶	۲	۱	...	۴	۳	۱	۴	۳۰	۲۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۶	۶	۱۲	۱۱	۳	۸	...	...	...	۴	...	...	...	۷	۲	۴	۶	۳۳	۳۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۲۴	۲۴	۴۸	۹۲	۴۲	۵۰	...	۵	۹	۳۸	۲	۳۰	...	۸	۹	۹	۱۸	۲۹	۵۶
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۴۰۹	۳۶۸	۷۷۷	۱۰۱۶	۵۲۹	۴۸۷	...	۱۲	۷۹	۴۴۹	۳۷	۱۹۱	۱۰	۲۳۱	۱۳۳	۱۱۹	۲۴۹	۲۴	۳۴
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	۳	۵	۲۳	۱۱	۱۳	...	...	...	۱۵	...	۴	...	۵	...	...	...	۱۹	۹۹
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	۸	۳	۴	...	...	...	۵	۱	۲	...	-	۱	..	۱	۲۰	۱۹۳
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	۱	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۹۵	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ یکم مئی سنہ ۱۹۲۰ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۷۷ پیدائشیں (۴۰۹ لڑکے اور ۳۶۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۴ ہے اور ۱۰۱۶ اموات (۵۲۹ مرد اور ۴۸۷ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۴ ہے ۔ ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ۴۳ بمقابلہ ۲۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی ۔ امرتسر میں ۳۴ بمقابلہ ۳۹ کے اور ملتان میں ۵۶ بمقابلہ ۱۹ کے ۔

۳۸ - اموات طاعون سے گوجرانوالہ میں واقع ہوئیں - ۳۰ جہلم میں - ۹ ملتان میں - پنڈ دادن خان اور راولپنڈی ایک میں ایک ایک - ۱۲ اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۵ ملتان میں ۳ پنڈ دادن خان میں اور [illegible] و [illegible]پور و [illegible] اور [illegible] ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط - مولا بخش ہیڈ اسسٹنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
[illegible] اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۱] لاہور — ۲۱ مئی (مجریہ ۲۸ مئی) سنہ ۱۹۲۰ ع — یوم جمعہ [جلد ۸ء

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۸ مئی سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۴	۷	۱۱	۲۲	۱۰	۱۲	...	...	...	۱۵	...	۲	..	۵	۳	۴	۷	۳۳	۶۷
۲	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۵	۳	۸	۱۱	۵	۶	...	...	...	۳	۲	۲	۱	۲	۱	...	۱	۲۹	۳۹
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۸	۱۰	۲۲	۵۹	۳۴	۲۵	...	...	...	۳۴	۳	۵	...	۱۷	۱۰	۹	۱۹	۳۷	۹۹
۴	حصار	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۳	۲	۹	۱۱	۸	۳	...	...	...	۹	۱	...	...	۱	۱	...	۱	۲۱	۳۹
۵	رہتک	رہتک ...	۱۹۸۹۲	۴	۶	۱۰	۱۰	۴	۶	...	...	...	۴	...	...	...	۶	...	۲	۲	۲۹	۳۶
۶	رہتک	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۵	۶	۱۱	۱۱	۸	۳	...	...	...	۷	...	۴	...	...	۳	۱	۴	۳۴	۵۲

۳۳۴ ایس جی جی —

ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...ک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۸	۶	۱۴	۷	۲	۵	...	...	...	۵	...	...	...	۲	۲	۲	۴	۹۱	۳۰
...گانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۶	۱۵	۱۶	۹	۷	...	...	...	۴	۳	۲	...	۹	۳	۱	۴	۳۲	۲۴
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۶	۱۵	۳۲	۱۳	۱۹	...	...	...	۲۶	۱	۱	...	۴	۱	۶	۷	۳۷	۷۹
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۴	۴	۸	۱۰	۶	۴	...	...	...	۷	۱	...	...	۲	۲	...	۲	۳۳	۴۱
	پانی پت ...	۲۹۳۴۲	۲۰	۱۰	۳۰	۵۸	۳۰	۲۸	...	...	...	۴۱	۱	۲	۳	۱۱	۹	۱۰	۱۹	۹۰	۱۱۵
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۵	۵	۱۰	۱۳	۶	۷	...	...	...	۹	...	...	...	۴	۲	۲	۴	۳۸	۱۲
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۳	۶	۵	۱۱	۲۸	۱۷	۱۱	...	...	...	۱۶	۳	۵	...	۴	۶	۱	۷	۲۳	۹۰
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۲	۵	۲۰	۱۵	۵	...	۱	...	۹	۳	...	...	۷	۶	۲	۸	۲۲	۸۷
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۸	۱۰	۱۸	۱۳	۶	۷	...	...	...	۸	...	۱	...	۴	۵	۳	۳	۵۵	۴۰
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۲۳۵۴	۱۶	۱۷	۳۳	۳۵	۱۴	۲۱	...	...	...	۲۲	۲	۹	...	۲	۴	۵	۹	۳۱	۳۳
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۵۱۲	۷	۱۵	۲۲	۲۸	۱۶	۱۲	...	۱	...	۱۵	۲	۱	۱	۸	۷	۹	۱۳	۲۷	۳۴
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۱۰	۱۷	۲۱	۱۲	۹	...	...	...	۸	۱	۲	...	۱۰	۳	۴	۷	۵۵	۷۴
فیروزپور	فیروزپور	۴۴۹۷۸	۳	۱۰	۱۳	۵	۳	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۲۷	۱۰
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۱	۷	۹	۷	۲	...	...	...	۵	...	...	...	۴	۲	۱	۳	۳۳	۲۲
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۹	۵۱	۱۱۰	۱۹۷	۱۰۹	۷۷	...	۱	...	۱۲۳	۵	۴۳	۴	۲۱	۲۹	۲۱	۴۷	۲۷	۳۹
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۳	۹	۲۲	۲۰	۹	۱۱	...	...	...	۱۸	...	...	...	۲	۳	۱	۳	۳۹	۴۲
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۰	۴۸	۹۸	۱۲۲	۲۹	۹۳	...	...	...	۶۱	۲	۴۲	...	۱۷	۹	۵	۱۴	۳۳	۴۲
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۲۳۰	۸	۵	۱۳	۲۹	۱۸	۱۱	...	۱	...	۱۴	...	۱۰	...	۴	۶	۳	۹	۲۹	۵۸
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۹	۱۹	۳۸	۵۲	۲۶	۲۶	...	...	...	۱۷	۱	۱۳	۱	۲۰	۶	۴	۱۰	۳۱	۵۷
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...				نقشہ نہیں			–													
	وزیرآباد ...																				
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۶	۱۰	۱۶	۱۰	۵	۵	...	...	...	۴	۲	۱	...	۳	۲	۴	۶	۳۵	۲۸
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۵	۴	۹	۵	۳	۲	...	...	...	۴	۱	...	...	...	...	...	...	۳۰	۴۲
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۵	۴	۹	۵	۳	۲	...	...	...	۳	۱	...	...	۱	۳	۱	۴	۲۱	۱۷
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۱	...	۱	۵	۳	۲	...	...	...	۳	۱	...	...	۱	۱	۱	۲	۵	۲۶
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۴	۷	۴۲	۲۴	۱۸	...	...	...	۲۳	۴	...	۲	۳	۱	۲	۳	۲۹	۱۷۶
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۱	۲	۳	۵	۳	۲	...	۲	...	۱	۱	...	...	۱	۱	۱	۲	۱۵	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۴۲	۲۲	۱۷	۳۹	۳۷	۱۷	۲۰	...	...	۹	۱۳	۲	۹	۱	۸	۵	۵	۱۰	۳۰	۳۱
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۶	۱۳	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۴	۸
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۹	۱۰	۱۹	۲۳	۱۵	۸	...	۱	...	۸	۲	۳	...	۹	۹	۷	۱۶	۳۸	۲۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۶	۹	۱۵	۱۰	۶	۴	...	...	۱	۲	۱	...	۱	۵	۱	...	۱	۵۵	۳۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۳	۸	۳۱	۷۷	۵۰	۲۷	...	...	۸	۳۲	۹	۲۹	...	۵	۹	۳	۱۳	۲۵	۳۷
	میزان کل ...		۱۱۵۰۷۳۲	۳۷۵	۳۶۱	۷۳۶	۱۰۶۲	۵۸۰	۴۸۲	...	۷	۲۸	۵۵۸	۴۹	۱۸۵	۱۲	۲۰۶	۱۳۹	۱۱۸	۲۹۳	۳۳	۳۸
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	۳	۵	۲۱	۱۲	۹	...	...	...	۱۱	...	۷	...	۳	...	...	...	۱۳	۵۸
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	۵	۳	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	...	...	۲۰	۱۰۲
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۸ مئی سنہ ۱۹۲۰ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۳۶ پیدائشیں (۳۷۵ لڑکے اور ۳۶۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے اور ۱۰۶۲ اموات (۵۸۰ مرد اور ۴۸۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:— لاہور میں ۳۹ بمقابلہ ۲۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی - امرتسر میں ۴۴ بمقابلہ ۳۹ کے اور ملتان میں ۳۷ بمقابلہ ۱۹ کے -

۳۳—اموات طاعون سے جہلم میں واقع ہوئیں-۸ ملتان میں-۶ راولپنڈی میں اور ایک چنیوٹ میں-۷ اموات مۃ
ک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۲ پنڈ دادنخان میں- جگا دھری و لدھیانہ و لاہور و بٹالہ اور جھنگ مگھیانہ ہر ایک
ں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں-

عتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
ور خہ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط—آر-سی-جیننگز ہیڈ اسسٹنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
سٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۲] لاہور — ۲۸ مئی (مجریہ ۴ جون) سنہ ۱۹۲۰ ع — یوم جمعہ [جلد ۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	اموات: کل	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش حساب فی ہزار آبادی فی سالانہ	اوسط اموات حساب فی ہزار آبادی فی سالانہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۹	۷	۱۳	۶	۱۱	۱۷	...	...	...	۹	۱	۱	...	۹	۲	۲	۳	۴۰	۵۲
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۳	۵	۸	۴	۷	۱۱	...	...	...	۴	...	۲	...	۵	...	...	...	۲۹	۳۹
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۳	۱۰	۲۳	۲۴	۲۶	۵۰	...	...	...	۲۴	...	۵	...	۱۱	۴	۳	۷	۳۹	۳۴
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۳	۱	۴	۳	۴	۷	...	...	...	۵	...	...	...	۲	۲	۱	۳	۱۴	۲۵
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۹	۹	۱۸	۱۰	۱۲	۴۲	...	...	...	۶	۱	۲	...	۱۳	۳	...	۳	۳۸	۵۸
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۳	۴	۷	۷	۸	۱۵	...	...	...	۵	...	۲	...	۸	...	...	...	۳۴	۷۴

۵۰۶ ایں جی جی ار —

ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری ۱۹۱۱ء	پیدائش مرد	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بیماریوں	ایکسال سے کم عمر کے بچے لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...ب ...	سونی پت ...	۱۲۰۲۳	۵	۸	۱۳	۹	۲	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۳	...	۲	۲	۵۹	۲۶
...گانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۸	۳	۱۲	۱۹	۱۲	۷	...	...	...	۵	...	۵	...	۹	۳	۱	۴	۲۵	۳۰
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۶	۴	۱۰	۲۹	۱۷	۱۲	...	...	...	۱۶	...	۲	...	۱۱	۴	۱	۵	۲۵	۷۱
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۱۰	۱۷	۱۳	۴	۹	...	...	...	۱۰	...	۲	...	۱	۱	۱	۲	۲۹	۵۳
	پانی پت ...	۲۹۳۴۲	۱۶	۱۰	۲۶	۴۷	۲۱	۲۶	...	...	...	۳۷	...	...	...	۱۰	۴	۶	۱۰	۵۲	۹۳
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	...	۲	۲	۹	۵	۴	...	...	...	۶	...	...	...	۳	۱	۲	۳	۱۰	۴۳
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۴	۴	۱۸	۲۴	۱۳	۱۱	...	...	...	۱۶	۲	۶	...	...	۳	۲	۵	۳۸	۵۱
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۴	۵	۹	۲۷	۱۱	۱۶	...	...	...	۲۴	...	۱	...	۲	۵	۲	۷	۳۹	۱۱۷
ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۹۹۸۰	۵	۴	۹	۱۶	۸	۸	...	...	...	۵	...	۱	...	۱۰	۴	۲	۶	۲۷	۴۹
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۳۳۵۴	۱۱	۱۱	۲۲	۴۲	۲۰	۲۲	...	...	...	۱۵	۳	۸	...	۱۶	۶	۷	۱۳	۲۱	۳۹
لدھیانہ	لدھیانہ ...	۴۴۵۱۲	۹	۱۱	۲۰	۴۵	۲۶	۱۹	...	...	...	۲۳	۴	۵	...	۱۳	۷	۷	۱۴	۲۴	۵۴
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۶	۱۱	۱۱	۸	۳	...	...	...	۴	۲	۲	۱	۲	۱	...	۱	۳۸	۲۸
فیروز پور	فیروز پور	۲۳۹۷۸	نقشہ نہیں آیا۔																		
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	...	۳	۳	۲۰	۱۱	۹	...	...	...	۸	۱	۲	...	۹	۳	۲	۵	۱۹	۱۵
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۳۱	۹۷	۱۰۷	۲۳۶	۱۲۱	۱۱۵	...	۲	...	۱۵۲	۸	۳۹	۲	۳۳	۳۷	۳۱	۶۸	۲۶	۵۹
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۰	۱۰	۲۰	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۱۵	...	۲	...	۲	۳	۲	۶	۴۲	۳۰
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۳۸	۵۵	۹۳	۱۷۲	۹۵	۷۷	...	...	...	۹۷	۳	۵۷	...	۱۵	۸	۷	۱۵	۳۲	۵۹
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳۰	۱۲	۸	۲۰	۲۲	۱۱	۱۱	...	...	...	۱۲	...	۵	۱	۴	۴	۳	۶	۴۰	۴۴
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...		نقشہ نہیں آیا۔																		
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۱۹۳۷	۹	۵	۱۴	۴۳	۲۰	۲۳	...	...	۱۳	۲۳	...	۲	...	۴	۴	...	۳	۲۹	۷۹
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	۵	۴	۹	۹	۴	۳	...	...	...	۴	۱	...	...	۱	۲	۱	۳	۲۷	۱۸
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۷	۸	۱۵	۱۲	۵	۷	...	...	...	۴	۱	۲	...	۵	۲	۴	۶	۴۲	۳۴
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۵	۷	۹	۵	۴	...	...	...	۲	...	۱	...	۴	۲	۱	۳	۳۱	۴۰
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۴	۱۴	۱۳	۴	۹	...	...	...	۸	۲	...	...	۳	...	۵	۵	۴۸	۳۴
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۳	۵	۳	۱	۲	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	...	...	۲۶	۱۵
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۲	۶	۳۴	۱۷	۱۷	...	...	۲۳	۴	۱	۵	...	۱	...	...	...	۲۵	۳۳
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۱	۴	۹	۲	۷	...	۱	...	۶	...	...	...	۲	...	۲	۲	۲۵	۳۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۸	۱۷	۳۵	۳۲	۱۹	۲۲	...	...	۳	۱۷	۲	۸	۱	۱۱	۹	۹	۱۲	۳۹	۳۷
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۳	۱۰	۸	۳	۵	...	۱	...	۲	...	۴	...	۲	۱	۱	۲	۲۹	۲۱
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۹	۱۳	۲۲	۲۱	۱۲	۹	...	...	...	۴	۳	۲	...	۱۲	۷	۳	۱۰	۳۳	۳۲
۳۷		چنیوٹ ...	۱۰۰۸۵	۸	۸	۱۶	۱۳	۵	۸	...	۵	...	۳	...	۱	...	۴	۴	۲	۶	۵۹	۴۸
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۵	۲۲	۴۷	۹۷	۳۸	۳۹	...	۲	۳	۳۸	۳	۳۲	۱	۹	۱۲	۱۲	۲۳	۲۹	۵۹
	میزان کل ...		۱۱۲۳۲۴۲	۳۴۶	۳۴۴	۶۹۰	۱۱۸۹	۵۹۲	۵۹۷	...	۱۱	۳۳	۶۴۱	۳۹	۲۰۶	۹	۲۴۳	۱۳۵	۱۲۱	۲۵۶	۳۲	۵۵
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۳	...	۳	۳۲	۱۹	۱۳	...	...	...	۲۲	...	۹	...	۴	۳	۲	۵	۸	۸۸
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	۳۸
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۶۹۰ پیدائش (۳۴۶ لڑکے اور ۳۴۴ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے اور ۱۱۸۹ اموات (۵۹۲ مرد اور ۵۹۷ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۵۵ ہے - ۳ بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:- لاہور میں ۵۹ بمقابلہ ۳۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی - اور امرتسر میں ۵۹ بمقابلہ ۳۷ کے اور ملتان میں ۵۹ بمقابلہ ۳۰ کے -

۲۳ ـ اموات طاعون سے جہلم میں واقع ہوئیں ـ ۱۳ گوجرانوالہ میں ۴ انبالہ میں اور ۴ راولپنڈی میں ۱۱ اموات
سے درج رجسٹر ہوئیں جہاں سے ۵ چونیاں میں ـ لاہور اور ملتان ہر ایک میں ۲ ـ ڈیرہ غازیخان اور لائلپور
میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں ـ

ر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
رخہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۲۰ ع ـ

دستخط ـ آر ـ سی ـ جینکنز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب ـ

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
ـ گرا اسسٹنٹ کمشنر و سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مترجم

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۳] لاہور — ۴ جون (مجریہ ۱۱ جون) سنہ ۱۹۲۰ ع — یوم جمعہ [جلد ۸۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر اسباب	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۳	۳	۸	۱۴	۹	۵	...	...	...	۹	۱	۲	...	۵	۳	۱	۴	۲۴	۴۳
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۵	۸	۱۳	۱۱	۵	۶	...	...	...	۵	...	...	...	۶	۲	۴	۶	۴۹	۳۹
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۹	...	۹	۳۶	۲۰	۱۶	...	...	...	۲۱	...	۷	۱	۷	۷	۴	۱۱	۱۵	۹۱
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۵	۲	۷	۱۵	۸	۷	...	...	...	۸	۱	۱	...	۵	۳	۲	۵	۲۵	۵۴
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۷	۷	۱۴	۱۳	۷	۷	...	...	...	۸	۱	۳	...	۲	۲	۲	۴	۳۷	۲۷
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۶	۱	۴	۵	۷	۵	۲	...	...	...	...	۲	۲	...	۳	۱	۱	۲	۲۵	۳۴

۵۴۱ پی۔ٹی۔پی۔

ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر باعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲ ، ۱	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
اٹک ...	[illegible] ...	۱۲۰۴۳	۲	۳	۵	۱۱	۵	۶	...	...	...	۴	...	...	...	۷	۲	۲	۴	۲۲	۴۸
[illegible] ...	[illegible] ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۳	۱۳	۱۵	۷	۸	...	...	...	۳	۱	۵	...	۶	۲	۱	۳	۲۷	۳۲
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۵	۸	۱۳	۳۲	۱۸	۱۴	...	...	...	۲۱	۱	۴	۱	۵	...	۳	۳	۳۲	۷۹
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۶	۶	۱۲	۱۹	۱۰	۹	...	...	...	۱۴	...	۱	...	۴	۲	۴	۶	۳۹	۷۸
	پانی پت ...	۲۶۳۳۴	۱۲	۱۶	۲۸	۴۱	۱۹	۲۲	...	...	...	۳۲	۲	...	...	۷	۵	۹	۱۴	۵۶	۸۱
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	...	۱	۱	۱۳	۹	۴	...	...	...	۸	۴	...	...	۱	۱	۱	۲	۵	۹۲
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۷	۴	۱۱	۳۵	۱۸	۱۷	...	...	...	۳۱	...	۲	...	۲	۵	۵	۱۰	۲۳	۷۵
	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۵	۲	۷	۳۳	۱۹	۱۴	...	...	...	۲۸	...	۱	...	۴	۴	۵	۹	۲۶	۱۴۳
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۵	۴	۹	۱۴	۷	۷	...	...	...	۸	...	۳	...	۳	۳	۲	۵	۲۷	۴۳
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۴۳۵۴	۱۵	۱۸	۳۳	۳۵	۱۶	۱۹	...	...	...	۱۷	...	۱۰	...	۸	۶	۵	۱۱	۳	۳۳
لدھیانہ	لدھیانہ ...	۴۴۵۱۲	۱۲	۱۴	۲۶	۳۴	۱۶	۱۸	...	...	...	۱۵	۱	۱۳	...	۱۵	۶	۶	۱۲	۳۱	۵۳
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۲	۱۱	۱۱	۸	۳	...	...	...	۱	۲	...	...	۸	۲	۲	۴	۳۸	۴۸
فیروزپور	فیروزپور	۴۴۹۷۸	۱۱	۶	۱۷	۷	۳	۴	...	...	...	۲	...	۴	...	۱	۱	۱	۲	۳۶	۱۵
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۵	۸	۱۰	۵	۵	...	...	...	۵	۱	۱	...	۳	۱	...	۱	۳۸	۴۸
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۴۷۱	۷۰	۵۱	۱۲۱	۱۵۴	۱۳۸	۱۱۹	...	۲	...	۱۹۵	۷	۴۳	...	۳۷	۴۱	۲۵	۶۶	۳۰	۹۳
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۰	۶	۱۶	۲۳	۱۲	۱۱	...	...	...	۱۱	۳	۳	۱	۴	۳	...	۳	۳۴	۴۸
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۴	۴۰	۴۰	۹۴	۱۷۱	۸۴	۸۷	...	...	...	۱۰۷	۲	۴۳	۲	۱۷	۲	...	۲	۳۲	۵۹
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳	۷	۱۲	۱۹	۱۷	۷	۱۰	...	...	...	۱۰	...	۴	...	۳	۲	۵	۷	۳۸	۳۴
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۰	۱۰	۳۰	۵۳	۲۴	۲۹	...	...	...	۲۸	۴	۷	...	۱۴	۷	۶	۱۳	۳۲	۵۷
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۱۹۳۷	۹	۹	۱۸	۳۵	۱۸	۱۷	...	...	۱۱	۱۲	۲	۴	...	۶	۲	۴	۶	۴۳	۹۴
	وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۶	۷	۱۳	۱۰	۴	۶	...	...	...	۸	۱	...	...	۱	۱	۲	۳	۳۰	۳۰
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۴	۶	۷	۱۳	۱۶	۸	۸	...	۱	...	۱۱	...	۱	...	۳	۴	۲	۶	۳۶	۳۵
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۴	۶	۷	۵	۲	...	--	...	۲	...	۱	...	۴	۲	۱	۳	۲۷	۳۱
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۴۰۲	۱۰	۶	۱۶	۱۰	۷	۳	...	...	...	۶	۳	۱	...	...	۳	...	۳	۵۴	۴۳
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۳	۶	۶	۵	۱	...	...	...	۲	...	۱	...	۳	۳	...	۳	۳۱	۲۱
جہلم ...	جہلم ...	۱۴۴۹۸	۲	۳	۵	۳۰	۱۸	۱۲	...	...	۲۵	۳	...	...	...	۲	۳	۱	۴	۲۱	۲۶
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۱	۴	۵	۹	۲	۷	...	۱	...	۶	...	۱	...	۱	۱	۳	۳	۲۵	۴۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی بمطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۹	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۳۲	۱۴	۱۳	۲۷	۴۳	۲۴	۱۹	...	...	...	۱۴	۲	۱۴	۲	۱۱	۱۰	۴	۱۴	۳۰	۲۸
۳۵	کیمل پور ...	کیمل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۸	۱۳	۱۱	۴	۷	...	۱	...	۲	...	۴	...	۴	۲	۲	۴	۳۴	۲۰
۳۹	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۷	۷	۱۴	۲۰	۹	۱۱	...	۱	...	۵	۱	۲	...	۱۱	۳	۴	۷	۲۸	۳۰
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۷	۱۰	۱۷	۲۲	۹	۱۳	...	۱	...	۸	۱	...	...	۱۲	۹	۳	۹	۹۲	۸۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۳	۱۰	۳۳	۱۰۴	۵۷	۴۷	...	۴	...	۹۰	۲	۲۹	۱	۸	۱۹	۷	۲۹	۲۰	۹۳
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۳۸۱	۳۳۴	۷۱۵	۱۲۵۸	۹۳۹	۹۰۹	...	۱	۳۹	۹۹۹	۴۵	۲۱۹	۸	۲۴۰	۱۷۴	۱۲۹	۳۰۳	۳۱	۵۵
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۳	۲	۵	۳۹	۲۴	۱۲	...	...	...	۱۹	...	۱۲	...	۵	۴	۲	۹	۱۴	۹۹
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	۲	...	۲	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	۱	۱	...	۳۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	۱	۱	۲	...		...	...	...	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۳۹	۷۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۱۵ پیدائش (۳۸۱ لڑکے اور ۳۳۴ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۱ کے ہے اور ۱۲۵۸ اموات (۹۳۹ مرد اور ۶۰۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۵۵ کے ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:— لاہور میں ۶۳ بمقابلہ ۳۰ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ اور امرتسر میں ۵۹ بمقابلہ ۳۲ کے اور ملتان میں ۶۳ بمقابلہ ۲۶ کے۔

۲۵ —اموات طاعون سے جو اس ہفتہ میں واقع ہوئیں -۱۱ گوجرانوالہ میں -۱۱ اموات ... سے درج رجسٹر ہوئیں
میں سے ۴ ملتان میں - ۲ لاہور میں - گجرات - پنڈ دادنخان - لائل پور - جھنگ منٹگمری اور جہلم ... ایک
ایک درج رجسٹر ہوئی ہے-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
لاہور مورخہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط — او - سی - ہیلنگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۴] لاہور— ۱۱ جون (مجریہ ۱۸ جون) سنہ ۱۹۲۰ ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نام [illegible]	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر اسباب	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی کی سالانہ	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۹	۷	۱۶	۱۵	۶	۹	...	...	...	۱۰	...	۱	..	۴	۲	۵	۷	۴۹	۴۹
		ہانسی ...	۱۴۵۷۹	۶	۵	۱۱	۸	۳	۵	...	...	...	۳	۱	۱	...	۳	۲	۱	۳	۳۹	۲۹
		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۳	۱۰	۲۳	۳۴	۲۲	۱۲	...	...	...	۱۶	۱	۶	...	۱۱	۸	۱	۹	۳۰	۵۷
		سرسہ ...	۱۳۶۴۹	۴	۷	۱۱	۱۶	۶	۱۰	...	۳	...	۶	۲	...	...	۵	۱	۲	۳	۳۹	۵۷
	رہتک	رہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۰	۷	۱۷	۱۲	۶	۶	...	...	...	۴	...	۳	...	۵	۲	۱	۳	۴۵	۳۲
		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۵	۱۱	۷	۴	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۴	۱	۱	۲	۵۴	۳۴

۵۹۱ ایس جی جی—

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضررات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے اطفال: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے اطفال: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے اطفال: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	
…ہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۲	۲	۵	۱۲	۳	...	۳	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	۱	۱	۵۲	[illegible]
…ور گانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۷		۱۲	۱۶	۱۰	۶	...	...	...	۲	۳	۳	...	۷	۳	۱	۵	۲۵	[illegible]
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۱۱	۱۷	۳۱	۲۰	۲۱	...	...	...	۳۰	۱	۲	...	۸	۴	۳	۷	۳۲	[illegible]
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۵	۳	۸	۱۱	۹	۲	...	...	...	۷	...	...	...	۳	۲	...	۲	۳۳	[illegible]
	پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۸	۱۲	۳۰	۵۳	۲۹	۲۳	...	...	...	۳۰	۱	۱	۱	۱۰	۵	۷	۱۲	۹۰	[illegible]
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۲	۵	۱۳	۸	۹	...	...	...	۱۱	۱	...	...	۲	۲	۲	۳	۲۴	[illegible]
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۴	۷	۱۱	۲۳	۸	۱۵	...	...	...	۱۲	۲	۵	...	۲	۲	۲	۴	۲۳	[illegible]
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۴	۹	۳	۲	...	...	...	...	۱	۱	...	...	۱	۲	...	۲	۲۶	[illegible]
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۸۰	۱۰	۳	۱۲	۱۵	۱۰	۵	...	...	...	۴	...	۳	۱	۷	۳	۲	۹	۴۰	[illegible]
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۳۳۵۴	۱۹	۲۰	۳۹	۵۴	۲۸	۲۶	...	...	...	۳۲	۴	۱۱	...	۷	۹	۸	۱۳	۳۷	[illegible]
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۵۱۲	نقشہ نہیں۔																		
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹																			
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۷	۵	۱۲	۹	۵	۳	...	...	...	۵	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۲۵	۱۹
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۵	۱	۶	۱۳	۹	۳	...	...	...	۹	...	۳	...	۱	۲	...	۴	۲۹	۹۲
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۵	۵۷	۱۲۲	۲۱۳	۱۱۲	۱۰۱	...	..	...	۱۳۹	۱۱	۵۴	۱	۲۱	۲۹	۲۷	۵۶	۳۰	۱۳
	قصور ...	۲۳۷۸۴	۰	۸	۱۷	۲۲	۱۴	۸	...	...	...	۱۱	۱	۲	..	۸	۵	۳	۸	۳۶	۳۹
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۴۶	۵۱	۹۸	۱۷۹	۹۸	۷۸	...	۱	..	۹۵	۱	۹۳	۴	۱۳	۵	۳	۸	۳۳	۹۱
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳	۱۱	۳	۱۵	۱۶	۸	۸	...	...	...	۸	...	۸	...	...	۴	۱	۵	۳۰	۳۲
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۹	۱۳	۳۲	۴۵	۲۰	۲۵	...	...	...	۲۳	۲	۸	۱	۱۰	۳	۹	۹	۳۴	۳۸
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۱۶۳۷	۸	۷	۱۵	۳۵	۱۵	۲۰	...	...	...	۱۹	۲	۳	...	۱۰	۹	۷	۱۶	۲۷	۹۳
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	۵	۴	۹	۸	۶	۲	...	...	...	۷	...	...	...	۱	۱	...	۱	۲۷	۲۳
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۶	۶	۱۲	۹	۶	۳	...	...	...	۷	...	...	...	۲	۲	...	۳	۳۳	۲۵
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۱	۲	۳	۸	۴	۴	...	۲	...	۳	...	...	...	۴	۱	۱	۲	۱۳	۳۳
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۸	۴	۱۲	۱۶	۱۰	۹	...	...	...	۹	۲	۲	...	۳	۳	۲	۶	۳۱	۵۳
	خوشاب ...	۱۰۱۵۹	۳	۲	۶	۳	۳	۱	...	...	...	...	۱	۱	...	۲	۱	...	۱	۳۱	۲۰
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۲	۳	۱۹	۶	۱۳	...	...	۱۳	۱	...	۲	..	۳	...	۱	۱	۱۷	۸۰
	پنڈ دادنخان	۱۵۵۹۰	۱	۲	۳	۱۱	۹	۲	...	۱	...	۳	...	...	...	۶	۲	۱	۳	۱۵	۵۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب و …	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۳۲	۱۴	۱۱	۲۵	۳۸	۲۱	۱۷	...	...	...	۹	۳	۱۱	...	۱۸	۷	۳	۱۰	۲۸	۳۴
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۱	۸	۱۳	۸	۵	...	...	...	۹	...	۲	...	۲	۴	۱	۵	۲۱	۳۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۷	۱۵	۲۲	۲۴	۲۰	۴	...	۱	...	۱۳	۲	...	...	۸	۴	۱	۵	۳۲	۳۸
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۴	۳	۷	۱۰	۳	۷	...	...	...	۱	...	۳	...	۶	۱	...	۱	۲۹	۳۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۴	۱۶	۴۰	۸۶	۵۴	۳۲	...	۲	...	۲۹	۳	۳۹	...	۱۳	۹	۱۲	۲۱	۲۳	۵۲
	میزان کل ...		۱۱۳۸۳۲۴	۳۸۴	۳۲۷	۷۱۱	۱۱۰۰	۵۹۳	۵۰۷	...	۱۰	۱۳	۵۷۰	۴۵	۲۴۱	۸	۲۱۳	۱۴۳	۱۰۷	۲۵۰	۳۳	۵۰
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۱	۲	۳	۱۹	۱۲	۷	...	...	...	۱۳	...	۴	...	۱	۲	۱	۳	۸	۵۲
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	۲	...	۲	...	...	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	۲۰	۳۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۲	...	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	۹۵	۳۸
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	۲	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۷۱	۳۹

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

حلقہ مختتمہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۱۱ پیدائش (۳۸۴ لڑکے اور ۳۲۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے اور ۱۱۰۰ اموات (۵۹۳ مرد اور ۵۰۷ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۵۰ ہے — ۳ بڑے بڑے قصبات میں جو اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں:— لاہور میں ۵۳ بمقابلہ ۳۵ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تہیں — اور امرتسر میں ۹۳ بمقابلہ ۳۸ کے اور ملتان میں ۵۲ بمقابلہ ۳۸ کے ہے۔

۱۳—اموات طاعون سے جہلم میں واقع ہوئیں۔ ۱۰ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوائیں جنمیں سے ۳ سرسہ
جلال پور اور ملتان ہوا ایک میں ۲—امرتسر۔ پنڈ دادنخاں اور جھنگ مگھیانا ہوایک میں ایک ایک درج رجسٹر
ہوا۔

صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۹ جون سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط—آر۔سی۔جے۔ایلکز سپرلنگ ڈاٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ بوالے باجازت گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۵] لاہور — ۱۸ جون (مجریہ ۲۵ جون) سنہ ۱۹۲۰ ع — یوم جمعہ [جلد ۵۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۵ جون سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر اسباب	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۳	۱۰	۱۳	۱۴	۸	۶	...	...	...	۸	...	۱	۱	۴	۴	..	۴	۴۰	۳۴
		ہانسی ...	۱۴۵۷۹	۴	۶	۱۰	۱۲	۸	۴	...	...	...	۳	...	۳	۱	۵	۲	۱	۳	۳۶	۴۳
		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۴	۱۲	۲۶	۲۸	۱۰	۱۸	...	...	...	۱۸	...	۲	...	۸	۲	۵	۷	۴۴	۳۷
		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۷	۳	۱۰	۱۵	۸	۷	...	۲	...	۷	...	۴	...	۲	۲	...	۲	۳۹	۵۳
	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۵	۷	۱۲	۱۰	۶	۴	...	...	...	۵	...	۱	...	۴	۴	...	۴	۳۲	۳۶
		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۵	۳	۸	۹	۴	۲	...	...	...	۱	...	۳	...	۲	۱	...	۱	۳۹	۳۰

۲۰۱ ایں جی جی۔

ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
...ی ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۸	۳	۱۲	۱۱	۹	۵	...	...	...	۷	۱	۳	...	...	۲	۳	۹	۵۱
گڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۶	۸	۱۳	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۳	۲	۵	...	۷	۳	۲	۵	۲۹
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۹	۱۸	۳۸	۱۷	۲۱	...	...	...	۲۹	۱	۳	...	۷	۳	۵	۸	۳۴
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۲	۵	۸	۱۸	۱۲	۶	...	...	...	۱۴	۱	۱	۱	۵	۲	۱	۳	۳۳
	پانی پت ...	۲۹۳۳۴	۱۵	۱۳	۲۹	۴۹	۱۳	۲۶	...	...	...	۳۴	۲	۲	---	۹	۵	۵	۱۰	۵۸
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۱	۲	۳	۱۱	۷	۳	...	...	...	۱۱	...	...	...	...	...	...	...	۱۴
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۹	۹	۱۸	۲۲	۱۳	۹	...	...	...	۱۰	۳	۲	...	۵	۹	۲	۸	۳۸
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۲	۹	۸	۳	۴	...	...	...	۳	...	۳	...	۲	۲	۳	۹	۲۶
ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۷	۹	۱۶	۱۳	۹	۵	...	...	...	۵	...	۳	...	۵	۳	...	۳	۴۹
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۳۳۵۴	۱۸	۲۰	۳۸	۳۶	۲۳	۱۲	...	...	...	۱۵	...	۱۰	۱	۱۰	۹	۳	۱۲	۳۶
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۵۱۲	۱۵	۹	۲۴	۲۵	۱۶	۹	...	...	...	۹	...	۱۰	...	۹	۷	۳	۱۰	۲۹
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۳	۱	۳	۱۳	۸	۵	...	...	...	۳	--	۲	...	۷	...	۲	۲	۱۴
فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۱۰	۸	۱۸	۱۰	۳	۶	...	...	...	۵	۱	۲	---	۲	...	۲	۲	۳۸
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱	۲	۳	۱۱	۵	۶	...	...	...	۱۰	...	...	...	۱	۱	...	۱	۱۳
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۵	۵۵	۱۲۰	۲۰۳	۱۰۲	۹۵	...	۱	...	۱۱۸	۹	۳۷	۲	۳۹	۳۹	۴۱	۵۷	۳۰
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۵	۱۲	۱۷	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	...	۱۲	..	۲	..	۷	۳	۲	۲	۳۹
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۳۲	۳۵	۹۲	۱۷۷	۹۳	۸۳	..	...	..	۹۰	۳	۹۰	۲	۲۱	۹	۱۰	۱۹	۳۲
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳	۸	۸	۱۶	۲۰	۶	۱۴	...	...	..	۱۷	...	۱	...	۲	۱	۲	۳	۳۲
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۲	۲۳	۳۵	۳۹	۳۳	۱۹	...	...	...	۲۶	۲	۱۱	۱	۹	۶	۵	۱۵	۳۸
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۱۶۳۲	۵	۷	۱۲	۳۲	۱۸	۱۴	...	---	۲	۱۷	...	۹	---	۷	۱۵	۳	۷	۴۲
	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	۵	۸	۱۳	۱۰	۲	۷	...	---	...	۷	۱	...	...	۲	۱	۲	۳	۴۰
گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۷	۲	۹	۱۹	۸	۸	...	...	...	۱۲	...	۳	...	۱	۳	۲	۵	۲۵
	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۳	۵	۹	۶	۲	...	--	...	۳	...	۳	...	۲	۱	۲	۳	۲۲
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۷	۹	۱۳	۱۰	۳	۹	...	...	...	۵	۲	۲	...	۵	۱	۱	۲	۲۹
	خوشاب	۱۰۱۵۹	۱	۲	۵	۷	۳	۳	..	...	...	۲	...	--	---	۳	۱	۱	۲	۲۶
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۱	۳	۲۵	۱۱	۱۴	...	...	۱۶	..	...	۹	..	۳	۱	...	۱	۱۲
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۲	۲	۳	۱۲	۸	۳	...	۳	...	۷	۱	۱	...	...	۱	۱	۲	۲۰

نمبر ضلع	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۳۲	۱۵	۸	۲۳	۲۷	۱۲	۱۵	...	...	...	۱۴	۱	۵	...	۷	...	۵	۵	۳۹	۳۰
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۱	۶	۹	۵	۳	...	...	...	۳	...	۱	۱	۳	۲	۲	۳	۱۹	۲۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۳	۱۶	۳۰	۱۹	۱۴	۵	...	...	...	۸	...	...	...	۱۱	۶	۳	۹	۶۰	۳۸
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۰	۱۰	۲۰	۱۲	۷	۵	...	...	...	۱	۱	۱	...	۹	۲	۱	۳	۷۳	۳۳
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۷	۲۳	۵۰	۱۰۰	۵۴	۴۶	...	۳	...	۵۱	۱	۳۵	...	۱۰	۱۵	۸	۲۳	۳۰	۹۱
	میزان کل ...		۱۱۹۲۵۱۵	۳۸۶	۳۷۷	۷۶۳	۱۱۲۸	۶۰۷	۵۲۱	...	۹	۱۸	۵۹۹	۲۰	۲۴۹	۱۰	۲۲۳	۱۵۴	۱۰۸	۲۶۲	۳۳	۳۹
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	...	۳	۳	۱۹	۷	۹	...	...	...	۱۲	...	۳	...	۱	...	...	...	۸	۳۴
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۲	...	۲	۳	۲	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۲	...	۲	۴۱	۸۲
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۵ جون سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۸ بڑے بڑے صوبہ جات کے قصبات میں ۷۶۳ پیدائشیں (۳۸۶ لڑکے اور ۳۷۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے اور ۱۱۲۸ اموات (۶۰۷ مرد اور ۵۲۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے ۔ ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی: لاہور میں ۵۱ بمقابلہ ۴۱ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی ۔ اور امرتسر میں ۴۵ بمقابلہ ۳۸ کے اور ملتان میں ۹۱ بمقابلہ ۳۳ کے ۔

۱۶—اموات طاعون سے جہلم میں واقع ہوئیں اور ۳ گوجرانوالہ میں۔ ۹ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں
ان میں سے پنڈ دادنخان اور ملتان ہر ایک میں ۳—۲ سرسہ میں—ایک لاہور میں درج رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط—آر—سی—جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۶] لاہور — ۲۵ جون (مجریہ ۲ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اُس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۵ جون سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب و	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سالانہ	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سالانہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
[illegible]	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۵	۵	۲۰	۱۳	۷	۷	...	...	...	۶	۱	۲	...	۵	۲	۳	۵	۶۱	۴۳
[illegible]	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۸	۳	۱۲	۱۶	۵	۱۱	...	...	...	۷	...	۱	۱	۷	۳	۴	۷	۴۳	۵۷
[illegible]	حصار	بھیوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۵	۷	۲۲	۲۶	۱۶	۱۰	...	...	...	۱۶	۱	۳	...	۹	۳	۴	۷	۳۷	۴۴
[illegible]	حصار	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۲	۱	۳	۱۳	۸	۵	...	۲	...	۳	۱	۱	...	۵	۲	۲	۴	۱۱	۴۹
[illegible]	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۰	۹	۱۹	۱۳	۷	۶	...	...	...	۵	...	۲	...	۶	۲	۱	۳	۵۰	۳۴
[illegible]	روہتک	گوہانہ ...	۱۰۹۱۷	۲	۵	۷	۵	۳	۲	...	...	...	...	۲	...	...	۳	...	...	...	۳۳	۲۵

۲۶ ایس جی پی

ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ١٩١١ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
ک ...	سونی پت ...	١٢٠١٣	٩	٦	١٢	٩	٦	٣	...	...	...	٧	...	١	...	١	٢	٢	٤	٥٢	٣٩
گانوہ ...	ریواڑی ...	٢٣٧٨٠	٧	٨	١٥	١٢	٦	٦	...	...	...	٢	١	٢	...	٧	١	٢	٣	٣٢	٢٥
ال ...	کرنال ...	٢١٠١٨	٨	١٣	٢١	٣٤	١٨	١٦	...	...	...	٢٦	٣	٣	...	٣	٣	٢	٩	٥٢	٨٣
	کیتھل ...	١٢٩١٢	١٠	٦	١٦	١٨	١٠	٨	...	...	...	١٣	...	..	...	٥	١	١	٢	٦٥	٧٣
	پانی پت ...	٢٩٣٣٢	١١	١١	٢٢	٤٣	٢٠	٢٣	...	...	...	٣٠	...	٢	...	١١	٦	٦	١٢	٣٣	٨٥
	شاہ آباد ...	١١٠٥٣	٤	٣	٧	٢١	١٣	٧	...	...	...	١٣	٢	١	...	٣	٣	١	٣	٣٣	١٠٠
الہ ...	انبالہ ...	٢٣٣٩٣	٣	١١	١٤	٢٦	١١	١٥	...	...	...	١٣	٣	٧	...	٣	٤	٣	٧	٣٠	٥٥
	جگادھری ...	١٢٠٣٥	٣	١	٤	١٧	٤	١٣	...	...	...	١٣	١	١	...	٢	١	٤	٥	١٧	٧٣
شیارپور	ہوشیارپور	نقشہ نہیں آیا																			
الندھر ...	جالندھر ...	٥٣٣٥٤	١٨	٢٢	٤٠	٣٩	١٨	٢١	...	...	...	٢٣	٣	٥	١	١١	٣	٧	١١	٣٨	٣٦
دھیانہ	لدھیانہ ...	نقشہ نہیں آیا																			
	جگراؤں ...																				
وزپور	فیروزپور	٢٣٩٧٨	٦	٥	١١	٩	٨	١	...	...	...	٨	...	١	...	...	٣	...	٣	٢٣	١٩
	فاضلکا ...	١٠٩٨٥	٣	٢	٦	٦	٣	٣	...	...	...	٥	١	...	...	...	١	٣	٣	٢٩	٢٩
ہور	لاہور ...	٢١٠٢٧١	٤٢	٤٧	٨٩	١٩٠	٩٧	٩٣	...	...	...	١٣٣	١١	١٧	٣	٢٣	٣٢	١٤	٤٦	٢٢	٤٧
	قصور ...	٢٣٧٨٣	٢٠	١٠	٣٣	٢٩	١٨	١١	...	...	...	٢٠	١	١	١	٦	٣	٣	٧	٩٣	٦١
مرتسر ...	امرتسر ...	١٥١٣٣٩	٩١	٢٦	١١٧	١٣٩	٨٤	٥٥	...	...	...	٧٩	١	٤٥	٢	١٢	٥	٥	١٠	٤٠	٤٨
ورداسپور	بٹالہ ...	٢٩٣٣	١٤	١١	٢٥	٢١	١٢	٩	...	...	...	١٥	...	٣	...	٢	...	١	١	٥٠	٣٢
یالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	٣٨٥٩٥	١٨	١٩	٣٧	٣٩	٢٠	١٩	...	...	...	١٨	١	١٧	...	١٠	١٠	٣	١٣	٣٠	٣٩
وجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	٢١٦٣٧	١١	٧	١٨	٢٩	١٨	١١	...	...	...	٢٢	...	...	...	٧	٥	...	٥	٣٤	٤٠
	وزیرآباد ...	١٧١٣٦	٢	٥	٧	١٠	٦	٤	...	...	...	٥	١	١	...	٣	٢	...	٢	٢١	٣٠
جرات	گجرات ...	١٨٦٩٢	١١	٤	١٥	١٠	٧	٣	...	...	...	٤	٢	١	...	٢	٢	٢	٤	٤٢	٢٨
	جلالپور ...	١١٩١٥	٥	٧	١٢	٥	١	٤	...	...	...	٢	...	١	...	٢	١	٢	٣	٥٤	٢٢
شاہپور	بھیرہ ...	١٥٢٠٢	٤	٥	٩	١٢	١٠	٢	...	...	...	٤	٤	...	...	٤	٤	...	٤	٣١	٣١
	خوشاب	١٠١٥٩	٤	٢	٦	٧	٤	٣	...	١	...	٣	...	١	...	٢	...	...	...	٣١	٣٦
جہلم ...	جہلم ...	١٢٢٩٨	١	٢	٣	١٦	١٢	٤	...	...	١١	١	١	٢	...	١	١	...	١	١٣	٦٧
	پنڈ دادنخان	١٠٥٩٠	١	٦	٧	١١	٦	٥	...	٢	...	٤	٤	...	...	١	٢	٣	٥	٣٣	٥٢

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی جو مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: لڑکے	پیدائش: لڑکیاں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب و	باعث موت: کل دیگر اسباب	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۲۴	۱۴	۳۸	۳۳	۲۰	۲۳	...	...	...	۱۱	۳	۱۲	...	۱۷	۸	۹	۱۷	۳۲	۳۸
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۲	۷	۹	۳	۲	۲	...	...	...	۲	...	...	...	...	۱	۱	۲	۲۴	۱۱
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۳	۱۹	۳۳	۲۵	۱۳	۱۱	...	۱	۱	۸	...	...	...	۱۵	۵	۹	۱۱	۹۹	۵۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۸	۱	۱۷	۱۱	۹	...	...	...	۳	...	...	...	۱۳	۳	۱	۵	۵۹	۹۲
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۶	۲۱	۳۷	۹۰	۲۷	۳۳	...	۱۲	...	۲۲	۲	۲۲	...	۲	۷	۸	۱۵	۲۹	۳۶
	میزان کل ...		۱۱۲۱۳۳۴	۳۰۲	۳۶۸	۷۰	۱۰۰۵	۵۴۰	۳۶۵	...	۱۹	۱۲	۵۵۹	۵۱	۱۵۵	۹	۲۰۳	۱۳۳	۱۰۳	۲۳۷	۳۹	۳۷
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۱	۳	۳	۳۴	۲۹	۱۸	...	...	...	۱۹	۲	۱۵	...	۱۱	۳	۲	۵	۱۱	۱۲۱
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۰	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۳۸	۳۸
	مری ...	...	۱۳۹۱	۳	۱	۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱۴۳	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۵ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۷۰ پیدائش (۳۰۲ لڑکے اور ۳۶۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے اور ۱۰۰۵ اموات (۵۴۰ مرد اور ۴۶۵ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۷ ہے ۔ ۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ۳۷ بمقابلہ ۳۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی - امرتسر میں ۳۸ بمقابلہ ۳۱ کے اور ملتان میں ۳۶ بمقابلہ ۵۹ کے ۔

۱- اموات طاعون سے جہلم میں واقع ہوئیں اور ۱ جھنگ مگھیانہ میں- ۱۹- اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں ۱۲ ملتان میں- سوسہ پنڈ دادنخاں ہرایک میں ۲ - اور لاہور- خوشاب جھنگ او رمگھیانہ ہر ایک میں ایک-

ب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
جون سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط- آر- سی- جیننگز- سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
سلنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم-

۵۰ پرچہ و مشاہیرہ براے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ ارفس لاہور-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳ ۸۶۲

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

نمبر ۲۷] لاهور — ۲ جولائی (مجریه ۹ جولائی) سنه ۱۹۲۰ ع — یوم جمعه [جلد ۳۸

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۱۹ جون سنه ۱۹۲۰ ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتین	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتین	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۱۱	۱۸	۱۹	۱۱	۸	..	--	...	۹	۱	..	..	۹	۸	۳	۱۱	۵۵	۵۸
۲	حصار	هانسي ...	۱۴۵۷۶	۶	۳	۹	۱۰	۵	۵	...	.	...	۲	۱	۱	۱	۵	...	۱	۱	۳۲	۳۶
۳	حصار	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۲	۸	۲۰	۲۵	۱۲	۳	..	...	...	۱۰	۱	۲	۱	۱۱	۳	۶	۹	۳۴	۴۲
۴	حصار	سرسه ...	۱۴۹۲۹	۳	۴	۷	۴	۵	۹	..	...	..	۸	..	۲	...	۴	۱	۴	۵	۲۵	۵۰
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۱۱	۴	۱۵	۴	۵	۹	..	...	..	۸		۱	..	۵	۲	۴	۶	۴۰	۳۷
۶	روهتک	جهجر ...	۱۰۶۱۷	۷	۴	۱۱	۴	۳	۱	...	..	..	۱	..	۱	...	۲	..	...	...	۵۴	۴۰

۶۷۵ پی جی جی—

م ضلع	نام قصبہ	آبادی مردم شماری مطابق سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — وباء	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضرب	باعث موت — تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
تک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۷	۶	۱۳	۱۳	۹	۴	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۲	۴	۲	۶	۵۶	۵۶
ر گاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۸	۶	۱۴	۱۱	۷	۴	...	...	...	۲	...	۴	...	۵	۲	۱	۳	۲۹	۲۳
کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰۰۸	۵	۹	۱۴	۳۴	۱۵	۱۹	...	...	...	۲۱	۳	۳	...	۷	۴	۶	۱۰	۳۴	۸۴
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۵	۶	۱۱	۱۵	۱۱	۴	...	...	...	۱۰	...	...	...	۵	۳	۳	۶	۴۵	۶۱
	پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۹	۷	۱۶	۲۸	۱۳	۱۵	...	...	...	۲۳	...	...	۱	۴	۴	۳	۷	۳۲	۵۶
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۴	۲	۶	۱۱	۶	۵	...	...	...	۹	...	...	...	۲	۱	۲	۳	۲۹	۵۲
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۹	۴	۱۳	۲۰	۵	۱۵	...	...	...	۱۳	۱	۲	...	۴	۱	۵	۶	۲۸	۴۳
	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۴	۲	۶	۹	۴	۵	...	...	...	۳	...	۲	...	۴	۲	۲	۴	۲۶	۳۹
ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۲	۵	۷	۱۳	۵	۸	...	...	...	۸	...	...	...	۵	۴	۱	۵	۲۱	۴۰
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۷	۲۳	۴۰	۴۳	۲۰	۲۳	...	...	...	۲۳	۵	۹	...	۶	۶	۷	۱۳	۳۸	۴۰
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۷	۱۷	۲۴	۸	۹	۹	...	...	...	۷	...	۵	...	۹	۲	۲	۴	۲۹	۲۴
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۴	۴	۸	۱۴	۹	۵	...	...	...	۴	...	۴	...	۶	۵	۱	۶	۲۸	۳۹
فیروزپور	فیروز پور	۲۴۶۷۸	۳	۱	۵	۱۰	۵	۵	...	...	...	۹	...	۱	...	...	...	۱	۱	۱۰	۴۱
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۱	۵	۹	۱۴	۱۵	۹	۶	...	...	...	۱۱	۱	۱	...	۲	۴	۵	۹	۶۷	۷۱
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۱	۶۱	۱۲۲	۱۷۵	۹۰	۸۵	...	...	...	۱۰۰	۱۲	۲۸	۲	۳۳	۲۸	۲۲	۵۰	۳۰	۴۳
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۰	۱۰	۲۰	۲۵	۱۳	۱۲	...	...	...	۲۲	۱	...	...	۲	۳	۴	۷	۴۲	۵۳
رتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۲	۴۸	۱۰۰	۱۲۴	۶۰	۶۴	...	...	...	۶۰	۳	۴۲	۲	۱۸	۵	۹	۱۴	۳۴	۴۳
ر داسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۱	۱۵	۲۶	۲۳	۹	۱۴	...	...	...	۱۷	۲	۴	...	...	۱	۳	۴	۳۲	۴۶
یالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۱۷	۲۱	۳۸	۴۵	۲۰	۲۵	...	...	...	۱۹	۲	۶	...	۱۸	۵	۷	۱۲	۴۱	۴۸
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۳۷	۴	۴	۸	۲۷	۶	۱۱	...	...	۱	۱۰	...	۲	...	۴	۲	۵	۷	۱۵	۳۱
	وزیر آباد	۱۷ ۴۶	۷	۶	۱۳	۲۰	۱۲	۸	...	...	...	۱۳	...	۵	...	۲	۲	۱	۳	۴۰	۶۱
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۱۲	۷	۵	۱۲	۱۲	۷	۵	...	...	...	۵	...	۳	...	۴	۳	۱	۴	۳۴	۳۴
	جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۷	۳	۱۰	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۴۵	۱۳
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۳	۵	۱۸	۱۰	۶	۴	...	...	...	۵	...	۱	۱	۳	۱	۱	۲	۶۱	۳۴
	خوشاب ...	۱۰۰۵۹	۳	...	۳	۹	۷	۲	...	۱	...	۱	...	۳	...	۴	۲	۱	۳	۱۵	۳۶
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۱	۱	۲	۱۱	۸	۳	...	...	۶	۱	...	۱	...	۳	۱	۱	۲	۸	۳۶
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۲	۱	۳	۷	۳	۴	...	...	...	۳	۲	...	...	۲	۲	...	۲	۱۵	۳۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی ..	۴۶۶۲۴	۷	۱۵	۲۲	۲	۸	۱۳	...	۱	۱	۹	..	۶	۱	۳	۳	۴	۷	۲۵	۲۳
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۳	۶	۹	۳۱	-	۳	...		...	۲	--	...	...	۱	...	۱	۱	۲۴	۸
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۶	۱۳	۱۹	۱۸	۸	۱۰	...	..	...	۸	۵	...	...	۹	۳	۲	۵	۳۸	۳۶
۳۷		چنیوٹ ..	۱۴۰۸۵	۱۴	۹	۲۳	۱۱	۴	۷	...	...	..	۵	...	...	...	۶	۱	۲	۳	۸۴	۴۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ..	۸۵۷۴۷	۲۲	۲۴	۴۶	۶۲	۲۳	۳۹	...	۴	..	۲۶	۵	۱۳	...	۱۴	۱۰	۸	۱۸	۲۸	۳۸
	کل میزان	...	۱۱۹۶۵۱۵	۳۸۳	۳۷۲	۷۵۵	۹۳۶	۴۵۴	۴۸۲	..	۶	۸	۴۹۸	۴۱	۱۵۴	۸	۲۲۱	۱۲۹	۱۳۱	۲۶۰	۳۳	۴۱
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	۱	۳	۱۰	۹	۱	...	...	...	۵	..	۴	...	۱	..	...	.	۸	۴۷
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	۲	۱	۳	۴	۱	۳	...	...	...	۱	.	۳	...	...	...	...	...	۶۱	۸۲
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	-	-	...	۲	...	۲	...	--	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۷۱	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۹ جون سنہ ۱۹۲۰ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۵۵ پیدائش (۳۸۳ لڑکے اور ۳۷۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے۔اور ۹۳۶ اموات (۴۵۴ مرد اور ۴۸۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۱ ہے۔۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں :۔لاہور میں ۴۳ بمقابلہ ۶۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں۔اور امرتسر میں ۴۳ بمقابلہ ۶۱ کے اور ملتان میں ۳۸ بمقابلہ ۴۱ کے۔

—اموات طاعون سے جہلم میں واقع ہوئیں—گوجرانواله اور راولپنڈي هرایک میں ایک ایک-۶-اموات چیچک سے جن میں سے ۴ ملتان میں اور خوشاب اور راولپنڈي هر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئي-

تر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاهور
مورخه ۳۰ جون سنه ۱۹۲۰ ع-

دستخط—آر-سي جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمه کیا گیا

بهادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشي گورنمنٹ پنجاب-

بهگوان چند
میر مترجم-

۹۷۵ سي ایس—۳۸۰—۹-۷-۱۹۲۰—ڈس ایچ ایل ای ۵۲ ر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۲۸] لاهور ـــ ۹ جولائي (مجریه ۱۶ جولائي) سنه ۱۹۲۰ ع ـــ سيوم حصه [جلد ۳۸

هفته وار نقشه پيدائش و اموات ميونسپل قصبات پنجاب بابت اس هفته كے جو بروز شنبه ۲۶ جون سنه ۱۹۲۰ ع كو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۸	۵	۱۳	۱۵	۱۳	۲	...	..	...	۱۰	..	۱	..	۴	۶	۲	۸	۴۰	۴۶
۲		هانسي ...	۱۳۵۷۶	۷	۳	۱۰	۱۵	۹	۶	...	.	...	۶	..	۱	..	۸	۳	۱	۴	۳۶	۵۴
۳		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۷	۱۰	۱۷	۲۱	۱۶	۵	..	...	...	۱۰	...	...	۱	۱۰	۴	...	۴	۲۹	۳۵
۴		سرسه ...	۱۳۶۲۹	۴	۶	۱۰	۷	۲	۵	..	۱	...	۵	..	...	...	۱	۱	..	۱	۳۶	۲۵
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۳	۷	۱۱	۱۸	۱۷	۸	۹	..	...	..	۹	.	۱	...	۷	۲	۱	۳	۴۸	۴۵
۶		جهجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۳	۹	۴	۲	۲	...	...	...	...	..	...	...	۴	۱	...	۱	۴۴	۲۰

۷۱۷ پی جی جی۔

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — وباء	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضرب	باعث موت — تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۴	۵	۹	۱۲	۳	۹	...	...	...	۸	۱	۱	..	۲	۱	۲	۳	۳۹	۲۵۲
۸	گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۱۱	۶	۷	۱۱	۸	۳	...	...	...	...	...	۲	...	۹	۵	۱	۶	۳۶	۳۳
۹	کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰۰۸	۶	۷	۱۳	۳۱	۱۸	۱۳	...	...	...	۲۹	۱	...	..	۱	۴	۵	۹	۳۲	۷۶
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۶	۱۱	۱۷	۱۴	۸	۶	...	...	...	۱۴	..	...	...	..	۲	...	۲	۶۹	۵۷
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۹	۱۲	۲۱	۵۶	۲۷	۲۹	...	...	...	۴۶	۱	۱	.	۸	۸	۷	۱۵	۴۲	۱۱
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۵	۳	۸	۱۷	۱۳	۴	..	...	...	۱۳	...	.	...	۴	۳	۱	۴	۳۸	۸۱
۱۳	انبالہ ..	انبالہ ...	۲۴۳۹۳	۷	۴	۱۱	۱۷	۸	۹	...	..	...	۸	۱	۳	...	۵	۳	۱	۴	۲۳	۳۶
۱۴		جگادھری ..	۱۲۰۴۵	...		۱	۱۳	۶	۷	...	...	...	۸	۱	۳	...	۱	...	۲	۲	۴	۵۶
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۳	۹	۱۲	۱۱	۸	۳	..	...	...	۶	...	۹	...	۴	۳	۱	۴	۳۶	۳۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۷	۲۴	۵۱	۳۴	۳	۲۱	...	...	..	۱	۳	۸	...	۱۲	۵	۸	۱۳	۴۸	۳۲
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳ ۵۲	۱۱	۱۸	۲۹	۳۵	۱۸	۱۷	...	...	-	۵	۲	۳	۱	۴	۶	۳	۹	۳۵	۴۲
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۴	۸	۱۲	۱۵	۹	۶	...	.	-	۳	۱	۱	۲	۸	۳	۴	۷	۴۲	۵۲
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۱۴	۷	۲۱	۶	۲	۴	...	...	...	۵	...	...	...	۱	۲	...	۲	۴۴	۱۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۳	۶	۱۵	۶	۹	...	...	...	۱۳	...	۲	...	...	۳	۳	۶	۳۹	۷۱
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۸	۵۵	۱۲۳	۱۶۸	۸۵	۸۳	...	...	...	۹۵	۸	۳۴	۵	۳۶	۲۶	۲۳	۴۹	۳۱	۴۲
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۲	۸	۲۰	۲۰	۶	۱۴	...	...	...	۱۴	۱	۱	...	۴	۲	۵	۷	۴۲	۴۲
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵ ۳۳۹	۵۲	۶۱	۱۱۳	۱۳۹	۷۲	۶۷	...	..	...	۵۹	۳	۵۶	۴	۱۷	۴	۵	۹	۳۹	۸
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۳	۷	۲۰	۲۴	۱۰	۱۴	...	...	...	۹	...	۱۲	۲	۱	۸	۲	۱۰	۴۰	۴۸
۲۵	سیالکوٹ ..	سیالکوٹ ..	۳۸۵۹۵	۲۲	۲۳	۴۵	۴۴	۲۱	۲۳	...	۱	...	۱۸	۲	۹	...	۱۴	۸	۸	۱۶	۴۸	۴۷
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۳۷	۸	۶	۱۴	۲۳	۱۲	۱۱	...	...	...	۱۷	...	۴	۱	۱	۳	۳	۶	۲۶	۲۲
۲۷		وزیر آباد	۱۷ ۴۶	..	...	—	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	..	-	...	...	...
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۰	۱۲	۲۲	۱۰	۳	۷	...	..		۵	۱	۱	...	۳	۱	۱	۲	۶۲	۷۸
۲۹		جلال پور	۱۱۹۶۵	۵	۵	۱۰	۵	۲	۳	..	...		۲	...	۳	...	۱	۱	...	۱	۴۵	۲۲
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۷	۱	۸	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	...	۷	۳	۵	..		۴	۱	۵	۲۷	۱۵
۳۱		خوشاب ...	۵۹ ۰	۶	۵	۱۱	۴	۱۱	...	...	..	...	...	...	...	..	۱	۱	...	۱	۵۶	۹
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۸	۳	۱۱	۶	۲	۴	...	...	...	۲	...	۱	...	۳	۲	۲	۴	۳۱	۲۵
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۴	۳	۷	۱۰	۳	۷	...	...	...	۸	.	۲	...	...	۲	۱	۳	۲۴	۱۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتین	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتین	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیان	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی ..	۴۶۶۴۲	۱۸	۱۳	۳۱	۳۳	۲۲	۱۱	...		..	۱۸	۱	۱۰	..	۴	۶	۴	۱۰	۳۵	۳۷
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۹	۸	۱۷	۱۲	۸	۴	...		...	۹	..	۱	...	۲	۴	...	۴	۴۵	۳۲
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۶	۱۷	۳۳	۲۲	۸	۱۴	..	۳	...	۸	:	..	...	۱۰	۳	۳	۶	۶۶	۴۴
۳۷		چنیوٹ ..	۱۴۰۸۵	۱۱	۶	۱۷	۱۶	۰	۶	..	...	..	۶	۲	..	..	۸	۴	۳	۷	۶۲	۵۹
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۰	۲۴	۵۴	۶۸	۳۶	۳۲	...	۵	.	۲۳	۴	۲۲	..	۱۴	۱۴	۱۰	۲۴	۳۳	۴۱
	کل میزان	...	۱۱۹۶۵۱۵	۴۴۸	۴۱۳	۸۶۱	۹۸۹	۵۱۰	۴۷۹	..	۱۰	...	۵۱۹	۳۷	۱۷۸	۱۶	۲۲۹	۱۵۸	۱۱۳	۲۷۱	۳۸	۴۳
	پہاڑي تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۸۹۳۴	۹	۲	۱۱	۱۶	۹	۷	...	...	..	۹	۲	۳	...	۲	۱	۱	۲	۳۰	۴۴
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	۱	۱	۲	۱	۱	...	...	...	...	...		۱	...	...	...	...	...	۴۱	۴۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۲	۱	۳	۴	۳	۱	...	..	...	۳	...	۱	...	...	۱	۱	۲	۱۴۳	۱۹۰
	مری ...	...	۱۳۶۱	۲	۱	۳	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱۰۷	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۲۰ ع مین ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۸۶۱ پیدائش (۴۴۸ لڑکے اور ۴۱۳ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین-جنکي اوسط پیدائش بحساب في ہزار آبادي ۳۸ ہے-اور ۹۸۹ اموات (۵۱۰ مرد اور ۴۷۹ عورتین) درج رجسٹر ہوئین-جنکي اوسط اموات بحساب في ہزار آبادي ۴۳ ہے-۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئین:-لاہور مین ۴۲ بمقابلہ ۳۹ کے جو سال گذشتہ کے اسي ہفتہ مین ہوئي تھین-اور امرتسر مین ۴۸ بمقابلہ ۴۷ کے اور ملتان مین ۴۱ بمقابلہ ۲۸ کے-

۵—اموات چیچک سے ملتان میں ۵ درج رجسٹر ہوئیں – ۳ جھنگ-مگھیانه میں اور سرسه اور سیالکوٹ میں ایک-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخه ۷ جولائي سنه ۱۹۲۰ ع-

دستخط—آر-سي جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمه کیا گیا

بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشي گورنمنٹ پنجاب-

جھگوان چند
میر مترجم-

۷۱۷ س-اس—۳۸۰—۱۷-۷-۱۹۲۰—ایس-جي-پي-پي-لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۹] لاہور — ۱۰ جولائی (مجریہ ۲۳ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش مرد	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت ہیضہ	باعث موت چیچک	باعث موت طاعون	باعث موت بخار	باعث موت اسہال و پیچش	باعث موت امراض متعلقہ سانس	باعث موت ضرر	باعث موت تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۵	۴	۹	۱۴	۵	۹	...	.	...	۷	..	۲	..	۵	۳	۳	۶	۲۷	۴۳
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۲	۱	۳	۱۲	۵	۷	...		...	۱۲	..	...	..	...	۳	۱	۴	۱۱	۴۳
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۸	۱۱	۲۹	۲۸	۱۰	۱۸	..	...	...	۱۱	۲	۲	...	۱۳	۳	۶	۹	۴۱	۴۷
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۴	۳	۸	۱۲	۸	۳	..	...	..	۶	۱	۱	...	۴	۴	..	۴	۲۹	۴۳
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۶	۱۰	۱۶	۱۴	۷	۷	..	...	...	۴		۲	..	۸	۵	۱	۶	۳۲	۳۷
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۲	۸	۴	۲	۲	...		.	۱	..	۱	...	۲	۱	۱	۲	۳۹	۲۰

۷۱۷ پی جی جی—

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش – مرد	پیدائش – عورتیں	پیدائش – کل	اموات – کل	اموات – مرد	اموات – عورتیں	باعث موت – هیضه	باعث موت – چیچک	باعث موت – وباء	باعث موت – بخار	باعث موت – اسہال و پیچش	باعث موت – امراض متعلقه سانس	باعث موت – ضرب	باعث موت – تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے – کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰ ۴	۱۳	۲	۱۵	۱۲	۸	۴	...	...	...	۷	...	۱	..	۳	۷	۱	۸	۶۵	۵۲
گوڑگاؤں ..	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۸	۷	۱۱	۷	۴	..	...	...	...	۲	۲	...	۷	۳	۱	۴	۳۶	۲۳
کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰ ۸	۱۲	۵	۱۷	۳۲	۱۳	۱۹	..	...	...	۲۱	۱	...	..	۱۰	۶	۴	۱۰	۴۲	۷۹
	کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۴	۸	۱۲	۱۳	۵	۸	..	...	...	۸	۱	...	...	۴	۲	۲	۴	۴۹	۵۳
	پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۸	۱۴	۲۲	۲۹	۱۳	۱۶	...	...	...	۹	...	۳	.	۷	۴	۴	۸	۴۴	۵۸
	شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۶	۶	۱۲	۱۳	۸	۶	.	...	...	۱۱	...	..	..	۳	۱	۱	۲	۵۷	۶۶
انباله ...	انباله ...	۲۴۴۹۳	۸	۷	۱۵	۱۶	۱۴	۲	..	..	...	۶	۲	۳	..	۵	۶	..	۶	۳۲	۳۴
	جگادهری ..	۱۲۰۴۵		۲	۳	۱۲	۵	۷	..	..	...	۶	۱	۱	...	۴	۱	۳	۴	۱۳	۵۲
هوشیار پور	هوشیار پور	۱۶۹۸۰	۹	۱	۲۰	۱۶	۹	۷	.	...	...	۹	..	۳	..	۴	۳	۴	۷	۶۱	۴۹
جالندهر ...	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۲۷	۲۰	۴۷	۴۰	۲	۱۹	...	..	..	۲۱	۲	۷	۱	۱۰	۸	۹	۱۷	۴۵	۳۸
لودهیانه	لودهیانه ...	۴۳ ۵۲	۱۱	۱۲	۲۳	۳۵	۱۴	۲۱	...	...	...	۳	۵	۲	...	۱۵	۲	۷	۹	۲۸	۴۲
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۱	۴	۱۵	۴	۲	۲	...	..	...	...	...	۲	...	۲	۲	۲	۴	۵۲	۱۴
فیروزپور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۴	۸	۱۲	۹	۷	۲	...	...	...	۹	...	--	...	...	۱	...	۱	۲۵	۱۹
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۵	۸	۶	۶	..	...	...	...	۵	...	...	...	۱	۲	...	۲	۳۸	۲۹
لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۳	۶۷	۱۲۰	۱۳۶	۶۶	۸۰	...	...	...	۹۰	۱۱	۲۰	۱	۲۴	۱۷	۲۲	۳۹	۳۰	۳۶
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۲	۷	۱۹	۱۲	۶	۶	...	...	...	۸	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۴۰	۲۵
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۲۳۳۹	۵۹	۶۵	۱۲۴	۹۴	۳۹	۵۵	...	..	...	۴۴	...	۳۵	..	۱۵	۳	۸	۱۱	۴۳	۳۲
گورداسپور	بٹاله ...	۲۶۳۳۰	۱۵	۷	۲۲	۱۶	۱۰	۶	...	...	...	۱۲	۱	۳	...	...	۱	...	۱	۳۴	۳۲
سیالکوٹ ..	سیالکوٹ ..	۳۸۵۹۵	۴۷	۲۷	۵۴	۳۰	۱۳	۱۷	...	...	...	۱۲	۳	۹	...	۹	۳	۶	۹	۵۸	۳۲
گوجرانواله	گوجرانواله	۲۸۶۳۷	۷	۷	۱۴	۱۷	۱۱	۶	..	...	...	۱۲	...	۲	...	۳	۲	...	۲	۲۶	۳۱
	وزیر آباد	۱۷ ۳۶	۶	۵	۱۱	۹	۴	۵	.	..	...	۴	۱	...	...	۴	...	..	--	۳۳	۲۷
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۲	۱۱	۲۳	۵	۶	۹	...	۱	..	۷	...	۲	...	۵	۱	۲	۳	۶۴	۴۲
	جلال پور...	۱۱۶ ۵	۲	۶	۸	۶	۳	۳	..	۱	..	۳	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۶	۴۷
شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۱۲	۷	۱۹	۱۳	۳	۱۰	...	...	...	۶	۳	۱	...	...	...	۴	۴	۶۵	۴۴
	خوشاب ...	۱۰۰۵۹	۷	۱	۸	۲	۲	...	...	...	..	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۴۱	۱۰
جهلم ...	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۱	۴	۴	۳	۱	...	...	۱	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۱۷	۱۷
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۱	۱	۲	۷	۵	۲	...	۱	...	۵	...	...	...	۱	۳	...	۳	۱۰	۳۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادي مطابق مردم شماري سنه ۱۹۱۱ع	پيدائش			اموات			باعث موت								ايكسال سے كم عمر كے بچے			اوسط پيدائش بحساب في هزار آبادي في سال	اوسط اموات بحساب في هزار آبادي في سال
				مرد	عورتين	كل	كل	مرد	عورتين	هيضه	چيچك	وباء	بخار	اسهال و پيچش	امراض متعلقه سانس	ضرر	تمام ديگر بواعث	لڑكے	لڑكياں	كل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۶	۱۰	۲۶	۴۱	۴۲	۱۷	...	..	...	۲۲	۲	۶	۱	۱۰	۸	۷	۱۵	۲۹	۴۶
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۹	۸	۱۷	۸	۴	۴	...	.	...	۳	۳	..	...	۲	۲	۲	۴	۴۵	۲۱
۳۶	جهنگ ...	جهنگ مگهيانه	۲۵۹۱۴	۱۳	۱۸	۳۱	۲۶	۱۱	۱۵	..	۱	...	۱۳	۲	۱	...	۹	۶	۱۰	۱۶	۶۲	۵۲
۳۷		چنيوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۶	۱۷	۳۳	۱۹	۱۲	۷	...	...	..	۴	...	...	...	۱۵	۵	۵	۱۰	۱۲۱	۷۰
۳۸	ملتان ...	ملتان .	۸۵۷۴۷	نقشه نهين آيا																		
	کل ميزان ...		۱۱۱۰۷۶۷	۴۳۷	۴۰۹	۸۴۶	۷۹۸	۳۹۱	۴۰۷	...	۴	۱	۴۲۷	۴۲	۱۱۳	۳	۲۰۸	۱۲۰	۱۱۷	۲۳۷	۴۰	۳۷
	پهاڑي تفرج گاه																					
	شمله ...		۱۸۹۳۴ ...	۷	۶	۱۳	۱۶	۱۱	۵	...	...	..	۵	۲	۵	...	۴	۲	...	۲	۳۶	۴۴
	دهرم ساله		۲۵۱۸ ...	۱	...	۱	۲	۱	۱	...	...	...	۱	.	۱	...	...	...	...	..	۲۰	۴۱
	كلهو زى ..		۹۳۸ ...	...	...	...	۱	۱	..	...		...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۴۸
	مرى ...		۱۳۶۱ ...	۱	۱	۲	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	۱	۱	۷۱	۷۱

كيفيت صاحب كمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۳ جولائي سنه ۱۹۲۰ ع مين ۳۷ بڑے بڑے ميونسپل قصبات مين ۸۴۶ پيدائش (۴۳۷ لڑكے اور ۴۰۹ لڑكياں) درج رجسٹر هوئين-جنكي اوسط پيدائش بحساب في هزار آبادي ۴۰ هے-اور ۷۹۸ اموات (۳۹۱ مرد اور ۴۰۷ عورتين) درج رجسٹر هوئين-جنكي اوسط اموات بحساب في هزار آبادي ۳۷ هے-۲ بڑے بڑے قصبات مين شرح اموات حسب ذيل درج رجسٹر هوئين :-لاهور مين ۳۶ بمقابله ۴۲ كے جو سال گذشته كے اسي هفته مين هوئي تهين-اور امرتسر مين ۳۲ بمقابله ۳۰ كے-

۱۔امواتِ طاؤن سے جہلم میں درج رجسٹر ہوئیں ۔۴۔اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں گجرات۔جلال پور۔ دادنخان اور جھنگ۔مگھیانہ ہر ایک میں ایک ایک۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۴ جولائي سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط۔۔آر۔سي جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
مترا اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشي گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
میر مترجم۔

۷۵۸ سی ایس۔۔۔۳۸۰۔۔۲۴-۷-۱۹۲۰۔۔ایس جی پی پي لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۰] لاہور — ۲۳ جولائی (مجریہ ۳۰ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۳	۹	۷	۱۶	۱۲	۴	۸	...	..	...	۴	..	۲	..	۶	۳	۱	۴	۳۹	۳۶
۲	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۶	۱۴	۱۱	۸	۳	...	.	...	۴	۱	...	...	۶	۴	۳	۷	۵۰	۳۹
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۱۱	۲۸	۳۰	۱۸	۱۲	..	...	...	۱۳	۱	..	...	۱۶	۷	۲	۹	۴۷	۵۰
۴	حصار	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۵	۳	۹	۱۰	۵	۵	..	[illegible]	...	۴	۴	...	...	۱	۲	۲	۴	۳۲	۳۹
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۸	۲	۱۰	۱۴	۹	۵	...	...	..	۵	..	۲	۱	۶	۳	۱	۵	۲۶	۳۷
۶	روہتک	جھجر ...	۱۰۶۱۷	۹	۱۰	۱۹	۸	۴	۴	...	...	..	۳	..	۱	...	۴	۳	۲	۵	۹۴	۳۹

۷۹۹ پی جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۰	۹	۱۹	۱۶	۹	۷	...	...	...	۶	۱	۲	...	۷	۴	...	۴	۸۲	۶۹
۸	گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۸	۷	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۴	۲	۲	...	۹	۴	۲	۶	۳۶	۳۶
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۰۸	۸	۸	۱۶	۱۸	۹	۹	...	...	...	۱۴	...	...	۱	۳	۲	۴	۶	۳۹	۳۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۸	۱۵	۱۳	۶	۷	...	...	...	۱۲	...	...	۱	...	۱	۴	۵	۶۱	۵۳
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۹	۱۹	...	...	...	۱۸	...	۳	۲	۵	۳	۴	۷	۴۲	۵۶
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۳	۶	۸	۵	۳	...	...	...	۵	...	...	...	۳	۱	۱	۲	۲۸	۳۰
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۳	۸	۶	۱۴	۱۳	۶	۷	...	...	...	۴	...	۳	...	۶	...	...	...	۳۰	۲۸
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۶	۸	۱۴	۹	۴	۵	...	...	...	۶	...	۳	...	...	۲	۱	۳	۹۱	۳۹
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۵	۷	۱۲	۱۶	۹	۷	...	...	...	۶	...	۴	...	۶	۱	۴	۵	۳۶	۴۹
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۷	۳۱	۵۸	۲۸	۱۸	۱۰	...	...	...	۱۲	۴	۶	...	۶	۳	۴	۷	۵۵	۲۶
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۴	۱۱	۲۵	۲۸	۱۲	۱۶	...	...	...	۱۵	۲	۳	...	۹	۱	۵	۶	۳۰	۳۴
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۷	۱۶	۱۰	۸	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	۷	۱	...	۱	۵۶	۳۵
۱۹	فیروزپور	فیروز پور	۲۳۹۷۸	نقشہ نہیں آیا۔																		
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵																			
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۹	۵۸	۱۲۷	۱۸۳	۹۶	۳۷	...	...	...	۱۰۹	۶	۳۹	۴	۳۵	۲۹	۲۷	۵۶	۳۱	۳۵
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۲	۵	۱۷	۱۹	۱۱	۸	...	...	...	۱۳	...	۲	...	۴	۶	۱	۷	۳۶	۴۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۲	۶۸	۱۵۰	۱۳۸	۶۳	۷۵	...	...	...	۵۴	۳	۶۴	۲	۱۵	۱۱	۱۳	۲۴	۵۲	۳۸
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۲	۱۰	۲۲	۳۲	۶	۱۹	...	...	...	۱۰	۱	۱۰	...	۱	۱	۳	۴	۳۴	۳۴
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۱	۲۷	۴۸	۴۰	۲۱	۱۹	...	...	...	۱۵	۱	۱۸	...	۶	۸	۵	۱۳	۵۲	۳۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۳۷	۶	۷	۱۳	۳۴	۱۷	۱۷	...	...	...	۱۷	۲	۲	۱	۱۲	۱۰	۴	۱۴	۲۴	۶۲
۲۷		وزیرآباد	۱۷۱۳۶	۲	۵	۷	۵	۲	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	...	۱	۱	۲	۲۱	۱۵
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۴	۹	۲۳	۸	۶	۲	...	...	...	۶	۱	...	...	۱	۱	۱	۲	۶۳	۲۲
۲۹		جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۷	۲	۹	۸	۶	۲	...	۴	...	۵	۱	...	...	۱	۲	...	۲	۳۰	۳۶
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۹	۶	۱۵	۱۶	۸	۸	...	...	...	۸	۱	...	...	۷	۴	۲	۶	۵۱	۵۴
۳۱		خوشاب ...	۱۰۱۵۹	۳	۲	۵	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۲۶	۵
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۲	۵	۹	۶	۳	...	...	...	۱	۱	۱	...	۶	۳	...	۳	۲۱	۳۸
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۵	۳	۱	۹	۳	۵	...	۱	...	۵	...	...	...	۳	۳	۲	۵	۴۳	۳۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتین	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتین	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر وجوهات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۴۶۶۹۴۲	۲۲	۲۰	۴۲	۴۱	۲۳	۱۸	...	..	...	۱۵	۲	۸	۲	۱۴	۷	۳	۱۰	۴۷	۴۶
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۱	۶	۷	۹	۲	۷	...	..	...	۷	۱	۱	...	..	۱	۲	۳	۱۹	۲۴
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانه	۲۵۹۱۴	۱۴	۱۴	۲۸	۲۰	۱۰	۱۰	..	...	...	۸	۲	۳	...	۷	۴	۵	۹	۵۶	۴۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۹	۱۲	۳۱	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۳	...	۱	...	۱۴	۶	۳	۹	۱۱۴	۹۶
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۲۷	۳۴	۶۱	۷۲	۳۳	۳۹	...	۶	...	۳۵	۵	۲۰	...	۶	۱۳	۸	۲	۳۷	۴۴
	کل میزان ...		۱۱۶۰۸۵۲	۴۹۷	۴۵۱	۹۴۸	۹۴۱	۴۷۷	۴۶۴	...	۹	...	۴۵۲	۴۱	۱۹۳	۱۴	۲۳۲	۱۵۵	۱۲۱	۲۷۶	۴۳	۴۲
	پہاڑي تفرج گاہ																					
	شمله ...	...	۱۸۹۳۴	۵	۲	۷	۲۹	۱۸	۱۱	...	...	...	۱۰	۵	۱۱	...	۳	۳	۲	۵	۱۹	۸۰
	دھرم ساله	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	۲۰	...
	ڈلہوزی ..	...	۹۳۸	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	۱	۲	...	۴۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	۱	...	۱	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	۱	...	۱	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۱۰ جولائي سنه ۱۹۲۰ع مین ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۹۴۸ پیدائش (۴۹۷ لڑکے اور ۴۵۱ لڑکیان) درج رجسٹر هوئین - جنکي اوسط پیدائش بحساب في هزار آبادي ۴۳ ہے - اور ۹۴۱ اموات (۴۷۷ مرد اور ۴۶۴ عورتین) درج رجسٹر هوئین - جنکي اوسط اموات بحساب في هزار آبادي ۴۲ ہے - ۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر هوئین :- لاهور مین ۴۵ بمقابله ۳۵ کے جو سال گذشته کے اسي هفته مین هوئي تهین - اور امرتسر مین ۴۸ بمقابله ۳۶ کے - اور ملتان مین ۴۴ بمقابله ۳۰ کے -

۶—اموات جیچک سے ملتان مین درج رجسٹر ہوئین —اور سرسه—جلال پور— اور پنڈ دادنخان ہر ایک مین ایک ایک۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخه ۲۱ جولائي سنه ۱۹۲۰ع—

دستخط—آر—سي جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمه کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشي گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
میر مترجم۔

۷۹۶ ایس ایس—۲۸۰—۳۱—۷—۱۹۲۰—ایس جی پي پي لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۱] لاہور — ۳۰ جولائی (مجریہ ۶ - اگست) سنہ ۱۹۲۰ع — دوم حصہ [جلد ۴۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۲۰ م کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۵	۱۱	۱۶	۱۱	۵	...	..	..	۹	..	۱	..	۶	۵	۲	۷	۳۳	۴۹
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۱۰	۴	۱۴	۱۴	۸	۶	...	..	...	۴	...	۲	..	۸	۴	..	۴	۵۰	۵۰
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۹	۱۵	۲۴	۲۳	۱۱	۱۲	..	...	..	۷	۳	۴	...	۹	۴	۴	۸	۴۰	۳۹
۴		سرسہ ...	۱۴۹۲۹	۴	۳	۷	۸	۲	۶	..	...	..	۲	۲	۱	...	۳	۱	۲	۳	۲۵	۲۹
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۴	۵	۱۹	۱	۱	...	..	..	..	۱		...	...	..	۱	..	۱	۵۰	۳
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۴	۱۰	۳	...	۳	...	..	..	..	..	..	...	۳	...	۱	۱	۴۹	۱۵

۷۹۶ پی جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مردم شماری مطابق سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش مرد	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت ہیضہ	باعث موت چیچک	باعث موت وباء	باعث موت بخار	باعث موت اسہال و پیچش	باعث موت امراض متعلقہ سانس	باعث موت ضرب	باعث موت تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۴	۲	۶	۷	۲	۵	...	...	...	۳	۱	...	...	۳	۱	۱	۲	۲۶	۳۰
۸	گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۸	۷	۱۵	۱۴	۹	۵	...	...	...	۱	۱	۱	...	۱۱	۶	۲	۸	۳۲	۲۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۰۸	۳	۸	۱۱	۱۵	۸	۷	...	...	...	۴	۲	۱	...	۸	۱	۴	۵	۲۷	۳۷
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۳	۹	۱۲	۵	۳	۲	...	...	...	۴	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۴۹	۲۰
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۱۴	۷	۲۱	۳۱	۱۷	۱۴	...	...	...	۱۶	۱	۱	۱	۱۲	۷	۸	۱۵	۴۲	۶۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۵	۳	۸	۷	۴	۳	...	...	...	۵	...	...	...	۲	۲	۲	۴	۳۸	۳۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۹	۵	۱۴	۹	۳	۶	...	...	...	۴	...	۲	...	۳	۱	۱	۲	۳۰	۱۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۵	...	۵	۱۰	۵	۵	...	...	...	۴	۱	۱	...	۴	۴	۳	۷	۲۲	۴۳
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۵	۶	۱۱	۱۵	۶	۹	...	...	...	۸	...	۳	...	۴	۲	۳	۵	۳۳	۴۶
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۰	۲۸	۴۸	۳۰	۱۶	۱۴	...	...	...	۱۰	۶	۷	۱	۶	۵	۲	۷	۴۵	۲۸
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	نقشہ نہیں آیا۔																		
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹																			
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۴۶۷۸	۱۰	۱۱	۲۱	۱۱	۷	۴	...	...	...	۲	۲	۳	...	۴	۳	۳	۶	۴۴	۲۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۴	۱۰	۷	۳	۴	...	...	...	۲	۵	...	...	۴	۲	۱	۳	۴۸	۲۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۵	۷۳	۱۵۸	۱۳۵	۷۳	۶۲	...	...	...	۸۱	۱۱	۱۳	۲	۲۸	۲۶	۱۷	۴۳	۳۹	۳۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۰	۸	۱۸	۱۳	۹	۴	...	...	...	۸	۱	۱	...	۳	۴	۱	۵	۳۸	۲۷
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۸	۵۸	۱۲۶	۱۰۱	۴۴	۵۷	...	...	...	۴۸	۲	۳۸	۴	۹	۳	۷	۱۰	۴۳	۳۵
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۳	۱۲	۲۵	۱۱	۸	۳	...	...	...	۷	...	۲	...	۱	۴	۱	۵	۵۰	۲۲
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۹۹۵	۳۲	۲۵	۵۷	۳۱	۱۷	۱۴	...	...	...	۱۲	۱	۹	۱	۷	۴	۳	۶	۶۱	۳۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۳۷	۹	۱۲	۲	۲۱	۹	۱۴	...	...	...	۹	...	۱	...	۱۱	۲	۷	۹	۴۸	۳۸
۲۷		وزیر آباد	۱۷۱۳۶	۶	۳	۱۲	۱۲	۶	۷	...	...	...	۹	...	۱	...	۳	۱	۳	۴	۳۶	۴۰
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۲	۹	۲۱	۱۰	۴	۶	...	...	...	۶	...	...	...	۴	۱	۲	۳	۵۹	۲۸
۲۹		جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۳	۲	۶	۸	۶	۲	...	...	...	۳	۱	۲	...	۱	۳	۱	۴	۲۷	۳۶
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	نقشہ نہیں آیا۔																		
۳۱		خوشاب ...	۱۰۰۵۹																			
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	...	۵	۵	۱	۴	...	...	...	۱	۲	...	...	۳	۱	۱	۲	۲۱	۴۱
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۲	۴	۶	۱۰	۶	۴	...	۲	...	۴	...	۱	...	۳	۲	۲	۴	۳۰	۴۱

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتین	کل	کل	مرد	عورتین	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۴۶۶۴۲	۲۵	۱۳	۳۳	۳۲	۱۲	۲۰	...	..	..	۲۱	۱	۴	۱	۵	۱	۳	۴	۴۲	۳۶
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۴	۴	۸	۱۴	۷	۷	...	..	...	۱۳	...	۱	...	..	۴	۲	۶	۴۱	۳۷
۳۶	جہنگ...	جہنگ مگہیانہ	۲۵۹۱۴	۱۲	۲۱	۳۳	۲۱	۷	۱۴	..	۲	...	۱۱	۳	...	...	۶	۲	۷	۹	۹۶	۴۲
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۹	۹	۱۸	۲۴	۹	۱۵	...	...	..	۱۰	۱	...	..	۱۳	۲	۴	۶	۹۶	۸۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۰	۳۵	۶۵	۷۰	۳۷	۳۳	...	۲	...	۲۹	۲	۲۰	...	۱۷	۱۳	۱۰	۲۳	۴۰	۴۳
	کل میزان ...		۱۱۱۶۹۶۳	۴۷۰	۴۱۴	۸۸۴	۷۴۵	۳۷۱	۳۷۴	...	۹	...	۳۶۰	۴۵	۱۲۱	۱۰	۲۰۳	۱۲۳	۱۱۱	۲۳۳	۴۱	۳۵
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۳	۱	۴	۱۰	۵	۵	...	...	...	۳	۲	۴	...	۱	...	۱	۱	۱۱	۴۷
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	۲	۲	...	...	...	...	...	..	۱	...	۱	...	...	..	۲۰	۴۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	..
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	۱	۱	۲	۲	...	...	...	...	۲	...	...	...	...	۲	...	۲	۳۶	۷۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۲۰ع مین ۳۵ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۸۸۴ پیدائش (۴۷۰ لڑکے اور ۴۱۴ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئین-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۱ ہے-اور ۷۴۵ اموات (۳۷۱ مرد اور ۳۷۴ عورتین) درج رجسٹر ہوئین-جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ ہے-۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئین:-لاہور مین ۳۳ بمقابلہ ۲۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ مین ہوئی تہین-اور امرتسر مین ۳۵ بمقابلہ ۲۹ کے-اور ملتان مین ۴۳ بمقابلہ ۲۱ کے-

۶-اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں -جن میں سے پنڈ دادنخان و جھنگ مگھیانه اور ملتان ہر ایک میں دو دو-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخه ۲۸ جولائي سنه ۱۹۲۰ع-

دستخط-آر-سي جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمه کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشي گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم-

۸۳۵ سي اس سی-۲۸-۶-۸-۱۹۲۰-ایس جي ایل پي لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۲] لاہور—۶-اگست (مجریہ ۱۳-اگست) سنہ ۱۹۲۰ع—دوم حصہ [جلد ۴۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۴	۵	۹	۱۴	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۷	...	..	..	۹	۳	۳	۶	۴۳	۵۲
۲	حصار	ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۴	۸	۱۲	۱۴	۶	۷	...	...	...	۴	...	...	..	۹	۱	۳	۴	۴۳	۴۶
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۴	۹	۲۳	۳۶	۱۹	۱۷	۷	...	...	۱۳	۲	۱	...	۱۳	۷	۴	۱۱	۳۹	۹۱
۴	حصار	سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۵	۲	۷	۷	۲	۵	..	...	...	۲	۲	۱	...	۲	...	۱	۱	۲۵	۴۵
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۴	۶	۱۲	۱۸	۸	۴	۴	...	...	..	۳	..	۱	...	۴	...	...	...	۴۳	۴۱
۶	روہتک	جھجر ...	۱۰۶۱۷	۱	۶	۷	۶	۴	۲	...	..	..	..	..	۳	...	۴	۲	۱	۳	۳۴	۳۰

۸۲۴ پی جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۰۳	۳	۴	۷	۱۶	۱۱	۵	...	...	...	۶	..	۳	..	۷	۴	۲	۹	۳۰	۶۹
۸	گوڑگاؤں ..	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۵	۶	۲	۱۴	۶	۸	...	...	...	...	..	۳	...	۱۰	۳	۴	۷	۳۳	۲۹
۹	کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰ ۸	۱۰	۱۱	۲۱	۲۴	۷	۱۷	...	...	...	۱۸	۱	۱	...	۴	۳	۹	۱۲	۵۲	۵۹
۱۰		کیتھل ...	۱۱۹۱۲	۶	۶	۱۲	۹	۳	۶	...	...	...	۶	...	۲	...	۱	...	۱	۱	۴۹	۳۷
۱۱		پانی پت ..	۲۶۳۴۲	۶	۸	۱۴	۲۹	۱۶	۳	...	...	...	۱۶	..	۳	...	۱۰	۷	۲	۹	۲۸	۵۸
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	...	۳	۳	۴	۲	۲	..	...	...	۳	...	۱	...	...	...	۱	۱	۱۴	۱۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۹	۸	۱۷	۱۰	۳	۷	...	..	...	۶	—	۱	...	۳	۱	۳	۴	۳۶	۲۱
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۳	۳	۶	۱۶	۸	۸	...	...	...	۸	...	۴	...	۴	۳	۱	۴	۲۶	۶۹
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۲	۶	۸	۶	۳	۳	.	...	...	۳	—	۲	..	۱	—	۲	۲	۲۴	۱۸
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۹	۲۳	۴۲	۲۵	۱۳	۱۲	...	...	-	۱۶	...	۴	۱	۴	۵	۳	۸	۳۹	۲۴
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۲۲	۱	۳۳	۲۱	۱۲	۹	...	...	...	۱۱	...	۲	...	۸	۳	۳	۶	۴۰	۲۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۴	۱۴	۸	۳	۵	...	...	...	۱	۱	۱	...	۵	...	۳	۳	۴۹	۲۸
۱۹	فیروزپور	فیروز پور	۲۴۶۷۸	۱۱	۵	۱۶	۱۲	۷	۵	..	...	...	۶	۳	...	...	۳	۲	۲	۴	۳۴	۲۵
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۹	۴	۶	۱۰	۹	۳	۶	...	--	..	۵	...	۱	...	۳	۱	۲	۳	۴۸	۴۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۲	۷۳	۱۵۵	۱۱۱	۶۱	۵۰	...	...	...	۹۳	۲	۲۱	۱	۲۴	۲۱	۱۵	۳۹	۳۸	۲۸
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۸	۱۳	۲۱	۷	۵	۲	...	...	...	۵	...	۱	...	۱	۲	...	۲	۴۴	۱۵
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۳	۶۱	۱۳۴	۸۶	۴۱	۴۵	...	...	...	۴۱	۱	۲۹	۲	۱۳	۶	۳	۹	۴۶	۳۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۴	۱۶	۳۰	۱۹	۳	۱۶	...	...	...	۸	...	۷	۱	۳	۱	۵	۶	۶۰	۳۸
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ..	۴۸۵۹۵	۳۳	۲۳	۵۶	۴۳	۱۹	۲۴	...	...	...	۲۷	۲	۹	...	۵	۹	۳	۱۲	۶۰	۳۶
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۳۷	۱۲	۸	۲۰	۲۶	۱۴	۱۲	—	...	...	۱۶	...	۱	...	۹	۲	۴	۶	۳۷	۴۸
۲۷		وزیر آباد	۱۷ ۴۶	۵	۹	۱۴	۵	۲	۳	..	..	...	۵	...	...	...	...	...	...	..	۴۳	۱۵
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۷	۱۰	۱۷	۲۹	۱۷	۱۲	...	...	...	۹	۱	۴	...	۱۵	۲	۲	۴	۴۸	۸۱
۲۹		جلال پور...	۱۱۶۰۵	۳	۷	-	۷	۴	۳	..	---	..	۷	...	...	---	...	۱	...	۱	۴۵	۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۳	۸	۱۱	۸	۶	۲	...	...	...	۶	—	...	...	۲	---	۱	۱	۳۷	۲۷
۳۱		خوشاب ...	۰،۵۹	۳	۸	۱۱	۶	۴	۵	...	...	...	۲	...	...	۱	۶	۲	۴	۶	۵۶	۳۶
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۳	۷	۸	۲	۶	...	۱	...	۴	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۲۹	۳۴
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱	۱	۲	۸	۶	۲	...	۱	...	۴	...	...	...	۳	۲	...	۲	۱۰	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتین	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتین	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیان	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۴۲	۱۴	۱۳	۲۷	۴۷	۲۱	۲۶	...	...	...	۱۳	۲	۱۰	۱	۲۱	۶	۵	۱۱	۳۰	۵۴
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۱۰	۱۳	۴	۳	۱	...	...	...	۴	...	...	...	...	۳	۱	۴	۳۴	۱۱
۳۶	جهنگ ...	جهنگ مگهیانه	۲۵۹۱۴	۱۰	۱۶	۲۶	۱۷	۹	۸	...	...	...	۸	۳	۱	...	۵	۳	۳	۶	۵۴	۳۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۲	۸	۲۰	۱۲	۸	۴	...	...	...	۴	...	...	...	۸	۵	۲	۷	۷۴	۴۴
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۳	۳۲	۶۵	۷۱	۳۱	۴۰	...	...	...	۲۸	۷	۱۷	...	۱۹	۳	۱۴	۱۷	۴۰	۴۳
	کل میزان ...		۱۱۹۶۵۱۵	۳۷۵	۳۶۹	۹۴۴	۸۰۷	۳۹۸	۴۰۹	۷	۲	...	۳۸۸	۲۸	۱۳۵	۷	۲۴۰	۱۱۴	۱۱۳	۲۲۷	۴۱	۳۵
	پهاڑی تفرج گاه																					
	شمله ...	...	۱۸۹۳۴	۹	۵	۱۴	۲۴	۱۵	۹	...	...	...	۱۳	۲	۷	...	۲	۲	۱	۳	۳۸	۳۶
	دهرم ساله	...	۲۵۱۸	۱	۴	۵	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱۰۲	...
	ڈلهوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۴۸	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	۱	۳	۴	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	۱	۱	۱۴۳	۷۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۲۴ جولائي سنه ۱۹۲۰ ع مین ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۹۴۴ پیدائش (۴۷۵ لڑکے اور ۴۶۹ لڑکیان) درج رجسٹر هوئین۔جنکي اوسط پیدائش بحساب في هزار آبادي ۴۱ هے۔اور ۸۰۷ اموات (۳۹۸ مرد اور ۴۰۹ عورتون) درج رجسٹر هوئین۔جنکي اوسط اموات بحساب في هزار آبادي ۳۵ هے۔۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر هوئین :۔لاهور مین ۳۸ بمقابله ۲۵ کے جو سال گذشته کے اسي هفته مین هوئي تهین۔اور امرتسر مین ۳۰ بمقابله ۲۷ کے۔اور ملتان مین ۴۳ بمقابله ۲۲ کے۔

۷–اموات بھرانی میں ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں –۲–اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے جہلم اور پنڈ دادنخان ہر ایک میں ایک ایک–

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۴–اگست سنہ ۱۹۲۰ ع–

دستخط–آر–سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب–

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب–

بھگوان چند
میر مترجم–

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ٨٤

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ٣٣] لاهور — ١٣ - اگست (مجریه ٢٠ - اگست) سنه ١٩٢٠ ع — دوم حصه [جلد ٤٨

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ٣١ جولائی سنه ١٩٢٠ ع کو ختم هوا

نمبر شمار-	نام ضلع	نام قصبه	آبادي مطابق مردم شماري سنه ١٩١١ع-	پیدائش مرد-	پیدائش عورتیں-	پیدائش کل-	اموات کل-	اموات مرد-	اموات عورتیں-	باعث موت هیضه-	باعث موت چیچک-	باعث موت وباء-	باعث موت بخار-	باعث موت اسہال و پیچش-	باعث موت امراض متعلقه ساسس-	باعث موت ضرر-	باعث موت تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے- لڑکے-	ایکسال سے کم عمر کے بچے- لڑکیاں-	ایکسال سے کم عمر کے بچے- کل-	اوسط پیدائش بحسابفی هزار آبادي فی سال-	اوسط اموات بحسابفی هزار آبادي فی سال-
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
١	حصار...	حصار ...	١٧١٦٣	٦١	٩	٢٠	١١	٧	٤	...	...	...	٢	...	١	١	٧	٢	١	٣	٦١	٣٣
٢		هانسي ...	١٤٥٧٦	٢	١١	١٣	٨	١	٧	...		...	٣	...	...	...	٥	...	٦	٦	٤٦	٣٩
٣		بهوانی ...	٣١١٠٠	٢٠	١١	٣١	٢٧	١٩	٨	٦	...	...	٩	٢	...	١	٩	٧	٣	١٠	٥٢	٣٥
٤		سرسه ...	١٣٦٢٩	٧	٨	١٥	٩	٤	٥	...	...	...	٥	١	١	...	٢	٢	٣	٥	٥٤	٣٢
٥	روهتک	روهتک ...	١٩٨٦٣	١٤	١٣	٢٧	١٠	٦	٤	...	...	...	٤		...	...	٦	١	١	٢	٧١	٣٦
٦		جهجر ...	١٠٦١٧	٤	٣	٧	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	٣٤	...

٩٢٠ پی جی جی-

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے-			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال-	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال-
			مرد-	عورتیں-	کل-	کل-	مرد-	عورتیں-	هیضه-	چیچک-	وباء-	بخار-	اسهال و پیچش-	امراض متعلقه سانس-	ضربات-	تمام دیگر امراض-	لڑکے-	لڑکیاں-	کل-		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۰۴	۸	۶	۱۴	۷	۲	۵	...	...	...	۲	...	...	..	۵	۲	۳	۵	۶۱	۳۰
گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۲	۸	۲۰	۱۰	۳	۷	...	...	...	۳	...	۲	..	۵	۲	۱	۳	۳۲	۲۱
کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰۰۸	۷	۹	۱۶	۲۴	۱۲	۱۲	...	...	...	۱۳	۱	۲	...	۸	۳	۲	۵	۳۹	۵۹
	کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۹	۶	۱۵	۱۳	۸	۵	..	...	...	۱۲	...	...	...	۱	۴	۲	۶	۶۱	۵۳
	پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۵	۱۸	۳۳	۱۲	۲	۰	...	...	...	۸	..	۲	...	۲	...	۶	۶	۶۵	۲۴
	شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۱	۲	۳	۴	۴	...		...	...	۳	..	...	۱	...	...	...	...	۱۴	۱۹
انباله ..	انباله ...	۲۴۴۹۳	۵	۱۰	۱۵	۸	۵	۳	..	..	...	۳	.	۱	...	۴	۱	۲	۳	۳۲	۱۷
	جگادهری ...	۱۲۰۴۵	۲	۵	۷	۱۰	۸	۲		...	...	۶	..	...	...	۳	۵	...	۵	۳۰	۴۳
هوشیار پور	هوشیار پور	۱۶۹۸۰	۶	۶	۱۲	۷	۵	۲	..	...	...	۲	..	...	۱	۴	۱	...	۱	۳۶	۲۱
جالندهر ...	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۳۲	۲۱	۵۳	۲۶	۱۵	۱۱	...	...	..	۱۳	۲	۵	..	۶	۸	۶	۱۴	۵۰	۲۴
لودهیانه	لودهیانه ...	۴۳۱۵۲	۱۴	۹	۲۳	۲۷	۱۰	۱۷	...	...	...	۱۲	...	۴	...	۱۱	۳	۶	۹	۲۸	۳۳
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۸	۸	۱۶	۴	۲	۲	...	...	...	..	...	۱	..	۳	۱	...	۱	۵۶	۱۴
فیروزپور	فیروز پور	۲۴۶۷۸	۸	۱۰	۱۸	۱۶	۶	۱۰	...	...	...	۵	..	۶	...	۵	۲	۳	۵	۳۸	۳۴
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۸	۵	۱۳	۸	۵	۳	...	..	...	۶	...	۱	...	۱	۳	۳	۶	۹۲	۳۸
لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۶	۷۴	۱۴۰	۱۰۱	۵۷	۴۴	...	...	...	۵۷	۸	۱۸	۲	۱۶	۱۳	۱۱	۲۴	۳۵	۲۵
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۶	۱۴	۳۰	۱۶	۸	۸	...	...	...	۱۰	...	...	...	۶	۱	۳	۴	۹۳	۳۴
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۹	۷۳	۱۵۲	۷۱	۳۷	۳۴	...	...	...	۲۶	...	۳۳	۳	۹	۴	۲	۶	۵۲	۲۳
گورداسپور	بٹاله ...	۲۶۴۳۰	۱۵	۱۴	۲۹	۲۱	۱۳	۸	...	...	...	۸	۱	۱۱	...	۱	۶	۲	۸	۵۸	۴۲
سیالکوٹ ..	سیالکوٹ ..	۴۸۵۹۵	۲۳	۲۰	۴۳	۳۷	۱۸	۱۹	...	...	...	۲۱	۳	۸	...	۵	۵	۱۲	۱۷	۴۶	۴۰
گوجرانواله	گوجرانواله	۲۸۶۳۷	۱۲	۸	۲۰	۱۳	۷	۶	..	...	...	۱۰	۱	...	...	۲	۲	۱	۳	۳۷	۲۴
	وزیر آباد	۱۷۰۴۶	۷	۷	۱۴	۷	۳	۴	..	..	...	۵	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۴۳	۲۱
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۹	۱۲	۲۱	۱۰	۴	۶	...	...	..	۴	...	۲	...	۴	۱	...	۱	۵۹	۲۸
	جلال پور...	۱۱۶۰۵	۸	۷	۱۵	۲	۱	۱	..	...	...	۱	...	...	...	۱	۱	...	۱	۶۷	۹
شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۷	۱۸	۱۰	۴	۶	...	...	...	۵	۱	۲	...	۲	۲	۱	۳	۶۱	۳۴
	خوشاب ...	۱۰۰۵۹	۴	۳	۷	۴	۲	۲	...	...	...	...	...	۱	...	۳	۱	۱	۲	۳۶	۲۰
جهلم ...	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۱	۳	۴	۳	۳	...	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	...	...	۴۷	۱۳
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۴	۱	۵	۶	۲	۴	...	...	...	۵	...	...	...	۱	۱	...	۱	۳۵	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	...	نقشہ صحت کے لئے واپس کیا گیا۔																		
۳	لائل پور ...	لائل پور ...	...	نقشہ نہیں آیا۔																		
۳	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۶	۱۲	۲۸	۱۳	۸	۵	..	۱	۲	۴	...	۱	...	۵	۵	۳	۸	۵۶	۲۶
۳		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۱	۷	۱۸	۸	۳	۵	...	...	..	۳	...	..	..	۵	...	۲	۲	۶۶	۲۹
۳	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۵۷	۲۷	۲۷	۵۴	۴۹	۲۶	۲۳	..	...	...	۲۱	۸	۶	...	۱۴	۱۲	۱۲	۲۴	۳۹	۳۰
	کل میزان		... ۱۱۳۰۲۹۵	۵۱۲	۴۶۷	۹۷۹	۶۱۲	۳۲۰	۲۹۲	۷	۱	۲	۲۹۴	۲۸	۱۰۹	۹	۱۹۲	۱۰۱	۹۹	۲۰۰	۴۵	۲۸
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۴	۳	۷	۱۳	۱۰	۳	...	..	..	۵	۲	۳	...	۳	۱	..	۱	۱۹	۳۶
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	۲	۱	۳	۲	۲	..	...	...	...	۱	...	۱	...	...	۱	..	۱	۱۰۷	۷۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۲۰ ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۷۹ پیدائش (۵۱۲ لڑکے اور ۴۶۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۵ ہے۔اور ۶۱۲ اموات (۳۲۰ مرد اور ۲۹۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۸ ہے۔۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں:۔لاہور میں ۲۵ بمقابلہ ۲۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں۔اور امرتسر میں ۲۴ بمقابلہ ۲۱ کے۔اور ملتان میں ۳۰ بمقابلہ ۱۷ کے۔

بھوانی میں ۶-اموات اور جگادھری میں ایک موت ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں صرف ایک موت چیچک سے درج رجسٹر ہوئی اور ۲ اموات پلیگ سے جھنگ مگھیانہ میں واقع ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۱-اگست سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط- آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ اوفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۳] لاہور - ۲۰ - اگست (مجریہ ۲۷ - اگست) سنہ ۱۹۲۰ ع — دوم حصہ [جلد ۴۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۷ - اگست سنہ ۱۹۲۰ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	رباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۱۱	۱۷	۸	۴	۴	...	-	...	۲	...	۱	...	۵	۱	۳	۴	۵۲	۲۴
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۶	۶	۱۲	۹	۳	۳	...		...	۳	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۴۳	۲۱
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۵	۱۴	۲۹	۲۰	۹	۱۱	۶	...	...	۵	...	...	...	۹	۳	۲	۵	۴۹	۳۴
۴		سرسہ ...	۱۳۹۲۱	۵	۵	۱۰	۲	۱	۱	..	...	...	۱	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۳۶	۷
۵	روہتک	روہتک ...	۱۱۸۶۲	۸	۶	۱۴	۱۴	۵	۹	...	...	...	۱۰		...	...	۴	۳	۱	۴	۳۷	۳۷
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۱۰	۱۵	۲۵	۵	۲	۳	...	...	..	۵	..	...	...	...	۱	۱	۲	۱۲۳	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۷	۵	۱۲	۱۱	۵	۶	...	...	..	۵	..	...	.	۶	...	۴	۴	۵۲	۳۸
۸	گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۱۷	۷	۲۴	۱۰	۵	۵	..	...	..	۱	...	۱	..	۸	۲	۲	۴	۵۰	۲۱
۹	کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰ ۸	۱۳	۴	۱۷	۱۱	۴	۷	...	...	...	۵		...	...	۶	۱	۵	۶	۴۲	۲۷
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۱	۳	۱۴	۱۴	۹	۵	...	...	...	۹	۱	...	...	۴	۲	...	۲	۵۷	۵۷
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۱۵	۱۲	۲۷	۲۹	۹	۲۰	...	...	...	۱۵	..	۳	۱	۱۰	۳	۴	۷	۵۴	۵۸
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۱	۴	۵	۷	۴	۳	..	...	...	۳	...	...	...	۴	...	۱	۱	۲۴	۳۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۱۳	۹	۲۲	۱۲	۴	۸	..		...	۸	۲	۱	...	۱	۲	۱	۳	۳۷	۲۶
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۵	۸	۱۳	۶	۳	۳	...	...	...	۴	۱	۱	...	...	۲	...	۲	۵۶	۲۶
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۹۹۸۰	۶	۳	۹	۷	۴	۳	...	...			..	۳	...	۳	۲	۲	۴	۲۷	۲۱
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۴	۱۸	۴۲	۱۹	۹	۱۰	...	...	..	۴	۱	۶	.	۸	۲	۱	۳	۳۹	۱۸
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۲۱	۲۰	۴۱	۳۰	۱۷	۱۳	...	...	...	۱۱	۱	۴	...	۱۴	۲	۵	۷	۵۰	۳۶
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۲	۱۵	۲۷	۱۷	۹	۸	...	...	...	۴	..	...	۱	۱۲	۳	۴	۷	۹۴	۵۹
۱۹	فیروزپور	فیروز پور	نقشہ جات موصول نہیں ہوئے																			
۲۰		فاضلکا ...																				
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۷	۶۹	۱۵۶	۹۴	۵۰	۴۴	...	...	...	۵۱	۴	۱۶	۵	۱۸	۱۸	۱۳	۳۱	۳۹	۲۳
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۲	۸	۲۰	۸	۶	۲	...	...	...	۵	...	...	...	۳	۳	۲	۵	۴۲	۱۷
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۹	۸۲	۱۵۱	۹۳	۵۱	۴۲	...	..	...	۳۱	۱	۴۸	۲	۱۱	۱۶	۸	۲۴	۵۲	۳۲
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۷	۸	۱۵	۱۹	۸	۱	...	...	...	۱۰	...	۹	...	-	۳	۴	۷	۳۰	۳۸
۲۵	سیالکوٹ ..	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۲۹	۲۴	۵۳	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	...	۱۴	۲	۴	...	۲	۳	۲	۵	۵۷	۲۴
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۳۷	۱۳	۱۷	۳۰	۱۸	۹	۹	..	...	...	۹	.	۴	..	۵	۲	۳	۵	۵۵	۳۳
۲۷		وزیرآباد	۱۷۱۴۶	۹	۸	۱۷	۶	۴	۲		..	...	۵	...	...	...	۱	۱	...	۱	۵۲	۱۸
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۹	۱۳	۲۲	۱۱	۴	۷	...	..	..	۹	...	۴	...	۱	۲	۲	۴	۶۲	۳۱
۲۹		جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۳	۳	۶	۵	۳	۲		...	..	۳	...	۲	...	...	۱	۱	۲	۲۷	۲۲
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۹	۱۰	۱۹	۷	۳	۴	..	...	...	...	۲	۲	...	۳	۱	۱	۲	۶۵	۲۴
۳۱		خوشاب ...	۰۰۵۹	۹	۶	۱۵	۱	۱	...	..	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	۷۷	۵
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۶	۹	[illegible]	...			۱	..		...	...			...	..	...	۳۸	۳
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۷	۲	۹	۹	۳	۲	...	۲	...	۲	...	...	...	۲	۱	۲	۳	۳۴	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتین	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتین	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیان	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ..	راولپنڈی ..	۳۶۶۳۲	۱۳	۱۵	۲۸	۲۶	۱۰	۱۶	...	...	...	۷	۲	۷	...	۱۰	۴	۶	۱۰	۳۱	۲۹
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۱۱	۱	۱۲	۶	۳	۳	...	..	...	۴	...	۱	..	۱	..	...	...	۳۲	۱۶
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۷	۲۱	۲۸	۱۴	۶	۸	..	۱		۶	۱	...	..	۶	۲	۲	۴	۷۶	۲۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۸	۱۲	۲۰	۹	۵	۴	...	۱	..	۳	...	..	..	۵	۳	۱	۴	۷۳	۳۳
۳۸	ملتان ...	ملتان ..	۸۵۷۴۷	۳۱	۳۶	۷	۳۷	۲۰	۷	..	...	...	۱۵	۲	۶	...	۱۴	۱۲	۹	۲۱	۴۷	۲۲
	کل میزان	...	۶۰۸۵۲	۵۵۱	۵۰۶	۱۰۵۷	۶۱۱	۳۰۵	۳۰۶	۹	۵	...	۲۶۷	۲۱	۱۲۴	۹	۱۷۹	۱۰۳	۹۴	۱۹۷	۴۷	۲۷
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۱	۵	۶	۱۴	۱۳	۱	...	..	..	۷	۲	۳	...	۲	۲	..	۲	۱۶	۳۸
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	-	..	...	۱	.	۱	...	...	...	۱		...	..	...	...	۱	۱	...	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	..	...	...		...	...	...	.	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۳۶۱	۱	۲	۳	..	...	..	...	-	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱۰۷	

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۷-اگست سنہ ۱۹۲۰ع مین ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۱۰۵۷ پیدائش (۵۵۱ لڑکے اور ۵۰۶ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۷ ہے-اور ۶۱۱-اموات (۳۰۵ مرد اور ۳۰۶ عورتین) درج رجسٹر ہوئین-جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۷ ہے-۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئین:-لاہور مین ۲۳ بمقابلہ ۱۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ مین ہوئی تھین-اور امرتسر مین ۳۲ بمقابلہ ۲۸ کے-اور ملتان مین ۲۲ بمقابلہ ۲۱ کے-

بھرانی میں ۲-اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں اور ۵ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۲ دادنخاں میں اور جہلم-جھنگ مگھیانہ اور چنیوٹ ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۸-اگست سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط-آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ٨٦٣

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ٣٥] لاہور — ٢٧ اگست (مجریہ ٣ ستمبر) سنہ ١٩٢٠ ع — یوم جمعہ [جلد ٤٨

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ١٤ اگست سنه ١٩٢٠ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ١٩١١ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
١	حصار	حصار ...	١٧١٦٢	١٠	٧	١٧	١٠	٤	٦	...		...	٨	..	...	.	٢	٢	...	٢	٥٢	٣٠
٢	حصار	هانسي ...	١٤٥٧٦	٧	٥	١٢	٧	٤	٣	...		...	٤	١	١	..	١	٢	٣	٥	٣٣	٢٥
٣	حصار	بهوانی ...	٣١١٠٠	٢٦	١٨	٤٤	٣١	١٧	١٤	٢	...	...	٨	٢	٣	...	١٦	٤	٧	١١	٧٤	٥٢
٤	حصار	سرسه ...	١٤٦٢٩	٤	٢	٦	٧	٣	٤	..	...	..	٥	...	١	...	١	١	١	٢	٢١	٢٥
٥	روهتک	روهتک ...	١٩٨٦٢	١٤	١١	٢٥	٢٠	١٣	٧	...	...	...	٩	١	٣	...	٧	٥	٣	٨	٦٦	٥٣
٦	روهتک	جهجر ...	١٠٦١٧	٧	٥	١٢	٣	١	٢	...			٢	..	..	...	١	١	...	١	٥٩	١٥

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش مرد	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت ہیضه	باعث موت چیچک	باعث موت وباء	باعث موت بخار	باعث موت اسہال و پیچش	باعث موت امراض متعلقه سانس	باعث موت ضرب	باعث موت تمام دیگر وجوهات	ایکسال سے کم عمر کے بچے لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰ ۳	۴	۶	۱۰	۷	۵	۲	..		..	۵		...		۲	۱	...	۲	۴۳	۳۰
گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۲	۱۳	۲۵	۱۴	۴	۱۰				۲	۳	۴	۱	۴	۲	۴	۶	۵۳	۲۹
کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰ ۸	۱۰	۶	۱۵	۲۴	۶	۱۸	..	..	...	۴	۲	...	...	۸	۲	۴	۶	۳۷	۵۹
	کیتهل ...	۱۱۹۰۲	۱۳	۱۰	۲۳	۷	۴	۳	.	..	...	۶	۱	...	...	--	۲	۱	۳	۹۴	۲۹
	پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۱۳	۱۵	۲۸	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	..	۱۵	۱	۱		۹	۳	۷	۱۰	۵۶	۳۶
	شاه آباد ...	۱۱۰۵۳	۶	۸	۱۴	۱۵	۱۰	۵		...		۸	۱	۳	...	۴	۱	...	۱	۶۷	۷۱
انباله ..	انباله ...	۲۴۳۹۳	۵	۹	۳۴	۷	۶				...	۳	...	۱	..	۳	۵	...	۵	۳۰	۱۵
	جگادهری ..	۱۲۰۴۵	۳	۴	۷	۳	..	۳		..		...	...	۲	...	۱	...	۱	۱	۳۰	۱۳
هوشیار پور	هوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۰	۵	۱۵	۶	۲	۴		..	...	۲		۳	..	۱	...	۲	۲	۴۶	۱۸
جالندهر ...	جالندهر ..	۵۵۳۵۴	۱۸	۲۹	۴۷	۲۸	۱۲	۱۶	.	..		۶	۳	۱۲	۱	۹	۷	۳	۱۱	۵۴	۲۶
لودهیانه	لودهیانه ...	۴۳ ۵۲	۱۲	۴	۲۶	۲۴	۱۲	۱۲	...	...	..	۸	۳	۳	...	۱۰	۴	۵	۹	۳۱	۲۹
	جگراؤں ..	۱۵۰۳۹	۶	۶	۱۲	۱	۴	۷	...	...	...		۲	۱		۸	۲	۳	۵	۴۲	۳۸
فیروز پور	فیروز پور	۲۵۶۷۸	۱۳	۹	۲۲	۹	۴	۵	...	.	...	۳	..	۴	...	۳	۲	...	۲	۴۶	۱۹
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۴	۶	۱۰	۷	۴	۴	...	...		۳	۱	۲	...	۲	۲	۱	۴	۴۸	۳۸
لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۱	۶۹	۱۷۰	۱۰۵	۵۷	۴۸	۲	...	...	۵۲	۶	۲	۲	۲۲	۱۳	۱۲	۲۵	۴۲	۲۶
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۰	۱۴	۲۶	۹	۶	۳	..	..	..	۴	..	...	...	۵	۴	۱	۵	۵۰	۱۹
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۰	۷۴	۵۴	۱۵۵	۶۴	۵۱	۵	..	..	۵۰	۴	۲۲	۳	۲۱	۱۱	۵	۱۶	۵۳	۴۰
گورداسپور	بٹاله ...	۲۶۴۳۰	۱۵	۱۴	۲۹	۱۶	۹	۷	...	...	..	۸		۷	...	-	۳	۳	۶	۵۸	۳۲
سیالکوٹ	سیالکوٹ ..	۴۸۵۹۵	۳۰	۳۲	۵۲	۳۷	۱۷	۲۰	...	...	...	۱۸	۳	۱۱	...	۵	۶	۷	۱۳	۵۶	۴۰
گوجرانواله	گوجرانواله / وزیر آباد	نقشه جات [illegible] نہیں ہوئے																			
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۷	۸	۱۵	۱۷	۱۱	۶	...			۷	۱	۴	...	۵	۳	۲	۶	۴۲	۳۸
	جلال پور...	۱۱۶۱۵	۴	۷	۱۱	۸	۳	۵		...		۶	۱	...	...	۱	۱	۴	۵	۴۹	۳۶
شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۵	۱۲	۲۷	۷	۴	۳	..	..	..	۶	...	...	۱	...	۲	۳	۵	۹۲	۲۴
	خوشاب ..	۵۹ ۰	۸	۴	۱۲	۳	۲	۱		..	...	۲	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۶۱	۱۵
جهلم ...	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۵	۱۰	۹	۷		..	...		۶	...	۱		۲	۱	..	۱	۴۲	۳۸
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۵	۲	۷	۴	۳	۱	..		...	۳		..	...	۱	۱	...	۱	۳۴	۲۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ١٩١١ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
٣٤	راولپنڈی...	راولپنڈی...	٣٦٦٣٢	١٩	٢١	٤٠	٢٩	٧	١٢	١	...	١	١٤	١	٨			٢		٣	٤٥	٣٢
٣٥	لائل پور...	لائل پور...	٩٥٧٨	٢	١٣	٢٥	٩	٥		...	...	...	٣	...	٢	..	٤		٣	٤	٦٦	٢٤
٣٦	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	٢٥٩٠٤	١٣	١١	٢٤	٩	٥	٤	..	١	..	٤	١	...	..	٣	١	١	٢	٤٨	١٨
٣٧	جھنگ...	چنیوٹ ...	١٤٠٨٥	١٥	١٠	٢٥	١٢	٧	٥	...	...	..	٤	...	..	..	٨	٥	٣	٨	٩٢	٤٤
٣٨	ملتان ...	ملتان	٨٥٧٤٧	٣٥	٢٧	٦٢	٤٠	١٩	٢	...	...	...	١٧	٩	٨	١	٨	١٣	٧	٢٠	٣٨	٢٤
	کل میزان ...		١٥٠٧٣٢	٥٧١	٥٠٠	١٠٧١	٦٩٣	٣٦٢	٣٣١	١٠	١	١	٣١٤	٤٥	١٣٨	٩	١٧٥	١١٧	١٠٠	٢١٧	٤٩	٣١
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	١٨٩٣٤		٤	٨	١٤	١٠	٤	...	...	...	٦	١	٣	...	٤	١	١	٢	٢٢	٣٨
	دھرم سالہ	...	٢٥١٨	١	١	٢	١	١	...	...	...	...	١		...	..	...	...	...	...	٤١	٢٠
	ڈلہوزی ..	...	٩٣٨	...	...	...	١	..	١	...		...	...	...	١	...	...	...	...	...	...	٤٨
	مری ...	...	١٣٦١	..	١	١	٢	١	١	...	...	...	١	...	...	...	١	...	...	...	٣٦	٧١

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ١٤-اگست سنہ ١٩٢٠ ع میں ٣٦ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ١٠٧١ پیدائش (٥٧١ لڑکے اور ٥٠٠ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ٤٩ ہے-اور ٦٩٣-اموات (٣٦٢ مرد اور ٣٣١ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں-جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ٣١ ہے-٣ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں :-لاہور میں ٢٦ بمقابلہ ٢٦ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں-اور امرتسر میں ٤٠ بمقابلہ ٣٣ کے-اور ملتان میں ٢٤ بمقابلہ ٣٣ کے-

امرتسر میں ۵ اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے بھوانی اور لاہور ہر ایک میں ۲ اور راولپنڈی
میں ایک اور ایک موت چیچک سے جھنگ مگھیانہ میں اور ایک موت پلیگ سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۴-اگست سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط—آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۷] لاہور — ۱۰ ستمبر (مجریہ ۱۷ ستمبر) سنہ ۱۹۲۰ع — دوم حصہ [جلد ۴۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۲۰ ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ تنفس	باعث موت — ضربات	باعث موت — تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۱	۱۰	۲۱	۱۶	۶	۱۰	...	...	...	۹	...	۱	...	۶	۲	۴	۶	۶۳	۳۹ ۷۶
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۴	۳	۷	۴	۱	۳	...	.	...	۱	۲	۱	...	...	...	۱	۱	۲۵	۴۳ ۸۶
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۱	۲۱	۴۲	۲۵	۱۰	۱۵	...	...	...	۶	۴	۶	...	۹	۴	۴	۸	۷۱	۴۲ ۶۲
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۷	۵	۱۲	۶	۴	۲	..	...	..	۱	۱	۱	۱	۲	۳	...	۳	۳۳	۳۱ ۰۲
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۰	۴	۱۵	۱۲	۷	۵	...	...	...	۳	۱	۲	...	۶	۲	۲	۴	۴۵	۳۲ ۱۶
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۴	۳	۷	۱	۱	...	...	...	..	۱	...	...	...	...	۱	...	۱	۳۴	۵ ۶۶

۱۰۶۲ پی جی جی —

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه تنفس	ضرب	تمام دیگر عوارض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
ہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۹	۴	۱۳	۹	۵	۴	...	...	...	۳	...	۲	..	۴	۲	...	۲	۵۶	۳۹
وڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۱	۱۰	۲۱	۱۳	۶	۷	...	...	...	۲	...	۵	...	۶	۱	۳	۴	۴۴	۲۷
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰ ۸	۱۰	۱۲	۲۲	۲۴	۹	۱۵	...	...	...	۱۳	...	...	...	۱۱	۱	۴	۵	۹۴	۵۹
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۷	۱۴	۱۰	۴	۶	...	...	...	۵	۱	...	...	۴	۲	۲	۴	۵۷	۴۱
	پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۷	۱۲	۲۹	۱۲	۸	۴	...	...	...	۷	...	...	..	۵	۴	۱	۵	۵۸	۲۴
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۴	۱	۵	۱۴	۷	۷	...	...	...	۱۰	۱	...	...	۳	۳	۲	۵	۲۴	۹۷
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۳۹۳	۶	۱۴	۲۰	۱۴	۷	۷	...	..	...	۵	۱	۴	...	۴	۲	...	۲	۴۳	۳۰
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۲	۴	۱۹	۶	۱۳	...	...	...	۱۳	۳	...	...	۳	۳	۳	۶	۱۷	۸۲
ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۹	۱۱	۲۰	۱۲	۶	۶	...	...	...	۸	...	۱	...	۳	۴	۲	۶	۶۱	۳۶
الندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۶	۲۵	۶۱	۳۳	۱۴	۱۹	...	...	...	۱۴	۳	۷	۱	۸	۳	۴	۶	۵۷	۳۱
لودھیانه	لودھیانه ...	۴۳۱۵۲	۱۵	۱۱	۲۶	۳۱	۱۲	۱۹	...	...	...	۲۴	...	...	...	۷	۴	۷	۱۱	۳۱	۳۸
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۱۵	۲۴	۶	۵	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۵	۲	۱	۳	۸۴	۴۲
فیروزپور	فیروز پور	۲۴۹۷۸	۱۰	۵	۱۵	۱۲	۸	۴	...	...	...	۲	۱	۱	...	۸	۱	۳	۴	۲۵	۱۳
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۹	۱۱	۲۰	۸	۲	۶	...	...	...	۳	...	۱	...	۴	۱	۱	۲	۹۵	۳۸
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۹	۸۹	۱۶۸	۱۱۱	۶۵	۴۶	۲	...	...	۵۸	۸	۱۶	۴	۲۳	۱۱	۱۴	۲۵	۴۲	۲۸
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۲	۱۳	۲۵	۱۳	۸	۵	...	...	...	۸	...	۱	...	۴	۱	۱	۲	۵۳	۲۷
رتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۲	۶۶	۱۲۸	۱۰۵	۶۲	۴۸	۲	...	...	۵۰	۲	۴۴	۱	۸	۱۰	۵	۱۵	۴۴	۳۶
ورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۰	۱۴	۲۴	۱۸	۹	۹	۱	...	...	۱۴	...	۳	...	...	۱	۳	۴	۴۸	۳۶
یالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۲۶	۲۲	۴۸	۳۳	۱۳	۲۰	...	...	...	۱۴	...	۱۰	...	۹	۴	۱۰	۱۴	۵۲	۳۵
گوجرانواله	گوجرانواله	۲۸۹۹۷	۱۲	۴	۱۶	۲۲	۱۰	۱۲	۱	...	...	۱۳	۱	۱	...	۶	۳	۳	۶	۲۹	۳۰
	وزیرآباد	۱۷۱۳۶	۵	۹	۱۴	۲	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	۲	...	...	...	۴۳	۶
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۱	۱۰	۲۱	۱۳	۵	۸	۱۴	...	...	۶	...	۲	...	۴	۲	۳	۵	۵۹	۳۹
	جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۵	۲	۷	۴	۲	۲	...	...	...	۴	...	...	...	...	...	۱	۱	۳۱	۱۸
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۵	۸	۱۳	۵	۲	۳	...	...	...	...	۱	۱	...	۳	۱	۱	۲	۴۴	۱۷
	خوشاب ...	۱۰۱۵۹	۲	۶	۸	۶	۴	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۴	۳	۳	۵	۴۱	۳۱
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۳	۷	۶	۶	...	...	...	...	۲	...	۲	...	۲	۱	...	۱	۲۹	۲۵
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۲	۳	۵	۸	۶	۲	...	...	...	۵	...	...	۲	۱	۱	...	۱	۲۵	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے۔			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۳۶۶۳۲	۲۰	۲۲	۴۲	۲۷	۱۲	۱۵	...	...	۱	۱۰	۱	۷	۱	۷	۲	۴	۶	۴۷	۳۰
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۷	۲	۹	۶	۲	۴	...	...	...	۳	...	۱	...	۲	۱	۴	۵	۲۴	۱۶
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۷	۲۲	۳۹	۲۴	۱۱	۱۳	...	...	...	۱۳	...	۱	...	۱۰	۶	۶	۱۲	۷۸	۴۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۸	۹	۱۷	۹	۶	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۸	۴	۱	۵	۶۲	۳۳
۳۸	ملتان ...	ملتان ..	۸۵۷۴۷	۴۱	۳۹	۸۰	۵۳	۳۰	۲۳	...	۱	...	۲۰	۶	۵	۱	۲۰	۱۵	۱۲	۲۷	۴۹	۳۲
	کل میزان ...		۱۱۹۶۵۱۵	۵۳۷	۵۲۹	۱۰۶۶	۷۳۶	۳۸۰	۳۶۶	۵	۱	۱	۳۵۸	۳۷	۱۳۶	۱۱	۲۰۷	۱۱۳	۱۱۵	۲۲۸	۴۶	۳۳
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	۱	۳	۱۶	۱۲	۴	...	...	...	۵	۲	۳	...	۶	۲	۱	۳	۸	۴۴
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	..	۱	۱	۱	...	۱	...	...	...	۱	..	...	...	...	...	...	...	۲۰	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	..	...	...	...	...	...	...	۴۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	۱	۱	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۷۱	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۸۔اگست سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۶۶ پیدائش (۵۳۷ لڑکے اور ۵۲۹ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۶ ہے۔اور ۷۳۶۔اموات (۳۸۰ مرد اور ۳۶۶ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے۔۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں:۔لاہور میں ۲۸ بمقابلہ ۴۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں۔اور امرتسر میں ۳۹ بمقابلہ ۵۶ کے۔اور ملتان میں ۳۲ بمقابلہ ۴۷ کے۔

۵-اموات ہیضہ سے واقع ہوئین جن مین سے ۲-لاہور مین اور بٹالہ-گوجرانولہ اور گجرات ہر ایک مین ایک ایک سے ایک موت ملتان مین درج رجسٹر ہوئی-اور ایک طاعون سے راولپنڈی مین-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ ع-

دستخط-آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ بہ ایما پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۸] لاہور — ۱۷ ستمبر (مجریہ ۲۰ ستمبر) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۴ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۲	۱۰	۲۲	۱۷	۹	۸	..	--	..	۶	۲	۱	..	۸	۴	۲	۶	۶۷	۵۲
۲		ہانسی ...	۱۳۴۷۶	۱۳	۴	۱۸	۱۴	۶	۸	..	..	...	۴	۱	۱	..	۸	...	۵	۵	۶۱	۵۰
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۱۹	۳۶	۲۳	۱۱	۱۲	..	...	..	۵	۳	...	...	۱۰	۶	۶	۱۲	۶۱	۳۹
۴		سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۳	۴	۷	۵	۱	۴	..	...	..	۲	۱	...	...	۲	۱	۳	۳	۲۵	۴۸
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۳	۱۱	۱۲	۲۳	۱۹	۱۰	۹	..	...	..	۳	۱	۳	...	۱۲	۷	۳	۱۰	۶۱	۵۰
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۷	۵	۱۲	۶	...	۶	..	..	..	۶	..	...	...	...	...	۲	۲	۵۹	۳۰

۱۱۱۴ پی جی جی—

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے۔			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال۔	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی
			مرد۔	عورتیں۔	کل۔	کل۔	مرد۔	عورتیں۔	هیضہ۔	چیچک۔	وباء۔	بخار۔	اسہال و پیچش۔	امراض متعلقہ سانس۔	ضرب۔	تمام دیگر وجوہ۔	لڑکے۔	لڑکیاں۔	کل۔		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۶	۴	۱۰	۶	۵	۶	...	...	...	۳	۱	...	...	۲	۳	۱	۴	۴۳	۲۹
گوڑگاؤں ...	رہواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۳	۱۷	۳۰	۱۸	۱۱	۷	...	...	...	۷	...	۲	...	۹	۱	۳	۴	۹۳	۳۸
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۰۸	۱۵	۱۰	۲۵	۲۱	۱۲	۹	...	...	...	۱۰	۱	...	...	۱۰	۱	۵	۹	۶۲	۵۲
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۴	۶	۲۰	۱۶	۸	۸	...	...	...	۱۰	...	۲	...	۳	۳	۲	۶	۸۲	۶۵
	پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۲۲	۱۳	۲۵	۳۱	۲۰	۱۱	...	...	...	۱۸	...	...	..	۱۰	۶	۲	۸	۶۹	۶۲
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۱۳	۳	۱۶	۱۳	۸	۵	..	...	...	۹	...	...	...	۴	۳	...	۳	۷۶	۹۲
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۱۲	۱۷	۲۹	۲۰	۱۲	۸	...	..	...	۱۴	۳	۱	...	۲	۲	۱	۳	۶۲	۴۳
	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۷	۴	۱۱	۱۶	۱۱	۵	..	...	...	۱۲	۱	۱	...	۲	۴	۲	۹	۳۸	۶۹
ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۱	۹	۲۰	۹	۶	۳	..	...	...	۵	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۹۱	۲۷
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۶	۳۲	۵۸	۲۶	۱۵	۱۱	...	...	..	۱۰	۵	۸	۱	۳	۵	۱	۹	۵۵	۲۴
لودھیانہ ...	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۲۶	۱۹	۴۵	۵۴	۲۴	۳۰	...	..	...	۳۱	۱	۷	..	۱۵	۴	۸	۱۲	۵۴	۶۵
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۱۰	۱۹	۱۰	۴	۶	...	...	...	۲	...	...	...	۸	۱	۱	۲	۶۶	۳۵
فیروزپور	فیروز پور	{ نقشہ جات موصول نہیں ہوئے																			
	فاضلکا ...																				
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۱۱	۹۴	۲۰۵	۹۹	۵۲	۴۷	۲	...	...	۵۹	۲	۱۸	...	۱۸	۱۹	۱۷	۳۶	۵۱	۲۵
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۸	۱۳	۲۱	۱۰	۵	۵	...	...	...	۴	۱	۲	...	۳	۲	۲	۵	۴۴	۳۱
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۹۹	۸۴	۱۸۳	۱۰۳	۴۷	۵۶	..	...	...	۲۴	۳	۳۵	۲	۱۹	۷	۱۴	۲۱	۹۳	۳۵
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۲	۱۹	۳۱	۲۳	۱۰	۱۳	۱	..	...	۹	...	۸	...	۶	۳	۴	۷	۶۲	۳۶
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۳۴	۴۰	۷۴	۳۳	۱۵	۱۸	...	...	...	۱۵	۳	۱۰	...	۵	۷	۶	۱۳	۷۹	۳۵
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۶۷	۱۶	۱۰	۲۶	۳۱	۱۲	۱۹	۱	...	...	۱۹	۳	...	...	۸	۴	۶	۱۰	۴۸	۵۷
	وزیر آباد	۱۷۰۳۱	۷	۶	۱۳	۴	۲	۲	..	...	...	۲	...	...	...	۲	۲	۱	۳	۴۰	۱۲
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۰	۱۲	۲۲	۱۴	۸	۶	...	...	...	۹	...	۳	...	۱	۱	۱	۲	۶۲	۳۶
	جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۵	۲	۷	۵	۲	۳	...	...	..	۴	...	۱	...	...	۱	...	۱	۳۱	۲۲
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۹	۱۱	۲۰	۱۱	۵	۶	..	...	...	۵	۱	۱	...	۴	۲	۲	۵	۴۸	۳۷
	خوشاب ...	۱۰۰۵۱	۶	۵	۱۱	۶	۴	۲	..	...	...	۲	...	۱	...	۳	۲	...	۳	۵۶	۳۱
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۶	۲	۸	۷	۲	۵	..	...	...	۳	...	...	...	۴	...	۳	۳	۳۴	۲۹
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۴	۴	۸	۵	۲	۳	...	...	...	۴	...	...	...	۱	۱	۳	۳	۳۹	۳۵

نمبر شمار-	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع-	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے-			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال-	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال-
				مرد-	عورتین-	کل-	کل-	مرد-	عورتین-	ہیضہ-	چیچک-	طاعون-	بخار-	اسہال و پیچش-	امراض متعلقہ سانس	ضرب-	تمام دیگر بواعث-	لڑکے-	لڑکیان-	کل-		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۴۶۶۴۲	۲۹	۳۰	۵۹	۳۲	۱۶	۱۶	...	...	...	۹	۲	۶	۱	۱۴	۷	۷	۱۴	۶۶	۳۶
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۹	۱۲	۱۲	۴	۳	۱	...	...	...	۳	۱	...	..	...	۱	۱	۲	۵۶	۱۱
۳۶	جہنگ...	جہنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۳	۱۸	۳۱	۱۷	۱۰	۷	..	..	..	۶	۳	۱	...	۷	۵	۴	۹	۹۲	۳۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۵	۱۵	۳۰	۱۴	۶	۹	...	...	..	۴	...	۲	...	۸	۲	۴	۶	۱۱۰	۵۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۵۲	۴۰	۹۲	۶۴	۳۶	۲۸	۲	۱	...	۲۴	۴	۱۰	..	۲۲	۲۲	۱۰	۳۳	۵۶	۳۹
	کل میزان	...	۱۱۶۰۸۵۲	۶۸۲	۶۱۵	۱۲۹۷	۸۰۶	۴۰۹	۳۹۷	۹	۱	..	۳۸۷	۴۳	۱۲۶	۴	۲۳۹	۱۴۶	۱۳۲	۲۷۸	۵۸	۳۶
	پہاڑي تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۵	۴	۹	۲۰	۱۲	۸	...	...	...	۱۰	۳	۴	...	۳	۲	۱	۳	۲۵	۵۵
	دہرم سالہ	...	۲۵۱۸	۱	۲		۲	۱	۱	...	...	...	..	۱	۱	...	...	۲	۱	۲	۹۱	۴۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۳	...	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	...	...	...	۱۴۳
	مری ...	...	۱۳۶۱	۵	۳	۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۲۸۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۴ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ ع مین ۳۱ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۱۲۹۷ پیدائش (۶۸۲ لڑکے اور ۶۱۵ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین-جنکي اوسط پیدائش بحساب في ہزار آبادي ۵۸ ہے-اور ۸۰۶-اموات (۴۰۹ مرد اور ۳۹۷ عورتین) درج رجسٹر ہوئین-جنکي اوسط اموات بحساب في ہزار آبادي ۳۶ ہے-۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئین :-لاہور مین ۲۵ بمقابلہ ۴۱ کے جو سال گذشتہ کے اسي ہفتہ مین ہوئي تہین-اور امرتسر مین ۳۵ بمقابلہ ۵۰ کے-اور ملتان مین ۳۹ بمقابلہ ۳۵ کے-

وات ہیضہ سے واقع ہوئیں-جنمیں سے لاہور اور ملتان ہر ایک میں ۲-اور بٹالہ-گوجرانولہ ہر ایک میں ایک ایک
ر ہوئیں-ایک موت چیچک سے ملتان میں درج رجسٹر ہوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ ع-

دستخط—آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ [illegible] پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۹] لاہور — ۲۵ ستمبر (مجریہ یکم اکتوبر) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرر	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۲	۷	۱۹	۹	۱	۸	...	...	...	۲	۱	...	...	۶	۱	...	۱	۵۸	۲۷
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۳	۶	۹	۹	۵	۴	...	.	...	۵	...	۱	...	۳	۲	۳	۵	۳۲	۳۲
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۱	۱۶	۳۷	۲۲	۱۰	۱۲	...	...	...	۶	۷	۲	...	۷	۴	۵	۹	۹۲	۳۷
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۱۱	۳	۱۴	۷	۲	۵	..	...	...	۲	۱	۱	...	۳	۱	۱	۲	۵۰	۲۹
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۲	۸	۲۰	۹	۶	۳	...	...	...	۳	۱	...	...	۵	۳	۲	۵	۵۳	۲۴
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۳	۴	۷	۶	۲	۴	...	...	...	۵	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۳۴	۳۰

۱۱۲۱ پی جی جی—

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۳	۵	۸	۱۱	۹	۲	...	...	...	۷	...	۱	...	۳	۲	...	۲	۳۵	۴۸
گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۲	۵	۱۷	۹	۵	۴	...	...	...	۴	...	۴	...	۱	...	...	...	۳۹	۱۹
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۱۴	۱۴	...	...	...	۲۰	۲	۱	...	۵	۱	۴	۵	۵۲	۴۹
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۱	۵	۱۶	۱۱	۵	۵	...	...	...	۸	...	...	...	۳	۳	...	۳	۶۵	۴۵
	پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۲۰	۱۰	۳۰	۲۸	۱۵	۱۳	...	...	...	۲۰	...	...	...	۸	۴	۳	۷	۶۰	۵۶
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۷	۳	۱۰	۷	۱	۶	...	...	...	۶	...	...	...	۱	...	۲	۲	۴۸	۳۳
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۳۹۳	۱۵	۱۱	۲۶	۱۷	۷	۱۹	...	...	...	۱۱	...	۴	...	۲	۳	۲	۵	۵۵	۳۹
	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۲	۷	۹	۱۶	۷	۹	...	...	...	۱۴	۱	...	...	۱	۴	۴	۸	۳۹	۶۹
ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۰	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	...	...	...	۹	۱	۱	...	۱	...	۵	۵	۹۴	۳۶
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۸	۲۰	۴۸	۳۵	۱۵	۲۰	...	...	...	۱۴	۴	۱۱	...	۶	۶	۱۲	۱۸	۴۵	۳۳
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۴۲	۲۳	۴۵	۴۰	۲۸	۲۲	...	...	...	۳۰	...	۲	...	۸	۷	۴	۱۱	۵۴	۴۸
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۲	۱۰	۲۲	۸	۵	۳	...	...	...	۲	۱	۱	...	۴	۱	۳	۴	۷۷	۲۸
فیروزپور	فیروز پور	نقشہ جات موصول نہیں ہوئے																			
	فاضلکا ...																				
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۵	۹۰	۱۹۵	۱۴۵	۷۴	۷۱	...	۱	...	۹۲	۶	۲۳	۲	۲۱	۱۷	۱۶	۳۳	۴۸	۳۶
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۸	۱۴	۲۲	۱۳	۵	۸	...	...	...	۸	۲	۱	...	۲	۲	۵	۷	۴۶	۲۷
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۷	۷۰	۱۳۷	۹۶	۴۲	۵۴	...	...	...	۵۵	۳	۲۶	۱	۱۱	۸	۱۱	۱۹	۳۷	۳۳
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۲۰	۱۰	۳۰	۲۴	۱۱	۱۳	۱	۱	...	۱۰	...	۹	...	۳	۳	۳	۹	۶۰	۴۸
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۲۹	۲۵	۵۴	۴۰	۲۱	۱۹	...	...	...	۱۲	۳	۱۳	...	۱۲	۱۱	۴	۱۵	۵۸	۴۳
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۶۷	۱۲	۷	۱۹	۱۶	۹	۷	...	...	...	۱۲	...	۱	...	۳	...	۳	۳	۳۵	۲۹
	وزیرآباد	۱۷۱۳۶	۴	۱	۵	۶	۲	۴	...	...	...	۵	...	...	...	۱	۱	...	۱	۱۵	۱۸
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۹	۷	۱۶	۱۲	۶	۶	...	...	...	۷	...	...	...	۵	۲	۲	۴	۴۵	۳۳
	جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۳	۲	۵	۶	۳	۳	...	...	...	۴	...	۲	...	...	...	۱	۱	۲۲	۲۷
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۱۴	۲۵	۱۳	۸	۵	...	...	...	۹	...	...	...	۴	۱	۳	۴	۸۵	۳۴
	خوشاب ...	۱۰۶۵۹	۷	۷	۱۴	۴	۳	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۲	۲	...	۲	۷۱	۲۰
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۲	۶	۷	۳	۴	...	...	...	۳	...	۱	...	۳	۱	۱	۲	۲۵	۲۹
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱	۴	۵	۴	۲	۲	...	...	...	۳	۱	...	...	...	...	...	...	۲۵	۲۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضررات	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۴۶۶۴۲	۲۷	۲۵	۵۲	۲۳	۱۲	۱۱	...	...	...	۷	۲	۲	...	۱۱	۸	۶	۱۴	۵۸	۲۹
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۴	۲	۶	۶	۳	۳	...	...	...	۴	...	...	...	۲	۲	۱	۳	۱۶	۱۶
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۲۲	۱۰	۳۲	۱۶	۸	۸	...	...	...	۱۱	۱	۱	...	۳	۵	۴	۹	۹۴	۳۲
۳۷	جھنگ...	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۶	۷	۱۳	۱۱	۳	۸	...	...	...	۵	۱	۱	...	۴	۲	۵	۷	۴۸	۴۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۴۲	۵۱	۹۳	۵۳	۲۹	۲۴	۲	...	...	۲۵	۶	۱۰	...	۱۰	۱۸	۸	۲۶	۵۷	۳۲
	کل میزان ...		۱۱۶۰۸۵۲	۵۹۲	۵۱۶	۱۱۰۸	۷۷۹	۳۷۷	۴۰۲	۳	۲	...	۴۴۲	۴۴	۱۲۰	۳	۱۶۵	۱۲۶	۱۲۴	۲۵۰	۵۰	۳۵
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۳	۴	۷	۱۳	۹	۴	...	...	...	۵	۱	۳	...	۴	۱	۱	۲	۱۹	۳۶
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۲	...	...	...	...	...	۲۰	۹۱
	ڈلہوزی...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	۲	...	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	۱	...	۱	۷۱	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۰۸ پیدائش (۵۹۲ لڑکے اور ۵۱۶ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۰ ہے۔اور ۷۷۹۔اموات (۳۷۷ مرد اور ۴۰۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ ہے۔۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں :۔لاہور میں ۳۶ بمقابلہ ۳۱ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں۔اور امرتسر میں ۳۳ بمقابلہ ۳۹ کے۔اور ملتان میں ۳۲ بمقابلہ ۴۹ کے۔

۳-اموات ہیضہ سے ملتان میں واقع ہوئیں اور ایک بٹالہ میں -اور ۲ - اموات چیچک سے د رج رجسٹر ہوئیں
ے لاہور اور بٹالہ ہرایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ ع-

دستخط—آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم-

۱۱۲۹ سی ایس—۲۸۰—۳—۱۰—۱۹۲۰—ایس ٹی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۰] لاہور — یکم اکتوبر (مجریہ ۸ - اکتوبر) سنہ ۱۹۲۰ ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو روز شنبہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۹	۱۴	۲۳	۷	۲	۵	...	...	...	۳	...	...	...	۴	۱	۳	۴	۷۰	۲۱
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۶	۷	۱۳	۶	۲	۴	...	...	...	۴	...	۱	...	۱	...	۳	۲	۴۶	۲۱
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۹	۱۰	۲۹	۱۵	۹	۶	...	...	...	۶	...	۳	...	۶	۳	۲	۵	۴۹	۲۵
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۹	۴	۱۳	۴	۲	۲	...	...	...	۲	۱	...	...	۱	...	...	...	۴۶	۱۴
۹	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۳	۸	۲۱	۱۵	۶	۹	...	...	...	۵	...	...	...	۱۰	۱	۳	۴	۵۶	۳۰
		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۹	۱۵	۷	۴	۳	...	...	...	۵	...	۱	...	۱	...	...	...	۷۴	۳۴

۸۰ پی جی جی

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع۔	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے۔			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال۔	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال۔
			مرد۔	عورتیں۔	کل۔	کل۔	مرد۔	عورتیں۔	هیضه۔	چیچک۔	وباء۔	بخار۔	اسہال و پیچش۔	امراض متعلقه سانس۔	ضرب۔	تمام دیگر بواعث	لڑکے۔	لڑکیاں۔	کل۔		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۳	۷	۱۰	۱۴	۶	۸	...	...	...	۹	...	...	...	۵	۲	۳	۵	۴۳	۹۱
گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۱۳	۱۱	۲۴	۹	۳	۶	...	...	...	...	...	۱	...	۸	۲	۳	۵	۵۰	۱۹
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۴	۷	۲۱	۳۵	۲۰	۱۵	...	...	...	۱۹	۴	۳	...	۹	۵	۱	۶	۵۲	۸۶
	کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۱۰	۹	۱۹	۱۲	۷	۵	...	...	...	۹	...	۱	...	۲	۳	۱	۴	۷۸	۴۹
	پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۱۹	۱۳	۳۲	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	...	۱۴	...	۱	...	۶	۱	۴	۵	۶۳	۴۲
	شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۶	۲	۸	۱۴	۸	۶	...	...	...	۹	۱	...	...	۴	۲	۱	۳	۳۸	۶۷
انباله ...	انباله ...	۲۴۴۹۳	۱۶	۷	۲۳	۱۳	۵	۸	...	...	...	۹	۱	...	...	۳	۲	۵	۷	۴۹	۲۸
	جگادهری ...	۱۲۰۴۵	۴	۵	۹	۲۶	۱۳	۱۳	...	...	...	۲۳	۱	۱	...	۱	۳	۳	۶	۳۹	۱۱۳
هوشیار پور	هوشیار پور	۱۶۹۸۰	۸	۸	۱۶	۱۰	۱	۹	...	...	...	۴	...	...	...	۶	۱	۹	۷	۴۹	۳۰
جالندهر ...	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۲۲	۲۰	۴۲	۱۹	۳	۱۶	...	...	...	۶	۵	۵	...	۳	...	۴	۴	۳۹	۱۸
لودهیانه	لودهیانه ...	۴۳۱۵۲	۲۱	۲۶	۴۷	۴۴	۲۰	۲۴	...	...	...	۲۸	۱	۳	...	۱۲	۴	۸	۱۲	۵۷	۵۳
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۱۱	۲۱	۷	۴	۳	...	...	...	۱	۱	۲	۱	۲	...	...	...	۷۳	۲۴
فیروزپور	فیروز پور	۲۴۶۷۸	۱۴	۷	۲۱	۱۱	۲	۹	...	...	...	۸	...	۱	...	۲	...	۳	۳	۴۴	۲۳
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۰	۸	۱۸	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	۱	۱	۳	۸۶	۱۰
لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۸	۱۱۲	۲۲۰	۱۱۲	۵۸	۵۴	...	...	...	۹۲	۵	۲۰	۳	۲۲	۱۸	۱۹	۳۷	۵۵	۲۸
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۰	۱۳	۲۳	۹	۲	۷	...	...	...	۲	...	۱	...	۶	۱	۲	۳	۴۸	۱۹
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۴	۷۷	۱۶۱	۸۶	۴۸	۳۸	...	...	...	۴۴	۱	۳۳	۳	۵	۱۲	۶	۱۸	۵۵	۳۰
گورداسپور	بٹاله ...	۲۶۳۳۰	۱۷	۱۳	۳۰	۱۸	۶	۱۲	...	...	...	۷	...	۱۰	...	۱	۲	۵	۷	۶۰	۳۶
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۳۰	۳۸	۶۸	۳۶	۱۷	۱۹	...	...	...	۱۶	۲	۱۲	...	۶	۶	۷	۱۳	۷۳	۳۹
گوجرانواله	گوجرانواله	۲۸۶۶۷	۱۶	۱۱	۲۷	۱۹	۷	۱۲	...	...	...	۱۲	۱	۱	...	۵	۱	۶	۷	۴۹	۳۵
	وزیر آباد	۱۷۱۴۶	۸	۷	۱۵	۴	۲	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۱	...	۱	۴۶	۱۲
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۳	۱۱	۲۵	۱۱	۷	۴	...	...	...	۷	۱	۱	...	۲	۳	۱	۵	۷۰	۳۱
	جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۵	۴	۹	۹	۴	۵	...	...	...	۷	...	...	...	۲	۱	۲	۳	۴۰	۴۰
شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۱۸	۲۸	۱۳	۵	۸	...	...	...	۴	۱	...	...	۸	۲	۴	۶	۹۹	۴۴
	خوشاب ...	۱۰۰۵۹	...	۳	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	۱۵	۵
جهلم ...	جهلم ...	۱۲۲۶۸	۴	۵	۹	۵	۱	۴	...	۱	...	۱	۱	۲	...	...	...	...	...	۳۸	۱
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۲	۵	۳	۲	...	...	...	...	۱	...	...	...	۱	۱	...	۱	۲۵	۱

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۴۶۶۴۲	۱۷	۲۴	۴۱	۲۲	۱۱	۱۱	...	...	...	۷	۴	۳	...	۸	۴	۴	۸	۴۶	۲۵
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۹	۵	۱۴	۵	۲	۳	...	...	...	۴	۱	...	...	...	۲	۲	۴	۳۷	۱۳
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۷	۲۱	۳۸	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۱۰	۳	..	...	۶	۷	۵	۱۲	۷۹	۳۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۷	۱۴	۲۱	۹	۳	۶	...	...	...	۷	۱	۱	...	...	۱	۱	۲	۷۷	۳۳
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۴۱	۳۸	۷۹	۴۳	۲۲	۲۱	۱	...	...	۱۶	۶	۱۱	...	۹	۱۱	۶	۱۷	۴۸	۲۶
	کل میزان ...		۱۱۹۶۵۱۵	۶۳۲	۶۰۹	۱۲۴۱	۷۱۴	۳۳۵	۳۷۹	۱	۱	...	۳۷۶	۴۳	۱۱۸	۷	۱۶۸	۱۰۵	۱۲۳	۲۲۸	۵۴	۳۱
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...		۱۸۹۳۴	نقشہ نہین آیا-																		
	دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	۱	۱		۳	۱	۲	...	...	...	۱	۱	...	...	۱	...	...	..	۴۱	۹۱
	کلہو زی...		۹۳۸	...	۱	۱	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۴۸	۴۸
	مری ...		۱۳۶۱	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۱۸ ستمبر سنه ۱۹۲۰ ع مین ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۱۲۴۱ پیدائش (۶۳۲ لڑکے اور ۶۰۹ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۴ ہے-اور ۷۱۴-اموات (۳۳۵ مرد اور ۳۷۹ عورتین) درج رجسٹر ہوئین-جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۱ ہے-۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئین:-لاہور مین ۲۸ بمقابلہ ۳۵ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ مین ہوئی تھین-اور امرتسر مین ۳۰ بمقابلہ ۴۰ کے-اور ملتان مین ۲۶ بمقابلہ ۵۰ کے-

٤-موت ہیضہ سے ملتان میں واقع ہوئی اور ایک موت چیچک سے جہلم میں واقع ہوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ٢٩ ستمبر سنہ ١٩٢٠ ع-

دستخط—آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
آفسر اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ سپرنٹنڈنٹ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۴۱] لاهور — ۸ - اکتوبر (مجریه ۱۵ - اکتوبر) سنه ۱۹۲۰ع — یوم جمعه [جلد ۴۸

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس هفته کے جو بروز شنبه ۲۵ ستمبر سنه ۱۹۲۰ء کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتین	کل	کل	مرد	عورتین	هیضه	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۷	۱۴	۹	۶	۳	...	-	...	۳	...	...	-	۶	۵	۱	۶	۴۳	۲۷
۲		هانسي ...	۱۳۵۷۶	۸	۹	۱۷	۳	۲	۱	...		...	۲	...	۱	...	...	...	۱	۱	۶۱	۱۱
۳		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۶	۲۴	۴۰	۱۷	۹	۸	...	...	...	۶	۲	۳	...	۶	۱	۲	۳	۶۷	۲۹
۴		سرسه ...	۱۳۶۲۹	۸	۳	۱۱	۴	۱	۳	..	...	...	۲	...	...	...	۲	...	۱	۱	۴۲	۱۴
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۱۴	۹	۲۳	۹	۵	۴	...	...	...	۳	...	...	...	۶	۲	۲	۴	۶۱	۲۴
۶		جهجر ...	۱۰۶۱۷	۱۴	۳	۱۷	۷	۵	۲	...	...	-	۷	...	...	...	...	۵	۱	۶	۸۴	۳۴

۱۲۲۴ پی جی جی—

ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پيدائش: مرد	پيدائش: عورتين	پيدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتين	باعث موت: هيضه	باعث موت: چيچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پيچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام ديگر بواعث	ايک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ايک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکياں	ايک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پيدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...	سوني پت ...	۱۲۰۱۴	۶	۵	۱۱	۷	۴	۳	...	...	...	۲	۱	۲	..	۲	۳	۱	۴	۴۸	۳۰
ن ...	ريواڑي ...	۲۳۷۸۰	۱۱	۷	۱۸	۹	۲	۷	...	...	...	۱	۱	۱	...	۶	...	۴	۴	۳۸	۱۹
..	كرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۲	۳	۱۵	۲۴	۹	۱۵	...	...	...	۱۸	...	...	...	۶	۴	۳	۷	۳۷	۵۹
	كيتهل ...	۱۲۹۱۲	۷	۷	۱۴	۹	۲	۷	...	...	...	۵	۱	۱	...	۲	...	۳	۳	۵۷	۲۷
	پاني پت ..	۲۶۳۳۲	۱۶	۱۹	۳۵	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۱۳	...	۱	..	۵	۳	۶	۹	۶۹	۳۸
	شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۳	۶	۴	۱	۳	..	...	...	۴	...	...	...	...	...	..	...	۲۹	۱۹
...	انباله ...	۲۴۴۹۳	۶	..	۶	۸	۳	۵	...	..	...	۵	...	۲	...	۱	۱	...	۱	۱۳	۱۷
	جگادهري ..	۱۲۰۴۵	۲	۵	۷	۱۴	۷	۷	..	...	...	۱۰	...	...	...	۴	۱	۲	۳	۳۰	۶۱
پور	هوشيار پور	۱۶۹۸۰	۶	۶	۱۲	۷	۴	۳	..	...	...	۳	...	۱	...	۳	۱	...	۱	۳۶	۲۱
...	جالندهر ...	۵۵۲۵۴	۲۱	۱۴	۳۵	۲۰	۹	۱۱	...	...	..	۱۱	۲	۲	۱	۳	۳	۸	۱۱	۴۲	۱۹
يانه	لودهيانه ...	۴۳۱۵۲	۱۲	۱۹	۳۱	۲۲	۱۸	۱۴	...	..	...	۲۲	...	۲	..	۸	۵	۵	۱۰	۲۸	۳۹
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۲	۶	۱۸	۱۰	۳	۷	...	...	...	۳	۳	۱	..	۳	۱	۱	۲	۶۳	۳۵
پور	فيروز پور	۲۴۶۷۸	۹	۱۲	۲۱	۶	۴	۲	...	...	..	۳	...	۲	..	۱	...	۱	۱	۴۴	۱۳
	فاضلكا ...	۱۰۹۸۵	۴	۷	۱۱	۵	۲	۳	..	...	...	۲	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۵۲	۲۴
	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۵	۸۶	۱۹۱	۲۵	۳۸	۳۷	..	..	--	۴۱	۶	۱۴	۱	۲۳	۱۱	۱۳	۲۴	۴۷	۲۱
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۰	۱۳	۲۳	۱۰	۳	۷	..	...	...	۷	...	۲	...	۱	...	۳	۴	۴۸	۲۱
...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۷۰	۹۳	۱۲۳	۷۲	۴۲	۳۱	..	...	...	۳۷	۳	۲۲	۵	۶	۳	۴	۷	۲۶	۲۵
پور	بٹاله ...	۲۶۳۳۰	۱۱	۱۰	۲۱	۱۶	۶	۱۰	...	...	...	۹	۲	۴	...	۱	۱	۱	۲	۴۲	۳۲
..	سيالكوٹ ..	۴۸۵۹۵	۲۵	۱۲	۳۷	۲۳	۱۳	۱۰	..	...	...	۱۳	۱	۱۰	...	۹	۱۱	۴	۱۵	۴۰	۳۵
واله	گوجرانواله	۲۸۰۹۷	۱۱	۱۰	۲۱	۱۶	۷	۹	..	...	...	۱۰	...	۲	...	۴	۲	۱	۳	۲۸	۲۹
	وزير آباد	۱۷۱۴۶	۳	۲	۵	۴	۴	..	..	..	---	۳	...	۱	...	..	..	..	...	۱۵	۱۲
ت	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۱	۶	۱۷	۷	۶	۱	..	..	..	۴	...	..	...	۳	..	...	..	۲۸	۲۰
	جلال پور ..	۱۱۶۱۵	۱۲	۲	۱۴	۵	۳	۲	...	..	..	۵	...	...	...	...	۱	..	۱	۶۳	۲۳
ر	بهيره ...	۱۵۲۰۲	۹	۱۱	۲۰	۱۰	۷	۳	..	..	..	۶	...	...	...	۴	۲	...	۲	۶۸	۲۴
	خوشاب ..	۱۰۴۱۹	۴	۴	۸	۱	۱	...	..	...	...	۱	...	...	...	..	..	...	...	۴۱	۵
...	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۵	۱۰	۸	۴	۴	..	۱	...	۴	...	..	..	۲	..	۱	۱	۴۲	۲۴
	پنڈ دادنخان	۱۰۴۹۰	۲	۲	۵	۲	۲	...	..	..	..	۱	...	...	...	۱	۱	...	۱	۱۵	۱۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے-			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال-	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال-
				مرد-	عورتیں-	کل-	کل-	مرد-	عورتیں-	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار-	اسہال و پیچش-	امراض متعلقہ سانس-	ضربات-	تمام دیگر بیماریاں-	لڑکے-	لڑکیاں-	کل-		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی ..	۴۶۶۴۲	۱۳	۶	۱۹	۲۰	۹	۱۱	...	...	...	۶	۱	۴	..	۹	۲	۵	۷	۲۱	۲۲
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۲	۲	۴	۶	۳	۳	...	...	...	۴	..	...	..	۲	۱	۲	۳	۱۱	۱۶
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۴	۱۸	۳۲	۲۴	۱۲	۱۲	...	...	..	۱۳	۳	..	...	۸	۷	۵	۱۲	۹۴	۴۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۸	۱۰	۲۸	۵	۳	۲	...	...	..	۲	...	..	...	۸	..	...	..	۱۰۳	۱۸
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۴۲	۵۱	۹۳	۵۵	۳۲	۲۳	...	...	...	۲۵	۵	۱۳	..	۱۲	۱۲	۱۴	۲۶	۵۷	۲۳
	کل میزان ...		۱۱۹۹۵۱۵	۵۶۲	۴۹۱	۱۰۵۳	۶۰۳	۳۰۰	۳۰۳	...	۱	..	۳۱۶	۳۱	۹۳	۷	۱۵۵	۹۰	۹۷	۱۸۷	۴۶	۲۶
	پہاڑي تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۱	۲	۳	۷	۵	۲	...	...	...	۳	..	۲	..	۲	۱	...	۱	۸	۹۹
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	..	...	...	...	...	...	...	...	...	..	..	...	..	...	۲۰	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	..	۱	..	...	..	..	..	۴۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	۱	۲	۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	..	..	...	۱۰۷	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ ع مین ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۱۰۵۳ پیدائش (۵۶۲ لڑکے اور ۴۹۱ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین-جنکي اوسط پیدائش بحساب في ہزار آبادي ۴۶ ہے-اور ۶۰۳-اموات (۳۰۰ مرد اور ۳۰۳ عورتین) درج رجسٹر ہوئین-جنکي اوسط اموات بحساب في ہزار آبادي ۲۶ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئین :—لاہور مین ۲۱ بمقابلہ ۳۹ کے جو سال گذشتہ کے اسي ہفتہ مین ہوئي تھین-اور امرتسر مین ۲۵ بمقابلہ ۳۵ کے-اور ملتان مین ۳۳ بمقابلہ ۳۷ کے-

صرف ایک موت چیچک سے جہلم میں واقع ہوئي۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاهور
مورخه ۵-اکتوبر سنه ۱۹۲۰ ع۔

دستخط — آر-سي جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمه کیا گیا

بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشي گورنمنٹ پنجاب۔

بهگوان چند
میر مترجم۔

مطبوعه و مشتہره بو ئے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ- آفس لاهور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

نمبر ۴۲] لاهور — ۱۵ - اکتوبر (مجریه ۲۲ - اکتوبر) سنه ۱۹۲۰ ع — یوم جمعه [جلد ۳۸

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۲ اکتوبر سنه ۱۹۲۰ ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	وبا	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۲	۱۰	۲۲	۳	۲	۱	...	..	...	...	...	...	..	۳	۲	...	۲	۶۷	۹
۲		هانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۱	۶	۱۷	۸	۴	۴	...	.	...	۵	...	...	...	۳	۱	۴	۵	۶۱	۲۹
۳		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۱	۱۷	۳۸	۱۴	۷	۷	...	...	...	۵	...	۳	...	۶	۱	۲	۳	۶۵	۲۴
۴		سرسه ...	۱۳۶۲۹	۵	۶	۱۱	۳	۱	۲	..	...	..	...	۲	..	..	۱	...	...	...	۳۹	۱۱
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۱۵	۱۶	۳۱	۷	۴	۳	...	...	...	۱	..	...	...	۶	۴	۱	۴	۸۲	۱۹
۶		جهجر ...	۱۰۶۱۷	۳	۱	۵	۱	...	۱	...	..	..	۱	...	...	...	...	...	۱	۲	۴۵	۵

۱۲۷۸ پی جی جی—

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۴	۸	۱۲	۶	۴	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۳	۱	۱	۲	۵۲	۲۶
گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۹	۱۵	۲۴	۹	۶	۳	...	...	...	۲	۲	۱	...	۴	...	۱	۱	۵۰	۱۹
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۱۳	۲۲	۱۹	۵	۱۴	...	...	...	۱۲	۲	...	...	۵	۱	۱	۲	۵۴	۴۷
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۱	۱۲	۲۳	۹	۸	۱	...	...	...	۵	...	۱	...	۳	۴	۱	۵	۹۳	۳۷
	پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۱۹	۱۲	۳۱	۱۶	۶	۱۰	...	...	...	۹	...	۱	...	۶	۲	۳	۵	۶۲	۳۲
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۶	۹	۱۹	۵	۵	..	...	...	۹	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۴۳	۴۸
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۳۹۳	۲۷	۸	۳۵	۱۹	۱۱	۸	...	..	...	۹	...	۴	...	۶	۳	۲	۵	۷۵	۴۱
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۶	۹	۱۵	۲۶	۱۱	۱۵	..	...	...	۱۷	۱	۳	...	۵	۳	۴	۷	۶۵	۱۱۳
ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۰	۱۱	۲۱	۱۴	۴	۱۰	..	...	...	۸	...	۳	...	۳	۳	۲	۵	۶۴	۴۳
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۲۵۴	۴۱	۳۲	۷۳	۲۹	۸	۲۱	...	...	...	۱۳	۵	۷	۱	۲	...	۶	۶	۶۹	۲۷
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۲۵	۱۹	۴۴	۳۴	۱۶	۱۸	...	..	...	۲۲	۱	۳	..	۸	۴	۵	۹	۵۳	۴۱
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۶	۱۸	۲۴	۹	۴	۵	...	...	...	۱	۳	۱	..	۴	۲	۱	۳	۸۴	۳۱
فیروزپور	فیروز پور	۲۴۶۷۸	۱۳	۸	۲۱	۷	۵	۲	...	...	...	۳	..	۳	...	۱	۲	...	۲	۴۴	۱۵
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۱	۹	۲۰	۵	۲	۳	..	...	...	۲	...	...	...	۳	۱	۲	۳	۹۵	۲۴
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۲	۷۸	۱۸۰	۱۰۸	۵۰	۵۸	...	...	...	۵۹	۳	۱۷	۳	۲۶	۱۶	۱۶	۳۲	۴۵	۲۷
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۳	۲۲	۳۵	۸	۶	۲	...	...	...	۷	...	...	...	۱	۱	...	۱	۷۳	۱۷
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۴۳۹	۷۸	۶۳	۱۴۱	۸۲	۴۸	۳۴	...	...	...	۴۳	۵	۲۰	۱	۱۳	۷	۵	۱۲	۴۹	۲۸
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۶	۱۹	۳۵	۱۵	۸	۷	...	...	...	۶	۲	۵	...	۲	۳	۳	۶	۶۹	۳۰
سیالکوٹ ..	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۳۳	۲۷	۶۰	۳۱	۱۰	۲۱	...	...	...	۱۵	۲	۸	...	۶	۳	۷	۱۰	۶۴	۳۳
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۶۷	۲۸	۱۴	۴۲	۱۵	۸	۷	...	...	...	۸	۱	۱	...	۵	۳	۲	۵	۷۷	۲۷
	وزیر آباد	۱۷۱۳۶	۱۳	۸	۲۱	۷	۲	۵	..	...	...	۲	۱	...	...	۴	۱	...	۱	۶۴	۲۱
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۴	۱۳	۲۷	۲۴	۱۱	۱۳	۱	...	...	۱۵	...	۶	...	۲	۳	۳	۶	۷۶	۶۷
	جلال پور...	۱۱۶۱۵	۷	۵	۱۲	۳	۱	۲	...	...	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۵۴	۱۳
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۲	۶	۱۸	۹	۵	۴	...	...	...	۵	...	۱	...	۳	۱	۲	۳	۶۱	۳۱
	خوشاب ...	۱۰۰۵۹	۴	۲	۶	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۳۱	۱۵
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۴۹۸	۲	۹	۱۲	۷	۳	۳	...	...	...	۳	...	۲	..	۲	...	۱	۱	۵۰	۲۹
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۲	۲	۴	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۲۰	۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتین	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتین	باعث موت — هیضه	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسهال و پیچش	باعث موت — عوارض متعلقه سانس	باعث موت — ضرر	باعث موت — تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیان	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۳۶۶۳۲	۲۸	۳۲	۶۰	۳۰	۱۴	۱۶	...	...	...	۱۴	۱	۳	۱	۱۱	۵	۹	۱۴	۹۷	۳۳
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۹	۱۱	۲۰	۹	۳	۶	...	...	...	۷	۱	۱	...	...	...	۲	۲	۵۳	۲۴
۳۶	جهنگ...	جهنگ مگهیانه	۲۵۹۱۴	۲۰	۱۹	۳۹	۲۰	۱۱	۹	..	..	..	۱۲	۱	..	...	۷	۱۰	۶	۱۶	۷۸	۴۰
۳۶		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۸	۱۸	۲۶	۱۰	۵	۵	...	..	..	۵	۱	..	...	۴	۲	۴	۶	۹۵	۳۷
۳۷	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۶۳	۵۰	۱۱۳	۵۴	۲۵	۲۹	...	...	...	۱۹	۹	۱۵	۲	۹	۹	۱۴	۲۳	۹۹	۳۳
	کل میزان ...		۱۱۹۶۵۱۵	۷۱۵	۶۳۴	۱۳۴۹	۶۸۴	۳۲۷	۳۵۷		...	...	۳۴۹	۴۳	۱۱۱	۸	۱۷۲	۹۹	۱۱۵	۲۱۴	۵۹	۳۰
	پهاڑی تفرج گاه																					
	شمله ...	...	۱۸۹۳۴	۸	۵	۱۳	۱۴	۹	۵	...	...	...	۶	۱	۳	...	۴	۲	...	۲	۳۶	۳۸
	دهرم ساله	...	۲۵۱۸	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۱	...	..	...	...	..	...	۴۰
	ڈلہوزی...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۲-اکتوبر سنه ۱۹۲۰ع مین ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۱۳۴۹ پیدائش (۷۱۵ لڑکے اور ۶۳۴ لڑکیان) درج رجسٹر هوئین—جنکی اوسط پیدائش بحساب [فی هزار آبادی ۵۹ هے—اور ۶۸۴—اموات (۳۲۷ مرد اور ۳۵۷ عورتین) درج رجسٹر هوئین—جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۰ هے—۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر هوئین:—لاهور مین ۲۷ بمقابله ۳۶ کے جو سال گذشته کے اسی هفته مین هوئی تهین—اور امرتسر مین ۲۸ بمقابله ۳۳ کے—اور ملتان مین ۳۳ بمقابله ۳۴ کے۔

صرف ایک موت ہیضہ سے گجرات میں واقع ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۲-اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ ع

دستخط — آر سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ بر نے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۳] لاہور — ۲۳ - اکتوبر (مجریہ ۲۹ - اکتوبر) سنہ ۱۹۲۰ ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اُس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۴	۸	۹	۱۷	۱۱	۵	۶	...	...	...	۲	...	۱	..	۸	۲	۲	۵	۵۲	۴۳
۲	حصار	ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۹	۴	۱۳	۳	۲	۱	...	.	...	۳	..	...	..	..	۱	...	۱	۴۶	۱۱
۳	حصار	بهوالی ...	۳۱۱۰۰	۱۵	۱۸	۳۳	۲۲	۱۴	۸	...	...	...	۸	۲	۲	...	۱۰	۶	۳	۹	۵۵	۳۷
۴	حصار	سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۱۱	۲	۱۳	۴	...	۴	..	...	..	۱	...	...	..	۳	..	۲	۲	۴۶	۱۰
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۴	۱۳	۱۶	۲۹	۶	۵	۱	...	...	..	۳	..	۱	...	۲	۱	۱	۲	۷۷	۱۶
۶	روہتک	جھجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۹	۱۵	۵	۱	۳	...	...	..	۴	..	...	...	۱	..	۱	۱	۷۴	۲۵

۱۳۱۶ پی جی پی

	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال۔	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال۔
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۸	۷	۱۵	۵	۲	۳	...	...	...	۳	۲	...	...	...	...	۱	۱	۹۵	۲۲
ت...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۶	۱۰	۱۶	۷	۳	۴	...	...	...	۱	...	۱	...	۵	۱	۱	۲	۳۴	۱۵
...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۷	۹	۲۶	۱۵	۶	۹	...	...	...	۹	۲	...	...	۴	۱	۲	۳	۶۴	۳۷
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۰	۱۰	۲۰	۸	۴	۴	...	...	...	۸	...	...	...	...	۱	۱	۲	۸۲	۳۳
	پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۴	۲۰	۳۲	۱۳	۵	۸	...	...	...	۹	...	۲	...	۲	۳	۲	۵	۶۷	۲۶
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۲	۴	۶	۱۰	۵	۵	...	...	...	۹	...	...	...	۱	۱	...	۱	۲۹	۳۸
...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۱	۱۴	۲۵	۱۲	۷	۵	...	...	...	۸	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۵۳	۲۹
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۲	۵	۱۴	۸	۶	...	...	...	۱۲	۱	...	...	۱	۱	۱	۲	۲۲	۹۱
پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۸	۸	۱۶	۷	۵	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۴۹	۱۵
ر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۲	۲۳	۵۵	۲۱	۱۳	۸	...	...	...	۹	۳	۹	...	۳	۴	۲	۶	۵۲	۲۰
میانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۳	۱۷	۳۰	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۱۲	...	۲	...	۴	۲	۴	۶	۳۶	۲۲
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۱	۸	۱۹	۶	۳	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۵	۱	۳	۴	۶۶	۲۱
وزپور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۱۵	۹	۲۴	۵	۲	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۵۰	۱۰
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۸	۱۴	۱۱	۸	۳	...	...	...	۹	۱	۱	...	...	۶	۲	۸	۶۷	۵۲
ر	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۸	۱۰۲	۲۰۰	۱۰۳	۴۷	۵۵	...	...	...	۵۵	۵	۲۲	۶	۱۵	۱۵	۱۴	۲۹	۵۰	۲۵
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۲	۱۷	۲۹	۱۵	۵	۱۰	...	...	...	۸	۲	۲	...	۳	۳	۳	۶	۶۱	۳۲
...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۹۹	۷۷	۱۷۶	۶۷	۳۰	۳۷	...	...	...	۳۴	۳	۲۵	...	۵	۷	۷	۱۳	۶۱	۲۳
سپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۴	۱۶	۳۰	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۱۰	۲	۵	...	۲	۱	۱	۱	۶۰	۳۸
ٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۱	۲۷	۵۸	۲۷	۸	۱۹	...	...	...	۱۱	۱	۱۱	...	۴	۳	۶	۹	۶۲	۴۹
انوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۶۷	۱۴	۱۱	۲۵	۸	۱	۷	...	...	...	۶	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۹	۱۵
	وزیر آباد	۱۷۱۳۶	۳	۷	۱۰	۵	...	۵	...	...	...	۴	...	...	...	۱	...	...	...	۳۰	۱۵
ات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۴	۱۱	۲۵	۱۱	۷	۴	...	...	...	۲	۱	۴	...	۴	۲	۳	۵	۷۰	۳۱
	جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۳	۶	۹	۶	۵	۱	...	...	...	۴	...	۱	...	۱	۲	...	۲	۴۰	۲۷
ر د	بھیرہ ...	۱۵۳۰۲	۱۳	۶	۱۹	۶	۳	۳	...	...	...	۴	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۹۵	۲۰
	خوشاب ...	۱۰۰۵۹	۲	۱۰	۱۲	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۲	...	...	...	۶۱	۱۵
...	جہلم ...	۱۳۲۹۸	۶	۹	۱۵	۶	۵	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۳	۲	...	۳	۶۰	۲۵
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۸	۲	۱۰	۶	۳	۳	...	...	...	۵	...	...	...	۲	۲	۲	۴	۴۹	۳۴

نمبر شمار۔	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع۔	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے۔			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال۔	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال۔
				مرد۔	عورتیں	کل۔	کل۔	مرد۔	عورتیں۔	ہیضہ۔	چیچک۔	وباء۔	بخار۔	اسہال و پیچش۔	امراض متعلقہ سانس	ضربات۔	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل۔		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۳۶۶۳۲	۳۰	۲۶	۵۶	۳۸	۲۶	۱۲	...	...	۲	۱۳	۲	۹	...	۱۵	۷	۴	۱۱	۹۳	۴۲
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۳	۶	۹	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	..	۲۴	۳
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۵	۱۱	۲۶	۱۷	۸	۹	..	..	..	۷	۴	۲	...	۴	۵	۳	۸	۵۲	۳۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۴	۱۱	۲۵	۱۲	۵	۷	...	...	..	۶	۱	..	...	۵	۴	۶	۱۰	۹۲	۴۴
۳۸	ملتان ...	ملتان ..	۸۵۷۴۷	۵۴	۵۱	۱۰۵	۴۲	۱۶	۲۶	...	...	...	۲۲	۴	۱۰	..	۹	۱۰	۱۰	۲۰	۹۴	۲۶
	کل میزان ...		۱۱۹۹۵۱۵	۶۵۱	۶۱۳	۱۲۶۴	۵۹۵	۲۸۸	۳۰۷	..	...	۲	۳۰۹	۳۶	۱۱۰	۹	۱۳۲	۱۰۲	۹۰	۱۹۲	۵۵	۲۶
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۵	۵	۱۰	۱۵	۱۱	۴	...	...	..	۹	۱	۳	...	۵	۲	۱	۳	۲۷	۴۱
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	۳	...	۳	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	—	..	۶۱	۶۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	۴۸	..
	مری ...	...	۱۳۶۹	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۹-اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ ع مین ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۱۲۶۴ پیدائش (۶۵۱ لڑکے اور ۶۱۳ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۵ ہے۔اور ۵۹۵-اموات (۲۸۸ مرد اور ۳۰۷ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۶ ہے۔۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں:۔لاہور مین ۲۵ بمقابلہ ۳۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ مین ہوئی تہین۔اور امرتسر مین ۲۳ بمقابلہ ۷۴ کے۔اور ملتان مین ۲۶ بمقابلہ ۵۷ کے۔

۲-اموات طاعون سے راولپنڈي میں درج رجسٹر هوئیں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاهور
مورخه ۱۸-اکتوبر سنه ۱۹۲۰ ع-

دستخط-آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمه کیا گیا

بهادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشي گورنمنٹ پنجاب-

بهگوان چند
میر مترجم-

مطبوعه و مشتهره براے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاهور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۳] لاہور — ۲۹ - اکتوبر (مجریہ ۵ نومبر) سنہ ۱۹۲۰ع — دوم حصہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۳	۹	۲۲	۶	۳	۳	..	-	..	۲	۲	۱	..	۱	...	۱	۱	۶۷	۱۸
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۷	۱۴	۲۱	۵	۱	۴	...		...	....	..	۱	..	۴	...	۳	۳	۷۵	۱۸
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۹	۱۳	۳۲	۱۵	۵	۱۰	...	...	..	۷	۱	...	...	۷	...	۳	۳	۴۳	۲۵
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۲	۶	۸	۸	۳	۵	..	..	..	۲	..	۲	..	۴	...	...	...	۲۹	۳۹
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۵	۱۲	۲۷	۱۹	۱۲	۷	..	....	..	۱۱	.	.	...	۷	۳	..	۳	۷۱	۵۰
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۲	۹	۱۱	۵	۴	۱	..	--		۵	-	...	...	..	--	--	...	۵۴	۲۵

۱۳۸۲ پی جی جی

ضلع	نام قصبہ	آبادی شماری مردم مطابق سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۹	۴	۱۳	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...		..	۲	۲	...	۲	۵۹	۲۶
...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۲۳	۵	۲۸	۹	۵	۴	...	...	...		۱	۱	...	۷	۲	۳	۵	۵۹	۱۹
...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۴	۹	۲۳	۲۲	۹	۱۳	...	...	...	۱۴	۲	۲	...	۴	۲	۴	۶	۵۷	۵۴
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۴	۱۰	۲۴	۱۰	۴	۶	...	...	...	۵	۲	...	...	۳	۳	۲	۵	۹۸	۳۱
	پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۶	۲۴	۳۰	۱۳	۷	۶	...	...	...	۷		۲	.	۳	۱	۲	۳	۷۹	۲۶
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۶	۱۰	۱۶	۱۱	۶	۵	...	...	...	۸	۱	۲	...	..	۳	۲	۵	۷۶	۵۲
...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۳	۷	۲۰	۸	۵	۳	...	..	...	۱	۲	۲	...	۳	۲	...	۲	۴۳	۱۷
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۴	۵	۹	۱۵	۸	۷	...	...	...	۱۰	۱	۲	...	۲	۳	۴	۷	۳۹	۹۵
...پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۴	۶	۲۰	۴	۳	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۶۱	۱۲
...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۷	۳۱	۵۸	۲۶	۱۲	۱۴	...	...	..	۱۲	۲	۲	۲	۸	...	۵	۵	۵۵	۲۴
...یانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۹	۲۷	۴۶	۳۰	۱۸	۱۲	...	...	...	۳۰	..	۲	..	۸	۴	۲	۶	۵۶	۳۹
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۵	۱۵	۶	۳	۳	...	...	...	۴	...	..	..	۲	۱	...	۱	۵۲	۲۱
...پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۹	۱۰	۱۹	۱۷	۷	۱۰	...	...	...	۶	..	۶	..	۵	۴	۵	۹	۴۰	۳۹
	فاضلکا ...	۱۰۶۸۵	۶	۶	۱۲	۴	۲	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۲	..	..	..	۵۷	۱۹
	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۲	۸۴	۱۸۶	۹۲	۴۵	۴۷	...	...	.	۵۰	۵	۱۹	..	۱۸	۹	۱۴	۲۳	۴۶	۲۳
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۲	۱۲	۲۴	۴	۳	۱	...	...	...	۳	۱	...	...	...	۱	...	۱	۵۰	۸
...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۳	۹۴	۴۷	۷۶	۳۷	۳۹	...	...	...	۳۶	...	۲۵	...	۱۵	۱۴	۹	۲۳	۵۰	۲۶
...پور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۵	۲۰	۳۵	۱۱	۵	۶	...	...	...	۶	...	۵	...	...	۲	۳	۵	۶۹	۴۲
...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۸	۱۹	۳۷	۲۹	۱۹	۱۰	...	...	...	۱۵	۲	۸	۱	۳	۴	۴	۸	۴۰	۳۱
...والہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۶۷	۱۲	۱۴	۲۶	۲۴	۷	۱۷	...	...	...	۸	...	۲	...	۱۴	۱	۶	۷	۴۸	۳۴
	وزیر آباد	۱۷۱۴۶	۱۶	۱۰	۲۶	۵	۳	۲	..	..	...	۳	...	...	...	۲	۲	..	۲	۷۹	۱۵
...ت	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۵	۸	۱۳	۱۴	۶	۸	...	...	...	۷	...	۴	...	۳	۱	۳	۴	۳۶	۳۹
	جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۹	۴	۱۳	۱۰	۴	۶	...	...	...	۳	۱	۴	...	۲	...	۳	۳	۵۸	۴۵
...ر	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۱۰	۲۰	۱۰	۴	۶	...	...	...	۱	...	۱	۱	۷	۲	۲	۴	۶۸	۲۳
	خوشاب ...	۱۰۰۵۹	۶	۶	۱۲	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۶۱	۱۵
...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۱	۷	۸	۱۰	۳	۷	...	...	...	۵	...	۴	...	۱	...	۱	۱	۳۳	۴۲
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۵	۳	۹	۵	۳	۲	—	...	...	۳	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۴۳	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے-			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال-	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال-
				مرد-	عورتین-	کل-	کل-	مرد-	عورتین-	ہیضہ	چیچک-	طاعون-	بخار-	اسہال و پیچش-	امراض متعلقہ تنفس-	ضرر-	تمام دیگر عوارض	لڑکے-	لڑکیاں-	کل-		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۳۶۶۳۲	۲۷	۲۳	۵۰	۳۴	۲۰	۱۴	...	...	...	۱۹	۱	۷	۱	۹	۸	۳	۱۱	۵۶	۳۸
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۱۲	۸	۲۰	۳	...	۳	...	..	...	۲	...	۱	..	..	...	۲	۲	۵۳	۸
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۲۱	۱۹	۴۰	۱۶	۸	۸	..	۱	..	۱۱	...	۱	...	۳	۲	۳	۵	۸۰	۳۲
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۹	۱۵	۲۴	۱۱	۸	۳	...	..	..	۴	۱	..	...	۶	۳	۵	۸	۸۸	۴۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ..	۸۵۷۴۷	۵۶	۴۸	۱۰۴	۵۳	۲۱	۳۲	...	...	...	۱۷	۸	۱۱		۱۷	۸	۱۳	۲۱	۹۳	۳۲
	کل میزان ...		۱۱۹۹۵۱۵	۶۶۱	۵۹۷	۱۲۵۸	۶۴۹	۳۱۷	۳۳۲	..	۱	...	۳۱۱	۳۴	۱۲۱	۵	۱۷۷	۸۸	۱۰۹	۱۹۷	۵۵	۴۸
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۷	۵	۱۲	۱۶	۱۲	۴	...	...	...	۸	..	۴	...	۴	۲	۱	۳	۳۳	۴۴
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	۲	...	..	...	...	..	۲۰	۴۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	..	...	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	..	...	۱	۱	..	۴۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	۲	۱	۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱۰۷	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۶-اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ع مین ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۱۲۵۸ پیدائش (۶۶۱ لڑکے اور ۵۹۷ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۵ ہے-اور ۶۴۹-اموات (۳۱۷ مرد اور ۳۳۲ عورتین) درج رجسٹر ہوئین-جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۸ ہے-۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئین :-لاہور مین ۲۳ بمقابلہ ۳۵ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ مین ہوئی تھین-اور امرتسر مین ۲۶ بمقابلہ ۱۹ کے-اور ملتان مین ۳۲ بمقابلہ ۵۹ کے-

۱—اموات چیچک سے جھنگ مگھیانه میں درج رجسٹر ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخه ۲۵—اکتوبر سنه ۱۹۲۰ ع۔

دستخط—مولا بخش ہیڈ اسسٹنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمه کیا گیا

بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشي گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
میر مترجم۔

۱۳۸۲ سي فاس—۳۸۰—۷—۱۱—۱۹۲۰—سلاس جی بی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۵] لاہور — ۵ نومبر (مجریہ ۱۲ نومبر) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۳-اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۹	۱۵	۲۴	۱۱	۳	۸	...	...	...	۷	۱	...	..	۳	۲	۲	۵	۷۳	۳۳
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۷	۱۱	۱۸	۵	۱	۴	...	..	...	۱	...	۱	...	۳	...	۱	۱	۹۴	۱۸
۳		بہوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۲	۱۷	۳۹	۱۰	۳	۷	...	...	...	۳	...	۴	...	۲	...	۱	۱	۶۶	۱۷
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۱۲	۹	۲۱	۴	۱	۳	...	...	...	۱	...	۱	..	۲	...	...	...	۷۵	۱۴
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۰	۱۷	۲۷	۱۲	۴	۸	...	...	...	۵	۱	۱	...	۵	۲	۲	۵	۷۱	۳۲
۶		جہجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۱۰	۱۶	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	..	...	...	۷۹	۱۵

ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...	سونی پت...	۱۲۰۱۴	۱۳	۱۰	۲۳	۸	۲	۹	...	...	...	۴	۱		..	۲	۱	۲	۳	۱۰۰	۳۵
ت...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۱	۱۱	۲۲	۸	۶	۲	...	...	...	۱	۱	۲	...	۴	۱	...	۱	۴۶	۱۷
...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۲	۹	۲۱	۱۱	۲	۹	...	...	...	۱۰	..	۱	...	...	۱	...	۱	۵۲	۲۷
	کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۷	۸	۱۵	۸	۴	۴	...	...	...	۲	..		...	۵	۳	۳	۶	۶۱	۳۳
	پانی پت...	۲۶۳۴۲	۱۱	۱۰	۲۱	۱۶	۸	۸	...	...	...	۱۰	...	۵	..	۱	۱	...	۱	۴۲	۳۲
	شاه آباد ...	۱۱۰۵۳	۸	۱۲	۲۶	۵	۲	۳	..	...	...	۳	۱	...	...	۱	...	...	...	۱۵	۲۴
...	انباله ...	۲۴۳۹۳	۹	۶	۱۵	۳	۱	۲	..	..	...	۱	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۲	۶
	جگادهری...	۱۲۰۳۵	۶	۳	۹	۹	۵	۴	..	..	...	۵	۳	...	...	۱	۲	۳	۵	۳۹	۳۹
پور	هوشیار پور	۱۶۹۸۰	۸	۷	۱۵	۷	۵	۲	..	...	...	۴	...	...	...	۳	...	...	...	۴۶	۲۱
...	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۲۹	۲۵	۵۴	۲۲	۹	۱۳	...	...	..	۱۰	۲	۳	...	۶	۵	۲	۷	۵۱	۲۱
یانه	لودهیانه ...	۴۳۱۵۲	۳۳	۲۵	۵۸	۱۴	۸	۱۹	...	--	...	۱۹	۱	۲	..	۲	۲	۱	۳	۷۰	۲۹
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۹	۱۴	۴	۱	۳	...	...	...	۳	..	--	..	۱	...	۱	۱	۴۹	۱۴
پور	فیروز پور / فاضلکا ...	نقشه جات موصول نہیں ہوئے																			
	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۵	۷۷	۱۷۲	۹۰	۴۴	۴۶	...	...	--	۲۴	۲	۱۹	۴	۲۱	۱۰	۶	۱۶	۴۳	۲۲
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۵	۱۶	۳۱	۱۳	۸	۵	..	...	...	۴	۱	۱	...	۷	۲	۱	۵	۶۵	۲۷
...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۶	۶۷	۱۴۳	۵۸	۲۳	۳۵	..	..	...	۳۰	۱	۱۸	...	۹	۷	۶	۱۳	۴۹	۲۰
پور	بٹاله ...	۲۶۳۳۰	۱۳	۱۴	۲۷	۱۱	۴	۷	...	...	...	۶	۱	۳	...	۱	۲	۳	۶	۵۴	۲۲
...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۷	۲۸	۵۵	۲۳	۱۰	۱۳	..	...	...	۸	۱	۷	۱	۶	۱	۳	۴	۵۹	۲۵
له	گوجرانواله	۲۸۶۶۷	۱۵	۱۱	۲۶	۳۰	۱۸	۱۲	..	...	...	۱۸	...	۳	...	۹	۲	۲	۴	۴۸	۵۵
	وزیر آباد	۱۷۱۴۶	۵	۱	۶	۲	...	۲	..	..	...	۲	...	...	...	...	...	...	..	۱۸	۶
	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۱	۱۵	۲۶	۷	۳	۴	...	..	...	۳	...	۲	...	۲	۱	...	۱	۷۳	۲۰
	جلال پور...	۱۱۶۱۵	۳	۲	۵	۱	...	۱	...	...	..	..	..	...	...	۱	...	...	...	۲۲	۳
	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۸	۶	۱۴	۱۰	۷	۳	..	...	..	۶	۱	۱	...	۲	۲	۱	۳	۴۸	۳۳
	خوشاب ...	۱۰,۵۹	۶	۲	۸	۶	۴	۲	..	۱	...	۱	...	۱	...	۳	...	...	...	۴۱	۳۱
..	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۸	۷	۱۵	۴	۲	۲	..	...	...	...	...	...	...	۴	۱	۲	۳	۶۳	۱۷
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۶	...	۶	۱	۱	...	...	..	...	۱	...	...	...	..	..	...	...	۳۰	۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۳۶۹۳۲	۱۸	۱۳	۳۱	۲۷	۱۴	۱۳	...	...	...	۱۱	۱	۷	...	۸	۷	۱	۸	۳۵	۳۰
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۸	۹	۱۷	۷	۳	۴	...	...	...	۱	...	۴	..	۲	..	۲	۲	۴۵	۱۹
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۲۰	۱۹	۳۹	۱۲	۵	۷	...	...	..	۵	۱	۲	...	۴	۳	۲	۵	۷۸	۲۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۳	۱۱	۲۴	۶	۳	۳	...	...	..	۳	۱	..	...	۲	۱	۳	۴	۸۸	۲۲
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۳	۳۰	۷۳	۳۷	۱۸	۱۹	...	...	...	۱۵	۳	۱۵	..	۴	۸	۵	۱۳	۴۴	۲۲
	کل میزان	...	۱۱۶۰۸۵۲	۶۰۹	۵۴۱	۱۱۵۰	۵۱۵	۲۳۴	۲۸۱	...	۱	...	۲۳۹	۲۵	۱۰۷	۵	۱۲۸	۶۹	۵۸	۲۱۷	۵۲	۲۳
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	۱	۳	۱۳	۹	۴	...	...	...	۹	..	۲	...	۲	۲	۱	۳	۸	۳۶
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	...	۲	۲	...	..	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	۴۱	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	..	...	...	...	..	...	..	...	۱	...	..	...	..	...	...	...	..	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	۱	۱	۱	۱	..	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۳-اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۵۰ پیدائش (۶۰۹ لڑکے اور ۵۴۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۲ ہے-اور ۵۱۵-اموات (۲۳۴ مرد اور ۲۸۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں-جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۳ ہے-۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں :-لاہور میں ۲۲ بمقابلہ ۳۰ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں-اور امرتسر میں ۲۰ بمقابلہ ۳۰ کے-اور ملتان میں ۲۲ بمقابلہ ۵۴ کے-

صرف ۱ — اموات چیچک سے خوشاب میں درج رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳ نومبر سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط — آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

ن بہادر خان مظفر خان
را اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشي گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ٤٦] لاہور — ١٢ نومبر (مجریہ ١٩ نومبر) سنہ ١٩٢٠ع — دوم حصہ [جلد ٣٨

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ٣٠۔اکتوبر سنہ ١٩٢٠ء کو ختم ہوا

نمبر شمار۔	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ١٩١١ء۔	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے۔			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد۔	عورتیں۔	کل۔	کل۔	مرد۔	عورتیں۔	ہیضہ	چیچک۔	طاعون	بخار۔	اسہال و پیچش۔	امراض متعلقہ تنفس	ضربات۔	تمام دیگر امراض	لڑکے۔	لڑکیاں	کل۔		
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
١	حصار...	حصار ...	١٧١٦٢	١١	١٢	٢٣	١٢	٦	٦	..	..	..	٥	٢	٣	..	٢	١	٢	٣	٧٠	٣٦
٢		ہانسی ...	١٣٥٧٦	١٠	٥	١٥	٣	٢	١	..	..	...	١	...	...	...	٢	١	...	١	٥٤	١١
٣		بھوانی ...	٣١١٠٠	١٧	١٤	٣١	١٦	١٣	٣	...	..	..	٨	١	٢	...	٥	٣	...	٣	٥٢	٢٧
٤		سرسہ ...	١٣٦٢٩	٥	٥	١٠	٨	٤	٤	..	..	..	٢	٢	٣	..	١	١	٢	٢	٣٦	٢٩
٥	روہتک	روہتک ...	١٩٨٦٢	١٣	٩	٢٢	٩	٤	٥	..	..	..	٥	...	٢	...	٢	٢	٢	٤	٥٨	٢٤
٦		جھجر ...	١٠٦١٧	٩	٢	١١	٩	٢	٧	...		..	٣	١	١	...	٤	..	٤	٤	٥٤	٤٤

١٥٣٥ پی جی جی۔

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
			مرد	عورتین	کل	کل	مرد	عورتین	هیضه	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روهتک ...	سوني پت ...	۱۲۰۱۴	۵	۷	۱۲	۸	۴	۳	...	...	...	۷	...	...	...	۱	۲	۲	۴	۵۲	۳۵
گوڑگاؤں...	ریواڑي ...	۲۳۷۸۰	۱۱	۹	۲۰	۶	۲	۴	...	...	...	...	...	۲	...	۴	...	۲	۲	۴۲	۱۳
کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۸	۱۷	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۱۰	۱	۳	...	۴	۲	۳	۵	۴۲	۴۴
	کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۹	۵	۱۴	۴	۳	۱	..	...	...	۳	...	...	...	۱	۱	...	۱	۵۷	۱۶
	پاني پت...	۲۹۳۳۲	۱۶	۱۳	۲۹	۱۵	۷	۸	...	...	...	۷	...	...	...	۸	۳	۳	۶	۵۸	۳۰
	شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۶	۵	۱۱	۱۱	۷	۴	..	...	..	۹	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۵۲	۵۲
انباله ..	انباله ...	۲۴۴۹۳	۱۳	۱۷	۲۸	۱۸	۹	۹	..		...	۹	۱	۳	...	۷	۹	۲	۸	۶۰	۳۸
	جگادهري...	۱۲۰۴۵	۳	۲	۵	۱۵	۹	۹	...	...	...	۱۲	۱	۱	...	۱	...	۱	۱	۲۲	۹۵
هوشیار پور	هوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۶	۸	۲۴	۳	۳	...		...	...	...	...	۲	...	۱	۲	...	۲	۷۳	۹
جالندهر ...	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۲۹	۲۲	۵۱	۲۲	۱۱	۱۱	...	...	...	۹	۲	۵	۱	۵	۵	۳	۸	۴۸	۲۹
لودهیانه	لودهیانه ...	۴۳۱۵۲	۲۶	۲۳	۴۹	۳۴	۱۵	۱۹	...		...	۱۷	۱	۷	...	۹	۲	۹	۱۱	۵۹	۳۱
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۶	۵	۱۱	۶	۵	۱	...	...	...	---	...	۲	..	۴	۲	۱	۳	۳۸	۲۱
فیروز پور	فیروز پور	۲۴۹۷۸	۱۶	۹	۲۵	۱۰	۵	۵	...		...	۳	۱	۱	...	۵	۳	...	۳	۵۳	۲۱
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۹	۲	۸	۱۰	۶	۴	۲	...	...	...	۵	...	...	...	۱	۲	۱	۳	۴۸	۳۹
لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۹	۸۳	۱۹۲	۱۳۵	۶۶	۶۹		...	--	۶۴	۷	۱۶	۵	۴۳	۱۶	۲۳	۳۹	۴۸	۳۳
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۵	۱۷	۲۳	۷	۲	۵	...	...	...	۳	...	۱	۱	۲	...	۲	۲	۶۷	۱۵
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۹۲	۸۸	۱۸۰	۸۶	۳۷	۴۹	...	...	...	۴۱	۴	۲۵	...	۱۹	۷	۸	۱۵	۹۲	۳۰
گورداسپور	بٹاله ...	۲۶۳۳۰	۱۲	۱۲	۲۴	۱۶	۵	۱۱	...	...	...	۷	...	۸	۱	...	۵	۳	۸	۴۸	۳۲
سیالکوٹ ..	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۵	۳۲	۵۷	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	...	۸		۸	...	۵	۲	۲	۴	۹۱	۲۴
گوجرانواله	گوجرانواله	۲۸۶۹۷	۹	۱۵	۲۴	۲۰	۱۰	۱۰	..	...	...	۱۲	...	...	...	۸	۳	۶	۹	۴۴	۳۷
	وزیر آباد	۱۷۱۳۶	۸	۷	۱۵	۶	۵	۱		..	--	۴	...	...	...	۲	۲	...	۲	۴۶	۱۸
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۷	۱۱	۱۸	۱۲	۶	۶	...	..	...	۷	۱	۱	...	۳	...	۲	۲	۵۰	۳۴
	جلال پور...	۱۱۶۱۵	۴	۴	۸	۳	۱	۲	...	...	---	۱	...	..	...	۲	...	...	...	۳۶	۱۳
شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۹	۹	۱۸	۱۰	۴	۶	...	...	...	۶	۱	...	...	۳	...	۲	۲	۹۱	۳۴
	خوشاب ...	۱۰۱۵۹	۳	۴	۷	۳	۳	--	...	...	...	۳	...	...	...	...	۲	...	۲	۳۶	۱۵
جهلم ...	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۷	۹	۱۶	۱۱	۳	۸	...	۲	...	۹	...	...	...	...	۲	۳	۵	۶۷	۴۶
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱۲	۴	۱۶	۵	۳	۲	---	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	...	...	۷۹	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتین	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتین	باعث موت — هیضه	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقه سانس	باعث موت — ضرر	باعث موت — تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیان	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۴۶۶۴۲	۳۳	۲۵	۵۸	۴۰	۲۲	۱۸	...	...	...	۱۶	۲	۷	۱	۱۴	۸	۶	۱۴	۶۵	۴۵
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۷	۸	۱۵	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	...	...	۳	۲	۱	۳	۴۰	۸
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانه	۲۵۹۱۴	۲۴	۱۹	۴۳	۱۲	۸	۴	...	...	...	۷	...	۲	...	۳	۵	۱	۶	۸۷	۲۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۹	۱۶	۲۵	۵	۱	۴	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۹۲	۱۸
۳۸	ملتان ...	ملتان	۸۵۷۴۷	۴۸	۴۴	۹۲	۵۳	۲۹	۲۴	...	۱	...	۲۵	۶	۱۰		۱۱	۱۴	۱۲	۲۶	۵۶	۳۲
	کل میزان ...		۱۱۹۶۵۱۵	۶۶۳	۵۹۵	۱۲۵۸	۶۸۲	۳۴۱	۳۴۱	...	۳	...	۳۳۱	۳۵	۱۱۸	۹	۱۸۶	۱۰۷	۱۱۰	۲۱۷	۵۵	۳۰
	پہاڑی تفرج گاه																					
	شمله ...	...	۸۹۳۴	۶	۳	۹	۱۴	۹	۵	...	...	...	۶	۱	۳	...	۴	۱	۱	۲	۲۵	۳۸
	دھرم ساله	...	۲۵۱۸	...	...	...	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	۳۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...		...		...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۳۰-اکتوبر سنه ۱۹۲۰ع مین ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۱۲۵۸ پیدائش (۶۶۳ لڑکے اور ۵۹۵ لڑکیان) درج رجسٹر هوئین—جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۵۵ ہے—اور ۶۸۲ اموات (۳۴۱ مرد اور ۳۴۱ عورتین) درج رجسٹر هوئین—جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۰ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر هوئین:—لاهور مین ۳۳ بمقابله ۳۸ کے جو سال گذشته کے اسی هفته مین هوئی تهین—اور امرتسر مین ۳۰ بمقابله ۲۹ کے—اور ملتان مین ۳۲ بمقابله ۶۰ کے—

—اموات چیچک سے جہلم میں درج رجسٹر ہوئیں اور ایک ملتان میں۔

...ر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
...ر رخہ ۹ نومبر سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط—آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

...بہادر خان مظفر خان
...سسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
میر مترجم۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ اوفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

نمبر ۴۷] لاهور — ۱۹ نومبر (مجریه ۲۶ نومبر) سنه ۱۹۲۰ع — یوم جمعه [جلد ۳۸

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۶ نومبر سنه ۱۹۲۰ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۱۰	۱۷	۸	۴	۴	...	...	...	۴	...	۱	..	۳	۱	۱	۲	۵۲	۳۴
۲	حصار	هانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۴	۱۲	۴	۱	۳	...	.	...	...	...	۱	..	۳	...	۱	۱	۴۳	۱۴
۳	حصار	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۱	۱۸	۳۹	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۸	۲	۳	...	۶	۳	۱	۴	۶۶	۳۲
۴	حصار	سرسه ...	۱۳۶۲۹	۳	۸	۱۱	۵	۴	۱	..	..	..	۲	۱	۲	..	..	...	...	...	۳۹	۱۸
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۱۳	۱۰	۲۳	۱۲	۶	۶	...	...	..	۲	..	۲	...	۸	۳	۲	۵	۶۱	۳۲
۶	روهتک	جهجر ...	۱۰۶۱۷	۱۰	۷	۱۷	۷	۱	۶	...	..	..	۴	...	۲	...	۱	..	۱	۱	۸۴	۳۴

۱۶۰۳ پی جی پی

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۷	۴	۱۱	۱۰	۶	۴	...	...	...	۶	۲	۱	...	۱	۱	۱	۲	۴۸	۴۳
گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۸	۱۴	۲۲	۱۰	۳	۷	...	...	...	۲	۱	۱	۱	۵	۱	۳	۴	۴۹	۳۹
کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۶	۱۵	۲۱	۲۲	۱۵	۷	...	...	...	۱۲	۳	...	...	۷	۶	۲	۸	۵۲	۵۴
	کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۸	۸	۱۶	۱۵	۱۰	۵	...	...	...	۹	۱	...	...	۵	۵	۱	۶	۶۵	۶۰
	پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۳	۱۷	۳۰	۱۲	۸	۴	...	...	...	۸	۱	...	...	۳	۲	۱	۳	۶۰	۲۴
	شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۵	۳	۸	۷	۱	۶	...	...	...	۶	...	...	...	۱	...	۲	۲	۳۸	۳۳
انباله ...	انباله ...	۲۴۳۹۳	۱۲	۸	۲۰	۱۲	۷	۵	...		...	۸	...	۲	...	۲	۱	-	۱	۴۳	۲۶
	جگادهری ...	۱۲۰۴۵	۳	۶	۹	۱۳	۶	۷	...	...	...	۱۰	۱	۱	...	۱	۲	...	۲	۳۹	۵۹
هوشیار پور	هوشیار پور	۱۹۹۸۰	۷	۷	۱۴	۳	۲	۱	.	...	...	۲	...	۱	...	۱	...	...	...	۴۳	۱۲
جالندهر ...	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۲۹	۲۹	۵۸	۲۲	۱۱	۱۱	...	...	...	۱۱	۲	۵	...	۴	۵	۴	۹	۵۵	۲۱
لودهیانه	لودهیانه ...	۴۳۱۵۲	۳۲	۱۸	۵۰	۳۶	۱۶	۲۰	...		...	۱۸	۲	۴	...	۱۲	۶	۱۰	۱۶	۶۱	۳۴
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۹	۱۹	۱۸	۷	۱۱	...	...	...	۴	۱	۲	..	۱۱	۴	۵	۹	۹۶	۶۳
فیروزپور	فیروز پور	۲۴۶۷۸	۸	۱۱	۱۹	۷	۲	۵	...		...	۳	۲	۱	...	۱	۱	...	۱	۴۰	۱۵
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۹	۹	۸	۱۷	۶	۳	۳	...	...	...	۶	...	...	...	..	۱	...	۱	۸۱	۲۹
لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۱۸	۱۱۴	۲۳۲	۱۰۶	۶۵	۴۱	...	...	-	۶۰	۲	۲۴	۲	۱۸	۲۵	۱۴	۳۹	۵۸	۲۶
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۵	۱۳	۲۸	۱۰	۵	۵	...	...	...	۶	...	۲	...	۲	۱	۴	۵	۵۹	۲۱
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۰	۸۸	۱۶۸	۹۲	۴۹	۴۳	...	...	...	۴۳	۲	۳۰	۲	۱۵	۱۱	۱۶	۲۷	۵۸	۳۲
گورداسپور	بٹاله ...	۲۶۴۳۰	۱۳	۱۸	۳۱	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۵	۲	۸	۲	۲	۴	۲	۶	۶۲	۳۸
سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۴۲	۳۴	۷۶	۳۲	۱۸	۱۴	...	...	...	۱۲	۵	۹	...	۹	۷	۶	۱۳	۸۲	۳۴
گوجرانواله	گوجرانواله	۲۸۶۶۷	۸	۱۱	۱۹	۱۸	۷	۱۱	...	...	...	۱۲	...	۳	...	۳	۳	۴	۷	۳۵	۳۳
	وزیر آباد	۱۷۱۳۶	۲۰	۱۰	۳۰	۹	۳	۶	..	--	--	۱	۲	۲	...	۴	۲	..	۲	۹۱	۲۷
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۹	۸	۱۷	۱۲	۸	۴	...	...	...	۹	۱	۱	...	۱	۱	۲	۳	۴۸	۳۴
	جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۸	۹	۱۷	۳	۱	۲	...	...	..	۱	...	..	...	۲	...	۲	۲	۷۶	۱۳
شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۱۴	۱۰	۲۴	۱۲	۵	۷	...	..	...	۵	۳	۱	...	۳	...	...	..	۸۲	۳۱
	خوشاب ...	۱۰۰۵۹	۶	۹	۱۵	۱	۱	..	...	..	...	...	...	..	...	۱	...	...	-	۷۷	۵
جهلم ...	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۸	۱۱	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	...	..	۲	۲	...	۲	۳۶	۱۳
	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۶	۸	۱۳	۵	۲	۳	...	-	...	۳	...	۱	...	..	۱	۱	۲	۶۹	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۳۶۶۳۲	۲۱	۲۸	۴۹	۳۹	۱۵	۲۴	...	...	...	۱۹	۴	۳	...	۱۳	۳	۱۰	۱۳	۵۵	۴۴
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۳	۹	۱۲	۳	...	۳	...	...	...	۲	...	...		۱	..	۱	۱	۳۴	۸
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۶	۲۴	۴۰	۱۷	۹	۸	..	...		۸	...	۳	...	۶	۴	۴	۸	۸۰	۳۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۳	۱۳	۲۶	۷	۵	۲	...	...	..	۴	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۹۵	۲۶
۳۸	ملتان ...	ملتان ..	۸۵۷۴۷	۵۰	۴۳	۹۳	۶۸	۴۰	۲۸	...	۱	...	۲۳	۸	۱۸		۱۸	۱۸	۱۲	۳۰	۵۷	۴۱
	کل میزان	...	۱۱۹۶۵۱۵	۶۶۵	۶۷۱	۱۳۳۶	۷۰۵	۳۶۷	۳۳۸	...	۱	...	۳۴۰	۴۸	۱۳۵	۷	۱۷۴	۱۲۵	۱۱۴	۲۳۹	۵۸	۳۱
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۵	۴	۹	۱۰	۴	۶	...	...	...	۵	...	۲	...	۳	۱	-	۱	۲۵	۲۷
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	۱	۱	۲	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	...	..	۴۱	۴۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	..	...	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	..	...	...	...	..	۹۵
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	۱	۱	...	.	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۶ نومبر سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۳۶ پیدائش (۶۶۵ لڑکے اور ۶۷۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۸ ہے—اور ۷۰۵—اموات (۳۶۷ مرد اور ۳۳۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۱ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں:—لاہور میں ۲۶ بمقابلہ ۳۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں—اور امرتسر میں ۳۲ بمقابلہ ۳۶ کے—اور ملتان میں ۴۱ بمقابلہ ۵۶ کے—

صرف ایک موت چیچک سے ملتان میں درج رجسٹر ہوئی -

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۲۰ع -

دستخط — آر - سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب -

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب -

بھگوان چند
میر مترجم

۱۹۴ — سی ایس — ۲۸۰ — ۲۷ — ۱۱ — ۱۹۲۰ — سی ایس ایم پی پنجاب لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۸] لاہور — ۲۶ نومبر (منجریہ ۳ دسمبر) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۳ نومبر سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۱	۶	۱۸	۱۳	۷	۶	...	...	...	۸	...	۱	...	۴	۴	...	۴	۵۵	۴۰
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۴	۱۰	۱۴	۷	۴	۳	...	.	...	۴	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۵۰	۲۵
۳		بہوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۳	۲۱	۴۴	۱۵	۶	۹	...	...	...	۹	...	۱	...	۵	۱	۱	۲	۷۴	۲۵
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۱۰	۵	۱۵	۴	۱	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۱	...	۱	۵۴	۱۴
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۴	۱۲	۱۲	۲۴	۱۴	۸	۶	...	...	...	۷	...	۲	...	۵	۳	۲	۵	۶۳	۳۷
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۳	۹	۱۲	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۵۹	۱۵

۱۶۹۰ [illegible]

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتین	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتین	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سالک
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۴	۶	۱۰	۱۱	۲	۹	...	...	...	۷	۱	۱	..	۱	...	۶	۲	۴۳	۴۸
گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۷	۱۲	۲۹	۱۰	۷	۳	...	...	...	۳	۲	۲	...	۳	۱	...	۱	۹۱	۲۱
کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۲۱	۱۶	۳۷	۱۸	۹	۹	...	...	...	۵	...	۴	...	۹	۲	۴	۶	۹۱	۴۴
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۷	۱۶	۱۴	۴	۱۰	...	...	...	۷	...	...	...	۷	۲	۴	۶	۶۵	۵۷
	پانی پت ..	۲۶۳۳۲	۱۳	۱	۲۴	۱۲	۷	۷	...	...	...	۶	۱	..	..	۷	۱	۲	۳	۴۸	۲۸
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۹	۱۲	۸	۴	۴	..	...	...	۵	...	...	...	۳	۱	۱	۲	۵۷	۳۸
انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۸	۱۴	۲۲	۹	۴	۲	...	..	...	۳	۱	۱	...	۱	...	...	...	۴۷	۱۳
	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۴	۵	۹	۱۰	۵	۵	..	..	...	۶	۲	۱	...	۱	۱	...	۱	۴۹	۴۳
ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۷	۵	۱۲	۱۰	۴	۶	..	...	...	۶	...	۲	...	۲	۳	۲	۵	۲۶	۳۰
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۴	۲۴	۵۸	۱۹	۱۳	۶	...	...	...	۴	۳	۹	۱	۲	۶	...	۶	۵۵	۱۸
لودھیانہ	لودھیانہ ...	...	نقشہ نہیں آیا۔																		
	جگراؤں ...	...																			
فیروزپور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۴	۷	۱۱	۵	۱	۴	...	..	...	۲	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۲۳	۱۰
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۵	۱۱	۷	۲	۵	...	..	...	۷	...	...	...	...	۲	۱	۳	۵۲	۳۳
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۸	۱۱۳	۲۱۱	۱۰۹	۵۷	۵۲	..	..	...	۶۱	۷	۲۰	۴	۱۷	۱۴	۱۶	۳۰	۵۲	۲۷
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۵	۹	۲۴	۲۳	۱۱	۱۲	...	...	...	۱۱	۱	۴	۳	۴	۲	۳	۵	۵۰	۴۸
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۶۹	۷۳	۱۴۲	۸۰	۴۰	۴۰	..	...	...	۴۱	۴	۲۷	..	۸	۱۰	۹	۲۱	۳۹	۲۸
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۶	۱۱	۱۷	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۹	۳	۴	۲	...	۲	...	۲	۵۴	۳۶
سیالکوٹ ..	سیالکوٹ ..	۴۸۵۹۵	۳۲	۲۱	۵۳	۱۹	۱۲	۷	..	...	...	۸	۱	۷	...	۳	۷	۱	۸	۵۸	۲۰
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	...	نقشہ نہیں آیا۔																		
	وزیر آباد	...																			
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۰	۲۶	۱۷	۱۳	۱۴	۵	..	..	...	۱۰	۱	۵	...	۳	۴	۲	۹	۷۳	۵۳
	جلال پور ..	۱۱۶۱۵	۵	۵	۱۰	۵	۳	۲	...	...	..	۳	۲	..	...	—	۲	...	۲	۴۵	۴۲
شاہپور	بھیرہ ...	...	نقشہ ز ن آیا۔																		
	خوشاب ...	...																			
جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۶	۴	۱۰	۵		۱	..	...	...	۳		...	...	۲	۱	...	۱	۴۲	۴۱
	پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۶	۵	۱۱	۷	۴	۳	...	...	...	۴	...	۳	...	...	۱	...	۱	۵۴	۳۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سالہ	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سالہ
				مرد	عورتین	کل	کل	مرد	عورتین	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضررات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۳۶۶۳۲	۲۰	۲۷	۴۷	۳۶	۲۴	۱۲	...	...	۲	۱۵	...	۹	...	۱۰	۸	۳	۱۱	۵۲	۴۰
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۹	۴	۱۳	۳	۱	۲	...	...	...	۲	...	...	..	۱	۱	۱	۲	۳۴	۸
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۵	۱۷	۳۲	۱۳	۴	۹	...	...	..	۹	۱	...	...	۳	۳	۷	۱۰	۶۴	۲۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۸	۱۲	۲۰	۹	۲	۷	...	...	..	۲	۳	..	...	۴	۱	۴	۹	۷۳	۳۳
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۴۹	۳۸	۸۷	۴۴	۲۴	۲۰	...	...	...	۱۰	۸	۱۵	.	۱۱	۱۱	۶	۱۷	۵۳	۲۷
	کل میزان ...		۱۰۶۷۱۸۰	۵۵۳	۵۳۹	۱۰۹۲	۵۷۸	۲۹۹	۲۷۹	...	..	۲	۲۸۱	۴۱	۱۲۰	۱۰	۱۲۴	۹۸	۷۱	۱۶۹	۵۳	۲۸
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۱	۵	۶	۱۴	۱۰	۴	...	...	..	۶	۱	۴	..	۳	۲	۱	۳	۲۶	۳۸
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	۲	۲	۴	..	..	..	...	...	...	...	...	...	..	...	...	..	.	۸۲	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	..	...	۲	..	۲	...	.	...	۲	...	..	...	..	...	..	...	..	۹۵
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	:	...	...	..	..	...	..	...	..	...	...	..	...	...	..	...	..	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۲۰ع مین ۲۲ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۱۰۹۲ پیدائش (۵۵۳ لڑکے اور ۵۳۹ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۳ ہے-اور ۵۷۸-اموات (۲۹۹ مرد اور ۲۷۹ عورتین) درج رجسٹر ہوئین-جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۸ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئین :—لاہور مین ۲۷ بمقابلہ ۳۱ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ مین ہوئی تھین-اور امرتسر مین ۲۸ بمقابلہ ۲۸ کے-اور ملتان مین ۲۷ بمقابلہ ۴۰ کے۔

صرف ۲ اموات طاعون سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۳ نومبر سنہ ۱۹۲۰ ع-

دستخط — آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان بہادر خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میرمنشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ براے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

نمبر ۴۹] لاهور — ۳ دسمبر (مجریه ۰ دسمبر) سنه ۱۹۲۰ع — یوم جمعه [جلد ۴۸

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس هفته کے جو بروز شنبه ۲۰ نومبر سنه ۱۹۲۰ء کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۲	۹	۳	۸	۵	۳	...		..	۲	۱	۱	.	۴	۱	..	۱	۷۰	۲۴
۲		هانسی ...	۱۳۵۷۶	۵	۹	۱۴	۵	۳				..		..	۱	..	۴	۱	۱	۲	۵۰	۱۸
۳		بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۵	۲۵	۴۰	۱۷		۹	...	..	.	۵		۳	..	۹	۲	۲	۵	۶۷	۲۹
۴		سرسه ...	۱۳۶۲۹	۱	۷	۱۸	۶	۳	۳		.		۳	..		..	۳	۲	۱	۳	۶۴	۲۱
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۱۰	۳	۱۳	۱۳	۵	.				۶	..	۳	..	۵	۲	۳	۶	۳۷	۳۷
۶		جهجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۷	۱۳	۹	۴	۵	..			۵	...	۳	..	۱	...	۱	۱	۶۴	۴۳

۱۷۵۹ پی جی پی

ضلع	نام قصبہ	آبادی مردم شماری مطابق سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — وبا	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضرب	باعث موت — تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
ک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۲	۴	۶	۶	۱	۵	...	...	...	...	...	۱	...	۵	...	۳	۳	۳۶	۲۶
رگاؤں ...	ریوازی ...	۲۳۷۸۰	۱۹	۱۳	۳۲	۱۱	۹	۲	...	...	...	۲	۲	۲	...	۵	۲	۱	۳	۹۷	۲۳
رنال .	کرنال ...	۲۱۰'۸	۱۳	۹	۲۲	۱۹	۱۲	۷	...	...	...	۱۱	۳	۱	...	۴	۲	۱	۳	۵۴	۴۷
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۱۱	۲۰	۷	۴	۴	...	...	...	۳	۱	۱	...	۲	۱	۲	۳	۸۲	۲۹
	پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۲۵	۲۸	۵۳	۱۳	۷	۶	...	...	...	۱۲	...	...	..	۱	۲	...	۲	۱۰۵	۲۶
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۲	۴	۶	۴	۷	۷	...	...	...	۸	۱	۳	...	۲	۱	۲	۳	۲۹	۶۷
نبالہ ..	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۱۱	۸	۱۹	۱۰	۵	۵	...	...	...	۶	...	۲	...	۲	...	...	...	۴۱	۲۱
	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۴	۲	۶	۱۱	۵	۶	...	...	...	۷	۱	۲	...	۱	۲	۱	۳	۲۶	۴۸
شیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۶	۱۳	۱۹	۵	۳	۲	...	...	...	...	...	۳	...	۲	۱	...	۱	۵۸	۱۵
الندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۹	۲۷	۴۶	۳۳	۱۳	۲۰	...	...	...	۲۰	۱	۱۱	...	۱	۶	۶	۱۲	۴۳	۳۱
و دھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۶۲	۳۷	۲۴	۶۱	۴۱	۲۰	۲۱	...	...	...	۲۰	۲	۱۰		۹	۵	۱۰	۱۵	۷۴	۵۰
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۸	۱۷	۸	۷	۱	...	...	...	۳	۲	۱	...	۲	...	...	...	۵۹	۲۸
یروزپور	فیروز پور	۲۴۹۷۸	۵	۵	۱۰	۱۱	۷	۴	...	...	...	۸	۱	۱	...	۱	۲	۱	۳	۲۱	۴۳
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۶	۱۳	۵	۱	۴	...	...	...	۴	...	۱	..	...	..	۳	۳	۶۲	۲۴
ہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۴	۱۳۰	۲۲۴	۱۰۹	۵۹	۵۰	...	...	-	۶۲	۹	۲۰	۱	۱۷	۲۰	۱۵	۳۵	۵۶	۴۷
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۳	۱۹	۳۲	۱۹	۱۱	۸	...	...	...	۱۴	۱	۲	...	۲	۱	۳	۴	۶۷	۴۰
تسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۳	۷۶	۱۵۹	۹۰	۴۶	۴۴	...	...	...	۴۶	۳	۲۸	۳	۱۰	۱۰	۶	۱۶	۵۵	۴۱
رداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۹	۳	۲۳	۱۲	۶	۶	...	...	...	۷	۱	۳	..	۱	۳	۱	۴	۴۶	۲۴
الکوٹ .	سیالکوٹ ..	...	نقشہ	نہیں	آیا۔																
جرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۰۷	۲۱	۱۵	۳۶	۱۴	۷	۷	..	...	...	۶	...	۲	...	۶	۳	۲	۵	۶۶	۲۶
	وزیر آباد	۱۷۱۴۶	۱۱	۱۰	۲۱	۱۰	۵	۵	...	...	...	۴	...	۲	...	۴	۲	۱	۳	۶۵	۳۰
جرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۵	۱۳	۱۸	۸	۳	۵	...	...	...	۲	۱	۴	...	۱	۲	۱	۳	۵۰	۲۲
	جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۳	۵	۹	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱	۱	...	۱	۴۰	۹
اہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۹	۴	۱۳	۶	۳	۳		...	...	...	...	۳	-	۳	۱	۲	۳	۴۴	۲۰
	خوشاب ...	۱۰۱۵۹	۱۰	۶	۱۶	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۸۲	۵
جہلم .	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۶	۱۱	۴	۳	...	...	...	...	...	...	۱	...	۳	۳	...	۳	۴۶	۱۷
	پنڈدادنخان ...	۱۰۵۹۰	۹	۷	۱۶	۲	۲	...	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۷۹	۱۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۳۶۶۳۲	۲۱	۳۲	۵۳	۵۳	۲۷	۲۶	...	۱	۶	۱۹	...	۳	۱۱	۱	۱۲	۹	۶	۵۹	۵۹
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۷	۱۴	۲۱	۱۱	۶	۵	..	...	...	۴	...	۵		۲	۲	۱	۳	۵۶	۲۹
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۳	۲۲	۳۵	۱۲	۶	۶	..	...		۳	۲	۲	..	۵	۲	۳	۵	۷۰	۲۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۲	۷	۱۹	۹	۷	۲	...	..	..	۳	۱		..	۵	۴	۱	۵	۷۰	۳۳
۳۸	ملتان ...	ملتان ..	۸۵۷۴۷	۴۲	۵۷	۹۹	۶۴	۲۹	۳۵	...	۲	...	۲۳	۱۰	۱۴	۳	۱۲	۱۳	۱۷	۳۰	۶۰	۳۹
	کل میزان	...	۱۱۴۷۹۴۰	۵۹۷	۶۶۰	۱۲۵۷	۶۷۹	۳۵۱	۳۲۸	.	۳	-	۳۲۰	۴۷	۱۴۸	۸	۱۴۷	۱۰۸	۹۹	۲۰۷	۵۷	۳۱
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۸۹۳۴	۵	۳	۸	۱۲	۹	۳	...	...		۵	۱	۵	..	۱	۱	..	۱	۲۲	۳۳
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	..	۳	۳	۱	..	۱	.	...	...	...	...	۱	...	...	...	..		۶۱	۴۰
	ڈلہوزی ..	...	۹۳۸	...	..	..	...	...	...	...		...		...		...		...	..	...		...
	مری ...	...	۳۶۱	...	۱	۱	...	...	...	...	-	...		...	...	...	..	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفتہ مختتمہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۷ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۲۵۷ پیدائش (۵۹۷ لڑکے اور ۶۶۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں-جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۵۷ ہے-اور ۶۷۹-اموات (۳۵۱ مرد اور ۳۲۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں-جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۱ ہے-۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں:-لاہور میں ۲۷ بمقابلہ ۳۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی هفتہ میں ہوئی تھیں-اور امرتسر میں ۳۱ بمقابلہ ۳۶ کے-اور ملتان میں ۳۹ بمقابلہ ۵۳ کے-

...اموات طاعون سے راولپنڈی میں واقع ہوئیں-۳-اموات چیچک سے ہوئیں جنمیں سے ۲ ملتان میں اور ایک
...ن درج رجسٹر ہوئی-

...ر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
...ورخہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط—آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

...بہادر خان مظفر خان
...سٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵۰] لاہور — ۱۰ دسمبر (مجریہ ۱۷ دسمبر) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۲۰ ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال -
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار ...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۹	۸	۱۷	۱۵	۹	۶	...	..	...	۱۰	...	۲	..	۳	۲	۲	۴	۵۲	۳۶
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۰	۸	۲۸	۸	۵	۳	...		...	۲	...	۴	...	۲	۱	۱	۲	۹۴	۲۹
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۱	۱۸	۳۹	۲۱	۶	۱۵	...	...	..	۷	۲	۷	...	۵	۱	۳	۴	۶۶	۳۵
۴		سرسہ ...	۱۴۹۲۹	۷	۴	۱۱	۵	۳	۲	..	..	..	...	...	۱	..	۴	۱	۲	۲	۳۹	۱۸
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۲	۱۶	۲۸	۹	۷	۲	...	...	..	۷	..	۱	...	۱	۴	..	۴	۷۴	۲۴
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۱۲	۸	۲۰	۵	...	۵	...	..	..	۴	...	..	...	۱	...	۴	۴	۹۹	۲۵

۱۸۰۶ پی جی پی

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
ک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۵	۳	۸	۶	۴	۲	...	...	...	۵	...	۱	...	...	۱	۱	۲	۳۵	۲۶
رگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۷	۱۴	۲۱	۱۲	۶	۶	...	...	...	۱	...	۱	...	۹	۳	۷	۱۰	۳۴	۲۵
رنال .	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۷	۱۳	۳۰	۲۵	۱۱	۱۴	...	...	...	۱۵	...	۲	...	۸	۳	۴	۷	۷۴	۶۲
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۰	۱۲	۲۲	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۲		۱	۲	۹۰	۲۴
	پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۲	۲۱	۳۳	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۱۳	...	۲	...	۴	۳	۴	۷	۶۵	۳۸
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۲	۵	۷	۵	۲	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	۱	...	...	...	۲۳	۲۴
بالہ ...	انبالہ ...	۴۳۴۹۳	۶	۸	۱۴	۱۵	۹	۶	...	...	...	۷	۴	۴	...	۲	...	...	...	۳۰	۳۲
	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۴	۶	۱۱	۸	۳	...	...	...	۵	۱	۲	...	۳	۱	۱	۲	۲۶	۴۸
شیار پور	ہرشیار پور	۱۶۹۸۰	۷	۵	۱۲	۱۰	۶	۴	...	...	...	۳	...	۳	...	۴	...	۱	۱	۳۶	۳۰
لندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۴۲	۲۷	۶۹	۳۳	۱۷	۱۶	...	...	...	۱۵	۲	۱۱	۱	۴	۵	۸	۱۳	۶۵	۳۱
ر دھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۶۲	۱۶	۱۳	۲۹	۱۹	۱۲	۷	...	...	...	۱۰	...	۵		۴	۵	...	۵	۳۵	۲۳
	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۴	۹	۲۳	۹	۳	۶	...	...	...	۲	...	۴	...	۳	۱	۴	۵	۸۰	۳۱
یروزپور	فیروز پور	۲۴۹۷۸	۱۳	۱۱	۲۴	۱۴	۶	۸	...	...	...	۱۶	...	۱	...	۳	...	...	...	۵۰	۲۹
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۵	۹	۱۴	۴	۲	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۲	۲	۲	۴	۶۷	۱۹
ہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۹	۹۵	۲۰۴	۱۰۷	۵۲	۵۵	...	...		۵۷	۳	۲۳	۱	۲۳	۱۹	۱۱	۳۰	۵۱	۲۷
	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۷	۱۸	۳۵	۱۰	۵	۵	...	...	...	۶	...	۳	...	۱	۱	۱	۲	۷۳	۲۱
تسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۲	۷۹	۱۶۱	۷۶	۴۰	۳۶	...	...	...	۴۲	...	۲۲	۲	۱۰	۸	۶	۱۴	۵۵	۲۶
ر داسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۱۱	۱۳	۲۴	۱۲	۸	۴	...	...	...	۸	۲	۱	...	۱	۲	۱	۲	۳۸	۲۴
الکوٹ ..	سیالکوٹ ..	۳۸۵۹۵	۲۵	۱۳	۳۸	۲۳	۱۴	۹	...	...	...	۱۳	۱	۴	..	۵	۷	۳	۱۰	۵۲	۲۳
جرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۳۷	۶	۸	۱۴	۲۳	۱۴	۹	..	...	...	۱۳	...	۵	..	۵	۲	۱	۳	۲۹	۴۲
	وزیر آباد	۱۷۱۳۶	۸	۹	۱۷	۷	۴	۳	...	...	...	۲	۱	۱	...	۳	۱	۲	۳	۵۲	۲۱
جرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۱	۱۳	۲۴	۱۲	۶	۶	...	..	...	۷	...	۱	..	۴	..	۳	۳	۹۷	۳۴
	جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۳	۴	۷	۶	۳	۳	...	...	..	۳	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۳۱	۲۷
اہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۱۲	۲۲	۵	۲	۳		...	...	۲	...	...	..	۲	۱	...	۱	۷۵	۱۷
	خوشاب ...	۱۰۱۵۹	۷	۳	۱۰	۳	۳	...	..	...	...	...		...	...	۲	۱۲	...	۲	۵۱	۱۵
ہلم.	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۱۰	۷	۱۷	۸	۵	۳	..	...	...	۱		۳	...		۱	۱	۲	۷۱	۳۴
	پنڈدادنخان ...	۱۰۵۹۰	۲	۵	۷	۵	۳	۲	...		...	۲	...	...	...	۳	۲	...	۲	۳۴	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۳۶۶۳۲	۱۷	۲۱	۲۸	۲۹	۸	۲۱	...	...	..	۱۱	۱	۷	..	۱۰	۴	۷	۱۱	۴۲	۳۲
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۵	۲	۷	۳	۱	۱	...	...	...	۱	...	...	-	۱	...	۱	۱	۱۹	۵
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۳	۲۰	۳۳	۱۴	۸	۶	..	...		۶	۲	۱	۲	۳	۳	۴	۷	۶۶	۲۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۲	۷	۱۹	۷	۲	۵	...	...	..	۵	۱	۱	...	-	۱	۱	۲	۷۰	۲۶
۳۸	ملتان ...	ملتان ..	۸۵۷۴۷	۳۸	۳۲	۷۰	۵۱	۲۸	۲۳	...	...	...	۱۸	۶	۱۷	...	۱۰	۱۴	۱۱	۲۵	۴۳	۳۱
	کل میزان ...		۱۱۹۶۵۱۵	۶۱۵	۵۸۷	۱۲۰۲	۶۵۱	۳۳۴	۳۱۷	...	...	...	۳۲۰	۲۶	۱۳۵	۶	۱۵۴	۱۰۱	۹۸	۱۹۹	۵۲	۲۸
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۸۹۳۴	..	۳	۳	۵	۳	۲	...	...	..	۲	۱	۱	...	۱	..	..	...	۸	۱۴
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	۲		۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...		۴۱	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	..	...	...	...	...	...	...	...	—	...		...	..	...	...	...	..	..
	مری ...	...	۱۳۶۱	...		..	...	...	...	...	...	...	—	...	...	...	...	...	...	...	..	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۲۰۲ پیدائش (۶۱۵ لڑکے اور ۵۸۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۲ ہے۔اور ۶۵۱۔اموات (۳۳۴ مرد اور ۳۱۷ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۸ ہے۔۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں:۔لاہور میں ۲۷ بمقابلہ ۳۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں۔اور امرتسر میں ۲۶ بمقابلہ ۵۱ کے۔اور ملتان میں ۳۱ بمقابلہ ۵۴ کے۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ع۔

دستخط۔۔۔ار۔سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

شیخ گل محمد
قائمقام میرمنشی گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۸۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵۱] لاہور — ۱۷ دسمبر (مجریہ ۲۳ دسمبر) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۴ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی حال ہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۹	۱۵	۱۲	۶	۶	...	--	...	۲	...	۶	..	۴	۵	۴	۹	۴۹	۳۶
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۲	۹	۲۱	۶	۳	۳	...	.	...	۳	...	۱	...	۲	۲	۱	۳	۷۵	۲۱
۳		بھوانی ...		نقشہ نہیں آیا																		
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۵	۱۰	۱۵	۱۰	۴	۹	--	...	..	۳	۱	۱	...	۳	۲	۲	۳	۵۴	۳۶
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۹	۱۱	۲۷	۱۹	۸	۱۱	...	...	..	۱۰	..	۵	...	۴	۳	۳	۷	۷۱	۵۰
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۱۱	۱۲	۲۳	۹	۵	۳	...	...	..	۵	...	۲	...	۲	...	۲	۲	۱۱۳	۳۴

۱۸۵۴ پی جی ۴-

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	وباء	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۶	۱۱	۱۷	۱۱	۷	۴	...	...	...	۵	۲	۲	...	۲	۲	...	۲	۷۴	۴۸
۸	گوڑگانوں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۹	۱۸	۱۲	۷	۵	...	...	...	۱	۱	۴	...	۶	:	۴	۶	۳۸	۲۵
۹	کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۷	۱۲	۱۹	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۱۳	۱	۴	...	۱	۱	۴	۵	۴۷	۴۷
۱۰		کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۱۰	۱۰	۲۰	۱۱	۹	۲	...	...	...	۷	...	۲	...	۲		۱	۲	۸۲	۴۵
۱۱		پانی پت ...	۲۱۳۳۲	۶	۲۴	۳۰	۱۴	۸	۶	...	...	...	۶	...	۳	...	۵	۴	۲	۶	۷۹	۲۸
۱۲		شاه آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۶	۹	۵	۳	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	...	...	...	۴۳	۲۴
۱۳	انباله ...	انباله ...	۲۳۳۹۳	۸	۶	۱۴	۱۰	۶	۴	...	...	...	۲	۱	۴	...	۳	۲	۱	۳	۳۰	۲۱
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۳۵	۹	۹	۱۸	۱۴	۵	۹	...	...	...	۸	...	۳	...	۳	۱	۳	۴	۷۸	۹۱
۱۵	هوشیار پور	هوشیار پور	۱۹۹۸۰	۹	۶	۱۵	۴	۲	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۴۶	۱۲
۱۶	جالندهر ...	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۳۱	۳۷	۶۸	۲۵	۱۱	۱۴	...	...	...	۱۱	۱	۹	۱	۳	۲	۸	۱۰	۶۴	۲۴
۱۷	لودهیانه	لودهیانه ...	۳۳۱۶۲	۲۶	۳۰	۵۶	۳۸	۱۹	۱۹	...	...	...	۲۰	۵	۹	...	۳	۶	۳	۹	۷	۳۶
۱۸		جگراؤں ..	۱۵۰۳۹	۱۶	۹	۲۵	۱۰	۴	۶	...	...	...	۴	...	۴	...	۲	۲	۲	۴	۸۷	۳۵
۱۹	فیروزپور	فیروز پور	۲۳۹۷۸	۶	۹	۱۵	۱۵	۱۲	۳	...	...	...	۱۰	۱	۳	...	۱	۲	۱	۳	۳۲	۳۲
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۹	۶	۶	۱۲	۶	۴	۲	...	...	...	۴	...	...	...	۲	۳	...	۳	۵۷	۲۹
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۱۱	۹۱	۲۰۲	۱۳۱	۷۶	۵۵	...	...	...	۶۷	۸	۲۹	۳	۲۴	۲۵	۱۱	۳۶	۵۰	۳۲
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۰	۱۶	۲۶	۱۶	۸	۸	...	...	...	۸	..	۵	...	۳	۳	۳	۶	۵۵	۳۴
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۱۰۳	۶۴	۱۶۷	۸۸	۵۰	۳۸	...	...	...	۴۹	۳	۲۳	۲	۱۱	۸	۵	۱۳	۵۷	۳۰
۲۴	گورداسپور	بٹاله ...	۲۹۳۳۰	۱۱	۱۲	۲۳	۲۷	۱۶	۱۱	...	...	...	۱۲	۱	۱۳	...	۱	۳	۳	۶	۴۶	۵۴
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ..	۴۸۵۹۵	۳۹	۳۶	۷۵	۴۵	۱۷	۲۸	...	...	...	۲۳	۳	۱۰	...	۹	۵	۹	۱۴	۸۱	۴۸
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله	۲۸۶۰۷	۲۲	۱۰	۳۱	۱۰	۵	۵	..	...	...	۵	...	..	..	۵	۲	۱	۳	۵۹	۱۸
۲۷		وزیر آباد	۱۷۱۴۶	۱۱	۶	۱۷	۱۲	۸	۳	...	...	...	۵	۱	۳	...	۱	۲	۱	۳	۵۲	۳۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۷	۸	۱۵	۵	۲	۳	...	...	...	۲	...	۳	...	..	۲	...	۲	۴۲	۱۴
۲۹		جلال پور ..	۱۱۶۱۵	۲	۲	۴	۸	۴	۴	...	...	..	۵	...	۲	...	۱	...	۲	۲	۱۸	۳۶
۳۰	شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۱۵	۱۲	۲۷	۷	۳	۳	.	...	...	۵	--	۱	.	۱	۱	۱	۲	۹۲	۲۴
۳۱		خوشاب ...	۱۰۱۵۹	۳	۳	۶	۹	۳	۵	..	...	...	...	۱	۲	...	۶	۳	۲	۵	۳۱	۴۶
۳۲	جهلم...	جهلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۱	۵	۱۳	۶	۸	..	...	...	۹		۳	...	۱	۱	...	۱	۲۱	۵۵
۳۳		پنڈدادنخاں...	۱۰۵۹۰	۶	۳	۹	۵	۲	۳	...	..	...	۱	۱	۱	...	۲	...	۲	۲	۴۴	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۳۶۶۳۲	۳۲	۲۰	۴۳	۳۷	۲۰	۲۷	...	...	۱	۶	۱	۱۱		۱۸	۷	۱۴	۲۱	۳۸	۵۲
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۷	۱۱	۱۸	۶	۲	۴	.	..	...	۵	...	۱		...	...	!	۱	۴۸	۱۶
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۲۵	۱۸	۴۳	۱۹	۸	۱۰	..	...		۵	۱	..	...	۱۳	۲	۶	۸	۸۷	۳۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۷	۱۳	۳۰	۱۱	۵	۶	...	..	..	۶	۱	.	..	۴	۴	۳	۷	۱۱۰	۳۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۶۲	۵۰	۱۱۲	۶۰	۲۷	۳۳	...	۲	۱	۱۸	۲	۷	..	۱۹	۱۰	۱۵	۲۵	۶۸	۳۶
	کل میزان ...		۱۱۶۵۴۱۵	۶۹۴	۶۱۱	۱۳۰۵	۷۶۸	۳۹۲	۳۷۶	..	۳	۲	۳۶۱	۳۶	۱۸۸	۰	۱۷۲	۱۱۹	۱۲۱	۲۴۰	۵۸	۳۳
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۱۱	۸	۱۹	۷	۶	۱	...	...	...	۵	...	۱	...	۱	۱	..	۱	۵۲	۱۹
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	۱	۱	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	.	۳۱	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	..	۱	...	...	...	...	...	...	-	...	..	...	..	...	...	...	۴۸	..
	مری ...	...	۱۳۶۱	...		..	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۴ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۷ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۰۵ پیدائش (۶۹۴ لڑکے اور ۶۱۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۸ ہے اور ۷۶۸۔اموات (۳۹۲ مرد اور ۳۷۶ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے۔۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں :۔لاہور میں ۳۲ بمقابلہ ۳۰ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں۔اور امرتسر میں ۳۰ بمقابلہ ۳۹ کے۔اور ملتان میں ۳۶ بمقابلہ ۳۵ کے۔

۹-اموات چیچک سے ملتان میں درج رجسٹر ہوئیں-۲-اموات طاعون سے واقع ہوئیں جنمیں سے ایک راولپنڈی اور یک ملتان میں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاهور
مورخه ۱۵ دسمبر سنه ۱۹۲۰ع-

دستخط — آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمه کیا گیا

شیخ گل محمد
قائمقام میرمنشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعه و مشتهره [illegible] در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ اوفس لاهور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۵۲] لاہور — ۲۳ دسمبر (مجریہ ۳۱ دسمبر) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۳۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۰	۱۰	۲۰	۱۵	۱۰	۵	...	...	...	۵	۱	۳	..	۶	۴	۲	۶	۶۱	۵۶
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۶	۱۴	۶	۵	۱	...	.	...	۳	...	...	...	۳	..	...	...	۵۰	۳۱
۳		بھوانی ...	۳۱,۰۰	۱۷	۱۵	۳۲	۱۵	۷	۸	..	...	...	۵	۱	۳	...	۶	۲	۳	۵	۵۴	۳۵
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۵	۵	۱۰	۸	۴	۴	...	...	...	۲	...	۳	..	۳	...	۱	۱	۳۶	۳۹
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۲۰	۵	۲۵	۱۴	۹	۵	...	...	...	۶	۱	...	...	۷	۵	...	۵	۶۶	۳۷
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۳	۷	۱۰	۱۰	۶	۴	...	...	...	۸	...	۲	...	...	۲	۲	۴	۳۹	۳۹

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ع	پیدائش: مرد۔	پیدائش: عورتیں۔	پیدائش: کل۔	اموات: کل۔	اموات: مرد۔	اموات: عورتیں۔	باعث موت: هیضہ۔	باعث موت: چیچک۔	باعث موت: وباء۔	باعث موت: بخار۔	باعث موت: اسہال و پیچش۔	باعث موت: امراض متعلقہ سانس۔	باعث موت: ضرب۔	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے۔	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں۔	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل۔	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال۔	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال۔
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۰	۴	۱۴	۱۰	۶	۴	...	...	...	۳	۲		...	۵	۱	...	۱	۶۱	۴۳
گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۸	۹	۲۷	۱۳	۸	۵	...	...	...	...	۲	۳	...	۸	۶	..	۶	۵۷	۲۷
کرنال	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۷	۱۸	۲۹	۱۵	۱۴	...	...	...	۱۶	۲	۲	...	۹	۳	۲	۵	۴۴	۷۱
	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۱۰	۱۹	۱۸	۸	۱۰	...	...	...	۸	۲	۲	...	۶	۲	۴	۶	۷۸	۷۳
	پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۱۰	۱۳	۲۳	۱۸	۱۲	۶	...	...	...	۱۳	...	۲	...	۳		۲	۳	۴۶	۳۶
	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۱	۴	۶	۲	۴	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	۳	۳	۴۹	۲۹
انبالہ ..	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۷	۱۲	۱۹	۱۱	۶	۵	...	...	...	۵	۱	۴	...	۱	۲	..	۲	۴۱	۲۳
	جگادھری ...		نقشہ نہیں آیا۔						...	...	...		...		...						
ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۸	۶	۱۴	۵	۳	۲	...	...	...	۴	...	...	...	۱	...	...	...	۴۳	۱۵
جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۸	۲۸	۵۶	۲۷	۱۸	۹	...	...	...	۱۲	۱	۸	۱	۵	۳	۳	۵	۵-	۲۵
لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۲۱۶۲	۲۴	۱۹	۴۳	۳۳	۱۶	۱۷	...	...	...	۱۶	۱	۱۲	...	۴	۳	۳	۶	۵۲	۴۰
	جگراؤں ...	۱۵۰۰۹	۱۰	۱۴	۲۴	۱۴	۷	۷	...	...	...	۳	...	۷	...	۴	۲	۳	۵	۸۴	۴۹
فیروزپور	فیروز پور	۲۴۹۷۸	۱۰	۱۳	۲۳	۱۵	۶	۹	...	...	...	۷	...	۵	...	۳	۱	۲	۳	۴۸	۳۲
	فاضلکا ...	۱۰۹۸۹	۷	۶	۱۳	۵	۴	۱	...	...	...	۳	...	۲	...	..	...	۱	۱	۶۲	۲۴
لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۲۱	۷۹	۲۰۰	۱۱۸	۵۷	۶۱	...	...	...	۶۷	۳	۱۷	۳	۴۸	۲۲	۱۰	۳۲	۵۰	۲۹
	قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۶	۱۳	۲۹	۱۷	۹	۸	...	...	...	۹	..	۳	...	۵	۵	۲	۷	۶۱	۳۶
امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۰	۷۰	۱۳۴	۸۶	۴۶	۴۰	...	...	...	۴۸	۳	۲۷	۲	۶	۷	۴	۱۱	۴۹	۳۰
گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۵	۹	۲۴	۹	۵	۴	...	...	...	۵	..	۳	...	...	۱	۳	۴	۴۸	۱۸
سیالکوٹ ..	سیالکوٹ ..	۴۸۵۹۵	۳۷	۳۴	۷۱	۳۰	۱۶	۱۴	...	...	...	۵	۲	۱۱	۲	۱۰	۵	۵	۱۰	۷۶	۳۲
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۸۶۰۷	۱۱	۷	۱۸	۲۲	۹	۱۳	..	...	...	۱۱	...	۷	..	۴	۱	۲	۲	۳۳	۴۰
	وزیرآباد	۱۷۱۴۶	۱۰	۷	۱۷	۷	۱	۶	...	...	...	۴		۱	...	۲	...	۱	۱	۵۲	۲۱
گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۶	۸	۴۲	۱۷	۹	۸	...		..	۹	۵	...	...	۲	۲	۳	۶	۶۷	۴۸
	جلال پور ...	۱۱۵۱۵	...	۱۲	۱۲	۵	۲	۳	...	...	..	۴	...	...	...	...	...	...	..	۵۴	۲۲
شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۳	۵	۵	۱۰	۵	۳	۲	-	...	..	۲	..	—	.	۳	۱	...	۱	۳۴	۱۷
	خوشاب ...	۱۰۱۵۹	۷	۴	۱۱	۲	۱	۱	..	...	..	۱	...	...	...	۱	...	۱	۱	۵۶	۱۰
جہلم ..	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۷	۱۱	۱۸	۷	۶	۱	...	...	...	۵		۲	..	۱	..	...	...	۷۶	۲۹
	پنڈدادنخان ...	۱۰۵۹۰	۱	۵	۶	۹	۷	۲	...	..	...	...	...	۳	...	۶	۳	۱	۵	۳۰	۴۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتین	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتین	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیان	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۲	۲۸	۵۰	۳۳	۲۴	۱۹	...	...	۱	۱۹	۳	۱۶	..	۴	۶	۳	۹	۵۹	۴۸
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۵	۱۲	۸	۵	۳	...	...	...	۳	...	۴	..	۱	۱	۲	۳	۳۲	۴۱
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۶	۲۳	۳۹	۱۷	۹	۸	...	...	..	۷	...	..	...	۱۰	۴	۲	۶	۷۸	۳۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۳	۱۶	۲۹	۱۳	۶	۷	...	...	..	۹	...	۲	...	۲	۳	۴	۷	۱۰۶	۴۸
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۴۱	۴۷	۸۸	۶۱	۳۳	۲۸	...	۲	۱	۲۷	۲	۷	...	۲۲	۱۰	۱۱	۲۱	۵۳	۳۷
	کل میزان ...		۱۱۸۴۷۰	۶۳۳	۵۷۶	۱۲۰۹	۷۴۸	۴۰۰	۳۴۸	...	۳	۲	۵۸	۳۳	۱۶۱	۸	۱۸۳	۱۱۰	۸۴	۱۹۴	۵۳	۳۳
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۷	۴	۱۱	۱۴	۹	۵	...	...	...	۵	۱	۳	...	۵	۲	۱	۳	۳۰	۳۸
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	...	۳	۳	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	..	۶۱	۲۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	..	..	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	..	...	..	...	...	...	...	۴۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	...		..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	..	..

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ع مین ۳۷ بڑے بڑے میونسپل قصبات مین ۱۲۰۹ پیدائش (۶۳۳ لڑکے اور ۵۷۶ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین ـ جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۳ ہے ـ اور ۷۴۸ ـ اموات (۴۰۰ مرد اور ۳۴۸ عورتین) درج رجسٹر ہوئین ـ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے ـ ۳ بڑے بڑے قصبات مین شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئین :ـ لاہور مین ۲۹ بمقابلہ ۳۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ مین ہوئی تہین ـ اور امرتسر مین ۳۰ بمقابلہ ۴۶ کے ـ اور ملتان مین ۳۷ بمقابلہ ۴۷ کے ـ

۲-اموات چیچک سے ملتان میں اور ایک گجرات میں درج رجسٹر ہوئیں-۲-اموات طاعون سے واقع ہوئیں جنمیں راولپنڈی اور ملتان ہر یک میں ایک-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط—آر-سی جیننگز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا-

شیخ گل محمد
قائمقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشاہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵۳] لاہور — ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ع (مجریہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۲۱ع) — یوم جمعہ [جلد ۴۸

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۰	۱۳	۲۳	۱۳	۶	۷	...	...	...	۴	۱	۳	..	۵	۲	۱	۳	۷۰	۴۰
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۱	۹	۲۰	۸	۴	۴	...	.	...	۲	...	۲	...	۴	۱	۱	۲	۷۱	۲۹
۳		بھوانی ...	۳۱۰۰۰	۲۳	۱۵	۳۸	۱۸	۷	۱۱	..	...	...	۶	۱	۵	...	۶	۲	۳	۵	۹۳	۳۰
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۱۲	۵	۱۷	۶	۲	۴	...	...	...	۴	...	۱	...	۱	...	...	...	۹۱	۲۱
۵	رہتک	رہتک ...	۱۱۸۹۲	۱۲	۶	۱۸	۱۳	۵	۸	...	...	...	۸	..	۱	...	۴	۲	۱	۳	۴۸	۳۴
۶		جھجر ...	۱۰۶۱۷	۳	۵	۸	۷	۴	۳	...	..	..	۳	...	۳	...	۱	۱	۲	۳	۳۹	۳۳

۱۱۹۶ پی جی جی پی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
				مرد	عورتین	کل	کل	مرد	عورتین	هیضه	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۶	۷	۱۳	۸	۵	۳	...	...	...	۶	...		...	۲	۱	...	۱	۵۶	۳۵
۸	گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۱۲	۵	۱۷	۱۰	۶	۴	...	...	...	...	...	۳	...	۷	۲	۱	۳	۳۶	۲۱
۹	کرنال ..	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۱۱	۲۲	۱۶	۴	۱۲	...	...	...	۸	...	۱	...	۷	...	۳	۳	۵۴	۳۹
۱۰		کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۷	۷	۱۴	۱۱	۱	۱۰	...	...	...	۷	...	...	...	۴	...	۴	۴	۵۷	۴۵
۱۱		پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۵	۶	۲۱	۳۴	۲۲	۱۲	...	...	...	۱۳	۴	۳	...	۱۴	۷	...	۷	۳۲	۶۷
۱۲		شاه آباد ...	۱۱۰۵۴	۶	۳	۹	۸	۳	۵	...	...	...	۵	۱	۱	...	۱	۱	...	۱	۴۳	۳۸
۱۳	انباله ...	انباله ...	۲۴۳۹۳	۹	۸	۱۷	۱۷	۷	۱۰	...	...	...	۹	۱	۳	...	۴	۱	۱	۲	۳۶	۳۶
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۴۵	۶	۸	۱۴	۱۴	۷	۷	...	...	...	۹	...	۲	...	۳	۲	...	۲	۶۱	۶۱
۱۵	هوشیار پور	هوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۲	۱۰	۲۲	۹	۶	۳	...	...	...	۳	...	۴	...	۲	۱	۱	۲	۶۷	۲۷
۱۶	جالندهر ...	جالندهر ...	۵۵۳۵۴	۳۱	۱۹	۵۰	۳۳	۲۱	۱۲	...	...	...	۱۲	...	۱۵	...	۶	۷	۳	۱۰	۴۷	۳۱
۱۷	لودهیانه	لودهیانه ...	نقشه نهین آیا-																			
۱۸		جگراؤں ...																				
۱۹	فیروزپور	فیروز پور	۲۴۶۷۸	۱۴	۶	۲۰	۱۵	۷	۸	...	..	...	۱۰	۱	۱	...	۳	۲	۳	۵	۴۲	۳۲
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۱	۷	۱۸	۱۰	۸	۲	...	...	...	۵	...	۵	...	..	۴	۲	۶	۸۶	۴۸
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۹	۸۴	۱۷۳	۱۴۹	۸۱	۶۸	...	...	--	۶۶	۷	۴۸	۲	۲۶	۱۶	۱۳	۲۹	۴۳	۳۷
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۵	۱۵	۳۰	۱۶	۹	۷	...	...	...	۸	..	۴	...	۴	۲	۴	۶	۶۳	۳۴
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۴۳۹	۶۸	۶۱	۱۲۹	۱۰۰	۴۸	۵۲	...	...	...	۵۵	۲	۲۵	۱	۱۷	۹	۸	۱۷	۴۴	۳۴
۲۴	گورداسپور	بٹاله ...	۲۶۴۳۰	۱۷	۲۳	۴۰	۱۸	۱۱	۷	...	...	...	۹	...	۷	۱	۱	۳	...	۳	۷۹	۳۶
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۳۴	۳۵	۶۹	۲۶	۱۳	۱۳	...	...	...	۱۱	۱	۱۱	...	۲	۴	۷	۱۱	۷۴	۲۸
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله	نقشه نهین آیا-																			
۲۷		وزیر آباد																				
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۳	۷	۲۰	۱۰	۴	۶	...	۱	...	۵	۱	۲	...	۱	...	۲	۲	۵۶	۲۸
۲۹		جلال پور ...	۱۱۶۱۵	۷	۶	۱۳	۷	۴	۳	...	...	..	۲	۱	۳	...	۱	...	۱	۱	۵۸	۳۱
۳۰	شاهپور	بهیره ...	۱۵۲۰۲	۸	۴	۱۲	۶	۴	۲		...	...	۴	۱	--		۱	۲	۱	۳	۴۱	۲۰
۳۱		خوشاب ...	۱۰۱۵۹	۲	۱۰	۱۲	۴	۱	۳		...	...	۳	...	...	...	۱	...	۲	۲	۶۱	۲۰
۳۲	جهلم..	جهلم ...	۱۲۲۶۸	۷	۵	۱۲	۷	۵	۲	...	...	...	۲		۲	..	۳	۱	...	۱	۵۰	۲۹
۳۳		پنڈدادنخان...	۱۰۵۹۰	۳	۴	۷	۹	۴	۵	...	--	...	۴	...	۴	...	۱	...	...	...	۳۴	۴۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی...	راولپنڈی...	۳۶۶۳۲	۲۵	۲۳	۳۸	۵۶	۲۶	۳۰	...	...	...	۱۹	۱	۲۱	..	۱۵	۵	۱۲	۱۷	۵۴	۹۳
۳۵	لائل پور...	لائل پور...	۱۹۵۷۸	۷	۳	۱۰	۸	۳	۵	...	...	...	۳	...	۴	..	۱	..	...	...	۲۶	۲۱
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۵	۱۰	۲۵	۲۱	۱۰	۱۱	..	...	..	۴	۲	۵	...	۱۰	۳	۴	۷	۵۰	۴۲
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۸	۱۸	۲۶	۱۰	۳	۷	...	...	..	۳	۴	۱	...	۲	۲	۷	۹	۹	۳۷
۳۸	ملتان ...	ملتان ..	۸۵۷۴۷	۳۶	۳۷	۸۳	۶۰	۳۴	۲۶	...	..	۲	۲۷	۱	۱۶	...	۱۴	۱۰	۱۱	۲۱	۵۰	۳۶
	کل میزان ...		۱۰۹۲۵۴۱	۵۶۵	۵۰۵	۱۰۷۰	۷۵۷	۳۸۵	۳۷۲	..	۲	۲	۳۳۹	۳۰	۲۰۶	۴	۱۷۴	۹۳	۹۸	۱۹۱	۵۱	۳۶
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۳	...	۳	۶	۴	۲	...	...	..	۴	۱	..	..	۱	..	...	...	۸	۱۹
	دھرم سالہ	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	.	۲۰	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	..	۱	۱	۱	...	...	..	...	..	...	۱	...	..	۱	...	۱	۴۸	۴۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	۲		۲	۲	۲	...	...	...	...	۱	...	۱	...	...	۲	...	۲	۷۱	۷۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ع میں ۳۴ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۷۰ پیدائش (۵۶۵ لڑکے اور ۵۰۵ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۱ ہے—اور ۷۵۷—اموات (۳۸۵ مرد اور ۳۷۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۶ ہے—۳ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں:—لاہور میں ۳۷ بمقابلہ ۳۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں—اور امرتسر میں ۳۴ بمقابلہ ۴۳ کے—اور ملتان میں ۳۶ بمقابلہ ۵۲ کے۔

۲-اموات چیچک سے ملتان میں واقع ہوئیں-۲-اموات چیچک سے ہوئیں جنمیں سے سیالکوٹ اور گجرات ہر ایک ایک درج رجسٹر ہوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ع-

دستخط——مولا بخش ہیڈ اسسٹنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

شیخ گل محمد
قائمقام میرمنشی گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
میر مترجم-

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ اوفس لاہور

رجسٹر نمبر ایل ۸۶۳

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱]— لاہور ۲ جنوری (مجریہ ۹ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ع—یوم جمعہ [جلد ۵۸

حصہ دویم

عام

ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کے انتظام و حسابات کی رپورٹ ہائے بابت سال سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ بورڈ ہائے و کمیٹیاں (بورڈ ہائے) نمبر ۲۶۳۲۵ — مورخہ ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۱۹ع۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کے انتظام و حسابات کی رپورٹ ہائے ضلع بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع ملاحظہ سے گزریں۔

حصہ اول

آرائے—اگرچہ سال زیر رپورٹ کے دوران میں جو مارچ سنہ ۱۹۱۹ع میں ختم ہوا تھا ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انضباط میں کوئی اہم تبدیلیاں ہونے کی نہیں—تاہم ان وسیع تبدیلیوں کے عمل میں لانے کے متعلق ابتدائی کارروائی کی گئی جو فروری سنہ ۱۹۲۰ع کے انتخابات میں نافذ العمل ہونگی—جملہ ۲۰۸۹ ای جی جی۔

بورڈوں کے ممبروں کی تعداد کی نظر ثانی کی گئی ہے۔اور جن بورڈوں میں طریق انتخاب رائج ہے وہاں باضابطہ نام مقرر ہونے والے غیر سرکاری ممبروں کا تناسب غیر سرکاری ممبروں کی کل تعداد کے ½ حصہ سے کسی صورت میں تجاوز نہیں کریگا اور بہت سی صورتوں میں بہت ہی کم ہوگا۔

حلقہ جات انتخاب کو مکرر ترتیب دینے کے موقع سے بھی استفادہ کیا گیا ہے اور یہہ اُمید ہے کہ اس مکرر ترتیب سے لوگوں میں دلچسپی لینے کا شوق بڑھ جائیگا کیونکہ رائے دینے کا اختیار اور زیادہ مساوی طور پر تقسیم ہو جائیگا ایک اور کار روائی جسکی وجہ سے لوگوں کو ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخاب میں دلچسپی لینے کی ترغیب ملنی چاہئے یہہ امر ہے کہ وہ آئندہ ہر ایک ضلع کے جملہ حلقہ جات و نیز جملہ اضلاع میں ایک ہی وقت میں منعقد ہوا کرینگے۔ اس کار روائی کی بدولت رائے دہندوں کی توجہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی پالیسی کے حل زیادہ اہم حل طلب مسائل اور ایسے مسائل کے متعلق ایک دوسرے کے بالمقابل امیدواروں کے طرز عمل پر اعتراض کرنیکی ضرورت پر منعطف کرانے میں امداد ملنی چاہئے۔

متذکرۃ الصدر تبدیلیوں کے علاوہ جنکو عمل میں لانے کا فیصلہ لوکل سلف گورنمنٹ کے متعلق گورنمنٹ ہذا کے ریزولیوشن مورخہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۱۸ع کے جاری ہونے سے پہلے کیا گیا تھا یہہ توقع ہے کہ ریزولیوشن مذکور میں مجوزہ پالیسی (طرز عمل) کو اختیار کرنے سے ان بورڈوں میں جن کے ممبر فی الحال کامل نامزد کئے جاتے ہیں طریق انتخاب جاری کرنے و جملہ بورڈوں میں سرکاری عنصر کو کم کرنے اور زیادہ ترقی کنان بورڈوں میں سرکاری میر مجلس کی بجائے غیر سرکاری میر مجلس مقرر کرنے کی سہولت کے متعلق قانون وضع کرنے کے لئے وسیع تبدیلیاں عنقریب رائج کی جائینگی۔ ضلع ڈال [illegible] میں طریق انتخاب کو رائج کرنے کے معاملہ پر رائے زنی کرتے ہوئے صاحب کمشنر نے اس تجربہ کے کامیاب ثابت ہونے پر ترقی ظاہر کیا ہے بشرطیکہ بورڈ کی کوششوں و سرگرمیوں کا سب سے بڑا مدعا ذہنی دماغی ترقی رہے اور مختص الفرقہ سیاسی امور کی اہمیت کے غالب آنے کے خطرہ کو لاحق نہ ہونے دیا جائے متذکرۃ الصدر پیش نظر تبدیلیوں کے متعلق یہہ خیال جملہ بورڈوں پر عاید ہو سکتا ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ان تبدیلیوں کا اثر اوس دلچسپی میں اضافہ ہونے کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں جو ممبر و رائے دہندگان اپنے بورڈوں کی ترقی اور اپنے اضلاع کی عام بہبودی میں لیتے ہیں۔

سال زیر رپورٹ کے دوران میں بذریعہ انتخاب پر کرنے کے لئے ۷۶ اسامیاں خالی ہوئیں ان میں سے کم از کم ۵۶ کیلئے کوئی مقابلہ نہ ہوا- اور ۱۸ کے لئے مقابلہ ہوا- اور دو اسامیوں کو انتخاب کے لئے کسی اُمیدوار کی عدم موجودگی میں بذریعہ نامزدگی پر کرنا پڑا- اس میں کچھ شک نہیں کہ اس امر کی وجہ سے سرگرمی و جوش کچھ کم ہو گیا ہے کہ اوس عام انتخاب کی وجہ سے جو فروری ۱۹۲۰ع میں منعقد ہوگا اس وقت منتخب شدہ ممبروں کے عہدہ کی میعاد قلیل ہوگی۔لیکن کسی اسامی کے لئے مقابلہ کا نہ ہونا ہمیشہ اس بات کی دلیل نہیں ہوتی ہے کہ خالی اسامی کو حاصل کرنے کی سرگرمی کے ساتھ جستجو نہیں کی جاتی کیونکہ رائے شماری سے پہلے کسی اُمیدوار کا پیچھے ہٹ جانا ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات کا عام خواص ہے۔

۲- ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے گوجرانوالہ و ہوشیارپور اور لائلپور نے فرداً فرداً سال کے دوران میں ۱۳ اجلاس منعقد کئے اور ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے کرنال و شاہ پور نے فرداً فرداً ۱۲ اجلاس منعقد کئے۔

کسی دیگر بورڈ نے مہینہ میں ایک دفعہ سے زیادہ اجلاس نہیں کیا اور اٹک و گجرات و گورداسپور کے بورڈوں نے صرف ۹ دفعہ اجلاس کیا اور بورڈ گوڑگاؤں نے ۵ دفعہ سے زیادہ اجلاس نہیں کیا اگر سال کے غیر معمولی واقعات کا لحاظ بھی رکھ لیا جائے جن میں وباء انفلوئنزا و جنگ کے متعلقہ سخت مصروفیت طلب کام اور وہ اسباب شامل ہیں جنکو جلسوں کی قلت و ممبروں کی قلیل حاضری کی طرف اکثر منسوب کیا جاتا ہے تو بھی منعقدہ اجلاس کی تعداد اور ان میں ممبروں کی حاضری کو بحیثیت مجموعی کافی و معتدل خیال نہیں کیا جا سکتا۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو شک ہے کہ آیا خدمت کے ساتھ زیادہ ترقی کنان اضلاع میں مہینہ میں ایک دفعہ [illegible] میں جو ایک بورڈ کو انجام

دینا چاہئے - بعض اضلاع میں بالخصوص مغربی پنجاب میں ان فاصلوں کی جن سے ممبران کو چل کر آنا ہوتا ہے اور ذرائع آمد و رفت کی قلت کو اس بارہ میں اصلاح کے راستہ میں بجا طور پر رکاوٹ بیان کیا گیا ہے مثال کے طور پر کانگڑہ کا ذکر کیا جاتا ہے جہاں تعداد مقررہ ممبران کی حاضری (کورم) کی عدم موجودگی میں تین اجلاس ملتوی کئے گئے اور جہاں جملہ جلسوں میں غیر سرکاری ممبروں کی حاضری کا تناسب صرف ۳۷ فیصدی تھا جناب نواب [illegible] بہادر نے ڈسٹرکٹ بورڈ ہوشیارپور کی اس تجویز کے متعلق صاحبان کمشنر بہادر سے حال میں مشورہ کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ممبروں کو سفر خرچ دینے کے عطیہ کے متعلق قواعد کو زیادہ فیاضانہ شرحوں میں منظور کر کے ترمیم کر دیا جائے اور جناب نواب ممدوح کو امید ہے کہ ہر ایک بورڈ کی مقامی حالات کے حسب حال ایک ایسا طریق تجویز کرنا ممکن ہو جائیگا جس سے غیر سرکاری ممبران کی وہ ظاہرا نارضامندی کسی حد تک دور ہو جائیگی جو تھوڑے تھوڑے وقفوں کے بعد باقاعدہ منعقد ہونے والے جلسوں میں حاضر ہونے کے متعلق بہت سے اضلاع میں ممبران میں سردمہری پائی جاتی ہے -

۳—اکثر رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ممبر صاحبان بورڈ کے بحث و مباحثہ میں سرگرمی سے دلچسپی لیتے ہیں لیکن انتظامیہ فرائض کی ادائیگی میں جو سرگرمی ظاہر کی جاتی ہے اوس کے متعلق رپورٹیں آپس میں پورے طور پر متفق نہیں ہیں مثلاً ملتان کی رپورٹ میں مذکور ہے کہ بورڈ کی کارروائیوں میں روز افزوں دلچسپی کا خاصہ پایا جاتا ہے لیکن اس کے ممبر انتظامیہ کام کی زحمت گوارا کرنا پسند نہیں کرتے بہت سی دیگر رپورٹوں میں اسی قسم کا خیال ظاہر کیا گیا ہے - برخلاف اس کے امبالہ میں شہادت پائی جاتی ہے کہ سب کمیٹیوں کے وجود سے زیادہ کام لیا گیا ہے اور اس سے بحیثیت مجموعی اصلی بخش نتائج پیدا ہوئے ہیں گجرات میں سب کمیٹیوں کا عمدہ استعمال کیا گیا ہے جہاں سال کے دوران میں سب کمیٹی کے کم از کم ۵۹ اجلاس منعقد ہوئے - ڈسٹرکٹ بورڈ نے سب کمیٹیوں کی طرف سے رپورٹوں کی ترسیل کے واسطے ۳۰ دن کی حد مقرر کی ہے اور اس قاعدہ سے مفید نتیجہ پیدا ہوا ہے - روہتک بورڈ نے اپنی سب کمیٹیوں کی راہنمائی کے لئے جو قواعد مرتب کئے ہیں اون میں اصلاح کی گنجائش بیان کی گئی ہے لیکن اون کے عمل سے بحیثیت مجموعی عمدہ نتائج پیدا ہوئے ہیں - حصار بورڈ مقامی سب کمیٹیوں کو اختیارات دینے کیلئے قواعد مرتب کر رہا ہے اور منٹگمری میں اسی قسم کے اختیارات دئے جا چکے ہیں صاحب کمشنر نے [illegible] میں بجا طور پر یہہ خیال ظاہر کیا ہے کہ سب کمیٹیوں کو خاص اختیارات تفویض کرنا ممبران کو مقامی سلف گورنمنٹ کے قابل بنانے کا کارآمد ذریعہ ہے کیونکہ مناسب اختیارات کے ساتھ وہ اون کو استعمال کرنا اور ذمہ داری اپنا سیکھتے ہیں - اس اصول پر اون بورڈوں کو زیادہ توجہ دینی چاہئے جن میں سب کمیٹیوں کے طریق نے اس وقت تک قلیل ترقی کی ہے - مثلاً کرنال کو سال کے دوران میں اپنی تین سب کمیٹیوں میں سے دو کو منسوخ کرنا پڑا اور جہلم راولپنڈی و میانوالی و ملتان و جھنگ اور امرتسر کی رپورٹ میں مذکور ہے کہ سب کمیٹیاں بورڈ کو بہت کم یا بالکل کوئی امداد نہیں دیتیں -

۴—ڈسٹرکٹ بورڈ کی مالی حالت کے متعلقہ حل طلب مسئلے کئی بہت سے بورڈوں کے لئے سخت تشویش کا باعث ہو رہے ہیں جن کو یہہ معلوم ہو رہا ہے کہ جہاں مزدوروں و مصالحہ کے نرخوں کے بڑھ جانے سے اون کے اخراجات میں بسرعت اضافہ ہو رہا ہے وہاں اون کی آمدنی بدستور اپنی جگہ پر ٹھہری ہے اور اوس میں مزید ترقی کی بہت کم گنجائش نظر آتی ہے سرکاری عطیہ جات سے جو آمدنی حاصل ہوتی ہے وہ مقررہ ہے اور اوسکی اوقات معینہ پر نظر ثانی کی جاتی ہے جو ایک ایسا طریق ہے جسکو بورڈوں کی مالی آزادی کو بڑھانے اور بہت سے سالوں کے خرچ کے نقشوں کی تیاری میں دور اندیشی استعمال کرنے کی تعلیم دینے کے خیال سے ایجاد کیا گیا ہے - اون غیر متوقع ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے جو کہ خرچ بڑھنے کے باعث پیدا ہوں اور پورا ہونا ان مقررہ عطیہ جات کی بار بار نظر ثانی روا رکھنے سے وہ مدعا فوت ہوجائیگا جو پالیسی مذکور کے پیش نظر ہے - لہذا بورڈوں کے پیش نظر حل طلب مسئلہ یہہ ہے کہ اون کے روز افزوں اخراجات کو پورا کرنے کے لئے آمدنی کے جدید ذرائع تلاش کئے جاویں مقامی شرح (لوکل ریٹ) کو جس ایک مقدار تک بڑھایا جا سکتا ہے اوس مقدار تک وہ اب پنجاب کے جملہ اضلاع میں باستثنا و اٹک شملہ و کرنال و گورداسپور کے پہنچ گئی ہے اور مستقبل

قریب میں صرف چند بورڈ اوس معاملہ زمین میں کسی اضافہ کی توقع کرسکتے ہیں جسپر لوکل ریٹ محسوب کی جاتی ہے عام رائے سکولوں کی فیس میں اضافہ کرنے کے بجا طور پر مخالف ہے اور اوسے مرفہ الحال لوگوں سے ڈاکٹری علاج کے لئے فیس وصول کرنیکی تجویز سے ہمدردی نہیں ہے بعض بورڈ اون اشخاص پر ایک ٹیکس حیثیت عائد کرنے کی تجویز کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں جن کو اوس جائداد سے آمدنی حاصل ہوتی ہے جو مقامی شرح کے تابع نہیں ہے اٹک میں ایک ایسا ٹیکس سال زیر رپورٹ کے اندر نافذ العمل ہوا تھا - تشخیص شدہ رقم ۷۸۰۹ روپیہ تھی اور یہہ توقع ہے کہ سال رواں میں ۱۰۰۰۰ روپیہ حاصل ہوگا - کرنال و روہتک - امرتسر اور شاہپور اسی قسم کے ٹیکس تجویز کر رہے ہیں لیکن یہہ مشتبہ امر ہے کہ جو رقم ان ٹیکسوں کے ذریعہ بورڈ کو وصول ہوگی وہ آیا زیادہ ہو گی اور اون کا ارادہ کوئی بڑی آمدنی پیدا کرنے کا اسقدر نہیں ہے جسقدر کہ ٹیکس کو زرعی و غیر زرعی اقوام کے درمیان زیادہ مساوی بناء پر تقسیم کرنے کا ہے - بعض بورڈ اچھے سودرختی اور ہمچو قسم کے مشاغل کو ترقی دیکر بیش از پیش آمدنی اخذ کرسکتے ہیں لیکن ان ذرائع سے عام طور پر فائدہ آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور صوبہ کے بعض زیادہ خشک حصص میں عملاً لے سر درختی کی آمدنی قلیل اور غیر متیقن ہوتی ہے صاحب کمشنر لاہور نے یہہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ریلوے کے ذریعہ درآمد و برآمد والی اشیا پر محصول عائد کرنے سے اور سڑکوں پر محصول راہداری لگانے سے آمدنی ہونے کا امکان ہے اس بالواسطہ محصول کے متعلق یہہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ اسکی وجہ سے تجارت میں روکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور اسکے بوجہہ کے انجام کار استعمال کنندہ اشخاص پر پڑنے کا احتمال ہے موجودہ براہ راست محصول میں اضافہ کرنے سے فائدہ کی زیادہ اُمید معلوم ہوتی ہے - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اخراجات تعلیم کے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈوں کی روز افزوں ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مقامی شرح (لوکل ریٹ) کی غایت مقدار کو بڑھانے کی غرض سے ایک قانون وضع کرنے کی مناسبت کے سوال پر حال میں غور کیا ہے اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اس تجویز کی مصلحت کے متعلق اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقع دیا جائیگا۔

حصہ دوم — سابات

۵ - ڈسٹرکٹ بورڈوں کی مجموعی آمدنی سال ماسبق کے دوران میں ۸۳۱۶۶۰۰ روپیہ ہوتی ہے جو جملہ سنین ماسبق کی مقدار سے زیادہ ہے لیکن سال زیر رپورٹ کے دوران میں اس رقم پر کم از کم ۱۱½ لاکھہ کا اضافہ ہوگیا ہے اور کل موصولہ آمدنی ۹۴۹۰۸۸ روپیہ تک پہونچ گئی - اس بیشی میں لوکل ریٹ نے زائد از ۳ لاکھہ کا اضافہ کیاہے جسکی آمدنی اکیلی ضلع لائلپور میں سال ماسبق کی مجموعی آمدنی سے بقدر ایک لاکھہ کے بڑہ گئی ہے باقی ماندہ بیشی کے بیشتر حصہ کے ذمہ وار سرکاری عطیات ہیں جو ایک ایسا امر واقع ہے جس سے اس شکایت کی تائید نہیں ہوتی جو بعض بورڈ یہہ عذر پیش کرنے پر مائل ہیں کہ جس طریق کے مطابق سرکاری عطیات اب تقسیم کئے جاتے ہیں اوس مالی حالت کے لحاظ سے مخمصے میں مبتلا ہو گئے ہیں ڈسٹرکٹ بورڈوں کا کل خرچ ۸۱۴۲۷۱۹ روپیہ یا سال ماسبق کے خرچ سے تخمیناً ۱۰ لاکھہ زیادہ ہے پبلک تعمیرات سرکاری کا خرچ قریباً نصف بیشی کے باعث ہوا ہے - مرمت اور جدید تعمیرات کے کام کو کسی حد تک مکرر اپنے ذمہ لینے کی کوشش کی گئی ہے - جنگ کے دوران میں غیر معمولی حالات کی وجہ سے اس کام کو انجام دینا نا ممکن ہو گیا تھا باقی ماندہ بیشی میں مد تعلیم نے خرچ ۳½ لاکھ کے قریب اور مد ڈاکٹری نے ¾ لاکھ کے قریب حصہ لیا ہے محکمہ جات سائینس و دیگر محکمہ جات خورد کے خرچ میں بقدر ۷۰۰۰۰ کا اضافہ ہو کر اس کی رقم قریباً ۵ لاکھ کم ہوگئی ہے۔

۶ — آمدنی زیر مد تعلیم سال ماسبق کی کل آمدنی سے بقدر ۲ لاکھ کے بڑہ کر ۱۸۷۷۷۹۴ روپیہ تک پہونچ گئی - تفاوت کی وجہ محض وہ بیشی ہے جو سرکاری عطیہ جات میں ہوئی - یہہ عطیہ جات ۱۵ لاکھ سے قدرے زیادہ تک پہونچ گئے - سکولوں کی فیس سے ۳۵۹۹۷۸ روپیہ آمدنی ہوئی یعنی سال ماسبق کی نسبت خفیف بیشی ہوئی سنہ ۱۹۱۷—۱۸ ع میں تعلیم کے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈوں کا خرچ ۲۵۰۶۸۳۰ روپیہ ہوا سنہ ۱۹۱۸—۱۹ ع میں یہہ خرچ ۲۸۸۰۸۴۶ روپیہ تک پہونچ گیا - یہہ ایک گرانقدر بیشی ہے - لیکن اس کو اس بات کا محض پیش خیمہ سمجھنا چاہئے کہ مستقبل میں خرچ میں اس سے بہت زیادہ

اضافہ ہو گا بہت سے بورڈوں نے اپنی رپورٹوں میں اس بات پر ناز کیا ہے کہ اونہوں نے محکمہ تعلیم کا تیار کردہ پانچ سالہ پروگرام اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اس پروگرام میں بجز سے جدید مدارس کے کھولنے اور مدارس سکولوں کو براہ راست ذیلی میں منتقل کرنے اور مدرسوں کے حالات ترقی کی اصلاح کرنے اور اون کی تعداد میں اضافہ کرنے کا انتظام کیا گیا ہے - اخیر میں پروگرام مذکور میں ہر ایک موضع سے دو میل کے اندر پرائمری تعلیم کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کا قصد کیا گیا ہے - بعض بورڈوں خاص کر ملتانوں کی رپورٹ میں یہہ شکایت کی گئی ہے کہ جب کوئی سکول قائم ہو چکتا ہے خواہ وہ گنجان آبادی میں ہی قائم ہو تو یہہ بات اکثر دیکھنے میں آتی ہے کہ سکول میں حاضری کی تعداد اتنی قلیل ہوتی ہے کہ اوس ضرورت کا جواز ثابت نہیں ہوتا جس کے مطابق سکول کھولا گیا تھا صاحب کمشنر ملتان نے بجا طور پر یہہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اون صورتوں میں جن میں کسی علاقہ کی آبادی پست حالت اقوام مثلاً جانگلیوں پر مشتمل ہو درست طرز عمل یہہ ہے کہ سکول کسی معقول عرصہ کے لئے کھولا اور قائم رکھا جائے خواہ حاضری کی حالت سے اسے سکول کی ضرورت نہ بہی ثابت ہو - تعلیم کے لئے موثر خواہش پیدا کرنے کے لئے یہہ ضروری ہے کہ پہلے ضروری سہولتیں پیدا کرنے کا کام شروع کیا جائے - اچھے اچھے اضلاع میں تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے متعلق بورڈوں کے حال زیر رپورٹ میں جس اصلی ترقی کے ہونے کی رپورٹ کی ہے وہ بلحاظ مجموعی بہت تسلی بخش ہے - اٹک کی رپورٹ میں مذکور ہے کہ سال مذکور کے اندر اس بارہ میں از حد سرگرمی ظاہر کی گئی ہے - بورڈ نے اپنی پرائمری سکولوں کی تعداد ۷۲ سے بڑھا کر ۹۹ کر دی ہے اور اگر قابل اُستادوں کی قلت نہ ہوتی جس کے ازالہ کی کوشش کی جا رہی ہے تو وہ غالباً اور بہی زیادہ جدید سکول کھول دیتا - دیگر بورڈ جو جدید سکول کھولنے کے متعلق اپنی سرگرمی کی وجہ سے قابل ذکر ہیں حسب ذیل ہیں انبالہ (۱۳) جالندھر (۱۰) فیروزپور (۱۰) گورداسپور (۲۵) و گوجرانوالہ (۲۰) شاہپور (۲۳) و لائلپور (۱۳) و ملتان (۲۷) اور ڈیرہ غازیخان (۱۲) - انبالہ میں پرائمری تعلیم کی اشاعت کے لئے بمقام روپڑ ایک غیر سرکاری انجمن قائم کی گئی ہے - اور اوس نے عوام الناس کی دلچسپی کو بڑھانے کی بڑی کوشش کی ہے - حصار میں جہاں بورڈ اپنی آمدنی کی ۲۵ فیصدی تعلیم پر خرچ کرتا ہے ہر ایک ورنیکلر سکول کے متعلق سکول کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں - ان میں گاؤں کے چند سربرآوردہ باشندے شامل ہیں دلچسپی عامہ کو پیدا کرنے کا یہہ مفید طریق اس قابل ہے کہ اور جگہ بہی تقلید کی جائے - ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور جس کا یہہ دعوے ہے کہ اس کے ضلع کے جملہ اقسام کے پبلک مدارس کی مجموعی تعداد جو ۳۹۰ ہے صوبہ میں سب سے زیادہ تعداد ہے یہہ شرط پیش کرتا ہے کہ مواضعات کو جدید پرائمری مدارس کی تعمیر کیلئے کل لاگت کے ½ حصہ کے برابر یعنی ۵۰۰ روپیہ ادا کرنا چاہئے اور اوس کو ان شرائط پر درخواستیں حاصل کرنے میں کوئی مشکل معلوم نہیں ہوتی - جالندھر بورڈ میونسپل مدارس کی قائمی کے خرچ کے لئے ۵۳۰۰۰ روپیہ ادا کرتا ہے اور وہ خرچ کے اس بوجھ کو آگے میونسپلٹی ہائے متعلقہ کے سر پر ڈالنا چاہتا ہے یہہ کارروائی بہت مناسب معلوم ہوتی ہے قابل اوستادوں کو کافی تعداد میں حاصل کرنے کی مشکل کا اٹک و حصار اور ملتان نے ذکر کیا ہے اور وہ صوبہ کے طول و عرض میں غالباً مختلف درجوں میں محسوس کی جا رہی ہے - مہلت اور سہولتوں میں اضافہ جو نارمل مدارس نے کیا ہے صرف اس مشکل کا علاج ہے - سر ایکورڈ مکلیگن بہادر یہہ دیکھکر خوش ہوں کہ بہت سے بورڈوں نے مدرسین کی تنخواہ کے معیار میں وہ اصلاح کر دی ہے جسکی سخت ضرورت تہی - تعلیم نسوان یا صنعتی تعلیم کے متعلق رپورٹوں میں کوئی قابل ذکر امر نہیں ہے - اور ان امور پر جو توجہ مبذول کی گئی ہے وہ شاید سال مذکور کے دوران میں کسی قدر سست پڑ گئی ہے -

۷- ۵۰ ڈاکٹروں میں ۱۳۴۳۲۰ روپیہ کی آمدنی ہوئی ہے جو سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع کی آمدنی سے ۲۳۴۴۵ روپیہ زیادہ ہے - بیشی کی وجہ تقریباً تمامتر سرکاری عطیہ جات ہیں لیکن اسپتالوں و حفظان صحت کی آمدنی ہر دو میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے - خرچ بڑھکر ۸۵۹۳۱۰ روپیہ ہو گیا ہے جسکے مقابلہ میں سال ماسبق کا خرچ ۷۸۶۹۹۸ روپیہ ہے - یہہ بیشی مختلف تعمیری مدات پر مشتمل ہے - لیکن وباء انفلوانزا کے نمودار ہونے کی وجہ سے طاعون و دیگر وبائی امراض کے خرچ میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ ہو گیا - طبی پہلوؤں میں بورڈوں کی کوششیں در اصل زیادہ تر انفلوانزا و دیگر وبائی امراض کی نذر ہو گئیں اور جدید شفاخانوں کی تعمیر کے

متعلق سال کے دوران میں کوئی کوشش تعمیر میں نہیں آئی - لیکن جدید شفاخانوں کے متعلق بہت سی تجاویز منظور ہو چکی ہیں بلکہ بہت سی صورتوں میں خاص سرکاری امدادی عطیہ کی مدد سے جو اس غرض کیلئے منظور کیا گیا تھا شروع بھی کر دیگئی ہیں ۔ چاند صورتوں میں جہاں جدید شفاخانے کھلنے کے قریب تھے یہہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ محکمہ ڈاکٹری سب اسسٹنٹ سرجن مہیا نہ کر سکا - لہذا شفاخانوں کا افتتاح ملتوی کرنا پڑا - اگرچہ موقع الحال لوگوں سے فیس اخذ کرنے کا طریق کوئی ترقی نہیں کررہا لیکن شفاخانے عام طور پر مقبول عام ہو رہے ہیں اور وہ لوگوں کو کار آمد فوائد سے بہرہ اندوز کر رہے ہیں ایک قابل تعریف استثنی ضلع ہوشیار پور کی ہے جسکی نسبت یہہ بیان کیا گیا ہے کہ شفاخانوں کا استعمال بہت کم کیا جاتا ہے - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی خواہش ہے کہ اس مبینہ بے اعتنائی کے اسباب کی اس غرض سے زیادہ پورے طور پر تحقیقات کی جائے کہ اگر اونکی نسبت اسی طرح یہہ معلوم ہو کہ وہ انتظامیہ نقائص سے پیدا ہوتے ہیں تو اونکو دور کر دیا جائے اور صاحب انسپکٹر جنرل بہادر سول اسپتالہائے کی توجہ اس معاملہ کی طرف مبذول کرائی جائیگی -

۸ - مظاہرہ کے فارموں کے قائم کرنے اور اصلاح شدہ زرعی طریقوں کے مقبول عام بنانے کے مسئلہ پر ڈسٹرکٹ بورڈ بیش از بیش توجہ مبذول کر رہے ہیں - آخر الذکر مطلب کے واسطے بعض بورڈ زرعی اسسٹنٹ ملازم رکھہ رہے ہیں - فارم ہائے مظاہرہ کے متعلق جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے محکمہ زراعت کے عمل ہائے کی رپورٹ بابت سال گذشتہ کا ریویو کرتے وقت فارم ہائے مذکور کے انتظام کے ذمہ وار اشخاص کی توجہ دو بڑے اصولوں کو ملحوظ رکھنے کی اہمیت کی طرف منعطف کرائی تھی جن میں سے ایک یہہ ہے کہ مظاہرہ کے کام کو اون طریقوں تک محدود رکھا جائے جو اس مقام میں تحقیق و تدقیق کی آزمائش میں پورے اترے ہوں جو زمین کی قسم و آب و ہوا کے لحاظ سے اوس مقام سے ملتا جلتا ہو جس میں مظاہرہ کا کام انجام دینا ہو اور دوسرا اصول یہہ ہے کہ زرعی طریقوں کے مظاہرہ سے جبکہ اسکے ساتھہ ان طریقوں کے مالی نتائج کا مظاہرہ نہو غلط فہمی پیدا ہونے کا احتمال ہے - ڈسٹرکٹ بورڈوں کو یہہ اصول ملحوظ خاطر رکھنے چاہئیں - صاحب کمشنر جالندھر نے جن کی قسمت میں کئی ایک فارم ہائے مظاہرہ قائم ہونے والے ہیں بمراد اس امر کے ایک مفید تجویز پیش کی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے اجلاس وقتاً فوقتاً ان فارموں میں ہوا کریں - یہہ امر کہ ممبروں کو ان فارموں میں دلچسپی لینے کی ترغیب دینی چاہئے یقیناً ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی طرف جو بعض رپورٹوں میں توجہ دلائی گئی ہے مثلاً جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو امرتسر کی رپورٹ سے یہہ معلوم کرکے حیرانی ہوئی ہے کہ فارم واقعہ بیاس کی قائمی کے لئے جو محکمہ زراعت کی بلاواسطہ انتظام و نگرانی میں ہے بورڈ روپیہ بہم پہونچاتا ہے اور یہہ کہ اس کا تعلق فارم کے ساتھہ یہاں ختم ہوجاتا ہے کیونکہ محکمہ کی طرف سے حساب کی کوئی تفصیل یا کوئی دیگر اطلاع بورڈ کو مہیا نہیں کی جاتی - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ صاحب ڈائرکٹر زراعت اس شکایت کے متعلق تحقیقات کرینگے اگر ضرورت ہو تو اسکی اصلاح کردینگے - گورنمنٹ کیٹل فارم حصار نے سال مذکور کے دوران میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ۱۸۶ بیل سانڈ یا سال ماسبق سے ۳۰ کم سانڈ مہیا کئے - ضلع حصار نے جہاں کیٹل فارم کی موجودگی ایک قابل تعریف نظیر ہے سب سے زیادہ یعنی ۲۰ سانڈ خریدے - حصار کے سانڈوں کے علاوہ مغربی پنجاب کے بورڈوں نے دھنی و داجل نسل کے سانڈ بیل خریدے - ڈسٹرکٹ بورڈ اٹک نے گورنمنٹ کی مالی امداد کے ساتھہ تحصیل تلہ گنگ میں دھنی کے مویشیوں کی نسل کی اصلاح کے متعلق ایک قابل تعریف اسکیم کی ابتدا کی ہے اور پسندیدہ غیر سرکاری سانڈ بیلوں کی حفاظت کے لئے اس شرط پر امداد دینی منظور کی ہے کہ اون مواضعات کے زمینداروں کو استعمال کے لئے سانڈ بیل مفت مہیا کئے جائیں جہاں وہ رکھے جاتے ہیں اور کہ اون گایوں کا ایک رجسٹر قائم رکھا جائے جو ان سانڈ بیلوں سے بھرائی جائیں - رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمدہ سانڈ بیل کے مہیا کرنے اور نسل کشی مویشیاں کی اصلاح کرنے کے متعلق زمینداروں کا میلان ضلع و ضلع کے مابین بہت مختلف ہے حصار و شاہ پور اور لائل پور میں حصار کے سانڈ بیلوں کی مانگ اتنی زیادہ ہے کہ زمیندار جدید سانڈوں کے خریدنے کے خرچ میں معقول مالی حصہ لینے میں شامل نہیں کرتے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا ہے حصار میں دلچسپی کو گورنمنٹ کیٹل فارم کے ذریعہ جاری رکھا جاتا

ہے لائل پور و سرگودھا میں انہایت ہی کامیاب مہلہ ھالے مویشیان کو جو ان مقامات میں منعقد کئے جاتے ہیں اور ایک سرسبز آبادی کی نشو و نما کو بلاشبہ زمینداروں کے مویشی کے ساتھہ بہت سا تعلق ہے دوسرے مقامات میں مردہ دلی کو دور کرنے کی غرض سے اسی قسم کے میلہ ھالے مویشیان کو فروغ دینے سے کامیابی کی امید معلوم ہوتی ہے۔ ایسی مردہ دلی و عدم دلچسپی بدقسمتی سے بہت ہی عام ہے۔ اکثر اضلاع میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمیندار نہ صرف چندہ سالانہ بیلوں کے ابتدائی خرچ میں حصہ لینے سے ہی گریز کرتے ہیں بلکہ جب اونکو سالانہ بیل مہیا کئے جاتے ہیں تو اوانکی غور و پرداخت پر بھی رضامند نہیں ہوتے الا اوس صورت میں کہ اونکو اوسے بیلوں کے خرچ و ذمہ داری کا معقول معاوضہ دیا جائے۔ مہاڑوالی ہی صرف ایک ایسا بورڈ ہے جس نے بظاہر بہتری کی نسل کشی کے ترقی کے کام پر کوئی توجہ مبذول کی ہے۔ چند سال پیشتر اس بورڈ نے ہمت مردانہ سے دس Three quarter bred Merino چھترے خریدے تھے۔ ان میں سے دو چھترے مر گئے ہیں اور باقی ماندہ اکثر عمدہ کام کر رہے ہیں ہمت کے اس کام کی اب نتائج سے تصدیق ہو گئی ہے۔ ان چھتروں کے بچے نہایت ہی عمدہ قسم کے ہوئے ہیں اور اونکی فروخت امر مسلمہ ہے۔

۹۔ تعمیرات سول پر بورڈوں کا ۲۲۶۹۹۳۸ روپیہ یا سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع کی نسبت قریباً ۴½ لاکھہ زیادہ خرچ ہوا اگرچہ مزدوروں کی بدستور قلت رہی اور ریلوے باربرداری کے انتظام کی عدم موجودگی کی وجہ سے مصالحہ گران خرچ رہا اور اس کے حصول میں مشکل پیش آتی رہی تاہم بہت سے بورڈون کو ضروری جدید کاموں و مرمتوں کی تکمیل کے کام کو مزید التوا میں رکھنا ممکن معلوم نہ ہوا اور بعض بورڈوں نے مثلاً لدھیانہ نے اصل مجوزہ پروگرام کے مطابق کام انجام دیا۔ اس امر اور نیز اوس کے ساتھہ قیمتوں کے بتدریج بڑھنے سے خرچ میں اضافہ ہو گیا۔ ڈسٹرکٹ بورڈ جھنگ کے اختتام سال کے بھاری بقایا پر زائد چینی کرتے ہوئے صاحب کمشنر کو اس بارہ میں شک ہے کہ آیا مزدوروں اور مصالحہ کی لاگت میں تخفیف ہونے تک التوا کرنا قرین صورت ہے۔ اور وہ بورڈ کو جملہ ضروری کاموں کو جتنے امکان بہت جلد شروع کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ جملہ بورڈوں کو بھی عقدہ پیش آ رہا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بورڈوں سے اوس مشورہ پر احتیاط کے ساتھہ غور کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لاہور ڈویژن میں سڑکوں کی قائمی کا خرچ سنہ ۱۹۱۴ع سے ۵۰ فیصدی بڑھ گیا ہے جس کے علاوہ یہہ واضح رہے کہ ریل کے ذریعہ مال کی برآمد کرنے کی مخالفت کو دیکھنے سے خواہ وہ ایک عارضی رکاوٹ تھی ڈسٹرکٹ بورڈوں کی قائم کردہ سڑکوں پر بھاری تجارت کا غیر معمولی بوجھہ پڑا جس کی وجہ سے اونکی حالت میں خاص سرعت کے ساتھہ انحطاط واقع ہوا۔ سر ایڈورڈ مکلیگن بہادر روہتک بورڈ کے اس دعوے کو تسلیم نہیں کرتے کہ ان امور کی وجہ سے اون مجتمع عطیات کی فوری اظہار ڈالی کی ضرورت ہے جو گورنمنٹ بورڈوں کو دیا کرتی ہے لیکن جناب ممدوح یہ تسلیم کرنے پر آمادہ ہیں کہ جب اوس عرصہ پنجسالہ کے اختتام پر جس کے واسطے عطیہ جات مقرر ہو چکے ہیں ان عطیات کو دوبارہ مقرر کیا جائیگا تو ان مشکلات کا مناسب لحاظ رکھا جائیگا جو بورڈوں کو عرصہ پنجسالہ رواں کے دوران میں پیش آ رہی ہیں۔

۱۰۔ درخت پال کے کام پر آمدنی نے ایک نفع بخش ذریعہ کی حیثیت میں بورڈوں کا جز و غالب ایک ایسے وقت میں کافی توجہ مبذول کر رہا ہے جبکہ وہ اپنے ذرائع آمدنی میں اضافہ کرنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کر سکتا۔ لیکن بہت سے اضلاع خاصکر روہتک و ملتان اور فیروزپور میں زائد اور زیادہ قابل عملہ ملازمان کو ملازم رکھنے کا کام ابھی تکمیل طلب ہے بہت سے بورڈوں کو بیش از بیش آمدنی ہوئی ہے۔ لیکن بعض صورتوں میں مثلاً کرنال۔ شاہ پور میں اس کی وجہ جزواً یہہ ہے کہ چارہ کی عالم گیر خشک سالی کی وجہ سے زمینداروں کو ایک قلیل معاوضہ پر درخت چھانگنے کی اجازت دینا قرین مصلحت خیال کیا گیا تھا۔ دیگر بورڈ مثلاً مظفر گڑھ۔ انبالہ اور جالندھر خزاں دیدہ و زیادہ عمر کے درختوں کو وسیع پیمانہ پر گرانے سے بیش از بیش آمدنی حاصل کر رہے ہیں جن کا اس سے پہلے کاٹنا اور اونکی جگہ نئے درخت لگانا زیادہ بہتر ہوتا برخلاف اس کے معلوم ہوتا ہے کہ گوجرانوالہ میں مفید درختوں کو اعتدال سے زیادہ گرایا گیا ہے۔ اس بورڈ کو درختوں کی فروخت سے ۶۷۱۵۹ روپیہ یا سال ماسبق کی نسبت ۳۵۵۸۹ روپیہ زیادہ وصول ہوا۔ اور رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ درختوں کو وسیع پیمانہ پر فروخت کرنے سے سایہ و خوبصورتی

کو نقصان پہنچا ہے - گوجرانوالہ بورڈ کی رپورٹ سے جس کو درخت پال کے کام میں اوس وقت تک نقصان ہوتا رہا ہے اب خرچ کے مقابلہ میں آمدنی زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور وہ اس بیشی کو چوب عمارتی و ایندھن کی اعلی قیمت سے اور اوس کے ساتھ مردہ درختوں کی فوری فروخت سے منسوب کرتا ہے برخلاف اس کے لائلپور کے ملحقہ ضلع میں بیان کیا جاتا ہے کہ اگرچہ بولب سڑک درخت بورڈ کی کار آمد املاک ہیں مگر بازار میں اونکی مانگ فی الحال قلیل ہے۔

۱۱ - مواضعات کے انتظامات حفظان صحت کے متعلق معدودے چند بورڈوں نے اپنی اس ذمہ واری کو سنجیدگی کے ساتھ محسوس نہیں کیا اور اس بارہ میں دیہاتیوں کی بے اعتنائی کا ذکر بہت سی رپورٹوں میں درج ہے - صاحب ڈپٹی کمشنر جالندھر نے اس بحث کو ان الفاظ میں ختم کر دیا ہے کہ اگرچہ ہر ایک شخص اپنے ہمسایہ گاؤں کی اصلاح کرنے پر آمادہ ہے مگر کوئی شخص اپنے گاؤں کی صفائی نہیں کرنا چاہتا - بہت سے بورڈوں نے جن میں انبالہ و کرنال و جالندھر اور لدھیانہ شامل ہیں حفظان صحت کا بہتر انتظام کرنے کی غرض سے حال میں قواعد تجویز کئے ہیں ان کا اختیار کرنا دیہات کی مرضی پر موقوف ہوگا مگر ان اضلاع میں سے کسی ضلع کے گاؤں نے ابھی تک قواعد مذکور کو اختیار نہیں کیا - شاہپور میں بورڈ عمدہ حالت میں رکھے ہوئے مواضعات کو سالانہ انعامات دینے کا اعلان کرتا ہے لیکن سال مذکور کے دوران میں سال ماسبق کی طرح اس انعام کو حاصل کرنے والا کوئی موضع پیدا نہیں ہوا - ملتان و لائلپور کے بورڈ ایک اور ہی قسم کے طریق پر عمل کرتے ہیں جس کے مطابق خاص خاص مواضعات میں صفائی کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے اور اسکی آمدنی کو خرچ دینے کا کام خاص سب کمیٹیوں کو تفویض کیا جاتا ہے اس طریق سے کسی قدر کامیابی کی اُمید ہوتی ہے - اسکے برعکس ایک دلچسپ تجویز امرتسر کے بورڈ کی ہے جسکے مطابق پھاٹک مویشیاں کے منافع کو اون مواضعات کی حفظان صحت کی اصلاح پر خرچ کیا جاتا ہے جہاں پھاٹک مذکور واقع ہیں۔

۱۲ - بہت سے بورڈوں کی رپورٹوں میں اہم قسم کی متفرق کوششوں کا ذکر درج ہے ان کوششوں میں وباء انفلوانزا و ارزانی غلہ کی دوکانوں کے کھولنے و نمک کی دوکانوں و پبلسٹی کے کام میں امداد دینے کے متعلقہ خاص تدابیر شامل ہیں - پبلسٹی کے کام میں لائلپور کے بورڈ نے جو بہت سی صورتوں میں صوبہ کا نہایت ہی ترقی پذیر بورڈ ہے بہت حصہ لیا ہے اور ڈسٹرکٹ بورڈ بلیٹن جو اس بورڈ کا جاری کردہ پرچہ ہے بدستور معتبر خبروں کی اشاعت و ترویج کرتا رہا ہے اور وہ اب ہفتہ میں دو دفعہ شایع ہوتا ہے - اگرچہ بعض بورڈوں کی ارسال کردہ رپورٹوں کو واضح کرکے عمدہ بنایا جاسکتا تھا تاہم بہت سے بورڈوں نے دلچسپ و سبق آموز رپورٹیں مرتب کی ہیں جنکے مطالعہ سے اس بارہ میں کوئی شک نہیں رہتا کہ ترقی کی حقیقی روح و خواہش بورڈوں کے ممبروں کے دلوں میں موجود ہے اُمید ہے کہ مستقبل قریب میں لوکل سلف گورنمنٹ کی ترقی سریع ہوگی اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر اون اہم فرائض و ذمہ داریوں کو جنکے لئے اعلی درجہ کی قابلیت و رفاہ عام کا جذبہ درکار ہے مستعد طور پر و فوراً فوراً سرانجام دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں دینگے - سر ایڈورڈ میکلیگن بہادر کے خیال میں رپورٹ ہائے زیر ریویو میں اس قسم کی بہت سی وجوہات موجود ہیں جنکی بناء پر یہ وثوق ظاہر کیا جاسکتا ہے کہ وہ اوس موقع سے فائدہ اُٹھائینگے اور اور اوس اعتماد کو قائم رکھینگے جو اون پر کیا جائیگا۔

حکم — حکم ہوا کہ مذکور الصدر آرائے کی نقول جملہ صاحبان کمشنر قسمت ہائے و صاحبان ڈپٹی کمشنر اضلاع پنجاب و صاحب اکونٹنٹ جنرل پنجاب و صاحب سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات سرکاری - شعبہ عمارات و سڑکہائے کی خدمت میں اور گورنمنٹ ہند کے صیغہ تعلیم میں ارسال کی جاویں۔

نیز حکم ہوا کہ آرائے مذکور و اونکا ترجمہ علی الترتیب انگریزی و اُردو پنجاب گزٹ میں شایع کیا جاوے اور کہ اُردو ترجمہ کی نقول ڈسٹرکٹ و لوکل بورڈوں کی اطلاع کیلئے صاحبان ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں ارسال کی جاویں۔

دستخط - پی - ٹی گبسن
فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۲۰۸۹ سی ایس — ۳۸۰ — ۹-۱-۱۹۲۰ — ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

ضمیمہ گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲]— لاہور ۹ جنوری (مجریہ ۱۱ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

حصہ دوویم

عام

صیغہ تعمیرات سرکاری پنجاب شعبہ عمارات و سڑکہائے کی رپورٹ نظم و نسق بابت سال سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع کا ریویو۔

کارروائی معزز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ تعمیرات سرکاری-شعبہ عمارات و سڑکہائے نمبری ۱۰۷۷-جی-مورخہ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ع۔

صیغہ تعمیرات سرکاری پنجاب-شعبہ عمارات و سڑکہائے بابت سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع کی رپورٹ نظم و نسق ملاحظہ سے گذری۔

آرائی—حالات جنگ جن کے اثرات رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۷—۱۸ع کے ہر صفحہ میں منعکس ہوئے تھے سال زیر ریویو کے دوران میں صیغہ تعمیرات سرکاری کی کارگذاری پر بدستور اثر ڈالتے رہے-اگرچہ ۲۱۴۷ ای جی ہے-

ماہ نومبر میں جنگ کے ختم ہوجانے سے سخت کفایت شعاری کی پالیسی میں کسیقدر نرمی واقع ہوگئی اور اسکی وجہ سے تعمیرات کے کام کو از سر نو سرگرمی کے ساتھ شروع کر دیا گیا تاہم اون مشکلات پر اسکا کوئی فوری اثر ظاہر نہیں ہوا جو محکمہ ہذا کو در پیش تہیں - قیمتیں جو جنگ کے تمام عرصہ میں بتدریج بڑہ رہیں تہیں اب مستحکم ہوگئیں - اگرچہ لوہے اور فولاد کی صورت میں ایک خوش آئندہ اور نمایاں کمی ہوئی -

ریلوے کی محدود سپلائی کئی مصالحہ جات عمارتی کی قیمتوں پر بدستور اثر ڈالتی رہیں اور دوسری طرف شرح ہائے مزدوری میں جو سامان خوردنی کی قیمتوں اور شمالی ہند میں قلت مزدوری کو ظاہر کرتی تہیں کوئی قابل قدر تخفیف نہیں ہوئی - محکمہ ہذا کے غیر حاضر عملہ کے صرف ایک حصہ کو فوجی کام سے فی الفور فارغ کیا جاسکا اور سال کے آخری مہینے محکمہ ہذا کے لئے بہاری وقت کا عرصہ تہے جسے ایک بڑی حد تک مخالف حالات جنگ کی بالمقابل عدم اصلاح کے باعث اپنی قبل از جنگ سرگرمیوں سے کام لینا پڑا -

اگرچہ وبائے انفلوئنزا کے باعث اس صورت حالات کی شدت میں اضافہ ہوگیا تاہم اسکا تسلی بخش طریق میں تدارک کیا گیا - خرچ میں سال ماسبق کے خرچ کے مقابلہ میں ۲۰ لاکہہ روپے کا اضافہ ہوا اور وہ ۷۸،۱۳ لاکہ پہنچ گیا اور عملہ کے خرچ کی فی صدی ۱۶،۳۰ سے گر کر ۱۴،۳۰ رہ گئی -

۲ - صیغہ فوج کو کئی ایک فوجی عمارات کی تعمیر میں جو براہ راست امداد دی جاتی تہی اوسے بدستور جاری رکہا گیا - اس قسم کی کئی تعمیرات کا کام اختتام جنگ کے تہوڑا عرصہ بعد بند ہوگیا لیکن غیر مکمل تعمیرات کے حسابات کے تصفیہ کے کام اور اس قسم کے دیگر معاملات کی طرف محکمہ ہذا کو سال کے اخیر تک بدستور توجہ دینی پڑی -

۳ - چونکہ قیمتوں کے بڑہ جانے کے باعث ایسے رہائشی مکانوں کا تعمیر کرنا ناممکن ہوگیا جس سے اون میں رہائش رکہنے والے افسروں کی تنخواہ کے مناسب تجارتی اصول پر کرایہ وصول ہوسکے - اسلئے ایک ریزیڈنسی آنریبل ایچ جے مینارڈ صاحب سینیئر فنانشل کمشنر ایک زیر صدارت کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو تمام معاملہ کے متعلق تحقیقات کریگی - ہز آنر بہادر کو معلوم ہوا ہے کہ اس میں اچہی ترقی ہوئی ہے اور کمیٹی کی رپورٹ جسمیں لاہور اور شملہ میں مکانات کی تعمیر کے متعلقہ ترمیم شدہ سکیموں مندرج ہیں عنقریب مکمل ہوجائیگی - اور جناب ممدوح کو اعتماد ہے کہ جونہی ان تجاویز کو گورنمنٹ منظور کریگی ان ضروری سکیموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے حوصلہ کے ساتھ کام شروع کر دیا جائیگا -

۴ - ریلوں میں عدم گنجائش کے باعث جرنیلی سڑکوں بیش از بیش آمد و رفت اور قلت مصالحہ ہر دو نقائص کی وجہ سے بدستور نقصان اٹہاتی رہیں اور ہز آنر بہادر کو یقین ہے کہ اس نقصان کی تلافی کے لئے معمولی حالات کے عود کرانیکے فائدہ سے جو جنگ افغانستان کے باعث معرض التواء میں پڑ گیا تہا مستفید ہونے کی ہر طرح کوشش کی جائیگی - جیسا کہ گذشتہ سال کے ریویو میں بیان کیا گیا تہا جنگ نے ضرورت کے وقت ریلوے آمد و رفت کے علاوہ بے روک ٹوک آمد و رفت سڑک کی اہمیت کو واضح کر دیا ہے - یہہ خیال باعث طمانیت ہے کہ چناب اور جہلم کی پلوں کی تکمیل سے دہلی اور پشاور کے مابین سڑک کے ذریعہ آمد و رفت کا ایک براہ راست سلسلہ قائم ہو جائیگا - اور کہ صاحب چیف انجینیر لکڑی کی عارضی پلوں کو از سر نو بنانے اور بتدریج اون کئی ایک موقعوں پر پل بنانے کے متعلق تدابیر اختیار کر رہے ہیں جن میں بارش کے بعد پانی دیر تک کہڑا رہتا ہے اور جو بدیں وجہ آمد و رفت کے راستہ میں ایک بہاری رکاوٹ پیدا کرتے ہیں -

اب جبکہ لنگوی اور اوچلا نلوں پر پلوں بنانے کا کام شروع کردیا گیا ہے ہز آنر بہادر کو امید ہے کہ یہہ پلیں بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائینگی -

کلو روہتانگ کارٹ روڈ کا کام جو عرصہ سے زیر تجویز تہی اور جس سے کلو اور ارس کے اندرونی علاقہ کے ساتھ سلسلہ آمد و رفت جاری ہوجائیگا اب شروع ہونے والا ہے - ترکی منڈی روڈ کے دوئم سیکشن کا کام ابتداء میں دانشمندانہ طریق میں کوہ بہیا کے دشوار گزار حصوں تک محدود رکہا جارہا ہے اور امید ہے کہ اس رکاوٹ کے رفع ہوتے ہی سڑک بسرعت مکمل کی جائیگی اور کہ جب

فوجی کام سے فارغ ہونے پر ایک قابلیت رکھنے والے افسر کی خدمات قابل استفادہ ہوجائینگی تو منڈی سے لیکر ڈیرہ تک کے باقی حصہ کی پیمائش کا کام شروع کیا جائیگا اور سرمایہ کے قابل استفادہ ہونے کے ساتھہ ساتھہ اوسے جاری رکھا جائیگا۔ مشرق میں اس سڑک اور مغرب میں ملتان لورالائی سڑک کے مکمل ہونے کے بعد محکمہ ہذا دیگر زیادہ ضروری ذرائع آمد و رفت کی طرف توجہ کرنے کے قابل ہوجائیگا اور ہز آنر بہادر یہہ خیال کرکے خوش ہیں کہ اس معاملہ میں محکمہ ہذا کو اوس بورڈ ذرائع آمد و رفت صوبہ کی امداد اور اعانت بہی ملیگی جو حال ہی میں منضبط ہوئی ہے۔

۵۔ رپورٹ ناظم و نسق صیغہ تعمیرات سرکاری میں سینیٹری انجینئر کے کام کا صرف ایک حصہ شامل کرنے سے افسر مذکور کی کار گذاری کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہوگیا ہے۔ لیکن ہز آنر بہادر کی رائے میں ایک سینیٹری سب ڈویژن کا قیام سینیٹری انجینئر کے انتظامی فرائض کو اپنے ذمہ لینے کے معاملہ میں ایک ابتدائی قدم ہے۔ انگلستان سے دو اسسٹنٹ سینیٹری انجینئر بھرتی کرنے کے متعلق کار روائی کی جا چکی ہے اور دیگر ضروری عملہ کے تقرر کی تجاویز کا انتظار کیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ عنقریب سینیٹری انجینئر ضروری سینیٹری تعمیرات کی تکمیل کے کام کو خاص احتیاط کے ساتھہ اپنی نگرانی میں لے لینگے۔

۶۔ مشیر معمار کے کام میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ لڑائی کے سال کے دوران میں تیس لاکھ روپیہ کی عمارتوں کے نقشہ جات وغیرہ بنانا (گو ممکن ہے کہ اس میں سے بہت سی عمارتیں حسب معمول حالات کے عود کر آنے پر تعمیر کرنے کے لئے مقصود ہوں) زمانہ حال میں زمانہ گذشتہ کی اہمیت ظاہر کرتا ہے اور اس سے یہہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ یہہ کام کسقدر ترقی کر سکتا ہے اس امر کو محسوس کرتے ہوئے کہ (باوجود یکہ مشیر معمار کی خدمات اگر ایسی سکیموں میں قابل استفادہ نہیں ہو سکتیں جن میں اونکے علم و مشورہ سے فائدہ اوٹہایا جا سکتا ہے) اونکے دفتر میں اس قدر زیادہ کام سرانجام دیا جاتا ہے جسے ایک شخص سنبہال نہیں سکتا حال ہی میں مقامی گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند سے یہہ درخواست کی ہے کہ ایک نائب مشیر معمار بہرتی کیا جائے اور امید ہے کہ افسر مذکور اپنی آسامی پر ایسے وقت میں حاضر ہو جائینگے کہ وہ سلوان صاحب کے کام کا اون کے رخصت پر جانے کے وقت اہتمام لینے سے پہلے اپنے فرائض سے واقفیت حاصل کر سکیں۔ مشیر تعمیر کی سر گرمیوں سے تمام صوبہ مستفیض ہوا ہے مگر اون کی محنتوں کے نتائج قدرتاً زیادہ تر صدر مقامات میں دکہائی دیتے ہیں جہاں چیرنگ کراس کا جنوبی حصہ یونیورسٹی کی ملحقہ عمارات کی مکرر ترتیب اور جدید مکانات گزیٹڈ افسران کی ترتیب سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواہ موجودہ حالات کی ترقی اور نئے مکانات کی ترتیب ہر دو میں سلوان صاحب نہایت خوش اسلوبی سے اپنا کام انجام دیتے ہیں اور رپورٹ کے ساتھ جو فوٹو گراف شامل کئے گئے ہیں اون سے اون مضامین کی بوقلمونی کا اندازہ معلوم ہوتا ہے جو اونہیں انجام دینے پڑے۔ ہز آنر بہادر چیرنگ کراس کی اصلاح کا دلچسپی کے ساتھہ انتظار کرتے ہیں اور جناب ممدوح کو یقین ہے کہ یہہ کام ایسی خوش اسلوبی سے کیا جائیگا جو صوبہ کے انتظامی مرکز کے شایان شان ہو۔

۷۔ بجلی کے متعلقہ معاملات کی ازسر نو سرگرمی جس کے متعلق یہہ امید تہی کہ وہ اختتام جنگ کے بعد عمل میں آئیگی سال کے اختتام سے پہلے نمودار نہیں ہوئی۔ مگر بعد کی ترقیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بجلی کی تجاویز بعد از جنگ غالباً بہت سی ہونگی اور اس بارہ میں ہز آنر بہادر سال رواں کی رپورٹ کا دلچسپی کے ساتھہ انتظار کرتے ہیں جو جناب کو امید ہے کہ اس پہلو میں مادی ترقی کا ایک دفتر ہوگا۔

۸۔ آخیر میں ہز آنر بہادر منٹگمری صاحب کا دلی وجہ شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں کہ اونہوں نے ایک ایسے مشکل وقت میں محکمہ مذکور کا قابلانہ انتظام کیا جبکہ اختتام جنگ کی وجہ سے بیش از بیش مطالبات کے ساتھہ سرمایہ جات اور قابل استفادہ عملہ میں کوئی بالمقابل اضافہ نہ ہوا۔

حکم—حکم ہوا کہ ریویو کی نقول تمام محکمہ جات کے اعلےٰ افسران تعمیرات سرکاری او رسول افسران متعلقہ دیگر لوکل گورنمنٹوں اور ایڈمنسٹریشنوں کو بھیجی جائیں اور گورنمنٹ ہند کے صیغہ تعمیرات سرکاری کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

نیز یہہ حکم ہوا کہ ریویو پنجاب گزٹ میں شائع کیا جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب۔
دستخط۔اے۔ایس۔منٹگمری
سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب
پی-ڈبلیو-ڈی-شعبہ عمارات و سڑکہائے۔

ریورٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب بابت سال مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو۔

کارروائی ہز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب۔صیغہ علم (عام) نمبر ۲۷۰۳۵۔مورخہ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ع

رپورٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب بابت سال مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۹ع ملاحظہ سے گذری

آرائے—سال سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع صوبہ کے نظام تعلیم میں کئی ایک اہم تبدیلیوں کے لئے زیادہ تر قابل ذکر ہے—دیہی رقبہ جات میں ورنیکلر تعلیم کی اشاعت۔اور عملہ مدرسین کی تنخواہ میں ترقی۔ایکٹ پرائمری تعلیم پنجاب کا پاس ہونا مڈل اور ہائی مدارس میں زرعی تعلیم کی ترویج۔اور ثانوی مدارس کے نصابوں کی نظر ثانی سال زیر ریویو کی بعض بڑی بڑی خصوصیتیں ہیں۔صوبہ میں تعلیمی درسگاہوں میں ۱۲۵ کا اضافہ ہوا۔اور حاضری میں تقریباً ۱۱۹ کا تمام قسم کی پبلک تعلیم کے کل خرچ میں ۹½ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی بیشی ہوئی اور وہ تقریباً ۱½ کروڑ کے برابر ہوگیا جس۔ان سے ۵۰½ لاکھ سے زیادہ روپیہ گورنمنٹ نے بالواسطہ یا بلا واسطہ ادا کیا یعنی ۳۷ لاکھ سرمایہ جات صوبہ میں سے اور ۱۹½ لاکھ سرمایہ جات امپیریل میں سے اوس خرچ کا حصہ جو فیسوں سے حاصل ہوا ۲۳ فیصدی تھا۔

۲—گذشتہ ریویو میں ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر کو اوس زبردست ترقی کی پالیسی کا ذکر کرنے کا موقع ملا تھا جو گورنمنٹ نے ورنیکلر تعلیم کے معاملہ میں اختیار کی اوسوقت اس امر کا اعلان کیا گیا تھا کہ گورنمنٹ کا مدعا یہہ ہے کہ وہ ہر ایسے مرکزی مقام میں ڈسٹرکٹ بورڈ مدارس قائم کرے جہاں کم ازکم ۵۰ لڑکوں کی اوسط حاضری کی توقع ہو اور نزدیک ترین راستہ کے ذریعہ دو ڈسٹرکٹ بورڈ مدارس کے درمیان کا اقل فاصلہ مشروط طور پر دو میل مقرر کیا تھا تا کہ کہیں ایسا نہ ہوکہ دو مدرسے ایک جگہہ پر قائم ہوجائیں۔ریویو مذکور میں ہر ایک بورڈ کی اپنی مالی استطاعت کی بناء پر پنجسالہ پروگرام مرتب کرنے کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔اب دیکھہ بھال کا کام مکمل ہوگیا ہے اور پروگرام آخری موقعہ مرتب ہوچکے ہیں جہاں ایکطرف کل صوبہ کے تمام اخراجات باز گشت (جن میں اساتذہ کی اصلاح شدہ تنخواہ اور آئندہ ترقی کا انتظام بھی کیا گیا ہے) پانچویں سال میں ۱۲ لاکھہ سے تجاوز کرجائینگے۔وہاں دوسری طرف یہہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ سامان اور عمارتوں کا کل خرچ کلاں ۵۰ لاکھہ سے زیادہ ہوگا ان پروگراموں کا گورنمنٹ کی امداد کے بغیر کامیابی کے ساتھہ انجام پذیر ہونا ایک ناممکن بات تھی اور گورنمنٹ نے ہر ایک منظور شدہ سکیم کے خرچ کے ایک مقررہ حصہ کی ادائیگی کا عہد کرلیا ہے۔بازگشت خرچ کے اس حصہ کے تعین کے لئے جو گورنمنٹ کی طرف سے ہر ایک بورڈ کو دیا جائیگا ہر ایک بورڈ کی ان جنگی خدمات کے علاوہ جو اوسے گورنمنٹ کی امداد کی خاص طور پر مستحق قرار دیتی اوس کی مالی حالت اور اپنے ذرائع کو بڑھانے کی قابلیت کا لحاظ بھی رکھا گیا ہے۔یہہ عطیات لاہور اور لائلپور جیسے خوشحال اضلاع میں ۵۰ فیصدی سے لیکر جہلم اور راولپنڈی کے حالتوں میں فیصدی سینکڑہ تک ہیں جو ایک تو مقابلتاً غریب ہیں

اور دوسرے اونہوں نے جنگ کے دوران مین نمایان خدمات سرانجام دین۔ گورنمنٹ نے عمارات اور سامان کے خرچ کے نصف (اور بعض صورتون مین ⅔) حصہ کو ادا کرنے کا ذمہ بھی اوٹھایا تھا اور اوس نے آئندہ پانچ سالون کے واسطے ۲ لاکھ روپیہ سالانہ اس غرض کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ سر ایڈورڈ میکلیگن اون عملی مشکلات کو جو موجودہ وقت مین کسی بڑی سکیم عمارات کی ابتداء کے راستہ مین حائل هین تسلیم کرتے ہوئے یقین رکھتے هین کہ هر ایک بورڈ اپنے پنجسالہ پروگرام کو سال بسال متواتر جاری رکھنے کی هر طرح کوشش کریگی۔

۳— ایکٹ پرائمری تعلیم پنجاب مین مقامی رضامندی کے تابع لازمی تعلیم کا اصول مضمر ہے۔ ایکٹ کے حصہ دوئم مین مندرجہ لازمی تعلیم کی شرائط صرف اوس صورت مین نفاذ پذیر هو سکتی هین جبکہ کوئی مقامی جماعت اپنے زیر نگرانی رقبہ کے کسی حصہ مین لازمی تعلیم کے اجراء پر دو ثلث کثرت رائے سے رضامند هوجائے اور گورنمنٹ اوس کی تجاویز کو منظور کرلے۔ تعلیم کے لازمی قرار دئے جانے پر اون لڑکون کی فیس کی معافی کا لازمی طور پر کچھ انتظام کرنا پڑیگا جو ایسے مذکورہ کے بغیر کبھی بھی مدرسون مین داخل نہ هوسکتے دیہی رقبہ جات مین اون لڑکون کا جزو غالب جو تعلیم حاصل کرتے هین بورڈ پرائمری مدارس مین جاتے هین۔ اور فیس کی معافی مین کوئی دقت حائل نہین ہے لیکن میونسپل رقبہ جات مین صورت حالات دیگر گون ہے جہان تقریباً ⅔ طلباء ایسے مدارس مین حاضر هوتے هین جنکا انتظام غیر سرکاری اصحاب کے هاتھون مین هوتا ہے اور جو کسی طرح اپنی آمدنی فیس کا نقصان گوارا نہین کرسکتے۔ اس مسئلہ کو یون حل کیا گیا تھا کہ کوئی مقامی جماعت جو لازمی تعلیم جاری کرے کسی ایسے مدرسہ مین فیس نہین لیگی جس کی غور و پرداخت اوس کے اپنے ذمہ هو اور بشرط ضرورت وہ اون لڑکون کی تمام فیس یا اوس کا کوئی حصہ منتظمین کو ادا کریگی جو تسلیم شدہ غیر سرکاری مدارس مین داخل هونا پسند کرین۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اُمید ہے اس ایکٹ سے هر ممکن فائدہ اُٹھایا جائیگا جسکے اصولون کو تمام صوبہ مین نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ سال زیر رپورٹ کے اختتام سے ایکٹ هذا کو میونسپلٹی ملتان مین توسیع دینے کی درخواست کی شکل مین ایک خاص ابتداء کی گئی ہے۔

۴— سال هذا کی ترقی کی ایک اور نمایان خصوصیت یہ ہے کہ زرعی تعلیم کی طرف توجہ کی گئی پراونشل کانفرنس کی سفارشات کے مطابق جو اس اهم سوال پر غور کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی لوکل گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ گو ان حالیکہ زراعت کی عملی اور صنعتی تعلیم کو ثانوی درجہ تک جاری کرنے کی ضرورت نہین تاهم مطالعہ فطرت پرائمری مدارس کی تعلیم کا ایک ضروری حصہ هونا چاهئے ورنیکلر مڈل سکولون کے طلباء زیادہ تر زراعت پیشہ اقوام سے هوا کرتے هین اور اس لئے ان مدارس مین زرعی تعلیم نہایت مفید طور پر دی جاسکتی ہے اور اگر مناسب خیال کی جائے تو اوسے لازمی بھی قرار دیا جاسکتا ہے بخلاف اس کے اینگلو ورنیکلر مڈل سکولون مین طلباء کے جزو اکثر کو زراعت سے بحیثیت پیشہ کے کوئی دلچسپی نہین هوتی اور جو کچھ ممکن هوسکتا ہے وہ یہ ہے کہ موجودہ تعلیم سائنس کو زرعی تعلیم مین بدل دیا جاوے۔ هائی مدارس مین زراعت ضرورتاً ایک اختیاری مضمون هونا چاهئے جس مین نظری اور عملی تعلیم کی یکسان ضرورت ہے اوس بھاری خرچ کو پورا کرنے کے لئے جو اراضی بیل — اور آلات کشاورزی وغیرہ کی خرید سے برداشت کرنا پڑیگا گورنمنٹ هند نے امپیریل بلاک معاملات مین سے ۳۶۹۰۰۰ روپے کا عطیہ منظور فرمایا ہے فی الحال قابل مزروعہ زمین کی کمی کی وجہ سے اس سکیم کو تمام و کمال طور پر نفاذ پذیر کرنا ممکن نہین ہے لیکن اس بات کا انتظام کیا گیا ہے۔ کہ حصہ مڈل کے لئے چیدہ چیدہ اینگلو ورنیکلر مدرس جدید ٹریننگ کالج واقع لائلپور مین زرعی تعلیم کا نصاب پڑھین اور حصہ هائی مین جو معلم رکھے جائین وہ زرعی کالج کے ایسے گریجوایٹ هون جنہون نے عملی تعلیم کی ٹریننگ حاصل کی هو۔

۵— ایک اور ترقی جو خاص طور پر دلچسپ ہے نصاب مدارس کی نظر ثانی ہے جس کی طرف مسٹر رچی نے اپنی رپورٹ مین خاص توجہ مبذول کرائی ہے۔ سٹینڈرڈ پرائمری مدرسہ مین پانچ کی بجائے چار جماعتین کردی گئی هین اور جن مقامات مین پرائمری مدارس بڑے هین اور اون کے عملہ جات بھی کافی هین وهان وہ پانچوین اور چھٹی جماعت کے اضافہ سے لوئر مڈل سکول بن جائینگے۔ ساتھ هی

اس کے ورناکیولر مڈل سکولوں میں انگریزي کو اختیاري مضمون رکھنے او گورنمنٹ اور بورڈ سکولوں میں انگریزي مضمون کو حصه مڈل تک ملتوی کرنے کا انتظام بھی کیا جائیگا - ان حالات کی تبدیلیوں سے مکرر ترتیب میں ایک حیرت آمیز تجربه ظاهر هوتا هے - اور اگرچه کچھ سالوں تک اس کے نتائج کی کما حقه قدر معلوم نهیں هوسکتي تا هم اس سے اون کئی ایک مشکلات کے حل هونے کی توقع هے جو اب تک پرائمري سے لیکر ثانوي تعلیم کی ترقی اور حصه مڈل و انگریزي تعلیم کے باهمی تعلق کے راسته میں حائل رهي هوئي -

۶—پنجاب یونیورسٹي کی طرف سے ڈپلوما آف کامرس کے قیام سے اون طلباء کے لئے ایک خاص گنجائش هوگئي هے جو زندگی کے تجارتي شعبه میں داخل هونے کے خواهشمند هوں -

پوسٹ میٹریکولیشن (بعد از امتحان انٹرینس) تجارتي جماعت جو گذشته سال امرتسر میں کھولي گئی تھي اب سرکاري درسگاهوں کی لڑی میں منسلک هونے کی غرض سے لاهور میں منتقل کر دی گئي هے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر اوس مسلسل کامیابي کا حال سن کر خوش هوئے هیں جو اس جماعت کے قیام سے حاصل هوئي هے -

۷—ڈی-اے-وي کالج کے منتظمین کے زیر انتظام جالندھر میں ایک انٹرمیڈیئٹ آرٹس کالج کے کھلنے سے اس قسم کے کالجوں کی کل تعداد ۱۳ هو گئی - گورنمنٹ کالج لاهور نے تمام امتحانات میں بیحیثیت مجموعي ۷۰۷ کی انتہائي اعلے فیصدی حاصل کرنے اور یونیورسٹي کی طرف سے عطا کرده - اس انعامات اور تمغه جات کے ۳/۴ کے ایف اے کے علاوه دیگر پہلوؤں میں بھی اپني سرگرمیوں کو جاري رکھا وار اوور ایسوسی ایشن بھی خاص طور پر مسٹر هیمن کی زیر صدارت مفید کام سر انجام دیتي رهي یه امر قابل بخشش هے کہ غیر سرکاری اصحاب کے زیر انتظام کالج اپني عمارات کار اور هر شکل میں توسیع کر رهے هیں - ۳۰۰۰۰۰ روپے کا خاص عطیه جو گورنمنٹ نے خالصه کالج امرتسر کو سکھ قوم کی خدمت بدوران جنگ کی یادگار میں دیا منتظمین کالج کو کالج کی عمارت کو مکمل کرنے اور کئی ایک ضروري توسیعات کرنے کے قابل بنا دیگا -

اگرچه سال زیر تبصره میں آرٹس کالجوں کے طلباء کی تعداد ۱۵ کے قریب گھٹ کر ۳۵۷۰ ره گئي تاهم اس میں شک نهیں که کالج کی تعلیم کی روز افزوں خواهش برابر جاري رهیگي اس امر کا لحاظ کرنے کے علاوه وه تجویز جو ملتان اور لودھیانه میں ۲ جدید انٹرمیڈیٹ کالجوں کے کھولے جانے کے متعلق اب گورنمنٹ هند کے زیر غور هے اس وجه سے حق بجانب قرار دیجا سکتي هے که دهور میں کام کے دباؤ کو هلکا کرنے اور طلباء کو اون کے گھروں کے نزدیک تعلیم بہم پہنچانے کا انتظام کرنے کی بھی ضرورت هے ان کالجوں کے قیام سے اون سفارشات کی بھی ایک بڑي حد تک تعمیل هو جائیگی جو کلکته یونیورسٹی کمشن نے انٹرمیڈیٹ تعلیم کے جدا کرنے کے متعلق کی هیں هز آنر بهادر اس جدید سکیم کے نتائج کا دلچسپي کے ساتھ ملاحظه فرمائینگے -

اگرچه میٹریکولیشن اور سکول لیونگ سرٹیفکیٹ امتحان کے قیام اور یونیورسٹي میں انٹر سکولوں کے جاري کرنے کا کام سال کے دوران میں انجام پذیر هوا لیکن اوس نے فی الواقعه سال ختم هو چکنے کے بعد عملی صورت اختیار کی مگر یه امر طمانیت بخش هے که امتحان میٹریکولیشن کے متعلقه طویل بحثیں آخر کار اختتام پذیر هوگئی هیں اور که یونیورسٹی نے اب ایک ایسا نصاب تعلیم بہم پہنچایا هے جس سے خاص قابلیت کے طلباء کے سامنے اون کی قابلیتوں کے لئے ایک وسیع میدان کھل جائیگا اور جس سے اُمید هے که تمام یونیورسٹی میں تعلیم گاهوں کا عام معیار بھي بلند هو جائیگا -

۸—اگرچه زنانه مدارس کی تعداد میں صرف ۵ کا اضافه هوا مگر طالبات کی تعداد میں ۲۷۶۸ کا اضافه هوا اور ۵۳۶۷۵۵ کے برابر هو گئی - فروري سنه ۱۹۱۹ع میں لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق ایک کانفرنس منعقد هوئی جس نے تعلیم کی ترقي اور اشاعت کے متعلق بهت سی قابل قدر تجاویز پیش کیں

اور گورنمنٹ ہند نے سال زیر رپورٹ کے اختتام کے بعد اس مضمون کے متعلق ایک اہم ریزولیوشن شائع کیا - معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم نسوان کی خواہش دن بدن بڑھ رہی ہے اور جہاں تک ممکن ہو معلمین بہم پہونچا کر اور روپے کا انتظام کر کے اس خواہش کو پورا کرنا اور اوس کی حوصلہ افزائی کرنا مقامی جماعتوں اور گورنمنٹ کا فرض ہے اب چونکہ راولپنڈی - ملتان لودھیانہ اور سیالکوٹ میں چار جدید زنانہ نارمل مدارس کھل گئے ہیں اسلئے امید ہے کہ ٹرینڈ معلمین کی بہم رسانی کے متعلقہ مشکلات میں ایک بڑی حد تک کمی ہوجائیگی لیکن سرمایہ کی کمی کی رکاوٹ ابھی باقی ہے - مقامی جماعتیں لڑکوں کی تعلیم کے انتظام میں اپنے ذرائع تقریباً ختم کرچکے ہیں اور ان مطالبات نے جو زیادہ خصوصیت کے ساتھ عملہ جات کی اضافہ شدہ تنخواہ کے متعلق گورنمنٹ سے کئے جا رہے ہیں سرکاری امداد کے امکانات کو بہت کم کردیا ہے - اسلئے جب تک کہ آمدنی کے جدید ذرائع حاصل نہ ہوں لڑکیوں کی پرائمری تعلیم میں کوئی شاندار ترقی کرنا مشکل ہے - کونسل واضع آئین و قوانین کی سب کمیٹی نے اس مضمون کا خاص طور پر ملاحظہ کیا ہے اور وہ اب زیر غور ہے -

ساتھ ہی اسکے کالج کی تعلیم کی خواہش بھی ترقی پذیر ہے اور امید ہے کہ کنیارڈ کالج کے منتظمین جو صوبہ میں صرف ایک ہی زنانہ کالج ہے رہائشی گنجائش کا تسلی بخش انتظام کرنے کے قابل ہوجائینگے مس گراہم صاحبہ کے اسباق دربارہ کپڑے دھونے اور کھانے پکانے کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے اوسے دیکھکر سر ایڈورڈ میکلیگن صاحب بہادر خوش ہوئے ہیں اور جو تجویز ان نصابوں کو ایک مستقل بنیاد پر قائم کرنے کے لئے پیش کی جائیگی اوسپر جناب ممدوح ہمدردانہ غور فرمائینگے -

۹ - سال کے دوران میں تعلیم پیشہ اور صنعتی تعلیم میں بتدریج ترقی ہوئی - اور میکینکل کام کے طلباء کی تعداد میں بدستور اضافہ ہوتا رہا - میو سکول آف آرٹس میں فن تعمیر سے متعلقہ قابلیتوں کی تعلیم کے لئے مسٹر سلیوان سرکاری مشیر تعمیر کی براہ راست نگرانی میں ایک جدید جماعت جاری کیا گیا - از کار رفتہ سپاہیوں کو آئل انجن اور موٹر کے کام کی واقفیت سکھانے کے لئے ایک سکول ریلوے صنعتی مدرسہ کے متعلق جاری کیا گیا جو اپنا کام بخوبی انجام دے رہا ہے پنجاب میں مدارس صنعت و حرفت کے انضباط کی ترمیم شدہ سکیم (جو تمام مقامی جماعت ہائے متعلقہ کی منظوری سے اختیار کی گئی ہے) کی غرض وغایت یہہ ہے کہ صنعت و حرفت کی تعلیم زیادہ تسلی بخش بنیاد پر دیجائیگی - زمانہ ماضی کے نقائص سے ہر چند بچنے کی کوشش کی گئی ہے اور نصاب تعلیم اس قسم کا رکھا گیا ہے جس سے صناعوں - اہل حرفہ اور دوسروں کے بچوں کو یکساں سہولتیں حاصل ہوں - اہل حرفہ کے بچوں کی واجبی خواہش کو پورا کرنے کے لئے جو اپنے خاص پیشہ کی تعلیم تو گھر میں حاصل کرتے ہیں اور جو مدرسہ میں صرف ڈرائنگ اور عام مضامین کی تعلیم حاصل کرنی چاہتے ہیں پرائمری مدارس کو دو حصوں میں تقسیم کردیا گیا ہے اور ڈرائنگ اور عام مضامین کو دستی کام سے علحدہ کردیا گیا ہے - مڈل کے صنعتی مدارس میں زیادہ تر لکڑی اور دھات کے کام میں خاص تعلیم کا انتظام کیا جائیگا اور اوس کے ساتھ اسقدر علم ریاضی - ڈرائنگ وغیرہ بھی رکھی جائیگی جو ایک کاریگر کو براہ راست مفید ہوسکے آخری مرحلہ خاص مدارس صنعت و حرفت کا ہے - جہاں صنعت و حرفت کا زیادہ ترقی یافتہ کام مثلاً دھات کا .... لکڑ کا کام اور جہاں اعلیٰ قسم کا لکڑی کا کام سکھایا جائیگا - اس قسم کا ایک مدرسہ - مدرسہ تجارتی واقع جالندھر ہوگا جس کے لئے گورنمنٹ ہند نے ۱۵۰۰۰۰ روپے کا ایک عطیہ منظور فرمایا ہے -

۱۰ - سال ہذا میں مزید ترقی معلمین کی ٹریننگ میں ہوئی - نارمل مدارس کو موزون حالات میں قائم کرنے کی پالیسی پر بتدریج عمل ہو رہا ہے اور سنٹرل ٹریننگ کالج میں داخلہ کی درخواستیں خالی جگہوں کی تعداد سے بدستور بہت بڑھ رہی ہیں - اختتام سال سے نوائس صاحب پرنسپل سنٹرل ٹریننگ کالج کے پنشن پر جانے سے صوبہ ایک اعلیٰ قسم کے مفید اور کامیاب ماہر تعلیم سے محروم ہوگیا ہے - صوبہ ہذا کو ایک اور قابل قدر سرکاری ملازم یعنی مسٹر مارل برو کراس صاحب انسپکٹر مدارس کی خدمات سے محروم رہنے کا نقصان بھی برداشت کرنا پڑا ہے جو اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ ع میں پنشن پر جانے سے پہلے ۶ ماہ کی رخصت پر گئے -

سال کے دوران میں ماتحت ملازمت تعلیم کو دو شعبوں میں تقسیم کیا گیا یعنی اینگلو ورنیکلر اور کلیریکل اور ورنیکلر سیکشن ہائے جسکے ساتھ تنخواہ اور آئندہ موقعات ترقی میں بھی معقول اصلاح کی گئی -

۱۱ — یورپینوں کی تعلیم کے متعلق مسٹر رچی کی آرا کے پڑھ کر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو کسیقدر تشویش ہوئی ہے - اونکوں کے مدرسہ کیلئے ماسٹر بہرتی کرنے کا میدان ابھی تنگ محدود ہے اور امید ہے کہ ٹریننگ (تعلیم) کی اون اصلاح یافتہ سہولتوں کا پورا پورا فائدہ اٹھایا جائیگا جو اب یہ مقام سناور بہم پہنچائی جائینگی - یہ قابل افسوس امر ہے کہ اینگلو انڈین طلباء کی صرف ایک قلیل تعداد سکول چھوڑنے کے بعد اپنی تعلیم کو جاری رکھتی ہے اور کہ اس قوم کا کوئی لڑکا بھی کسی پروفیشنل کام میں دکھائی نہیں دیتا - جس سے لاہور میں ایک ایسے جدید ہوسٹل کی سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے جسکے لئے پادری او-ینگ ہسبنڈ صاحب کوشش کر رہے ہیں یہ امر تسلی بخش ہے کہ لارنس ملٹری اسائیلم سناور (جو اب فوجی حکام کی زیر نگرانی ہو گیا ہے) اور لارنس سکول گہوڑا گلی کی استعداد و قابلیت کا معیار بدستور بلند ہے اور کہ شملہ کے بشپ کاٹن سکول نے خوش آئند حالات میں ایک جدید ابتداء کی ہے -

مسلمان جو بلحاظ تعداد صوبہ میں سب سے زیادہ ہیں اعلی کالج کی تعلیم میں پس افتادہ ہیں اون کی تعداد لاء اور میڈیکل کالجوں میں صرف ۱۱۲ ہے جس کے مقابلہ میں ہندو ۹۰۶ اور سکھ ۱۰۱ ہیں لیکن قسمت ہائے راولپنڈی اور ملتان میں پرائمری اور ثانوی تعلیم میں جو ترقی انہوں نے کی ہے وہ آئندہ کے لئے ایک نیک فال ہے - سکھ بھی عام طور پر بتدریج ترقی کر رہے ہیں - پرائمری اور ثانوی مدارس میں اون کی تعداد میں ۱۶۰۰۰ کا اضافہ ہو گیا ہے اور اب وہ ۵۱۷۰۰ تک پہنچ گئی ہے -

۱۲ — سال کے دوران میں غیر معمولی تعلیمی سرگرمی کا اظہار ہوا ہے اور نظم و نسق و ضابطہ میں کئی ایک اہم اصلاحات ہوئی ہیں - رپورٹ سے اوس ذہانت اور سرگرمی کی شہادت ملتی ہے جس سے سررشتہ تعلیم کے افسر تعلیم کے ساتھ متعلقہ جدید مسائل کو سلجھا رہے ہیں اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر مسٹر رچی کے سال زیر ریویو کے دوران میں محکمہ ہذا کے قابلانہ انتظام اور ایک دلچسپ اور جامع رپورٹ کیلئے مشکور ہیں -

حکم — حکم ہوا کہ مندرجہ بالا آرا کے طبع کی جاویں اور رپورٹ کے ہمراہ متداول کی جاویں نیز یہ کہ وہ گورنمنٹ گزٹ پنجاب میں شائع کی جاویں اور ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کو بغرض اطلاع بہیجی جاویں اور رپورٹ کی نقول کے ہمراہ گورنمنٹ ہند کے محکمہ تعلیم کے خدمت میں ارسال کی جاویں -

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط — ایل - فرنچ

جائنٹ چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب -

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۰۸

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳ — لاہور] ۱۶ جنوری (مجریہ ۲۳ جنوری) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

حصہ دویم

عام

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ بورڈ ہائے و کمیٹیاں (کمیٹیان) نمبری ۸،۲۷۳-مو رخہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ع-

نظم و نسق میونسپل کی سالانہ رپورٹ ہا کی بابت سال سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع ملاحظہ سے گذریں-

حصہ اول

۱—موگا کو رقبہ مشتہرہ سے میونسپلٹی بنا دینے سے سال زیر رپورٹ کے دوران میں میونسپل قصبات کی تعداد ۱۰۰ سے بڑھکر ۱۰۱ ہوگئی اور رقبہ جات مشتہرہ کی تعداد ۱۰۴ سے کم ہوکر ۱۰۳ رہ گئی- لیکن سال کے اختتام پر بمقام میاں چنو و خانیوال اور جہانیاں - ضلع ملتان میں جدید رقبہ جات مشتہرہ منضبط کئے گئے . میونسپلٹی سیالکوٹ کو اول درجہ کی میونسپلٹی بنا دیا گیا ہے.

۲۱۹۴ ڈی جی جی-

جیسا کہ گذشتہ سال کی رپورٹ میں بیان کیا گیا تھا طریق انتخاب کو رائج یا مکرر رائج کرنے کی غرض سے ۸ میونسپلٹیوں کو منتخب کیا گیا تھا پہلے انتخابات ان قصبات میں سے اکثر قصبات میں سال زیر رپورٹ کے دوران میں عمل میں آئے - بھوانی میں جہاں انتخابی طریق ۱۹ سال قبل منسوخ کر دیا گیا تھا انتخابات میں سخت مقابلہ ہوا اور ۸۰ فیصدی ووٹروں نے جلسہ انتخاب میں رائیں دین - مغربی پنجاب کے قصبات میں کم سرگرمی و جوش ظاہر کیا گیا ہے-ابہ و علی پور و خوشاب اور سرگودھا میں انتخابات چپ چاپ کئے گئے اور بھکر میں عوام الناس کے میلان میں بے اعتنائی و عدم توجہی پائی گئی - لیکن میانوالی میں جملہ آسامیوں کے لئے مقابلہ ہوا اور کہا جاتا ہے کہ فرقہ بندی کا احساس غالب تھا - اس مقام کے انتخاب کی خصوصیت یہہ ہے کہ پیشہ ور اُمید واروں کو ناکامی ہوئی اور خاندان میانہ کے تین اراکین منتخب ہوئے جو قصبہ کے اصل بانی کی اولاد ہیں - سرگودھا میں جلسہ انتخاب کے منعقد ہونے سے پہلے ہندو و سکھہ اُمید واروں نے یہہ فیصلہ کرلیا کہ ان میں سے بعض اُمید واری سے دست بردار ہوجائین اور باقی ماندہ کو بلا مخالفت ممبر منتخب ہونے دین - اس انتظام سے ان ہر دو اقوام کے ووٹر اپنے ووٹ مسلمانوں کی آسامیوں کے لئے استعمال کرنے اور راون مسلمانوں کو انتخاب میں کامیاب بنانے کے قابل ہوگئے جنکی نسبت اس خدشہ کا بہت ہی کم احتمال تھا کہ وہ اونکے مفاد کی کوئی سخت مخالفت کرینگے اس قسم کی کارروائی کے امکان کی اجازت دینے میں سرگودھا کے انتخاب کے قواعد عجیب قسم کے ہیں کیونکہ اونکی رو سے غیر منقسم حلقہ انتخاب کنندگان کے ساتھہ متعدد قومی ممبری کی اجازت ہے چنانچہ ایسے واقعہ کے دوبارہ ظہور میں آنے کا انسداد کرنے کی غرض سے قواعد کی ترمیم کے متعلق کارروائی کی گئی ہے - لیکن فی الواقع منعقد شدہ انتخابات جائز رہینگے - بحیثیت مجموعی یہہ کہا جا سکتا ہے کہ جس حد تک حقیقی انتخابات کا تعلق ہے ان آٹھہ میونسپلٹیوں میں طریق انتخاب کے جاری کرنے کی کارروائی کامیابی کے ساتھہ کی گئی ہے اور طریق مذکور کی اون دیگر قصبات میں جہان نامزدگی کا طریق ہنوز رائج ہے توسیع کرنے کا سوال زیر غور ہے -

اون میونسپلٹیوں میں جہاں طریق انتخاب جدید نہیں ہے رپورٹوں کا انداز مختلف ہے - انتخابات کے موقع پر اکثر کرکے بڑی بڑی میونسپلٹیوں مثلاً لاہور و امرتسر و سیالکوٹ و لدھیانہ اور فیروز پور میں اور ترنکونال جیسے مقامات میں جہاں ذاتی رقابتوں کی وجہ سے اون میں جان پڑ جاتی ہے بڑا سخت مقابلہ کیا جاتا ہے سیالکوٹ کی رپورٹ میں اوس گھبراہٹ و جوش کا جو انتخاب کے موقع پر پایا جاتا ہے اور اوس سرگرمی کا جو رائین کے اکٹھا کرنے میں اُمید وار ظاہر کرتے ہیں ذکر وضاحت کے ساتھہ کیا گیا ہے - پرچی کے ذریعہ ووٹ لینے کے جدید طریق کو سابقہ طریق کے مقابلہ میں نمایان اصلاح بیان کیا گیا ہے اور ممبروں کے لئے زیادہ اعلیٰ قابلیتین تجویز کرنے کی وجہ سے یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کمیٹی میں زیادہ بہتر و سمجھدار اُمید وار منتخب کئے گئے ہیں قسمت جالندھر میں بھی خالی آسامیون کے لئے عام طور پر پر جوش مقابلہ ہوا اور اسبارہ میں شہادت موجود ہے کہ جدید قواعد انتخاب کے رائج کرنے سے انتخابات میں دلچسپی بڑہ گئی ہے - لیکن دیگر مقامات میں بالخصوص چھوٹے چھوٹے قصبات میں رائے دہندوں کے طرز عمل سے مردہ دلی مترشح ہوتی ہے - اکثر صورتون میں صرف ایک اُمید وار پیش ہوتا ہے - اور باقی صورتون میں مقابلہ کرنے والے اُمید واروں کے درمیان سمجھوتا ہوجانے سے ایک کے سوائے جملہ اُمید وار - رائے شماری سے پہلے دست بردار ہو جاتے ہیں - ان ہر دو صورتون میں ووٹر انتخاب میں دلچسپی لینے کا موقع ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں جو ہر ایک اُمید وار کے دعاوی کو دوسرے اُمید وار کے دعاوی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے فرض سے پیدا ہوتا ہے - چھوٹے چھوٹے قصبات میں مناسب اُمید واروں کی قلت ایک بڑی حد تک ناگزیر ہے - لیکن وہ دستور جس کے مطابق اُمید وار کسی خالی آسامی کے متعلق آپس میں سمجھوتا کر لیتے ہیں (اگرچہ ایسا کرنے میں وہ بعض اوقات اسبارہ میں اندازہ بھی لگا سکیں کہ موقع ملنے پر انتخاب کنندگان کس طرح ووٹ دینگے) ایسا دستور نہیں ہے - جس کی رائے دہندگان کے انتہائی مفاد کے لحاظ سے آسانی کے ساتھ حمایت کی جا سکے -

۲—اکثر میونسپلٹیوں نے سال مذکور کے دوران میں کافی تعداد میں اجلاس کئے اگرچہ وبا ء انفلوانزا کسی قدر اوسط حاضری کو گھٹانے کا باعث ہوئی - سب سے زیادہ اجلاس فیروز پور نے (۷۲) د

جلال پور جٹان نے (۶۴) و جگادھری نے (۶۳) اور امرتسر نے (۶۱) منعقد کئے - لیکن کمیٹی فیروز پور کے منعقدہ جلسون مین سے کم از کم ۲۸ اور کمیٹی جگادھری کے منعقدہ جلسون مین سے کم از کم ۲۳ جلسے کورم (تعداد معتد بہ) کی عدم موجودگی کی وجہ سے ناقص ثابت ہوئے - فیروز پور مین غیرسرکاری ممبرون کی حاضری کبھی کم کبھی زیادہ ہوتی ہے اور وہ فہرست کارروائی اجلاس (ایجنڈہ) مین ذاتی دلچسپی کی موجودگی پر منحصر ہوتی ہے اس پہلو مین گذشتہ سال نکتہ چینی کی گئی تھی - اور یہہ نہایت ہی ناتسلی بخش خواص ہے کہ کمیٹی نے پھر اتنے زیادہ بے سود اجلاس منعقد کئے - یہہ اُمید ہے کہ جدید منتخب شدہ ممبر اس الزام سے بچنے مین کامیاب ہونگے - دیگر کمیٹیان جن کے ممبر حاضری مین بے قاعدہ بیان کئے جاتے ہین راولپنڈی و تھانیسر و شاہ آباد و گورداسپور اور دھرم سالہ کی کمیٹیان ہین - بہت سی چھوٹی چھوٹی میونسپل کمیٹیون و رقبہ مشتہرہ کی کمیٹیون کو بہت تھوڑا کام کرنا پڑا جس کی وجہ سے اونہون نے مہینہ مین ایک دفعہ سے بھی کم اجلاس کیا - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی رائے مین کمیٹی جہلم جس نے صرف ۱۲ اجلاس منعقد کئے اوس قسم کا کوئی عذر پیش نہین کرسکتی -

۳ میونسپل کمیٹی - کمیٹیون کے ممبران کی طرف سے اونکی عام ذمہ واریون کا احساس کسی حد تک قصبہ کے حجم و اہمیت کے لحاظ سے مختلف چھوٹی چھوٹی میونسپلٹیون مین سازشین و دھڑہ بندیان کثرت سے پیدا ہو جاتی ہین جہان لوگ بے پروا ہوتے ہین اور وہ ممبران کی ذاتی خواہشات کی کوئی روک تھام نہین کرتے مثلاً کہا جاتا ہے کہ قصور مین ممبرون کی طاقتین صرف زبانی بحث و مباحثہ ہی مین ہی ختم ہو جاتی ہین لاہور امرتسر اور سیالکوٹ مین ممبر رفاہ عام کے کام مین قابل تعریف سرگرمی ظاہر کرنے کیلئے قابل تعریف ہین اور اگرچہ دھڑہ بندی ہمیشہ مفقود نہین ہوتی مگر اسکو حدود کے اندر رکھا جاتا ہے - دوسرا بڑا نقص جو چھوٹی چھوٹی کمیٹیون مین بھی نہایت ہی عام ہے یہہ ہے کہ ممبرون مین کسی کام کو شروع کرنے کے ملکہ کی کمی ہے اگرچہ راولپنڈی کی مثال سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے بڑے قصبات مین بھی یہہ نقص موجود ہو سکتا ہے یہہ ایک امر واقع ہے جسکی گوجرانوالہ ایک خاص مثال ہے کہ اعلے درجہ قابلیت کا ایک یا دو ممبر کسی میونسپلٹی کے انتظام مین سے بہت اصلاح کر سکتے ہین مگر کسی کام کو شروع کرنے کی اس صفت کی عدم موجودگی مین حالت جون کی تون رہتی ہے - میونسپل کمیٹی ڈیرہ غازیخان بد قسمتی سے سال کے دوران مین دو معزز و محنت کش ممبر کھو چکی ہے اور یہہ مایوس کن امر ہے کہ کمیٹی کے باقی ماندہ ممبر بھی اب سست ہو تے جاتے ہین -

۴ - میونسپل کمیٹیون کے آئینی فرائض کے متعلق اسبارہ مین شہادت موجود ہے کہ وہ فرائض مذکور کو مستعدانہ طور پر انجام دینے پر بیش از پیش توجہ مبذول کر رہے ہین اگر موثل ضوابط پاس کرنے کو اسبارہ مین اونکی کوششون کا ثبوت تسلیم کیا جا سکتا ہے تو اس دعوے کا مزید ثبوت تلاش کرنے کی ضرورت نہین رہتی - لیکن جیسا کہ کمشنر جالندھر نے بیان کیا ہے کہ اس بات کا خطرہ ہے کہ بعض میونسپل کمیٹیان موثل ضوابط کو پاس کرنے کے طریق پر اس خیال سے حد سے زیادہ عمل درآمد کرنے لگ جاتین کہ اونکی ذمہ واری ضوابط مذکور کو پاس کرنے کے ساتھہ ہی ختم ہو جاتی ہے اور کہ اونکے نفاذ کے کام کو اونکی قسمت پر چھوڑ دیا جائے - کمیٹی لاہور نے خوراک و دودھ کی نگرانی و اون دو انسپکٹرون کے ذریعہ جو اس کام پر سارا وقت صرف کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہین ان اشیاء کا ملاحظہ کرنے کے کام کے متعلق کوشش کے ساتھہ کارروائی کی ہے دودھ کے ملاحظہ کا کام کیا جا رہا ہے اور دودھ و نیز پانی کے کیمیائی و علم جراثیم کے روسے معائنہ کے متعلقہ انتظامات تکمیل کے قریب پہونچ چکے ہین - ایکٹ انسداد آمیزش خوراک پنجاب سنہ ۱۹۱۹ ع اب قانون بن گیا ہے اور زیر ایکٹ ہذا قواعد مرتب ہونے کے بعد جنکا مرتب کرنا زیر غور ہے آمیزش شدہ اشیاء خوراک کی نگرانی کیلئے بڑی بڑی میونسپلٹیون کو ضروری اختیارات تفویض کرنا ممکن ہو جائیگا - آبادی کے حد سے زیادہ گنجان ہو جانے کے سوال پر میونسپلٹیون کی توجہ دن بدن زیادہ ضروری ہوتی جاتی ہے اور اس سوال کے ساتھہ پبلک کوٹھون پر مداخلت بیجا کے سوال کو گہرا تعلق ہے جسکا اگر دلی کوشش کے ساتھہ تدارک نہ کیا گیا تو اس سے روشنی

و آمد رفت ہوا پر جو آگے ہی اکثر صورتوں میں ناکافی ہوتی ہے نامناسب طور پر برا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔

یہہ اندیشناک امر ہے کہ مداخلت بیجا کی وارداتوں کے انسداد کے متعلق بہت سی میونسپلٹیاں قابل الزام نرمی کا اظہار کر رہی ہیں۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کیلئے یہہ امر اطمینان کا باعث ہے کہ کمیٹی امرتسر اپنے ضوابط متعلقہ عمارات کی نظر ثانی کر رہی ہے اور وہ اوس نا تسلی بخش طریق کو بدلنا چاہتی ہے جس کے مطابق عمارتوں کی درخواستیں منظوری کی غرض سے علیحدہ علیحدہ ممبروں کو بھیجی جاتی ہیں ایک بڑے پیمانہ پر قصبات کی توسیع و ٹاؤن پلاننگ کی ضرورت کئی ایک حلقوں میں ظاہر کی جا رہی ہے اور گنجان رقبوں سے باہر آبادی کے لئے جدید سفید زمین کے مہیا کرنے کی تجویز کو عام طور پر پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے لیکن ایسی تجاویز کو شروع کرنے سے پہلے جن پر کسی بڑے خرچ کی ضرورت ہے اون دیگر گران خرچ و اہم کاموں کی تکمیل کا انتظار کرنا پڑیگا جو قبل ازیں شروع کئے جا چکے ہیں مصر کی میونسپل کمیٹی نے اس قسم کی ایک چھوٹی سی اسکیم کو شروع کرنے کا حال میں فیصلہ کیا ہے۔بڑے بڑے شہروں کے لئے Improvement Trusts. کا انضباط گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور یہہ امید ہے کہ اس غرض کے لئے عنقریب قانون وضع کرنے کا کام شروع کیا جائیگا بہت سے مونسپل قصبات میں حفظان صحت کی حالت افسوسناک طور پر بری ہے جیسا کہ ایک کمشنر نے بیان کیا ہے اسبارہ میں کمیٹیوں کے خیالات عملہ صفائی سے آگے نہیں بڑھتے اور اگر زیر مد ہذا اصلاحات کے متعلق مطالبات کئے جائیں تو اون کے متعلق ہمیشہ تحقیق کے ساتھ غور و خوض نہیں کی جاتی - امرتسر میں انتظامات حفظان صحت کے متعلقہ ضروری تجاویز پر ایک کمیٹی نے حال میں رپورٹ کی ہے اور اون کو عمل میں لانے کے لئے ایک طویل و گران خرچ پروگرام اب حکام میونسپل کے زیر غور ہے طاعون کے مرکزوں کو گرانے کی غرض سے اولنڈی میں جو خاص تدابیر اختیار کی گئی تہیں اون سے تسلی بخش نتیجہ برامد ہوا ہے اس بیماری کی شرح موت ۵۰ فی صد سے کم ہو کر ۵ رہ گئی ہے۔شہر سے باہر ایک جدید منڈی کی تعمیر کا کام ابھی تک کمیٹی کے ذمہ باقی ہے۔ بہت سی میونسپلٹیوں میں تعلیمی و طبی امداد کے کام کا اچھی طرح خیال رکہا جاتا ہے لیکن طبی امداد کا عوض مرفہ الحال لوگوں سے فیس اخذ کرنے کے متعلق صرف چند کمیٹیوں نے کوئی کارگر تدابیر اختیار کی ہیں رپورٹوں کا ایک نا تسلی بخش خواص غبن و تصرف بیجا کی بہت سی قلمبند شدہ وارداتیں ہیں یہہ وارداتیں زیرہ و وزیر آباد اور [illegible] میں واقع ہوئیں۔ بہت سی دیگر میونسپلٹیوں کے حسابات کی پڑتال سے معاملات کی نا تسلی بخش حالت ظاہر ہوتی ہے جہلم کی حالت خاص طور پر خراب ہے۔یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں ممبروں کی طرف سے زیادہ نگرانی کی ضرورت ہے اور سستی یا دخل در معقولات سے بچنے کے لئے ناراضمندی اس فرض کی ادائیگی سے گریز کرنے کا کوئی عذر نہیں ہے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو امید ہے کہ آئندہ نگرانی کا زیادہ انتظام کیا جائیگا۔

۵ ـ سال زیر رپورٹ کے دوران میں گورنمنٹ نے میونسپلٹی گجرات کے عہدہ ممبری سے صاحب ڈپٹی کمشنر کا استعفے اور اوس کی جگہ ایک غیر سرکاری پریذیڈنٹ کا انتخاب منظور کیا - اختتام سال کے بعد میونسپلٹی ہائے ہوشیارپور و جالندھر اور کرنال کے عہدہ پریذیڈنٹ کے متعلق بھی اسی قسم کی کارروائی کی گئی۔سر ایڈورڈ میکلیگن بہادر کو اطمینان ہے کہ میونسپلٹیوں کے سرکاری پریذیڈنٹ کی جگہ غیر سرکاری پریذیڈنٹ مقرر کرنے کی پالیسی ایسی ہے جس کو فروغ دینا بدرجہ اولے مناسب ہے اور جناب ممدوح کو امید ہے کہ مذکورۃ الصدر میونسپلٹیوں کی مثال کی بہت سی دیگر میونسپلٹیاں بھی تقلید کرینگی۔ لیکن جناب ممدوح عام رائے کے خلاف نہیں چلنا چاہتے اور میونسپل کمیٹیوں کو ایک ایسی اچانک تبدیلی کے کرنے پر مجبور نہیں کرنا چاہتے جسکے لئے اونکے ممبر تیار نہیں اور جسکی وجہ سے بعض صورتوں میں میونسپل انتظام درہم برہم ہونے اور رک جانے کا اندیشہ ہو۔مجوزہ قانون کے متعلق جناب ممدوح نے حال میں صاحبان کمشنر سے مشورہ

کیا ہے جن میں یہ اصول درج ہوگا کہ پریذیڈنٹ خاص صورتوں کے سوا نے عام طور پر منتخب شدہ اور غیر سرکاری ہوا کریگا۔ اور کہ میونسپل نظم و نسق کے روزمرہ کے کام کو سر انجام دینے کے لئے کمیٹی کو ایک اگزکٹو (انتظامیہ) افسر مقرر کرنے کا اختیار ہوگا تا وقتیکہ ایسے انتظامیہ افسر کو مقرر کرنے کے اختیار کو قانونی منظوری نہ دی جائے تب تک خود پریذیڈنٹ یا کسی انتظامیہ عہدہ دار کو جو کمیٹی کو جواب دہ ہوگا انتظامیہ اختیارات اون اختیارات سے زیادہ جو موجودہ قانون کی رو سے مل سکتے ہیں تفویض کرنے کے بغیر کسی مکمل کمیٹی کو اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ غیر سرکاری پریذیڈنٹ کو بلا حیل و حجت منظور کرے صریحاً قابل اعتراض ہے۔

منجملہ اون دیگر تبدیلیوں کے جو لوکل سلف گورنمنٹ کے متعلق گورنمنٹ ہند کے رزولیوشن مورخہ ۶ مئی سنہ ۱۹۱۸ع کی وجہ سے زیر غور ہیں اور جن کے متعلق گورنمنٹ فی الحال مقامی افسروں و کمیٹی ہائے متعلقہ کی آرائے کا انتظار کر رہی ہے ایک تبدیلی سرکاری و نامزد شدہ ممبروں کی تعداد میں تخفیف کرنے کے متعلق اور دوسری تبدیلی کمیٹیوں کو ٹیکس عائد کرنے کے بیش از پیش اختیارات دینے اور اونکو بجٹ و عملہ جات جیسے معاملات پر نگرانی کا اختیار تفویض کرنے کے متعلق ہے۔

حصہ دوم — ٹیکس

۶— گذشتہ اپریل کی شورش و بدامنی کے دنوں میں امرتسر میں میونسپل کاغذات کے تلف ہوجانے کی وجہ سے ٹیکس ہائے کی کل آمدنی کا سال ماسبق کی آمدنی کے ساتھہ مکمل موازنہ ممکن نہیں ہے باستثنائے امرتسر کے صوبہ کی میونسپلٹیوں کو ٹیکس کی آمدنی سے سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع کے ۴۲۴۲۵۰۴ روپیہ کے مقابلہ میں ۴۶۱۱۵۸ روپیہ وصول ہوا۔ جو کہ بحساب فی کس ۲-۱۴-۰ روپیہ سے بڑھکر ۳-۵-۰ روپیہ ہوگیا ٹرمینل ٹیکس سے ۱۰۷۸۸۲ روپیہ آمدنی ہوئی جو سال ماسبق کے ۴۲۰۰ روپیہ سے قریباً دوگنی ہے اس کی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ لائل پور و گوجرانوالہ کا اون قصبات میں اضافہ کیا گیا جہاں اس قسم کا ٹیکس عاید کیا گیا ہے۔ چنگی کی آمدنی قریباً ۶ لاکہہ کے اضافہ کے ۲۷۸۰۶۴ روپیہ سے بڑھکر ۳۲۹۷۵۹۶ ہو گئی۔ اس قابل ذکر بیشی کی وجہ وہ اضافہ ہے جو اون اشیاء کی قیمتوں میں ہوا ہے جنپر محصول چنگی بحساب مالیت عائد کیا جاتا ہے۔ اگرچہ بعض میونسپلٹیوں کا یہہ دعوے ہے کہ نگرانی کا کام زیادہ ہوشیاری کے ساتھہ انجام دیا جانا بھی اس بیشی کا باعث ہوا ہے راولپنڈی میں چنگی کی آمدنی ۵ فیصدی سے قدرے زیادہ تھی اور یہہ وہ بھی کسی طرح مستثنی نہیں ہے۔ برخلاف اس کے جنوب مشرقی پنجاب کے صرف چند قصبات مثلاً ریواڑی و پانی پت نے چنگی کی آمدنی میں کمی ہونے کی رپورٹ کی ہے جسکو صاف شدہ کھانڈ کی درآمد میں کمی ہونے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

۷— بہت سے قصبات خاصکر راولپنڈی و میانوالی و حصار و بھوانی و وزیر آباد اور منٹگمری میں محصول چنگی کی واپسیاں بڑی بڑی ہیں اور ان میں سے اکثر قصبات و نیز دیگر اہم میونسپلٹیاں مثلاً سیالکوٹ و امرتسر ٹرمینل ٹیکس کے رائج کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہیں خاص اقدموں (پڑتال کنندگان) کی امداد سے جو ٹرمینل ٹیکس کے گوشوارے مرتب کرنے کے کام میں میونسپلٹیوں کو مشورہ دینے کے لئے سال مذکور کے دوران میں تعینات کئے گئے تھے اسبارہ میں ترقی کرنے میں سہولت ہونی چاہئے جن قصبات نے سال زیر رپورٹ کے دوران میں ٹیکس مذکور فی الواقع رائج کیا اون میں لائل پور و گوجرانوالہ اور سرگودھا کے قصبات اور مشہور قصبات ملانوالی و بھلوال و اکاڑہ و ننکانہ صاحب شامل ہیں ٹرمینل ٹیکس کی کارروائی سے اضلاع فیروز پور و لائل پور میں بدستور تسلی بخش نتائج پیدا ہو رہے ہیں جہاں یہہ بہت سے قصبات میں نافذالعمل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ٹرمینل ٹیکس کو گوجرانوالہ میں نافذ کرنے سے آمدنی میں سخت نقصان ہوا ہے اسبارہ میں کوئی شک نہیں کہ وہ عرصہ جس کے دوران میں تجارت بذریعہ ریلوے کو کاروبار کی غیر معمولی روکاوٹ کے باعث نقصان پہونچتا ہے بعض صورتوں میں محصول ٹرمینل کے حق میں مفید نہیں ہے لیکن گوجرانوالہ کی صورت میں یہہ ممکن ہے کہ گوشوارہ کی ترمیم کوئی مناسب ہوگی۔ قصبہ مذکور دیگر اشیاء کے علاوہ کپڑے و پارچات کو تقسیم کرنے کا بڑا مرکز ہے اور طریق چنگی کے نافذالعمل ہونے سے واپسیاں بہت بھاری تہیں۔ پارچات جنپر محصول چنگی دو روپیہ فی من

ادا کیا جاتا تھا اونپر اب ٹرمینل ٹیکس ۶ آنہ فی من ادا کیا جاتا ہے اگرچہ ٹرمینل ٹیکس ہلکا ہونا چاہئے مگر ایسے ٹیکس کا یہہ مدعا نہین ہے کہ اوسکی وجہ سے اوس ٹیکس کی آمدنی کو کم کیا جائے جسکی جگہہ وہ نافذ کیا جاتا ہے - بہت سی میونسپل کمیٹیان محصول چنگی کی جگہہ ٹرمینل ٹیکس ثبت کرنے کی تجویز کو پیش کرتے ہوئے یہہ تجویز پیش کرتی ہین کہ ٹرمینل ٹیکس کی فراہمی کے لئے سڑک پر واقع چوکیون کو فراہمی محصول کے اوس ذریعہ کے علاوہ قائم رکھا جائے جو حکام ریلوے مہیا کرنے پر ہمیشہ رضامند ہوتے ہین تجارت بذریعہ سڑک پر محصول لگانے کی ایسی تجاویز سے ایک بہت بڑا عملہ ملازم رکھنا اور ایک بہت زیادہ طول طویل ضابطہ کارروائی اختیار کرنا پڑیگا جس سے اون خاص فوائد کو بھی خاصہ نقصان پہونچیگا جنکے محصول چنگی کی جگہہ ٹرمینل ٹیکس ثبت کرنے سے حاصل ہونے کی اُمید کی جاتی ہے - اس بارہ مین یہہ واضح رہے کہ ٹرمینل ٹیکس مین اگرچہ اس سے محصول کی فراہمی کی لاگت و تکلیف مین عام طور پر حقیقی بچت ہوتی ہے) واپسیون کے طریق کی منسوخی کے علاوہ کوئی ایسی خوبی نہین ہے جس کی بناء پر اس کو اون مقامات مین جہان اس قسم کی کوئی بچت نہین ہوتی محصول چنگی کی جگہہ ثبت کیا جائے - واسطے اون مقامات مین جہان تجارت بذریعہ سڑک کے محصول کے طریق کو منسوخ کرنا ممکن نہ ہوسکے وہان میونسپل کمیٹیون کو اپنے محصول کے طریق مین کوئی تبدیلی کرنے مین تعجیل سے کام نہین لینا چاہئے - صاحب ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے اپنی رپورٹ مین اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ بذریعہ ریل درآمد ہونے والی اشیاء کے ٹرمینل ٹیکس سے اس طرح آسانی کے ساتھہ بچ سکتے ہین کہ جس طرف کو یہ مال جا رہا ہو اوس لائن پر اگلے اسٹیشن پر اسباب کو اُتار لیا جائے اور پھر اوس کو گاڑیون مین لادکر لیجایا جائے اور صاحب موصوف اس سے یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ وزیر آباد جیسی جگہہ مین جہان قصبہ مین چار ریلوے لائنین آتی ہین اور ان ہر چہار لائنون پر چار یا پانچ میلون کے اندر اسٹیشن کی پختہ سڑکون کے ذریعہ آپس مین ملے ہوئے ہین وہان ٹرمینل ٹیکس کو سخت خطرہ کا سامنا ہوگا ان خیالات مین بہت کچھہ صداقت ہے لیکن ساتھہ ہی اس کے بہت سے قصبات ایسے ہین جن پر خیالات مذکور کم درجہ مین اطلاق پذیر ہوئے ہین اور جنکے لئے ٹرمینل ٹیکس نہایت ہی مناسب ہے - خاص ٹکسون کے متعلق نمایان دلچسپی کے کسی اُمور کا ذکر رپورٹون مین مذکور نہین ہے -

---

حصہ سوم حسابات

۸ — سنہ ۱۹-۱۹۱۸ ع کے دوران مین میونسپلٹیون کی مجموعی واصلات ۸۲۸۸۸۵۳ روپیہ تک پہنچ گئی یعنی گذشتہ سال کی رقم یعنی ۸۶۳۷۲۸۶ کے مقابلہ مین خفیف بیشی ہوئی - ہر دو صورتون مین اون وجوہات کی بناء پر جن کا قبل ازین ذکر کیا گیا ہے میونسپلٹی امرتسر کی آمدنی شامل نہین ہے - واصلات زیر ایکٹ ہائے خاص مین تسلی بخش بیشی ہوئی ہے جن مین سب سے زیادہ حصہ پھاٹک ہائے مویشی نے لیا ہے - پانی کی فروخت سے ۳۰۵۴۷۸ روپیہ آمدنی ہوئی جو سال ماسبق کے مقابلہ مین گرانقدر بیشی ہے تعلیمی درسگاہون کی فیس مین خفیف کمی ہوکر ۱۶۶۶۸۳ روپیہ رہ گئی اور طبی انسٹیٹیوشنون کی آمدنی مین بقدر ۴۰۰۰ روپیہ کے اضافہ ہوکر ۲۷۴۳۳ روپیہ تک پہنچ گئی - سرکاری عطیات مین ۸۰۰۰۰ روپیہ کی تخفیف ہونے سے وہ ۸۴۳۰ روپیہ رہ گئے ہین جو ہنوز گذشتہ سال سے پہلے سال کے عطیہ سے ایک لاکھہ زیادہ ہے

کل خرچ جو باستثناء امرتسر کے سنہ ۱۸-۹۱۷ ع مین ۶۰۹۱۸۲۲ روپیہ تھا سنہ ۱۹-۱۹۱۸ ع کے دوران مین بڑھکر ۷۰۸۵۸۵۲ ہو گیا - اگرچہ میونسپلٹیون کی واصلات بدستور ساکن رہی ہین مگر اونکا خرچ بدستور آمدنی کے اندر رہا ہے لیکن سال کے اختتام پر جمع شدہ بقائے اون بقایون سے قدرے کم تھے جو ۱۸-۹۱۷ ع کے اختتام پر موجود تھے جس کی وجہ یہہ ہے کہ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ ع کے دوران مین قرضہ جنگ وغیرہ مین بیش قرار رقوم منافع پر لگائی گئین خرچ زیر مدات خاص کے متعلق یہہ گذارش ہے کہ ٹیکس ہائے کی فراہمی پر سال ماسبق کے ۸۹۹۳۴ روپیہ کے مقابلہ مین ۴۵۵۰۷ روپیہ خرچ ہوا - تعلیم عامہ پر ۸۴۶۶۸۳ روپیہ خرچ ہوا جس مین ۹۱۰۰۰ روپیہ کی بیشی ہوئی - طبی انسٹیٹیوشنون اور اخراجات طاعون کا خرچ اس رقم سے قدرے زیادہ ہوا یعنی ۳۴۹۱۸۶ روپیہ ہو گیا - بہم رسانی آب

و نالی ہائے نکاس پر اصل خرچ پہلے سے کم ہوا لیکن ان کی قائمی پر سال ماسبق کی نسبت بیش از پیش خرچ ہوا اور دیگر تعمیرات عامہ کا خرچ تخمیناً ۶½ لاکھ روپیہ سے بڑھکر ۷½ لاکھ ہوگیا سڑکوں و عمارات کے خرچ نے بھی اس بیشی میں یکساں حصہ لیا۔

صاحب اکونٹنٹ جنرل کی رپورٹ کے متعلق لوکل فنڈ ہائے پنجاب گزٹ متعلقہ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ع میں شایع ہوچکی ہے۔ اگر اعداد میں کوئی اختلاف پایا جائے تو اون اعداد کو جو موجودہ رپورٹ میں شایع ہوئے ہیں اور جنکو اخری اطلاع کے مطابق پڑتال کیا ہوا ہے۔ درست سمجھا جائے۔

۹ - کثیرالتعداد میونسپلٹیون مین نکاس آب و بہم رسانی آب کی تجاویز جو جنگ کے دوران مین ملتوی کی گئی تھین اب مکمل کی جارہی ہین اور بعض صورتون مین کام شروع کیا جا رہا ہے اگرچہ مزدورون و مصالحہ کا خرچ بدستور بڑھا ہوا ہے۔ ابتدائی کام جو نقشون و تخمینہ جات کی تیاری و ضروری منظوری کے حاصل کرنے مین انجام دینے پڑتے ہین اون کے اس زمانہ مین جب کہ روبہ ترقی نرخون کی وجہ سے تخمینون کی اکثر نظر ثانی کرنی پڑتی ہے کسی قدر طوالت پکڑنے کا احتمال ہے۔ لوکل سلف گورنمنٹ کی توسیع کے پروگرام مین جس کے مستقبل قریب مین شروع ہونے کی اُمید ہے اون حدود کے اندر حقیقی اضافہ کرنا زیر غور ہے جنکے اندر مقامی جماعتون کو اپنی تجاویز کے متعلق بیرونی حکام کی انتظامیہ و اصطلاحی منظوری کی ضرورت نہین رہیگی- اس انتظام سے تعمیرات عامہ کی تجاویز کا فیصلہ کرنے مین مستعدانہ و معقول طریقہ اختیار کرنے مین سہولت ہونی چاہئے لیکن مقامی جماعتون کو واضح رہنا چاہئے کہ جس حد تک اصطلاحی منظوری کے اختیارات تفویض کئے جاسکتے ہین اس کا مدار ایک بڑی حد تک اس عملہ انجینیری کی استعداد پر ہے جو وہ خود ملازم رکھینگی منجملہ اون بڑی بڑی تجاویز کے جواب میونسپل کمیٹیون کے زیر غور ہین یا اون کی طرف سے انجام دے رہی ہین لالہ موسے - منٹگمری - گوجرا - روھتک گورداسپور - سیالکوٹ - لیہ - ڈیرہ غازیخان جھنگ - مکتسر اور جالندھر کی تجاویز نکاس آب اور مری - خوشاب اور سرگودھا کی بہم رسانی آب قابل ذکر ہین - لائل پور اور فیروز پور گوجرانوالہ بھی وسیع پروگرام تیار کر رہے ہین جنکے خرچ کیلئے بہت سا روپیہ درکار ہوگا جس کمیٹی نے امرتسر کی حالت حفظان صحت کے متعلق حال میں رپورٹ کی ہے اسنے بہت سی بڑی بڑی اور گران خرچ اصلاحات کی سفارش کی ہے اور نکاس آب و بہم رسانی آب اور بہم رسانی قوت بجلی کے متعلق ملتان کی اسکیم ذوقہ اب آخری صورت اختیار کر رہی ہے۔ سال زیر رپورٹ کے اختتام سے آخر الذکر میونسپلٹی نے ایکٹ جبریہ تعلیم کے نفاذ کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے اور وہ روشن خیالی کی ایسی قابلانہ کار روائی کے لئے صوبہ مین سب سے پہلی مقامی جماعت ہونے پر قابل مبارکباد ہے - دیگر اہم کام جو اب قریب الاختتام ہے وہ ریواڑی واٹر ورکس کی اسکیم ہے۔ ضلع گوڑگاؤن مین لگا تار وبائی امراض کے نمو دار ہونے اور دیگر مشکلات کی وجہ سے اس اسکیم کی تکمیل مین سخت روکاوٹ حائل ہوئی ہے۔

۱۰ — چونکہ آئندہ چند سالون کے اندر ترقی کی کثیر التعداد تجاویز تکمیل طلب ہونگی اسواسطے جملہ میونسپل کمیٹیون کے لئے یہہ مناسب ہے کہ وہ اپنی مالی حالت کو زیادہ صحیح بنیادون پر قائم کرنے کے متعلق ہرممکن کوشش کرین - ایسی تجاویز کو موجودہ آمدنی سے مکمل نہین کیا جاسکتا- اور قرضہ و امدادی عطیات کے لئے مقابلہ سخت ہوگا - صرف وہ کمیٹیان قرضہ حاصل کرسکینگی جنکا اعتبار بہت زیادہ ہوگا اور صرف وہ کمیٹیان عطیات لینے کا دعوے کرسکینگی جو یہہ ثابت کرسکین کہ وہ ٹیکس عاید کرنے اور غیر ضروری فضول خرچی سے گریز کرنے کے متعلق اپنا فرض ادا کر رہی ہین - لوکل سلف گورنمنٹ کی ترقی کے ساتھہ ساتھہ اپنے اعتبار کو قائم کرنے کے متعلق مقامی جماعتون کی ذمہ واری دن بدن زیادہ خود اون کے اوپر پڑتی جائیگی- اور چونکہ پیدائی کفایت شعاری و مناسب تشخیص ٹیکس کا سبق کوئی آسان کام نہین ہے اسواسطے مقامی جماعتین جتنی جلدی اس کام کا بیڑا اُٹھائین اوتنی ہی جلدی اونکو اس کام مین کامیابی کی اغلب اُمید ہوسکتی ہے - فی الحال میونسپلٹیون کے جزو غالب کے پاس بڑے بڑے بقایا جات موجود ہین جو اونہون نے جنگ کے دوران مین جمع کئے ہین اور اکثر صورتون مین اونکو نہایت عقلمندی سے قرضہ جنگ مین

منافع پر لگایا گیا ہے۔ ان مین سے بہت سے بقایات کو کم و بیش اون تجاویز کے لئے مخصوص رکہا گیا ہے جنکا قبل ازین ذکر کیا گیا ہے۔ جن قصبات مین اختتام سال کا بقایا مجوزہ اقل مقدار سے کم تہا وہ خال خال ہین۔ ان مین رقبہ جات مشتہرہ راہون و انبالہ و بٹالہ اور شاہپور شامل ہین۔ بٹالہ کی صورت مین وباء انفلوانزا کے متعلق غیر متوقع خرچ کو اس کا سبب بتایا جاتا ہے۔ کنجاہ مین ٹیکس کی تخمینہ شدہ آمدنی وصول نہین ہوئی - اور راہون مین کمی سابقہ سالون سے ترکہ مین چلی آتی ہے جس کو میونسپلٹی ابہی تلک پورا نہین کرسکی۔ لیکن جسکو پورا کرنے کے لئے اوسکو مستعدی سے کارروائی کرنی چاہئے۔

۱۱۔ سال کے خاص واقعات مین سے وہ کار آمد امداد قابل ذکر ہے جو میونسپل انتظامیہ عہدہ دارون نے انفلوانزا کے انسداد مین دی ہے اس قسم کی تدابیر عملی طور پر صوبہ کے ہر ایک قصبہ مین کم و بیش درجہ مین عمل مین لائی گئی تہین اگرچہ کالا باغ عام قاعدہ کی استثنیٰ ہے جو ہر ایک قسم کی بیماری سے کامل و اکمل طور پر مامون و مصئون رہا۔ دوائی۔ دودہ - خوراک اور کمبلون کو مفت یا کم لاگت پر تقسیم کرنے کی کارروائی عام طور پر عمل مین لائی گئی تہی اور لاہور مین میونسپل کمیٹی نے سفری شفا خانے تیار کئے - جیساکہ قبل ازین بیان کیا گیا ہے۔ طاعون کے انسداد کے لئے راولپنڈی مین جو کارروائی کی گئی اوس مین عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی ہے اور طاعون کی اموات مین نمایان تخفیف ہوئی ہے نمک۔ غلہ اور ایندہن کی ارزان فروشی کی دوکانین جو بہت سی میونسپل کمیٹیون نے کہولی ہین سال کے دوران مین بدستور عمدہ کام کرتی رہین - بعض قصبات مین کمیٹیون نے مٹی کے تیل کی تقسیم کا انتظام کیا۔ سال کے دوران مین جو مصیبتین نازل ہوئین اون مین سے ایک خوفناک آتش زدگی کی وہ واردات ہے جو مئی سنہ ۱۹۱۸ع مین ڈلہوزی بازار مین ظہور مین آئی اور جس نے قریباً ایک لاکہہ کی جائداد کو تباہ کر دیا لیکن خوش قسمتی سے اس سے جان کا کوئی نقصان نہ ہوا۔ عمارات کے متعلق اب جدید ضوابط مرتب کئے گئے ہین جن کے مطابق دیوارین آئندہ پتہر کی پختہ بنائی جائینگی قصور مین بہی سخت آتش زدگی کی واردات ظہور مین آئی۔

۱۲۔ صاحبان کمشنر نے حسب معمول گورنمنٹ کے پاس اون غیر سرکاری اصحاب کے نامون کی فہرستین ارسال کی ہین جنکی کار آمد کارگذاری جو اونہون نے سال کے دوران مین میونسپلٹیون کی طرف سے انجام دی خاص اعتراف کی مستحق ہے - جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اون چہ اصحاب کے ممنون ہین جن مین سے حسب ذیل اصحاب کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے:— ریورنڈ کیپٹن گلفورڈ (ترنتارن) و لالہ ٹیک چند (جنڈیالہ) و رائے بہادر لالہ شام داس (ہوشیارپور) خان صاحب چوہدری فضل علی ایم۔ بی - ای (گجرات) کرنل جان پاول - او بی - ای (مری) آنریبل سید راجن شاہ اور سردار تیجا سنگہ (وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی ملتان) و آنریبل رائے بہادر پنڈت جواہر لال (حصار) و رائے صاحب لالہ رام گوپال ایم - بی - ای (سرسہ) اور آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ - او - بی - ای (گوجرا)۔

حکم— حکم ہوا کہ آرائے متذکرۃ الصدر کی نقول جملہ صاحبان کمشنر قسمت ہائے پنجاب و صاحب سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات سرکاری شعبہ عمارات و سڑکہائے کی خدمت مین اور گورنمنٹ ہند کے صیغہ تعلیم مین ارسال کی جاوین۔

نیز حکم ہوا کہ آرائے مذکور و ان کا ترجمہ گورنمنٹ گزٹ پنجاب کی اُردو و انگریزی طبع مین شایع کیا جائے - اور کہ اُردو ترجمہ کی اقول میونسپل کمیٹیون کی اطلاع کے لئے صاحبان ڈپٹی کمشنر کی خدمت مین ارسال کی جاوین۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب
دستخط— بی - ٹی گبسن
فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۲۱۹۲ — سی اس — ۳۸۰ — ۲۳-۱-۱۹۲۰ — مسٹر الس جی پرنٹر لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵] لاہور — ۳۰ جنوری (مطابق ۱ فروری) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

حصہ دوم

عام

نظم و نسق جنگلات پنجاب کی رپورٹ ترقی بابت سال مختتمہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو۔

کارروائی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ جنگلات نمبری ۲۸۷۱۱-الف (جنگلات)
مورخہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ع۔

نظم و نسق جنگلات پنجاب کی رپورٹ ترقی بابت سال مختتمہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۹ع جو صاحب کنسرویٹر جنگلات نے اپنی چٹھی نمبر ۱۴۱۹-مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ع کے ہمراہ ارسال کی ملاحظہ سے گذری۔

آراضی — سال کے دوران میں ۲۹٫۰۴ مربع میلوں کی تخفیف سے اختتام سال پر صیغہ جنگلات کی زیر نگرانی کل رقبہ ۷۰۴۴¾ مربع میل رہ گیا۔ گذشتہ عرصہ پنجسالہ کے دوران میں جو تخفیف ہوئی وہ ۲۲۸۷ [illegible]۔

۱۲۷۰ مربع میل ہے۔ اس رقبہ کا بیشتر حصہ جس میں سے ۱۰۳۴ مربع میل جنگل زیر حفاظت تھا اور ۵۳ مربع میل جنگل محفوظ تھا ملتان اور چناب ڈویژن میں نو آبادی کے لئے دیدیا گیا-جنگل محفوظ کا رقبہ اوسوقت ۱۷۰۷ مربع میل کے برابر ہے اور جنگل زیر حفاظت کا ۴۱۶۹ مربع میل - دوسری طرف غیر منقسمہ جنگلات ۷۶۷ مربع میل ہیں اور اجارہ پر دئے ہوئے جنگلات ۳۰۱ مربع میل

۲—سال کے دوران میں شاہپور کی ترمیم شدہ ورکنگ پلین پایۂ تکمیل کو پہنچی اور کلو اور کانگڑہ ورکنگ پلین کے متعلق بھی اچھی ترقی ہوئی جو اب عنقریب مکمل ہونے والی ہیں ان پلینوں کے علاوہ ماسبق عرصہ پنجسالہ میں جنگلات مری-کہوٹہ اور ذخیرہ چھانگا مانگا کی پلینوں کی ترمیم کا کام بھی سر انجام ہوا۔

اگرچہ اب کوئی ایسے جدید رقبہ جات نہیں ہیں جنکی ورکنگ پلینوں کی پوری ضرورت ہو۔ تاہم جنگلات ہمالیہ کے متعلقہ پلینوں کو خاص کر جنگلات بشہر-شملہ اور چمبا کی ترمیم ایک اشد ضروری امر ہے۔ مخروطی شکل کے درختوں کے جنگلات کی ورکنگ پلین کی عمدگی میں جو اضافہ ہوا ہے اور جسکا ذکر صاحب کنسرویٹر نے کیا ہے اوس سے متروک طریق انتظام کی جگہہ اصلاح یافتہ اور جدید طریق کے رواج رہنے میں امداد ملیگی- اور صرف اس سے پیداوار جنگلات کے کامل اور وسیع تر استعمال کا پورا پورا فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے جس پر آئندہ صیغہ جنگلات کو خاص توجہ دیگا ورکنگ کی پلینوں کی ترمیم میں تاخیر گویا پیداوار جنگلات کے استعمال میں تاخیر ہے۔

بد قسمتی سے موجودہ وقت میں عملہ کی کمی اس لحاظ سے ترقی کے راستہ میں ایک بڑی سخت روکاوٹ ہے اور جبتک کہ زائد عملہ کا انتظام ہو گیا اوسکا نتیجہ کم یہی ہوگا کہ وہ دقیانوسی اور اصطلاحی طور پر ناقص ورکنگ پلینوں کی ترمیم کرے۔

۳—ماسبق عرصہ پنجسالہ کے دوران میں جرائم جنگلات میں تسلی بخش کمی ہوئی ہے - ان کی تعداد سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع میں ۹۷۳۶ سے گر کر سنہ ۱۹-۱۹۱۸ میں ۸۲۰۹ رہ گئی - ان کی کمی کی وجہ جزواً تو یہہ ہے کہ پہلے سے عمدہ نگرانی کی گئی اور جزواً یہہ کہ دیہا تیوں کے زیادہ سرکش افراد کا کثیر حصہ فوج میں گیا ہوا تھا مگر ۱۹-۱۹۱۸ ع کے اعداد سال ماسبق کے اعداد کی نسبت کسی قدر زیادہ ہیں جسے قحط چارہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے جسکی وجہ سے ناجائز چرائی اور شاخ تراشی میں ترقی ہوئی - بیان کیا جاتا ہے کہ راولپنڈی مغربی ڈویژن میں جہاں مقدمات کی تعداد ۱۰۶ سے بڑھ کر ۱۷۴ ہوگئی ناجائز شاخ تراشی کے مقدمات میں عدالتوں کی نرمی نے مجرموں کو ادائیگی معاوضہ سے انکار کرنے کی جرات اس امید پر دلائی کہ استغاثہ سے اونہیں کوئی نقصان نہیں پہنچیگا رقبہ جنگل جو سال کے دوران میں آگ سے تباہ ہوا ۲۳۳۵۰ - ایکڑ کے برابر تھا اور اوس کل رقبہ کا ۱۷ ، ۳ فیصدی جس کے متعلق خاص نگرونی کی گئی تھی- سال ماسبق میں اس کے مقابل کے اعداد ۷۵۱۸ - ایکڑ اور ۱۱ ، ۱ فیصدی تھے- کانگڑہ ڈویژن میں ۱۰۵ آتشزدگیاں ہوئیں جن سے ۹۴۰۰ - ایکڑ جل گئے - یقین کیا جاتا ہے کہ اس نقصان عظیم کی وجہ زیادہ تر دیدہ دانستہ آتش زدگی ہے راولپنڈی مشرق سے بھی آتش زدگی کی اطلاع ملی جہاں چھ عدد آگوں نے جن کی وجہ بھی یہی بتائی جاتی ہے کہ ۲۴۷ ایکڑ جلائے - ان وارداتوں کے علاوہ حفاظت آتش زدگی کے لحاظ سے سال تسلی بخش تھا اس سلسلہ میں عرصہ پنجسالہ کا نہایت قابل ذکر پہلو یہ رہاہے کہ راولپنڈی میں باشندگان دیہات نے صیغہ جنگل کو اوس منظمانہ طور پر جنگل کو جلانے کے کام کی انجام دہی میں جس کے لئے ورکنگ پلین میں انتظام کیا گیا ہے کامیابی کے ساتھ امداد دی گذشتہ پانچ سالوں کے دوران میں وہ رقبہ جسکے لئے خاص تدابیر اختیار کی گئیں ۶۷۲۹۲۲- ایکڑ سے بڑھکر ۷۷۰۹۳۲-ایکڑ ہو گیا مویشیوں سے نقصانات جنگل کے متعلق سال کے دوران میں سخت قحط سالی چارہ کی وجہ سے نگرانی میں کچھ نرمی ایسا تھہ کام لینے کی ضرورت پڑی-اور جہلم کے تمام بند شدہ جنگلات اور راولپنڈی اور چناب ڈویژن کے جنگلات کے کچھ حصے موسم سرما میں چرائی اور شاخ تراشی کے لئے کھول دئے گئے - اطلاع ملی ہے کہ جہلم میں لوگوں کے اس نعمت کو معقول طور پر احتیاط کے ساتھ استعمال نہ کرنے اور شاخ تراشی کے سادہ قواعد کی عدم پابندی سے بہت فضول نقصان ہوا ہے۔

۴—آبپاش شدہ ذخیروں میں سال کے دوران میں ۱۵۷۵ ایکڑ زمین بوئی گئی جس سے کل رقبہ ۶۱۲۳-ایکڑ کے برابر ہو گیا-ان میں سے پانچویں ذخیرہ یعنی ذخیرہ ڈانر کی ابتداء سال کے دوران میں ہوئی

اُمید ہے کہ آئندہ پیر محل کے ذخیرہ کا کام شروع کر دیا جائیگا اور اوسکے ساتھہ ذخیرہ چھانگا مانگا کے ۳۰۰۰ ایکڑ کی توسیع بھی شروع کی جائیگی۔ ذخیرہ خانیوال میں عارضی کاشتکاروں کو کھودائی اور تخم ریزی میں امداد دینے کے عوض میں رعائتیں عطا کر کے رفتار ترقی کو تیز کرنے کے لئے بھی ایک سکیم زیر غور ہے۔

۵ - عمارتی لکڑی کی کل مقدار سال کے دوران میں ۷۲۰۳۰۰۰ مکعب فٹ تھی اور اس سال کے مقابل میں گذشتہ تین سالوں کے دوران میں یہہ اوسط ۸۸۷۸۰۰۰ مکعب فٹ تھی - ۵ سال ہوئے کہ یہہ مقدار ۵۹۴۳۰۰۰ مکعب فٹ تھی - ابتدأ اس بھاری بیشی کی وجہ یہہ ہے کہ اغراض جنگ کے لئے لکڑی کی بہت مانگ رہی - یہہ اعداد خرید کرنے والے اشخاص کی کٹائی کی صورت میں فروخت شدہ درختوں کی کل مقدار پر مشتمل ہیں نہ کہ اوس لکڑی کی خالص مقدار پر جو چیری گئی -

چونکہ یہہ پالیسی تسلیم کر لیگئی ہے کہ محکمہ کی طرف سے درختوں کی کٹائی کی تعداد بڑھا دیجائے اور خریداروں کے ہاتھہ استفادہ درختوں کی فروخت میں کمی کی جائے - یہہ اعداد کل پیداوار میں ایک ایسی کمی ظاہر کرتے ہیں جو اوس حد تک اصلی نہیں ہے -

سال کے دوران میں ایندھن کی مقدار ۲۷۱۵۰۰۰۰ مکعب فٹ تھی یعنی تین سالہائے ماسبق کی اوسط کے بموجب تخمیناً ۳ فیصدی اور یہ مقدار اپنی جگہ پہلے پانچ سال کی پیداوار سے تھوڑی کم تھی اگرچہ ایندھن کی مانگ دوگنی ہے لیکن باربرداری کی کمی کے باعث اوس کا پورا فائدہ اوٹھایا نہیں جا سکتا - زیر مد پیداوار خورد ۲۵۱۶۸۷۹ روپے کی مالیت کی پیداوار قلمبند کی گئی ہے جو گذشتہ تین سالوں کی اوسط (۲۳۰۰۹۱۶ روپے) اور نیز سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع کی مالیت (۲۲۷۲۹۷۰ روپے) کے مقابلہ میں ایک معقول بیشی ہے - اس بیشی کی وجہ اغراض جنگ کے لئے بانس کا بیش از بیش نکالا جانا اور صنعت رال کی ترقی ہے - ہوشیارپور کے قابل قدر جنگلات بانس کی کٹائی سے بدستور عمدہ نتائج مرتب ہو رہے ہیں - اون بانسوں کی تعداد جو نکالے گئے سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع میں ۸۶۳۶۷۹ سے بڑہ کر سال زیر رپورٹ کے دوران میں ۱۳۲۵۷۶۷ ہو گئی۔

۶ - کارخانہ جلو میں سال ماسبق کے ۱۶۳۲۶ من کے مقابلہ میں ۲۸۷۷۸ من رال نکالی گئی - ۲۹۳۲ من کو خارج کر کے جو صوبجات متحدہ کے لئے کشید کئے گئے تھے رال کی کل مقدار ۱۸۷۳۳ من تھی اور تارپین کی ۵۲۷۰۱ گیلن رال کی اوسط قیمت فروخت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع کے ۱۶ روپیہ ۳ آنے ۴ پائی کے مقابلہ میں ۱۷ روپے ۸ آنہ ۳ پائی فی من تھی - جلو کے کارخانہ کی رال اور تارپین کو فروخت کرنے کا جو طریق اب اختیار کیا گیا ہے اور جسے مکمل ہونے میں کچھہ وقت لگا ہے یہہ ہے کہ دو ہفتوں کے بعد جسمیں اوس اطلاع کے مطابق مقرر کی جاتی ہیں جو بڑی بڑی بندرگاہوں پر متعینہ ایجنٹوں کی طرف سے موصول ہوں - قیمت کی بنیاد امریکہ کی رال اور تارپین کی شرح ہائے درآمد پر رکھی گئی ہے جو کم قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں وہ طریق جسمیں صوبجات متحدہ کا کارخانہ ہمارے ساتھہ ملکر کام کرتا ہے اب تک بالکل بلا روک ٹوک چلا جاتا رہا ہے - کارخانہ رال واقع جلو اور کارخانہ بھوالی واقع صوبجات متحدہ کے مابین رقبہ جات فروخت (جن میں تجارت برآمد بھی شامل ہوگی) کی جغرافی تقسیم بھی کردی گئی ہے اور دونوں کارخانوں کے درمیان یہہ اقرار نامہ ہو چکا ہے کہ ایک دوسرے کو ضرورت کے وقت میں اپنی پیداوار دیا کرے۔ فروختوں کے اس انتظام سے عمدہ نتائج مرتب ہو رہے ہیں اور یہہ باور کرنے کی وجہ ہے کہ ملکی پیداوار امریکہ سے برآمد شدہ مال کی جگہ سرعت کے ساتھہ لے رہی ہے - رال اور تارپین کا اب ایک خاص معیار مقرر کرنے کی طرف بھی توجہ کی جارہی ہے اور دوسری طرف تحقیق و تدقیق کے کام نے روغن رال کی پیداوار کے لئے جدید امکانات کھول دئے ہیں اور یہہ ایک ایسی جنس ہے جس کے متعلق ایک بھاری تجارتی مانگ ہونے کی اُمید ہے۔ صنعت رال کا خالص منافع ۲۱۱۰۶۲ روپیہ سے بڑہ کر ۳۴۱۱۷۷ روپے ہو گیا اور وہ شرح سود جو کام پر لگائے ہوئے روپے سے وصول ہوئی ۲۱۰ فیصدی سے بڑہ کر ۲۳۲ فیصدی ہوگئی یہہ ہیں شاندار نتائج اوس کام کے جو سنہ ۱۹۱۰ع میں جدید طریق کے مطابق مکرر شروع کیا گیا تھا - کارخانہ جلو کے لئے ایک اور رال کی بنائی ہوئی مشین کے لئے فرمائش دے دی گئی ہے اور نہ صرف ہندوستانی مانگ کو پورا کرنے بلکہ آئندہ ایک عمدہ تجارت برآمد قائم کرنے کی توقعات نہایت ہی شاندار ہیں۔

۷ - گذشتہ عرصہ پنجسالہ کے دوران میں صیغہ جنگلات کی کل آمدنی کی سالانہ اوسط ۱۹۰۳۰۷۲ روپے تھی اور خرچ کی ۱۱۸۵۲۶۸ روپے - اسطرح اوسط نقد فاضلہ رقم ۷۱۷۷۷۸ روپے تھی - سال سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع میں ۹۳۴۷۰۴ روپے کی فاضلہ رقم بچی رہی جو اس سے پیشتر کے سالوں کبھی نہیں بچی تھی اور جو سال زیر رپورٹ میں کم ہوکر ۵۶۸۴۷۲ روپے ہو گئی - اس کمی کی بڑی وجہ یہہ ہے کہ اختتام جنگ پر فوجی فرمائشیں منسوخ ہوگئیں جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ سال کے اخیر پر بہت سا سامان بچا رہا موسمی بارشوں کے نہ ہونے کی وجہ سے شہر کی عمارتی لکڑی کے پانی کے ذریعہ بہا کر ڈپو میں پہونچنے میں دیر لگی - سال زیر ریویو کی حقیقی فاضلہ رقم اون ذخائر کی قیمت کو شامل کرکے جو اب محکمہ کے پاس ہیں ۱۹۹۹۵۰۰ روپے ہے اسکے مقابل میں سال ماسبق میں یہہ رقم ۱۰۶۵۶۲۷ روپیہ تھی - سال کے دوران میں کل آمدنی میں بیشی ۱۶۷۲۸۱ روپیہ ہوئی اور خرچ میں ۲۵۰۱۰۱ روپیہ خرچ کا زیادہ تر حصہ عمارتی لکڑی اور ایندھن کے محکمانہ طور پر علے الخصوص بوشہر میں نکالنے کی توسیع کی وجہ سے ہوا - عملہ کے اخراجات میں بھی ۸۰۶۱۳ روپیہ کی بیشی ہوئی-

۸ - اوس باب میں جو تحقیق و تدقیق اور تجربات کے لئے وقفہ کیا گیا ہے کچھہ دلچسپ نتائج بیان کئے گئے ہیں اگرچہ جنگ کے لئے مصالحہ تیار کرنے میں مصروف ہونے کے باعث اس مد کی ذیل میں کوئی زیادہ ترقی نہ ہوسکی - یہہ امر نہایت مایوس کن ہے کہ بوشہر سے صنوبر - کی لکڑی کے جو ہوائی جہازوں کے بنانے کے قابل ہو بڑی مقدار میں حاصل ہونے کی بہت کم اُمید ہے - کیونکہ یہہ لکڑی زیادہ تر گانٹھہ دار پائی گئی ہے - محکمہ هذا نے حال ہی میں نارتھہ ویسٹرن ریلوے کو شمشاد کی شہتیریاں بہم پہنچانے کا انتظام کیا ہے اور اسطرح شمشاد کی لکڑی کے آئندہ تین سالوں کے لئے فروخت کرنے کی صورت پیدا کر لی ہے - اس انتظام سے گو محکمہ هذا کو مالی طور پر کوئی فائدہ نہیں ہوا تاہم اس سے بالواسطہ ایک ایسی منڈی کے حاصل ہونے کی اُمید ہے جسکی محکمہ هذا کو ضرورت ہے - شملہ میں مختلف قسم کے یوکاپٹس درختوں کے لگانے کی کوششیں میں جو مسلسل ناکامیاب ہوئی ہیں وہ قابل افسوس ہیں اور سرایگ ورق میلکلیگن بہادر اس قسم کے مزید عملی تجربات کو ترک کرنے کے متعلقہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں-

۹ - گذشتہ زمانہ میں محکمہ جنگلات پنجاب کا کام زیادہ تر یہی رہا ہے کہ جنگلات کو ترتیب دیا جائے اور اونکی حد بندی کی جائے تا کہ بندوبست جنگلات تیار کرکے لوگوں کے مفاد کو قائم کیا جائے اور اونکی نگہداشت کی جائے کیونکہ ان سے لوگوں کے حقوق کی حفاظت کے ساتھہ پیدا وار جنگلات کے استعمال کا انصرام بھی ہو جاتا ہے. میدانوں میں بہت سے کم درختوں والے قطعات کاشت کے لئے دیدئے گئے ہیں. عمارتی لکڑی کے لئے جنگلوں کی کٹائی وغیرہ کا کام اب تک صرف تھوڑے پیمانہ پر کیا جاتا رہا ہے - لوگوں کو ہمیشہ اس پیدا وار جنگلات کے بہم پہونچانے کا کام جنکی اونہیں اپنے زرعی کاروبار میں ضرورت ہو اب عملی طور پر مکمل ہو گیا ہے اور ہر سال ۳۰ لاکہ روپے کی مالیت کی پیدا وار جنگلات حق دار اشخاص کو دیجاتی ہے-اب وقت آ گیا ہے کہ محکمہ هذا جدید میدان سرگرمی کے لئے تیار رہے-یعنی کامل انتظام کے ذریعہ کوہستانی جنگلات کو ترقی دے اور میدان کے آبپاش ذخیروں سے حتے المقدور پورا فائدہ اوٹھائے تا کہ ٹیکس ادا کرنے والے کیلئے جسقدر ممکن ہو زیادہ سے زیادہ عوضانہ مل سکے پنجاب کی املاک جنگلات کی اس ترقی کو مزید معرض التوا میں ڈالنا مناسب نہیں - زیادہ سرگرمی سے جنگل نصب کرنے کے باقاعدہ طریقوں کے رائج ہونے پر (جنکی اس ترقی کے باعث ضرورت ہوگی) - پیدا وار جنگلات کو زیادہ باقاعدہ طور پر صرف میں لانے اور فروخت کرنا پڑیگا-اس لئے کاروائیوں کے باعث جو حل طلب مسائل پیدا ہونگے اون میں سے یہہ بھی ایک مسئلہ ہوگا کہ آیا جنگلات سے تجارتی اصول پر فائدہ اوٹھانے کے لئے محکمانہ طور پر کام کرنا چاہئے یا غیر سرکاری اشخاص کے ذریعہ ایک حل جو پیش کیا گیا ہے وہ یہہ ہے کہ پروڈکٹ ڈویژن حلقہ جات بنائے جائیں جنکا انتظام ایک ایسی بورڈ کے زیر ہدایت تجارتی اصولوں پر کیا جائے جس میں گورنمنٹ اور اون تجارتی دوکانوں دونوں کے نمائندے شامل ہوں جو اوس پر روپیہ صرف کریں-مگر یہہ ایک ایسا سوال ہے جسکا فیصلہ آئندہ تحریر پر ہوگا اور یہہ گمان غالب ہے کہ اون اعلے مصنوعات کی ترقی جنکا انحصار پیدا وار جنگلات پر ہے قائم شدہ مصنوعات کے مقابلہ میں زیادہ تر سرکاری امداد اور نگرانی سے وابستہ ہے -

اس اثناء میں محکمہ کی سب سے بڑی ضرورتیں اضافہ شدہ عملہ-لکڑی نکالنے کے آلات کا وسیع تر استعمال

اور اصلاح یافتہ و-ائل آمد و رفت ہیں-عملہ کي خاص طور پر پرانی ورکنگ پلینوں کي ترمیم-انجینئری کے خاص طریقوں کے استعمال-جدید منڈیوں کے متعلق تحقیقات کرنے اور اون کو کھولنے کے کام جدید مصنوعات کی ترقي اور تحقیقاتی کام دوبارہ نصب کرنے جنگلات اور جنگ ے متعلقہ اقتصادي امور کي تحقیقات کے لئے ضرورت ہے-جدید ڈویژنوں کو بناکر موجودہ ڈویژنوں کے رقبہ کا کم کرنا بھی ایک ایسا معاملہ ہے جسکي طرف جلد توجہ ہوني چاهئے اور اسکی کار روائی کے فوائد راولپنڈي ڈویژن کي صورت مین صاحب کنسرویٹر جنگلات نے اپني رپورٹ کے نقرہ ۷۱ مین واضح طور پر بیان کئے ہین یہہ ایسے معاملات ہین جنکي صاحبان کنسرویٹر پہلے تحریک کرچکے مین اور گو اونہین ابھي تک گورنمنٹ ہند کے روبرو پیش نہین کیا گیا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے زیر تجویز ہین-

۱۰—نہرون اور صوبہ کي سڑکون پر ذخیرہ کے کام کے متعلقہ خاص عملہ کا سوال جس کا رپورٹ کے نقرہ ۸۵ مین ذکر کیا گیا ہے ایک ایسا سوال ہے جس کا علیحدہ ذکر ہونا چاهئے-

۱۱—میکنٹوش اور میز صاحبان نے سال زیر ریویو کے دوران مین صیغہ جنگلات کا انتظام سرگرمی اور قابلیت سے کیا ہے اور اغراض جنگ کے لئے سامان پیدا کرنے مین جو قابل قدر کام محکمہ ہذا نے انجام دیا ہے وہ انہین صاحبان کي قابلانہ راهنمائی کا نتیجہ ہے-میکنٹوش صاحب اب ۲۸ سال سے زیادہ کی ملازمت کے بعد جسمین سے آخیر ۹ سال اونہون نے پنجاب مین گذارے اب ہندوستان سے رخصت ہوگئے ہین اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اوس مستقل محنت و جانفشاني کو قدر داني کي نگاہ سے دیکھتے ہین جس سے اونہون نے اپنا کام سرانجام دیا-جناب ممدوح محکمہ ہذا کے اون تمام عہدہ داران کے عمدہ کام کا بھي اعتراف فرماتے ہین جو صاحبان کنسرویٹر کے ماتحت ملازم رہے-

حکم—حکم ہوا کہ متذکرہ بالا آرائے پنجاب گزٹ مین شایع کي جائین اور کنسرویٹر جنگلات مشرقي حلقہ پنجاب کو بغرض اطلاع اور راهنمائي ارسال کي جائین اور نیز یہہ کہ رپورٹ کي نقول کے همراہ گورنمنٹ ہند کے صیغہ مال و زراعت (جنگلات) کی خدمت مین بھي بھیجي جائین-

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط-ای-جوزف

ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

۲۲۸۷ سی ایس—۳۸۰—۶-۲-۱۹۱۹ء—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۴

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۹] لاہور — ۷ مئی (مورخہ ۱۴ مئی) سنہ ۱۹۲۰ع - یوم جمعہ [جلد ۳۸

حصہ دوئم

عام

نظم و نسق معاملہ زمین پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ ع کا ریویو-

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ مال و زراعت (مال) نمبری ۱۲۰۷۷ - مورخہ ۱۷-اپریل سنہ ۱۹۲۰ ع کا ریویو-

نظم و نسق معاملہ زمین پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ ع کی سالانہ رپورٹ مرسلہ ہمراہ چٹھی نمبری ۳۹۱ - ۵۲ - ایل - ۳۰۴ مورخہ ۱۳ - ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۲۰ع منجانب صاحب سیٹلمنٹ سیکرٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب ملاحظہ سے گذری-

آرائے — سال کے زرعی حالات کاشتکاروں کے حق میں مفید نہ تھے - اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع کے دوسرے نصف حصہ اور مئی کے سارے مہینہ میں عملی طور پر کوئی بارش نہیں ہوئی اور جون کی ۳۱۸ ہی میں-

ھلکی مار شم اصل خریف کی تخم ریزی میں امداد دینے کے لئے کافی نہیں آئی چنانچہ تخم ریزی کا کام اس وجہ سے رک گیا - نیز آوائل ستمبر میں موسمی بارشوں کے بند ھوجانے کی وجہ سے کاشت شدہ فصل کو سخت نقصان پہونچا اور ناکام رقبہ ۳۱ فیصدی تہا - قلت بارش اور وباء انفلوانزا کی وجہ سے فصل ربیع کی تخم ریزی دیر سے اور قلیل ہوئی لیکن موسم ربیع میں ناکام فصلات کی فیصدی سے خوش قسمتی سے سال ماسبق کی ۱۱ کے مقابلہ میں صرف ۱۰ تہی - سال کا کل پختہ شدہ رقبہ ۱۷۱۰۴۱۷۹ - ایکڑ یا گذشتہ سال کے ۲۸۲۵۳۰۱۷ کے مقابلہ میں معمول کی صرف ۷۲ فیصدی تہا - گندم جو اور کپاس کی پیداوار فی ایکڑ معمول سے علی الترتیب ۱ و ۵ اور ۲۹ فیصدی زیادہ تہی - لیکن جملہ دیگر ضروری فصلات کی صورت پیداوار معمول سے کم تہی - لیکن زمینداروں کو نرخوں کی گرانقدر بیشی سے فائدہ پہونچا اور گندم کی اوسط قیمت ۳ روپیہ ۱۵ آنہ ۰ پائی سے بڑھکر ۵ روپیہ ۹ آنہ ۰ پائی اور کپاس کی اوسط قیمت فی من ۱۲ روپیہ ۱ آنہ ۰ پائی سے بڑھکر ۱۴ روپیہ ۱۴ آنہ ۰ پائی ہو گئی۔

۲— مستقل معاملہ زمین کا مطالبہ ۲۳۵،۰۷ لاکھ سے بڑھکر ۲۳۶،۶۱ لاکھ ہوگیا جسمیں سے ۴ و ۹۱ فیصدی فراہم ہو گیا - سال کے دوران میں ملتوی شدہ معاملہ کی مقدار ۳۶ و ۲۲ لاکھ تہی جو سنہ ۱۹۰۷—۰۸ع کے بعد ہر ایک سال کی مقدار سے بہت زیادہ ہے اس میں اضلاع گوڑگاؤں و رھتک کا حصہ کل مقدار کے نصف سے زیادہ ہے - سال کے دوران میں بہت سے مواضعات کے معاملہ زمین کا ایک حصہ بہرتی خدمات کے عوض میں معاف کر دیا گیا- سال کے اختتام پر غیر ملتوی شدہ و غیر معاف شدہ معاملہ زمین کا بقایا صرف ۱۱۰۰۰ روپیہ تہا- غیر مستقل معاملہ زمین کی مقدار ۳۸ و ۱۳ لاکھ یا سال ماسبق کی مقدار سے ۱۱½ لاکھ کم تہی- کمی کی وجہ یہہ ہے کہ سال کے دوران میں زرعی حالات خوش آئند نہیں تہے - اور دریاؤں کے پانی کی قلت کی وجہ سے انہار طغیانی کا کام تسلی بخش نہیں تہا۔

”دیگر قسم کے معاملہ زمین“ کی فراہم شدہ مقدار سے قریباً ۶ لاکھ کی خالص بیشی ظاہر ہوتی ہے۔ بیشی کی وجہ یہہ ہے کہ سرکاری معاملات میں حقوق مالکانہ وسیع پیمانہ پر فروخت کئے گئے اور بنجر اراضیات کی آمدنی و فروخت سے بیش از بیش روپیہ وصول ہوا - بیشی کے ایک حصہ کی وجہ یہہ ہوسکتی ہے کہ نہر لوئر باری دوآب کی اون اراضیات میں جو عارضی کاشت کے لئے پٹہ پر دی جاتی ہیں مالکانہ کی ایک روپیہ فی ایکڑ کی پرانی یکسان شرح کی بجائے ۲ روپیہ سے ۶ روپیہ تک مختلف درجہ کی شرح کا معیار اخذ کیا گیا۔

۳— سال کی غیر مفید زرعی حالات کے باوجود دستکوں کی تعداد ۱۱۴۳۴ سے کم ہو کر ۹۵۹۷ رہ گئی- اس میں قید کے ۱۰ حکم نامے اور غیر منقولہ جائداد کی واقعی قرقی کے صرف ۴ حکم نامے شامل ہیں- قسمت ملتان کے اندر حسب معمول جابرانہ وصولی کی سب سے زیادہ ضرورت پڑی - لیکن جس ضلع میں ناداری کے مقدمات میں واقعی قرقی کے وقوعوں کی تعداد سب سے زیادہ تہی گوجرانوالہ کا ضلع ہے حال کے حکم ناموں کو اون حکم ناموں کے سوا کے جو معاملہ زمین کی وصولی کے متعلق ہیں ڈاک کے ذریعہ تعمیل کرانے کے طریق کو کامیابی کے ساتھہ وسعت دی گئی لیکن اس طریق کو نافذ کرنے سے تعمیل کے چپراسیوں کی تعداد میں کوئی تخفیف نہیں ہوئی در اصل معاملہ زمین کی وصولی کیلئے اضلاع میں ۳۰۸ روپیہ کے کل خرچ پر زائد پیادے تہوڑے عرصوں کے واسطے ملازم رکھے گئے حکم ناموں کو وصول پانے والے اشخاص کی طرف سے تعمیل سے انکار کرنے یا نادہندوں کے ساتھہ ملی بہگت کر لینے کی جن مشکلات کا ذکر رپورٹ میں کیا گیا ہے ان کی پہلے ہی توقع تہی لیکن یہ کوئی ایسی مشکلات نہیں ہیں جنکا تدارک نہ ہوسکے- سر اڈورڈ مکلیگن بہادر کا خیال ہے کہ جس طریق کی بدولت تعمیل کے چپراسیوں کو ناجائز استعمال کا کم موقع ملے وہ لوگوں کو پسند آنا چاہئے اور اونکو صوبہ میں آزمائشاً وسیع پیمانہ پر رائج کرنا چاہئے۔

۴— معاملہ زمین کو کرانسی نوٹوں کی صورت میں ڈاک کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے کا طریق زیادہ مقبول عام ہو گیا ہے - ۷،۶۹ لاکھہ روپیہ نوٹوں کی صورت میں ۳۳ اضلاع میں ارسال کیا گیا جسکے مقابلہ میں سال گذشتہ میں ۲۱ اضلاع میں ۳،۶۵ لاکھہ روپیہ ارسال کیا گیا تہا منی آرڈر کے ذریعہ ادا شدہ معاملہ زمین کی مقدار ۲۵ اضلاع میں ۱۹ لاکھہ کے قریب تہی اگر لوگوں کو یہہ بات سمجھہ میں آ گئی کہ بڑی

بڑی رقوم کو کرنسی نوٹوں کی صورت میں ارسال کرنیسے منی آرڈر کے ذریعہ ارسال کرنے کی نسبت خرچ میں زیادہ کفایت ہوتی ہے اور کئی راہوں احتیاط میں ملحوظ رکھنے سے چوری وغیرہ ممکن خطرات سے بچاؤ ہو سکتا ہے تو اغلب اُمید ہے کہ معاملہ کو کرنسی نوٹوں کی صورت میں ارسال کرنے کا طریق اور بھی فروغ پاجائیگا۔

۵۔ گرداوری بذریعہ کنکوت کا طریق موجودہ طریق کی نسبت زیادہ تسلی بخش طریق ہے لیکن اسمیں مشکلات مضمر ہیں مثلاً [illegible] زیادہ [illegible] کے ساتھ ٹھیکہ داری ہوتی ہے ایسی صفات میں جو متوسط درجہ کے پٹواری میں نہیں پائی جاتیں اور بعض چیدہ رقبہ جات میں آزمائش کے طور پر رائج کرنے کے بعد طریق مذکور کو ترک کر دیا گیا ہے ۔ فصلات کا تخمینہ تیار کرنے میں جو اس سے پہلے محض قیاس پر مبنی ہوتے تھے اب محکمہ زراعت کے عہدہ داروں کی خاص معلومات کا بہتر استعمال کیا جاتا ہے۔

۶۔ سال کا ایک اہم خواص یہ ہے کہ صوبہ کے اقتصادی حل طلب مسائل کے متعلق علمی تحقیقات کرنے کی غرض سے ایک اقتصادی بورڈ تحقیقات قائم کیا گیا ہے۔ تحقیق و تدقیق کا کام صرف دیہی اقتصادیات تک ہی محدود نہیں ہوگا بلکہ اوس میں قصباتی حل طلب مسائل بھی مثلاً اُجرتوں و اشیاء خوردنی کی بیشی و غریبوں کی رہائش کا انتظام اور بعض چیدہ تجارتوں میں خوردہ فروشوں کے منافع کے سوال وغیرہ بھی شامل ہونگے ۔ گورنمنٹ نے سال رواں کے دوران میں بورڈ کو ۲۰۰۰۰ روپیہ اس غرض سے دینے کا انتظام کیا ہے تا کہ وہ تحقیقات کا کام انجام دیکر اپنی کارروائی کے نتائج کو شائع کرسکے۔ بورڈ کے انضباط سے پنجاب کے باہر بھی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور اور بعض دیگر لوکل گورنمنٹیں بورڈ کی مطبوعات کی کاپیوں کے لئے قبل ازیں درخواست کر چکی ہیں۔

۷۔ محکمانہ انتظام میں انہار کی کارروائی تسلی بخش ہے۔ پانی کی مانگ کو جو سنہ ۱۹۱۸ع کی موسمی بارشوں کے نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تھی انہار کے پانی سے تسلی بخش طور پر پورا کر دیا گیا مدامی انہار سے سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع کے مقابلہ میں بیش از بیش رقبہ آبپاش ہوا۔ لیکن دریاؤں میں پانی کے معمول سے کم آنے کی وجہ سے انہار طغیانی کے نتائج خراب تھے ۔ لیکن محکمانہ نگرانی کے تابع ہر دو اقسام کی انہار سے کل پختہ شدہ رقبہ ۴ و ۸ ملین سے بڑھکر (تخمیناً) ۶ و ۸ ملین ہو گیا۔ انہار طغیانی کے چلانے کے لئے محکمہ آبپاشی کی محنت اور کمال درکار ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے ساتھ اسبارہ میں متفق ہیں کہ اس قسم کی انہار کی نگرانی کے لئے ماہر فن اور جفاکش عہدہ داروں کی سخت ضرورت ہے۔ پنجاب اس امر پر بجا طور پر فخر کرسکتا ہے کہ اس میں ۱۹۶۵۴ میل لمبی انہار اور اون کی معاون شاخیں ہیں۔ جنکی بدولت صوبہ هذا قحط کی دست برد سے محفوظ ہے اور یہہ اندازہ لگایا ہے کہ ان انہار کے پانی سے ۵۵ کروڑ روپیہ کی مالیت کی یا بالفاظ دیگر اوس کل خرچ سے زائد از ۲½ گنا مالیت کی فصلات پیدا ہونگی جو اس وقت تک انہار کی تعمیر پر ہوا ہے۔

۸۔ انہار مذکور اور دیگر ذرائع آبپاشی سے آبپاش شدہ رقبہ میں کمی ہونے کی وجہ ناکافی بارش اور دریاؤں کے پانی کی قلت ہے۔ فیروزپور میں انہار کوٹ سے پختہ شدہ رقبہ کم ہو کر ۵۷۳۰۰ ایکڑ یا سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء کے رقبہ کا نصف رہ گیا۔ لیکن اضلاع گوڑگانوہ و حصار کو سب سے زیادہ نقصان پہونچا نمل ریزر وائر (تالاب) کی آبپاشی میں بھی اوس رقبہ میں جسکا پانی جمع ہوکر تالاب مذکور میں آتا ہے (Catchment area) میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے کمی ہو گئی لیکن پانی کی محدود بہم رسانی کے باوجود فصل بہت عمدہ تھی۔ پانی کو مجبوراً کفایت شعاری کے ساتھ استعمال کرنے سے جو عملی نتائج حاصل ہوئے ان سے زمینداروں کو یہہ یقین آ جانا چاہئے کہ نہری پانی کے آئندہ استعمال میں کفایت شعاری سے کام لینا مناسب ہے۔

۹۔ زیر ایکٹ قرضہ جات ترقی اراضی جو تقاویات دی گئیں اونکی کل مقدار سال زیر ریویو کے دوران میں ۔ قدرے کم از ۷۲۰۰۰ روپیہ سے بڑھکر ۱۸۰۰۰۰ روپیہ ہوگئی ۔ قرضہ جات عملی طور پر جملہ صورتوں میں چاہات کی مرمت و تعمیر کے لئے لئے گئے تھے ۔ اگرچہ نو آبادی اپر چناب میں احداث چاہات کے لئے تقاویات بوجہ فیاضانہ معیار پر دی گئیں مگر کام کی تکمیل میں اس وجہ سے رکاوٹ پیدا ہوگئی کہ بنگال سے کوئلہ لانے کے لئے گاڑیاں نہ ملیں ۔ ہز آنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ زراعت پیشہ اقوام اپنی روز افزوں

ثروت کی بدولت اپنی زرعی ترقیون کے لئے اپنا روپیہ بہم پہچانے کے واسطے دن بدن زیادہ قابل ہوتے جاتے ہین- لہذا زیر ایکٹ مذکور قرضون کی تعداد مین جو کمی ہوائی ہے اوس کی وجہ زمینداروں کی بیش از بیش خوشحالی ہوسکتی ہے نہ یہہ کہ امداد و معاونت کی اون تدابیر کی مقبولیت کم ہو رہی ہے جو گورنمنٹ نے تجویز کی ہین - زیر ایکٹ قرضہ زراعت پیشہ اشخاص تقاویات کا میزان ۹ لاکھ سے کچھ ہی کم یا سال ما سبق مین پیشگی دی ہوئی رقوم کے قریباً تین گنا ہے- چارہ کی خرید کے واسطے جس کی جنوب مشرقی اضلاع مین سخت خشک سالی تھی اور سنہ ۱۹۱۹ع کے بارش کے موسم کے ابتدائی حصہ مین عمدہ بارشون کی وجہ سے تھی خراب فصلات خریف اور ایک کمزور فصل ربیع کے بعد زمینداروں کی اُمیدین بڑہ جانے سے بیج یا مویشی کی خرید کے واسطے بڑی بڑی رقوم پیشگی دی گئیں-

۱۰—سال زیر رپورٹ کے دوران مین یہہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ایکٹ چوہائی کی توسیع تحصیل ہائے روپڑ و کھرڑ-ضلع انبالہ پر کردی جائے- سر ایڈورڈ مکلیگن بہادر صاحب فنانشل کمشنر پنجاب کے ساتھ اس بارہ مین متفق ہین کہ زیر ایکٹ حصول اراضی کارروائی مناسب نہین ہے اور جناب ممدوح کو یہہ اُمید ہے کہ معاوضہ کے متعلق تخمینہ شدہ خرچ کی نظر ثانی کرنیکی جلدی کوشش کی جائیگی- یہہ تسلی بخش امر ہے کہ ضلع ہوشیارپور کے زمیندار گہاس و درختون کی حفاظت کے فوائد کا عام طور پر اعتراف فرماتے ہین اور کہ موضع مبلسی کے باشندے پشتون کی قائمی مین امداد دیکر اراضی کو مزید بہنے سے روکنے اور ۵۰ ایکڑ اراضی کی اصلاح کرنے مین کامیاب ہوگئے ہین-

۱۱—اراضی کا بڑا رقبہ جو تبادلہ کے ذریعہ ایک شخص سے دوسرے شخص کے ہاتھون مین جاتا رہتا ہے قابل ذکر خواص ہے اور صاحب فنانشل کمشنر بہادر کو اس کا علم ہے - اس کی وجہ بلا شبہ زیادہ تر وہ خواہش ہے کہ جو کہاتون کو مستحکم و یکجا کرنے کے متعلق پائی جاتی ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہین کہ اس معاملہ کے متعلق مزید تحقیقات کی جارہی ہے - اون صورتون کے متعلق قانون وضع کرنے کے احکام پر غور کرنا شاید آئندہ کسی وقت مناسب ہوگا جس مین اس غرض کے واسطے مناسب تبادلے اوس مخالفت کی وجہ سے عمل مین آنے سے رہ جاتے ہین جو مالکان متعلقہ کا جزو قلیل ہوتا ہے-

۱۲—اراضی کی فروخت اور انفکاک رہن کی وارداتیں گذشتہ سال کی نسبت زیادہ ہیں - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے فنانشل کمشنر بہادر کے اس خیال کو دلچسپی سے ملاحظہ کیا ہے کہ تین سال میں انفکاک رہن کی تعداد کے محدود ہوجانے کی وجہ یہہ نہین آئی کہ لوگون کے پاس روپیہ موجود نہیں تھا یا اونکی اقتصادی حالت خراب تھی بلکہ اوس کی وجہ یہہ تھی کہ لوگ جنگ کے ابتدائی سالون میں ملک کی آئندہ سیاسی استحکام پر بھروسہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنے پس انداز روپیہ کو دفینہ رکھنا چاہتے تھے اس نتیجہ کو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی اس اُمید کے پورا ہوجانے سے تقویت مل گئی ہے کہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد حالات اوسی درجہ پر عود کر آئینگے جس درجہ پر کہ وہ لڑائی سے پہلے تھے - اب چونکہ سیاسی مطلع صاف ہوگیا ہے اور اعلے نرخون کی وجہ سے زراعت پیشہ اقوام کی جیبون مین کثیر مقدار مین روپیہ آرہا ہے اس واسطے یہ توقع ہے کہ قرضون وغیرہ کو اور بھی زیادہ بڑے معیار پر ادا کر دیا جائیگا-

۱۳—کل صوبہ کے لئے مزارعہ اراضی کی اوسط درج کاغذات قیمت کم ہوکر فی ایکڑ ۱۸۳ روپیہ رہ گئی ہے لیکن اس سے اراضی کی قیمت کی کوئی صحیح حالت معلوم نہین ہوتی- کیونکہ خرید و فروخت مین ہر ایک قسم کی اراضی اور نیز غیر مزروعہ اراضی کا بڑا رقبہ شامل ہے - نو آبادی ہائے سوہاگ پارہ اور سدہنائی مین سرکاری اراضی کے بہت بڑے رقبہ کی معمولی قیمت پر فروخت ہونے سے بھی صوبہ کی اوسط کم ہوگئی ہے - اراضی کی اصل قیمت بدستور بڑہ رہی ہے کیونکہ اوس کثیرالمقدار روپیہ کو جو نو آبادی مین موجود ہے منافع پر لگانے کے لئے اراضی کو عام طور پر محفوظ ترین ذریعہ خیال کیا جاتا ہے - گذشتہ مہینہ مین نہر لوئر باری دو آب پر نیلام سے وصول شدہ اوسط قیمت قریباً ۳۵۰۰—ایکڑ اراضی کی صورت مین فی ایکڑ ۹۳۰ روپیہ کی عدیم النظیر قیمت شرح تک پہونچ گئی ہے—حالانکہ اراضی بحیثیت مجموعی سفیدی ما حق

میں فروخت شدہ اراضی کی نسبت ادنیٰ قسم کی تھی- معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر وار برٹن مرحوم کی اراضی واقع لہر لوئر باری دو آب ۱۰½ لاکھ روپیہ کے عوض فروخت ہوئی ہے-اور مسٹر بی-براؤوسے ۰کی فارم واقع سرگودھا بھی حال میں کثیر المقدار روپیہ کے عوض میں فروخت ہونی رہی ہے-

۱۴—سال کے دوران میں منفصلہ مقدمات مال کی تعداد میں جو خفیف کمی ہوئی ہے اوس کو اون روکاوٹوں کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے جو وباء انفلوانزا اور اپیل کی بد امنی کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھاں لیکن زیر تجویز مقدمات کی تعداد اوس تعداد سے کم تھی جو سال ماسبق کے اختتام پر موجود تھی-دفاتر و عدالت ہائے کمشنر و فنانشل کمشنر میں اپیلوں کا کام بھی بخوبی چل رہا ہے - رپورٹ میں اون عرضیوں کا بھی خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے جو فوجی آدمیوں کی طرف سے موصول ہوئی ہیں اور جن کی تعداد صرف ہوشیار پور کے واحد ضلع میں ۳۴۸۳ کے قریب تھی - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ ان درخواستوں کے متعلق جن سے دفاتر ضلع کے کام پر یقیناً بہت سا فالتو بوجھہ پڑگیا ہے عام طور پر مستعدی اور احتیاط کے ساتھہ کارروائی کی جاتی ہے-

۱۵—خاتمہ پر ہز ایکسلنسی مکلیگن بہادر محکمہ مال کے قابلانہ انتظام کے بدلے صاحبان فنانشل کمشنر بہادر کا شکریہ ادا کرتے ہیں- جناب صاحب ممدوح اوس استعداد و کامیابی کا بھی اعتراف فرماتے ہیں جس کے ساتھہ جملہ درجوں کے افسران مال نے خاص طور پر دقت کے سال میں اچھے کام کو انجام دیا ہے-

—— ——

حکم—حکم ہوا کہ ریویو کی ایک کاپی اطلاع و آگاہی کی غرض سے صاحب سینیئر سیکرٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائے اور کہ ریویو مذکور گورنمنٹ گزٹ پنجاب میں شائع کیا جائے اور رپورٹ کے ہمراہ حسب معمول متداول کیا جائے-

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط ای-جوزف

ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۰۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۰] لاہور—۱۴ مئی (مطبوعہ ۲۱ مئی) سنہ ۱۹۲۰ع—یوم جمعہ [جلد ۳۸

حصہ دویم

عام

حسابات پنجاب کی رپورٹ پڑتال و تقسیم بابت سال سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع کا ریویو۔

کارروائی ہز آنر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ خزانہ نمبر ۲۷۳۶—۱ مورخہ ۲۲—اپریل سنہ ۱۹۲۰ع

حسابات پنجاب کی رپورٹ پڑتال و تقسیم بابت سال سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع ملاحظہ سے گذری۔

۱—اوس کل خرچ میں جس پر اعتراض کیا گیا اوس بھاری بیشی سے اضافہ ہوا جو "مدات قرضہ بشمول العوا" سے متعلقہ رقم اور نیز اوس رقم میں واقع ہوا ہے جن پر مفصل کنٹنجنٹ بلوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے اعتراض کیا گیا۔ لیکن اگر اون رقموں کو جن پر پڑتال اور تصفیہ حساب کے انتظار میں اعتراض کیا گیا خارج بھی کر دیا جائے تو اوس خالص خرچ میں جس میں قواعد کی خاصی خلاف ورزی ۳۹۴ بھی ہی جی۔

تفتیش کی گئی ۹۸ کی اور امتحان کردہ اشیاء کی تعداد میں ۱۶ کی بیشی ہوئی۔چونکہ امپیریل سیرولوجسٹ کلکتہ کے اعداد میں بھی ۴۵ وارداتوں اور اتنی اشیاء کا اضافہ ہوا ہے۔اسلئے مد ھذا میں زیادتی کا باعث اس قسم کے جرموں کی بیشی معلوم ہوتی ہے۔

۲۔۷۹۹ طبی عدالتی وارداتوں میں سے ۴۰۷ انسانی زہر خورانی کی وارداتیں تھیں۔اور ان میں سے ۳۰۱ میں زہر کا سراغ پایا گیا۔افیون بدستور ایسا زہر ہے جو عام طور پر زہر خورانی کے لئے استعمال ہوتا ہے چنانچہ اون وارداتوں میں سے جن میں زہر کا سراغ پایا گیا ۳۸٫۰۱ فیصدی میں افیون پائی گئی اور اس کے مقابلہ میں ۲۶٫۳۷ میں سانکھیا پایا گیا۔لیکن زہر خورانی جانوران کی وارداتوں میں سانکھیا حسب معمول سب سے زیادہ مقبول عام ذریعہ زہر خورانی ہے۔

۳۔انسانی زہر خورانی کی مہلک وارداتوں میں زہر کے سراغ کی فیصدی ۸۵٫۰۰ سے کم ہوکر ۸۰٫۹۱ رہ گئی۔اگر اون ۲۳ وارداتوں کو نکال لیا جائے جن میں موت بظاہر زہر خورانی کے علاوہ کسی دیگر باعث سے واقع ہوئی فیصدی عملی طور پر وہی رہ جاتی ہے جو سال ماسبق میں تھی۔یعنی ۹۰٫۷۸ کے مقابلہ میں ۹۰٫۳۶ جلے ہوئے مردوں کی راکھ اور ہڈیوں کے امتحان کی ۱۴ وارداتوں میں سے ۴ میں زہر کی برآمدگی قابل ذکر ہے۔یہ امر اطمینان بخش ہے کہ چند مستثنیات کے سوائے خصوصاً جنکا ذکر رپورٹ کے فقرہ ۱۱ میں کیا گیا ہے اون وارداتوں کی ترسیل میں جو کیمیکل معائنہ کے لئے بھیجی جاتی ہیں اصلاح بدستور جاری رہی۔

۴۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اُس اعلےٰ درجہ کے کام کا اعتراف فرماتے ہیں جو لفٹننٹ کرنل بلیک صاحب نے صحت کے خراب ہونے کے باوجود اور دیگر اسسٹنٹ سرجن سید محمد حسین نے جو ماہ نومبر میں کرنل بلیک صاحب کی روانگی کے بعد بطور قائمقام کیمیکل اگزیمینر انجام دیا اور جناب ممدوح عملہ کے کام کے متعلق قائمقام کیمیکل اگزیمینر کی رائے پر صاد کہتے ہیں مزید برآں اوس امداد کا بھی اعتراف فرماتے ہیں جو لفٹننٹ کرنل ڈبلیو۔ڈی سدرلینڈ صاحب امپیریل سیرولوجسٹ نے صوبہ کو دی۔

حکم۔۔ حکم ہوا کہ آرائے مذکور کی ایک نقل بغرض اطلاع انسپکٹر جنرل سول اسپتال ہائے پنجاب کے پاس ارسال کیجائے۔

نیز حکم ہوا کہ رپورٹ مذکور اور صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتال ہائے کی چٹھی کی جسکے همراہ رپورٹ ھذا ارسال ہوئی اور متذکرۃ الصدر آرائے کی ایک ایک نقل حسب ذیل کو ارسال کیجائیں :۔

(۱) گورنمنٹ ہائے صیغہ ہوم بغرض اطلاع۔
(۲) رجسٹرار ہائی کورٹ بغرض اطلاع آنریبل جج صاحبان۔
(۳) جملہ صاحبان کمشنر قسمت و ڈپٹی کمشنر و ڈویژنل جج صاحبان پنجاب بغرض اطلاع۔ اور
(۴) انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب بغرض اطلاع۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب
دستخط۔بی۔ٹی گبسن
فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

مطبوعہ ومشتہرہ بذریعہ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۳] لاہور — ۴ جون (مورخہ ۱۱ جون) سنہ ۱۹۲۰ء — یوم جمعہ [جلد ۳۸

حصہ دویم

عام

پاگل خانہ پنجاب کے نقشہ جات اعداد و شمار بابت سال سنہ ۱۹۱۹ء کا ریویو۔

مندرجہ ذیل چٹھی بغرض اطلاع عام مشتہر کی جاتی ہے :—

نمبر ۱۳۹ — ق — (ہوم میڈیکل) مورخہ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۲۰ء

منجانب — آنریبل ای جوزف صاحب آئی۔سی۔ایس ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

بخدمت — صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہند صیغہ ہوم۔

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں گورنمنٹ ہند کی اطلاع کے لئے پاگل خانہ پنجاب کے نقشہ جات اعداد و شمار بابت سال سنہ ۱۹۱۹ء بمعہ رپٹ صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہائے پنجاب ارسال کروں اور نیز جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی مندرجہ ذیل آراء ارسال کروں :—

۱۵۲۱ پی جی پی۔

۲—پاگل خانہ میں داخل شدہ اشخاص کی اس تعداد میں جس میں کئی سالوں سے اضافہ ہو رہا تھا سال زیر ریویو کے دوران میں بڑھنے سے رک گئی۔ تاہم اس سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاہئے کہ پاگل خانہ کی مقبولیت عامہ میں کمی واقع ہو گئی ہے کیونکہ سنہ ۱۹۱۸ء میں اعداد اور فوجی مریضوں کی آمد سے زیادہ ہو گئے تھے جو جلد تندرست ہوکر رہا کئے گئے۔ پاگل خانہ کی روزانہ اوسط تعداد اس غایت تعداد یعنی ۸۷۶٫۴۴ سے جو گذشتہ سال میں ہو گئی تھی ۱½ سے ابھی کمتر تھی اور مردانہ آبادی میں زیادتی بدستور جاری تھی۔ جب مجرم مجنونوں اور مریضان دق و سل کے لئے مجوزہ بلاک کی تعمیر کی جائیگی تو پاگل خانہ میں زیادتی اعداد کے متعلق حالات بہتر ہو جائینگے۔

۳—اگرچہ سال کے آخیر میں کم شدید قسم کا انفلوانزا پھر نمودار ہوا تھا تاہم مجنونوں کی صحت عام طور پر تسلی بخش رہی۔ اموات کی کل تعداد ۱۳۰ سے گر کر ۹۲ رہ گئی اور بیماروں کی روزانہ اوسط میں ۸۲٫۷۴ سے ۹۰٫۱۵۸ تک کی بیشی کی وجہ یہ ہے کہ ہسپتال میں ایسے مریض داخل کئے گئے جنکی مرض شدید قسم کی نہ تھی

۴—اس رقم میں جو خرچ ادا کرنے والے مریضوں سے وصول ہوئی قریباً ۱۰۰۰ روپیہ کی مزید کمی واقع ہوئی جسکی وجہ یہ ہے کہ یورپین پاگلوں کو پاگل خانہ رانچی میں منتقل کردیا گیا۔ کل اخراجات میں ۳۰۰۰۰ روپیہ کی بیشی قیمتوں میں اضافہ و خوراک نیز عملہ کی افزون شدہ تنخواہ اور صیغہ تعمیرات سرکاری کے اخراجات میں اضافہ کے باعث ہوئی ہے۔

۵—ان مریضوں کی تعداد جنکی بیماری کی زیادہ تر وجہ موروثی جنون تھا ۶۱ سے کم ہوکر ۴۵ رہ گئی ہے لیکن ان مریضوں کی صورت میں جو سال کے دوران میں داخل کئے گئے جنون کی وجہ مسکرات کا استعمال تھا بھاگنے والوں کی کوئی شدید صورت واقع نہیں ہوئی۔

۶—جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہ دیکھ کر مایوس ہوئے ہیں کہ عملہ وارڈران (برقندازان) کی تنخواہ میں زیادتی کے باوجود مناسب قسم کے پنشن یافتہ فوجی اشخاص کی خدمات حاصل نہیں ہو سکیں۔

۷—سر ایڈورڈ میکلیگن بہادر۔ میجر۔ فاینمک صاحب آئی۔ایم۔ایس کی خدمات کا اعتراف فرماتے ہیں جنہوں نے گذشتہ چار سالوں میں تن تنہا سپرنٹنڈنٹ کے فرائض نہایت قابلیت کے ساتھ انجام دئے ہیں۔ جناب ممدوح فرانسسکن سسٹرز کی خدمات کا بھی اعتراف فرماتے ہیں جو حسب معمول تندہی کے ساتھ زنانہ مریضوں کی نگہداشت کر رہی تھیں ریورنڈ مدر سالیمن سسٹرز مذکور کی لیڈی سپیریر نے حال ہی میں اس کام کے صلہ میں جو سسٹرز نے سرانجام دیا ہے قیصر ہند میڈل درجہ اول حاصل کیا ہے۔

دستخط۔ اے۔ جوزف

ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

Dieu et mon droit

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۷] لاہور — ۲ جولائی (مطبوعہ ۹ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع - یوم جمعہ [جلد ۴۸

حصہ دویم

عام

رپورٹ بابت نظم و نسق جیلخانجات پنجاب بدوران سال سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو-

کارروائی ہزآنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب محکمہ جرم (جیلخانجات) نمبری ۳۹۵-ایس- مورخہ ۲ جون سنہ ۱۹۲۰ع-

رپورٹ بابت نظم و نسق جیلخانجات پنجاب بدوران سال سنہ ۱۹۱۹ع ملاحظہ سے گذری-

آبادی — کوائف جیلخانہ بابت سال زیر ریویو پر فسادات اپریل سنہ ۱۹۱۹ع کا بہت اثر پڑا جسکی وجہ سے پہلے ہی سے حد سے زیادہ بھر پور شدہ جیلخانہ جات میں اوسط آبادی ۱۳۲۱۹ سے بڑھکر ۱۵۲۳۱ ہوگئی ۹۷۵ فی صدی-

بمقام جالندھر ایک پانچویں سنٹرل جیلخانہ کے قیام کی تجویز کیگئی ہے جسکا ذکر سال گذشتہ کے ریویو
ن کیا گیا تھا۔لیکن کسی قطعی فیصلہ پر پہونچنے سے پہلے اس تجربہ کے نتیجہ کا انتظار کیا جاتا ہے جو زمانہ حال میں
رام کے ذریعہ پانی نکالنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

۲—جیلخانہ میں داخل کردہ ۱۹۲۳۶ قیدیوں میں سے سنہ ۱۹۱۸ع کے ۴۷ قیدیوں کے مقابلہ میں
فیصدی ایسے تھے جو ۱۶ سال سے کم عمر کے تھے—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ مجسٹریٹ
جوان مجرموں کو ریفارمیٹری سکول میں بھیجنے کی بجائے سزائے قید دینے کا فیصلہ کرتے وقت مؤخرالذکر امر پر
دستور پوری توجہ دیتے رہینگے۔کہ بورسٹل جیل خانہ میں ترقی کے نمایاں آثار معلوم ہوتے ہیں اور وہاں
قیدیوں کی اصلاح کے لئے ہر طرح کوشش کیجا رہی ہے۔بورسٹل جیل کے لڑکوں کو مشروط طور پر رہا
نے اور انہیں باہر (عام طور پر میونسپلٹی لاہور یا نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کارخانوں میں) کام کے لئے
بھیجنے کی تجویز میں بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے اور ان کے چال چلن اور نظام کے بارے میں عمدہ
رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔بورسٹل سسٹم کی اصلاح کی متعلق تجاویز جیسا کہ یہ پنجاب پر اطلاق پذیر
میں کچھ عرصہ سے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے روبرو پیش رہی ہیں۔اور جناب ممدوح نے منجملہ
دیگر امور کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جیلخانہ و قیدیوں کی جگہ الفاظ انسٹی ٹیوٹ اور انسٹی ٹیوٹ مقیمان کے
بجائے استعمال کئے جائیں۔اور کہ ایسے لڑکوں کو جو انسٹی ٹیوٹ میں رکھے جائیں سرکاری دفاتر میں ملازم رکھے جانے
میں موجودہ رکاوٹ کو دور کر دیا جائے۔دھاریوال کیمپ جیلخانہ جس نے دھاریوال کے اونی کے کارخانوں میں نوجوان
مزدوروں کی ایک کثیر تعداد بہم پہونچائی تھی—۲۰-اپریل سنہ ۱۹۲۰ع کو بند کردیا گیا—اور جیل میں
رہنے والے اشخاص بورسٹل انسٹیٹیوٹ میں واپس بھیج دئے گئے۔یہ امر طمانیت بخش ہے کہ کئی لڑکے
جیل ہذا سے رہائی پانے کے بعد ان کارخانوں میں آزاد مزدوروں کی طرح کام کرتے رہے۔

۳—سنٹرل جیل لاہور کے سوائے جہاں حال کے فسادات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نگرانی میں کمی پائی
ی۔باقی جیلخانہ جات میں چال چلن اور نظام کا معیار عموماً اچھا رہا ہے۔سال زیر ریویو کے دوران میں
۱ فراریاں عمل میں آئیں جن میں سے صرف ایک ہی جیلخانہ کے اندر سے وقوع میں آئی اور پانچ مفرور
دوبارہ گرفتار کئے گئے۔چونکہ ملک کی اوسط آبادی میں اضافہ ہونے کے باوجود جرائم جیلخانہ کی تعداد کم ہوکر
سال ماسبق کے ۱۶۶۸۹ کے مقابلہ میں صرف ۱۳۸۵۱ رہ گئی ہے۔چونکہ جنگ کے ختم ہوجانے کے باعث
عملہ وارڈروں کے لئے رنگروٹ حاصل کرنے میں جو دقت پیش آتی تھی وہ کم ہوگئی ہے۔اسلئے قیدی عہدہ داران
کی ملازمت کے متعلقہ قواعد میں اس قسم کی ضرورت نہیں رہی جو عارضی طور پر منظور کیگئی تھی
قیدی عہدہ داران کا چال چلن عموماً تسلی بخش رہا۔

۴—سنٹرل جیلخانہ جات واقع لاہور و منٹگمری میں قیدی حد سے زیادہ تھے—لیکن
بارکوں میں اس اجتماع کو دور کرنے کے لئے زائد قیدی رات کے وقت خیموں یا کارخانوں
میں رکھے جاتے تھے۔ان غیر معمولی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جو سنہ ۱۹۱۸ع میں وبائی انفلوانزا
کے باعث رونما ہوئے کوائف پیدائش و اموات بابت سال زیر ریویو کا سال ماسبق کے ساتھ مقابلہ نا قابل
حاصل ہوگا۔صحت کے لحاظ سے سنہ ۱۹۱۷ع کے مقابلہ میں سال زیر ریویو عمدہ تھا چنانچہ شرح اموات بحساب
فی ہزار آبادی ۲۶ ، ۹۶ کے مقابلہ میں ۲۱ ، ۳۵ تھی—جو مریض ہسپتال میں داخل ہوئے انکا ایک تہائی حصہ
موسمی بخار میں مبتلا تھا لیکن اس عارضہ سے صرف ۱۸-اموات واقع ہوئیں۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو
امید ہے کہ صاحب انسپکٹر جنرل سنٹرل جیلخانہ جات لاہور و منٹگمری کی نالیوں کی اصلاح کے متعلق
تجاویز تیار کرینگے—جس کی غیر تسلی بخش حالت ان ہر دو جیلخانہ جات میں وبائی بخار کی کثرت کے ساتھ
واقع ہونیکی زیادہ تر ذمہ دار ہے قیدیوں کی کل اموات میں سے ½ سے زیادہ اموات نمونیا (۶۶) وسل و دق
(۳۲) سے واقع ہوئیں۔باوجود اس بات کے کہ دق و سل کے مریضوں کی تعداد ۱۰۲ سے بڑھ کر ۱۲۳ ہوگئی
جسے بیش از بیش احتیاط کے ساتھ تشخیص کرنے کی طرف منسوب کیا گیا ہے) اموات کا ۵۵ سے کم ہوکر
۳ رہ جانا ایک تسلی بخش امر ہے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے بمقام مادھوپور ایک جدید جیلخانہ
سل و دق کی تعمیر کے لئے منظوری دیدی ہے۔اور کسی موزون جگہ کے پسند کرنے کے لئے ایک کمیٹی
مقرر کیگئی ہے۔

۵—سال کے دوران میں خرچ ۱۲۴۲۸۰۵ روپیہ سے بڑھکر ۱۷۱۴۲۱۳ روپیہ ہو گیا اور خرچ فی کس ۲—۷—۱۰۲ سے بڑھکر ۶—۹—۱۱۳ ہو گیا جسکی زیادہ تر وجہ قیدیوں کی تعداد اور تمام ضروریات زندگی کے خرچ میں اضافہ ہے۔ایک قیدی کی روزانہ خوراک کا اوسط خرچ ایک آنہ سات پائی سے بڑھکر دو آنہ ایک پائی ہو گیا۔اور اسطرح کل اخراجات خوراک میں ۲۱۲۹۹۶ روپے کا اضافہ ہوا اوس آمدنی میں جو فی الحقیقت ۲۸۳۰۰۶ روپیہ سے بڑھکر ۳۰۲۰۱۷ روپیہ ہو گئی اضافہ کی وجہ جزواً روئی کے بھاری ذخیرہ کی فروخت اور جزواً جیل کے واجب الادا بلوں کی فوری وصولی ہے۔یہ بات قابل افسوس ہے کہ [illegible] سنٹرل جیل لاہور کی چٹائیوں کو اصل لاگت سے کم قیمت پر فروخت کیا۔جیلخانہ مذکور کی [illegible] میں ایک بھاری نقصان ہوا۔سوا رپورٹ جو اوس ترقی کے متعلق جو سنٹرل جیل مانٹگمری کے زرعی ڈیمانسٹریشن فارم میں ہوئی حوصلہ افزا ہے۔اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یہ بات دیکھکر خوشی ہوئی ہے کہ قیدیوں نے زراعت کے اصلاح یافتہ طریقوں میں سمجھدار طریق میں دلچسپی لی ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ اوس تمام اراضی کا انتقال جو لائلپور جیل سے ملحق ہے لیکن جو فی الحقیقت قیدیوں کے واسطے ضروری ہونے کیواسطے مطلوب نہیں ہے ابھی تک عمل میں نہیں آیا۔کام اوس وقت مزدور فارم میں ملازم رکھا جاسکتا ہے جسقدر کہ سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ بہم پہونچا سکتے ہیں اور اُمید کی جاتی ہے کہ قیدی جو اسطرح کام پر لگائے جاوینگے وہ کاشت کے اصلاح یافتہ طریقے سیکھ لینگے جنکے سیکھنے کے لئے [illegible] نزدیک ہونا کافی معلوم نہیں ہوتا۔ [illegible] کے اعداد جو رپورٹ کے فقرہ ۴۲۵ میں درج ہیں ایک دوسرے سے مطابقت نہیں رکھتے۔

۶—لفٹننٹ کرنل وارڈ صاحب سی آئی ای ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۲۰ع تک انسپکٹر جنرل کے عہدہ پر ممتاز رہے جبکہ بدقسمتی سے وہ خرابئی صحت کے باعث طویل رخصت حاصل کرنے کے لئے مجبور ہو گئے۔اوسکے بعد میجر فلپس صاحب ڈی ایس او اوس عہدہ پر ممتاز ہوئے جنہوں نے ایکماہ بعد میجر ڈازول کو سبکدوش کیا۔محکمہ ہذا کے انتظام کا کام تمام سال کامیابی اور قابلیت کے ساتھ انجام دیا گیا اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اوس وفادارانہ امداد کے لئے قدردانی کا اظہار فرماتے ہیں جو اون سپرنٹنڈنٹوں اور جیلخانہ کے داروغوں نے دی جنکی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔

جیل کمشن صوبہ کے بڑے بڑے جیلخانوں کا معائنہ اختتام سال سے کر رہی ہے اور انتظام و امن کے متعلق بعض اصلاحات جو زیر غور تھیں اونکو کمشن مذکور کی آرائے کے موصول ہونے تک عارضی طور پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

حکم—حکم ہوا کہ رپورٹ اور ریویو کی ایک نقل گورنمنٹ ہند بصیغہ ہوم کی خدمت میں ارسال کی جاوے اور کہ ریویو کی ایک نقل رجسٹرار ہائی کورٹ اور جوڈیشل کمشنر واقع لاہور کو [illegible] کی آگاہی کے لئے اور صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات پنجاب بغرض آگاہی و رہنمائی مرسل ہو۔

نیز یہ بھی حکم ہوا کہ ریویو پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں شایع کیا جاوے اور حسب معمول رپورٹ کے ہمراہ متداول کیا جاوے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط [illegible]

ریونیو سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۸] لاہور — ۹ جولائی (مطبوعہ ۱۶ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ع — یوم جمعہ [جلد ۴۸

حصہ دویم

عام

محکمہ رجسٹری پنجاب کے انتظام کی سہ سالہ رپورٹ بابت سنین ۱۹۱۷-۱۸ع لغایت ۱۹۱۹-۲۰ع کا ریویو۔

احکام جناب آنرایبل فنانشل کمشنر صاحب پنجاب بصیغہ ... رجسٹری نمبر ۲۹۴-ایس-مورخہ یکم جون سنہ ۱۹۲۰ع۔

محکمہ رجسٹری پنجاب کے انتظام کی سہ سالہ رپورٹ بابت سنین ۱۹۱۷-۱۸ع لغایت ۱۹۱۹-۲۰ع ملاحظہ سے گذری۔

آر اقبے — رپورٹ کا سب سے زیادہ قابل ذکر خاصہ وہ شہادت ہے جو گذشتہ عرصہ سہ سالہ کے اندر واقع شدہ قیمتوں کی گرانی اور روپے کی قیمت میں کمی کے متعلق اس سے ملتی ہے۔

ان تین سالوں کے اعداد پر مبنی اوسطیں مغالطہ انگیز ہیں کیونکہ تمام اقسام کی سکنی جائداد کی

م بازاری جو جنگ کے شروع ہونے کے بعد وقوع میں آئی وہ سنہ ۱۹۱۸ع تک شروع نہ ہوئی تھی-اور نہ ھی
س کے بعد کے سال تک اپنے عروج پر پہونچی-مجمل طور پر یہہ کہا جاتا ھے کہ لازمی رجسٹری شدہ جائداد
ی مجموعی قیمت عرصہ سہ سالہ زیر رپورٹ کے ہر ایک سال میں دو چند ہو گئی-گو سودون کی تعداد
نہ ۱۹۱۷ع کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۸ع میں خفیف سی کم ہو گئی اور سنہ ۱۹۱۹ع میں صرف ۲۵ فیصدی
ھی-قیمتون کی گرانی اور جنگ سے پیدا شدہ اقتصادی بے چینی کے باوجود اعداد مذکور سے فارغ البالی کی
ہادت ملتی ھے لیکن یہہ امر قابل افسوس ھے کہ جنگ کے منافعات صنعتی ترقی میں لگائے جانے کی بجائے
س کثرت سے زمین پر صرف کردئے گئے ہین-ساتھہ ھی اسکے زمین کی قیمت سے خواہ وہ مصنوعی طور پر کتنی
ی بڑھا دیجائے یہہ امر نمایان طور پر ظاہر ہوتا ھے کہ لوگون کو موجودہ انسٹیٹیوشنون کے قیام پر اعتماد
ور بھروسہ ھے-

۲-اختیاری رجسٹریون کی تعداد مین نمایان کمی جزواً سودون کی قیمت مین اضافہ کا ایک ضروری
تیجہ ھے مگر اس سے کاغذات زمین کی شہادتی وقعت مین پبلک کا روز افزون اعتماد بھی ظاہر ہوتا ھے-

۳-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہہ بات دیکھکر خوش ہین کہ ایکٹ انتقال پنجاب سے گریز
رنے کی بدستور بہت کم کوشش کی جاتی ھے اور کہ ایسی کوشش شاذ و نادر ھی کامیاب
وتی ھے-

۴-آمدنی و خرچ اس عرصہ سہ سالہ کے بے قاعدہ حالات کے عین مطابق ہین-اس لئے اونکی تشریح
رنیکی ضرورت نہین-

۵-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو افسوس ھے کہ رجسٹرارون کے معائنون کی تعداد مین لگاتار
می ہوتی ھے-گو اسکی زیادہ وجہ افسران ضلع کی اون زیادہ اہم فرائض مین مصروفیت ھے جو جنگ اور
وس کے بعد ازان اثرات کا نتیجہ ہین-

نیز سنہ ۱۹۱۹ع مین بعض اضلاع مثلاً لاہور اور گوجرانوالہ کے معائنون کی عدم موجودگی کی وجہ کام کا وہ شدید
وجھہ ھے جو فسادات کی وجہ سے ان اضلاع مین حکام پر پڑا-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر امید کرتے ہین
ہ حالات کے حسب معمول ہوجانے پر رجسٹرار صاحبان اپنے فرائض کے اس اہم حصہ کو نظر انداز نہین کرینگے-
رصہ زیر ریویو کے دوران مین محکمہ رجسٹری کا کام بدستور کامیاب رہنے کی وجہ وہ سرگرم نگرانی ھے جو
صاحبان انسپکٹر جنرل اور اون کے پرسنل اسسٹنٹ کرتے رھے-عرصہ زیر ریویو کے زیادہ تر حصہ مین خان بہادر
یخ رحیم بخش صاحب انسپکٹر جنرل کے عہدہ پر ممتاز رھے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اونکی اوس
ابل ذکر فراست کا جس سے اونہون نے اپنے فرائض کی انجام دھی مین کام لیا اور نیز اونکی دلچسپ رپورٹ
ے لئے اعتراف فرماتے ہین عملہ معائنہ اور سب رجسٹرار صاحبان من حیث الجماعت جناب ممدوح کے
کریہ کے مستحق-ہین خصوصاً وہ اصحاب جنکی خدمات کا رپورٹ مین ذکر سرکاری طور پر کیا گیا-

حکم-حکم ہوا کہ ریویو مذکور کی ایک نقل بغرض اطلاع و آگاہی صاحب انسپکٹر جنرل رجسٹری
نجاب کی خدمت مین ارسال کیجائے اور کہ یہہ پنجاب گزٹ مین شائع کیجائے اور حسب معمول رپورٹ
ے ہمراہ متداول کیجائے-

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط-اے-جے-ڈبلیو

ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۹] لاہور — ۱۶ جولائی (مجریہ ۲۳ جولائی) سنہ ۱۹۲۰ء — یوم جمعہ [جلد ۳۸

حصہ دویم

عام

معاملات زیر کورٹ آف وارڈس پنجاب کے انتظام کی رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء کا ریویو۔

مندرجہ ذیل چٹھی بغرض اطلاع عام مشتہر کی جاتی ہے :—

نمبر ۱۹۳۵ — ایس — (مال و زراعت — عام) مقام شملہ — مورخہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۲۰ء

منجانب — آنریبل مسٹر ای — جوزف — آئی — سی — ایس ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

بخدمت — سیکریٹری گورنمنٹ ہند — صیغہ مال و زراعت

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں گورنمنٹ ہند کی اطلاع کے لئے معاملات زیر کورٹ آف وارڈس پنجاب کے انتظام کی رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء کی ایک نقل ارسال کروں۔

۷۱ بی سی —

۲- سال کے دوران میں کورٹ آف وارڈس ایک محال کے اہتمام سے دست بردار ہوئی اور چھہ معاملات کا انتظام اوس نے اپنے ذمہ لیا اور اسطرح اون معاملات کی کل تعداد جو اختتام سال پر زیر اہتمام تھی ۴۵ تھی- ملوکی کی محال کا اہتمام ترک کر دیا گیا مگر اوسے فوراً دوبارہ کورٹ آف وارڈس کے زیر اہتمام رکھنا پڑا کیونکہ وہاں کے نابالغ مالک نے عیاشی میں روپیہ ضائع کرنا شروع کر دیا جس سے اوس کی جائداد تباہ ہوجانے کا اندیشہ تھا- یہہ محال سنہ ۱۹۰۹ء سے کورٹ آف وارڈس کے زیر اہتمام تھی جس کا انتظام اس قدر قابل تعریف رہا کہ قرض کا ۵۰۰۰۰ روپیہ اتارنے کے علاوہ نصف لاکھہ روپیہ دوامی اصلاحات میں اور تقریباً ۲ لاکھہ روپیہ کفالتوں میں صرف ہوا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ سردار صاحب نے اچھے طرز زندگی کو قبول دیا ہے اور جناب ممدوح نے اختتام سال کے بعد اس محال سے دست بردار ہونے کی منظوری عطا فرمائی ہے-

۳- جائداد غیر منقولہ کی گراں قیمتوں کے باعث اراضی کی صورت میں بہت کم روپیہ نفع پر لگایا گیا اور جائداد سکنی میں کوئی روپیہ صرف نہ ہوا جو رقم (۶۳۲۵۴ روپیہ) سرکاری کفالتوں میں صرف ہوئی وہ بھی قابل ذکر نہ تھی- جو رقم دوامی اصلاحات میں صرف ہوئی اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۰۸۷۱۶ سے بڑھکر ۱۶۷۶۷۵ کی تسلی بخش ترقی ہوئی- اس میں تقریباً ۹۸۰۰۰ روپیہ کی وہ رقم بھی شامل ہے جو محال ممدوٹ نے ایک نالی دار چاہ- جدید وضع کے اصطبلوں- رہائشی مکانوں اور نصف درجن چاہات آبپاشی میں خرچ کی- عمل ہائے سو درختی میں بھی یہہ محال سب سے آگے ہے- اوس نے ۲۰۱۱۱ روپیہ عمل ہائے مذکور پر صرف کیا اور ۵۰۰ میل تک سڑک اور نہر کے کنارے درخت نصب کئے- اطلاع موصول ہوئی ہے کہ معاملات گوروہر سہائے اور راکس میں بھی سو درختی روبہ ترقی ہے-

۴- سردار صاحب کوٹ فتح خاں کو جنہوں نے جنگ کے متعلقہ خیراتی فنڈ میں دل کھول کر روپیہ دیا اور اچھے کرایہ داروں میں سے بھرتی کروانے کے معاملہ میں گہری دلچسپی ظاہر کی تھی کنگ کمشن عطا ہوا اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ معلوم کرکے خوش ہوئے ہیں وہ سینڈہرسٹ میں خوب ترقی کر رہے ہیں- تین نابالغ مالکان معاملات نے لائل پور کالج میں جو تربیت حاصل کی وہ اونہیں اپنے معاملات کا انتظام کرنے میں بے انتہا مفید ہوگی- ایچیسن کالج لاہور میں وارڈوں کی تعلیم میں تسلی بخش ترقی ہوئی ہے اور ہز آنر بہادر نے پرنسپل صاحب کی رپورٹ کا دلچسپی کے ساتھہ مطالعہ کیا ہے-

۵- جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سر جان مینارڈ کے ساتھہ وارڈوں کے اونکی اپنی معاملات کے انتظام میں حصہ لینے کی اہمیت کے معاملہ میں متفق ہیں- اگرچہ یہہ امر مایوس کن ہے کہ چہل اور اٹاری کی دو معاملوں میں جہاں کہ نابالغ مالکان خود منیجر آپ بقایا جات کے وصول کرنے میں مدد نہ کا می ہوئی تاہم صرف اوسی قسم کی تربیت سے جو صاحب فنانشل کمشنر عمل میں لانا چاہتے ہیں انتظام معاملات کی قابلیت پیدا کی جاسکتی ہے اور چال چلن میں ترقی ہوسکتی ہے- ہز آنر بہادر اوس کام کا خوشی کے ساتھہ اعتراف فرماتے ہیں جو رپورٹ کے فقرہ ۹ میں منجملہ منیجر صاحبان نے انجام دیا اور جناب ممدوح سر جان مینارڈ صاحب کے مشکور ہیں کہ اونہوں نے کورٹ آف وارڈس کا انتظام قابلیت کے ساتھہ چلایا-

دستخط- ای جوزف
ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

۷۵۸ سی ایس-۳۸۰-۲۵-۷-۹۲۰- ایس جی پی پی لاہور-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۰]لاہور— ۲۳ جولائی (مجریہ ۳۰ جولائي) سنہ ۱۹۲۰ع-یوم جمعہ[جلد ۳۸

حصہ دویم

رپورٹ نظم و نسق حفظان صحت پنجاب بابت سال سنہ ۱۹۱۹ ع کا ریویو-

کارروائي هز آنر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب بصیغہ هوم (حفظان صحت) نمبر ۸۷۷سانیس- مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۲۰ ع ملاحظہ سے گذري-

رپورٹ نظم و نسق حفظان صحت پنجاب بابت سال سنہ ۱۹۱۹ ع

آب و ہوا— سال سنہ ۱۹۱۹ع صحت کے لحاظ سے نہایت هي عمدہ رها اور صوبہ میں صرف دو وبائي امراض یعني هیضہ اور چیچک هي پهیلین جن میں سے کوئي زیادہ شدید صورت مین نمودار نہ هوئي - موسمي بارشین تقریباً ایک مہینہ دیر سے هوئین اور اگرچہ جب تک یہہ موسمي بارشین رهین بارش اوسط سے زیادہ هوئي ۷۹۶ پي جي جي-

لیکن وہ صوبہ سے معمول سے پہلے ہی واپس ہوگئین اس لئے حالات موسم ملیریا کی شدید وباء کے حق مین ناموافق رہے اور سنہ ۱۹۱۸ ع جیسی سخت وباء انفلو انزا کی عدم موجودگی مین ملیریا ہی کی فیصدی اموات صوبہ کی صحت کا معیار ہین۔غلہ جات خوردنی کی قیمتین بدستور بڑھتی رہین اور عدیم المثال اعداد تک پہنچ گئین لیکن ساتھہ ہی اس کے مزدوری پیشہ آبادی کی اُجرتون مین بہی اضافہ ہوا اور سال ہذا کے کوائف سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحت عامہ پر گران قیمتون کا کوئی مخالف اثر نہین پڑا۔

۲—۳۰٫۳ کی شرح اموات سے سنہ ۱۹۱۸ ع کی شرح اموات کے مقابلہ مین نہایت خفیف سی بیشی ظاہر ہوتی ہے اور عرصہ پنجسالہ ماسبق کی اوسط کے مقابلہ مین ۳٫۸ کی تخفیف ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن سال ماسبق کی مرض انفلو انزا کے بعد اس بات کی توقع تہی اور یہہ امر باعث اطمینان ہے کہ باوجودیکہ اس قسم کی عدیم النظیر شدت والی وباء نے صوبہ ہذا کی صحت کو تباہ کیا تاہم شرح پیدائش کے لحاظ سے صوبہ پنجاب نے نہ صرف صوبجات متوسط سے اوس کا اول نمبر چہین لیا بلکہ اس کے اعداد موٴخرالذکر صوبہ کے مقابل مین جو دوسرے درجہ پر رہا کم از کم ۵٫۰۷ زیادہ تہے۔ اضلاع مین سے پیدائش کی اعلے ترین شرح منٹگمری اور لائلپور کے دو اضلاع نو آبادی مین علے الترتیب ۵۰٫۷ اور ۴۹٫۰۰ تہی۔ اور علاوہ ازین روہتک۔ کرنال۔ لودھیانہ۔ فیروزپور۔ لاہور۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ میانوالی۔ جہنگ۔ اور ملتان مین شرح پیدائش اوسط صوبہ سے زیادہ تہی۔جیسا کہ عام طور پر ہوتاہے شملہ اور ڈیرہ غازیخان آخری درجہ پر ہین اور ان کی شرحین علی الترتیب ۲۱٫۱ اور ۲۵٫۵ ہین۔ بہ حیثیت مجموعی مشرقی اضلاع مین جنہین وبائے انفلوانزا سے سخت نقصان پہنچا۔ گذشتہ سال کی شرح پیدائش کے مقابلہ مین تخفیف معلوم ہوتی ہے۔ اور مغربی اضلاع جہان یہہ وباء کم شدت سے نمودار ہوئی اوس بیشی کے ذمہ وار ہین جو واقع ہوئی چنانچہ سب سے زیادہ بیشی منٹگمری مین ہوئی جہان یہہ شرح سنہ ۱۹۱۸ ع کے مقابلہ مین ۱۳٫۷ زیادہ تہے۔ یہہ امر تسلی بخش ہے کہ سوائے شملہ کے تمام اضلاع مین آبادی کی ایک قدرتی بیشی قلمبند کی گئی۔ دیہاتی آبادی کی نسبت شہری آبادی پر انفلوانزا کا بہت کم اثر پڑا اور اس لئے بڑے بڑے قصبہ جات سے سال ماسبق اور پنجسالہ اوسط دونون کے مقابلہ مین بیشی ظاہر ہوتی ہے اور ملتان نے ۶۹ کی شرح کے ساتھ امرتسر سے اوس کا اول نمبر لے لیا ہے۔جو اوسے پہلے ۴۵ کی پنجسالہ شرح کے ساتھ حاصل تہی

۳—تمام صوبہ کی شرح اموات سوائے سنہ ۱۹۱۲ع کے اوس سے کم تہی جو سنہ ۱۹۰۰ع سے آج تک قلمبند ہوچکی ہے اور اوس سے ماسبق عرصہ پنجسالہ کے مقابلہ مین ایک مبارک تخفیف ظاہر ہوتی ہے۔یعنی یہہ کہ شرح اموات ۴۳٫۶ سے کم ہوکر ۲۸٫۳ رہ گئی۔سال ماسبق کے ۸۱ کے دہشت ناک اعداد کے مقابلہ مین یہہ تخفیف انفلوئنزا کے نمودار نہ ہونے کی وجہ سے ہوئی اور پنجسالہ اوسط کے مقابلہ مین اس تخفیف کی وجہ یہہ ہوئی کہ وبائے طاعون اور ملیریا مقابلتاً کم شدت سے نمودار ہوئین۔ یہہ امر تسلی بخش ہے کہ شرح اموات اوس شرح سے کمترین ہے جو ہندوستان مین قلمبند کی گئی ہے۔شہری رقبہ جات مین جہان ایک طرف سب سے بہاری شرح (۳۹٫۰) ضلع گوڑگاؤن مین قلمبند کی گئی وہان دوسری طرف شاہ پور ۲۱٫۵ کی شرح کے ساتھہ صوبہ کا نہایت تندرست ضلع ہونے کا دعوے کر سکتا ہے۔

صرف سات ضلعون مین (یعنی گوڑگاؤن۔کرنال۔روہتک۔انبالہ۔کانگڑہ۔منٹگمری اور گوجرانوالہ) جن مین سے ۴ قسمت انبالہ مین واقع ہین۔شرح اموات زائد از ۳۰ تہی۔اسکے مقابلہ مین سال ماسبق کے دوران مین صرف ایک ضلع شملہ تہا جس مین شرح اموات ۵۰ سے کم تہی۔تین بڑے بڑے قصبہ جات کی شرح اموات مین صرف خفیف سا اختلاف تہا جو لاہور کی صورت مین ۳۴٫۰۳ اور امرتسر کی صورت مین ۳۶٫۲ کے مابین تہین اور یہہ اعداد علے الترتیب امرتسر۔ملتان اور لاہور کی ۴۷٫۵۳—۳۹٫۴۶ اور ۴۲٫۰۲ کی ماسبق پنجسالہ اوسطون کے مقابلہ مین نہایت عمدہ تہے۔چہوٹے قصبون مین سے اچہرا کو یہہ فخر حاصل ہے کہ اوسکی شرح اموات ۷۴٫۸ ہے یعنی اوس سے کمتر ہے جو آج تک قلمبند ہوچکی ہے۔مگر بخلاف اسکے دوسری طرف پتو کی۔سانگلہ اور چوہڑ کانا علے الترتیب ۹۴٫۷۳—۴۵٫۷۲ اور ۴۳٫۷۱ کی نہایت بہاری شرح اموات کے ذمہ وار ہین۔مگر اور کسی قصبہ مین شرح اموات ۶۰ سے بڑھکر نہین ہے۔حسب معمول اضلاع کی نسبت قصبہ جات کی شرح اموات بہاری ہے اور اونکا باہمی فرق ۱۷٫۶ کے برابر ہے۔یہہ دیکہکر قلق ہوتاہے کہ ایک سال سے کم عمر کے بچون کی اموات (بچون کی صورت مین ۱۸۹٫۳۳ اور لڑکیون کی صورت مین ۱۸۸٫۰۴

یی شرح جو سال هذا کی پیدائشوں کی تعداد پر محسوب کی گئی هے) میں بدستور ترقی هو رهی هے-لیکن اُمید کی جاتی هے که اصولوں کی اشاعت اور اوس محکمه کے عمله میں اضافه هونے سے جو براه راست صوبه هذا کی پبلک صحت کا ذمه دار هے یهه شرح اموات بتدریج کم هوکر اوس حد تک پهنچ جائیگی جو اسوقت زیاده ترقی یافته اقوام میں پائی جاتی هے-جهاں صاحب سینٹری کمشنر موجوده خرابی کے انسداد کے لئے طبی امداد کی بهمرسانی کی قدر و قیمت کا اعتراف فرماتے هیں وهاں وه حالات حفظان صحت کی اهمیت پر بهی ویسا هی زور دیتے هیں-اونهوں نے کها هے که "جب تک که همارے قصبه جات نهایت گنجان آباد هیں جهاں صفائی کے هر ایک اصول کی لگاتار اور باقاعده طور پر خلاف ورزی کی جاتی هے-جهاں لوگ سانس کے ذریعه گندی هوا اندر لیجاتے هیں اور سیکڑوں مکهیوں کے ذریعه غلاظت کهاتے هیں-جهاں روشنی اور هوا داخل نهیں هوسکتے اور جهاں هر ایک اشیاء خوردنی میں باقاعده آمیزش کی جاتی هے اوس وقت تک شرح اموات عام اس سے که وه بچوں کے متعلق هو یا کسی اور قسم کی هو ایسی صورت حالات کی متضمن هوگی"-

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر کو اُمید هے که بچوں کی اموات پر مضر صحت حالات گرد و پیش کا جو اثر پڑتا هے اوس کے متعلق جو مناسب الفاظ صاحب سینٹری کمشنر نے کهے هیں اونهیں وه جمله اشخاص دل میں جگه دینگے جو اپنی مثال اور کوشش سے معاملات متعلقه صفائی میں اپنا اثر کام میں لا سکتے هیں-

۴-هیضه سنه ۱۹۱۵ ع سے لیکر کسی سال میں اسقدر نهیں پهیلا تها جتنا که سال زیر ریویو میں-اور اس کی وجه سے ۸۵۶۱ اموات قلمبند هوئیں-اٹک اور لائلپور میں اموات سب سے زیاده واقع هوئیں جهاں ان کی تعداد علی الترتیب ۲۰۲۲ اور ۱۳۸۰ درج رجسٹر هوئی - اس مرض کی ابتداء زیاده تر وباء کے دو مرکزوں یعنی کوهاٹ اور هردوار سے هوئی-موخرالذکر مقام ایک مشهور اور مدامی خطره کا منبع هے اور سال هذا کی پهلی واردات جو اپریل میں بمقام امرتسر واقع هوئی اوسکا سرچشمه هردوار هی ثابت هوا-اٹک میں هیضه کے نمودار هونے کی وجه یهه تهی که اوس فوج سے وباء پهیلی جو رقبه کوهاٹ میں تهی-تمام اضلاع میں سوائے شمله کے اموات قلمبند هوئیں اگرچه کانگڑه-منٹگمری-ملتان اور مظفر گڑه میں اموات هر ایک صورت میں ۱۰۰ سے کم تهیں-

۵-سال کے دوران میں ٹیکه چیچک بڑی سخت شدت سے نمودار هوا اور اس سے ۷۵۳۶۵ موتیں واقع هوئیں-یهه مرض سنه ۱۹۱۸ ع کے اختتام میں پهیلی اور گرمیوں کے موسم میں بڑے زوروں پر هوگئی جبکه جون اور جولائی کے مهینوں میں علی الترتیب ۲۷۱۷ اور ۱۸۶۳ موتیں قلمبند کی گئیں-مگر اس مرض کا سال کے اخیر سے پهلے قلع قمع نه هوا جیسا که اس قابل افسوس امر سے ظاهر هوتا هے که دسمبر میں ۱۴۱۸ موتیں قلمبند کی گئیں ۱۲ فی هزار کی پنجساله اوسط کے مقابله میں اموات کا تناسب ۷۹ فی هزار تها- کوئی ضلع وباء سے خالی نه رها اور هوشیارپور - فیروزپور-منٹگمری-لاهور-لائلپور اور حصار سب سے ۲۰۰۰ سے زیاده اموات کا نقشه موصول هوا-اضلاع منٹگمری-هوشیارپور-فیروزپور-جهلم اور راولپنڈی میں بهی شرح اموات بهاری رهی - مهلک واردانوں کی کثیر فیصدی سے جو دس سال سے کم عمر کے بچوں میں واقع هوئیں اوس غفلت کا پته چلتا هے که بچوں کو ٹیکه چیچک لگوانے کے مقابله میں برتی جاتی هے اور اون قصبوں میں جهاں ایکٹ ٹیکه چیچک لازمی نهیں هے اموات کی بهاری شرح وهاں کے لوگوں کے لئے باعث ملامت هے-صاحب سینٹری کمشنر نے ٹیکه چیچک کے متعلق یهه الفاظ کهے هیں که "هر ایک اوس موت کے لئے جو تپ معرقه سے واقع هوئی کوئی نه کوئی پهانسی دیا جانا چاهئے" جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر اس بات میں متفق هیں که یهه نهایت هی قابل افسوس امر هے که ایک دیهی مرض سے اسقدر اموات واقع هوں جس کے خلاف انسدادی تدابیر یقینی اور مشهور هیں اور مزید انسدادی تدابیر کے متعلق صاحب سینٹری کمشنر کی تجاویز پر گورنمنٹ باضابطه غور کریگی-

۶-اموات طاعون میں سال ماسبق کے اعداد کے مقابله میں تسلی بخش تخفیف ظاهر هوتی هے-اور وه تعداد اموات جو برطانوی اضلاع میں قلمبند کی گئی سالهائے سنه ۱۹۱۶ع اور سنه ۱۹۱۷ع کے سوا گذشته دس سالوں میں کمترین هے-قصبه جات راولپنڈی اور ملتان میں وباء کی بیخ کنی کے لئے خاص کوششیں کی گئیں جو ابهی صوبه کے دو بڑے مرکز وباء هیں-یهه تدابیر اگرچه وه فی الفور موثر نه هوں اچهے وقت پر یقیناً بار آور ثابت هونگی اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر اون اصحاب کی عمده خدمات کا اعتراف فرمانا چاهتے هیں جو

سیارہ میں خاص طور پر گورنمنٹ کے نوٹس میں لائی گئی ہیں۔اس معاملہ کے متعلق پیشینگوئی کرنا ناممکن ہے کہ آیا یہہ مرض دوبارہ ایک اعلے پیمانہ پر نمودار ہوگی لیکن اگر باقاعدہ طور پر اس کے انسداد کا سلسلہ جاری رکہا گیا تو اُمید نہیں ہے کہ یہہ اپنی پہلی شدت اختیار کرے اور اسلئے یہہ از بس ضروری ہے کہ وہ کوششیں جو اس پہلو میں کی جا رہی ہیں ترک نہ کی جائیں۔

۷—امراض بخار معمول سے زیادہ نمایاں طور پر نمودار نہیں ہوئیں۔قلمبند شدہ اموات کی کل تعداد ۳۶۵۰۴۵ تہی۔شرح اموات آبادی کا ۸۸ ء ۱۸ فی ہزار تہی اور قصبہ جات کی نسبت اضلاع میں ۷۲ ء ۳ زیادہ تہی۔اضلاع میں سے گوڑگاؤں۔کرنال اور مظفر گڑہ نے بخار کی ۲۲ سے زیادہ شرح اموات کا نقشہ بہیجا اور قصبہ جات میں سے چوہڑکانہ اور راجن پور کو جن میں شرح اموات علی الترتیب ۴۷ ء ۳۷ اور ۰۲ ء ۳۴ تہی بدقسمتی سے نمایاں جگہہ حاصل تہی۔بہیئت مجموعی موسمی بخار اسقدر شدت کا نہیں تہا جیسا کہ عام طور پر ہوا کرتا ہے اور انفلوانزا سنہ ۱۹۱۸ع میں نمودار ہونے کے بعد مقابلتاً معدوم ہوگیا۔

۸—جنگ کے اختتام پر مالی قیود کسیقدر ہٹا دی گئیں اور سال کے دوران میں سینیٹری بورڈ نے ۴۳۰۸۹۶ روپے کے عطیہ جات امدادی عطا کئے۔وہ زیادہ آہم سکیمیں جن کے لئے روپیہ بہم پہنچایا گیا سکیم نکاس آب رہتک اور سکیم بہمرسانی آب گوجرانوالہ تہیں مسٹر اسٹبری کے لئے جو تمام سال سینیٹری انجینیئر کے عہدہ پر مامور رہے سال زیر رپورٹ پر ۵۰ روفیصد کا سال تہا اور کئی ایک آہم تجاویز متعلقہ حفظان صحت شروع کی گئیں یا پایۂ تکمیل کو پہونچیں۔بہت سی سکیم ہائے نکاس کو بورڈ مذکور کی انتظامی منظوری حاصل ہوئی اور اسکے ساتہہ عاطفت میں شہری رقبہ جات کا علم حفظان صحت دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔لیکن بدقسمتی سے دیہی رقبہ جات کی یہہ کیفیت نہیں ہے جہاں دیہی حفظان صحت کی اغراض کے لئے ٹیکس عاید کرنے یا حفظان صحت کے سادہ قواعد مرتب کرنے کے معاملہ میں اختیارات ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے سے بہت تہوڑا فائدہ اوٹہایا گیا ہے۔مسودہ دربارہ چہوٹے چہوٹے قصبہ جات کے پاس ہونے سے جو اُمید ہے کہ عنقریب جدید کونسل میں پیش کئے جانے کے لئے تیار ہوگا دیہی حفظان صحت میں ترقی زیادہ سرعت کے ساتہہ ہونی چاہئے اس اثناء میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ دیکہکر خوش ہوتے ہیں کہ غیر سرکاری کوشش میں بہی کوئی کمی نہیں ہے اور صاحب ممدوح رپورٹ میں مذکورہ حضرات کا ایسے فراخدلانہ عطیوں کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں جن کے ذریعہ دیہی رقبہ جات میں رفاہ عام کے اسقدر کام تیار ہوگئے ہیں۔

۹—تمام سال لفٹننٹ کرنل فارسٹر سینیٹری کمشنر کے دفتر کے انجام پر مامور رہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر اوس نہایت نمایاں قابلیت اور سرگرمی پر قدردانی کا اظہار فرمانا چاہتے ہیں جس سے اونہوں نے اپنے فرائض کو انجام دیا اور جناب ممدوح خاصکر اونکی نہایت ہی دلچسپ رپورٹ کے لئے اون کا شکریہ ادا کرتے ہیں لفٹننٹ کرنل فارسٹر صاحب نظام صحت عامہ کے اصولوں سے گہری واقفیت رکہتے ہیں اور یہہ زیادہ تر اسی کی بدولت ہے کہ انسدادی دوائی کی پختہ عمارت کی بنیاد رکہنے کے بارہ میں دوران سال کے اندر رپورٹ کی دفعہ ۱۰ میں مذکورہ تسلی بخش کارروائی کی گئی۔

نز آنر بہادر اوس استعداد اور ہنر مندی کا شکریہ بہی ادا کرتے ہیں جس سے لفٹننٹ کرنل میکنزی صاحب اور ڈاکٹر خواجہ عبد الرحمان صاحب نے علے الترتیب اپنے دشوار فرائض کو انجام دیا جناب ممدوح اوس نہایت عمدہ کام کو بہی قدر دانی کی نگاہ سے دیکہتے ہیں جو شہری بورڈ اور صاحب سینیٹری انجینیئر نے کیا۔

حکم—حکم ہوا کہ مذکرہ بالا آرائے کی ایک نقل مع رپورٹ کے متداول کی جائے اور حسب معمول رپورٹ کی نقول کے ہمراہ گورنمنٹ ہند کو بہم پہچائی جائیں – نیز یہہ کہ ریویو پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں شائع کیا جائے۔

نیز حکم ہوا کہ ایک نقل صاحب سینیٹری کمشنر پنجاب کو بغرض اطلاع رسال کی جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر

بی۔ٹی۔گبسن

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۹] لاہور — ۳۰ ستمبر (مجریہ یکم - اکتوبر) سنہ ۱۹۲۰ع - یوم جمعہ [جلد ۴۸

حصہ دویم

عام

خیراتی شفاخانہ جات پنجاب کی کارگذاری کی سہ سالہ رپورٹ بابت سنین سنہ ۱۹۱۷ع و سنہ ۱۹۱۸ع و سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ دوم (طب و حفظان صحت) نمبر ۳۰۰۲-ایس - مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۲۰ع۔

خیراتی شفاخانہ جات پنجاب کی کارگذاری کی سہ سالہ رپورٹ بابت سنین سنہ ۱۹۱۷ع و سنہ ۱۹۱۸ع و سنہ ۱۹۱۹ع ملاحظہ سے گذری۔

آرائے — رپورٹ زیر ریویو سنین سنہ ۱۹۱۷ع و سنہ ۱۹۱۸ع و سنہ ۱۹۱۹ع سے متعلق ہے اور نقشہ جات صرف سنہ ۱۹۱۹ع سے متعلق ہیں - گذشتہ عرصہ سہ سالہ کے اختتام پر یہہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ موجودہ آبادی کی مناسب طبی امداد کے پورا کرنے کے لئے کم از کم ۹۳ جدید شفاخانجات کی ضرورت ہے اس تعداد میں سے گذشتہ تین سالوں کے عرصہ میں صرف ۲۶ شفاخانے قائم کئے جاسکے - مزید شفاخانجات کی قائمی کا کام عملہ بالخصوص سب اسسٹنٹ سرجنان کی سخت قلت کے باعث رک گیا اور اس قلت کی وجہ یہہ ہے کہ بہت سے سب اسسٹنٹ سرجن فوجی کام پر بھیجے گئے تھے سنہ ۱۹۱۹ع کے اختتام پر کل ۵۰۴ شفاخانجات موجود تھے یا یوں کہو کہ ہر ۴۰۰۰۰ اشخاص کے لئے ایک شفاخانہ کی برائے نام اوسط تھی - لیکن یہہ بھی

۱۱۲۹ پی جی پی -

یاد رکھنا چاہئے کہ اس میزان میں کم از کم ۱۳۰-ایسے محکمانہ شفا خانہ جات شامل ہیں جو عوام کے لئے کھلے نہیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ میں طبی آسائشوں کی وسعت کی بدستور سخت ضرورت ہے- اور ۱۰۰ مربع میل کے لئے کم از کم ایک شفا خانہ کا جو معیار مقرر کیا گیا تھا اوس کا حصول تا حال بہت دور ہے- زیادہ ضروری شفاخانجات میں سے جو زیر تعمیر یا زیر تجویز ہیں واکر اسپتال شملہ میں ایک جدید یوروپین وارڈ لیڈیز بلاک ہے اور مری میں یوروپینوں اور ہندوستانیوں کے لئے ایک مکمل طور پر آراستہ اسپتال ہیں مذکورالذکر تجویز کا عمل میں آنا اسطرح ممکن ہو گیا ہے کہ سردار سوہن سنگھ و سردار موہن سنگھ رئیسان راولپنڈی نے اس غرض کے لئے ایک موزون مکان معہ صحن نہایت فیاضی سے عطا کردیا ہے

۲- گذشتہ تین سالوں کے اندر صوبہ کے شفاخانوں میں قابل استفادہ بستروں کی تعداد میں صرف ۲۶۴ کی بیشی ہوئی - اور اب اون کی کل تعداد ۴۸۸۹ ہے جو بالکل ناکافی ہے - سنہ ۱۹۱۹ع میں تمام ذرائع سے آمدنی ۲۰½ لاکھ سے قدرے زیادہ تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۶ع کے بعد سے اندازاً چار لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اور اس عرصہ کے اندر گورنمنٹ کی طرف سے عطیہ جات کی مقدار دو چند سے بھی زیادہ کردی گئی ہے اور اب اونکی مقدار ۲۸۶۱۸۵ روپیہ ہے - اسی طرح لوکل فنڈون کے چندون میں زاید از ڈیڑھ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اور اونکی رقم اب ۷ لاکھ تک پہنچ گئی ہے اور میونسپل فنڈوں کے چندون میں ¾ لاکھ کا اضافہ ہوکر اب اون کی رقم ۶ لاکھ ہوگئی ہے - عرصہ سہ سالہ زیر ریویو کے دوران میں سالانہ خرچ ۱۵ لاکھ روپیہ سے بڑھکر تقریباً ۱۸½ لاکھ روپیہ ہو گیا ہے - مقامی جماعتوں اور سوسائٹیوں کو جدید شفا خانجات کھولنے کے متعلق امداد دینے کی غرض سے ۱½ لاکھ روپیہ اور موجودہ اسپتالوں اور شفاخانوں کی ترقی کے لئے ½ لاکھ روپیہ عطا کرنے کے علاوہ گورنمنٹ نے اس امر کے متعلق اپنی رضامندی کا اظہار کردیا ہے کہ نوآبادیون میں جہان مقامی طور پر جدید شفاخانجات کی بہم رسانی کے لئے روپیہ میسر نہ ہوسکے گورنمنٹ ایسے شفاخانجات کے ابتدائی اخراجات خود برداشت کریگی- لیکن یہ بات مشتبہ ہے کہ قابل ڈاکٹروں کی موجودہ کمی کے رفع ہونے تک آیا کوئی حقیقی ترقی ہوسکتی ہے- مزید براں عملہ اور عمارات کے خرچ میں بے حد بیشی ہو جانے سے یہ امر واضح ہوتا جاتا ہے کہ ضروری شفاخانجات کی تعداد کی افزائش صرف ایسی صورت میں ممکن ہوسکتی ہے اگر تعمیر کے متعلق کوئی نہایت ارزان تجویز اختیار کیجائے- اور اس صورت میں بھی نتیجہ کا زیادہ تر اس مستعدی پر انحصار ہوگا جس سے مقامی جماعتیں اون رقبہ جات کی طبی ضروریات کے لئے جن کے لئے وہ ذمہ دار ہیں پہلے سے زیادہ فیاضانہ طور پر چندہ دینے میں کام لیتی ہیں- یہ امر غیر اغلب ہے کہ گورنمنٹ عنقریب مستقبل میں اون امدادی عطیہ جات کو جو وہ مقامی جماعتوں کے درمیان تقسیم کرتی ہے بہت حد تک بڑھانے کے قابل ہوسکے- سب اسسٹنٹ سرجنوں کی کمی اون سفری شفاخانجات کے جاری کئے جانے کے راستہ میں حائل ہوئی ہے جنکے لئے گورنمنٹ نے گذشتہ سال نصف لاکھ روپیہ بجٹ میں مہیا کیا تھا یہ امید کیجاتی ہے کہ نا بابت رکھنے والے غیر حاضر ڈاکٹروں کے ایک بڑے حصہ کے سول کام پر واپس آنے کے ساتھ ہی اس تجویز کے متعلق سرگرمی سے ترقی کیجائیگی جسکا آخری مقصد ہر تحصیل میں ایک ایک سفری شفاخانہ بہم پہونچانا ہے- ضلع راولپنڈی میں ایک سفری زنانہ شفاخانہ کی ترقی جسکا صاحب انسپکٹر جنرل نے اپنی رپورٹ میں ذکر کیا ہے بہت ہی دلچسپ امر ہے اور بلاشبہ یہ شفاخانہ اون عورتوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا جو قدرتی طور پر دور دراز اسپتالوں یا شفاخانوں میں داخل ہوکر یا باہر رہکر علاج کرانے کے خلاف ہیں-

۳- دیہی رقبہ جات میں صحت عامہ کے انتظام کا سوال حال میں گورنمنٹ کے زیر غور رہا ہے اون تجاویز حفظان صحت کو جو میونسپلٹیوں اور چھاؤنیوں میں اختیار کی جاتی ہیں دیہی رقبہ جات میں رائج کرنے کے راستہ میں جن مشکلات کا سامنا ہوگا وہ بہت سی اور مختلف نوعیت کی ہیں لیکن یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ وہ وقت آگیا ہے جبکہ موجودہ رکاوٹوں پر غالب آنے کے لئے کوشش کیجانی چاہئے- اس امر کو مدنظر رکھکر گورنمنٹ نے حال ہی میں ہر ایک ضلع کے لئے ایک ایسے ہیلتھ افسر کی تقرری کو پانچ سال کے لئے برداشت کرنے کی منظوری دی ہے جسکا ابتدائی کام یہ ہوگا کہ وہ سول سرجن کو صحت عامہ کے متعلقہ جملہ فرائض سے سبکدوش کرائے اور اسکے علاوہ گورنمنٹ تین مختلف اضلاع کی صورت میں

ڈسٹرکٹ فیلٹہہ افسر کے عملے کا خرچ اور ان سب اسسٹنٹ سرجنوں کی تنخواہ کا خرچ بھی جو جدید شفاخانوں کے لئے مطلوب ہوں مذکورہ عرصہ کیلئے اس شرط پر برداشت کریگی کہ ڈسٹرکٹ بورڈ ان شفاخانوں کے ابتدائی اور بازگشت خرچ کو خود برداشت کرے۔

۴۔ اسپتالوں میں رہکر علاج کرانے والے مریضوں کی تعداد میں گذشتہ عرصہ سہ سالہ کے مقابلہ میں خفیف کمی کا باعث موسمی بخار کی مقابلتاً عدم موجودگی اور پرائیویٹ طبابت پیشہ اشخاص کی تعداد میں اضافہ بیان کیا جاتا ہے لیکن جہاں یہہ ہردو وجوہات غالباً اس کمی کا باعث ہیں یہہ امر خلاف واقع ہے کہ چونکہ ایک سال کے اندر ۷ لاکھہ پچاس ہزار اموات محض وباء انفلوانزا سے وقوع میں آئیں تو اسپتال میں رہکر علاج کرانیوالے مریضوں کی تعداد میں ایک نمایاں کمی واقع ہو۔ آنریبل نواب لفٹننٹ گورنر بہادر مطمئن ہیں کہ اگر اسپتالوں میں کافی گنجائش ہوتی اور وہ سہولت بخش مقامات پر واقع ہوتے تو یہہ کمی ہرگز وقوع میں نہ آتی۔ اسپتال میں رہکر اور باہر رہکر علاج کرانے والی عورتوں کی روزانہ اوسط حاضری میں روزانہ اوسط حاضری سے سابقہ عرصہ سہ سالہ کی اوسط کے مقابلہ میں خفیف سی بیشی ہوئی ہے۔ عورتوں کے طبی علاج کے بارہ میں اسوقت تک کسی حقیقی ترقی کی ہرگز امید نہیں ہوسکتی جب تک کہ تعلیم النسواں کی اشاعت بارور نہو اور ایسی عورتیں پیدا ہونی شروع نہ ہوجائیں جو اس اعلے طبی تعلیم سے فائدہ اٹھانے کے قابل ہوں جو زنانہ طبی سکول پنجاب واقع لدھیانہ میں دیجاتی ہے اور جو اپنی بساط کے مطابق حتے الوسع اس مانگ کو بدستور پورا کر رہا ہے جو تربیت یافتہ طبی کام کرنے والوں کے متعلق ہے۔ سکول اور کالج ہذا کی سرگرمیوں میں عنقریب اور ترقی ممکن ہوجائیگی چنانچہ اس میں گورنمنٹ کے خرچ پر ایک علیحدہ مشنری بلاک (زچہ کیلئے مخصوص بلاک) ایزاد کیا جائیگا اور نیز عمارات اور لیبارٹریوں کو نئے نمونہ پر تعمیر کردیا جائیگا۔ تا حال بہت کم غیر عیسائی لڑکیاں طبابت کو اپنا پیشہ بنانیکی خواہشمند ہیں۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ عنقریب اس پیشہ میں جسے صاحب انسپکٹر جنرل بجا طور پر عورتوں کیلئے قابل استفادہ بہترین پیشہ خیال کرتے ہیں بیش از بیش تعداد میں عورتیں داخل ہونے لگ جائینگی۔ یہہ بات قابل اطمینان ہے کہ سب اسسٹنٹ سرجنوں کے لئے سرکاری ملازمت کا صیغہ جاری کرکے زنانہ ڈاکٹروں کی تعداد کو بڑھانے اور ان کے رتبہ کو بہتر بنانے کے لئے جو کوشش کی جا رہی ہے اس کے ساتھہ ساتھہ دائیوں۔ نرسوں اور کمپاؤنڈروں کے ایک بخوبی تعلیم یافتہ عملہ کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ جنکی مدد کے بغیر کسی شفا خانہ کے مہتمم ڈاکٹر کی قدر و قیمت بے اثر ہوجاتی ہے۔

۵۔ ان بڑی بڑی بیماریوں کے کوائف میں جنکا عرصہ سہ سالہ زیر ریویو کے دوران میں شفا خانوں میں علاج کیا گیا دو نہایت نمایاں خواص سنہ ۱۹۱۷ع کے اعداد زیر مد "موسمی بخار" سنہ ۱۹۱۸ع کے کے اعداد زیر مد "جملہ دیگر متعدی امراض" ہیں۔ سنہ ۱۹۱۷ع میں بکثرت بارش کے باعث قریباً ۵ لاکھہ زائد مریضوں کا موسمی بخار کے لئے علاج کیا گیا زیر مد دیگر متعدی امراض وباء انفلوانزا بڑھ سی ایزادگی کا ذمہ وار ہے لیکن اوس کے اعداد سے اس خوفناک تعداد اموات کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی جو سنہ ۱۹۱۸ع میں وباء انفلوانزا سے واقع ہوگئیں۔ زیر مد امراض چشم ایزادی کا باعث بلا شبہہ یہہ نہیں کہ ان امراض میں کوئی یکلخت اضافہ ہو گیا ہے بلکہ اوسکی وجہ یہہ ہے کہ اب لوگ مسلمہ طور پر مشہور اور لائق آنکھوں کے سرجنوں کے پاس زیادہ تعداد میں جانے لگ گئے ہیں۔ سابقہ عرصہ سہ سالہ کے اعداد کے مقابلہ میں دیگر بڑی بڑی تفاوتیں حسب ذیل ہیں۔ یعنی ایزادی زیر مد چیچک (جو سنہ ۱۹۱۹ع میں وبائی شکل میں موجود تھی) امراض کان اور امراض تنفس اور امراض ہاضمہ کی تعداد میں اضافہ اور اور زخموں و دیگر امراض جلد و پرورش کے اعداد میں کمی۔ اسقدر سرجنوں کے صوبہ سے غیر حاضر رہنے کے باعث اوسط تعداد عمل ہائے جراحی میں ۱۵۷۶۵ عمل ہائے کی کمی سال ہائے زیر ریویو میں سے ہر سال میں ہوئی رائے صاحب متھرا داس اسسٹنٹ سرجن سنہ ۱۹۱۹ع میں بھی بدستور اول نمبر پر رہے اور اونہوں نے ۱۱۶۳۵ عمل ہائے جراحی کئے جن میں سے ۷۵۱۰ موتیا بند کے متعلق تھے۔ اور لفٹننٹ کرنل ایچ۔ سمتھہ صاحب سی۔ آئی۔ ای ملازمت طب ہند میں سے اور سب اسسٹنٹ سرجن بالدئی سب اسسٹنٹ سرجنوں میں سے اپنے عمل ہائے جراحی کی تعداد کے لئے اور ہر دو مذکور کے لئے جس کے ساتھہ اونہوں نے کام سر انجام دیا ممتاز ہیں۔

ہز آنر اوس سخت نقصان کے متعلق اپنا احساس قلمبند فرمانا چاہتے ہیں جو صوبہ ہذا کے محکمہ ب کو اوس مشہور و معروف سرجن یعنی لفٹنٹ کرنل ایچ-سمتھ صاحب کے رخصت (پنشن پر جانے کے یال سے) پر روانہ ہونے کی وجہ سے برداشت کرنا پڑا ہے جو ہندوستان میں اپنی ملازمت کے دوران میں لی ہنر مندی کی بدولت شہرہ آفاق تھے-

۶—میو اسپتال کی توسیع یعنی کنگ ایڈورڈ میموریل سکیم سنہ ۱۹۱۸ ع میں مکمل ہوگئی اور دید وارڈوں اور عمل ہائے جراحی کے کمروں کو سنہ ۱۹۱۹ ع میں زیر استعمال لایا گیا جبکہ مطلوبہ زائد لہ کے متعلق موجودہ عملہ کے لئے وزیر ہند کی منظوری بھی حاصل ہوگئی-

سمندر پار سے آمدہ زخمیوں کے لئے جو کمرے مذکورہ بالا اسپتال اور دیگر اسپتالوں میں مخصوص تھے وہ نہ ۱۹۱۹ ع میں اون زخمیوں وغیرہ کے لئے استعمال کئے گئے جو سرحد سے آئے-

۷—جیسا کہ فقرہ اول ما سبق میں بیان کیا گیا ہے یورپ میں جنگ کے ختم ہوجانے کے باوجود بہت افسروں کے اپنے سول کے کام پر واپس آنے میں تاخیر واقع ہوئی جسکی وجہ سے محکمہ کے کام کو نقصان و نچا-سنہ ۱۹۱۹ ع کے اختتام پر کم از کم ۲۰ آئی-ایم-ایس عہدہ دار اور ۱۱۱-اسسٹنٹ سرجن اور ۱۶۲ سب سسٹنٹ سرجن فوجی کام پر مامور ہونے کی وجہ سے غیر حاضر تھے- اور تا وقتیکہ وہ واپس نہ آئیں صوبہ کی ی سرگرمیاں محدود رہینگی- ایک واقع جسکا آئندہ ترقی پر نمایاں اثر ہونا چاہئے یہہ ہے کہ سال رواں میں ڈیکل سکول کی لاہور سے امرتسر کو تبدیلی ہے-میڈیکل کالج و میڈیکل سکول واقع لاہور کی سالہا سال کی بت نے دونوں انسٹی ٹیوشنوں کی ترقی کو روک رکھا تھا کیونکہ ان ہر دو انسٹی ٹیوشنوں میں انکے داخلوں کو حدود کرنا پڑتا تھا-اب سکول کو آئندہ اکتوبر میں اوس کے نئے مرکز میں کھولنے کے لئے انتظامات کر دئے گئے ہیں- کول کے انتقال پر دونوں سکول اور کالج میں پہلے سے بہت زیادہ طالب علم ہر سال داخل کئے جاسکینگے-

۸—عہدہ انسپکٹر جنرل میں اس عرصہ سہ سالہ میں کئی تبدیلیاں ہوئیں-کرنل ہینڈلی اگست سنہ ۱۹۱۸ ع ک اس عہدہ پر فائز رہے جبکہ وہ میجر جنرل کے رتبہ پر ترقی یاب ہوکر فوجی کام پر واپس چلے گئے- وہ عرصہ س کے اندر محکمہ ہذا کا انتظام میجر جنرل ہینڈلی کے ہاتھہ میں رہا عرصہ جنگ سے منطبق تھا اور اون کا عہد س نمایاں لیاقت کے لئے قابل ذکر ہے جو اونہوں نے بہت سے مشکل معاملات کا انتظام اور حل کیا-اون کے بعد کرنل کوات اس عہدہ پر مامور ہوئے جنہوں نے اپنے پیشرو کی شہرت عظیم کو اپنی استعداد اور صائب رائے کی ولت قائم رکھا جسکے ساتھہ اونہوں نے اپنے فرائض کو سر انجام دیا-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کرنل کوات اور کرنل ڈیوڈسن کا (جو کرنل میکوات کی رخصت پر غیر حاضری کے عرصہ میں) اس عہدہ پر مامور رہے اور حکمہ کے دیگر عہدہ داروں کا ایک ایسے وقت میں اپنے کام کو جانفشانی کے ساتھہ سر انجام دینے کے لئے عتراف فرماتے ہیں جبکہ اون پر کام کا غیر معمولی بوجھہ تھا-اور نیز جناب ممدوح لیڈی ڈاکٹروں کا اوس رگرمی کے لئے اعتراف فرماتے ہیں جس کے ساتھہ اونہوں نے اپنے بھاری اور ضروری کام کو سر انجام دیا-

---

حکم—حکم ہوا کہ ریویو مذکور کی ایک نقل بغرض اطلاع صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتال ہائے جاب کے پاس ارسال کی جائے-

نیز حکم ہوا کہ ریویو مذکور پنجاب گزٹ میں شائع کیا جائے اور رپورٹ کے ہمراہ متداول کیا جائے ر ریویو و رپورٹ کی نقول کی حسب معمول تعداد گورنمنٹ کے صیغہ ہوم میں ارسال کی جائے-

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط—ایل-فرینچ

قائمقام فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

سالانہ نقشہ جات ٹیکہ چیچک پنجاب بابت سال سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع کا ریویو-

مندرجہ ذیل برائے اطلاع عام شایع کیا جاتا ہے-

نمبر ۳۰۹۲-ایس (ہوم-حفظان صحت) مورخہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۲۰ ع-

منجانب—آنریبل ایل فرنچ صاحب سی-آئی-ای و سی-بی-ای و آئی-سی-ایس قائمقام فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

بخدمت—صاحب سیکریٹری گورنمنٹ ہند صیغہ تعلیم-

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں گورنمنٹ ہند کی اطلاع کے لئے پنجاب کے سالانہ نقشہ جات ٹیکہ چیچک بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع کی ایک نقل معہ صاحب کمشنر حفظان صحت کی رپورٹ متعلق ٹیکہ چیچک کی ایک نقل کے جس میں عرصہ سہ سالہ مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع کا زیادہ تر ذکر ہے آپ کی خدمت میں ارسال کروں-

۲—اون عمل ہائے ٹیکہ چیچک کی تعداد جو اس عرصہ سہ سالہ کے دوران میں کئے گئے ۲۷۲۷۶۴۴ تھی (جن میں سے ۱۷۹۲۸۵۵ اور ۹۳۴۷۸۹ علے الترتیب ابتدائی اور ثانی عمل ہائے تھے) یہہ تعداد گذشتہ تین سالوں کی تعداد کے مقابلہ میں ۱۲۷۳۱۹ زاید ہے - یہہ بیشی تمامتر ثانی عمل ہائے ٹیکہ چیچک کی وجہ سے ہے کیونکہ ابتدائی عمل ہائے ٹیکہ چیچک میں ۲۵٬۹۸۰ کی گرانقدر کمی ہوئی ہے - اس کمی کی وجہ بچوں کی وہ زیادہ تعداد اموات ہے جو سنہ ۱۹۱۷ع اور سنہ ۱۹۱۸ ع کی وبا ء ملیریا اور وباء انفلوئنزا سے علے الترتیب واقع ہوئی - ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسروں کے تقرر سے جو عمل ہائے ٹیکہ چیچک کے مہتمم ہونگے ان اعداد میں یقیناً بہت بڑی بیشی ہوجائیگی-

۳—عرصہ سہ سالہ زیر رپورٹ میں ابتدائی عمل ہائے ٹیکہ چیچک میں سے کامیاب عمل ہائے کی فیصدی ۴۹ و ۹۸ تھی حالانکہ گذشتہ عرصہ سہ سالہ میں یہہ فیصدی ۴۴ و ۹۶ تھی - مکرر عمل ہائے ٹیکہ چیچک کی صورت میں بھی اسی طرح ۱۸ و ۷۲ سے ۵۵ و ۷۷ تک کی بیشی ہوئی- کل عمل ہائے ٹیکہ چیچک کے مقابلہ میں ایسے عمل ہائے ٹیکہ چیچک کی اوسط فیصدی جنمیں نتائج معلوم نہ ہوسکے ابتدائی اور مکرر ٹیکہ ہائے چیچک کی صورت میں ۹۷ و ۴ اور ۸۹ و ۱۷ تھی حالانکہ سنہ ۱۹۱۴-۱۷ع میں یہہ فی صدی علے الترتیب ۴۵۹۰ اور ۱۷٬۰۱ تھی-

۴—اس عرصہ سہ سالہ میں ایکٹ ٹیکہ چیچک کی توسیع ۱۴ قصبات پر کیگئی اور ایسے رقبہ جات کی تعداد جن میں ٹیکہ چیچک لازمی قرار دیا گیا بڑھکر ۸۹ ہوگئی - صاحب کمشنر حفظان صحت کی یہہ تجویز کہ میونسپل ایکٹ پنجاب کی دفعہ ۵۲ (۲) (b) کے احکام ان قصبات میں فی الفور نافذ کئے جائیں جہاں ایکٹ ٹیکہ چیچک کی توسیع کی جائے گورنمنٹ ہذا کے زیر غور ہے-

۵—مری ڈپو کے لئے موزون مکان کے حصول سے انسٹیٹیوٹ ٹیکہ چیچک پنجاب کی سرگرمیوں کی توسیع میں آسانی ہو جائیگی - ویکسائین مہیا کرنے اور ویکسینیٹروں کو تعلیم دینے کے متعلق اس انسٹیٹیوٹ کا کام نہایت ہی قیمتی ثابت ہوا ہے-

دستخط—ایل-فرنچ

قائمقام فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۳] لاهور — ۳۰ اکتوبر (معمولی ۲۹ اکتوبر) سنه ۱۹۲۰ع - یوم جمعه [جلد ۳۸

حصه دویم

عام

نظم و نسق آبکاری پنجاب کی سالانه رپورٹ بابت سال سنه ۲۰—۱۹۱۹ ع کا ریویو۔

کارروائی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر پنجاب بصیغه تجارت و صنعت و حرفت نمبری ۶۵۶۳-ایس (تجارت و صنعت و حرفت) مورخه ۳۰ ستمبر سنه ۱۹۲۰ ع۔

چٹھی نمبری ۹-ض-۲۳-۵۵۱-مورخه ۲۷-اگست سنه ۱۹۲۰ ع-منجانب جونیئر سیکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر بهادر پنجاب جس کے همراه نظم و نسق آبکاری پنجاب کی سالانه رپورٹ بابت سال سنه ۲۰—۱۹۱۹ ع ارسال کی گئی-ملاحظه سے گذری۔

آرا گے— سال ماسبق کی طرح سال سنه ۲۰—۱۹۱۹ع کی رپورٹ آبکاری کی نمایاں خصوصیت آمدنی آبکاری میں بہت بڑی بیشی ہے۔سال زیر ریویو کے دوران میں ۲۵ لاکھ روپیه کی بیشی کی وجه سے کل واصلات کا میزان تقریباً ½۱۲۹ لاکھ روپیه ہو گیا اور سال رواں میں بھی یه بیشی بدستور جاری ہے اور ۳۱۶ ...

اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سال کے کل واصلات سنہ ۱۷-۱۹۱۶ء کی واصلات سے دو گنے ہونگے-گذشتہ بارہ ماہ کی بیشی میں سے تقریباً ۱۸ لاکھ روپیہ نیلام شدہ لائسنسوں کی آمدنی کی بابت ہے اور جملہ اقسام کی شراب کی کھپت سال ماقبل کی کھپت سے ۲۱ فیصدی زیادہ ہے-ریورٹ میں دو دیگر نمایان خصوصیات یہہ ہیں کہ سادہ شراب میں بیشی کے مقابلہ میں زیادہ قیمت والی مصالحہ دار شراب کی بیشی دوچند ہوئی اور کہ ۲۰ فیصدی الکحل پروف طاقت والی شراب کمتر طاقت والی شراب کے مقابلہ میں مقبول عام ہو رہی ہے-اجراء شدہ شرابوں کی طاقتوں کو یکسان کرنے کا سوال صاحب فنانشل کمشنر کے زیر غور ہے -

دیسی شراب کی کھپت میں اس قدر کم ہے لیکن اس کی سال ماقبل کے مقابلہ میں ۱۹ فیصدی زیادہ کھپت ہوئی اور گذشتہ سال کی کھپت کی مقدار اوس سے پہلے سال سے ۱۴ فیصدی زیادہ تھی-پس بیشی سال ماقبل کی نسبت شراب کی قیمت کے زیادہ تر ہونے اور دوکانوں کی تعداد کم ہونے کے باوجود واقع ہوئی ہے-لوگوں کے پاس شراب پر خرچ کرنے کے لئے زیادہ روپیہ آیا اور جلوس واطوار کی جدید آزادی بھی شراب خوری کی عادت پر اپنا اثر ڈالے بغیر نہیں رہی - علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے خلاف کام کرنیوالے اثرات سال رواں کے دوران میں کمزور ہو گئے ہیں لیکن سردست حال میں کھپت کی لگاتار بیشی کی وجہ سے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو معلوم ہوتا ہے کہ اون تدابیر سے جو ابتک عمل میں لائی گئی ہیں زیادہ سخت تدابیر اختیار کرنی پڑینگی-

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو معلوم ہوا ہے کہ سر بمہر بوتلوں کے طریق کی توسیع دینے اور نیز بعض اضلاع میں کھپت کا خاص معیار مقرر کرنے کے امکان پر صاحب فنانشل کمشنر غور کر رہے ہیں - اگر ان تدابیر پر عمل کیا گیا تو وہ اوس رجحان کے انسداد کیلئے جو حال میں کھپت میں افزادی کی طرف پایا گیا ہے عمدہ ہتھیار ثابت ہونگے-لیکن اگر صاحب فنانشل کمشنر لیجسلیٹو کونسل کی سلیکٹنگ کمیٹی کے مشورہ سے مسئلہ ہذا کے متعلق مزید تدابیر کے اجراء کے امکان پر غور کریں تو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر خوش ہونگے-موجودہ رپورٹ میں ٹمپرنس سوسائٹیوں کی سرگرمیوں کی بابت کوئی ذکر نہیں لیکن معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی انجمنیں اچھے کام میں مصروف رہی ہیں اور یہہ امید ہے کہ کھپت میں افزادی کے باعث وہ اس برائی کے انسداد کے لئے اپنی سرگرمی میں اضافہ کردینگی -

۲- بٹھی ہائے کشید شراب کو ابھی تک اون مشکلات میں سے بعض کا سامنا ہو رہا ہے جو گذشتہ دو سالوں میں پیش آتی رہی ہیں-اگرچہ سال ہذا کی رپورٹ میں شیرہ کی قلت کا کوئی ذکر نہیں تاہم اس کا ناقص قسم کا ہونا ایک بہت بڑا نقص ہے اور اگر صاحب فنانشل کمشنر کے سامنے پیش کردہ وجوہات صحیح ہیں تو غالباً دنیا کی منڈیوں میں کھانڈ کی قیمت کے بتدریج بڑھ جانے کے ساتھہ یہہ نقص بھی بڑھ جائیگا صوبہ کی بٹھی ہائے کشید شراب کی مہیا کردہ شراب صوبہ کی مانگ کے لئے پوری نہیں-بجز اسکے کہ رنگدار رم کی مانگ پوری نہ ہو سکی جس کی وجہ سے ۴۶۳۸۷ گیلن رم صوبجات متحدہ سے درآمد کیگئی-اگرچہ بٹھی کشید شراب واقع امرتسر - سندہ کے ساتھہ ٹھیکہ کے باعث اوس مانگ کو پورا نہ کرسکی جو اوسکی شراب کیلئے ہوئی تاہم اس نے اس کمی کو کرنال سے پورا کر لیا-

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر شراب کی تقسیم کے متعلق یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی کارروائی کے باعث اوس برائی کا (جس کا گذشتہ سال کی رپورٹ میں ذکر کیا گیا تھا) سدباب ہو گیا ہے جو اون معاہدوں کے باعث پیدا ہو گئی تھی جو بعض مالکان بٹھی کشید شراب اور تھوک فروشان کے مابین اون تھوک فروشوں کو ترجیح دینے کے متعلق کر لئے گئے تھے-مالکان بٹھی کشید شراب کے خوردہ فروشوں کے ساتھہ براہ راست تعلق کے بارہ میں تحقیقات کر کے اوسکو ممنوع قرار دیا گیا ہے-

۳-اون بوزہ خانوں میں جو گذشتہ چند سالوں سے بہت مصروف رہے ہیں شراب کی تیاری میں کمی واقع ہونے کے آثار نظر آ رہے ہیں-اگرچہ فروخت شدہ مقدار (یعنی ۲۵۲۵۵۸ گیلن) چند سال پہلے کی مقدار کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے تاہم یہہ مقدار سال ماقبل کی مقدار سے نصف ملین گیلن کم ہے اور یہہ کمی درآمد شدہ بیر کی مقدار میں ۳۵۰۰۰ گیلن کی بیشی سے بھی پوری نہیں ہو سکی-اسکی مانگ تاحال زیادہ تر برٹش سپاہیوں میں ہے اور یہہ امید ہے بالکل غلط ثابت ہوئی ہے کہ یہہ شراب ہندوستانیوں میں دیگر زیادہ نشہ والی شرابوں سے زیادہ مقبول عام ہو جائیگی-

۴- گذشتہ ۹ سالوں میں ہندوستان میں ساختہ غیر ملکی شراب کی کھپت قریباً پانچ گنا ہو گئی ہے اور درآمد شدہ شراب کی کھپت کم ہو گئی ہے لیکن اگرچہ دیسی دستکاری کی یہ توسیع بذات خود بہت اچھی ہے تاہم اس کے متعلق بظاہر یہ شکایت اسیقدر جائز معلوم ہوتی ہے کہ ہندوستان کی ساختہ اس شراب کو دیسی شراب کے مقابلہ میں ایک نا واجب فضیلت حاصل ہے اور اس شکایت کے انسداد کے لئے صاحب فنانشل کمشنر کی تجاویز پر باحتیاط غور کی جائیگی - اس قسم کی شراب کی مانگ ایک نئی مانگ ہے اور صوبہ سے باہر کی بھٹی ہائے کشید شراب کی اس مانگ سے حاصل شدہ منافع میں حصہ لینے کے متعلق خواہش سے پالیسی آبکاری کے متعلق بہت سے مشکل سوالات پیدا ہوتے ہیں اس مسئلہ پر منسٹر کو جو ریفارم سکیم کے بموجب محکمہ آبکاری کے اہتمام پر ہونگے غور کرنی پڑیگی - فی الحال جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو صاحب فنانشل کمشنر کی اس تنبیہ سے پورا اتفاق ہے جو وہ ساخت شراب کے ساتھ دیگر دستکاریوں کی طرح سلوک کرنے سے پیدا ہونیوالے خطرہ کے متعلق کرتے ہیں کیونکہ دیگر دستکاریوں میں تو پیداوار اور کھپت کی حوصلہ افزائی کرنا عین واجب اور جائز ہوتا ہے۔

۵ - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہ معلوم کرکے خوش ہیں کہ آبکاری کے معمولی معاملات میں مقامی جماعتوں کا مشورہ مفید ثابت ہوا ہے اور کہ کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب کی ایڈوائزری کمیٹی نے عامۃ الناس کے فائدے کے متعدد معاملات پر بحث کرکے اچھے کام کا کامیابی کے ساتھ آغاز کر دیا ہے سر بمہر بوتلوں کے طریق کی توسیع کا فقرہ (۱) ماقبل میں ذکر کیا گیا ہے اس طریق کو مسٹر باسورتھ سمتھ نے رائج کیا اور اب کمیٹی ہذا نے اس کو منظور کر لیا ہے اور اس تجویز پر عمل بھی کیا گیا ہے کہ شراب کے لائسنسوں کو بجائے ایک سال کے تین سالوں کے لئے نیلام کرنے کے متعلق تجربہ کیا جائے تجویز ہذا پر کمیٹی مذکور نے بھی بحث کی ہے۔

۶ - رپورٹ کا وہ حصہ جس میں افیون کا ذکر ہے اس امر کی ایک عمدہ مثال ہے کہ گورنمنٹ کی باضابطہ نگرانی سے کیا کیا فوائد حاصل ہوسکتے ہیں اور کیا کیا کام نہیں ہوسکتے۔بہت سی مقدار کی عطائیگی کی ممانعت اور غیر ضروری دوکانات کا بند کرنے (چھ سال میں ۹۸ دوکانات بند کی گئیں ہیں) اور قیمت میں بہت سا اضافہ کرنے سے گذشتہ چند سالوں میں افیون کی کھپت میں جو لگاتار کمی واقع ہوئی تھی بدستور جاری ہے اور یہ نتیجہ موجودہ خوشحالی کے لحاظ سے ایک نمایاں کامیابی ہے۔لیکن محکمہ کو ابھی تک ریاستہائے کوہستانی اور امریکہ سے افیون کی خفیہ درآمد کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور اس امر کے کوئی آثار نظر نہیں آتے کہ افیون کو بطور [illegible] کو بدلنے کی عادت میں کمی ہو رہی ہے۔ان معاملات میں پبلک رائے کی امداد کے سوائے کوئی مستقل نتائج حاصل نہیں ہوسکتے۔

۷ - چرس کی درآمد بوساطہ لیہ میں بہت بڑی بیشی خاص وجوہات کے باعث ہوئی ہے اور اضافہ شدہ محصول کا اثر (جو اب ۴۴ روپیہ فی سیر ہے) آئندہ سال بغور خیال رکھا جائیگا۔پنجاب میں صرف شدہ چرس کی مقدار میں دو ہزار سیر کی بیشی سے لازمی طور پر کوئی تشویش نہیں ہونی چاہئے۔گذشتہ ½ صدی کے اندر کھپت میں کمی کا رجحان رہا ہے اور سال ہذا کے اعداد ہنوز سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء کے اعداد سے کم ہیں۔گو یہ بیشی منشی اشیاء کی دوکانات کی کمی کے لحاظ سے (جن میں سے گذشتہ دو سالوں میں ۱۰۰ سے زیادہ بند کی گئی ہیں) اور پبلک رائے کے دباؤ کے لحاظ سے مایوسی بخش ہے۔پبلک رائے کے دباؤ کے باعث کم از کم ضلع ڈیرہ غازیخاں میں کوئی شخص لائسنس کے لئے درخواست نہیں کرتا اگرچہ اس سے خفیہ طور پر استعمال کرنے والے مفرد اشخاص پر اس کا اثر نہیں ہوسکتا۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صاحب فنانشل کمشنر سے متفق ہیں کہ چرس کے محصول درآمد میں مزید اضافہ کرنا غالباً مفید ثابت ہوگا۔

۸ - سال زیر رپورٹ کے دوران میں بالخصوص دس [illegible] اضلاع میں جرائم آبکاری کے برخلاف زبردست کارروائی کی گئی ہے اور باوجودیکہ اس سرگرم کارروائی کے نتائج سے عوام الناس کی عادات میں کسی بڑی تبدیلی کا اظہار نہیں ہوتا تاہم وہ تسلی بخش ہیں۔راولپنڈی اور ملتان کے عملہ آبکاری کو انسدادی تدابیر کی اغراض کے لئے صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ماتحت کرنے کے نتائج کا اندازہ لگانا فی الحال پیش از وقت ہے۔لیکن دیگر اضلاع پر طریق ہذا کی مجوزہ توسیع سے اس کا جلد اندازہ لگ جائیگا۔

۹—سال ہذا کی رپورٹ سے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اس امر کا مزید ثبوت ملتا ہے کہ حکام آبکاری کو کسقدر انواع و اقسام کے مسائل کا حل کرنا پڑتا ہے اور جناب ممدوح کو یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صاحب منسٹر کو جو سکیم اصلاحات کے بموجب محکمہ ہذا کے اہتمام پر مقرر کئے جائینگے اپنی کارگذاری دکھانیکا کسقدر وسیع میدان ملیگا—دریں اثنا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر مسٹر جان مینارڈ صاحب کی خدمات کا اعتراف فرماتے ہیں جنہوں نے کئی سالوں تک محکمہ آبکاری کا انتظام عمدگی—قابلیت اور کامیابی کے ساتھہ کیا ہے اور رپورٹ اور اوسکے ضمیمہ میں مذکورہ عہدہ دار اور غیر عہدہ دار اصحاب کا اوس امداد کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں جو انہوں نے حکام آبکاری کو سال زیر ریویو کے دوران میں دی—

حکم—حکم ہوا کہ مندرجہ بالا آرا ئے پنجاب گزٹ میں شائع کی جاویں اور صاحب فنانشل کمشنر بہادر اور صاحب انسپکٹر جنرل پولس پنجاب کو بھیجی جاویں — نیز حکم ہوا کہ آرا ئے مذکور بمعہ رپورٹ کی نقول کے گورنمنٹ ہند صیغہ تجارت و صنعت و حرفت کی خدمت میں بھیجی جاویں

حسب الحکم ہز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط—ایل فرینچ

قائمقام فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب—

محکمہ اسٹامپ پنجاب کے انتظام کی رپورٹ بابت عرصہ سہ سالہ مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء کا ریویو—

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ خزانہ نمبری ۶۵۲۹-اےس (خزانہ) مورخہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء

محکمہ اسٹامپ پنجاب کے انتظام کی رپورٹ بابت عرصہ سہ سالہ مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء کی رپورٹ مرسلہ ہمراہ چٹھی نمبری ۳-۱۸-۵۸۱-مورخہ ۲۴-اگست سنہ ۱۹۲۰ء منجانب اسسٹنٹ سیکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب ملاحظہ سے گذری—

سہ سالہ عرصہ زیر ریویو زیادہ تر اوس بیشی کیلئے قابل ذکر ہے جو واصلات زیر ایکٹ ہائے رسوم عدالت و اسٹامپ ہوئی ہے—سال گذشتہ و سال سنہ ۱۵—۱۹۱۴ء کے اعداد کا نتیجہ بالخصوص بہت حیرت انگیز ہے سنہ ۱۵—۱۹۱۴ء میں کل واصلات ۵۳۴۱۸۸۸ روپیہ تھیں اور یہہ اب پورے ۴۳ فیصدی کے اضافہ کے ساتھہ ۷۷۹۳۴۹۱ ہو گئی ہیں—جو عرصہ سہ سالہ زیر ریویو کے آخری سال کی رقم ہے—اس بیشی کی وجوہات کچھہ چھپی ہوئی نہیں ہیں—

عرصہ سنہ ۱۷—۱۹۱۴ء کے دوران میں سنہ ۱۹۱۳ء کے حادثات بنک شکنی کے کرب انگیز نتائج کے بعد جنگ کے اثرات ظاہر ہوئے تھے—لیکن ملک کی آئندہ خوشحالی کے متعلق بے چینی کے بڑے بڑے اسباب جنگ کے کامیاب اختتام کے باعث رفع ہو گئے جسکے ایسے وقت میں وقوع میں آنے کی وجہ سے جبکہ عظیم الشان فوجی اخراجات اور عمدہ فصلات کے باعث صوبہ کی خوشحالی اعلےٰ درجہ پر پہونچی ہوئی تھی جملہ تجارتی مشاغل بالخصوص اون مشاغل کو جنکا جائداد سکنی سے تعلق تھا از حد تقویت ملی—

۲—بیشی زیر مد اسٹامپ عدالت بقدر ۸۵۴۰۶۳ روپیہ ایسی نمایاں نہاں ہے جیسی کہ وہ بیشی جو دوسری مد کی ذیل میں ہوئی ہے—لیکن بیشی مذکور سنہ ۱۵—۱۹۱۴ء کے اعداد کے مقابلہ میں ۲۴ فیصدی بیشی کے برابر ہے—سال سنہ ۱۷—۱۹۱۶ء کے مقابلہ میں گذشتہ سال صرف اضلاع لاہور و شملہ میں ہی کمیاں ہوئی ہیں—اس امر واقع سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مجموعی توسیع کی وجہ خوشحالی کی وہ ترقی ہے جو بقول صاحبان فنانشل کمشنر بہادر مقدمہ بازی کے اضافہ کا باعث ہوئی ہے—

۳—غیر جوڈیشل اسٹامپ سے سہ سالہ عرصہ ماسبق کے اعداد کے مقابلہ میں قابل ذکر بیشی ظاہر ہوتی ہے اور یہہ بیشی عرصہ زیر ریویو کے اختتام کے قریب اور بھی زیادہ نمایاں ہو گئی جیسا کہ اسکی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے کہ گذشتہ سال کی رقم ۲۳۰۲۳۸۵ روپیہ سے یکلخت بڑھکر ۳۳۷۱۷۶۴ روپیہ ہو گئی—جائداد سکنی کا بیوپار جو نفع کی اُمید پر ہوا ہے اور رہنکی وجہ سے بیشی زیادہ تر ہوئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے

که جس سے حسب توقع لاهور و امرتسر کے اعداد میں جہان قصباتي جائداد کي مالیت خصوصیت سے به رجه غایت بڑه گئي هے اضافه زیاده تر ظاهر هوتا هے-ان هر دو اضلاع کي واصلات بابت سال سنه ۲۰-۱۹۱۹ع سنه ۱۷-۱۹۱۶ع کي واصلات کے دو چند سے زیاده هیں-اور بلا شبه بحیثیت مجموعی کل صوبه کے میزان کے ایک ثلث سے بہت هي زیاده هیں-

۴-سنه ۲۰-۱۹۱۹ع کي آمدني کي تحصیل کے خرچ سے ضرورتاً سنه ۱۷-۱۹۱۶ع کے مقابله میں بیشي ظاهر هوتي هے-لیکن واپسیون کو نکالکر یهه خرچ اب کل واصلات کي ۲ فیصدي سے خفیف سا زیاده هے یهه فیصدی سنه ۱۷-۱۹۱۶ع کي فیصدي کے مقابله میں خاصي هے-

۵-جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر صاحبان فنانشل کمشنر بهادر کے ساتهه اسباره میں متفق هیں که مال و دیواني کے بہت سے عهده دار اون دستاویزات پر مناسب توجه مبذول نهیں کرتے جن پر اسٹامپ (رسوم) کافي طور پر یا بالکل‌هي لگا هوا نهیں هوتا منفصله مقدمات کی تعداد اور وصول شده محصول و تاوان کي مقدار میں جو کمي هوئي هے اوس کي وجه ممکن هے که یهه هوکه لوگون کو اسباره میں قانون کي زیاده واقفیت هوتي جاتی هے-لیکن مختلف اضلاع کے اعداد میں جو اختلاف پایا جاتا هے اوس سے یهه خیال پیدا هوتا هے که عهده دار اسباره میں اپنے فرائض سے جمله صورتون میں کافي طور پر باخبر نهیں هوتے-اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر یهه دیکهه کر خوش هیں که صاحبان فنانشل کمشنر بهادر اس معامله کي اهمیت کو عهده دارون پر واضح کررهے هیں-

حکم- حکم هوا که رپورٹ و ریویو کي ایک نقل گورنمنٹ هند کے صیغه خزانه میں ارسال کي جائے اور که ریویو کي ایک نقل صاحب فنانشل کمشنر بهادر کي اطلاع کے لئے اسسٹنٹ سیکرٹري صاحبان فنانشل کمشنر بهادر پنجاب کي خدمت میں ارسال کي جائے نیز یهه که ریویو پنجاب گزٹ میں مشتهر کیا جاوے-

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر پنجاب

دستخط-ایل فرنچ

قائمقام فنانشل سیکریٹري گورنمنٹ پنجاب-

اقوام جرائم پیشه کے انتظام بدوران سنه ۱۹۱۹ع کے متعلق صاحب ڈپٹي کمشنر اقوام مذکور کي رپورٹ کا ریویو-

---

مندرجه ذیل چٹهي بغرض اطلاع عام مشتهر کي جاتي هے-

نمبر ۶۵۲۷-ایس-مقام لاهور- مورخه ۲۹ ستمبر سنه ۱۹۲۰ع

منجانب-آنریبل مسٹر ای جوزف آئي-سي-ایس ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

بنام-صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب-

مجهے هدایت هوئي هے که میں آپکي چٹهي نمبري ۵۵۸-ایس-۱۳-۳۳-۱۹-مورخه ۳۱-اگست سنه ۱۹۲۰ع کو جس کے همراه اقوام جرائم پیشه کے انتظام کي رپورٹ بابت تقویمي سال سنه ۱۹۱۹ع کي ایک نقل ارسال کي گئي تهي وصول کرون-

۲-اگرچه سال زیر رپورٹ کے دوران میں نظام بندوبست میں کوئي حیرت انگیز تبدیلي نهین هوئي تاهم اون اصولون کے مطابق بتدریج اصلاح هوئي هے جو قبل ازین تسلیم کئے جا چکے هیں-سال زیر رپورٹ کے بعد اوس پالیسي پر گهري توجه مبذول کي گئي هے جو صنعتي بستیون کے متعلق اختیار کي گئي هے اور اقوام جرائم پیشه کے انتظام کے عام مسئله پر بهي کمیٹي جیل خانه نے غور کي هے جس کي رپورٹ کا اب انتظار کیا جا رها هے-گذشته چند مهینون کے دوران میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر نے فی‌الواقع یهه کیا هے که دهاریوال و بهراني کي دو صنعتي بستیون کو جہان ملازمت کے حالات باشندگان بستی هائے مذکوره

ے منافی پائی گئی ہے بلند کردیا جائے - لہذا جناب ممدوح موجودہ رپورٹ پر کوئی طول طویل
رنا نہیں چاہتے - جناب ممدوح کو معلوم ہوا ہے کہ تنخواہیں بتدریج بڑھائی جا رہی ہیں - اور کہ
ئم پیشہ کو کام پر لگانے کی داغ بیل پڑ چکی ہے - یہہ نہایت عمدہ فال ہے - لیکن یہہ امر کہ اقوام
ہ کے مزدور بعض مقامات میں آزاد مزدوری پیشہ لوگوں کی نسبت زیادہ مقبول عام ہوگئے ہیں اور
پیشہ اقوام کے مزدوروں کی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے - کلیہ خطرہ سے خالی نہیں ہے - سر ایڈورڈ
ادر کا خیال ہے کہ اس امر کا انسداد کرنے کے لئے حفظ ما تقدم کے طور پر ہرایک تجویز عمل میں
کہ اقوام مذکور کے مزدورن کی مقبولیت کی وجہ یہہ نہ ہو کہ وہ سستے داموں پر مل سکیں اور کہ
ے والے اشخاص کو اس بات کا موقع نہیں دینا چاہئے کہ وہ اقوام جرائم پیشہ کے افراد سے
ہ لیں-

۳-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ بعض بستیوں میں کوآپریٹو سپلائی
ں اور کریڈٹ سوسائیٹیاں قائم ہوگئی ہیں- اور جناب ممدوح خوش ہونگے اگر آئندہ رپورٹ میں اوس
کچھہ ذکر کیا جائے جو ان کوششوں میں حاصل ہو- اقوام جرائم پیشہ کی اصلاح کی اُمید زیادہ تر
ش میں مضمر ہے کہ اقوام جرائم پیشہ کو آزاد اور اپنے اوپر بھروسہ کرنے کے قابل بنایا جائے اور اونکے
ایسا شغل پیدا کیا جائے جس سے بہرہ اندوز ہوسکیں-

۴-مکتی فوج کے کام سے اب سارا ہندوستان واقف ہوچکا ہے- جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے لئے
ہت طمانیت بخش ہے کہ بعض دیسی انجمنیں جن کو گورنمنٹ نے اصلاح کے کام میں مکتی فوج کے ساتھہ
ر کیا تھا بالخصوص انجمن احمدیہ اشاعت اسلام اور دیو سماج اصلاح کے کام میں حقیقی دلچسپی
ہیں- جناب ممدوح کو اعتماد ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر (اقوام جرائم پیشہ) اصلاح کے کام میں اون
کو بھی ویسے ہی دلچسپی لینے کے قابل بنا سکینگے جن کا تعلق اون کی بستیوں کے ساتھہ اس وقت
رائے نام ہے-

۵-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر - رائے بہادر پنڈت ہری کشن کول کی خدمات کا اعتراف فرماتا
ین جو اقوام جرائم پیشہ کے سب سے پہلے ڈپٹی کمشنر ہیں اور جن کی محنت اور انتظامیہ قابلیت کی
وجودہ حاصل شدہ کامیابی زیادہ تر حاصل ہوئی ہے- موجودہ رپورٹ سردار صاحب سردار ہری سنگھ نے
ہے جو پہلے اول الذکر عہدہ دار (رائے بہادر پنڈت ہری کشن کول) کے اسسٹنٹ تھے مگر جو ۳ دسمبر
اع سے بطور قائمقام ڈپٹی کمشنر کام کرتے رہے ہیں اور جنہوں نے اپنے پیش نظر مختلف حل طلب
کے سلجھانے میں اعلے قابلیت اور حسن تدبیر کا ثبوت دیا ہے- صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے سرکاری
ون اور سوسائیٹیوں کے اون سپرنٹنڈنٹوں کا جن کا نام اون کی رپورٹ میں درج ہے جن شاندار الفاظ میں
وہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے لئے مسرت بخش ہے-

دستخط - ای جوزف
ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

عام

ب وٹیرینری کالج صیغہ سول وٹیرینری و گورنمنٹ کیٹل فارم واقع
حصار کی رپورٹ بابت سال سنہ ۲۰-۱۹۱۹ ع کا ریویو-

مندرجہ ذیل چٹھی بغرض اطلاع عام مشتہر کی جاتی ہے :-

نمبر ۷۱۱۷-ایس-(مال و زراعت- م) مقام شملہ مورخہ ۹-اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ ع
منجانب- آنریبل ای- جوزف صاحب آئی- سی- ایس- ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب
بخدمت- صاحب سیکریٹری گورنمنٹ ہند صیغہ مال و زراعت-

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں گورنمنٹ ہند کی اطلاع کے لئے وٹیرینری کالج پنجاب و صیغہ سول وٹیرینری

اور گورنمنٹ کیٹل فارم (فارم مویشیان) واقع حصار کی سالانہ رپورٹ بابت سال سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع کی ایک نقل بمعہ اوس یاد داشت کے ارسال کرون جو صاحب ڈائرکٹر پنجاب نے پنجاب کی ترقی وٹیرینری کے متعلق مرتب کی ہے۔

۲۔کالج کے عملہ کو جو سال مذکور کے دوران میں کمزور ہوگیا تھا کیپٹن سیول اور ڈونلڈ صاحبان کے اضافہ سے مستحکم کیا گیا۔یہہ ہر دو صاحبان علی الترتیب پوسٹ گریجوایٹ پروفیسر و پروفیسر علوم حفظان صحت مقرر کئے گئے ہیں۔لفٹنٹ کرنل واکر نے پرنسپل کے عہدہ کا اہتمام جولائی سنہ ۱۹۱۹ع میں کرنل پیس سے لیا جنہون نے زائد از ۲۱ سال کی ملازمت کے بعد کالج سے قطع تعلق کیا۔کرنل پیس کی قابلیت اور امداد کی بدولت اولکے عہد ملازمت میں کالج کو بڑی ترقی اور فروغ حاصل ہوا۔مسٹر ہرک آئی۔ایس۔او پروفیسر جراحی بھی محکمہ وٹیرینری میں ۲۷ سال تک قابل تعریف ملازمت انجام دینے کے بعد ملازمت سے پنشن یاب ہوئے۔خان بہادر سید مہتاب شاہ پروفیسر اناٹومی و فزیالوجی کی وفات سے (جو سال زیر رپورٹ کے اختتام کے بعد واقعہ ہوئی) کالج کو ایک ایسے نہایت ہی قابل و لائق مدرس کی خدمات سے محروم ہونا پڑا جنہون نے صوبہ کی خدمت کے لئے اپنی زندگی کے ۳۳ سال جانفشانی کے ساتھہ صرف کئے تھے سال ماسبق کے ۷۸ طلباء کے مقابلہ میں کالج میں ۸۱ نئے طلباء داخل ہوئے۔مختلف سالانہ امتحانوں میں کلہم ۲۱۷ طالب علم پیش ہوئے۔ان امتحانات کے نتائج تسلی بخش تھے۔۔ پوسٹ گریجوایٹ جماعت جس کو سال زیر ریویو کے دوران میں مکرر کھولنا مقصود تھا اُمیدوارون کی قلت کی وجہ سے نہ کھل سکی ترمیم شدہ نصاب تعلیم منظور کردہ گورنمنٹ ہند اس بات کا مقتضی ہے کہ کالج میں داخل ہونے والے طالب علمون کی تعلیمی قابلیتیں بہتر ہوا کرین کالج میں داخل ہونے کی اجازت صرف اون طالب علمون کو ہوگی جنہون نے امتحان میٹریکولیشن یا اسکے برابر کا کوئی اور امتحان پاس کیا ہوگا۔تعلیم انگریزی میں دی جائیگی۔کالج کو پنجاب یونیورسٹی کے ساتھہ ملحق کرنے اور ایک وٹیرینری فیکلٹی کے انضباط کا سوال گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

۳۔کالج سے ملحقہ اسپتال میں داخل شدہ وغیر داخل شدہ ایسے مریضون کی تعداد میں جنکا علاج کیا گیا سال ماسبق کے مقابلہ میں خفیف کمی ہوئی ہے۔اگرچہ کتون کے اسپتال میں داخل شدہ مریض کتون کی تعداد میں ۱۶۳ اور غیر داخل شدہ کتون کی تعداد میں ۳۵ کا اضافہ ہوا۔ایجیسن کلب میں برانچ وٹیرینری اسپتال کے افتتاح میں تاخیر کا ہونا نا تسلی بخش امر ہے۔

۴۔مویشیون میں متعدی امراض سے نسبتاً زیادہ اموات واقع ہوئیں۔رنڈر پسٹ کی بیماری سے ۳۲۱۵۵ اموات ہوئیں جنکے مقابلہ میں سال ماسبق کی تعداد ۲۰۸۴۳ ہے۔اسکی وجہ یہہ ہے کہ چارہ کی قلت کی وجہ سے جانورون کی جسمانی قوت اتنی کم ہوگئی تھی کہ وہ بیماری کا مقابلہ نہیں کرسکے۔منہ وکھر کی اموات کی تعداد ۲۵۹۲ ہے جسکے مقابلہ میں سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع کی تعداد ۵۳۶ ہے۔اور ہمرہیجک سپٹیکیمیا سے ۹۲۱۹۔اموات ہوئیں جسکے مقابلہ میں سال ماسبق کی تعداد ۵۳۶۹ ہے۔

اگرچہ یہہ تسلی بخش امر ہے کہ ہمرہیجک سپٹیکیمیا کا ٹیکہ دن بدن زیادہ مقبول عام ہوتا جاتا ہے مگر یہہ قابل افسوس امر ہے کہ سیرم کی قلت کی وجہ سے رنڈر پسٹ کے ٹیکون کے عمل کو روکنا پڑا۔

پنجاب زیادہ تر زرعی صوبہ ہے اور زراعت پیشہ اشخاص کی تجارت ایک بڑی حد تک مویشیوں پر مشتمل ہے۔لہذا یہہ لازم بلکہ الزم ہے کہ مویشیون کی بیماری کے انسداد کے لئے بہت جلد کارروائی کی جائے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ مقامی افسر اس بات پر زور دینگے کہ پٹواری لوگ بیماری کے نمودار ہونے کی اطلاع مستعدی سے دیا کریں۔

بہ کنار کی مرض میں مبتلا ۱۵ گھوڑون کا علاج محکمہ سول وٹیرینری نے ضلع گورداسپور میں اور تین گھوڑون کا علاج محکمہ اصطبل فوج نے ضلع راولپنڈی میں کیا۔سرہ کی بیماری اضلاع فیروزپور و شاہ پور و گجرات و امرتسر اور ڈیرہ غازیخان میں موجود تھی اور عملہ کی قلت کے باوجود اس بیماری کے انسداد کے لئے جو کوششیں محکمہ نے کیں وہ قابل تعریف ہیں۔خوش قسمتی سے سال کے دوران میں ڈورین کی کوئی واردات نہیں ہوئی۔

۵۔صوبہ میں وٹیرینری اسپتالون کی تعداد میں دو کا اضافہ ہوا اور وہ اب ۱۳۱ ہے۔انکے علاوہ

۲ شفا خانے ہیں-اسپتال کی جدید عمارتوں کی تعمیر اور موجودہ عمارتوں کی اصلاح کے واسطے ۴۸۰۰۰ روپیہ مخصوص کیا گیا ہے-ان شفاخانوں کی قدر و قیمت بڑھ رہی ہے اور مریضوں کی تعداد بدستور بڑھ رہی ہے-بہت سے مزید وٹیرینری اسپتالوں کے لئے ابھی گنجائش ہے اور سر ایڈورڈ میکلیگن کو اُمید ہے کہ اسبارہ میں رفاہ عام کے خرچ میں اضافہ کرنے کے لئے لوگ دریا دلی سے امداد دینگے-انجمن ہائے بیمہ مویشیان کو صوبہ میں متعدد اضلاع میں فروغ دیا جا رہا ہے اور امراض وبائیہ کے تشدد سے نمودار ہونے کی صورت میں ابتدائی انجمنوں کو تباہی سے بچانے کی غرض سے ضلع رہتک کے باشندے ری انشورنس یونین ہائے جاری کرنے کے خواہشمند ہیں-گورنمنٹ کی طرف سے ایسی یونین ہائے کی مالی ذمہ واری کے سوال کے متعلق عنقریب گورنمنٹ ہند سے استصواب کیا جائیگا-

۶-نسل کشی مویشیان کے کام میں قبل ازیں جو ترقی ہوئی ہے وہ محکمہ سول وٹیرینری کے لئے قابل تعریف ہے-سٹڈ کے سانڈوں کی تعداد جو صوبہ میں کام دے رہے ہیں ۸۲ سے بڑھکر ۱۳۵۲ ہوگئی ہے اور گورنمنٹ کیٹل فارم حصار نے ۱۹۸ سانڈ باہر بھیجے-دھنی کے سانڈوں کے منتخب شدہ مالکوں کو امداد دینے کی اسکیم کا نتیجہ تسلی بخش رہا ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ صاحب چیف سپرنٹنڈنٹ سانڈوں کی اوس نسل کو از سر نو فروغ دینے کی اُمید رکھتے ہیں جسنے کچھہ عرصہ پہلے معدوم ہوجانے کے آثار ظاہر کئے تھے-تین چوتھائی اور نصف مرینو نسل کے چھترے بدستور مقبول عام ہوتے جاتے ہیں اور سال زیر ریویو کے دوران میں حصار فارم نے غیر سرکاری اشخاص کو ۱۱۰ اور ڈسٹرکٹ بورڈ جالندھر کو تین چھترے مہیا کئے-

۷ مسٹر بران فورڈ کیٹل فارم حصار کے کامیاب انتظام پر مکرر مبارکباد کے قابل ہیں-فارم مذکور کے لئے سال خوشگوار ثابت ہوا ہے-یکم اپریل لغایت اگست چرائی کی بندش رہنے کی وجہ سے مویشیوں کو کھرلی پر باندھکر پالنا پڑا-لہذا گائیوں کی حالت بہت اچھی نہیں تھی-نفع و نقصان کے حساب سے ۲۹۷۶۶ روپیہ کا خسارہ ظاہر ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں سال ماسبق کا منافع ۱۱۵۳۴ روپیہ ہے-اس نقصان کے اسباب حسب ذیل ہیں-نخود کا اعلے نرخ-سٹڈ میں مویشیوں کا بوش از پیش خرچ و ملازموں کو مختلف اقسام کے مواجب کی عطائیگی و سنہ ۱۹۱۸ع کی معدود تخم ریزی اور اس کی وجہ سے جئی کی فصلات کی نسبتاً قلیل پیدا وار-

۸-اگرچہ خوش قسمتی سے صوبہ کو بہت سے ہونہار آدمی حاصل ہوگئے ہیں مگر سال زیر رپورٹ اور اسکے عین بعد کے مہینوں میں عملہ وٹیرینری پر سخت مصیبت پڑی-کرنل فارمر سی-آئی-ای کی صحت سال مذکور کے اختتام کے قریب خراب ہوگئی اور وہ مارچ میں رخصت پر چلے گئے-اُمید تھی کہ آرام پاکر اگر وہ اپنی پوری طاقت کو حاصل نہ بھی کر سکیں تو بھی اس سے اونکی زندگی لمبی ہوجائیگی-لیکن تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ انگلستان سے اون کے مرنے کی خبر ہندوستان میں پہونچی-اونکا عہد نظم و نسق ہمیشہ قابلیت اور سرگرمی کی صفت سے ممتاز رہا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ اونہوں نے اپنی صحت اوس مقصد پر قربان کردی جس سے اونکو نہایت گہری دلچسپی تھی-اونکی وفات سے گورنمنٹ کو ایک نہایت ہی قابل عہدہ دار اور محکمہ و صوبہ کے لوگوں کو ایک نہایت ہی ہمدرد رفیق کے فیض سے محروم ہونا پڑا ہے-کرنل پیس اور مسٹر بورک کی پنشن یابی اور سید مہتاب شاہ کے انتقال کا ذکر قبل ازیں کر دیا گیا ہے-کیپٹن موریس ۳۲ سال کی ملازمت کے بعد کیٹل فارم حصار سے کنارہ کش ہوئے-موت نے فارم مذکور کو مسٹر مک کچن اور صوبہ کو کیپٹن ڈانٹ میکوز کیمل سپیشل اسٹ (ماہر شتران) کی خدمات سے محروم کر دیا-مسٹر جارج ٹیلر کرنل واکر کے پنجاب میں واپس آنے پر بمبئی بدل دئے گئے-

۹-محکمہ کے جملہ درجوں کے عہدہ دار بھی اوس قابلانہ طریق کے لئے جس میں اونہوں نے اپنے مفوضہ فرائض کو انجام دیا ہے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے شکریہ کے مستحق ہیں-

دستخط - اي جوزف

ریوینیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

۱۳۱۶ سی اس--۴۸۰--۱-۱۱-۱۹۲۰--اس جی-پی-پی لاہور-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۰] لاہور—۲۹-اکتوبر (مطبوعہ ۵ نومبر) سنہ ۱۹۲۰ع-یوم جمعہ [جلد ۳۸

حصہ دویم

عام

نظم و نسق پولیس کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۹ع کا ریویو

کارروائی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ ہوم (پولیس) نمبر ۴۷۲۹-ایس-ہوم مورخہ ۱۳ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ع-

نظم نسق پولیس پنجاب کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۹ع ملاحظہ سے گذری-

آرائے— جیسا کہ گذشتہ سال کے ریویو میں بیان کیا گیا تھا جہاں تک ان مقدمات کا تعلق ہے جن میں پولیس نے کارروائی کی سنہ ۱۹۱۷ع میں ان کی تعداد کمترین تھی- جرائم کی طرف رجعت جو سنہ ۱۹۱۸ع میں شروع ہوئی- سال زیر رپورٹ کے دوران میں بھی جاری رہی- بہت سے مخالف حالات بیشی جرائم کا موجب بن گئے- جنگ کے چار سالوں میں عاید کردہ بندشوں کے دور ہوجانے اور فوجوں کے توڑے جانے کے نامرافق اثرات کے علاوہ ہر دو فصلیں ربیع اور خریف ناقص ہوئیں جن کی وجہ سے ضروریات

۱۳۸۲ پی-ڈی-جی

زندگی کی قیمتیں بہت زیادہ رہیں۔اور وحشت پولیٹیکل بے چینی نے جو رولٹ بل کے متعلق شروع ہوئی تھی۔اپریل سنہ ۱۹۱۹ع میں عملی فسادات کی شکل اختیار کرلی۔اس سے بھی زیادہ خراب صورت حالات کی توقع ہوسکتی تھی مگر تاہم اعداد زمانہ جنگ سے پہلے کے اعداد کی نسبت اور نیز جنگ کے پہلے دو سال (یعنی سنہ ۱۹۱۵ع و سنہ ۱۹۱۶ع) کے اعداد کی نسبت بہت اچھے ہیں۔جملہ اقسام کے سچے مقدمات قابل دست اندازی کی کل تعداد جن میں پولیس نے سال زیر رپورٹ کے دوران میں کارروائی کی ۳۸۰۰۲ ہے جنکے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۸ع میں یہہ تعداد ۳۵۰۴۰ تھی۔یا یوں کہو کہ اوس میں ۲۹۶۲ کی بیشی ہوگئی۔سنہ ۱۹۱۳ع کے اعداد ۳۷۸۷۶ تھے۔خفیف جرائم کو نکالکر کل تعداد ۲۸۹۵۹ ہے یعنی سال ماسبق کی تعداد کے مقابلہ جو ۲۵۶۰۵ تھی ۳۳۵۴ کی بیشی ہوئی۔اس قسم کے مقدمات کی تعداد سنہ ۱۹۱۳ع میں ۳۳۱۵۴ تھی۔

۲۔سب سے زیادہ بیشیاں لاہور اور اضلاع نوآبادی منٹگمری۔ملتان۔لائلپور اور اضلاع سرحدی ڈیرہ غازیخاں و راولپنڈی اور اضلاع شرقی حصار۔گوڑگانوہ و کرنال میں ہوئیں۔اقتصادی تنگ حالی اور فسادات اپریل کی وجہ سے پیدا شدہ عام بے چینی کے باعث وارداتہائے قانون شکنی کی تعداد بڑہ گئی۔اضلاع نوآبادی میں آباد شدہ لوگوں کی دولت میں بسرعت اضافہ ہونے اور نیز ان لوگوں کے گہروں سے باہر نہ نکلنے والے اشخاص کی نسبت قدرتاً زیادہ منچلے ہونیکی وجہ سے حالات میں بسرعت ترقی کے باعث جرائم میں لازمی طور پر بیشی ہوگئی ہے۔اس کے برخلاف پولیس کئی مہینے تک سیاسی معاملات کا انتظام کرنے میں مصروف رہی اور معمولی جرائم کی طرف حسب معمول توجہ نہ دیجاسکی۔

۳۔بلووں کی تعداد میں ۷۵ کی بیشی ہوئی ہے اور اونکی تعداد ۳۷۸ سے بڑھکر ۴۵۳ ہوگئی ہے۔سب سے بڑی بیشی لاہور میں (۳۲) ہوئی جہاں علاوہ ملاجہا پر فسادات اپریل کا اور بہت سے بے باک اشخاص کے فوج سے آزاد ہونیکا بہت اثر ہوا اور شاہ پور میں ۱۷ کا اضافہ ہوا۔جہاں کمی چارہ کے باعث مداخلت بیجا مویشی کی جو بلوہ کا ایک منبع ہے وارداتیں وقوع ہوئیں رہزنی کی وارداتوں میں ۸۹ کی بیشی ہوئی (یعنے وارداتہائے رہزنی کی تعداد سنہ ۱۹۱۸ع کی ۱۶۱ وارداتوں کے مقابلہ میں ۲۵۰ ہوگئی) قتل کی وارداتیں ۵۰۹ تہیں۔یعنی سنہ ۱۹۱۸ع کی نسبت صرف ایک کی بیشی ہوئی۔

گذشتہ چار سالوں میں قتل کے اعداد ۵۰۸ اور ۵۲۴ کے درمیان تہے۔نمایاں تبدیلی صرف لاہور میں ہوئی۔وارداتہائے قتل کی تعداد جہاں ۵۶ سے کم ہوکر ۳۷ رہ گئی۔امرتسر میں بھی تبدیلی نمایاں تہی یعنی یہہ اعداد ۱۸ سے بڑھکر ۳۱ تک پہنچ گئے۔اس تعداد میں وہ ۵ یوروپین نہیں شامل ہیں جو فسادات اپریل کے شکار ہوئے۔کل ۵۰۹ وارداتوں میں سے صرف ۲۱۱ عورتوں کی وجہ سے سرزد ہوئیں۔یہہ امر طمانیت بخش ہے کہ صرف ۳ وارداتیں اون عورتوں کی غیر وفاداری کی وجہ سے سرزد ہوئیں جنکے خاوند فوج میں ملازمت کے باعث باہر گئے ہوئے تہے۔مشرقی حلقہ میں قتل کی ۴۲ وارداتوں کی وجہ یہہ تہی کہ عورتیں خانگی جھگڑوں کی وجہ سے بچوں سمیت کنوؤں میں کود پڑیں۔اگر (جیسا کہ ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تجویز پیش کی ہے) چاہوں پر آہنی جنگلوں کے لگانے سے اتفاقی حادثات کے علاوہ اس قسم کی خودکشی اور قتل کے واقعات کا انسداد ہوسکتا ہے تو اس تجویز کو وسعت دیجانی چاہئے۔

۴۔سال زیر رپورٹ کے دوران میں ڈکیتی کی وارداتوں میں نمایاں بیشی ہوئی۔یعنی سنہ ۱۹۱۸ع کی ۴۱ وارداتوں کے مقابلہ میں ۱۳۰ وارداتیں ہوئیں۔یہہ بیشی گذشتہ سالوں میں سے ہر ایک سال سے زیادہ ہے۔بجز سنہ ۱۹۱۵ع کے جبکہ خاص وجوہات تہیں اور لاہور میں ۱۵ کی بیشی ہوئی۔کرنال میں ۱۳ کی۔اور راولپنڈی میں ۹ کی۔لاہور کی وارداتوں میں سے زیادہ تر خفیف نوعیت کی تہیں اور فسادات کی وجہ سے پیدا شدہ قانون شکنی کے عام جوش کے باعث وقوع میں آئیں۔امید ہے کہ ایک بڑے گروہ کی گرفتاری سے جس میں زیادہ تر خاکروب شامل تہے اور جس نے لاہور اور اوسکے گرد و نواح کے اضلاع میں ڈکیتی اور رہزنی کی بہت سی وارداتیں کی تہیں حالات بہتر ہوجائینگے بہت سی ڈکیتیاں اون رہزنوں کا کام تہا جو پڑوس میں مقیم تہیں۔ضلع ڈیرہ غازیخاں اور ضلع میانوالی کے سندھ پار علاقہ میں بلوہ کی ۹ وارداتیں ہوئیں جنکی وجہ جنگ افغانستان کا نتیجہ غیر معین ہونیکے باعث

مرحلہ پر بے چینی تھی ۔ تحصیل عیسیٰ خیل ۔ ضلع میانوالی میں جمعیت پولیس بڑھا دی گئی ہے اور اُمید ہے کہ کسی مابعد کے حملہ میں تربیت یافتہ پولیس کے آدمیوں کی طرف سے بھیڑوں کے گرانے کا عمدہ اثر ہوگا۔

۵۔ نقب زنی کی وارداتوں کی تعداد جو سنہ ۱۹۱۸ع میں ۱۲۳۳۲ تھی بڑھکر سنہ ۱۹۱۹ع میں ۱۳۲۳۹ تک پہونچ گئی ۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ اوس میں ۹۰۷ کا اضافہ ہوگیا ۔ اگر ٹھیکری پہرہ کا طریق اور ایکٹ عادی مجرمان پیشہ قابل العمل نہ ہوتے تو حالات موجودہ کے باعث جرائم زیر مد ہذا بہت بڑھ جاتے یہ قابل ذکر بات ہے کہ حالانکہ مشرقی و مغربی حلقہ جات میں وارداتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا وسطی حلقہ میں جہاں ایسے اشخاص کی فیصدی جنہیں زیر ایکٹ عادی مجرمان نظر بند کیا گیا تھا اوس کل تعداد کے مقابلہ میں ۵۹ تھی جن کے متعلق زیر ایکٹ مذکور کارروائی کیگئی ۲۵۱ کی کمی ہوگئی۔

اون مقدمات کی فیصدی جن میں سزایابی عمل میں آئی (یعنی تقریباً ۱۵) گذشتہ سال فیصدی (یعنی تقریباً ۱۲) کی نسبت بہت اچھی ہے اور گذشتہ دس سالوں کی فیصدی کا مقابلہ سب سے زیادہ ہے خصوصاً اس لحاظ سے کہ اس نوعیت کے جرائم کی سراغ رسانی خاص طور پر مشکل ہوتی ہے ۔ معمولی سرقہ کی وارداتوں میں ۸۰۷ کی بیشی ہوئی یعنی انکی تعداد سنہ ۱۹۱۸ع میں ۵۴۹۸ تھی اور سنہ ۱۹۱۹ع میں ۶۳۲۵ تک پہونچ گئی ۔ اور سرقہ مویشی کی وارداتوں میں ۲۵۰ کا اضافہ ہوا ۔ یعنی اونکی تعداد سنہ ۱۹۱۸ع میں ۱۵۱۱ تھی اور سنہ ۱۹۱۹ع میں ۱۷۶۱ ۔ سرقہ مویشی کی صورت میں سزایابی کی فیصدی سنہ ۱۹۱۸ع کی ۳۴ کے مقابلہ میں ۴۰ ہے ۔ سرقہ مویشی میں افزائش کی وجہ کسانوں کی طرف سے ناکا بندی میں اور ٹھیکری کے ذریعہ گشت کرنیکے طریق میں کم توجہی بیان کیجاتی ہے ۔ اسکے علاوہ مویشیوں اور کہالوں کی قیمت میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوگیا ہے۔

خفیف جرائم ۹۴۳۵ سے کم ہوکر ۹۰۴۳ اور مضرت عامہ کی وارداتیں ۷۰۰۷ سے کم ہوکر ۵۷۲۹ رہ گئیں ۔ لیکن جرائم زیر قوانین خاص و مقامی و زیر ایکٹ انسداد جرائم پیشہ کی وارداتیں علے الترتیب ۱۸۷۶ اور ۵۴۶ سے بڑھکر ۲۶۷۹ اور ۶۳۱ تک پہونچ گئیں۔

۶۔ بردہ فروشی کا ایک ایسے ضلع میں جہاں عورتوں کی فیصدی مردوں کے مقابلہ میں ۸۱ ہے جاری رہنے کا احتمال ہے اسکو بند کرنا آسان کام نہیں ہے کیونکہ بہت سی صورتوں میں عورتیں ایک مفلس گھر کو چھوڑکر جنوب مغربی پنجاب کے کسی فارغ البال جاٹ یا خوشحال ساہوکار کے گھر میں جانیکے لئے رضامند فریق ہوتی ہیں۔

۷۔ رپورٹ شدہ مقدمات کے مقابلہ میں سزایاب مقدمات اور تجویز شدہ مقدمات کے مقابلہ میں سزایاب مقدمات اور تجویز شدہ اشخاص کے مقابلہ میں سزایاب اشخاص کی فیصدیاں جو علے الترتیب ۳۱٫۵۱ ۷۱٫۹۰ اور ۵۶٫۶۲ ہیں سنہ ۱۹۱۸ع کی ہمچو قسم کی فیصدیوں کے مقابلہ میں (جو علے الترتیب ۲۸٫۵۸ و ۷۰٫۳۳ اور ۵۶٫۹۱ تھیں) قدرے بہتر ہیں ۔ اگرچہ نقب زنی اور سرقہ مویشی کی وارداتوں کی سراغ رسانی میں نمایاں اصلاح ہوئی ہے لیکن ڈکیتیوں کی صورت میں بہت کمی ہوئی ہے۔

پولیس کی کارگذاری کے نقطہ خیال سے بہترین اضلاع میانوالی ۔ مظفر گڑھ ۔ شملہ اور ڈیرہ غازیخان ہیں اور بدترین ہوشیار پور ۔ رہتک ۔ انبالہ اور سیالکوٹ ہیں ۔ میانوالی ۔ مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخان میں عمدہ نتائج کی وجہ جزواً جرگہ کا طریق ہے۔

سال زیر رپورٹ کے دوران میں عدالتوں میں مقدمات کے زیر تجویز رہنے کا عرصہ سنہ ۱۹۱۸ع کے مقابلہ میں جبکہ عملہ مجسٹریٹان بھرتی کے کام میں مصروف تھا کچھ کم نہیں رہا ۔ سال ہذا کے دوران میں عملہ مجسٹریٹان غیر معمولی سیاسی معاملات کیوجہ سے کئی مہینے اپنے معمولی فرائض کی سرانجام دہی کی طرف توجہ نہ دے سکے اور فسادات اور جنگ افغانستان کے باعث ریلوے کے متعلق بندشوں کی وجہ سے گواہوں کی حاضری میں تاخیر ہوتی رہی۔

۸۔ سال زیر رپورٹ میں سال سابق کی نسبت زیادہ مقدمات زیر دفعہ ۲۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری پولیس کے پاس تحقیقات کے لئے بھیجے گئے۔

وہ اضلاع جن میں اس قسم کے مقدمات کی تعداد بہت زیادہ ہے فیروزپور ۔ سیالکوٹ ۔ منٹگمری

اور کانگڑہ ہیں۔ یہہ امر قابل ذکر ہے کہ ضلع منٹگمری میں سال ماسبق کے ۹ مقدمات کے مقابلہ میں ۶۰ مقدمات ناقابل دست اندازی پولیس محکمہ پولیس کے سپرد کئے گئے۔

خفیف جرائم کی صورتوں میں اور ایسی صورت میں جہاں مدعی پولیس کی تحقیقات نہ چاہتا ہو ایسی تفتیش کے زیر دفعہ ۱۵۷ (ب) مجموعہ ضابطہ فوجداری روکنے کے معاملہ میں ایک جدید پالیسی اختیار کیگئی ہے کام کے بوجھہ سے دبے ہوئے محکمہ پولیس کو اس طریقہ سے مطلوبہ آرام مل سکیگا۔

۹۔ ایسے اشخاص کی تعداد میں جنکی بد معاشی کی وجہ سے ضمانتیں لی گئیں۔ سنہ ۱۹۱۸ع کے مقابلہ میں ۳۰ کی کمی ہے۔ مشرقی رینج کی نسبت مغربی اور وسطی رینجوں میں اس انسدادی طریق سے زیادہ کام لیا گیا ہے۔ ایکٹ عادی مجرمان کے زیادہ استعمال سے مستقبل میں اس کمی کے زیادہ نمایاں ہونیکی توقع ہے۔ اون اشخاص کی تعداد جنکی نقل و حرکت زیر ایکٹ مذکور محدود کیگئی۔ سنہ ۱۹۱۸ کے اختتام پر ۲۲۸ تھی۔ سال زیر رپورٹ کے دوران میں ۱۳۰۶ مزید اشخاص کی نقل و حرکت محدود کیگئی اور سال کے اختتام پر اونکی تعداد ۱۳۷۱ تھی۔ ایکٹ ہذا اور ایکٹ ٹھیکری پہرہ اپنی فائدہ مندی ثابت کر رہے ہیں۔

موخر الذکر ایکٹ کے اطلاق میں اختلاف کے متعلق اضلاع متعلقہ کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ ۱۰۸۵۰ اشخاص سے حفظ امن کی ضمانت لیگئی ہے اور اسکے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۸ع میں ۷۹۳۷ اشخاص سے اس قسم کی ضمانت لیگئی تھی۔ آوارہ گردوں کے خلاف کارروائی زیر دفعہ ۱۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں بھی بڑھی ہوئی ہے۔

پولیس کی تعزیری چوکیوں کی تعداد سال زیر رپورٹ کے اختتام پر ۳۷ تھی اور اسکے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۸ع کے اختتام پر ۲۵۔ اس بڑے تفاوت کی وجہ وہ چوکیاں ہیں جو گذشتہ سال کے فسادات کے باعث قائم کیگئیں۔ لیکن تمام تعزیری چوکیاں جو فسادات کے باعث قائم کیگئی تھیں۔ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۸ع تک اوٹھا لیگئیں۔

۱۰۔ جہاں سال ہذا کے دوران میں بہت سے ذیلداروں نمبرداروں اور چوکیداروں کو سزا دیگئی وہاں بیش از پیش اشخاص کو انعامات بھی دئے گئے۔ اور بہت کا اعتراف بھی کیا گیا۔ اور غیر سرکاری اشخاص کو نظم و نسق فوجداری میں امداد دینے کے عوض نقدی کی شکل میں انعامات اور عطیہ جات اراضی بھی زیادہ تعداد میں دئے گئے۔

یہی حال عملہ پولیس کا رہا یعنی اگر اونکی سزایابیوں میں اضافہ ہوا (بہت سی صورتوں میں جو اعلے جماعت کے رنگروٹوں کے بھرتی کئے جانیکا نتیجہ تھیں) تو اون کے انعامات کی تعداد اور مقدار میں بھی بڑھ گئی۔

پنشن پانے والے انسپکٹر جنرل (کرنل ڈینلس) کو کے۔بی۔ای کا خطاب عطا ہوا اور دو عہدہ داروں کو او۔بی۔ای کا خطاب اور دو کو خانصاحب اور ایک کو رائصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ اور گیارہ عہدہ داران نے کنگ پولیس میڈل حاصل کئے۔

سنہ ۱۹۱۸ع کی نسبت سال زیر رپورٹ کے دوران میں استعفوں اور فراریوں کی تعداد کم رہی اور سال کے اختتام پر ایسی خالی آسامیوں کی تعداد کمتر تھی جو ابھی پر نہ ہو سکیں۔ یہہ صورت حالات زیادہ تر تنخواہ اور الاؤنس میں اصلاح ہو جانیکا نتیجہ ہے۔

ملازمت پولیس کی شرائط کی اصلاح کے متعلق سال زیر رپورٹ میں بہت سی تجاویز صاحب انسپکٹر جنرل کی طرف سے موصول ہوئیں۔ ان میں سے بہت سی تجاویز لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند کے بااتفاقانہ غور و خوض کے بعد منظور ہو چکی ہیں۔

۱۱۔ ماہ جنوری کے پہلے ۹ ایام کے سوا تمام سال بھر مسٹر کاکس محکمہ تفتیش جرائم کے اہتمام پر رہے۔ انہی تواریخ میں محکمہ ہذا کے پولیٹیکل شعبہ میں شاید ہی کبھی اس قدر محنت اور ذمہ واری کا کام انجام

دیکھنا پڑا ہو جسقدر کہ اس سال کرنا پڑا - سال ہذا کے پہلے تین ماہ میں رولٹ ایکٹ کے متعلق سخت ایجیٹیشن جاری رہی - اور اسکا نتیجہ فسادات اپریل کی شکل میں ظاہر ہوا - اور اس کے بعد مارشل لا کی عدالتوں میں ملزمان کے مقدمات پیش ہوئے اور دوسرے صوبوں سے تقریر کرنے والے آئے اور ھنٹر کمیٹی کا انعقاد شروع ہو گیا - کرسمس کا ہفتہ صوبہ ہذا کے لئے شاید سب سے زیادہ مصروفیت کا ہفتہ تھا - جس کے اندر انڈین نیشنل کانگرس - انڈین مسلم لیگ اور بہت سی دیگر آل انڈیا جماعتوں کے اجلاس امرتسر میں منعقد ہوئے - مسٹر کاکس اور اونکے اسسٹنٹ اون جانفشانی اور سرگرمی کے لئے تعریف کے مستحق ہیں جو اونہوں نے اس کام کی انجام دہی میں ظاہر کی اور صاحبان ممدوح اوس کامیابی کے لئے بھی تعریف کے مستحق ہیں جو اوس پولیٹیکل جوش کے ایام میں پبلک کے ساتھ کشمکش واقع ہونے سے احتراز کرنے میں ہوئی -

سال کے شروع میں زیر آرڈیننس داخلہ ۱۹ - اشخاص نظر بند تھے اور ۵۳۵ - اشخاص کی نقل و حرکت محدود کی ہوئی تھی اور زیر ایکٹ تحفظ ہند ۷۶ - اشخاص کی نقل و حرکت محدود تھی - سال زیر رپورٹ کے دوران میں اول الذکر ایکٹ کے بموجب ۲۰ - اشخاص کو نظر بند کیا اور موخرالذکر ایکٹ کی رو سے ۲۱ - اشخاص کی نقل و حرکت محدود کیگئی - وقتاً فوقتاً بتدریج نظر ثانی کی رو سے اور بالآخر شاہی تراحم کے ذریعہ یہ احکام سال کے اختتام تک منسوخ کر دئے گئے -

۱۲ - فنگر پرنٹ بیورو (محکمہ نشان انگوٹھہ) واقع پھلور کا کام سال ہذا میں کامیاب رہا - کام کافی بڑھ گیا ہے اور سال ہذا کے دوران میں اضافہ شدہ عملہ کی منظوری دیگئی - اون ریاستہائے دیسی کو جو محکمہ مذکور سے فائدہ اُٹھاتی ہیں اپنے چندوں میں اضافہ کرنے کے لئے تحریر کیا گیا اور اون میں سے بہت سی ریاستوں نے اضافہ منظور کر لیا ہے اور باقی ریاستوں کی طرف سے ابھی جواب موصول نہیں ہوا -

۱۳ - ریلوے پولیس نے سنہ ۱۹۱۸ ع کے ۲۶۰۱ مقدمات کے مقابلہ میں سال زیر رپورٹ میں ۲۹۱۶ مقدمات واقعی قابل دست اندازی پولیس میں کارروائی کی - فسادات اپریل میں امن عامہ کو ضرر پہنچانے والوں کی طرف سے ریل کی پٹڑیوں - تار برقی کی تاروں اور ریلوے کے دیگر مال و اسباب کو بہت نقصان پہنچا -

۱۴ - سر ھنری ڈیلنس کے بعد ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۱۹ ع کو مسٹر سٹوارٹ صوبہ ہذا کے اعلیٰ افسر مقرر ہوئے اور سال کے باقی ماندہ حصہ میں اس عہدہ پر فائز رہے - وہ آئندہ ماہ اکتوبر کے شروع میں ملازمت سے پنشن یاب ہو جائینگے - اور سر ایڈورڈ میکلیگن بہادر اس موقع پر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور صاحب موصوف صوبہ کے نظم و نسق پولیس کا کام نہایت عمدگی سے سر انجام دینے کے متعلق اعتراف فرماتے ہیں - جنگ کی وجہ سے عاید شدہ مالی تنگی کے کسیقدر کم ہو جانے پر مسٹر سٹوارٹ نے ماتحت عملہ پولیس کی تنخواہ اور الاؤنسوں میں معقول اصلاح کی اور پولیس عمارتوں کی اصلاح کے لئے وسیع تجاویز مرتب کیں جن کے لئے وہ جمعیت پولیس اور پبلک کے شکریہ کے مستحق ہیں -

حکم — حکم ہوا کہ رپورٹ کی ایک نقل بغرض اطلاع و آگاہی صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائے اور کہ رپورٹ و ریویو حسب معمول گورنمنٹ ہند کے صیغہ ہوم کی خدمت میں اور صاحب رجسٹرار ہائی کورٹ پنجاب کی خدمت میں اپیلٹ جج صاحبان کی اطلاع کے لئے متداول کئے جائیں -

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط — اصغر علی

ایڈیشنل سکریٹری گورنمنٹ پنجاب -

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور:

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۷] لاہور - ۶ نومبر (مطبوعہ ۲۶ نومبر) سنہ ۱۹۲۰ع - یوم جمعہ [جلد ۳۸

حصہ دوم

عام

مارچ کے آخری حسابات بابت سال سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع کا ریویو-

احکام جناب آنربل لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ خزانہ نمبری ۳۳۴۹ - خزانہ مورخہ ۲ نومبر سنہ ۱۹۲۰ع

مارچ کے آخری حسابات بابت سال سنہ ۲۰-۱۹۱۹ع ملاحظہ سے گذرے-

ا- سال زیر ریویو روزافزوں خوشحالی کا سال تھا-جس میں خصوصیت کے ساتھ آمدنی کی ہر ایک مد کی ذیل میں سال ماسبق کے اعداد کے مقابلہ میں حقیقی ترقی ظاہر ہوتی ہے-آمدنی میں بقدر ۸۸ لاکھ کے جو بیشی ہوئی ہے وہ درحقیقت ایک ایسے سال کے لحاظ سے نہایت ہی حیرت انگیز ہے جس کے اندر محصولات میں کوئی عام بیشی نہیں ہوئی- فصل ربیع خراب تھی لیکن فصل خریف غیر آبپاش شدہ اراضیات میں متوسط تھی - اور مدامی انہار پر جملہ سنین ماسبق کی نسبت زیادہ رقبہ جات اراضی زیر آبپاشی لائے گئے تھے-صوبہ میں مخالف زرعی حالات کا مقابلہ کرنے کی طاقت کے اس ثبوت کے علاوہ صوبہ کی تجارتی سرگرمیوں میں زبردست ترقی ہونے کے جو آثار ہیں وہ بالخصوص ایسے وقت میں طمانیت بخش ہیں جبکہ نرخ اشیاء میں بیشی ہونے کی وجہ سے سرکاری اخراجات میں آمدنی کی نسبت بہی زیادہ تیز رفتار میں اضافہ ہونے کا میلان پایا جاتا ہے-

۲—صاحب ممبر خزانه نے اپني یادداشت میں اون حالات کا ذکر کر دیا هے جن کي موجودگي مین بجٹ بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع مرتب کیا گیا تها—اس توقع نے که جمع شده بقایا جات پر تصرف کرنا ضروري هوگا خوش قسمتي سے عملي صورت اختیار نهین کي کیونکه محاصل مین اوس بیشي کي نسبت بهت زیاده بیشي هوئی هے—جسکي بجٹ مرتب کرتے وقت توقع تهي—اس بیشي سے همچو قسم کي اوس بیشي کا کافي سے زیاده ازاله هو گیا هے جو خرچ مین هوئي هے :—

اعداد هزارون مین هین

	اصل رقوم بابت سنه ۱۹—۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع	ترمیم شده بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع	اصل رقوم بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع	اصل رقوم بابت سنه ۱۹—۱۹۱۸ع و سنه ۲۰—۱۹۱۹ع کا باهمي تفاوت	اصل رقوم و ترمیمه بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع کا باهمي تفاوت
	روپیه	روپیه	روپیه	روپیه	روپیه	روپیه
ابتدائے سال کا بقایا ...	۹۴۵۲	۲۲۶۸۵	۲۳۰۹۵	۲۳۰۹۵	۳۶۴۳	
محاصلات ...	۵۷۳۰۶	۵۹۱۵۰	۶۵۲۴۲	۶۶۰۸۸	۸۷۱۲	۸۴۶
خرچ ...	۵۳۷۳۳	۶۰۲۲۸	۶۲۶۶۲	۶۳۱۹۰	۹۴۵۷	۵۲۸
اختتام سال کا بقایا ...	۲۳۰۹۵	۲۱۶۰۷	۲۵۶۷۵	۲۵۹۹۳	۲۸۹۸	۳۱۸

پراونشل بقایا مین ۲۳ لاکهه کي وه رقم شامل هے جو خاص اغراض کے لئے گورنمنٹ هند کے عطا کرده عطیات مین سے غیر صرف شده تهي—خرچ آمدني کي نسبت بهت زیاده تیز رفتاري سے بڑه گیا هے—لیکن یهه قابل مبارکباد امر هے که ٹیکس هائے مین اضافه کرنے کے بغیر هي بقایا مین ۲۹ لاکهه کي بیشي هوئي هے—لیکن صوبه کے مالیات في الحال کسي قدر سیال حالت مین هین جسکي وجه وه گرانقدر خرچ هے جسکا ابهي افزون شده تنخواهون کے متعلق انتظام کرنا باقي هے—اور نیز جسکي وجه وه زیر تجویز مالي معاهده هے جو یکم اپریل سنه ۱۹۲۱ع سے نافذ کیا جائیگا—یهه امر ابهي دیکهنا باقي هے که آیا ان اور دیگر بواعث کي وجه سے ٹیکس هائے مین اضافه کرنا ضروري هوگا—لیکن یهه امر تسلي بخش هے که آمدني کے ابهي بهت سے ایسے ذرائع موجود هین جن سے ٹیکس ادا کرنے والے متعلقه اشخاص پر ناواجب سختي کئے بغیر آمدني پیدا کي جاسکتي هے۔

۳—آمدني کي مختلف مدات کي ذیل مین سنه ۱۹—۱۹۱۸ع و سنه ۲۰—۱۹۱۹ع کے مابین اهم اختلافات حسب ذیل هین :—

(اعداد هزارون مین)

	روپیه
اول—معامله زمین	+۱۴۲۲
چهارم—اسٹامپ	+۸۲۶
پنجم—آبکاري	+۱۲۱۱
ششم—انکم ٹیکس	+۰۶۸
نهم—جنگلات	+۱۹۹۲
دهم—رجسٹري	+۱۵۷
شانزدهم—الف—قانون و دادگستري—عدالتهائے قانون ...	+۱۶۴
شانزدهم—ب—قانون و دادگستري—جیل خانجات ...	—۱۶۴
هفدهم—پولیس	+۱۴۴
بست و پنجم—متفرق	—۱۴۹
بست و نهم—تعمیرات سول—پبلک	+۲۳۰۲
بلا واسطه وصولات	—۵۵
انتقالات	+۱۲۳۰

ان تفاوتوں کی وجوہات صاحب ممبر خزانہ کی یادداشت میں بصراحت بیان کی گئی ہیں اور اس موقع پر صرف ان کا اجمالی اعادہ ضروری ہے۔

اعداد زیر مد اول — معاملہ زمین میں بڑی بڑی واصلات درج ہیں جنکو زیر مد بست و نہم واصلات بلاواسطہ دکھانا چاہئے لیکن یہہ علیحدگی اوس وقت تک قابل عمل نہیں ہے جبتک کہ واصلات مذکور کی ٹھیک تقسیم کے سوال کا فیصلہ نہ ہوجائے۔ لیکن ان ہر دو مدات کی ذیل میں جو خالص بیشی ہوئی ہے وہ موجودہ زرعی حالات کے لحاظ سے نہایت ہی تسلی بخش ہے اور اسکی وجہ زیادہ تر وہ بیشی از بیش رقبہ ہے جو زیر آبپاشی ہے اگرچہ سرکاری معاملات اور اراضی کا نو آبادی ہائے نہر میں بڑی بڑی مقدار میں فروخت ہونا بھی اس بیشی کا مد سبب ثابت ہوا۔ زیادہ تر اراضیات کے متعلق نفع کی امید پر بیش از پیش دوار ہونے اور جنگ کی وجہ سے کاروبار کے معطل رہنے کے بعد کاروبار میں عام ترقی ہونے کی وجہ سے زیر مد چہارم اسٹامپ عام بیشی ہوئی ہے۔ صوبہ کی عام خوشحالی کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ آبکاری کی آمدنی میں ترقی ہوئی ہے۔ اور شراب ہائے مقطر اور دیگر شرابوں کی کھپت سال ماسبق کی کھپت سے جو اوس سے پہلے سالوں کی کھپت سے بہت کچھ خود زیادہ تھی بڑھگئی ہے ایکٹ نمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی رو سے ضابطہ انکم ٹیکس کو مکمل و مرتب کرنے و عملہ ہائے تشخیص کے نظام کو اچھا کرنے اور بڑے بڑے بقایاجات کو فراہم کرنے کی وجہ سے زیر مد ہشتم — انکم ٹیکس بیشی ہوئی ہے ۔ لیکن ان کوششوں کے مقابلہ میں اس امر کو بھی مد نظر رکھہ لینا چاہئے کہ ۲۰۰۰ روپیہ سے کم آمدنی کو (تشخیص ٹیکس سے) مستثنے کر دیا گیا ہے اور سال کا کل مطالبہ فراہم نہیں ہوسکا ۔ بیشی جو زیر مد نہم جنگلات ہوئی ہے اوسکی وجہ یہہ بتائی جا سکتی ہے کہ نرخ اچھے ہوتے گئے ہیں۔ قابل موصول رقوم وصول ہوگئی ہیں۔ ایندھن۔ چوب عمارتی۔ رال و تارپین کی بیش از پیش مانگ ہوئی ہے۔ اختتام جنگ پر درج رجسٹر شدہ دستاویزات کی تعداد و مالیت اور خراب فصل پر بیوم بیشی زیر مد دہم رجسٹری کے اسباب ہیں ۔ زیر مد بست و یکم۔ الف — قانون و داد گستری بیش از پیش واصلات کی وجہ وہ فیس و جرمانہ ہے جو عدالتوں نے وصول کیا ہے۔ جنگ کے اختتام کے ساتھہ ہی جیل خانوں و قیدی مزدوروں و جیلخانہ کی ساختہ اشیا کے متعلق محکمہ فوج کی فرمائشیں عملاً طور پر بند ہوگئیں جس کی وجہ سے واصلات زیر مد بست و ششم۔ ب — جیل خانجات پر مخالف اثر ہوا۔ بیشی زیر مد هفتدهم — پولیس کی وجہ تمامتر وہ رقوم ہیں جو اوس تعزیری پولیس کی وجہ سے وصول ہوئیں جو فسادات کی وجہ سے مختلف مقامات میں تعینات کی گئی تھیں۔ آخر الذکر سبب کی وجہ سے واصلات زیر مد بست و پنجم — تفرق پر بھی اثر ہوا ہے۔ اس مد کی ذیل میں سرکاری عمارات وغیرہ کی بابت وصول شدہ روپیہ جمع کرایا گیا تھا۔ واصلات بلا واسطہ زیر مد بست و دوم — آبپاشی۔ تعمیرات کلان میں بہت بڑی بیشی کی وجہ (جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا ہے) یہہ ہے کہ ہر دو فصلات میں انہار مدامی کے پانی کی غیر معمولی مانگ ہوئی۔ بلاواسطہ واصلات میں کمی کی وجہ (جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے) محض برائے نام ہے۔ پل وانع چناب و زرعی تعلیم۔ پبلسٹی کمیٹی اور میڈیکل انجینیروں کی تعلیم کے لئے مغل پورہ میں ایک انسٹیٹیوٹ کے قیام کے خرچ کے متعلق غیر باز گشت عطیہ جات کے باعث انتقالات میں بیشی ہوئی ہے۔

ع — خرچ کے کہاتہ میں سنہ ۱۹—۱۹۱۸ع اور سنہ ۲۰—۱۹۱۹ع کے اعداد کے درمیان بڑے بڑے اختلافات حسب ذیل ہیں :—

(اعداد ہزاروں میں درج ہیں)۔

۱ — واپسیاں	...	...	...	...	+۱۰۰
۳ — معاملہ زمین	...	...	...	...	+۸۲۳
۱۱ — جنگلات	...	...	...	...	+۲۲۰
۱۸ — عام نظم و نسق	...	...	...	...	+۲۱۵

۱۹-الف—قانون و داد گستری—عدالتہا ئے قانون	+۷۱۰
۲۰—پولیس	+۱۴۳۰
۲۲—تعلیم	+۳۷۰
۲۲—الف—طب	+۲۳۶
۲۴—ب—حفظان صحت	+۱۸۸
۲۶—الف—زراعت	+۳۰۹
۳۰ کاغذ-قلم اور دوات وغیرہ و چھپائی	+۱۵۱
۳۲—تعمیرات کلان - پبلک	+۷۸۶
۴۵—تعمیرات سول-سول	+۴۲۹
۴۵—تعمیرات سول-پبلک	+۲۷۸۶

عملی طور پر ہر ایک مد کی تحت میں بیشیوں کے ذمہ وار حسب ذیل اسباب ہیں-

۱—یکم اپریل سنہ ۱۹۱۹ ع سے ۶ ماہ کے لئے مواجب جنگ کا دوگنا کرنا اور وہ عارضی الاؤنس جو ۷۵ روپیہ اور اوس سے کم تنخواہ پانے والے جملہ سرکاری ملازمین کے لئے یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ع سے گورنمنٹ ہند نے منظور کیا-

۲—غلہ ہائے خوردنی کی گرانی اور اس گرانی کی وجہ سے شرح مواجب گرانئے غلہ میں اضافہ-

۳—ملازمت کے بعض شعبوں کی تنخواہ کی نظر ثانی-

۴—فسادات کی وجہ سے کنٹنجنٹ اخراجات کی بیشی اور یکم جنوری سنہ ۱۹۱۹ ع سے ڈاکخانہ کی شرحوں کا اضافہ-

عملہ ضلع کی تنخواہ و تعداد کی حال کی نظر ثانی کی وجہ سے اخراجات کی تقسیم اب ان اصولوں پر کردی گئی ہے جنکی سفارش کمیٹی عملہ اضلاع نے کی تھی اور تقسیم مذکور متعدد مدات بالخصوص مدات معاملہ زمین و آبکاری اور قانون و داد گستری کے اختلاف کا باعث ہے-

ان عام اسباب کے علاوہ خاص خاص مدات خرچ کی ذیل میں بعض اختلافات خاص اسباب مندرجہ ذیل کی وجہ سے عمل میں آتے ہیں :—

بیشی زیر مد اول- واپسیوں اور کمیوں کی وجہ زیادہ تر انکم ٹیکس کی بیش از پیش واپسیاں ہیں محکمہ جنگل کی بیش از پیش سرگرمیوں کی وجہ سے جو بشہر- کلو اور راولپنڈی شرقی ڈویژن میں محکمہ کی طرف سے چوب عمارتی کی تلاش اور ڈویژن راولپنڈی میں رال کو بیش از پیش بڑی مقدار میں نکالنے اور کارخانہ جلو کی توسیع پر مشتمل ہیں- زیر مد دوم جنگل زاید خرچ ہوا- فسادات پنجاب کے متعلق خاص کام پر تعینات شدہ عہدہ داروں کی تنخواہ کی وجہ سے مدات ۱۸—عام نظم و نسق - ۱۹ - الف قانون و داد گستری - عدالت ہائے قانون میں اضافہ ہوا ہے بیشی زیر مد ۲۰ پولیس کا ایک اہم سبب گورنمنٹ و ریلوے کمپنیوں کے مابین ریلوے پولیس کے خرچ کی تقسیم کا ترمیم طریق ہے - محکمہ تعلیم و طب اور زراعت کی سرگرمیوں میں عام ترقی ہونے سے مدات ہذا کی ذیل میں توسیع ہوئی ہے-نرخ کی گرانی بیش ازپیش خرچ زیر مد ۳۰- کاغذ قلم دوات اور چھپائی کا سبب ہے عام اسباب کے علاوہ بیشی زیرمد ۳۲—آبپاشی—تعمیرات کلان کی وجہ انہار کے منارون کی وہ وسیع مرمتیں ہیں جو موسم برسات کی طغیانی کی وجہ سے ضروراً کرنی پڑیں اور دوسری وجہ ان اخراجات کی متناسب تقسیم ہے جو اخراجات زیر مد ۴۹—سرمایہ میں کمی ہونے کی وجہ سے زیر مد مذکور خارج کرنا پڑا-تخمینہ جات کے جلد منظور ہو جانے و حالات کے زیادہ اعتدال پر رہنے و بہت سے عہدہ داروں کے محکمہ سول میں واپس آنے اور انفلوئنزا یا ان دیگر وبائی امراض کے بشدت نمودار نہ ہونے کی وجہ سے جنکا سال ماسبق میں مزدوروں کی بہم رسانی پر سخت اثر پڑا تھا تخمینہ بجٹ زیر مد ۴۵-تعمیرات سول کو پورے طور پر خرچ کر سکے-لہذا سال ماسبق کی طرح سال زیر ریویو میں کوئی رقوم غیر صرف شدہ ایسی باقی نہیں جس سے مختلف بڑے بڑے کاموں کے بھاری خرچ اور اونکے لئے مطلوبہ مصالحہ کے نرخ میں ہمہ گیر اضافہ ہونے کی وجہ سے اضافہ شدہ خرچ کا ازالہ ہو سکے-

۵۔اصل رقوم و مرتبہ بجٹ بابت سال سنہ ۲۰ ۱۹۱۹ء کے درمیان اہم اختلافات زیر مد واصلات حسب ذیل ہیں —

	(اعداد ہزاروں میں) روپیہ
اول—معاملہ زمین	+ ۸۶۲
نہم جنگلات	+ ۱۹۰
بست و نہم—تعمیرات کلاں—پبلک	+ ۱۶۱
واصلات بالواسطہ	− ۷۰۰

زیر مد اول—معاملہ زمین—بیشی جزواً برائے نام ہے اور اسکو واصلات بالواسطہ کی کمی کے مقابلہ میں سمجھنا چاہئے لیکن اس بیشی کی وجوہات جزواً حسب ذیل ہیں :—(۱) غیر متوقع بڑی بڑی رقوم جو حقوق مالکانہ حاصل کرنے کے خواہشمند مزارعان نے ادا کیں—(۲) واجب الادا اقساط کی زیادہ مستعدی سے ادائیگی—اور (۳) اون ابتدائی داخل کردہ قوم میں بیشی جو بنجر اراضیات کی قیمت خرید کی وجہ سے ۳۰ روپیہ سے ۵۰ روپیہ فی ایکڑ تک داخل کرائی گئیں—زیر مد نہم—جنگلات بیشی کی وجوہات حسب ذیل ہیں ڈویژن ہائے بشہر اور لاہور میں چوب عمارتی و ایندھن اور کوئلہ کی فروخت سے زیادہ روپیہ کی وصولی و دریاؤں کی کثرت طغیانیوں کی وجہ سے آوارہ چوب عمارتی کی فروخت سے بڑی رقوم کی وصولی اور ذخیرہ چھانگا مانگا میں کاشت کے پٹہ جات کے نیلام میں بہت ہی زیادہ قیمتوں کا حاصل ہونا—بیشی زیر مد بست و نہم تعمیرات کلاں تعمیرات سرکاری زیادہ تر انہار جمن غربی اپر باری دوآب و لوئر چناب اور اپر چناب واقع ہوئی جہاں آمدنی خریف کا بڑے بڑے بقایا جات کی وجہ سے اور پانی کے لئے بہت دیر کے بعد مانگ ہونے کی وجہ سے کم تخمینہ لگایا گیا تہا۔

۶—خرچ کے کہاتہ میں بڑے بڑے اختلافات حسب ذیل ہیں :—

	(اعداد ہزاروں میں) روپیہ
۲۰—پولیس	+ ۲۰۳
۲۲—تعلیم	− ۱۳۱
۲۶—الف—زراعت	−۱۹۵
۳۲—تعمیرات کلاں—پبلک	+۲۰۲
۴۵ تعمیرات سول—سول	−۱۰۵
۴۵—تعمیرات سول—پبلک	+۵۱۹

مد ۲۰ پولیس کی صورت میں اضافہ (خرچ) زیادہ تر (الف) ریلوے وارنٹ سسٹم کی تنسیخ کی وجہ سے کنسٹیبلوں کی بار برداری پر اور (ب) قیمتوں میں اضافہ ہونے کی وجہ سے وردی پر اور (۳) عارضی الاؤنس کے خرچ کی بابت کم تخمینہ لگانے کی وجہ سے ہوا—زیر مد ۲۲—تعلیم بچت کی وجہ یہہ ہے کہ زرعی تعلیم کے لئے مہیا کردہ ۲ لاکہہ کی رقم استعمال نہ ہوئی—دیسی کپاس اور گیہوں کے تخم کی خرید و فروخت کی مد میں ۱۸۰۰۰۰ روپیہ کی بچت اوس تفاوت کا باعث ہے جو امداد زیر مد ۲۶ الف—زراعت میں پایا جاتا ہے—کمی زیر مد ۳۲—تعمیرات کلاں—تعمیرات سرکاری کی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ انجینیئروں کی تنخواہ کی نظر ثانی کے لئے روپیہ کی مقدار کافی نہیں اور کہ نان گزیٹڈ عملہ کو عارضی مواجب دینے کے لئے عطیہ دیا گیا۔بجٹ مندرجہ زیر مد ۴۵—تعمیرات سول محض برائے نام ہے اور اس کی وجہ یہہ ہے کہ جشن صلح کے متعلق چراغاں کا خرچ ایک سے دوسری مد میں ڈالا گیا—زیر مد ۴۵—تعمیرات سول عام طور پر جو رقوم بغیر صرف ہونے سے بچ رہا کرتی تہیں وہ اس دفعہ صرف شدہ نہیں رہیں لہذا ۱۰ لاکہہ کی بالمقطع رقم جس کے بچ رہنے کی صاحب اکونٹنٹ جنرل کو توقع تہی نہیں بچی۔

حکم—حکم ہوا کہ ریویو مذکور کو ایک نقل اور اس کے ساتہہ آمدنی و خرچ صوبہ کی ایک فرد پنجاب گزٹ میں شائع کی جائے اور کہ اس کی ایک نقل بغرض اطلاع صاحب اکونٹنٹ جنرل پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب
دستخط—بی—ٹی گبنس
فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

نقشه مشعر به اعداد زیر مدات کلان

روپیه کے اعداد

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۸–۱۹ء	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۹–۲۰ء	ترمیمه بابت سنه ۱۹۱۹–۲۰ء	اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۹–۲۰ء
بقایا ابتدائے سال	۱۹۴۵۲	۲۲۶۸۵	۲۳۰۹۵	۲۳۰۹۵
محاصل و آمدني صوبه				
اول—معامله زمین	۱۴۲۵۹	۱۵۱۶۸	۱۴۸۱۹	۱۵۶۸۱
چهارم—اسٹامپ	۳۰۶۹	۳۰۲۵	۳۹۴۰	۳۸۹۵
پنجم—آبکاري	۵۲۵۹	۵۵۲۸	۶۰۲۵	۶۴۷۰
ششم—ریٹ هائے صوبه	۳۱	۳۲	۳۳	۳۱
هشتم—انکم ٹیکس	۱۸۷۷	۲۰۶۲	۲۳۲۵	۲۲۴۵
نهم—جنگل	۲۱۵۴	۳۶۳۵	۳۶۵۶	۳۸۴۶
دهم—رجسٹري	۴۰۶	۳۷۵	۵۰۰	۵۹۳
دوازدهم—سود	۲۳۱	۲۳۸	۲۴۷	۲۲۸
شانزدهم (الف)—قانون و داد گستري—عدالت هائے قانون ...	۶۵۳	۶۶۰	۸۰۸	۸۱۷
شانزدهم (ب)—قانون و داد گستري—جیلخانجات ..	۶۷۶	۶۲۲	۵۰۵	۵۱۲
هفدهم—پولیس	۱۸۶	۲۱۱	۳۵۰	۳۳۰
نوزدهم—تعلیم	۵۳۳	۵۴۶	۵۳۶	۵۱۰
بستم—(الف)—طب	۷۶	۵	۷۶	۸۰
بستم—(ب)—حفظان صحت	۱۶۱	۱۰۹	۱۳۳	۱۱۸
بست و یکم—(الف)—زراعت —	۷۰۱	۷۹۳	۸۲۵	۷۴۶
بست و یکم—(ب)—سائنس و محکمه جات متفرق	۳۰	۳۲	۳۱	۳۲
بست و دوم—آمدني بامداد پیرانه سالي	۸۵	۸۵	۸۶	۷۸
بست و سوم—کاغذ-قلم-دوات و چهپائي	۱۰۱	۹۲	۱۰۴	۱۲۱
بست و پنجم—متفرق	۱۰۰۶	۷۴۳	۸۵۸	۸۵۷
بست و نهم—آبپاشي—تعمیرات کلان: محاصل بلا واسطه—سول	۴	۴	۳	۳
تعمیرات سرکاري ..	۱۳۸۵۹	۱۳۶۰۰	۱۶۰۰۰	۱۶۱۶۱
محاصل بالواسطه—حصه معامله زمین بابت آبپاشي	۶۸۰۲	۶۸۰۸	۶۹۵۰	۶۲۵۰
سي ام—آبپاشي—تعمیرات خورد و کشتي راني—سول	۱	۳	۳	...
تعمیرات سرکاري ...	۱۱۳	۱۳۰	۱۲۱	۱۰۶
سي و یکم—تعمیرات سول ...: سول	۱۷۳	۱۴۹	۲۰۹	۲۱۴
تعمیرات سرکاري ..	۲۵۴	۲۴۰	۲۷۰	۲۸۴
امپیریل و پراونشل مدات کے مابین انتقالات (دیکهو ضمیمه الف)	۴۶۶۵	۳ ۸۵	۵۳۲۰	۵۹۰۰
کل آمدني و محاصل صوبه	۵۷۳۷۶	۵۹۱۵۰	۶۵۲۳۲	۶۶۰۸۸
میزان کل	۷۶۸۲۸	۸۱۸۳۵	۸۸۳۳۷	۸۹۱۸۳

بابت سال هائے سنه ۱۹—۱۹۱۸ع لغایت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع .

هزاروں میں هیں—

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹—۱۹۱۸ع	بجٹ بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع	مرممه بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع	اصل رقوم بابت سنه ۲۰—۱۹۱۹ع
اخراجات صریحه				
۱—رابسی رکسی	۱۲۵	۱۲۹	۱۴۵	۲۲۵
۲—تفویضگی و معارضه جات	۳۴	۳۵	۳۴	۴۱
۳—معامله زمین	۴۹۴۱	۵۴۷۵	۵۷۸۶	۵۷۶۴
۶—اسٹامپ	۹۸	۹۹	۱۰۸	۱۱۳
۷—آبکاری	۱۱۷	۱۴۸	۱۳۰	۱۲۵
۱۰—انکم ٹیکس	۲۹	۵۴	۵۵	۵۵
۱۱—جنگل	۷۹۶	۲۹۱۵	۲۴۹۳	۲۴۱۶
۱۲—رجسٹری	۱۳۴	۱۳۷	۱۷۰	۱۷۶
۱۳—معمولی قرضه پر سود	۱۸۳	۲۲۶	۲۱۹	۱۹۰
۱۸—عام نظم و نسق	۱۲۲۷	۱۲۶۳	۱۴۱۱	۱۴۳۲
۱۹—(الف)—قانون و داد گستری—عدالت هائے قانون ...	۴۶۲۲	۴۸۱۸	۵۲۹۴	۵۳۳۲
۱۹—(ب)—قانون و داد گستری—جیل خانجات	۲۲۳۸	۲۰۴۵	۲۳۲۶	۲۳۸۳
۲۰—پولیس	۷۱۱۹	۷۲۳۳	۸۲۴۵	۸۵۴۹
۲۲—تعلیم	۵۳۵۶	۶۰۴۴	۵۸۵۷	۵۷۲۹
۲۴—(الف)—طب -	۲۱۶۷	۱۷۸۴	۱۴۲۹	۱۴۰۳
۲۴—(ب)—حفظان صحت	۸۰۶	۱۰۹۴	۱۰۱۲	۹۹۴
۲۶—(الف)—زراعت	۱۶۸۴	۲۹۸۷	۲۲۵۸	۲۰۹۳
۲۶—(ب)—سائنس و محکمه جات متفرق	۱۹۹	۲۰۷	۲۹۳	۲۳۷
۲۹—مواجب پیرانه سالی و پنشن	۲۵۹۱	۲۷۱۱	۲۵۷۶	۲۵۹۱
۳۰—کاغذ-قلم-دوات و چھپائی	۸۴۵	۸۹۹	۹۲۴	۹۹۶
۳۲—متفرق	۱۹۵۵	۲۴۷۲	۲۰۴۱	۱۹۹۹
۳۳—امداد قحط ... —	۱۷	۱۰۰	۷	۵
اخراجات کا رروائی —				
۳۴—آبپاشی—تعمیرات کلان ... { سول ...	۱	...	..	۱
{ تعمیرات سرکاری ...	۵۱۵۰	۵۲۹۴	۵۶۶۴	۵۸۶۶
{ قرضه پر سود ...	۳۷۸۴	۳۸۰۸	۳۸۰۱	۳۷۹۰
۳۳—تعمیرات خورد و کشتی رانی ... { سول ...	۳۱	۲۹	۳۰	۳۰
{ تعمیرات سرکاری ..	۳۸۱	۳۹۵	۵۱۰	۴۶۳
۳۵—تعمیرات سول .. ... { سول	۸۰۰	۱۳۹۰	۱۳۳۴	۱۲۲۹
{ تعمیرات سرکاری ...	۹۲۳۳	۷۱۳۰	۸۵۰۰	۱۹۱۹
میزان خرچ	۵۳۷۳۳	۶۰۲۲۸	۶۲۶۶۲	۶۳۱۱۰
بقایا اختتام سال	۲۳۰۹۵	۲۱۶۰۷	۲۵۶۷۵	۲۵۹۹۰
میزان کل	۷۶۸۲۸	۸۱۸۳۵	۸۰۳۳۷	۹.۸۳

ضمیمه

انتقالات معاصلات

(روپیه کے اعداد)

	حسابات بابت سنه ۱۹۱۸-۱۹ع	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۹-۲۰ع	ترمیم شدہ بابت سنه ۱۹۱۹-۲۰ع	اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۹-۲۰ع
انتقالات امپیریئل معاصلات سے پراونشل معاصلات مین :—				
باز گشت :—				
۱— مقررہ رقم بروئے معاهدہ متعلقه صوبه	۳۸٦	۳۸٦	۳۸٦	۳۸۹
۲— بقایاجات صوبه مین سے ایک کروڑ روپیه کے لوکل گورنمنٹ کیطرف سے گورنمنٹ فنڈ کے حواله کئے جانیکے متعلق عطیه۔	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰
۳— پنجاب کے قصبات مین دوکانون و رهائشی مکانون کي زمین کي آمدني و فروخت کے امپیریئل حصه کي بابت۔	۲۱۴	۱۲۱	٦۳۷	٦۵۹
۴— عطیه برائے تعلیم	۱۰۳۸	۱۰۳۸	۱۰۳۸	۱۰۳۸
۵— اسلامیه کالج لاهور کي سائنس لیبوریٹري کي قائمي و سامان کے لئے	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
٦— عطیه برائے یونیورسٹي	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۷— لارنس ملیٹري اسائیلم سناور کے عطیه کي بابت ..	۴۰	۴۰	...	...
۸— لارنس میموریل سکول مري کے لئے عطیه ...	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۹— مدرسین کي تنخواہ کي اصلاح و انکی ٹریننگ کے لئے ...	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۱۰— گورنمنٹ ٹریننگ کلاس واقع سناور کے لئے	...	۲۵	۲۵	۲۵
۱۱— حفظان صحت کے لئے عطیه	۴۰۰	۴۰۰	۴۰۰	۴۰۰
۱۲— تعمیرات حفظان صحت کي اصلاح کے لئے عطیه	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۳— اخراجات از مد حبوب کي معافي کے لئے عطیه	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸
۱۴— معائنه امثله جات کی فیس اسٹامپ مین وصول کرنیکی بابت معاصل صوبه کے نقصان کی تلافی کے لئے۔	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵— مقامي جماعتون سے بعض واجب الوصول رقم اکي معافي کي بابت	۳۰۴	۳۰۴	۳۴۰	۳۰۴
۱٦— میونسپلٹیون کو اخراجات پولیس سے سبکدوش کرنے کے لئے ...	۵۲۲	۵۲۲	۵۲۲	۵۲۲
۱۷— عطیه جو مهامو پادهیائے و شمس العلماء کے خطاب دارون کو ۱۰۰ روپیه سالانه عطیه دینے کے اخراجات کو پورا کرنیکے لئے دیا گیا۔	۱	۱	۱	۱
۱۸— محکمه سول وٹیرنٹري کے افسرون کي تنخواهون اور ماهر شتران کے اخراجات کو صوبه کے حساب مین درج کرنیکے لئے	۱۰۰	۱۰۰	۱۱٦	۱۱۸
۱۹— جدید صوبه دهلي کے منضبط هونے کے متعلق	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۰— سرس و بهنگ کو زیر بندش پنجاب سے دهلي مین درآمد کرنیکي اسکیم کے متعلق۔	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۱— آمدني انکم ٹیکس مین نقصان کے لئے عطیه جسکي ضرورت ٹیکس مین تبدیلي کرنیکے باعث هوئي۔	...	۳۲۰	۳۲۰	۳۲۰
۲۲— اس روپیه کي بابت جو والیان کیونتهل و کوٹي کو ادا کیا جاتا هے	۲—	۲۹	...	...
۲۳— لاهور مین ازکار رفته سپاهیونکے علاج کے لئے ایک انسلي ٹیوٹ کا قیام	...	...	۲۰	۱۵
۲۴— مکینیکل انجینیرون کي ٹریننگ کے لئے مغلپورہ مین ایک انسٹي ٹیوٹ کے قیام کے لئے۔	...	...	۵۰	۴۰
	۳۹۷۱	۳۲٦۴	۳۸۸۷	۵۲۰٦